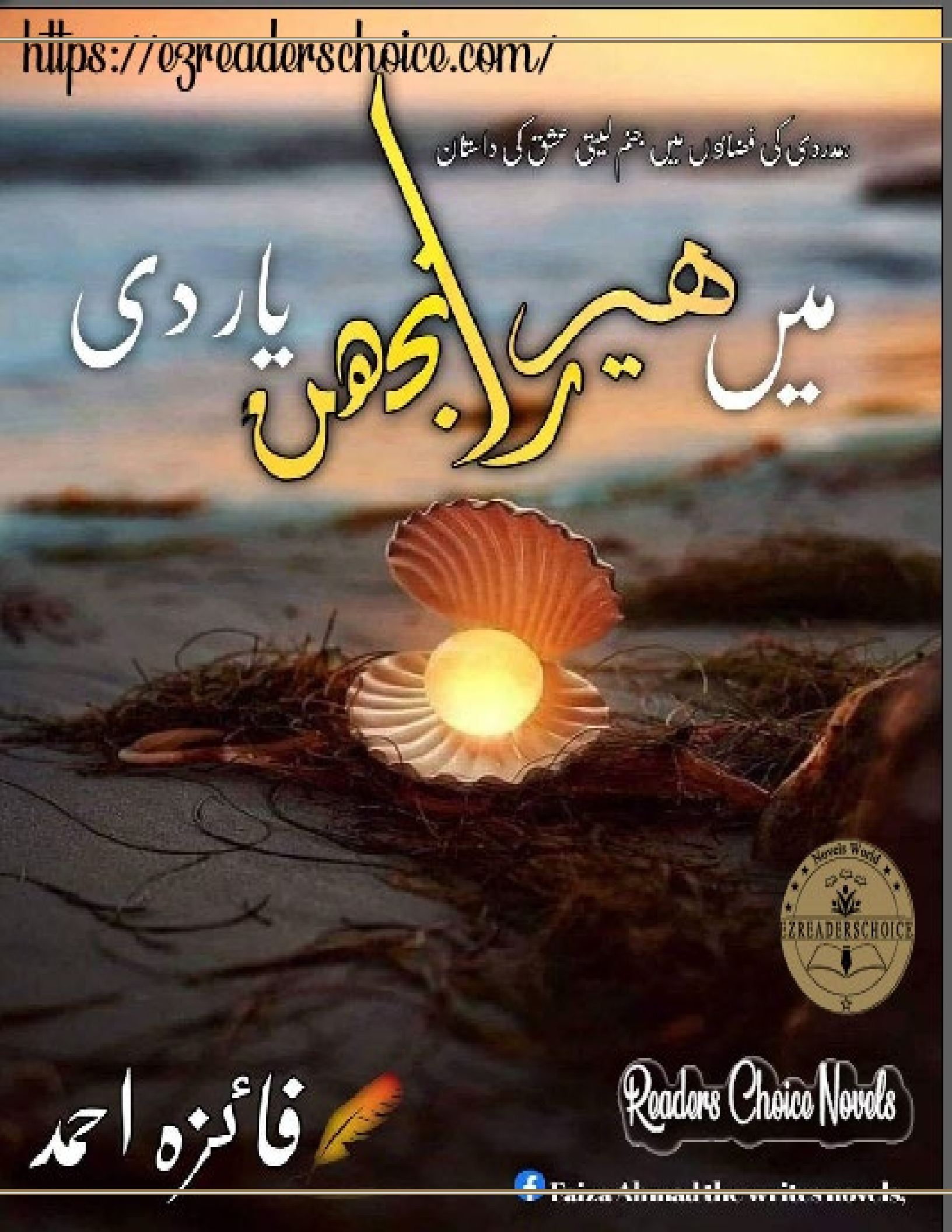
https://ezreaderschoice.com/

بے دردی کی فضاؤں میں جنم لیتی عشق کی داستان

میں ہیر تیرا جوگی یار دی



Novels World
EZREADERSCHOICE

فائزہ احمد

Readers Choice Novels

میں ہیر رانجھن یار

دی

فائزہ احمد

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مکمل ناول

سر جھکائے پچھلے بینچ پر بیٹھی وہ نوٹ بک پر مسلسل کچھ لکھ رہی تھی۔

بڑی سے سفید چادر ارد گرد اچھے سے اوڑھے ہوئے وہ اپنے کام میں مگن سی تھی۔

وہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ باقی سب لڑکیاں ہنسی خوشی شرارتوں میں مگن تھیں۔

اسکی کوئی دوست نہیں تھی وہ اپنی زات کی طرح اس دنیا میں اکیلی تھی ایک ماں تھی وہ بھی بیمار اور ایک چھوٹا دس سال کا بھائی۔۔۔

اسے دیکھو میسنی کو ہر وقت پتا نہیں کیا لکھتی رہتی ہے۔

ملائکہ نے اپنی ساتھی دوست کو کہنی مارتے ہوئے اس پر طنز کیا۔

وہ سب اب اس پر طنز پر طنز کرنے لگیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بنا ان پر دھیان دیئے اپنے کام میں مگن رہی کہ لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا انہیں انکا کام کرنے دینا چاہیئے آخر کب تک کریں گئے آخر کار چپ تو ہونا ہی پڑے گا انہیں۔۔

سر جھٹکتی ہوئی وہ پھر سے بہت توجہ سے نوٹ بک پر کچھ لکھنے لگی تھی۔

کالج کی چھٹی کی محصوص گھنٹی بجنے پر سب لڑکیاں بیگ اٹھاتیں ہوئی باہر کی طرف دوڑیں تھیں۔

کلاس روم خالی ہونے کے بعد وہ گہرا سانس لیتی ہوئی اٹھی۔

بیگ کندھے پر رکھ کر وہ دھیمے دھیمے قدموں سے باہر کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

آنکھوں میں نمی تھی پتا نہیں کس لیے تھی یہ نمی۔۔۔

بھوک سے پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا آخر دو دن سے اس نے پانی اور قہقوے پر گزارا تھا درد تو ہونا ہی تھا نا۔

بلیک پراڈو اپنی محصوص رفتار سے ایک بڑے سے محل میں آکر رکی تھی گاڑی کے رکتے ہی تین چار ملازم بھاگتے ہوئے گاڑی کے نزدیک آئے تھے گاڑی کا ڈور احترام سے کھول کر وہ سب پیچھے ہوئے تھے۔۔

اندر سے نکلتی شخصیت کو دیکھ کر پہلی بار کوئی بھی ساکت رہ جاتا۔

گہری نیلی آنکھوں میں ایک سرد پن لیے وہ باہر آیا تھا مغرور کھڑی ناک پر ہمہ وقت غصہ ہی رہتا تھا۔

سحر انگیز شخصیت والا وہ انسان پورے سات گاوں کا سردار تھا جو باہر سے پڑھ کر آیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب ملازم ہاتھ باندھے بہت احترام سے اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

وہ سر ہلاتا ہوا بڑے سے دروازے کے سامنے رکا جہاں آج سارا گھر جمع تھا آخر وہ سردار اور اس گھر کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو آج پورے پانچ سال بعد اپنے وطن لوٹا تھا۔

خشمت شاہ نے اسکی طرف اپنے مضبوط بازو بڑھائے تھے۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

جس پر تینوں لڑکیاں حیرت زدہ ہوئیں تھیں اسکے گالوں پر پڑتے گھڑے تو کسی کو بھی گھائل کر سکتے تھے۔

اپنے باپ کے گلے وہ کسی بچے کی طرح لگا تھا۔

اپنے باپ سے اسے بہت محبت تھی اور انہیں اپنے اکلوتے بیٹے سے بے انتہا محبت تھی۔

وہ آہستہ آہستہ سب سے مل رہا تھا۔

بہت سے چہروں پر اسکے لیے حسد اور نفرت تھی آخر کیوں؟

سب سے ملتا وہ سپاٹ تاثرات چہرے پر لیے اپنے کمرے کی طرف تیز قدموں سے بڑھ تھا۔

باقی سب بھی باتیں کرتے ہوئے لاونج میں پڑے صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔

تیمور میں کہہ رہا تھا کیوں نا کل رات سارے علاقے میں دعوت نامہ بھیجا جائے آخر انکا سردار واپس آیا ہے انکی دعوت کرنا تو بنتا ہے نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خشام صاحب نے سنجیدگی سے اپنے چھوٹے بھائی کو مخاطب کیا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن کہنے میں دیری کر دی ہے ہم دعوت نامہ آج صبح ہی پہنچا چکے ہیں۔

تیمور صاحب مونچھوں کو مڑوڑتے ہوئے خوش اخلاقی سے بولے جس پر وہ تینوں بھائی کل ہونے والی دعوت کے بارے میں ڈسکس کرنے لگے تھے۔

انہیں تو اپنے بھائی اور بھتیجے کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

نوشین بیگم تنک کر بڑبڑائی تھی۔

تینوں لڑکیاں صوفے پر بیٹھی اپنے کزن کی پرسنلٹی کے بارے میں باتیں کر رہیں تھیں جبکہ نوشین اور ماہین بیگم جل بھن رہیں تھیں آخر انکے بیٹوں میں آخر کس چیز کی کمی تھی جو سردری کی پگڑی اسکے سر پر رکھی جا رہی تھی جو سب لوگوں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا کسی سے بات تک وہ ٹھیک سے نہیں کرتا تھا۔

کچن میں پڑے خالی برتن اسے رولا گئے تھے سچ کہتے ہیں بھوک سے بڑا کوئی عذاب نہیں ہوتا۔

ہیر بچے قہوہ ہی بنا دو اگر قہوے کا سامان ہے تو۔

اندر سے آتی اماں کی پکار پر وہ بھاری قدموں سے قہوے کا سامان ٹٹولنے لگی لیکن خالی پڑے جار اسے خون کے آسو رو لا گئے۔

چچی اماں پانچ منٹ انتظار کریں میں بناتی ہوں ہاتھ منہ دھولوں پہلے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کچن سے ہی آواز لگاتی وہ باہر کے خارجی دروازے کی طرف بڑھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

کالی چادر کو اچھے سے اوڑھے وہ چچا مختیار کی دکان پر آئی چچا مختیار تو اچھے تھے لیکن انکا بیٹا عرفان وہ ایک نمبر کا گھٹیا انسان تھا۔

دکان میں چچا مختیار کی بجائے عرفان کو دیکھ کر اسکے قدم بھاری ہوئے تھے۔

پھر بھی قدم گھسیٹتی ہوئی وہ دکان کے دروازے کے پاس آئی۔

عرفان کسی گاہک کو سودا پکڑاتا اسے دیکھ کر خباثت سے مسکرایا۔

وہ لرزی تھی پھر چچی امی کا خیال کرتی ہوئی وہ اندر آئی۔۔

عرفان بھائی مجھے قہوے کا سامان دے دیں میں کل یا پرسوں آپکو پیسے لوٹا دوں گئی۔۔

سر جھکائے وہ نرم لہجے میں بولی تھی۔

عرفان کمینگی مسکراہٹ سے اسکے سراپے کو دیکھتا ہنسا وہ لڑکی حد سے زیادہ کمزور تھی عام سی شکل بکھرے بال جو چادر سے آدھے باہر نکلے ہوئے تھے۔

مل جائے گا لیکن میری ایک شرط ہے۔

اسکے نزدیک آتا وہ زرا رعب سے بولا۔

آنکھیں میچے وہ ضبط کے گھونٹ بھرتی اسکے اگلے جملے کا انتظار کرنے لگی۔۔

تمہیں مجھ سے تھوڑا سا فری ہونا پڑے گا زیادہ نہیں بس تھوڑا سا میری بنو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر انگلیاں پھیرتا کمینگی سے بولتا ہیر رضا کا دل لرز اگیا تھا وہ خوف سے پیچھے ہٹتی ہوئی جانے ہی لگی تھی جب سامنے سے چچا مختیار کو آتے دیکھ کر وہ رکی۔

عرفان بھوکھلا کر جلدی سے کاونٹر کے ہیچھے ہوا۔۔

کیا بات ہے بیٹا کچھ چاہیئے تھا۔

چچا مختیار نے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر تشویش سے پوچھا۔

چچا قہوے کا سامان چاہیئے تھا چچی اماں کو بنا کر دینا ہے۔

اسکے لرزتے لہجے پر چچا مختیار نے آفسوس سے اس بیس سال کی لڑکی کو دیکھا پھر اپنے بیٹے کو تند ہی سے گھورا۔

عرفان بھوکھلاتے ہوئے حساب کتاب کی کاپی لے کر بیٹھ گیا تھا جیسے بہت حساب آتا ہو اس نالائق کو۔۔

تم رکو بیٹا میں دیتا ہوں۔

اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ قہوے کا سامان شاپر میں ڈالنے لگے۔۔

اور آخر میں بیس روپے والا بسکٹ بھی اسے پکڑا دیا۔

چچا مجھے طخنبس قہوے کا سامان چاہیئے بسکٹ تو میں نے نہیں مانگے۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بولتی مختیار صاحب کو بڑی پیاری لگی۔۔

بیٹا یہ میں اپنی بیٹی کو کھانے کے لیے دے رہا ہوں اور اسکے پیسے بھی میں نہیں لکھوں گا تم کھا لینا بیٹا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مختیار چچا نے اسکے چہرے پر بھوک کے سائے دیکھ لیے تھے۔

لیکن چچا۔

وہ لینے سے ہچکچا رہی تھی۔

بس بیٹا اسے رکھ لو مجھے اپنے چچا کی ہی جگہ رکھا کرو۔

وہ شفقت سے اسے زبردستی پکڑاتے نئے آئے گاہک کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

گلی میں آتے ہی اس نے وہ بسکٹ کا پیکٹ کھولا۔

منہ کی طرف بڑھایا بسکٹ وہی ساکت رہ گیا تھا۔

امی اور بھائی کی بھوک کا احساس اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

لب سختی سے بھینچے وہ بسکٹ پیکٹ میں ڈال کر گھر میں آ گئی۔

چولہے پر پانی رکھ کر وہ قہوہ تیار کرنے لگی تھی تین کپ قہوہ بنا کر ساتھ پلیٹ میں بسکٹ بھی ڈال کر لے آئی تھی وہ۔

جہاں اسکی ماں (چچی) اسکی انتظار میں تھی جبکہ اسکا چھوٹا بھائی (چچی کا بیٹا) نوٹ بک پر جھکا ہوم ورک کر رہا تھا وہ

دونوں بہن بھائی گورنمنٹ سکولز میں پڑھتے تھے۔

بسکٹ وہ ان دونوں ماں بیٹے کے سامنے رکھ گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نائلہ بیگم نے اسکا چہرہ دیکھا جو پیلا پڑ چکا تھا انہیں دل میں درد سا اٹھتا ہوا محسوس ہوا انکے شوہر کو کتنی پیاری تھی یہ لڑکی اور آج وہ بھوک وافلاس سے دن بادن مڑ جھائے جا رہی تھی۔

انہوں نے بسکٹ کو اسکے ہونٹوں کی طرف بڑھایا۔

انہیں ضبط سے دیکھتی وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

ہیر کھالو میری بچی میں جانتی ہوں تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا کھالو میری بچی۔۔

نائلہ کہتے ہی رو دئی تھی رو تو وہ بھی دی تھی۔

آخر کب تک ضبط کرتی۔۔

چچی یہ دن کب بدلیں گئے۔

وہ انکا ہاتھ تھام کر آس سے پوچھ رہی تھی۔

بہت جلد تم دیکھنا ہم پھر سے خوشیوں بھری زندگی گزاریں گئے میری بچی بس خدا کی ذات پر بھروسہ رکھو اگر وہ دکھ والے دن لاتا ہے تو خوشیوں بھرے دن بھی جلد لائے گا بس صبر کرنا۔۔

نائلہ خاتون نے اسکا سر شفقت سے چومتے ہوئے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

خیام ساکت سا بیٹھا اپنی ماں بہن کو وہ چھوٹا سا بچہ بہت ضبط سے دیکھ رہا تھا۔

آپی آپ پریشان نا ہوں آپکا بھائی ہے نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے اسکا ہاتھ ہونٹوں سے چھوتے ہوئے اپنے بھائی ہونے کا احساس دلایا تھا۔

وہ دونوں اسے دیکھتی مسکرادیں لیکن اس مسکراہٹ میں چھپا درد کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

محلے والے انہیں ختم وغیرہ پر ہی کوئی کھانے کی چیز بھیجتے تھے ورنہ کبھی کسی نے جھوٹے منہ بھی انہیں کھانے یا پیسوں کی صلح نہیں ماری تھی۔

کمرہ کیا تھا کوئی محل ہی تھا انتہا کا خوبصورت کمرہ جس کی دو والز تو شیشے کی تھیں، بڑا سا جہازی سائز گول بیڈ کمرے کے وسعت میں پڑا ہوا تھا۔

"وائٹ اور گولڈن تھیم کا وہ کمرہ دیکھنے والوں کو مبہوت کر دیتا تھا۔۔

بیزار تاثرات سے کمرے کو دیکھتا وہ واش روم میں چلا گیا تھا۔

جب وہ فریش ہو کر آیا تو اسکا باپ اسی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ڈیڈ آپ؟

وہ آہستہ سے کہتا ہوا انکے قریب آیا۔۔۔

بیٹا کل ہم نے آس پاس کے سب علاقے مکینوں کو دعوت پر بلایا ہے صبح جلدی اٹھ جانا تمہیں اپنے دادا کی قبر پر بھی تو جانا ہے نا اور پھر لوگ اپنے سردار سے ملنے ملانے چلے آئیں گئے تو کافی وقت لگے گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے بتا رہے تھے لیکن جانتے تھے انکے مغرور بیٹے کے خوبصورت چہرے پر بیزاری والے تاثرات ضرور رقم ہوں گئے آخر اپنے بیٹے کی نس نس واقف جو تھے۔۔۔

ڈیڈ یار پلیز بورنگ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں میں اس وقت صرف سونا چاہتا ہوں۔

بنا شرٹ کے مرر کے آگے کھڑا وہ باڈی سپرے کرتا بیزاری سے بولا۔

تیمور صاحب مسکرائے۔

او کے صبح ناشتے پر ملاقات ہوتی ہے، گڈ نائٹ مائے سن۔

بیٹے کو دیکھ کر کہتے وہ کمرے سے چلے گئے۔

گڈ نائٹ۔

دھیمے سے کہتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔

بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا وہ کسی کے بارے میں سوچتا ہوا نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ کالج سے گھر آئی،

پاس والی ماسی رشیداں اسی کے انتظار میں اسکی چچی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

السلام علیکم۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دھیمے لہجے میں اسلام کرتی وہ چچی کے پاس بیٹھی۔

وعلیکم السلام۔

ماسی رشیداں نے خوش اخلاقی سے اسے جواب دیا۔

بیٹا آج 6 بجے تیار رہنا۔

ماسی رشیداں کے کہنے پر وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔

آج پاس والے گاؤں سردار تیمور خان کے گھر دعوت ہے انہوں نے توسب کو دعوت دی ہے تم بھی چلنا کھانا وغیرہ لے آنا۔

ماسی رشیداں کے کہنے پر وہ اپنے ماں کو نا سمجھی سے دیکھنے لگیں۔

جس پر نائلہ بیگم سر جھکا گئی۔

وہ گہرا سانس لیتی ماسی رشیداں کو جانے کی خامی بھر گئی۔

ہیر جاوو ردی بدل لو گندی ہو جائے گئی۔

نائلہ بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

نائلہ جتنی جلدی یوتا ہے اسے اپنے گھر کی کردو آخر زندگی کا کیا بھروسہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو جوان بچی کہاں جائے گئی آج کل کے لوگ تو مردار نہیں چھوڑتے، وہ تو پھر جیتی جاگتی انسان ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ماسی رشیداں کے کہنے پر نائلہ بیگم ساکت سی ماسی رشیداں کو دیکھنے لگی۔

ماسی ہمارے پاس تو کھانے کے لیے ایک وقت کا کھانا نہیں ایسے میں کون ہمارے گھر رشتہ لے کر آئے گا۔

نائلہ بیگم آفسردگی سے بولی۔

ارے تم فکر مت کرو میں ڈھونڈ لوں گی بچی کے لیے کوئی اچھا سا رشتہ آخر کو ہیر میری بھی بیٹی ہے بس اب سے میں اسکے لیے کوئی اچھا سا رشتہ دیکھنا شروع کر دیتی ہوں۔

ماسی رشیداں کے کہنے پر نائلہ آہستہ سے سر ہلا گئی لیکن چہرے پر پریشانی چھا گئی تھی انہوں نے تو سوچا ہی نہیں تھا انکی چھوٹی سی ہیر اتنی بڑی ہو گئی ہے اور ماسی رشیداں سچ ہی تو کہہ رہی تھی اپنے شوہر کے جانے کے بعد انہوں نے دنیا کا اصلی چہرہ تو دیکھ ہی لیا تھا وہ ہیر کے ساتھ کچھ برا نہیں ہوتے دیکھ سکتیں تھیں۔

مما غازان تو پہلے سے بھی خوبصورت ہو گئے ہیں۔۔

مہرینہ نے ماں کے ہاتھ سے دودھ پکڑتے ہوئے کسی افسوں میں کھوئے ہوئے کہا۔

مہرینہ آہستہ بولو اور اسے سردار کہو اگر کسی نے تمہارے منہ سے یوں غازان کہا سن لیا ہوتا تو ہنگامہ ہو جاتا کیا تم نہیں جانتی سردار کا نام نہیں بلایا جاتا آئندہ دھیان رکھنا اس بات۔

ماہین بیگم نے اسے تند ہی سے دیکھتا ہوئے آہستہ آواز میں ٹوکا۔۔

اف ایک تو آپ لوگ نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر جھٹک گئی۔

مما سراد کی شادی کس سے ہو گئی۔

مہرینہ نے مچلتے دل سے پوچھا۔

تم جانتی ہو اسکی شادی صرف اور صرف شائنہ ولید سے ہو گئی پھر اس سب بکواس کا کیا فائدہ۔۔۔

ماہکن بیگم کے غصے سے کہنے پر وہ پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کیا کروں میں اس پاگل لڑکی کا۔

ماہین بیگم بے بسی سے کہتی ہوئیں اسکا دودھ کا گلاس اٹھانے لگیں جسے اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

شام کو چھت پر وہ واحد بچھی چارپائی پر بیٹھی دوسروں کے گھروں سے آتی کھانے کی مہک پر آنسو پینے لگی۔

بھوک تو اسکی ماں، بھائی اور اسے بھی بہت لگی تھی۔

کیا کروں میں اللہ کہاں جاوں۔

گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھتی وہ رو دی۔

بھوک کے مارے اس سے لیٹا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

ہیر ناسی رشیداں آئیں ہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نیچے سے آتی چچی امی کی آواز پر وہ آہستہ سے اٹھی۔

مٹکے میں رکھے پانی سے اچھی طرح چہرہ دھوتی وہ سیڑیاں اترتی نیچے آئی۔

چل بیٹا سردار محل چلتے ہیں میں نے تجھے بتایا تھا نا دعوت کے بارے میں۔

ماسی رشیداں نے اسے یاد دلایا۔

وہ خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتی سر ہلا گئی۔

میں چادر لے آوں۔۔

آہستہ سے کہتی وہ چچی کے کمرے میں آئی کلی پر ٹنگی انکی کالی چادر لے کر وہ اچھے سے اوڑھتی ہوئی باہر آئی۔۔

چچی میں جاوں۔۔

ان سے پوچھتی وہ انکا دل رولا گئی۔

ہاں جاو ساتھ خیام کو بھی لے جاو رات کا وقت ہے بیٹا۔

نائلہ نے اسکی خالی خالی نظروں سے آنکھیں چڑاتے ہوئے کہا۔

خیام جاؤ آپی کے ساتھ۔

نائلہ نے بک کھولے خیام کو مخاطب کیا جو سر ہلا کر بک بند کرتا اپنی آپی کا ہاتھ پکڑتا ماسی رشیداں کے ساتھ نکل چکا تھا

۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج تو بندوبست ہو جائے گا کل کیا ہو گا پرسوں کیا ہو گا۔۔

دل میں سوچتی ہوئی وہ ٹھوکر کھا کر نیچے گری تھی۔

آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔

خیام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں خیام ٹھیک ہوں بس گر گئی تھی۔

بھرائے ہوئے لہجے میں بولتی وہ اپنے بھائی کے سہارے اٹھی۔

جلدی چلو تم لوگ ورنہ دعوت کا وقت نکل جائے گا۔

ماسی رشیداں کے ڈانٹنے پر وہ پیروں کو گھسیٹنے لگی تھی،

بھوک سے اس سے ایک قدم نہیں چلا جا رہا تھا یہ وہی جانتی تھی یا اسکا رب کے وہ کیسے چل رہی تھی۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ بڑے سے سفید محل کے آگے تھے۔

بہت آہستہ چلتی ہو لڑکی تم دس منٹ کا سفر تم نے مجھ سے آدھے گھنٹے میں کروایا ہے ارے تمہارے جتنے ہوتے تھے تو پیدل شہر چلے جایا کرتے تھے بیلی سے لکڑیاں کاٹ کر لے آیا کرتے تھے لیکن تمہارا پتا نہیں کیا بنے گا سست لڑکی !

READERS CHOICE

ماسی رشیداں اسے ڈانٹ رہی تھی جس کی جان لبوں کو آئی ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر جھکائے ہی وہ انکی ڈانٹ سنتی محل کے لان میں آ گئی۔۔

جہاں قدم رکھنے کو جگہ نہیں تھی ایسا لگتا تھا جیسے ساری دنیا ہی یہاں جمع ہو گئی ہو۔۔

خیام تو بہت اشتیاق سے ہر طرف دیکھ رہا تھا جبکہ وہ پھولوں کی کیاری کے پاس بیٹھ گئی کہ اس میں کھڑا ہونے کی اور ہمت نہیں تھی۔

بھائی ایک گلاس پانی دینا۔۔

پاس سے گزرتے ایک لڑکے سے اس نے بڑی منت سے کہا جو کولڈ ڈرنکس کے گلاس ٹرے میں رکھے ہوئے تھا۔

اس لڑکے نے اسے گھورا۔

تمہارا نوکر نہیں ہوں جاؤ جاو کر خود لے لو پتا نہیں یہ کہاں کہاں سے بھکاری آ جاتے ہیں۔

وہ لڑکا غصے سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

پیٹ پر ہاتھ رکھتی اسکی بڑی بڑی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرے تھے جنہیں وہی ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کرتی ہوئی وہ ٹہنی کے سہارے اٹھی۔۔

خیام!

دور کھڑے خیام کو اس نے آواز لگائی۔

خیام بھاگ کر اسکے قریب آیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی آپی۔۔

وہ لڑکا اسکی روئی آنکھوں میں دیکھتا پریشانی سے بولا۔

بیٹا پانی لادو کہی سے۔

بھرائے ہوئے لہجے میں کہتی وہ اپنے بھائی سے شرمندہ بھی ہوئی تھی۔

خیام سر ہلا کر بائیں سائیڈ کو بھاگا۔

اچانک سے ہی شور اٹھا تھا۔

لوگوں کا ہجوم سا اکٹھا ہونے لگا تھا لوگوں کے دھکے پر دھکے لگنے لگے تھے۔

وہ دو بار نیچے گری تھی اگر نیچے بیٹھی رہتی تو اسے یقین تھا لوگ اسکے کچلتے ہوِے آگے بڑھ جاتے۔۔

امی!

تیسری بار گرنے پر وہ تکلیف سے روئی تھی۔۔

سب لوگ لان کے ایک طرف بنے سٹیج کی طرف جمع ہونے لگے تھے۔

لان انتہا سے زیادہ بڑا تھا۔

سٹیج کو لال سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا اوپر ریڈ ویلوٹ کے صوفے رکھے ہوئے تھے۔۔

آپی پانی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے اسکے ہونٹوں سے اپنی لگاتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

وہ ایک ہی سانس میں پانی کا سارا گلاس خالی کر گئی تھی۔

آپی یہ بھی کھائیں۔

خیام نے تھالی میں رکھی روٹی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

وہ روٹی دیکھتی اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔۔

تم کھالو میں اب ٹھیک ہوں۔

اسکے بال انگلی سے چھوتی ہوئی وہ محبت سے بولی۔

آپ پہلے کھالیں میں بعد میں کھالیتا ہوں وہاں اس سائیڈ کھانے کا بہت بڑا انتظام کیا گیا ہے آپی، میں ادھر ہی جا رہا ہوں ابھی۔۔

وہ اسکی گود میں پلیٹ رکھ کر کہتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔۔

وہ مسکرائی۔۔

روٹی کی طے کھولتی وہ روٹی کے بڑے بڑے لقمے لینے لگی تھی۔۔

آفرین ہے لڑکی تم پر سردار آنے والے ہیں اور تمہیں روٹی کی پی ہوئی ہے رکھو اسے نیچے اور اپنے سردار کا اٹھ کر استقبال کرو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ماسی رشیداں کے تند ہی سے کہنے پر وآدھی کھائی روٹی کو دیکھتی کھڑی ہوئی جو آدھی بچی تھی وہ اسے ہاتھ میں قید کر گئی۔۔

اب چلو ندیدی کہی کی۔

ماسی رشیداں غصے سے کہتی ہوئی آگے بڑھی۔

وہ روٹی کو دیکھتی ہوئی اسے پلیٹ میں ہی رکھ گئی۔۔

انکے ساتھ چلتی وہ ایک طرف کھڑی ہو گئی۔۔

سردار غازان تیمور خان زندہ باد۔۔

آپ کا استقبال ہے ہم سب کے علاقے میں۔۔۔۔

اسکی لون میں ہوتی اینٹری لوگوں میں اشتیاق کی لہڑ دوڑا گئی تھی۔

سب لوگ مل کر خوشی سے نعرے لگانے لگے تھے۔۔

اس نے ہاتھ اوپر اٹھا کر ان کے جوش کا جواب دیا تھا۔

بہت سارے لوگوں میں گرا وہ سٹیج تک آیا تھا اسکے اوپر پھولوں کی برسات کر دی گئی تھی۔

چہرے پر بیزاری واضع دیکھی جا سکتی۔

عنابی ہونٹ بھینچے وہ اپنے باپ کے کان میں کچھ بات کر رہا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے ایڑیاں اٹھا کر اپنے سردار کو دیکھنا چاہا لیکن ناکام رہی تھی۔۔

وہ اب ان سے کچھ بات کر رہا تھا آواز بہت رعب دار تھی چہرے پر سنجدگی سجائے وہ اپنے لوگوں سے مخاطب تھا انکی پر خلوصیت کا شکر گزار تھا۔۔

ہیر تک بس اسکی آواز ہی رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا اسکے باپ کے لیے یہ بھی بہت تھا جس نے آدھا گھنٹہ تو دیا تھا اپنے لوگوں کو۔۔۔

آپی ہمارے نئے سردار بہت خوبصورت ہیں ایک دم پرنس جیسے۔۔

خیام کہی سے دیکھ آیا تھا اب اپنی آپی کو بہت پر اشتیاق سے بتا رہا تھا۔

وہ بیزاری سے کندھے اچکا گئی کہ پہلے سردار نے کونسا انکے لیے کچھ کیا تھا جو یہ کرتا اس لیے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی سردار شردار سے۔

تم دونوں یہی رہنا وہاں کھانا تقسیم کیا جا رہا ہے چلو آو میرے ساتھ۔

ماسی رشیداں کی خونخوار آواز پر وہ جلدی سے ماسی کے ساتھ لپکے۔۔۔

ماسی کے کہنے پر انہیں بھی کھانا دے دیا گیا تھا شاپر میں ڈال کر وہ دونوں بہن بھائی وہاں سے نکل گئے کہ انکی بھوکھی ماں انکا گھر انتظار کر رہی تھی۔۔

ماسی رشیداں تو وہاں کی خاص خادمہ تھی وہ تو اب رات گئے تک ہی واپس آتی وہ اتنی دیر نہیں رک سکتے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آپ سردار کو دیکھتی ناحیرت سے دوچار ہو جاتی یہ لمبا قد اور آپ کو پتا ہے انکی آنکھیں گہری نیلی تھیں جیسے انگلش ہیرو کی ہوتیں ہیں اور وہ بہت روعب سے بول رہے تھے۔۔

خیام کی تو زبان پر تو آج اپنے سردار کی ہی باتیں تھیں۔

بس کردو خیمی ہمیں کیا وہ جیسے بھی ہوں تم قدم جلدی آگے بڑھاو گھر امی راہ دیکھ رہیں ہوں گئیں۔۔

اسے ڈانٹتی ہوئی وہ دائیں طرف جاتی کچی سڑک کی طرف بڑھی۔۔

خیام نے خفگی سے منہ بسورا۔۔

گاوں میں آج سناٹا سا چھایا ہوا تھا کیونکہ سب لوگ تو سردار محل میں جمع تھے۔۔

گھر میں قدم رکھتی وہ جلدی سے کچن کی طرف آئی۔۔

پلیٹوں میں کھانا ڈالتی وہ چچی امی کے کمرے میں آئی جہاں خیام پھر سے شروع ہو چکا تھا نئے سردار کی شان میں قصیدے پڑھنا۔

خیام بس کردو اب چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔

نیچے چٹائی پر وہ کھانا رکھتی خیام کو ڑوک گئی۔۔

نائلہ نے کتنے عرصے بعد دنوں بچوں کے چہروں پر خوشی دیکھی تھی۔

کھانا دونوں بچوں کے منہ میں ڈالتی وہ اندر سے روئی انکے دونوں صحت مند بچے تو کافی کمزور ہو چکے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کتنا کھاتی تھی ہر وقت اسے کچھ نا کچھ کھانے کو چاہیئے ہوتا تھا وہ کافی صحت مند ہوا کرتی تھی،

سب اسے موٹی کہہ کر چڑایا کرتے تھے لیکن وہ موٹی کہنے سے چڑتی نہیں تھی بلکہ فخر سے گردن اکڑا کر کہتی تھی کھاتے پیتے گھر سے ہوں بھوکے گھر سے نہیں ہوں۔۔

اور آج وہی انکی صحت مند بچی سوکھ کر کانٹا ہو چکی تھی کئی دن انکے فاقوں میں گزر جاتے تھے انکے شوہر جب زندہ تھے تو زندگی ان پر بہت مہربان تھی اپنی بھتیجی میں تو انکی جان ہوا کرتی تھی ہر شام وہ اس کے لیے کچھ نا کچھ بازار سے ضرور لایا کرتے بازار میں جو نیا ڈیزائن آتا نائلہ بیگم سب سے پہلے اپنی ہیر کے لیے خریدتی انہوں نے تو اسے کبھی پرایا سمجھا ہی نہیں تھا وہ تو اسے اپنی بیٹی ہی مانتی تھی ہیر کے باپ کا انتقال تو جب وہ دو سال کی تھی تب ہی ہو گیا تھا تب شرجیل صاحب نے اس ننھی جان کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا اور نائلہ بیگم نے اسے اپنی بیٹی بنا لیا۔۔

ہیر ان دونوں کو بہت لاڈلی ہوا کرتی لیکن پھر اسی لاڈلی بیٹی کو بہت کچھ سہنا پڑا تھا۔

انکے شوہر شرجیل گورنمنٹ جاب کرتے تھے اچھی خاصی تنخواہ تھی انکی لیکن ایک شام گھر واپس لوٹتے وہ ایک کار کے نیچے آ کر دم توڑ گئے تھے اور اپنے گھر والوں کو زمانے کے بے رحم سہارے پر چھوڑ گئے۔۔

ان کے شوہر کو فوت ہوئے ڈیڈھ سال ہو چکا تھا لیکن انہیں ابھی تک پینشن کی رقم نہیں ملی تھی اس کے لیے انہوں نے درخواست بھی دے رکھی تھی لیکن آج تک کچھ بن نا سکا تھا۔

امی وہ لوگ تو بہت رئیس ہیں اتنی اتنی بڑی انکی کاریں تھی کہ کیا بتاوں میں آپکو!

اور آپکو پتا ہے وہ کاریں تو گنتی میں ہی نہیں آئی تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام پھر سے شروع ہو گیا جس پر کھانا سمیٹتی ہیر مسکرائی۔۔

وہ دسویں کلاس کی طالب علم تھی۔

آخری بینچ پر اکیلی بیٹھی وہ اپنی نوٹ بک کا خالی صفحہ ڈھونڈ رہی تھی جو کہ ناممکن تھا کہ نوٹ بک فنش ہو چکی تھی۔

جبکہ اسے میم رضیہ کا لیکچر نوٹ کرنا تھا اگر انکا کوئی لیکچر نوٹ نا کرے تو وہ بہت بری سزا دیتی تھیں اور بے عزتی الگ

۔

ہولتے دل سے اسکے بیگ میں جنتی بھی نوٹ بک تھیں اس نے سب دیکھ لیں لیکن کوئی خالی ورق نا مل سکا اسے۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی وہ کھڑی ہوئی کہ میم رضیہ اسے ہاتھ سے کھڑا ہونے کا کہہ رہیں تھیں۔

جو لیکچر نوٹ کیا ہے وہ دیکھاو۔

مس رضیہ کے درشتگی سے کہنے پر وہ سر جھکا گئی۔

میں پاگل یوں جو بولتی رہتی ہوں اور تم شہزادیاں گھر سے آتی ہو اور بیٹھ کر چلتی بنتی ہو، انتہائی نالائق ہو تم دفع ہو جاو

میری کلاس سے اور پرنسپل کے آفس چلو زرا۔

میم رضیہ نے اسکے سر پر بک مارتے ہوئے چلا کر کہا۔

ساری کلاس منہ پر ہاتھ رکھے دبی دبی ہنسی ہنس رہیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں آنسو لیے وہ کانپتے ہاتھوں سے کتابیں بیگ کے اندر رکھنے لگی۔

جلدی کرو سست لڑکی۔۔

ایک اور کتاب پڑی تھی اسکے سر پر۔

بیگ کندھے پر رکھتی وہ مس کے کمرے سے نکل گئی اپنے پیچھے تمسخرانہ نظریں وہ اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔۔

گرونڈ میں بیٹھی وہ چادر سے نکلے بال درست کرنے لگی تھی۔۔

آنکھوں سے کئی آنسو بیک وقت اسکے گالوں پر لڑکھے تھے۔

کچھ ہی دیر میں اسے پرنسپل کا بلاوا بھی آگیا تھا۔۔

بہت شکایات مل رہیں ہیں مجھے تمہاری آخر تم پڑھائی کو سیریس کیوں نہیں لے رہی یہ لاسٹ وارننگ ہے اب اگر تمہاری کوئی بھی شکایت آئی تو میں تمہیں سکول سے فارغ کر دوں گی اب دفع ہو جاو۔

اسے ہنوز سر جھکائے دیکھ کر پرنسپل میم نے کافی غصے سے کہا۔

سر جھکائے ہی وہ وہاں سے نکلتی ہوئی باہر مین سڑک پر آگئی۔۔

آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے لیکن اس نے انہیں باہر نہیں آنے دیا۔۔

آنکھیں جھپک جھپک کر آنسو روکتی وہ لب بھینچ گئی۔۔

سڑک پر گول گپے کی ریڑی دیکھ کر وہ وہی تھم گئی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

)چاچو آپ میرے لیے گول گپے نہیں لائے جائیں میں نہیں بولتی آپ سے آپ جانتے ہیں نا گول گپے اگر نا کھاوں تو مجھے نیند بھی نہیں آتی۔۔

سینے پر ہاتھ باندھ کر منہ بسور کر کہا گیا تھا۔

سوری بیٹا باہر بارش تھی تو مجھے کوئی گول گپے بیچنے والا نہیں ملا لیکن کل میں اپنی بیٹی کے لیے ڈھیر سارے گول گپے لاوں گا ٹھیک ہے۔۔

کان پکڑے اسکے چاچو نے معذرت کی تھی۔

سچ!

وہ چہکی تھی!

مچ میری جان۔

اسکے چاچو نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے لاڈ سے کہا تھا(

آنکھوں میں رکے آنسو بہہ نکلے تھے۔

چاچو آپکی ہیر نے پورے سال سے ان گول گپوں کا ذائقہ نہیں چکھا آپ کیوں چلے گئے ہمیں بے سہارا چھوڑ کر آپ تو کہتے تھے ہیر کی آنکھوں میں آپ کبھی ایک آنسو بھی نہیں آنے دیں گئے لیکن آج آپ دیکھ لیں آپکی ہیر کی آنکھیں سوکھتی ہی نہیں ہیں ہر کوئی مجھے ڈانٹا ہے مارتا ہے کہ کون ہے جو اسکی سائیڈ لے گا آپ واپس آجائیں یا ہم تینوں کو بھی اپنے پاس بولا لیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہتھیلیوں سے آنسو صاف کرتی وہ خود سے بڑبڑا رہی تھی بلکہ اپنے چاچو سے مخاطب تھی۔۔

اپنی طرف دولوفر لڑکوں کو دیکھتا دیکھ کر وہ چادر کو اچھے سے ماتھے پر کرتی ہوئی بھاگنے سے انداز میں وہاں سے نکلی

۔۔۔

مزے سے سوئمنگ کرتا وہ بدمزہ ہوا کہ اسکا فون مسلسل رنگ کر رہا تھا۔

ناک چڑھا کر وہ گون پہنتا ہوا فون پکڑتا بیزاری سے فون کو پانی میں اچھال گیا تھا۔

نان سینس۔

غصے سے بولتا ہوا وہ روم میں آیا۔

بلیک کلر کی شرٹ نیچے بلیک ہی پینٹ پہنے وہ خود پر ڈھیر ساری پرفیوم چھڑکتا ہوا باہر آیا۔

وہ بہت نک چڑھا اور ہر وقت تیار رہنے والا شخص تھا اپنے کپڑوں پر وہ ہلکی سی بھی سلوٹ برداشت نہیں کرتا تھا وہ تو سوتے وقت بھی نئے کپڑے پہن کر سوتا تھا۔۔

آئیں سردار بیٹا کیا کھائیں گے آپ۔۔

اس نیچے آتا دیکھ کر نوشین بیگم نے مصنوعی محبت سے پوچھا۔

مہرینہ اور شزرا نے چونک کر اپنے ہینڈسم کزن کو دیکھا جس نے آج تک انہیں مخاطب نہیں کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

Nothing.

بھاری آواز میں کہتا ہوا وہ اپنے باپ کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

نخرے تو پہلے ہی ساتویں آسمان تک پہنچے ہوئے تھے اب تو سردار بن گیا ہے اب کہاں کسی کو دیکھے گا وہ۔۔

ماہین بیگم نے جلے دل سے کہا۔

جس پر نوشین نے بھی سر ہلا کر تائید کی۔۔

ویسے امی نخرے تو بنتے ہیں سردار کے اتنا خوبصورت اور اوپر سے اتنا پڑھے ہیں کہ آس پاس تو کیا دور تک ان کے جتنا کوئی نہیں پڑھا اور پھر قسمت نے انہیں سردار کے رتبے پر فائز کر دیا ہے تو نخرے بنتے ہیں امی۔۔

مہرینہ نے ہاتھوں پر مہندی لگاتے ہوئے ماں کی بات کے جواب پر کہا۔

مہرینہ منہ بند رکھا کرو کتنی دفع کہا ہے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

مہرین تپ کر بولی تھی۔

جس پر وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی شانے اچکا گئی۔۔

شزرا تو ابھی تک اس طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ مغرور شہزادہ گیا تھا۔

شائنہ خانم آ رہی ہے پرسوں۔

ماہین نے اونچا بولا آخر اپنی بیٹی کو بھی تو سنانا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ نے ناک منہ بسورا۔

افففف! اللہ کرے جس فلاٹ سے وہ آئے اسکی سیڑی ہی ٹوٹ جائے یا پھر ہماری شائنی خانم کی ٹانگ ہی ٹوٹ جائے۔۔

مہرینہ نے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔۔

بکواس بند کرو۔۔

ماہین کی ڈانٹ پر وہ منہ بسورتی ہوئی پیر پٹختی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔۔

پتا نہیں یہ لڑکی کب سدھرے گئی۔

ماہین نے غصے سے سر جھٹکا۔۔

جبکہ نوشین نے جٹھانی کو طنزیہ نظروں سے دیکھا۔

مطلب یہ تھا تمہاری بیٹی ہو اور سدھری ہو یا تو کہی ہو ہی نا جائے۔۔۔

ماہین اپنی جٹھانی کی نظریں باخوبی سمجھتی تھی لیکن چپی میں ہی عافیت تھی

چاچار حیم امی کہہ رہیں ہیں آپ نے کافی مہینوں سے کرایا نہیں دیا اب کی دفع دے دیں ورنہ ہماری دکانیں خالی کر دیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دوپہر کے وقت اپنی دکان میں کھڑی چاچار حیم سے دھیمی آواز میں مخاطب تھی۔

چاچار حیم نے اسے طنزیا نظروں سے دیکھا۔

کونسی دکانیں ہاں یہ دکانیں میری ہیں تمہارا چاچا مجھے فروحت کر گیا تھا ارے میں تو رقم بھی ادا کر چکا تھا اب مجھے کیا پتا اس نے تم لوگوں کو کیوں نہیں بتایا آئی بڑی دکان کی مالکن اب اگر یہاں مجھے نظر آئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔

اسے باہر کی طرف دھکا دیتا وہ پھنکارا۔۔

وہ ایک دم باہر سڑک پر گری تھی۔

جس سے پاوں میں پہنی سستی چپل ٹوٹ گئی تھی۔۔

بھرائی نظروں سے وہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو کتنا مہربان ہوا کرتا تھا جب اسکے چاچو زندہ تھے گھر آ کر کرایہ دیتے تھے اس شخص نے بھی انہیں بے سہارہ جان کر اپنا اصلی چہرہ بہت پہلے دیکھانا شروع کر دیا تھا۔

تپتی سڑک پر وہ ہتھیلیاں جماتی کھڑی ہوئی۔

چاچا آپ جھوٹ بول رہے ہیں یہ ہماری دکانیں ہیں اور میں ایک دن آپ سے لے کر رہوں گئی یاد رکھیئے گا آپ۔۔

لڑکھراتے لہجے میں بولتی وہ ایک چپل ہاتھ میں لیتی ہوں تپتی سڑک پر ایک ننگے پاوں سے چلتی ہچکیوں سے رو رہی تھی ایک پیسہ نہیں تھا انکے پاس گھر میں راشن نہیں تھا چچی امی کی دوائیں ختم ہو گئیں تھیں اسکی پنسلیں اور نوٹ بک ختم ہو گیں تھیں وہ کہاں جاتی کون تھا جو اسکی مدد کرتا کوئی نہیں ایک خدا کی زات کا سہارا تھا۔

پاوں نیچے سے سرخ پر چکا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنسان سڑک پر چلتی وہ ساتھ ساتھ رو رہی تھی۔۔

دور سے آتی بلیک پراڈو اسکے پاس سے گزرتی تھوڑی دور جا کر رکی تھی۔۔

اے لڑکی سنو۔

اپنے پیچھے آتی مردانہ پکار پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔

سہمی نظروں سے وہ بھاری کلاشنکوف پکڑے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو اسکے قریب آ چکا تھا۔

ننگے پاوں کیوں چل رہی ہو اور رو بھی رہی ہو کیوں۔

وہ آدمی بے تاثر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ آنسو پونچھتی بنا اس آدمی کو جواب دیئے وہاں سے جانے لگی۔

اے لڑکی یہی رکو دو منٹ میں آتا ہوں میں۔

وہ آدمی اس کی حالت سمجھ چکا تھا اس لیے اس سے کہتا گاڑی کی طرف تیز قدموں سے چلا گیا۔

وہ حیرت سے پلٹ کر اس آدمی کو دیکھ رہی تھی گاڑی میں بیٹھے آدمی سے کوئی بات کر رہا تھا اسکا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔۔

وہ ٹھٹھکی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ نیچے ہوا تھا اندر سے براون واچ والی سپید کلائی نظر آئی تھی دودھ جیسے سفید ہاتھ ان پر چھوٹے چھوٹے بال درمیانی انگلی پر پہنی آسمانی رنگ کے نگینے والی انگھوٹھی اس شخص کے ہاتھ پر بہت جچ رہی تھی۔

نیلے نوٹ پکڑاتا وہ ہاتھ اندر چلا گیا تھا جبکہ وہ ابھی بھی مبہوت نظروں سے اس ہاتھ کو گھم ہوتا دیکھ رہی تھی۔

وہ شخص اسکی طرف آیا۔

اسکی طرف پیسے بڑھائے لیکن وہ لینے کے لیے ہاتھ نا بڑھا سکی وہ بھکاری تو نہیں تھی لیکن قسمت نے اسے کیا بنا دیا تھا ایک بھکاری سے بھی بری حالت تھی اس کم سن لڑکی کی۔۔

وہ شخص کندھے اچکاتا پیسے اسکے قریب رکھ کر چلا گیا کہ اسکا صاحب انتہا کا غصے والا تھا اگر تھوڑی سے بھی دیری ہوتی تو دوسرا لمحے وہ نوکری سے فارغ ہوتا۔

وہ ساکت نظروں سے اپنے پیروں میں اڑھتے نیلے نوٹوں کو دیکھنے لگی جو پانچ نوٹ تھے۔

آہستہ سے بیٹھتی وہ ان نوٹوں کو ہاتھ میں سمیٹنے لگی ساتھ رو بھی رہی تھی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکیں تھیں۔۔

کالی چادر سے ناک آنکھیں صاف کرتی وہ آسمان کی طرف دیکھتی ہوئی ایک بار پھر سے رو دی۔

آج اگر اسے پیسے نا ملتے تو کیا ہوتا لیکن اللہ نے اسکی مدد کر دی تھی۔

READERS CHOICE

اسلام علیکم،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاپر چارپائی پر رکھتی وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

وعلیکم السلام بیٹا یہ سب کہاں سے خرید لائی ہو تم۔

انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

امی رحیم چاچا سے کچھ پیسے ملے تھے کرائے کے انہی سے تھوڑا سا سودا خریدا ہے۔

سر جھکا کر بولتی وہ کچن میں چلی گئی۔

نائلہ بیگم نے شاپرز میں جھانکا دو شاپرز میں گھر کا تھوڑا بہت سودا تھا ایک میں انکی دوائیں تو تیسرے میں چار پانچ نوٹ بک، پنسلیں اور خیام کا یونیفارم تھا خیام کا یونیفارم بہت پرانا ہو چکا تھا تو وہ لے آئی تھی۔

اتنے پیسوں میں صرف یہی آسکا تھا اب اسکے پاس صرف ایک سو روپیہ تھا جو اس نے مشکل سے بچایا تھا ورنہ پانچ ہزار کا آج کل کے دور میں کیا بنتا ہے۔۔

بیٹا اس نے پیسے کم دیئے کیا۔

انہوں نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر پوچھا جو گرمی اور رونے سے سرخ پڑ چکا تھا۔

جی امی۔

سر جھکائے ہی اس نے جواب دیا جس پر نائلہ نے سر تاسف سے ہلایا۔

پھر چونکیں اسکے پاوں کیں سستی سی گلابی چپل دیکھ کر وہ آتے وقت ریڑی والے سے ڈیڈھ سو کی چپل لائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیٹا دوائیں اگلے مہینے لے لیتے ہم تم کوئی اچھی چپل لے لیتی۔

نائلہ نے فکر مندی سے اسکے بکھرے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

وہ انکی گود میں سر رکھتی مسکرائی البتہ آنکھیں جھلملائیں تھیں۔

امی آپکی صحت ہمارے لیے سب سے اہم ہے چپل تو میں اگلے مہینے بھی لے سکتی ہوں نا آپ فکر نا کریں۔۔

انکی گود میں منہ چھپائے وہ اتنی دھیمی آواز میں بولی کہ نائلہ بیگم بمشکل سن پائی۔

انہوں نے تاسف سے اپنی تھکی بیٹی کو دیکھا۔

ہیر جاو جا کر نہالو پہلے اور تھوڑی دیر آرام کر لو پھر تم نے تین بجے اپنی نئی جاب پر بھی تو جانا ہے نا۔

انہوں پیار سے اسے مخاطب کیا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

نائلہ بیگم آنکھوں میں آئے آنسو اپنی چادر سے پھونچھتی ہوئی اندر چلیں گئیں۔۔

کافی دیر وہ شاور کے نیچے کھڑی رہی۔۔

شاور لیتے اس نے یونہی آنکھیں بند کیں وہ چونکی۔

دماغ کے پردوں میں ایک بھاری سپید کلائی لہرائی اس پر پہنی براون واچ جو دھوپ سے چمک رہی تھی۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر جھٹک کر وہ جلدی سے شاور لے کر باہر آ گئی۔۔

چھوٹے کمرے میں آ کر اندر سے دروازہ بند کرتی وہ چارپائی پر گیلے بالوں سمیٹ ہی لیٹ گئی۔۔

تکیے میں منہ دیئے وہ گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی تھی۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ چھوٹے خان۔۔

وہ فون سنتا چونکا پچھلے باغ سے کسی کے دبی دبی آواز میں چلانے کی آواز آ رہی تھی۔۔

I I'll call later

کال بند کرتا وہ سنجیدگی سے پائیں باغ کی طرف بڑھا۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں چھوڑیں مجھے خان۔۔

آواز اب کے صاف سنائی دی گئی تھی۔

وہ رکا سامنے ہی اسکا کزن کسی لڑکی کو زبردستی اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔

داور۔

اسکی تیز آواز پر داور اور وہ لڑکی ایک پل میں ساکت ہوئے تھے دوسرے ہی لمحے وہ اس سے الگ ہوا تھا۔

لڑکی تم جاو یہاں سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی سپاٹ آواز پر وہ لڑکی سر جھکائے وہاں سے بھاگی۔۔

سردار یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے آپ!

داور ابھی اپنی صفائی میں کچھ کہتا جب اسکے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسے زمین پر گرا گیا تھا۔

remember you, I hate liars and cheaters ۔...

انگلی سے اسے وارننگ دیتا وہ پلٹ گیا فون دوبارہ سے آن کر کے کان سے لگاتا وہ پھر سے اپنے دوست سے کچھ اہم بات کرنے لگا تھا۔

داور نے نفرت آمیز نظروں سے اسکی پشت دیکھی جو بے فکری سے فون میں کسی سے مخاطب تھا۔

سردار غازان تیمور اچھا نہیں کیا ایک تو مجھ سے سرداری چھین لی دوسرا مجھے تھپڑ مارا داور خان پر ہاتھ اٹھایا یوول پے اٹ سردار صاحب۔۔۔

گال پر ہاتھ رکھے وہ نفرت سے چلایا۔۔

چیچ پہلے اپنی حرکتیں درست کرو پھر کسی اور کو مزہ چکھانا مائے ڈیئر بردار۔۔

مہرینہ کی طنزیہ آواز پر وہ پلٹ کر اپنی بہن کو دیکھتا اسکے قریب جا رخانہ قدموں سے بڑھا۔

سردار غازان خان۔۔

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ طنز سے چلائی جس پر داور خان وہی ساکت ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگر مجھے ٹچ بھی کیانا ابھی آواز لگالوں گئی سردار جی کو۔۔

سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ مسکرا کر بولی۔

تمہارا تو پیدا ہوتے ہی گلہ دبا کر مار دینا چاہیئے تھا مجھے۔

وہ پھنکارا۔۔

میرا بھی یہی دل کرتا ہے میں تمہارا گلہ دبا دوں یا پھر تمہیں زہر دے دوں جان چھوٹے اس زمین کی تم جیسے انسان سے۔۔

نخوت سے بولتی ہوئی وہ وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔

جبکہ داور مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے دانت پر دانت جما کر رہ گیا۔

پہلے اس سردار کا کچھ کرنا ہو گا پھر تمہیں تمہاری اصلی جگہ دفع کروں گا۔۔

وہ غصے سے چلاتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

سردار محل میں ایک ساتھ بہت ساری گاڑیاں داخل ہوئیں تھیں۔۔

سیب کھاتی مہرینہ نے گاڑی سے نکلتی قیامت کو گھورا۔

اسکا تو ایکسیڈینٹ بھی نہیں ہوتا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ کے نخوت سے کہنے پر شزرا نے اسے کہنی ماری۔۔

نزاکت سے گاڑی سے باہر نکلتی شائنہ خانم کو کچھ لوگوں نے پیار سے تو کچھ نے حسد سے دیکھا تھا۔

گلابی پیروں تک آتی فراک نیچے وائٹ چوڑی دار پجامہ سر پر وائٹ بڑا سا شفون کا کڑھائی والا دوپٹہ بال کھلے ہوئے تھے جو اس لڑکی کے حسن میں چار چاند لگا رہے تھے۔

وہ لڑکی اپنے حسن میں اپنی مثال آپ تھی۔۔

نزاکت سے چلتی وہ سب بڑوں سے بہت احترام سے مل رہی تھی۔

کیسی ہو مہرینہ تم!

وہ مہرینہ کے قریب آتی مسکرا کر نرم آواز میں بولی۔

ابھی تک تو ٹھیک تھی شائنہ خام لیکن اگلی گھڑی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

وہ ہنوز سیب کھاتی اپنے لاپرواہ سے انداز میں بولی۔

گڈ۔۔

شائنہ خانم مسکرا کر کہتی ہوئی سب بڑوں کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔

اسکے تو دانت ہی ٹوٹ جائیں گڈ بڑی آئی مس کہی کی۔۔

غصے سے سر جھٹکتی وہ سنبھلی پھر ٹھٹھکی۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سامنے سے کوئی اور نہیں سردار غازان تیمور چلا آرہا تھا۔

پیچھے پانچ چھ مرد تھے جو اسکی حفاظت کے لیے زبردستی تیمور خان نے رکھے ہوئے تھے۔۔

وائٹ شرٹ بروان پینٹ بروان ہی چوڑی واچ باندھے براون ہی شوز پہنے وہ شخص اپنی نیلی آنکھوں سے کسی کو بھی گھائل کر سکتا تھا وہ بالکل اپنی ماں پر گیا تھا اسکی ماں مصر کی رہنے والی تھی وہ اب بھی وہیں رہتیں تھیں لیکن وہ غازان اور تیمور کے ساتھ کیوں نہیں رہتیں تھیں؟

سردار۔

اسکے سامنے آکر سر جھکا کر احترام سے بولی۔

اس نے فقط سوالیہ آئی برو اچکائے۔۔

بولو!

وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

مجھے نا آپ سے ٹائم پوچھنا تھا۔

جب کوئی بات نا سوجھی تو وہ جلدی سے اسکی واچ دیکھ کر بول گئی۔

سردار نے آنکھیں سکیڑ کر اپنی چھوٹی سی کزن کو دیکھا۔

پھر موبائیل میں ٹائم دیکھ کر اسے بتاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہائے کیا خوشبو لگاتے ہیں! پتا نہیں کونسی لگاتے ہیں، پتا کرنا پڑے گا مہرینہ۔۔

دل پر ہاتھ رکھ کر وہ خاص لوفرانہ انداز میں بولتی سامنے سے آتے اپنے باپ کو دیکھ کر چپ ہوئی پھر وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔

جبکہ باپ نے بیٹی کی حرکت پر فقط صرف دانت ہی پیسے۔۔۔

اسے تین سے سات بجے تک فروٹ پیک کرنے والی فیکٹری میں جاب ملی تھی۔

مہینے کی پانچ ہزار سیلری طے ہوئی تھی۔۔۔

فروٹ کو ڈرائے کلین کرنا پھر ان پر مختلف قسم کے کیمیکل کا استعمال کرنا انہیں پیک کرنا یہ تھی اسکی جاب۔۔۔

رات کے اٹھ بجے وہ روڈ پر بس کے انتظار میں تھی وہ لیٹ ہو چکی تھی۔۔۔

دور دور تک کسی گاڑی کا نام و نشان نہیں تھا۔

کانپتے قدموں سے وہ میں روڈ کی طرف دورنے لگی تھی۔

آنکھوں میں نمی بھی تیرنے لگی تھی۔

اسکے پاس پانچ سو روپے تھے جو آج اسے ملے تھے۔

وہ ابھی روڈ کراس ہی کرنے لگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جب دو بائیک سوار ایک دم سے اسکے سامنے آئے تھے۔

وہ چیختی ہوئی پیچھے ہوئی۔

ہاہاہا بچی ڈر گئی بوس۔

پیچھے بیٹھے آدمی نے قہقہ لگاتے ہوئے مضحکہ خیز انداز میں کہا۔

پرانے لیدر کے بیگ پر وہ پکڑ مضبوط کرتی انکے قریب سے گزرنے لگی تھی جب پیچھے بیٹھے آدمی نے اسکا بیگ ایک جھٹکے سے چھینا تھا۔

وہ کھلے منہ سے بیگ کو انکے ہاتھوں میں دیکھتی انکے قریب آنے ہی لگی تھی جب وہ ایک دم سے وہاں سے فرار ہوئے تھے۔

ساکت سی وہ روڈ پر کھڑی رہ گئی جیسے ہلنے کی ساکت ناچی ہو۔۔

اسکا بیگ تو اسکے لیے بہت قیمتی تھا وہ بیگ اسکے چاچو اسکے لیے لِایا تھا بیگ تو ایک طرف رہ گیا اس میں ایک اکلوتا پانچ سو کا نوٹ تھا اس میں چاچی کی شوگر کی میڈیسن تھیں اس میں خیام کے لیے تھوڑا سا فروٹ تھا۔

جو فروٹ تھوڑا سا خراب ہوتا تھا کمپنی وہ فروٹ اپنے ورکرز کو دے دیتے تھی وہ آج کتنی خوش تھی، کیا اسے کوئی بھی خوشی راس نہیں آنی تھی؟

بھرائی آنکھوں سے وہ پورے قد سمیت سڑک پر گری تھی۔

مجھے میرا بیگ دے دو پلیز۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہونٹوں میں ہلکی سی بڑبڑاہٹ ہوئی تھی۔

دوسرے ہی پل وہ آنکھیں موندیں فرش پر گر گئی تھی اسکا بی پی شوٹ کر گیا تھا دور سے آتی گاڑی اسکے وجود سے کچھ قدم دور رکی تھی۔۔

اندر سے ایک عورت بھاگتی ہوئی اسکے قریب آئی تھی۔۔

سنیں جی یہ لڑکی تو بے ہوش پڑی ہے۔

اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا۔

چلو ہسپٹل چھوڑ جاتے ہیں جوان لڑکی ہے اسے یوں روڈ پر چھوڑنا ٹھیک نہیں۔۔

وہ آدمی اس معصوم لڑکی پر ترس کھاتا اپنی عورت سے بولا۔

چلیں جی اسے اٹھانے میں میری مدد کریں۔۔

وہ دونوں میاں بیوی اسے گورنمنٹ سول ہسپتال چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔

کافی دیر وہ وہاں بے یار و مددگار پڑی رہی پھر کہی جا کر اسکی باری آئی۔۔

اسے ڈریپ لگا دی گئی تھی۔۔

کافی دیر بعد اسے ہوش آیا تھا۔

دھیرے سے بھاری ہوئیں آنکھیں کھول کر وہ ارد گرد کے ماحول کو نا سمجھی سے دیکھنے لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بالکہ کافی دیر وہ ماوف ہوئے دماغ سے لوگوں کو دیکھتی رہی پھر اپنے ہاتھ پر لگی ڈریپ دیکھنے لگی جو بس تھوڑی سی ہی رہ گئی تھی۔

آہستہ آہستہ دماغ اپنی جگہ پر آنے لگا تھا۔

تلخ زندگی کی سچائی اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لے آئی تھی۔

سنیں کیا ٹائم ہوا ہے۔

وہ دوسرے بیڈ پر ایک پیشنٹ چیک کرتی نرس سے بولی۔

ساڑھے نو۔

نرس کہتی ہوئی پھر سے اپنے کام میں لگ گئی۔۔

افففف اللہ میری امی بھائی وہ مجھے ناپا کر کتنے پریشان ہوں گئے افف میں کیسے اتنی دیر غافل پڑی رہی۔۔

ہاتھ سے ڈریپ نکالتی وہ باہر کی طرف دوڑی۔

پیچھے سب اس لڑکی کی حرکت کو حیرت سے دیکھتے رہ گئے۔

لمبے کوریڈور سے وہ دوڑتی ہوئی مین ہال میں آئی جہاں ہر طرف چیئرز پڑیں ہوئیں تھی بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔۔

مجھے ایک فون کرنا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے فون کرنا یاد آیا تو وہ ریسیپشن پر بیٹھے لڑکے پاس آئی۔

اس لڑکے نے گھور کر اس لڑکی کے بکھرے بالوں کو دیکھا۔

یہاں علاج مفت ہوتا ہے فون نہیں۔

وہ لڑکا بہت غصے سے بولا۔

بھرائی آنکھوں سے وہ ایک دو قدم پیچھے ہوئی۔

اس دنیا میں غریب کا کوئی ساتھی نہیں، یہاں صرف کھلانے والوں کے یار ہوتے ہیں کھانے والوں کے نہیں۔۔۔

ہاتھ کی پشت سے ناک صاف کرتی وہ ننگے پاؤں باہر کی طرف بڑھنے لگی پھر کسی اور سے کہنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی

اسے شاید اگر وہ کسی اور سے کہتی تو کروا ہی دیتا۔

ہسپٹل کی بڑی سے عمارت سے وہ ننگے پاؤں باہر نکل آئی۔۔

آنکھوں میں آنسو آئے چلے جا رہے تھے بار بار سختی سے پوچھنے پر بھی وہ خشک نہیں ہو رہے تھے۔

مین روڈ پر آ کر وہ تھمی۔۔

وہاں گاڑیوں کا کافی ہجوم تھا۔

شاید یہاں کوئی مسلہ درپیش آیا تھا جو پولیس بھی وہی موجود تھی۔۔

آنکھیں کالی چادر سے رگڑتی وہ گزر ہی رہی تھی جب وہ ٹھٹھکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک بڑی سے پراڈو گاڑی کا ڈور ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔

اسکے رکنے کی وجہ سیٹ پر پڑا کھلا سیل فون تھا جس میں شاید کوئی فنکشن چل رہی تھی۔

ہونٹ بھینچے وہ ارد گرد دیکھتی آہستہ سے جھک کر وہ لمبا گولڈ کلر کا آئی فون پر واٹھا چکی تھی۔

جو اسکے ہاتھ سے بڑا تھا۔

آہستہ سے گرین سلیوز کہنی سے اوپر کی جہاں ایک نمبر کالی پنسل سے لکھا ہوا تھا اسے نمبر یاد نہیں رہتے تھے تو اپنی بازو پر پنسل سے لکھ لیتی تھی تاکہ اسے کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو کسی کا نمبر اسکے پاس ہو۔

یہ نمبر انکے ہمسایہ کا تھا جن کا گھر انکے ساتھ تھا۔

ڈائیل پیڈ پر وہ نمبر لکھ کر یس کا بٹن دباتی فون کان سے لگا گ ۓ ی۔

ہونٹ ہاتھ ٹانگیں کانپ رہیں تھیں بالکہ فون بھی اس سے صحیح سے پکڑ نہیں جا رہا تھا۔

ہیلو شمسہ خالہ میں ہیر بول رہی ہوں آپ پلیز میری امی کو بتا دیں آج کام زیادہ تھا اس لیے دیر ہو گئی ہے میں آ رہی ہوں وہ پریشان نا ہوں آپ بتا دیجئے گا۔۔۔۔ !

آئے لڑکی !

پیچھے سے آتی خونخوار پکار پر فون پھسل کر اسکے ہاتھ سے گرا تھا۔

بنا پیچھے مڑے وہ وہاں سے بھاگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بندوق مین وہاں بھاگ کر آیا جہاں وہ لڑکی کھڑی تھی۔

کیا ہوا۔۔

بھاری آواز پر وہ بندوق مین سرعت سے اپنے سردار کی طرف مڑا جہاں وہ کافی لوگ کے ساتھ اپنے گاڑد کی طرف ہی متوجہ تھا۔

صاحب ایک لڑکی آپ کے فون سے کچھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی شاید کوئی چورنی تھی بھاگ گئی ہے اس کچے کی طرف لیکن آپکا فون بھی گرا گئی دیکھیں سکرین ٹوٹ گئی ہے۔۔

اس آدمی نے جلدی جلدی ڈر کر بتاتا اور وہ گولڈ کلر کا فون اپنے سردار کی طرف بڑھا گیا۔۔

سردار ہم جائیں اس طرف۔۔

ایک پولیس والے نے اس سے احترام سے پوچھا۔

ایک منٹ سیل دو۔۔

بھاری گھمبیر آواز میں کہتا ہوا وہ اپنے آدمی سے فون پکڑ کر چیک کرنے لگا انگلیاں بڑی سرعت سے سکرین پر متحرک تھیں۔

کال کی تھی اس کڑکی نے بے وقوف یہ نہیں جانتی وہ کال بھی ری کارڈ ہو چکی تھی۔

ریکارڈنگ کا بٹن پریس کرتا وہ فون کان سے لگا گیا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خوبصورت نین نقوش والا وہ مصری شہزادہ بلیک کلر کی پینٹ شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھا چہرے پر بڑی بیزاری والے تاثرات رقم تھے جیسے اسے کسی چیز میں کوئی دلچسپی نا ہو سوائے اپنی زات کے۔۔

)ہیلو شمسہ خالہ میں ہیر بول رہی ہوں آپ پلیز میری امی کو بتادیں کہ آج کام زیادہ تھا اس لیے دیر ہو گئی ہے وہ پریشان نا ہوں میں آرہی ہوں(

کال کٹ گئی تھی۔

واپس آجاو۔۔

پولیس اور اپنے دو آدمیوں کو کچے راستے کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ سپاٹ آواز میں کہتا گاڑی کی طرف بڑھا۔

لیکن سردار اگر وہ کوئی دہشت گرد یا کوِی آپکے دشمن کی بھیجی ہوئی ہوئی تو۔۔

پولیس والے نے پریشانی سے کان میں بلیوٹوتھ لگاتے اپنے سر اد سے پوچھا۔

اس نے فقط انسپکٹر کو ایک نظر ہی دیکھا تھا۔

جس پر انسپکٹر بھوکھلایا۔

آوکے جیسے آپکی مرضی۔۔

وہ پولیس والا کہتا جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

ہیلو غازان تیمور خان سپکینگ اگر فارغ ہوں تو مجھے کال کر لیجئے گا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کسی کو خفگی بھرا وائس میسج بھیجا گیا تھا۔۔

تم ٹھیک ہو نا بیٹا تم جانتی ہو میں اتنے وقت میں ہی مر مر کر جی ہوں ہمیں نہیں کرنی یہ نوکری ہم رہ لیں گئے بھوکے

۔

نائلہ خاتوں اسے سینے سے لگائے روتے چلے جا رہی تھی وہ اتنے سے وقت میں ہی صدیوں کی بیمار نظر آنے لگی تھی

جوان لڑکی تھی کیا کیا خیال نہیں اگئے تھے انکے دل میں۔

پتھرائی آنکھوں سے انکے سینے سے لگی وہ ساکت سی تھی۔

میں ٹھیک تھی امی بس میری ساتھی لڑکی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو سکے ساتھ ہسپتال چلی گئی اور فون کرنا یاد ہی نا رہا مجھے۔۔

انکے ہاتھ چہرے پر رکھتی وہ دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی۔

ٹھیک ہے لیکن تم یہ نوکری نہیں کرو گئی چاہے تم کچھ بھی کہہ لو اب جاو منہ ہاتھ دھو کر آو تو کھانا کھاتے ہیں آج میں نے تمہارے لیے دال چاول بنائے ہیں تمہیں بہت پسند ہیں نا۔

انہوں نے اسکا ماتھا چومتے ہوِے پوچھا۔

وہ فقط سر ہلا گئی۔

جاو پھر فریش ہو کر آجاو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہوں نے اسے وہاں سے اٹھایا۔

اسکے جاتے ہی وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی بیٹی کے ننگے پاؤں دیکھتی رہ گئیں جس کے پاس نا تو وہ لیدر کا کالا بیگ تھا نا ہی چپل لیکن انہوں نے کچھ نہیں ہو چھا وہ اپنی بیٹی کا بھرم نہیں توڑنا چاہتیں تھیں۔۔۔

آنکھیں رگڑ رگڑ کر پونچھتی وہ چھوٹے سے کچن کی طرف بڑھیں راشن ختم ہونے والا تھا کوئی راہ بھی نظر نہیں آرہی تھی آخر وہ کیا کریں۔۔۔

سردار آپکا شائنہ خانم باہر گارڈن میں انتظار کر رہیں ہیں۔

ملازم اسے سر جھکا کر بتا کر چلا گا۔

سر ہلا کر وہ پھر سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

کف لنکس بند کرتا وہ باہر آیا۔۔

یہ تیاری کہی شائنہ خانم کے لیے تو نہیں یقیناً اسی کے لیے ہے۔۔

پلڑ کے پاس کھڑی مہرینہ نے پیر پٹخ کر سوچا۔

پھر اس خوبصورت شخص کی تیاری کو دیکھ کر مسکرائی لیکن یہ تو ایسے ہی تیار رہتے ہیں ہر وقت پتا نہیں کیوں۔

وہ پھر سے بڑبڑائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر ہاتھ میں پکڑے اورنج جوس کو دیکھ کر شیطانی مسکان ہونٹوں پر سجاتی ہوئی مصروف سے انداز میں چلتی ہوئی وہ ایک دم سے سردار غازان سے ٹکرائی تھی۔

وہ اس شیطان کی خالہ کو دیکھ نہیں سکا تھا جو مخالف سمت سے اچانک سے کہی سے آتی اس سے ٹکرائی تھی۔۔

اورنج جوس اسکی وائٹ شرٹ کو داغدار کر چکا تھا۔

وہ شرٹ کو حیرت سے دیکھتا اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگا جو مصنوعی حیرت چہرے پر سجائے اسکی شرٹ کو شاک سے دیکھ رہی تھی۔۔

what the hell،

What did this crazy girl do!

وہ غصے سے چلایا۔

کہاں وہ اپنی شرٹ پر معمولی سی شکن برداشت نہیں کرتا تھا اور کہاں وہ لڑکی اسکی شرٹ کو جوس سے نہلوا گئی تھی۔

سب ملازم اپنا کام چھوڑے حیرت سے سردار کو دیکھ رہے تھے کہ اب مہرینہ کا کیا بنے گا۔

مہرینہ نے مصنوعی شاک سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

سوری سردار غازان میں آپکو دیکھ نہیں سکی ورنہ میں ایسی غلطی کبھی نا کرتی آپ دیں لیں جو سزا دینی ہے میں تیار ہوں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ باندھے وہ معصوم سا منہ بناتی ہوئی بولی۔

دماغ آنکھوں اور کا استعمال کرنا شروع کر دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

غصے سے اسے وارننگ دیتا وہ اپنے کمرے کی طرف پلٹ گیا۔

ہاہاہا بے چاری شائنہ خانم اور کرو انتظار یہ تو ابھی شروعات ہے آگے آگے دیکھو میں کرتی کیا ہوں تمہارے ساتھ۔۔

ہنوز ہاتھ باندھے وہ کھلکھلا کر بولی تھی۔

کام کرتے ملازم حیرت زدہ ہوئے بھکاڈانٹ کھا کر جون خوش ہوتا ہے۔۔

اگر انکے خاندان میں سے کوئی اور سردار ہوتا تو اسکی غلطی کی سزا ضرور دیتا لیکن وہ اپنی نوعیت کا الگ ہی سردار تھا

شاندار شخصیت والا وہ مصری شہزادہ اس خاندان کو تو لگتا ہی نہیں تھا۔

مہرینہ کو ڈاوٹ تھا کہ وہ اسکے خاندان کا نہیں ہے۔۔

افففف کاش یہ شائنہ کو ایک تھپڑ مار کر میرے سینے میں ٹھنڈک ڈال دیں تم نے جو میرے ساتھ کیا تھا نا شائنہ اسکا

بدلا میں تم سے لیتی رہوں گئی سود سمیت۔۔

مزے سے بولتی ہوئی وہ کام کرتے ملازموں کو گھورنے لگی۔

کیا ہے میرے منہ پر کوئی فلم چل رہی ہے جو بنا آنکھیں جھپکے دیکھے جا رہے ہو کام کرو ورنہ کام سے فارغ کر دوں

گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روعب سے انہیں حکم دیتی بال جھٹکتی ہوئی باہر کی طرف چلی گئی۔

پیچھے سب ملازم حیرت سے نکلتے اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

وہ

.رئیلی ڈیڈ آپ چاہتے ہیں میں شادی کر لوں کیا جوک ہے ڈیڈ میں کوئی شادی نہیں کرنے آیا یہ بات آپ دماغ میں رکھا کریں۔

پینٹ کی پاکٹس میں دونوں ہاتھ گھسائے پانی میں تیرتیں بطخوں کو دیکھتا وہ طنزیہ مسکان سے بولا۔

تیمور خان نے اسے گھور کر دیکھا۔

غاذان بات کو سمجھو تمہاری بچپن سے بات طے ہے شائنہ سے پھر اس سے شادی کر کے تمہاری پوزیشن میں واضع تبدیلی آئے گی بیٹا۔

تیمور صاحب جھنجھلا کر بولے۔

سیریسلی ڈیڈ۔

وہ مسکراتا ہوا انکی طرف پلٹا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی مسکان سے چڑتے وہ ریلنگ پر ہاتھ جما گئے۔

دیکھیں ڈیڈ آپ جانتے ہیں شادی وادی مجھے پسند نہیں میں پابند ہو کر نہیں رہ سکتا اور دوسرا سچ آپ بھی جانتے ہیں۔

انکے ساتھ کھڑا ہوتا وہ سپاٹ سے انداز میں بولا۔

تیمور خان نے اسے گھورا۔

مجھے گھورنے کا کوئی فائدہ نہیں ڈیڈ جب میرا دل کرے گا شادی کا آپ کو بتا دوں گا۔

کندھے اچکا کر بولتا وہ پاکٹ سے سگریٹ کی ڈبی نکال گیا۔

تیمور صاحب نے اسے زبردست گھوری سے نوازا جبکہ وہ مسکراتا ہوا سگریٹ منہ سے لگا گیا۔

پیئیں گئے ڈیڈ۔

ہلکی مسکان سے خود کو گھورتے تیمور خان سے وہ بولا تھا۔

ایسے واحیات شوق تمہارے ہیں تمہارے باپ دادا نے کبھی اس شے کو ہاتھ نہیں لگایا اور تم میرے سامنے کھڑے دیدہ دلیری سے نا صرف سگریٹ پی رہے ہو بالکہ مجھے آفر بھی کر رہے ہو آفرین ہے سردار غاذان تیمور تم پر۔

وہ خاص تپ چکے تھے اپنے بیٹے کی حرکتوں سے .

کش لیتا وہ بھرپور مسکرا دیا۔

سردار ہوں جو کام کروں گا دیدہ دلیری سے کروں گا اور آپ زیادہ ہائپر نا ہو طبیعت خراب ہو جائے گئی آپکی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر سے سکون سے بولا گیا۔

ہائپر کرنے والی باتیں بھی کرتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو طبیعت خراب ہو جائے گئی اتنے کوئی تم میرے خیر خواہ۔

غصے سے کہتے وہ اسکے کمرے سے ہی نکل گئے۔

اسکے خوبصورت ہونٹوں پر مسکراہٹ چھب دیکھلا کر غائب ہو گئ۔

اب وہ سنجیدگی سے نیچے پول کے پاس بیٹھی شائنہ خانم کو دیکھنے لگا جو سرخ سوٹ پہنے بالوں کا جوڑا بنائے فون میں کسی سے بات کر رہی تھی وہ لڑکی کافی خوبصورت تھی اسے پسند بھی تھی لیکن شادی وہ ابھی نہیں کرنا چاہتا تھا کم از کم ایک سال تک تو بالکل بھی نہیں۔۔

ان تینوں نے کل صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا چاچی کو تو موسمی بخار ہو گیا تھا۔

وہ کبھی بیٹھتی کبھی کھڑی ہو جاتی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کہاں جائے کون ہے جو اسکی مدد کرئے اب وہ روز روز تو کسی سے مانگ نہیں سکتی اسے خود ہی کچھ کرنا تھا۔

بڑی سی کالی چادر سر پر لیتی وہ خیام کو امی کا خیال رکھنے کی تاکید کرتی ہوئی باہر نکل گئی شام کے چار بج رہے تھے۔

دھوپ کے سائے ڈھل چکے تھے۔

عرفان نے مسکرا کر اسے کوئی واحیات سا اشارا کیا تھا جس پر وہ ضبط سے ہونٹ بھینچتی ہوئی تیزی سے اسکی دکان کے پاس سے گزر گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیدل تیز تیز چلتی وہ کافی دور نکل آئی تھی۔

چہرے پر بے بسی سی تھی۔

وہ آخر کار سردار محل کے سامنے آکر رک گئی تھی۔

مجھے اندر جانا ہے۔

گیٹ کے پاس چار پانچ کھڑے چوکیداروں سے وہ بولی۔

کون ہو تم لڑکی ہم ایسے ہی کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دیتے۔

ان میں سے ایک آدمی کافی غصے سے بولا۔

کیوں نہیں جانے دیتے مجھے سردار سے ملنا ہے اور ان سے ملنے تو کوئی بھی آسکتا ہے پھر کیوں آپ اندر جانے نہیں دیتے۔۔

وہ پہلی دفعہ غصے سے بولی تھی۔

ان آدمیوں نے کمزور سی لڑکی کو گھورا .

اے بی بی جاو یہاں سے ہمارا دماغ مت خراب کرو ہمارے سردار بس خاص لوگوں سے ملتے ہیں ویسے بھی انکے بہت دشمن ہیں ہو سکتا ہے تمہیں انکے کسی دشمن نے بھیجا ہو۔

ان میں سے دوسرا آدمی زرا رعب سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لب کاٹتی ہوئی انہیں دیکھتی رہی۔

ہم لوگوں کے مسائل حل کرنا انکی زمہ داری ہے اگر ہم ان سے ملیں گئے نہیں تو انہیں اپنے مسائل سے کیسے آگاہ کر سکیں گئے حیرت ہے آپ لوگوں پر۔

وہ غصے سے بولتی ہوئی چپ ہوئی دروازہ کے پاس چار پانچ گاڑیاں قطار میں محل سے باہر آنے لگیں تھیں۔۔

سب چوکیدار حرکت میں آتے ہوئے مستعدی سے کھڑے ہوئے تھے وہ باہر بیٹھے ہوئے تھے اندر بھی چوکیدار ہوتے تھے باہر بھی ہوتے تھے۔

وہ ایک سائیڈ پر ہوتی امیروں کے ٹھات دیکھتی رہ گئی۔

ان میں سے کس گاڑی میں ہوں گئے وہ۔

وہ گاڑیوں کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

ان میں سے دوسرے نمبر والی گاڑی میں ہیں سردار جی۔

ایک چوکیدار جو بھلا دیکھتا تھا وہ آہستہ سے اسے بتاتا گیٹ کے پاس چلا گیا۔

وہ کالی پراڈو کو غور سے دیکھنے لگیں جس کے سیاہ شیشے اندر کا منظر چھپا گے تھے۔

وہ دل مضبوط کرتی ہوئی دوڑ کر اس گاڑی کے قریب پہنچی تھی۔

گاڑیاں رکیں ہوئیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان کی گاڑی کا شیشہ وہ زور سے بجا گئی تھی۔

گاڑی کے اندر بیٹھا موبائیل یوز کرتا وجود چونکا تھا۔۔

گاڑی کے باہر کا منظر تو دیکھتا تھا لیکن اندر کا نہیں۔

اس نے چونک کر اس کمزور لڑکی کو دیکھا جس نے کالی چادر سے ہونٹوں کو چھپایا ہوا تھا۔۔

ڈرائیور اس سے پوچھو کوئی مسلہ ہے۔

وہ بے ساختہ بولا تھا۔

غاذان چھوڑو اسے ہمیں کانفرنس کے لیے لیٹ ہو رہا ہے۔

دوسری طرف بیٹھے تیمور خان نے بیزاری سے بیٹے سے کہا۔

بہادر خان پوچھو اس سے جا کر۔

وہ باپ کی بات نظر انداز کرتا اپنے خاص ملازم کو حکم صادر کر گیا تھا۔

ملازم باہر نکلتا اس لڑکی کے قریب آیا جس کی آنکھوں میں ویرانی سی تھی۔

کیا مسلہ ہے لڑکی تم جانتی ہو ایسی حرکت کرنا منع ہے کیا چاہیئے پیسے۔

وہ ملازم اسے پہچان چکا تھا۔

وہ بھی اس آدمی کو پہچان چکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں بھکارن نہیں ہوں مجھے سردار غاذان تیمور سے بات کرنی ہے تم سے نہیں۔

وہ سرد لہجے میں بولی۔

بہادر خان نے اس لڑکی کو حیرت سے دیکھا پھر گاڑی کے اندر چلا گیا۔

سردار وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔

وہ موبائیل پر میٹینگ اٹینڈ کرتے سردار سے بولا۔

اس نے حیرت سے آئی بروا چکائے پھر لڑکی کو دیکھا ایک منٹ ڈرائیور۔

ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرتا دیکھ کر وہ بولا جس پر تیمور خان نے اسے گھورا کہی انہوں نے اسے سردار بنا کر کوئی غلطی تو نہیں کر دی تھی کیا یہ شخص کبھی انکی کوئی بات مانے گا لگتا تو نہیں ہے۔

وہ لب بھینچ کر اپنے مغرور بیٹے کو دیکھنے لگے جو ڈور کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا باہر نکلا تھا۔

بیٹا باہر بہت گرمی ہے تم کہاں گرمی برداشت کر سکتے ہو۔

انہوں نے اسے ٹوکا۔

وہ مسکرایا۔

ڈیڈ ایک دو منٹ کی گرمی سے آپ کا بیٹا مر نہیں جائے گا ڈونٹ وری۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

طنز سے کہتا ڈور کھول کر وہ باہر نکلا تھا اسے باہر نکلتا دیکھ کر اسکے گارڈ بھی بے ساختہ باہر آتے اس کے ارد گرد پھیلے تھے۔

ہیر بے ساختہ دو قدم دور ہوئی۔

وہ شخص قد اور رتبے میں بہت بڑا تھا اسے سے،

ہیر سر اٹھائے بہت حیرت سے اسے دراز قامت شخص کو دیکھ رہی تھی۔

جو وائٹ شرٹ خاکی تنگ پینٹ براون شوز پہنے آنکھوں پر براون کلر کے ہی شیڈ لگائے وہ لڑکی کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

خیام ٹھیک کہتا تھا سردار غاذان انتہا سے زیادہ خوبصورت تھا اسکی پرسنلٹی ہی بہت شاندار تھی۔

اسکی نیلی آنکھیں گلاسز کے پیچھے چھپی ہوئیں تھیں۔

کوئی مسلہ ہے تو جلدی کہیں۔

وہ سنجیدگی سے اس کمزور کم سن لڑکی سے مخاطب تھا جس سے لوگ مخاطب ہونے کے لیے ترستے تھے۔

وہ چپ ہی رہی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس شخص سے کیا کہے۔

لڑکی تم ٹھیک ہو۔

اسکی سپاٹ آواز پر اسکی انکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرتے باہر آنے کو مچلنے لگے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان خان نے آفسوس سے اس لڑکی کو دیکھا پھر پینٹ کی پاکٹ سے والٹ نکال کر کئی نوٹ اس لڑکی کی طرف بڑھائے۔

پیسوں کو دیکھ کر وہ بے ساختہ لب بھینچ گئی۔

سردار مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔

وہ بنا پیسوں کو پکڑے سر جھکائے بولی۔

جس پر تیمور خان غصے سے باہر نکلا۔

اے لڑکی کیا تماشا لگا رکھا ہے پیسے چاہئیے تو لو ورنہ ہٹو راستے سے۔

تیمور خان کی حقارت زدہ آواز پر اسکی آنکھوں میں تیرتے آنسو باہر نکل آئے تھے۔

سردار غاذان نے باپ کو سنجیدگی سے دیکھا اسکی پرورش اسکی ماں نے کی تھی وہ لوگوں کی مدد کرنا جانتا تھا ورنہ اگر ان محل والوں میں پلا ہوتا تو وہ بھی کٹھور دل کا مالک ہوتا۔

مجھے ان سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔

وہ پھر سے ڈیٹھ پن سے بولی۔

یہ پیٹ کی بھوک انسان کو بڑا بے بس کر دیتی ہے وہ لڑکی بھی مجبور تھی اپنوں کو بھوک میں دیکھ کر،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنی تکلیف برداشت کرلی جاتی ہے اپنے دل سے جڑے رشتوں کی نہیں وہ اپنی امی بھائی کو بھوکا نہیں دیکھ سکتی یہی مجبوری اسے سردار غاذان کے در پر لے آئی تھی۔

اس طرف آو۔

وہ کہتا ہوا آگے بڑھا پیچھے سب حیرانی سے اپنے سردار کو دیکھ رہے تھے اسکے ساتھ بہادر خان بھی بڑھا تھا کہ وہ اسکا رائٹ ہینڈ تھا۔

وہ حیران تھی کیا سردار اتنے خوبصورت رویہ کے مالک بھی ہوتے ہیں وہ تو ویسے ہی چلی آئی تھی وہ نہیں جانتی تھی سردار غاذان اسکی بات سنے گا۔

کہو!

ہاتھ پشت پر باندھتا وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

میں اپنی چچی کے ساتھ رہتی ہوں میرے امی ابو، چاچا کا انتقال ہو چکا ہے ہمارا کوئی سرپرست سہارا نہیں ہم کئی دن فاقوں میں گزارتے ہیں مجھے بھیک نہیں مجھے کام چاہیئے جس سے میں اپنی ماں بھائی کو دو وقت کا کھانا کھلا سکوں پیسے نہیں آپ سردار ہیں آپکا فرض بنتا ہے ہماری مدد کرنا ہمارے مسلے کا حل نکالنا۔

سر جھکائے وہ بول رہی تھی اسکی بہادری پر بہادر خان عش عش کر اٹھا تھا۔

سردار سے دو ٹوک بات کرنا بہت ہمت کی بات تھی۔

تمہیں کام چاہیئے؟

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پوچھ رہا تھا۔

ہاں۔

وہ سر جھکائے بولی۔

وہ والٹ نکالتا ایک کارڈ اسکی طرف بڑھا گیا۔

یہاں چلی جانا تمہیں نوکری مل جائے گی۔

اسے کارڈ تھما کر کہتا وہ خوبصورت چال چلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کارڈ پکڑے وہ حیرت زدہ سی تھی اس نے سردار غاذان سے بات کی تھی بہت حیرت تھی اسے خود پر وہ اتنی ہمت کہاں سے لے آئی تھی سردار سے بات کرنے کی۔

گاڑیاں بہت تیزی سے وہاں سے گزریں تھیں۔۔

کارڈ پر کسی کمپنی کا نام درج تھا۔

کارڈ پکڑ کر وہ اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی۔

چاچا مختیار دکان پر تھے انہیں دکان پر دیکھ کر وہ دکان کے اندر آ گئی۔

چاچا ہمارے ادھار کی رقم کتنی ہوئی ہے۔

وہ گہری سانس لیتی چاچا سے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک منٹ بیٹا۔

دس ہزار۔

چاچا نے رجسٹر میں جھانکتے ہوئے اسے بتایا۔

وہ لب بھینچ گئی۔

چاچا میں جلد آپکے پیسے لوٹانے کی کوشش کروں گئی کیا مجھے ایک پاوماش کی دال مل سکتی ہے۔

وہ شرمندگی بھرے لہجے میں بولی۔

چاچا نے گہرا سانس لے کر اسے ایک پاوماش کی دال دے دی ساتھ ہی دس روپے والا بسکٹ کا پیکٹ بھی پکڑا دیا۔

دکان سے وہ قدم گھسیٹتی ہوئی گھر آئی۔

کچن میں آکر سب سے پہلے اس نے ماش کی دال چولہے پر چڑھانے کی کوشش کی لیکن چولہا تو جل ہی نہیں رہا تھا۔

گیس ختم ہو گئی تھی۔

لب بھینچ کر وہ ٹھنڈے پڑے چولہے کو دیکھنے لگی وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

پھر کچھ سوچ کر وہ باہر آئی چار اینٹیں باہر والے گیٹ کے پاس پڑیں ہوئیں تھیں۔

ان اینٹوں کو پکڑ کر وہ دیوار کے پاس لے آئی انہیں جوڑ کر وہ چھت پر چلی گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پاس والی چھت پر کافی سوکھی لکڑیاں پڑیں ہوئیں تھی اسے پتا تھا اگر مانگی تو نہیں ملیں گئیں س لیے وہِ ادھر اُدھر دیکھتی انکی چھت سے کافی ساری لکڑیاں اٹھا کر بھاگی۔

نیچے آکر اس نے لکڑیاں چولہے میں سیٹ کیں پھر ان پر کافی سارے کاغذ رکھے دس منٹ کی کوشش سے آگ جل اٹھی تھی۔

اپنی کامیابی پر وہ مسکرائی۔

رات کا وقت ہو چکا تھا۔

پتلی سی دال وہ آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت پر وہ پکا پائی تھی۔

تھوڑا سا آٹا تھا اسکی پتلی سی چار روٹیاں بنیں تھیں۔۔

روٹیاں بہت مشکل سے پکیں تھیں کیونکہ آگ بار بار بجھ جاتی تھی پرانی کاپیاں جکا کر وہ بہت مشکل سے روٹیاں تیار کر سکیں۔

کھانا لے کر جب وہ اندر آئی چاچی آنکھیں بند کیں پڑیں ہوئیں تھی، خیام نیچے فرش پر ہی سو گیا تھا وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا وہ دس سال کا بچہ تھا اسے بھوک بھی بہت لگتی تھی لیکن وہ ماں بہن سے کہہ نا پاتا کہ کچھ ہوتا تو اسکی بہن انہیں کھلاتی نا۔۔

READERS CHOICE

خیام اٹھو کھانا کھالو۔

پیار سے اسکے بال سہلاتی ہوئی وہ بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام جھٹ سے اٹھا۔

آپی گھر میں تو کچھ نہیں تھا پھر آپ کھانا کہاں سے لائیں۔۔

خیام حیرت سے بولا۔

اللہ نے دیا۔

مسکرا کر اسکا ماتھا چومتی وہ بولی۔

چاچی امی اٹھیں کچھ کھالیں۔

چاچی سوجیں آنکھیں اس پر جمائے اٹھ کر بیٹھیں وہ شاید کافی وقت روتی رہیں تھیں۔

انکی سوجیں سرخ آنکھوں سے نظریں چڑائے وہ کھانا انکے آگے رکھ گئیں خود دونوں بہن ایک کٹوری میں کھا رہے تھے۔

نائلہ خاتون مسکرادیں یہ لڑکی انکے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھیں اگر وہ نا ہوتی تو شاید وہ دونوں ماں بیٹا کب کے اس بے رحم دنیا سے چلے گئے ہوتے لیکن خدا نے اس لڑکی کو انکا وسیلہ بنا دیا تھا۔

پتا نہیں وہ کہاں سے یہ دال لائی تھی نا دال تھی اور نا ہی گیس۔

وہ نوالہ منہ میں رکھے ہیر پر نظریں جمائے گہری سوچ میں مبتلا تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار آپکی کافی۔

وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب مہرینہ نے کافی کا بڑا سا مگ اسکے سامنے کیا۔

تم کیوں لائی ملازم کدھر ہیں اس گھر کے۔

وہ بنا کپ تھامے آئی برو اچکا کر بولا۔

آپکا کام کرنا مجھے اچھا لگتا ہے سردار جی۔

وہ خالص فلمی ڈائیلوگ بولی تھی جس پر وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اسے گھورنے لگا۔

پرپل کی شارٹ قمیض نیچے بلیک ٹروزر پرپل کریب کا دوپٹہ کندھے پر رکھے بال آدھے کھولے اسے امپریس کرنے کے چکر میں تھی وہ۔

وہ کوئی بچہ نہیں تھا جو اس لڑکی کی حرکتوں کو نا سمجھ پاتا۔

کیا ایج ہے تمہاری۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

وہ خوش ہوئی۔

کیا یہ میری برتھ ڈیٹ جاننا چاہ رہے ہیں افف کل میرا نمبر مانگیں گئے پرسوں اظہار پھر شادی واوا۔

وہ خیالوں میں آسمان پر پہنچی ہوئی تھی جب اس نے اسے گھورا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ اتیج پوچھی ہے تمہاری کوئی میتھ کا سوال نہیں پوچھا تم سے۔

وہ غصہ ہوا تھا اس پر۔

جی بیس سال۔

شرما کر کہا گیا۔

ہمم !

اور میری اتیج کیا ہے؟

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے آئی برو اچکا کر بولا۔

آپکی؟

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

میں نے پوچھا میری اتیج کیا ہے۔

وہ غصے سے بولا۔

آپکی شاید تھرٹی۔

وہ حیرت سے بولی۔

شاید نہیں تھرٹی کا ہوں میں اور تم سے کتنا بڑا ہوا میں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سوال پر سوال پوچھ رہا تھا۔

دس سال۔

وہ سر جھکائے بولی دل میں الجھ سی رہی تھی اسکے سوالوں سے۔۔

ہمم مطلب میں تم سے دس سال بڑا ہوں تم مجھے بالکل بہن کی طرح لگتی ہو مہرینہ اور کچھ نہیں بہتر ہو گا پڑھائی پر توجہ دو مجھے پڑھائی سے جان چھڑانے والے سخت زہر لگتے ہیں جانتی ہو گئی تم اور دوسرا کوئی اپنی ایج کا لڑکا پسند کر لو تمہاری شادی کروانا میری زمے داری ہے اور دوپٹہ سر پر رکھا کرو جا و اب دماغ تو چاٹ ہی چکی ہو تم اب کافی پی لینے دو۔۔

وہ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھتا کافی کا مگ اٹھاتا بنا اسکے کھلے منہ پر توجہ دیئے وہ کافی کے سپ لینے لگا۔

آپ شائنہ سے شادی کریں گئے۔

وہ منہ بسور کر بولی۔

ہاں کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔

وہ لیپ ٹاپ کھولتا ہوا اسے گھورتا ہوا بولا۔

نہیں سردار۔

منہ بنا کر کہتی وہ پلٹ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھ سے نہیں تو اس شائنہ خانم سے بھی نہیں ہو گئی اپکی شادی۔

دل میں سوچتی وہ مسکرائی۔

پھر پلٹی۔

سردار آپکے ساتھ تو کوئی انو سینٹ سوٹ کرئے گئی جبکہ شائنہ تو بالکل بھی انو سینٹ نہیں بالکہ ہمارے خاندان میں تو صرف میں ہی انو سینٹ ہوں۔

وہ جاتے جاتے پلٹ کر پھر سے بولی۔

مہرینہ نواز۔

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا پھنکارا۔

میرا مطلب تھا شائنہ بھی تھوڑی سی انو سینٹ ہے۔

ڈر کر تیزی سے بولتی وہ وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی۔

بے وقوف!

سر ہلکا سا دباتا وہ سر جھٹک کر بولا تھا۔

READERS CHOICE

صبح کے دس بجے وہ کارڈ میں موجود جگہ پر پہنچ چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ کوئی بڑی سی بلڈنگ تھی لوگوں کا کافی ہجوم تھا اندر۔

وہ کانپتے قدموں سے اندر چلی آئی چکنے فرش پر اسکے پاوں پھسل رہے تھے۔

وہ کاونٹر پر موجود لڑکے کے پاس آئی۔

مجھے یہ کارڈ سردار غازان تیمور خان نے دیا ہے انہوں نے کہا تھا شہنام صدیقی سے ملنے کے لیے۔

وہ کارڈ اس لڑکے کی طرف بڑھاتی ہوئی سہمے سے لہجے میں بولی۔

آپ لفٹ سے سیکنڈ فلور پر چلیں جائیں پہلی رو میں جو کمرہ ہے وہاں چلیں جائیں۔

وہ لڑکا اس سے کہتا دوبارہ سے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

شکریہ کہتی وہ لفٹ کی طرف چلی گئی۔

لفٹ سے اسے ڈر لگتا تھا، اس لیے وہ سیڑیوں سے اوپر جانے کا فیصلہ کرتی ہوئی سیڑیوں کی طرف بڑھ گئی۔

دوسرے فلور پر پہنچ کر وہ ہانپ چکی تھی ایک دو منٹ رک کر وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس روم کے دروازے میں آئی۔

اس نے ڈرتے ہوئے دروازہ ہلکا سا نوک کیا جس کے جواب میں یس آیا تھا۔

اندر آکر اس نے چیئر پیچھے کی جانب کھسائے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

بیٹھ جاو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روعب دار آواز میں کہا گیا تھا۔

وہ سر ہلاتی جلدی سے بیٹھی۔

یور کوالیفیکشن ؟

اسکی طرف رخ کرتا وہ روعب سے بولا۔

میٹرک کیا ہے۔

شرمندگی سے چور لہجے میں وہ بولی۔

سیریسلی۔

وہ حیرت سے بولا۔

جی!

وہ لب کاٹتی ہوئی بولی۔

کھانے میں کیا چیز پسند ہے۔

اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا وہ بولا۔

فیورٹ!

وہ کیسے بتاتی مفلس لوگوں کی کوئی پسند نہیں ہوتی انہیں سوکھی روٹی بھی مل جائے تو وہ اسی پر خوش ہو جاتے ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا ہوا میں نے کیا مشکل سوال پوچھ لیا ہے۔

وہ پنسل انگلیوں میں گھماتا ہوا بولا۔

سر جو مل جائے وہی فیورٹ ہوتا ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

گڈ۔

وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

مس خفضہ کے پاس جاو اور ان سے اپنا کام سمجھ لو۔

وہ جسے کا حوالہ لے کر آئی تھی اس حوالے کی وجہ سے وہ اسے ریجیکٹ نہیں کر سکتا تھا۔

تمہیں پتا ہے یہاں کیا کام ہوتا ہے۔

وہ اسے پلٹتا دیکھ کر مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

نہیں۔

وہ پھر سے شرمندگی سے بولی۔

ہم سپاریاں لیتے ہیں۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سپاریاں مطلب؟

وہ نا سمجھی سے بولی۔

ہاہاہااومائی گاڈ مطلب ہم لوگوں کو آرڈر پر مارتے ہیں۔

وہ پہلے تو قہقہ لگا گیا تھا بعد میں مصنوعی سنجیدگی کا خول خود پر چڑھاتا ہوا بولا۔

کیاااا!!!

وہ ساکت سی اسے دیکھتی بھاگنے لگی تھی جب وہ سرعت سے اسکے سامنے آیا۔

دیکھیں میں لوگوں کو نہیں مار سکتی آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے مجھے نہیں کرنا یہ کام۔

وہ سہمے سے لہجے میں بولتی شہنام صدیقی کو پھر سے قہقہ لگانے پر مجبور کر رہی تھی۔

آپ کیوں نہیں مار سکتی لوگوں کو ہیں تو آپ خاصی صحت مند۔

اسکے کمزور وجود پر طنز کرتا وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

مجھے نہیں مارنا اب مجھے جانے دیں۔

غصے سے کہتی وہ جانے لگی تھی جب وہ پھر سے اسکے سامنے آیا۔

سوری لیکن اب تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا اور آج سے ہی کرنا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر اسکے سامنے کھڑا ہوتا وہ ڈیٹھ لہجے میں بولا البتہ آنکھوں میں واضع شرارت تھی جبکہ چہرے پر مصنوی سنجیدگی۔

وہ تھوک نگلتی رونے ہی لگی تھی جب وہ چونکا۔

ہے رونامت میں مزاق کر رہا تھا ہمارا تو کپڑے کا کاروبار ہے۔

اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ جلدی سے بولا۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

وہ ڈرے ہوئے لہجے میں بولی۔

نو آئی ایم سیریس۔

وہ کندھے اچکا کر بولا۔

مجھے کیا کرنا ہو گا۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

تمہیں میرے سر پر ہتھوڑا مارنا ہو گا مار لو گئی نا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے بولا۔

جی مار لوں گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے ساختہ بولی۔

پھر چونک کر اسے دیکھنے لگی کہ جو اسکے کانوں نے سنا تھا کیا سچ میں اس نے کہا تھا۔

اس نے ہیر کو گھورا۔

"وگوں کو مارا نہیں جاتا لیکن اپنے بوس کو مار سکتی ہو ہاں تمہاری دشمنی کیا ہے مجھ معصوم سے جو میرے سر پر ہتھوڑا برسانا چاہتی ہو۔

اسکے تیکھے لب و لہجے پر وہ کسی معصوم بچے کی طرح سہم سی گئی۔

وہ وہ غلطی سے بول دیا ہے نہیں ماروں گئی میں۔

اسکے معصوم لہجے پر اس نے اسے مزید تنگ کرنے کا پلین ترک کر دیا۔

ہمم جاو اور مس خفضہ سے اپنا کام سمجھ لو اور دوسری بات اگر تمہیں مجھے مارنے کی سپاری ملے تو انکار کر دینا سمجھی۔

وہ اپنی چیئر کی طرف بڑھتا اسے پھر سے تنگ کرنا نہیں بھولا تھا۔

جی۔

وہ حیرت سے بولی۔

ہاں جی اب جائیں کافی وقت ضائع کر دیا ہے تم نے میرا بہت بولتی ہو تم اب کافی بھیجوا دینا سر درد کرا دیا ہے تمہارے سوالوں نے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیپ ٹاپ کھولتا وہ ایسے بولا جیسے سچ میں ہیر نے اس سے سوال پوچھ پوچھ کر اسکا سر درد کرا دیا ہو۔

وہ بنا کچھ بولے حیرت سے اسکے کمرے سے بھاگنے سے انداز میں نکلی۔

یہ لڑکی کون ہے؟

داور نے اس لڑکی کے حلیے کو دیکھتے ہوئے اپنی سیکرٹری سے پوچھا۔

سر اسے سر شہنام صدیقی نے رکھا ہے یہ مس حفضہ کے انڈر کام کرئے گئی۔

واٹ یہ کیسے کیسے لوگوں کو رکھنے لگا ہے اسکے کپڑے دیکھو اور جو اس نے چادر لی ہوئی ہے وہ پھٹی ہوئی ہے اسے ابھی کہ ابھی نکالو باہر۔

داور خان غصے سے اپنی سیٹ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

سارا نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں وہ خفضہ کی بات دھیان سے سنتی سر ہلا رہی تھی وہ لڑکی شکل سے ہی معصوم دیکھتی تھی۔

سر نہیں نکال سکتے اسے سردار غاذان تیمور نے رکھا ہے۔

سارا کی آواز پر وہ چونک کر اسکی طرف پلٹا۔

کس نے رکھا ہے؟

وہ حیرت سے چور لہجے میں بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان تیمور نے۔

وہ سر جھکا کر بولی۔

اسکی بات پر اس نے پھر سے اس لڑکی کو دیکھا یہ لڑکی کہاں ملی سردار کو کیا چکر ہے یہ۔

سوچنے والے انداز میں وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

پھر ایک شاطر مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رقصاں ہوئیں۔

جس پر سارا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

سردار غاذان تیمور خان۔

اسکا نام بڑبڑاتا ہوا وہ دوبارہ سے اپنی چیئر پر بیٹھا۔۔

امی وہاں کے لوگ اچھے ہیں لیکن۔

رات کو انکے پاس بیٹھی وہ کہہ رہی تھی لیکن پھر چپ ہو گئی۔

کیا ہوا ہیر کیا کسی نے تنگ کیا۔

انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں امی پریشان کسی نے نہیں کیا شہنام صدیقی یاد آیا تھا پریشان کرنے والی بات پر لیکن وہ اسکا بوس تھا وہ یہ جاب ہر گز نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ یہ بھی جانتی تھی اسے کوئی کام پر نہیں رکھے گا اسنے نا ہی پڑھائی کمپلیٹ کی ہوئی تھی اور نا ہی اسکے پاس کوئی تجربہ وہنر تھا اگر سردار نے نا کہا ہوتا تو اسے شاید ہی کوئی نوکری ملتی۔۔

امی وہاں سب نے اتنے اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور میری لیلن کی چپل اور یہ پھٹی ہوئی چادر پرانا سا سوٹ امی میں کیا کروں گئی میرے پاس تو مشکل سے چار سوٹ ہیں وہ بھی پرانے سے۔۔

ہیر کے بھرائے ہوِے لہجے پر نائلہ بیگم اسے اپنے سینے سے لگا گئی۔

بیٹا تم بھی کل جانا بازار اور سوٹ لے آنا اپنے تین چار میں خود سلائی کروں گئی پیارے پیارے ڈیزائن بناوں گئی ان پر

۔

انہوں نے اسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔

اس نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

امی ہمارے پاس تو اتنے پیسے نہیں کہ ایک وقت کا کھانا خرید کر کھالیں کپڑے کیسے خریدوں گئ۔

وہ بے بسی سے چور لہجے میں بولی۔

آنکھیں چھم چھم برسنے لگیں تھیں۔۔

اونہہ رونا نہیں اور میری بات دھیان سے سنو ماسی رشیداں سے میں نے کچھ پیسے ادھار مانگے تھے وہی دے کر گئیں ہیں آج۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہوں نے مسکرا کر اسے بتایا ۔

امی ہم اتنے پیسے کیسے واپس کریں گے۔

اس نے پریشانی سے پوچھا۔

اللہ مالک ہے اور ہم اللہ کے فضل سے ایک دن سب کے پیسے لوٹا دیں گئے دیکھنا تم۔

انہوں نے اسے پھر سے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

امی وہ پیسے تو آپ نے سودا سلف خریدنے کے لیے لیے ہیں میں کیسے ان سے کپڑے لے لوں۔

وہ انکے ساتھ لیٹتی ہوئی بولی۔

پانچ ہزار ہیں تم تین ہزار کے سیل سے سوٹ لے آنا وہاں سے سستے مل جاتے ہیں میں ان پر ڈیزائن کر کے پیارے بنا دوں گئی باقی دو ہزار کا تھوڑا سا سودا لے آنا آگے کا اللہ مالک۔

انہوں نے اس پر چادر دیتے ہوئے کہا۔

انکے ہاتھ چوم کر سر ہلاتی وہ آنکھیں موند گئی لیکن نیند گہری سوچوں والوں کو کہاں آتی ہے۔

دوسری چارپائی پر خیام لیٹا آنکھیں موندیں پڑا ہوا تھا ان دونوں کو پتا تھا وہ سو رہا ہے لیکن وہ سو نہیں پایا تھا اپنی ماں بہن کو اس طرح حالات کی چکی میں پھنسے دیکھ کر۔

مجھے کام کرنا ہو گا انکی زمے داری مجھے اٹھانے ہو گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تکیے میں منہ دیئے وہ سوچ رہا تھا۔۔

یہ طے تھا نیند تو ان تینوں کو ہی نہیں آنی تھی تینوں اپنی اپنی سوچوں میں غرق تھے۔

سردار غاذان تیمور خان!

وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب مہرینہ کی آواز پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی رکا۔

آپ کہاں جارہے ہیں میرا مطلب ہے کیا آپ شائنہ خانم کے ساتھ ڈِنر پر جارہے تھے۔

اسکی گھورتی نظروں نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیئے وہ پوچھ کر پچھتائی تھی۔

مہرینہ تمہاری اس گستاخی کی سزا آج تمہیں ضرور ملے گئی کیا تم نہیں جانتی سردار کو ہیچھے سے آواز نہیں دی جاتی کیا تم نہیں جانتی سردار اپنی مرضی کا مالک ہوتا کوئی بھی اس سے ایسے سوال وجواب نہیں کر سکتا۔

اسکے سرد و غصیلے لہجے پر وہ اپنی جگہ کانپ گئی۔

مجھے معاف کر دیں سردار آئندہ یہ غلطی نہیں ہوگئی میں تو آپکی چھوٹی سی کزن ہوں نا اس بار معاف کر دیں پلیز زززز

۔

وہ سر جھکائے بہت معصوم سا منہ بنا کر بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گہری سانس لیتا اس ڈیٹھ لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا وہ چاہ کر بھی اسے سزا نہیں دے پاتا تھا کہ اسے وہ اپنی بہن رنم جیسی ہی لگتی تھی۔

اس بار معاف کر رہا ہوں لیکن آئندہ ایسی حرکت پر سزا ملے گی انڈر سٹینڈ۔

اسکے پوچھنے پر اسکا سر بے ساختہ پہلے نفی میں پھر اسکی غصیلی آنکھیں دیکھ کر سر ہاں میں ہلا .

بلیک چشمہ آنکھوں پر لگاتا وہ پر اعتماد چلتا اپنی گاڑی کی طرف آیا ڈرائیور نے مستعدی سے اسکے لیے ڈور کھولا۔

تین چار گاڑیاں اسکی گاڑی کے پیچھے گئیں تھیں۔

شائنی تو ابھی گھر پر ہی ہے سردار جی دیکھتی ہوں کیسے ڈیٹ پر جاتے ہیں میں نہیں تو شائنہ بی بی بھی نہیں کب کی آئی ہے جاتی ہی نہیں اپنے گھر،

مہمان تو ایک دن کا ہوتا ہے اور اسے آئے چھ دن ہو چلے ہیں ابھی تو سردار ٹھیک سے مخاطب نہیں کرتے ورنہ یہ تو ہماری گودوں میں ہی بیٹھ جائے مہارانی کہی کی۔۔۔

بال جھٹک کر وہ بڑبڑاتی ہوئی شائنہ خانم کے روم میں آئی روم میں کوئی نہیں تھا۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی جلدی سے روم میں آئی۔

واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

او تو مہارانی شاور لے رہیں ہیں نہاتی رہو میڈیم لیکن سردار غاذان کو میں تمہارا کبھی نہیں ہونے دوں گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آہستہ سے بولتی وہ واش روم کا دروازہ باہر سے لاک کر گئی۔

اندر ہی رہیں خانم جی سارے سال کا شاور لیتی رہیں مائے ڈیئر گڈ بائے تم نے میری زندگی کی پہلی خواہیش رد کروائی تھی میں تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہیش کبھی پوری نہیں ہونے دوں گئی یاد رکھنا۔

مسکرا کر کہتی وہ جلدی سے باہر کی طرف دوڑ گئی،

کمرے میں آکر اپنا کالج بیگ پکڑا اور کمبائن سٹڈی کے لیے اپنی دوست کے گھر بھاگ گئی کہ اس پر کوئی الزام نا آئے۔۔

چھوٹا سا بازار تھا جہاں سے صرف اس جیسے غریب ہی شاپنگ کرتے تھے۔

سیل سے تین چار سستے سستے وہ سوٹ لے کر انکے ساتھ میچنگ لیس بھی لے چکی تھی ایک تین سو والی نارمل چپل بھی لے چکی تھی وہی سے اس نے گھر کے لیے تھوڑا تھوڑا راشن لیا۔

بازار سے نکلتی وہ ٹھٹکی۔

خوبصورت سی مردانہ واچ دیکھ کر،

اسکے بھائی کو کتنا شوق تھا واچ لینے کا پہننے کا لیکن وہ کبھی خرید ہی نہیں سکی تھی۔

خیام پہلی تنخواہ سے میں تمہارے لیے سب سے پہلے واچ لوں گئی یہ تمہاری بہن کا تم سے وعدہ رہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں آئے آنسو وہی کہی روکتی وہ خود سے وعدہ کرتی پیدل ہی گھر جانے والے راستے کی طرف بڑھی کہ رکشے کے لیے اسکے پاس پیسے نہیں تھے تین سو بچے تو تھے لیکن وہ ان پیسوں کو سنبھال کر رکھ چکی تھی بس کا کرایہ دینے کے لیے،

اب وہ اتنی دور پیدل تو نہیں جاسکتی تھی نا۔

یہ دروازہ کیسے لاک ہو گیا باہر سے میں نے تو اندر سے لاک کیا تھا۔

شائنہ نے پریشانی سے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسکا موبائیل بھی باہر تھا اور دیواریں ساونڈ پروف۔۔

افففف مہرینہ ایسی حرکت تم ہی کر سکتی ہو تم نے مجھے بہت ہلکا سمجھا ہے اب دیکھو تمہارے ساتھ میں کرتی کیا ہوں تم نے شائنہ کو پریشان کیا اب شائنہ تمہیں ایسا سبق سیکھائے گئی کہ یاد رکھو گئی تم۔

دروازے پر ہتھیلی رکھتی وہ غصے سے بولی۔

غصے سے سفید رنگت سرخ پڑ چکی تھی۔۔

صبح سات بجے وہ نکلتی اور جا کر نو بجے وہ بمشکل پہنچ پاتی تھی کہ بس وغیرہ دیر سے آتی کبھی جگہ ملتی تو کبھی دوسری بس کا انتظار کرنا پڑتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شام کے چار بجے وہ گھر آتی اسکا کام کمپیوٹر میں ڈیٹا سیف کرنا فائلز کو کولیکٹ کرنا ان پر شہنام اور داور کے سائن لینے

۔۔

کافی بھاگ دوڑ والا کام تھا اسکا!

کوئی اسے چین سے بیٹھنے ہی نہیں دیتا تھا کسی کو کچھ چاہیئے تھا تو کسی کو کوئی فائیل۔۔

لنچ بریک میں سب لنچ کرنے جا چکے تھے وہ اکیلی بیٹھی فائیلز کو چیک کر رہی تھی یہ فقط مصروفیت کا بہانہ تھا۔

آو تم بھی لنچ کر لو۔

خفضہ نے بیگ اٹھاتے ہوئے اس سے کہا۔۔

نہیں آپ جائیں میرا تھوڑا سا کام رہتا ہے۔

وہ ہنوز فائیل پر سر جھکائے آہستہ سے بولی۔

خفضہ کے جانے کے بعد اس نے نمی لیے آنکھیں پونچھی اسکے پاس فقط پچاس روپے تھے وہ کہاں لنچ ڈینر جیسی عیاشی کر سکتی تھی۔

بیگ پکڑا اندر سوکھی روٹی شاپر میں رکھی ہوئی تھی۔وہ ناشتہ کر کے نہیں آتی تھی روٹی پکا کر ساتھ لے آتی تھی جب سب لوگ لنچ کرنے چلے جاتے وہ روٹی نکال کر جلدی سے کھا لیتی۔۔

گلاس میں پانی ڈال کر وہ سوکھی روٹی کے بڑے بڑے لقمے منہ میں رکھتی ہر لقمے پر اللہ کا شکر ادا کرتی۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اے لڑکی میرے لیے کافی بنا کر لاو۔

داور ملک نے سر جھکائے بیٹھی اس سے کہا۔

وہ جھٹ سے روٹی بیگ میں ٹھونستی ہوئی اٹھی۔

جی سر؟

اونچا سنتی ہو کیا۔

وہ درشتگی سے بولا۔

وہ سر جھکائے نفی میں سر ہلا گئی۔

کافی بنا کر لاو پانچ منٹ میں۔

حکم صادر کرتا وہ جانے ہی لگا تھا۔

جب وہ بے ساختہ بولی۔

سر مجھے کافی نہیں بنانی آتی بس چائے بنا لیتی ہوں۔

سر جھکائے وہ شرمندگی سے بولی۔

واٹ نانسینس تم اتنی بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں کام کرتی ہو اور بنانی تمہیں ایک کپ کافی نہیں آتی پتا نہیں کس جھگی سے اٹھ کر آ گئی ہو کل سے مجھے یہاں نظر مت آنا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حقارت سے اسکے جھکے سر کو دیکھ کر کہتا وہ اپنے کیبن کی طرف تیز قدموں سے بڑھ گیا اُسے تو غریب لوگوں سے سخت چڑ تھی دوسرا اسکا حوالہ اسے غصہ دلا دیتا تھا۔

تم دیکھنا اس لڑکی کو میں کیسے یہاں سے بے عزت کر کے نکالوں گا تم نے رکھوایا ہے نا اسے اب دیکھو اس لڑکی کو کیسے میں دن میں تارے دیکھاتا ہوں۔

اپنے کیبن میں آکر سامنے لگی سردار غاذان کی تصویر دیکھ کر وہ غصے سے بھرپور لہجے میں بولا اب وہ کیا جانے جس لڑکی کو وہ غاذان کی وجہ سے زلیل کرنا چاہتا تھا غاذان تو اس مسکین کو بھول بھی چکا تھا۔

شوں شوں کرتی وہ فائلز سیٹ کر رہی تھی جب شہنام صدیقی اسکی طرف آیا۔

اے لڑکی کیا ہوا!

وہ اسکی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو دیکھتا ہوا بولا۔

وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی۔

کچھ نہیں سر بس سر میں درد تھا۔

وہ آنسو پونچھتی جلدی سے بولی۔

پیناڈول کی ایک گولی اور چائے پیو ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ اسکے سرخ چہرے کو آفسوس سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سُر کیا جسے کافی بنانی نہیں آتی آپ اسے نوکری سے نکال دیتے ہیں۔

اسکے سہمے سوال پر وہ حیرت سے پلٹا۔

نہیں!

یہ تم سے کس نے کہا۔

وہ حیرت سے بولا۔

سر نے مجھ سے کافی مانگی میں نے کہا مجھے نہیں بنانی آتی تو کہتے ہیں کل سے آفس مت آنا۔

بھرائے ہوئے لہجے میں کہتی وہ شہنام صدیقی کو حیرت میں ڈال گئی۔

ایسا تم سے داور اختشام خان نے کہا۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ سر ہلا گئی۔

اسے ناپاگل پن کے دورے پڑتے ہیں سوریلکس رہو اور میڈیسن لے کر گھر چلی جاو تم بھی کیا یاد کرو گئی کس سہی بوس سے پالا پڑا ہے۔

وہ کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھا

سر میں کام ختم کر کے جاوں گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس بار اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

وہ کندھے اچکا کر مسکرایا مطلب سر درد نوکری سے نکالے جانے کا تھا۔

میرا کام تھا کہنا اب یہ تو تم پر ہے جانا چاہو یا نہیں ویسے بھی میری پرسنلٹی ہی ایسی ہے جہاں میں ہوتا ہوں وہاں سے کسی کا ہٹنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

اپنی تعریف خود ہی کرتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ وہ منہ کھلے اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

سردار غاذان خان کیسے ہیں آپ۔

نیم دراز پول کے کنارے پڑے صوفے پر وہ بیٹھا ہوا تھا جب شائنہ خانم چلی آئی۔

اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جو ڈارک فیروزی سوٹ اوپر ریڈ کلر کا دوپٹہ لیے اس سے پوچھ رہی تھی۔

آو بیٹھو۔

اس نے سائیڈ پر پڑی کرسی کی جانب اشارا کیا۔

وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی اسکی ٹانگوں کے پاس پڑی خالی جگہ پر بیٹھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ جانتے ہیں ہم نے آج آپکا کتنا انتظار کیا۔

وہ اسکے چہرے کے نقوش میں ڈوبی مدھم لہجے میں اس سے شکایت کر گئی۔

لیپ ٹاپ اس نے بند نہیں کیا پر اسے دیکھنے لگا۔

ہم ایک ضروری کام میں پھنس گئے تھے دونٹ وری ڈیز پھر کبھی صحیح۔

وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔

جس پر شائنہ نے سنجیدگی سے اسکے چہرے کو دیکھا۔

پھر سر ہلاتی مسکرا دی۔

کوئی بات نہیں پھر کبھی صحیح۔

وہ اسکی لمبی انگلیوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتی ہوئی بولی

۔

سردار غاذان تیمور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا پھر بہت آہستہ سے ہاتھ وہاں سے ہٹا کر بال سنوارنے لگا۔۔

آج ہم آپ کے پاس ایک شکایت کے کر آئیں ہیں۔

شکایت۔

پلڑ کے پیچھے چھپی مہرینہ کا دل زوروں سے دھڑکا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ لازمی میری شکایت کر کے مجھے سردار سے ڈانٹ پڑوانا چاہتی ہے۔

مہرینہ نے بال منہ سے ہٹاتے ہوئے لب بھینچ کر سوچا۔

آج آپکو پتا ہے مہرینہ نے میرے ساتھ کیا کیا؟

اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی وہ غصے سے بولی۔

سردار غاذان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اس نے مجھے آج۔۔۔۔۔

شائنہ خانم آپ یہاں ہیں اور میں آپکو پورے گھر میں تلاش کر چکی ہوں آپ جانتی ہیں مجھے آپ سے کتنی محبت ہے زرانا مجھے دیکھیں تو دل بے چین میرا مطلب ہے دل ہی نہیں لگتا میرا۔۔۔

بھاگ کر انکے قریب آتی وہ جلدی جلدی بولی۔

شائنہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔

سیریسلی!

اس بار سردار غاذان ائی بروا چکا کر اپنی معصوم کزن سے بولا۔

جی میں سچ کہہ رہی ہوں یہ دیکھیں میں نے تو اپنے موبائیل کی وال پیپر پر دونوں کی تصویر لگائی ہوئی ہے دیکھیں۔۔۔

موبائیل کی سکرین اوپن کر کے وہ ان دونوں کے سامنے کر گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ نے حیرت سے اسکے فون کو دیکھا جہاں اس نے واقعی دونوں کی پکس لگا رکھی تھی لیکن یہ بات الگ کہ شائنہ کی تصویر اس اینگل سے کھینچی گئی تھی کہ وہ اس تصویر میں بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی جبکہ مہرینہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی یہ تصویر اس نے ایڈٹ کر کے لگا رکھی تھی۔

پہلی بار سردار غاذان خان کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سے مسکان جھلکی تھی۔

تم نے میری پکس اتنی بری کیوں کھینچی ہے۔

شائنہ نے صدمے سے پوچھا کہ اتنی بری تصویر وہ بڑی کر کے سردار کو دیکھا رہی تھی۔

مجھے تو آپ اچھی لگتی ہیں اس تصویر میں بھی حلانکہ آپ بہت کوجی میرا مطلب ہے ٹھیک لگ رہی ہیں پھر بھی مجھے تو حسین لگ رہی ہیں اور جھوٹ تو میں بولتی ہی نہیں۔۔

وہ بولتی ہوئی آخر میں سردار کی کھوجتی نظروں خود پر محسوس کر کے جلدی سے جو منہ میں آیا بول گئی۔

شائنہ نے گہری سانس لے کر خود کو ریلکس کیا کہ وہ سردار غاذان خان کے سامنے چلا نہیں سکتی تھی اسے ڈانٹ نہیں سکتی کہ سرادر کو پر سکون ٹھنڈے مزاج کے لوگ پسند تھے۔

شائنی آپی آپ تو بہت پیاری ہیں۔۔

وہ شائنہ کے کندھے پر سر رکھتی ہوئی بولی۔

اوکے اوکے اصل میں مجھے زرا کام ہے اندر پھر ملتے ہیں چلتی ہوں سردار۔۔

وہ اسے خود سے پراں کرتی جلدی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی کہ وہ اور اس لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب وہ پورے دانتوں کی نمائش کرتی سردار غازان تیمور کو دیکھ رہی تھی جبکہ وہ سنجیدگی سے نظریں اس پر جمائے ہوئے تھا۔

میرے کمرے میں جاو وہاں جو میرا اسٹڈی روم ہے وہاں کی ساری بکس کو پونچھ کر دوبارہ سے انکی صحیح جگہ پر رکھو۔

وہ لیپ ٹاپ آن کرتا انتہائی سنجیدگی سے بولا۔

ی یہ کام ہے یا سزا۔

وہ ہڑبڑا کر بولی۔

دونوں۔

وہ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلاتا بنا اسے دیکھے بولا۔

جی اچھا۔

گہرا سانس لیتی مرمرسے لہجے میں کہتی وہاں سے نکل گئی۔

حلیمہ!

اسکی ایک پکار پر دروازے کے پاس کھڑی ملازمہ دوڑ کر اسکے قریب آئی۔۔

اسے میرے کمرے میں جانے میں وقت لگے گا آہستہ آہستہ چلے گئی آئی نو تم جاو اور سٹڈی روم کے شیلف پر رکھی ساری کتابوں کو نیچے رکھ دو اس سے سارا کام خود کرواو پہلے کتابیں صاف اچھے سے کرواو پھر شیلف پر رکھواو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنی ملازمہ کو حکم صادر کرتا وہ پھر سے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا۔۔۔

جی ملازمہ حیرت سے اپنے سردار کو دیکھتی وہاں سے نکل گئی۔

اچھا ہے مصروف رہے گئی تو میرے کان اور سر محفوظ رہے گا۔

وہ ہلکے سے بڑبڑاتا ہوا پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

مصر میں اسکا بہت بڑا کاروبار تھا جو وہ اپنے بھائی کے حوالے کر آیا تھا،

وہ زیادہ وہی رہتا تھا یہاں اسکا باپ تھا رشتے تھے جس کی وجہ سے اسے آنا پڑتا تھا اب تو اسکے سر پر سردار کی پگڑی تھی جو گھر کا بڑا بیٹا ہی اپنے سر پر رکھتا ہے اس لیے اسے ناچاہتے ہوئے بھی اپنے باپ کے کہنے پر رکھنی پڑی تھی۔

مصر میں اسکے بہت پیارے رشتے تھے جو اسے بہت مس کرتے تھے۔۔

یہ پیسے ہیر رضا کے بیگ میں رکھ دو۔۔

داور ملک نے سارا کو بھاری رقم دیتے ہوئے کہا۔

کیوں سر!

سارا نے پیسوں کی گدی پکڑتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

جو کہا ہے وہ کرو یہ کام بہت رازداری سے کرنا بنا کسی کی نظروں میں آئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شیشے کے پار بیٹھی ہیر کو دیکھتا ہوا بولا۔

ہیر سر جھکائے بڑی مہارت سے کمپیوٹر چلا رہی تھی۔

گلابی رنگ کی قمیض سبز شلوار سبز ہی گلابی ریبن والا دوپٹہ لیے وہ کمزور سی لڑکی کی زندگی میں ابھی بہت ساری مشکلات منہ کھولے کھڑیں تھیں۔۔۔

لنچ ٹائم جیسے ہی وہ واش روم گئی سارا نے ہال خالی دیکھ کر داود کا کام بہت ہوشیاری سی کر دیا۔۔

کب کرو گے شادی کے لیے ہاں شرجیل خانم آج بھی آیا تھا شادی کا پوچھنے انکی بیٹی جوان ہے تمہاری منگ شادی کرنا چاہتے ہیں وہ اب۔۔

تیمور خان آج پھر اس ضدی کے کمرے میں کھڑے زچ ہوتے کہہ رہے تھے کافی پیتا وہ مسکرایا۔

مسکرانا بند کرو اور جواب دو۔

انہوں نے اسکی مسکراہٹ سے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

ایک سال کا ٹائم مانگا تھا شاید میں نے آپ سے۔

سینڈوچ کا پیس منہ میں رکھتا وہ آئی برو اچکا کر بولا۔

سردار غاذان۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ان کے تنبیہی لہجے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔

انکا بیٹا رج رج کر سوہنا تھا اِسکا انہیں غرور بھی تو بہت تھا لیکن آج انہیں اسکی مسکراہٹ ایک آنکھ نہیں بھائی تھی

۔۔

تم چاہتے ہو تمہارے باپ کا سر کسی کے سامنے جھکے۔

وہ اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولے۔۔

بالکل بھی۔

کافی کا کپ رکھتا وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا کہ اسے اپنے رشتے بہت پیارے تھے۔

تو ہاں کر دو بچے کبھی تو اس باپ کی بھی مان لیا کرو۔۔

انکے بے چارگی لیے لہجے پر وہ آنکھیں سکیڑے انہیں دیکھتا مسکرا کر سر ہلا گیا۔

او کے لیکن جلدی کی کوئی ڈیٹ آپ فائنل نہیں کریں گئے مجھے واپس جانا ہے کچھ میٹینگز ہیں جو مجھے ہی ڈیل کرنی

ہیں۔۔

گہری سانس لے کر انکی من پسند بات وہ کہہ گیا تھا۔۔

جیتے رہو میرے شیر۔۔

انہوں نے مسکرا کر اسکا ماتھا چوما تھا آخر خوشی کی بات تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ اپنی ماں کے رد عمل سے ابھی سے پریشان ہونے لگا تھا وہ مانیں گئیں یا نہیں یہ ایک علیحدہ ٹینشن تھی۔۔

اسے کام نمٹاتے ہوئے کافی وقت ہو چلا تھا لیکن کام تھا کہ بڑھ ہی رہا تھا ختم ہونے کا نام تو لے ہی نہیں رہا تھا اسکی چائے کا پڑا کپ کب سے ٹھنڈا ہو چکا تھا لیکن اس بے چاری کو کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔

آٹینشن ایوری ون!

داور کے سنجیدگی بھرے لہجے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

جو ایک ہاتھ پینٹ میں ڈالے سب پر ایک طرائنہ سی نگاہ دوڑا رہا تھا آخر کار نگاہ اس پر رکی تھی جو کام چھوڑے داور کو ہی دیکھ رہی تھی داور کے دیکھنے پر وہ سر جھکا کر نظرین فرش پر جما چکی تھی۔

جس پر داور کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ سی مسکان چھلکی تھی۔۔

میرے کیبن سے پورے تین لاکھ غائب ہوئے ہیں کسی کو آئیڈیا ہے وہ کہاں گئے ہیں۔

اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر سب ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

سر ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا کہ آفس کی کوئی چیز یا کیش غائب ہوا ہو۔۔

سارا نے مصنوعی پریشانی سے داور کے پاس رکتے ہوئے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر داور نے سب کو تند ہی سے دیکھا۔

ہاں لیکن کوئی ہے جو میرے کیبن میں آیا اور کیش لے کر چلا گیا ورنہ میرے رکھے پیسے کہاں جا سکتے ہیں جس نے بھی یہ حرکت کی ہے وہ بتا دے ورنہ پولیس کو تو میں فون کر چکا ہوں تھوڑی دیر میں آ جاتی ہے لیکن اگر کوئی خود اپنا جرم قبول کر لے گا تو میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں۔

اس نے ورکرز کے کیبن کی طرف چکر لگاتے ہوئے رعب دار لہجے میں کہا۔

اب لوگ آپس میں چہ موگوئیاں کرنے لگے تھے صرف ایک ہیر ہی تھی جو خاموش سی کھڑی اپنے چائے کے کپ کو دیکھ رہی تھی چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا آخر وہ کیوں ڈرتی یا پریشان ہوتی اس نے کونسا چوری کی تھی۔۔

لگتا ہے سر تلاشی لینے پڑے گئی کوئی اپنا جرم تھوڑا نا قبول کرتا ہے۔

سارا نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

اب سب خاموش نظروں سے سارا اور داور کو دیکھنے لگے تھے۔۔

لیکن ایسے کیسے سر ہم تو پرانے ورکر ہیں ہم نے پہلے کبھی چوری کی ہے جو آپ لوگ ہماری تلاشی لیں گئے۔

ایک درمیانی عمر کا آدمی جو کافی عرصے سے اس کمپنی میں کام کرتا تھا آخر بول پڑا تھا۔

منصور صاحب میں جانتا ہوں بٹ چور کو پکڑنے کے لیے سب کی تلاشی لازمی ہے سارا تم گرلز کے بیگ وغیرہ چیک کرو اور منصور صاحب آپ میلز کے۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے لیے لائی کرسی پر بیٹھتا وہ سرد لہجے میں بولتا نگاہیں اس معصوم لڑکی پر جما گیا تھا جس کا زرد چہرہ فاقوں کی کہانی بتاتا تھا آنکھوں میں چھائی ویرانیاں اسکی راتوں کی بے چینی کی کہانی سناتی تھیں وہ کیا جانے کچھ دیر بعد اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے وہ تو آج گھر میں موجود راشن کا حساب لگا رہی تھی جو ایک دن ہی چلے گا ابھی تنخواہ ملنے میں کافی دن پڑے ہوئے تھے کہاں سے لاوں پیسے خیام کے تو دو تین سوٹ ہیں وہ بھی پرانے ہو چکے ہیں امی کے بھی دو ہی سوٹ ہیں کیا کروں کیا تنخواہ کے لیے درخواست دوں۔۔

وہ اسی حساب میں الجھی ہوئی تھی جب سارا اسکے قریب آئی۔۔

ہیر بیگ کی تلاشی دو۔

ہیر سارا کی آواز پر چونک کر اسے دیکھنے لگی پھر گہرا سانس لیتی ہوئی اپنا بیگ اسے پکڑا گئی انداز میں معصومیت تھی جس پر سارا کو تھوڑا سا ملال بھی ہوا لیکن سر کے آگے وہ بھی مجبور تھی۔۔۔

بیگ کے اندر ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے چونکنے کی زبردست ایکٹنگ کی تھی۔۔

پھر پھرتی سے بیگ کا منہ زمین کی طرف کر دیا جس کے نتیجے میں سب چیزیں فرش بوس ہوئیں تھیں۔

سب نے حیرت سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا جو حیرت سے فرش پر بکھری چیزوں کو دیکھتی آخر پیسوں کی گڈی پر اسکی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔

ہیر نے سرعت سے نیچے بیٹھ کر پیسوں کو پکڑا کہ آخر یہ سچ میں اسی کے بیگ سے گرے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے آفس کے پیسے چڑا کر آفس میں ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ، کیا بے وقوفانہ حرکت تھی اسکی،

تو بہت سے اسے غصے بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ وہ شکل سے چورنی لگتی تو نہیں تھی۔۔

یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے۔

وہ پیسوں کی گڈیاں پکڑتی ہوئی حیرت سے جیسے پوچھ رہی تھی۔

میں نے ڈالے ہیں۔

سارا نے اسکے سامنے آتے ہوئے طنز سے کہا۔

جس پر وہ ٹھٹھک کر سارا کو دیکھنے لگی تھی وہ اسکی بات کو سچ ہی سمجھتی مگر سارا کے تالی مارنے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

واوا مس ہیر کچھ دن ہی ہوئے ہیں تمہیں یہ آفس جوائن کیے اور تم میں اتنی جرت آگئی کہ تم سر کے کیبن میں گئی وہاں سے پیسے چرا کر یہی بیٹھی رہی بلکہ بیگ بھی دے دیا چیکنگ کے لیے تاکہ تم پر کوئی شک نا کرے واوداد دینی پڑے گئی تمہارے دماغ کی۔۔۔

سارا کے درشت لہجے پر وہ آنکھوں میں آنسو لیے سر نفی میں ہلانے لگی۔

نہیں میم میں نے چوری نہیں کی میں نہیں جانتی یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے آپ چاہیں تو مجھ سے جس کی مرضی قسم اٹھوالیں، میں ایسا کیوں کروں گی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ جوڑے وہ روتے ہوئے بے بس سے لہجے میں بولی۔

داور کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اسکے قریب آیا۔

کیا تمہاری والدہ بیمار نہیں ہیں کیا تمہارے گھر میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی نہیں ہے چوری کا جواز تو بنتا ہے ظاہر سی بات ہے تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی تم نے اٹھوا لیے اور دوسری بات تمہیں میرے کیبن میں جاتے ہوئے سب نے دیکھا تھا اور میں اس وقت کمرے میں نہیں تھا جب تم میرے کمرے میں گئی تھی اور تمہارے بعد میرے کمرے میں کوئی گیا بھی نہیں تھا تو کیا پیسے خود بخود تمہارے اس خوبصورت بیگ میں آ گئے تھے، یا پھر ہمیں تم پاگل سمجھتی ہو۔۔

داور کے ایک دم سے چلانے پر وہ ڈر کر اچھلتی تین چار قدم پیچھے کی جانب کھسکی تھی۔۔

بنا کچھ بولے وہ روتے ہوئے سسکنے لگی تھی اتنے لوگوں میں اسے کوئی بات اپنے دلائل میں کہنا آ ہی نہیں رہی تھی وہ کیا کہتی آخر۔۔

بے بسی کے احساس سے وہ سسکنے لگی تھی۔

کتنا معصوم سمجھتے تھے ہم اسے،

شکل سے ہی میسنی لگتی تھی یہ۔۔

لوگوں کی باتیں اسکے آنسو میں اضافہ ہی کر رہی تھیں شرمندگی کے احساس سے اس سے سر نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔۔

میں نے چوری نہیں کی سر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دھیمے سے لہجے میں وہ انہیں صفائی پیش کرتی چونکی تھی کیونکہ سامنے سے ایک لیڈی پولیس آفسر اور دو میل آفسر تھے۔

اسکی آنکھوں میں ایک دم سے ڈر و خوف چھایا پر وہاں اس غریب پر کوئی ترس کھانے والا نہیں تھا اور کے دل میں تھنڈک سی اتری تھی اس لڑکی کے چہرے پر خوف دیکھ کر۔

غاذان تمہیں میں اسی لڑکی کے ہاتھوں ہی بدنام کروں گا دیکھنا تم۔

ہلکی مسکان سے وہ اس سے خیالوں میں مخاطب تھا کہ اسکے سامنے بولنے کا انجام وہ اچھے سے جانتا تھا۔

اسے پکڑ کر لے جائیں مجھے اپنی فیکٹری میں ایسے چور لوگ نہیں چاہئے اور جیل میں تم اس لیے جاو گئی تاکہ آئندہ تم چوری کرنے کی ہمت نا کر سکو۔۔

ساکت چہرے سے وہ اپنی کلائی کو اسے لیڈی آفسر کے ہاتھوں میں جھکڑی ہوئی دیکھنے لگی۔

چھوڑیں مجھے میں نے کوئی چوری نہیں کی یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے میں نہیں جانتی پلیز مجھے جانے دیں۔

انکے آگے ہاتھ جوڑے وہ بلک اٹھی تھی۔

جبکہ اسکی التجا پر بنا کوئی کان دھرے اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

چوری کر کے سب پکڑے جانے پر یہی بولتے ہیں اور تم تو شکل سے ہی چورنی لگتی ہو اس لیے چپ چاپ کر کے ہمارے ساتھ چلو ورنہ اتنی مار ماروں گئی کہ ساری زندگی یاد رکھو گئی۔

لیڈی اہلکار کے درشت لہجے پر وہ ڈر کر ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیڈی آفسر نے مسکراتی آنکھوں سے داور کو دیکھا جو مسکراتی آنکھوں سے ہی اسے لے جانے کا کہہ رہا تھا۔

وہ اسے کھینچ کر لے جانے لگے تھے۔

وہ روتے ہوئے اسکی سخت پکڑ سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

باہر آکر لیڈی آفسر نے اسکی کلائی پر پکڑ بہت ہلکی کر دی تھی۔

اپنی کلائی کو آزاد دیکھ کر وہ اسکے ہاتھ پر دانتوں کا نشان چھوڑتی ہوئی دائیں سائیڈ بھاگی تھی۔

پکڑو اسے۔۔

لیڈی آفسر کے کہنے پر دونوں آفسر اسکے پیچھے بھاگے تھے جبکہ وہ خود وہی کھڑی رہی۔۔

سر جیسے آپ نے کہا تھا بالکل ویسے ہی ہوا ہے۔

موبائیل فون میں اس سے کہتی ہوئی وہ خود گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

بھاگ بھاگ کر اسکے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا وہ اہلکار اب اسکے پیچھے نہیں تھے۔

ایک بند دکان کی سیڑیوں پر بیٹھی وہ زار و قطر رونے لگی تھی۔

یہ اسکے ساتھ کیا ہو گیا تھا چوری اور وہ اس نے تو بہت بھوک و افلاس والے دن کاٹے تھے تب اسے چوری کا خیال نہیں آیا تھا تو اب وہ چوری کیسے کر سکتی تھی۔

اللہ کے سامنے وہ شکوہ کر رہی تھی، وجود کسی پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس میں ملنے کی سکت نہیں بچی تھی۔

آپی!

سکول سے آتا خیام اسے وہاں بیٹھا دیکھ کر چیخ کر اسکی طرف آیا تھا۔

بھائی کو دیکھ کر وہ جلدی جلدی آنسو صاف کرنے لگی تھی۔

کیا ہوا ہے آپکو؟

خیام کے درد بھرے لہجے پر وہ اندر سے کراہی۔۔

خیام میرے بچہ کچھ نہیں ہوا بس پیٹ میں درد ہے تو اسلیے رونے لگی اور بھلا کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

بھائی کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوتی وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔

منہ کو چادر سے ڈھانپتی وہ چونکنا نظروں سے ارد گرد دیکھتی ہوئی خیام کا ہاتھ پکڑ کے گھر جانے والے راستے کی طرف چلنے لگی۔

چلنے میں بہت دشواری ہو رہی تھی لیکن چلنا تو تھا نا آخر چلے بغیر گزارا جو نہیں تھا۔۔

READERS CHOICE

غاذان تم کب واپس آرہے ہو!

انکا ہمیشہ سے بولے جانے والے فقرہ سنتا وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جلد آوں گا بس تھوڑا پیشنٹ رکھیں میں بھی آپ سے ملنا چاہتا ہ

وں لیکن کیا کروں یہاں بہت سارے کام ایسے ہیں جو صرف مجھے ہی انجام دینے ہوں گئے ڈونٹ وری جلدی ہی چکر لگاوں گا

۔

کافی کا سپ لیتا وہ نرم لہجے میں انہیں تسلی دینے لگا۔

آئی مس یو بیٹا۔

انہوں نے کہتے ہی فون رکھ دیا۔

آئی مس یو ٹو مائی ڈیئر موم۔

دھیمے لہجے میں بڑبڑاتا ہوا وہ کھڑکی میں آیا۔

نیچے کا منظر دیکھتا وہ دانت پیس کر رہ گیا کہ لان میں تیمور خان شرجیل خانم بیٹھے ہوئے تھے ساتھ اسکے چچا بھی تھے۔

میں نے کہا تھا میں جلد شادی نہیں کروں گا لیکن انہیں سکون نہیں ہے۔

غصے سے بڑبڑاتا ہوا وہ چائے کا کپ رکھتا باہر جانے والے دروازے کی جانب بڑھا۔

اسکے لان میں آنے پر سب باتیں ترک کیے اسکا استقبال کرنے لگے تھے۔

مغرور تاثرات چہرے پر سجائے وہ اپنے باپ کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیٹا یہاں تمہارا ہی زکر ہو رہا تھا۔

شرجیل خانم نے خوشی سے چمکتے چہرے پر مسکان لیے اسے مخاطب کیا۔

آئی نو۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے باپ کو سرد تاثرات لیے دیکھنے لگا جس پر وہ تھوڑا چونکنا ہوئے۔

تو تیمور کب کی ڈیٹ فائنل کریں میں اب جلد شائنہ کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں یار۔

شرجیل کے لہجے پر اس نے بے فکری سے موبائیل پاکٹ سے نکال کر اس پر انگیاں چلانے لگ جیسے یہ بات اسکے متعلق نہیں کسی اور کے بارے میں ہو۔

تیمور صاحب گھبرائے۔

دیکھو شرجیل شادی میں اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے ابھی سردار غاذان کو بہت کام انجام دینے ہیں اسے تھوڑا کام میں ریلیف آنے دو پھر ہم ڈیٹ فائنل کر لیں گئے ابھی بس انگوٹھی پہنانے کی رسم کر لیتے ہیں۔

تیمور خان کے سنجیدگی سے کہنے پر شرجیل خانم سر ہلا گئے کہ اور کہہ بھی کیا سکتے تھے وہ ایک کائیاں انسان تھے جانتے تھے یہ فیصلہ تیمور کا نہیں سردار کا ہے۔۔

باپ کی بات پر موبائیل پر بے تاثر انداز میں انگلیاں چلاتا وہ دھیمے سے مسکرایا پھر سب سے ایکسیوز کرتا ہوا کوریڈور کی طرف بڑھ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ تیمور صاحب نے بیٹے کی پشت پر دانت پیسے کہ وہ ایک نمبر کا ہوشیار شخص تھا جانتا تھا اگر پاس آکر نا بیٹھا تو باپ نے تو ہاں کر ہی دینی ہے۔۔

ہاں للی کیسا جا رہا ہے آفس ورک۔

اپنی سیکرٹری سے فون میں کہتا ہوا وہ رکا سامنے سے ہی شائنہ خانم آ رہی تھی کالی چادر سر پر اٹکائے بال کھولے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

سردار کیسے ہیں آپ؟

اسکے پاس آکر رکتی وہ بہت محبت سے پوچھ رہی تھی جبکہ آنکھیں اسکے حسین چہرے پر جمائے ہوِے تھی۔

غاذان نے سر ہلایا پھر ایک طرف رکھی کرسیوں کی جانب بڑھا۔

شائنہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے بیٹھو۔

کرسی پر بیٹھتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

کہیں سردار۔

شائنہ اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتی ہوئی سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔

دیکھو میں ایک سنجیدہ سا بندہ ہوں پیار محبت جیسی فضول چیزوں پر مجھے کچھ خاص یقین نہیں ہے سو ان باتوں کی توقع مجھ سے مت کرنا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا وہ سنجیدگی سے بولتا شائنہ خانم کو جتا رہا تھا کہ کل کو شکایت مت کرنا۔

میں جانتی ہوں میرے لیے یہی بہت ہو گا کہ ہم دونوں ایک رشتے میں ہیں۔

شائنہ نے مسکرا کر اسکی بات کی تائید کی۔

اس بار وہ مسکرایا جس پر وہ چونکی وہ شخص انتہا سے زیادہ پیارا مسکراتا تھا اسکی آنکھیں بھی مسکراہٹ میں اسکا ساتھ بھرپور دیتیں تھیں۔۔

لیکن ایک بات تم نہیں جانتی۔

موبائیل کو آن کرتا وہ ہلکی طنزیہ مسکان سے بولتا شائنہ کو پریشان کر گیا۔

کیا نہیں جانتی میں۔

وہ پریشانی سے بولی۔

یہی کہ میں دو شادیاں کروں گا۔

اسکا آرام سے کہا فقرہ اسکا خون خشک کر گیا تھا وہ اک دم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

وہ سنجیدگی سے اسکے چہرے کو دیکھتا رہا۔

مطلب؟

کچھ دیر بعد پریشانی سے بولتی وہ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مطلب یہ کہ ایک میرے باپ کی پسند کی اور ایک میری ماں کی پسند کی دونوں سے کمینٹمنٹ کر چکا ہوں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اگر سوکن برداشت کر سکتی ہو تو شادی کے لیے حامی بھرنا کیونکہ یہ توطے ہے سردار غاذان تیمور اپنی ماں کی پسند کی شادی بھی لازمی کرے گا۔

سنجیدگی سے کہتا فون پاکٹ میں ڈالتا وہ پر اعتماد چال سے چلتا ہوا اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

جبکہ وہ ہاری سی بیٹھی رہ گئی یہ وہ کیا کہہ گیا تھا وہ تو سمجھی تھی وہ مزاق کر رہا ہو گا لیکن وہ تو سچ بول رہا تھا۔

نہیں سردار غاذان تیمور تم صرف میرے ہو کسی اور کے ساتھ میں تمہیں ہر گز شیئر نہیں کروں گئی یہ بات بھی طے ہے۔۔

مٹھیاں بھینچتی وہ ضبط سے خود پر قابو پاتی دھیمے لہجے میں چلائی۔۔

دروازے کے پیچھے کھڑی مہرینہ نے آہستہ سے ہاتھ پر تالی ماری۔

ہائے اللہ سردار خوش کر دیا لیکن میں انکی مما کو امپریس کیسے کروں گئی اور اگر امپریس نا کر سکی تو وہ کسی اور کو پسند کر لیں گئیں نہیں مہرینہ حل ڈھونڈ تاکہ وہ تجھے اپنے بیٹے کے لیے چنیں اور مجھے مصر میں لے جائیں واوا آج رات نیند کیسے آئے گئی مجھے۔۔

خوشی سے بولتی وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔

سردار اور شائنہ کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر انکی باتِں سننے کے چکر میں وہ دروازے کے پیچھے چھپ گئی تھی سردار کی باتوں نے اسے خوش کر دیا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دو دن سے اسے سخت بخار تھا وہ نا کچھ کھا رہی تھی نا پی رہی سارا دن چارپائی پر لیٹی غیر مری نقطے پر نظریں جمائے رکھتی نائلہ اور خیام سخت پریشان تھے اسکی حالت پر۔

ہیری یہ شربت پی لو اس سے آرام آئے گا تمہیں تمہارے چچا مختار دے کر گئے ہیں کہہ رہے تھے اس سے تمہارا بخار اتر جائے گا۔

ہیر کے بکھڑے الجھے بال انگلیوں سے سنوارتی ہوئی وہ بولیں۔۔

ہیر نے انہیں خالی خالی نظروں سے دیکھا جو اسکے ساتھ ہوا تھا وہ صرف وہی سمجھ سکتی تھی وہ انہیں بتا بھی نہیں سکتی تھی۔

اسکی خالی ویران آنکھیں نائلہ کو پریشان کر گئیں تھیں۔

بیٹا کیا بات ہے کیوں نہیں بتاتی مجھے۔

انہوں نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے نم زدہ لہجے میں پوچھا۔

چچی امی میری نوکری چلی گئی ہے اور میں اب کسی دفتر میں کام نہیں کروں گئی لوگوں کے گھر برتن دھولوں گئی جھاڑوں پونچھا لگا کوں گئی لیکن میں دفتر نہیں جاوں گئی۔

سپاٹ لہجے میں بولتی وہ نائلہ بیگم کا دل خالی کر گئی تھی۔

انکی بیٹی اتنے دنوں سے اتنی تکلیف میں تھیں اور وہ محسوس بھی نا کر سکیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہیں کوئی ضرورت نہیں کہی جانے کی میں ہوں نااب طبیعت بھی بہتر رہتی ہے میری اس لیے کپڑے سلائی کرنے کا سوچا ہے میں نے،اس کام میں پیسے بھی زیادہ ملتے ہیں بس تم پریشان نا ہو۔

انہوں نے اسکا سر چومتے ہوئے نرم لہجے میں اس سے کہا جبکہ وہ چپ رہی گھر میں کچھ کھانے کو تھا نہیں وہ پریشان کیسے نا ہوتی اسکی آنکھوں کے گرد چھائے سیاہ حلقے اس بات کے گواہ تھے کہ وہ لڑکی کبھی بھرپور نیند لے ہی نہیں سکی تھی۔۔

آج موسم ابر آلود تھا آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔

چھت پر بیٹھی وہ سامنے والے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ایک لڑکی اِدھر اُدھر بھاگ رہی تھی جبکہ اسکے تین بھائی اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے اس لڑکی کے چہرے پر کوئی فکر و پریشانی نا تھی۔

آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی تھی اپنے حالات دیکھ کر وہ اور خیام بھی تو ایسے ہی لڑتے تھے جب چاچو زندہ تھے ہر بات پر لڑنا ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا لیکن جب سے انکے چاچو فوت ہوئے تھے وہ دونوں تو لڑنا بھول ہی گئے تھے بلکہ خوشیاں اس گھر کی دہلیز سے جیسے روٹھ ہی گئیں تھیں۔

آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی وہ چارپائی پر لیٹ گئی۔۔

کل بھی کچھ نہیں بنا، کیا آج بھی میرے گھر والے بھوکے رہیں گے۔۔

ہیر بیٹا نیچے آو دیکھو خیام کیا لایا ہے تمہارے لیے۔

اسکی سوچوں کو لگام نائلہ کی پکار نے لگائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چچی کی آواز لگانے پر اٹھ کر بیٹھی پاوں میں لیلن کی چپل پہنتی وہ نیچے جاتی سیڑیوں کی طرف بڑھی۔۔

خیام کا سفید چہرہ جواب کا لال لگ رہا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔

وہ بھی جواباً مسکرائی۔

خیام نے ایک سفید چھوٹا سا شاپر اسکی طرف بڑھایا۔

اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے شاپر اسکے ہاتھ سے لے کر شاپر میں جھانکا۔

شاپر میں درمیانے سائز کا ایک شوارما تھا۔

شوارما دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہوئی ہاں اسے شوارما بہت پسند تھا لیکن انکے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ایک وقت کا کھانا بنا سکیں تو پھر یہ وہ کہاں سے لے آیا تھا۔

آپی آپکا فیورٹ ہے نا دیکھیں امی کے لیے فروٹ چاٹ لایا ہوں۔

اس نے فروٹ چاٹ والا شاپر اسے دیکھاتے ہوِے پر جوش انداز میں بتایا تھا۔

تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئیں۔

اسکے چہرے پر نظریں جمائے وہ حیرت سے بولی۔

نائلہ نے بھی بیٹے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آپ تو جانتی ہیں میری ڈرائنگ کتنی اچھی ہے کلاس کے لڑکوں کو بنا کر دی تھی تو انہوں نے مجھے بدلے میں پیسے دیئے۔

نائلہ کے پاس بیٹھتا بنا اس سے نظریں ملائے وہ بولا تھا۔

ہیر بھی پاس رکھی پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھی۔

آپی کھائیں نا۔

اسے ہنوز خاموش بیٹھا دیکھ کر وہ بولا تھا۔

اپنے لیے کیا لائے ہو۔

اسے خالی ہاتھ دیکھ کر وہ پوچھنے لگی۔

آپی آپ اکیلی ہی شوارما کھانا چاہتی ہیں کیا۔

وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔

وہ مسکرائی۔

پھر شوارمے کے دو پیس کر کے ایک پیس اس کی طرف بڑھا گئی۔

نائلہ بیگم نے گہرا سانس لے کر دونوں کو شوارما کھاتے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فروٹ چاٹ گود میں ہی رکھے وہ نمی لیے آنکھوں سے اپنے بچوں کو دیکھ رہیں تھی جن کے چہرے حالات کی چکی میں پیس کر تبدیل ہو چکے تھے۔۔

ہیر شوارما کے چھوٹے چھوٹے لقمے لیتی خیام کے مرجھائے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

میں سونے جارہاہوں شام تک مجھے کوئی ناجگائے۔

ان کو خبر دار کرتاوہ کمرے کی جانب بڑھا۔

ہوم ورک نہیں کروگےؔ۔

وہ ایسے ہی پوچھ بیٹھی۔

نہیں وہ سکول میں ہی کر لیا تھا۔

وہ اسے جواب دیتا کمرے میں چلا گیا۔

امی یہ قمیض مجھے دیں میں اسکی تڑپائی کر دوں گئی۔

انہیں تڑپائی کرتا دیکھ کر وہ بولی۔

اچھا تم تڑپائی کر دو تب تک میں دوسرا سوٹ شروع کر لیتی ہوں جتنے جلدی سلائی ہوں گئے پیسے ملنے کی امید بھی جلدی ہو گئی نا۔

اس سے کہتیں وہ شاپر سے دوسرا کوئی سوٹ نکال کر کاٹنے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خاموش نگاہیں ان پر جمائیں وہ انہیں دیکھتی رہی تھیں۔۔۔

سردار غاذان کیا میں آپکے روم میں آجاؤں۔

ملازم کے ہاتھ سے کوٹ لے کر پہنتا وہ چونک کر دروزے میں کھڑی بلا جو دیکھنے لگا۔

جو آج چہرے پر معصوم سے تاثارت لیے کھڑی تھی۔۔

آجاؤ۔۔۔۔۔

گہری سانس لے کر کہتا وہ خود پر پرفیومز کا بے دریغ استعمال کرنے لگا تھا۔۔

میں اب آپکو تنگ نہیں کروں گئی آپ نا مجھے اپنی مما کا نمبر دے دیں۔۔

بنا کوئی اور بات کیے وہ ڈائریکٹ مطلب کی بات پر آئی تھی۔۔

مطلب اب میری مما کو تنگ کرنا چاہتی ہو۔

کلائی پر براون واچ پہنتا وہ طنز سے بولا۔

نہیں میں تو ان سے دوستی میرا مطلب ہے مصر کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں وہ اصل میں اس پر ہمیں ایک سائمنٹ ملی ہے۔

نظریں اسکے شاہانہ کمرے پر جمائے وہ پر اعتماد انداز میں بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سیریسلی!

آئی برو اچکا کر بولتا وہ اسے ٹھٹھکا گیا تھا_

جی!

وہ پریشانی سے بولی۔

کتنے لوگوں کی باتیں چھپ چھپ کر سنتی ہو۔

اس کے قریب آتا وہ سرد لہجے میں بولا۔

جی!

پیسینہ صاف کر کے وہ حیرت سے بولی۔

میری شادی میرے ماموں کی بیٹی فبیہا سے طے ہے مائے سویٹ لٹل ڈول۔

مسکراتے لہجے میں اسے جتاتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

جبکہ وہ شرمندگی سے ہونٹ بسور کر رہ گئی۔۔

افففففف ایک نہیں دو ڈائنیں ہیں میرے راستے میں، میں معصوم ان چالاکوں سے کیسے نمٹ سکتی ہوں۔

کمرے کی چیزوں کو دیکھتی ہوئی وہ غصے سے بولی تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گلابی دوپٹہ سر پر لیے وہ پیدل چلتی آج کام کی تلاش میں نکل آئی تھی کہ گزارا بھی تو کرنا تھا۔

ہاں اب یہ تھا کہ ایک دو وقت کا کھانا انہیں میسر تھا لیکن ان پیسوں سے وہ کپڑے جوتے نہیں خرید سکتے تھے بجلی تو ان کے گھر سے کب کی بجھ چکی تھی بل کے لیے پیسے ہوتے تو لائٹ جلتی ناگرمیوں کے دن تھے اسے کام کر کے میٹر دوبارہ سے لگوانا تھا اسے محنت کرنی تھی۔۔

ایک دو گھروں میں کام کہا تھا اس نے لیکن انہوں نے اسے رکھا نہیں تھا یہ کہہ کر بی بی تم بیمار لگتی ہو کام کیا خاک کرو گئی علاج کرواپہلے اپنا پھر کام کرنا۔۔

آنکھوں میں آئی نمی ہاتھوں سے پونچھتی وہ رکی اسکے سامنے ایک بوڑھی عورت بھیک کے لیے ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔

ہیر نے اس بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے بیگ سے دس روپے نکال کر دیئے۔

وہ عورت دس روپے لیتی ہوئی گریبان سے بندھی پوٹلی میں ڈالنے لگی اسکی پوٹلی سے جھانکتے ہزاروں کے نوٹ اسے ٹھٹھکا گئے تھے۔

وہ عورت اب کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔

اس عورت کو تاسف سے دیکھتی وہ آگے چلتی رکی آگے روڈ جام تھا شاید کوئی امیر اسامی تھی جسکی گاڑی کے پیچھے بھی گارڈز کی گاڑیاں تھیں تو آگے بھی۔

سر جھکا کر چلتی وہ لوگوں کا ہجوم دیکھنے لگی جو اس شخص کے گاڑی سے باہر آتے ہی اسکے گرد جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وائٹ سوٹ اوپر بلیک واسکٹ پہنے کلائی پر باندھی بروان واچ وہ ہاتھ اٹھائے لوگوں کی محبت کا جواب دے رہا تھا۔۔

البتہ چہرے پر بیزاری تھی تیمور صاحب بھی ساتھ تھے جو اسے خوش اخلاقی سے پیش آنے کا کہہ رہے تھے۔

لوگوں سے بات کرتا وہ اسے زہر لگا تھا آخر اس نے کیا کیا تھا ان جیسے غریبوں کے لیے۔

اسکے قدم بے ساختہ ہجوم کی طرف اٹھنے لگے تھے۔

چہرے پر درد والے تاثرات چھا گئے تھے۔

اتنے لوگوں میں اسکا آگے بڑھنا مشکل تھا

لیکن اس نے آگے بڑھنا تھا تاکہ اپنے سردار کو بتا سکے کہ اسکی ریاست کے لوگ بھوک وافلاس سے مر رہے ہیں آخر

وہ کیوں نہیں غریبوں کے لیے کچھ کرتے سارے سوکھ امیروں کے لیے ہی تو ہیں۔

وہ راستہ بناتی بہت مشکل سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ ناممکن تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ آگے بڑھنے کی تدبیر سوچنے لگی تھی اسکے گارڈاب لوگوں کو ہٹانے لگے تھے۔

بے بسی سے وہ ہونٹ بھینچے سردار کو دیکھنے لگی تھی۔

غازان تیمور خان۔۔

وہ جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا کسی کی سپیکر سے آتی بلند آواز پر اسے رکنا پڑا تھا۔

وہ حیرت سے پلٹا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب لوگ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگے تھے جو سردار لگانا شاید بھول گئی تھی ریاست میں اسے جرم سمجھا جاتا تھا۔۔

آنکھوں سے براون شیڈ کا چشمہ ہٹاتا وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگا تھا وہ اسکی طرف بڑھ رہی تھی لوگ خود بخود اب اسے راستہ دیتے جا رہے تھے کہ یہ بھلا کون تھی جو سرادر کو غاذان تیمور کہہ رہی تھی۔

مائیک اس نے ایک رپیورٹر سے لیا تھا۔

تیمور صاحب سمیت سب نے اسے گھورا۔

سردار غاذان آنکھیں سکیڑے اسے لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

آپ کو سرادر میں نے کیوں نہیں کہا پوچھیں گئے نہیں۔۔

اسکے سامنے آتی بناڈرے جھجھکے وہ بولی تھی پتا نہیں اس کمزور لڑکی میں اتنی ہمت کیسے آگئی تھی یا شاید حالات نے اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

ائے لڑکی زبان سنبھال کر بات کرو تم جانتی ہو تم کس سے مخاطب یو۔

سرادر کے پیچھے کھڑے شخص نے غصے سے اسے ٹوکا۔

جانتی ہوں میں کس سے مخاطب ہوں لیکن کیا یہ جانتے ہیں میں کون ہوں؟

وہ الٹا ان سے سوال پر اتر آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب سب لوگ اس لڑکی کو حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

سردار غاذان نے بنا کوئی تاثر چہرے پر سجائے اس لڑکی کو آئی بروا چکا کر دیکھا جیسے پوچھا ہو کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔

میں انکی ریاست کی ایک معمولی سی لڑکی ہوں جسے یہ نہیں جانتے لیکن وہ جانتی ہے کیونکہ وہ ہمارے سردار جو ہوئے وہ سردار جو سردار بننے سے پہلے بہت سے عہد لیتا ہے جن میں مین عہد یہ ہوتا ہے کہ انکی ریاست میں کوئی بھوکا نہیں سوئے گا کوئی بھوکا نہیں رہے گا یہ سب کی مدد کریں گئے یہ غریوں کو کام دیں گے ان کا خیال رکھیں گے ان پر سب سے زیادہ حق ہم غریوں کا ہے لیکن یہ اپنا عہد بھول چکے ہیں تو میں کیوں مانوں انہیں سردار جب میں اور میرے گھر والے روز بھوکے سوتے ہیں میں ہی کیوں یہاں پر بہت سے میرے جیسے روز بھوکے ہی سوتے ہیں تو وہ کیوں مانیں انہیں سردار۔۔۔

اسکی آواز میں چھپا درد وہاں کوئی سمجھنے والا نہیں تھا سوائے اس شخص کے جو اسکے چہرے پر چھائے گہرے غم کے بادل دیکھ رہا تھا۔

تیمور صاحب اس لڑکی کی خبر لینے آگے بڑھنے لگے تھے جب سردار غاذان نے انکا ہاتھ تھاما۔

انہوں نے مجھے پر ایک احسان کیا جو مجھے یاد ہے ایک بار میرے کہنے پر انہوں نے مجھے نوکری دلوائی لیکن مجھ غریب پر چوری کا الزام لگا کر مجھے وہاں سے نکال دیا گیا کیا انکا حق نہیں ہم غریوں کی خبر لیتے رہنے کی میں نہیں مانتی آپکو اپنا سردار اس گستاخی کے لیے مجھے ہر سزا قبول ہو گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آخر میں اسکی آواز بھرانے لگی تھی۔

وہاں اسکی آواز کے علاوہ دوسرا اور کوئی شور نہیں تھا۔

سردار غاذان تیمور خان دو قدم چل کر اسکے قریب آرکا تھا۔

کچھ اور بھی کہنا ہے آپکو۔

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وہ سنجیدگی سے اس پوچھ رہا تھا۔

اسکا آپ کہنا ہی ہیر کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔

کس کمپنی میں جاب ملی تھی آپکو۔

وہ اس معمولی لڑکی کو بھول چکا تھا دن میں وہ بہت سارے لوگوں سے ملتا تھا ایسے وہ عام چہرے والی لڑکی اسے کیسے یاد رہتی۔

سردار آف گروپ کمپنی میں۔

سر جھکا کر وہ بولی۔

احمد۔

اسکے کی پکار پر ایک سوٹ بوٹ آدمی سرعت سے اسکے سامنے آیا تھا۔

انکے گھر کا اڈریس نوٹ کرو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سرد لہجے پر وہ آدمی جلدی سے اسکے گھر کا پتا پوچھنے لگا۔

کچھ سوچ کر بتاتی وہ پلٹنے لگی تھی وہ اتنا کچھ تو کہہ چکی تھی لیکن اب اتنے لوگوں کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ کیا کرتی اسے ایسا کہنے پر مجبور کیا تھا اسکے بھائی نے اسکے ہاتھوں پر پڑے چھالوں نے اسکے دھوپ سے ہوئے سانولے رنگ نے جو انہیں تو یہ کہتا تھا کہ وہ سکول جاتا ہے لیکن اسکا حولیہ صاف بتاتا تھا وہ سکول نہیں جاتا کیا وہ اپنی بہن کو بے وقوف سمجھتا تھا اسکا تھکا وجود اسے خون کے آنسو رولاتا تھا لیکن وہ بتاتا بھی تو کچھ نہیں تھا آخر وہ کیا کرتی کہاں جاتی آج سردار کو دیکھ کر پتا نہیں اس میں اتنی ہمت کیسے آگئی تھی۔

ایک منٹ محترمہ۔

اسے پلٹتا دیکھ کر وہ اسے پکارتا ہوا ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا بولتا اسکی طرف متوجہ ہوا تیمور صاحب نے کافی غصے سے اپنے خود سر بیٹے کو دیکھا جس پر انکا رنگ کم ہی چڑھا تھا انہوں نے شاید غلطی کر دی تھی اسے سردار بنا کر لیکن کیا کرتے آخر یہ پگڑی اسی کے سر جانی تھی گھر کا بڑا بیٹا جو تھا۔

اسے کام نمٹاتے ہوئے کافی وقت ہو چلا تھا لیکن کام تھا کہ بڑھ ہی رہا تھا ختم ہونے کا نام تو لے ہی نہیں رہا تھا اسکی چائے کا پڑا کپ کب سے ٹھنڈا ہو چکا تھا لیکن اس بے چاری کو کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔

آٹینشن ایوری ون!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور کے سنجیدگی بھرے لہجے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

جو ایک ہاتھ پینٹ میں ڈالے سب پر ایک طرائنہ سی نگاہ دوڑا رہا تھا آخر کار نگاہ اس پر رکی تھی جو کام چھوڑے داور کو ہی دیکھ رہی تھی داور کے دیکھنے پر وہ سر جھکا کر نظرین فرش پر جما چکی تھی۔

جس پر داور کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ سی مسکان چھلکی تھی۔۔

میرے کیبن سے پورے تین لاکھ غائب ہوئے ہیں کسی کو آئیڈیا ہے وہ کہاں گئے ہیں۔

اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر سب ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

سر ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا کہ آفس کی کوئی چیز یا کیش غائب ہوا ہو۔۔

سارا نے مصنوعی پریشانی سے داور کے پاس رکتے ہوئے کہا۔

جس پر داور نے سب کو تند ہی سے دیکھا۔

ہاں لیکن کوئی ہے جو میرے کیبن میں آیا اور کیش لے کر چلا گیا ورنہ میرے رکھے پیسے کہاں جا سکتے ہیں جس نے بھی یہ حرکت کی ہے وہ بتادے ورنہ پولیس کو تو میں فون کر چکا ہوں تھوڑی دیر میں آجاتی ہے لیکن اگر کوئی خود اپنا جرم قبول کرلے گا تو میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں۔

اس نے ورکرز کے کیبن کی طرف چکر لگاتے ہوئے روعب دار لہجے میں کہا۔

اب لوگ آپس میں چہ موگوئیاں کرنے لگے تھے صرف ایک ہیر ہی تھی جو خاموش سی کھڑی اپنے چائے کے کپ کو دیکھ رہی تھی چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا آخر وہ کیوں ڈرتی یا پریشان ہوتی اس نے کونسا چوری کی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لگتا ہے سر تلاشی لینے پڑے گئی کوئی اپنا جرم تھوڑا نا قبول کرتا ہے۔

سارا نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

اب سب خاموش نظروں سے سارا اور داور کو دیکھنے لگے تھے۔۔

لیکن ایسے کیسے سر ہم تو پرانے ور کر ہیں ہم نے پہلے کبھی چوری کی ہے جو آپ لوگ ہماری تلاشی لیں گئے۔

ایک درمیانی عمر کا آدمی جو کافی عرصے سے اس کمپنی میں کام کرتا تھا آخر بول پڑا تھا۔

منصور صاحب میں جانتا ہوں بٹ چور کو پکڑنے کے لیے سب کی تلاشی لازمی ہے سارا تم گرلز کے بیگ وغیرہ چیک کرو اور منصور صاحب آپ میلز کے۔۔۔

اپنے لیے لائی کرسی پر بیٹھتا وہ سرد لہجے میں بولتا نگاہیں اس معصوم لڑکی پر جما گیا تھا جس کا زرد چہرہ فاقوں کی کہانی بتاتا تھا آنکھوں میں چھائی ویرانیاں اسکی راتوں کی بے چینی کی کہانی سناتی تھیں وہ کیا جانے کچھ دیر بعد اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے وہ تو آج گھر میں موجود راشن کا حساب لگا رہی تھی جو ایک دن ہی چلے گا ابھی تنخواہ ملنے میں کافی دن پڑے ہوئے تھے کہاں سے لاوں پیسے خیام کے تو دو تین سوٹ ہیں وہ بھی پرانے ہو چکے ہیں امی کے بھی دو ہی سوٹ ہیں کیا کروں کیا تنخواہ کے لیے درخواست دوں۔۔

وہ اسی حساب میں الجھی ہوئی تھی جب سارا اسکے قریب آئی۔۔

ہیر بیگ کی تلاشی دو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر سارا کی آواز پر چونک کر اسے دیکھنے لگی پھر گہرا سانس لیتی ہوئی اپنا بیگ اسے پکڑا گئی انداز میں معصومیت تھی جس پر سارا کو تھوڑا سا ملال بھی ہوا لیکن سر کے آگے وہ بھی مجبور تھی۔۔۔

بیگ کے اندر ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے چونکنے کی زبردست ایکٹنگ کی تھی۔۔

پھر پھرتی سے بیگ کا منہ زمین کی طرف کر دیا جس کے نتیجے میں سب چیزیں فرش بوس ہوئیں تھیں۔

سب نے حیرت سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا جو حیرت سے فرش پر بکھڑی چیزوں کو دیکھتی آخر پیسوں کی گڈی پر اسکی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔

ہیر نے سرعت سے نیچے بیٹھ کر پیسوں کو پکڑا کہ آخر یہ سچ میں اسی کے بیگ سے گرے تھے۔

سب لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے آفس کے پیسے چڑا کر آفس میں ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ، کیا بے وقوفانہ حرکت تھی اسکی،

تو بہت سے اسے غصے بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ وہ شکل سے چورنی لگتی تو نہیں تھی۔۔

یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے۔

وہ پیسوں کی گڈیاں پکڑتی ہوئی حیرت سے جیسے پوچھ رہی تھی۔

میں نے ڈالے ہیں۔

سارا نے اسکے سامنے آتے ہوئے طنز سے کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر وہ ٹھٹھک کر سارا کو دیکھنے لگی تھی وہ اسکی بات کو سچ ہی سمجھتی مگر سارا کے تالی مارنے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

واوا مس ہیر کچھ دن ہی ہوئے ہیں تمہیں یہ آفس جوائن کیے اور تم میں اتنی جرت آگئی کہ تم سر کے کیبن میں گئی وہاں سے پیسے چرا کر یہی بیٹھی رہی بلکہ بیگ بھی دے دیا چیکنگ کے لیے تاکہ تم پر کوئی شک نا کرے واوداد دینی پڑے گئی تمہاے دماغ کی۔۔۔

سارا کے درشت لہجے پر وہ آنکھوں میں آنسو لیے سر نفی میں ہلانے لگی۔

نہیں میم میں نے چوری نہیں کی میں نہیں جانتی یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے آپ چاہیں تو مجھ سے جس کی مرضی قسم اٹھوالیں، میں ایسا کیوں کروں گئی۔۔

ہاتھ جوڑے وہ روتے ہوئے بے بس سے لہجے میں بولی۔

داور کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اسکے قریب آیا۔

کیا تمہاری والدہ بیمار نہیں ہیں کیا تمہارے گھر میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی نہیں ہے چوری کا جواز تو بنتا ہے ظاہر سی بات ہے تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی تم نے اٹھوا لیے اور دوسری بات تمہیں میرے کیبن میں جاتے ہوئے سب نے دیکھا تھا اور میں اس وقت کمرے میں نہیں تھا جب تم میرے کمرے میں گئی تھی اور تمہارے بعد میرے کمرے میں کوئی گیا بھی نہیں تھا تو کیا پیسے خود بخود تمہارے اس خوبصورت بیگ میں آگئے تھے، یا پھر ہمیں تم پاگل سمجھتی ہو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور کے ایک دم سے چلانے پر وہ ڈر کر اچھلتی تین چار قدم پیچھے کی جانب کھسکی تھی۔۔

بنا کچھ بولے وہ روتے ہوئے سسکنے لگی تھی اتنے لوگوں میں اسے کوئی بات اپنے دلائل میں کہنا آ ہی نہیں رہی تھی وہ کیا کہتی آخر۔۔

بے بسی کے احساس سے وہ سسکنے لگی تھی۔

کتنا معصوم سمجھتے تھے ہم اسے،

شکل سے ہی میسنی لگتی تھی یہ۔۔

لوگوں کی باتیں اسکے آنسو میں اضافہ ہی کر رہی تھیں شرمندگی کے احساس سے اس سے سر نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔۔

میں نے چوری نہیں کی سر۔

دھیمے سے لہجے میں وہ انہیں صفائی پیش کرتی چونکی تھی کیونکہ سامنے سے ایک لیڈی پولیس آفسر اور دو میل آفسر تھے۔

اسکی آنکھوں میں ایک دم سے ڈر و خوف چھایا پر وہاں اس غریب پر کوئی ترس کھانے والا نہیں تھا اور کے دل میں تھنڈک سی اتری تھی اس لڑکی کے چہرے پر خوف دیکھ کر۔

غاذان تمہیں میں اسی لڑکی کے ہاتھوں ہی بدنام کروں گا دیکھنا تم۔

ہلکی مسکان سے وہ اس سے خیالوں میں مخاطب تھا کہ اسکے سامنے بولنے کا انجام وہ اچھے سے جانتا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے پکڑ کر لے جائیں مجھے اپنی فیکٹری میں ایسے چور لوگ نہیں چاہئے اور جیل میں تم اس لیے جاو گئی تاکہ آئندہ تم چوری کرنے کی ہمت نا کر سکو۔۔

ساکت چہرے سے وہ اپنی کلائی کو اسے لیڈی آفسر کے ہاتھوں میں جھکڑی ہوئی دیکھنے لگی۔

چھوڑیں مجھے میں نے کوئی چوری نہیں کی یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے میں نہیں جانتی پلیز مجھے جانے دیں۔

انکے آگے ہاتھ جوڑے وہ بلک اٹھی تھی۔

جبکہ اسکی التجا پر بنا کوئی کان دھرے اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

چوری کر کے سب پکڑے جانے پر یہی بولتے ہیں اور تم تو شکل سے ہی چورنی لگتی ہو اس لیے چپ چاپ کر کے ہمارے ساتھ چلو ورنہ اتنی مار ماروں گئی کہ ساری زندگی یاد رکھو گئی۔

لیڈی اہلکار کے درشت لہجے پر وہ ڈر کر ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

لیڈی آفسر نے مسکراتی آنکھوں سے داور کو دیکھا جو مسکراتی آنکھوں سے ہی اسے لے جانے کا کہہ رہا تھا۔

وہ اسے کھینچ کر لے جانے لگے تھے۔

وہ روتے ہوئے اسکی سخت پکڑ سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

باہر آ کر لیڈی آفسر نے اسکی کلائی پر پکڑ بہت ہلکی کر دی تھی۔

اپنی کلائی کو آزاد دیکھ کر وہ اسکے ہاتھ پر دانتوں کا نشان چھوڑتی ہوئی دائیں سائیڈ بھاگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پکڑ وا سے۔۔

لیڈی آفسر کے کہنے پر دونوں آفسر اسکے پیچھے بھاگے تھے جبکہ وہ خود وہی کھڑی رہی۔۔

سر جیسے آپ نے کہا تھا بالکل ویسے ہی ہوا ہے۔

موبائیل فون میں اس سے کہتی ہوئی وہ خود گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

بھاگ بھاگ کر اسکے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا وہ اہلکار اب اسکے پیچھے نہیں تھے۔

ایک بند دکان کی سیڑیوں پر بیٹھی وہ زار و قطر رونے لگی تھی۔

یہ اسکے ساتھ کیا ہو گیا تھا چوری اور وہ اس نے تو بہت بھوک و افلاس والے دن کاٹے تھے تب اسے چوری کا خیال نہیں آیا تھا تو اب وہ چوری کیسے کر سکتی تھی۔

اللہ کے سامنے وہ شکوہ کر رہی تھی، وجود کسی پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

اس میں ہلنے کی سکت نہیں بچی تھی۔

آپی!

سکول سے آتا خیام اسے وہاں بیٹھا دیکھ کر چیخ کر اسکی طرف آیا تھا۔

بھائی کو دیکھ کر وہ جلدی جلدی آنسو صاف کرنے لگی تھی۔

کیا ہوا ہے آپکو؟

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کے درد بھرے لہجے پر وہ اندر سے کراہی۔۔

خیام میرے بچہ کچھ نہیں ہوا بس پیٹ میں درد ہے تو اسلیے رونے لگی اور بھلا کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

بھائی کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوتی وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔

منہ کو چادر سے ڈھانپتی وہ چونکنا نظروں سے ارد گرد دیکھتی ہوئی خیام کا ہاتھ پکڑ کے گھر جانے والے راستے کی طرف چلنے لگی۔

چلنے میں بہت دشواری ہو رہی تھی لیکن چلنا تو تھا نا آخر چلے بغیر گزارا جو نہیں تھا۔۔

غاذان تم کب واپس آرہے ہو!

انکا ہمیشہ سے بولے جانے والے فقرہ سنتا وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

جلد آوں گا بس تھوڑا پیشنٹ رکھیں میں بھی آپ سے ملنا چاہتا ہ

وں لیکن کیا کروں یہاں بہت سارے کام ایسے ہیں جو صرف مجھے ہی انجام دینے ہوں گئے ڈونٹ وری جلدی ہی چکر لگاوں گا

۔

READERS CHOICE

کافی کا سپ لیتا وہ نرم لہجے میں انہیں تسلی دینے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آئی مس یو بیٹا۔

انہوں نے کہتے ہی فون رکھ دیا۔

آئی مس یو ٹو مائی ڈیئر موم۔

دھیمے لہجے میں بڑبڑاتا ہوا وہ کھڑکی میں آیا۔

نیچے کا منظر دیکھتا وہ دانت پیس کر رہ گیا کہ لان میں تیمور خان شرجیل خانم بیٹھے ہوئے تھے ساتھ اسکے چچا بھی تھے۔

میں نے کہا تھا میں جلد شادی نہیں کروں گا لیکن انہیں سکون نہیں ہے۔

غصے سے بڑبڑاتا ہوا وہ چائے کا کپ رکھتا باہر جانے والے دروازے کی جانب بڑھا۔

اسکے لان میں آنے پر سب باتیں ترک کیے اسکا استقبال کرنے لگے تھے۔

مغرور تاثرات چہرے پر سجائے وہ اپنے باپ کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھا تھا۔

بیٹا یہاں تمہارا ہی زکر ہو رہا تھا۔

شرجیل خانم نے خوشی سے چمکتے چہرے پر مسکان لیے اسے مخاطب کیا۔

آئی نو۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے باپ کو سرد تاثرات لیے دیکھنے لگا جس پر وہ تھوڑا چونکنا ہوئے۔

تو تیمور کب کی ڈیٹ فائنل کریں میں اب جلد شائنہ کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں یار۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شرجیل کے لہجے پر اس نے بے فکری سے موبائیل پاکٹ سے نکال کر اس پر انگیاں چلانے لگ جیسے یہ بات اسکے متعلق نہیں کسی اور کے بارے میں ہو۔

تیمور صاحب گھبرائے۔

دیکھو شرجیل شادی میں اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے ابھی سردار غاذان کو بہت کام انجام دینے ہیں اسے تھوڑا کام میں ریلیف آنے دو پھر ہم ڈیٹ فائنل کر لیں گئے ابھی بس انگوٹھی پہنانے کی رسم کر لیتے ہیں۔

تیمور خان کے سنجیدگی سے کہنے پر شرجیل خانم سر ہلا گئے کہ اور کہہ بھی کیا سکتے تھے وہ ایک کائیاں انسان تھے جانتے تھے یہ فیصلہ تیمور کا نہیں سردار کا ہے۔۔

باپ کی بات پر موبائیل پر بے تاثر انداز میں انگلیاں چلاتا وہ دھیمے سے مسکرایا پھر سب سے ایکسیوز کرتا ہوا کوریڈور کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ تیمور صاحب نے بیٹے کی پشت پر دانت پیسے کہ وہ ایک نمبر کا ہوشیار شخص تھا جانتا تھا اگر پاس آکر نا بیٹھا تو باپ نے تو ہاں کر ہی دینی ہے۔۔

ہاں للی کیسا جا رہا ہے آفس ورک۔

اپنی سیکرٹری سے فون میں کہتا ہوا وہ رکا سامنے سے ہی شائنہ خانم آ رہی تھی کالی چادر سر پر اٹکائے بال کھولے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

سر درا کیسے ہیں آپ؟

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے پاس آکر رکتی وہ بہت محبت سے پوچھ رہی تھی جبکہ آنکھیں اسکے حسین چہرے پر جمائے ہوِے تھی۔

غاذان نے سر ہلایا پھر ایک طرف رکھی کرسیوں کی جانب بڑھا۔

شائنہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے بیٹھو۔

کرسی پر بیٹھتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

کہیں سردار۔

شائنہ اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتی ہوئی سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔

دیکھو میں ایک سنجیدہ سا بندہ ہوں پیار محبت جیسی فضول چیزوں پر مجھے کچھ خاص یقین نہیں ہے سو ان باتوں کی توقع مجھ سے مت کرنا۔

اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا وہ سنجیدگی سے بولتا شائنہ خانم کو جتا رہا تھا کہ کل کو شکایت مت کرنا۔

میں جانتی ہوں میرے لیے یہی بہت ہو گا کہ ہم دونوں ایک رشتے میں ہیں۔

شائنہ نے مسکرا کر اسکی بات کی تائید کی۔

اس بار وہ مسکرایا جس پر وہ چونکی وہ شخص انتہا سے زیادہ پیارا مسکراتا تھا اسکی آنکھیں بھی مسکراہٹ میں اسکا ساتھ بھرپور دیتیں تھیں۔۔

لیکن ایک بات تم نہیں جانتی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موبائیل کو آن کرتا وہ ہلکی طنزیہ مسکان سے بولتا شائنہ کو پریشان کر گیا۔

کیا نہیں جانتی میں۔

وہ پریشانی سے بولی۔

یہی کہ میں دو شادیاں کروں گا۔

اسکا آرام سے کہا فقرہ اسکا خون خشک کر گیا تھا وہ اک دم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

وہ سنجیدگی سے اسکے چہرے کو دیکھتا رہا۔

مطلب؟

کچھ دیر بعد پریشانی سے بولتی وہ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔

مطلب یہ کہ ایک میرے باپ کی پسند کی اور ایک میری ماں کی پسند کی دونوں سے کمینٹمنٹ کر چکا ہوں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اگر سوکن برداشت کر سکتی ہو تو شادی کے لیے حامی بھرنا کیونکہ یہ تو طے ہے سردار غاذان تیمور اپنی ماں کی پسند کی شادی بھی لازمی کرے گا۔

سنجیدگی سے کہتا فون پاکٹ میں ڈالتا وہ پر اعتماد چال سے چلتا ہوا اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

جبکہ وہ ہاری سی بیٹھی رہ گئی یہ وہ کیا کہہ گیا تھا وہ تو سمجھی تھی وہ مزاق کر رہا ہو گا لیکن وہ تو سچ بول رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں سردار غاذان تیمور تم صرف میرے ہو کسی اور کے ساتھ میں تمہیں ہر گز شیئر نہیں کروں گئی یہ بات بھی طے ہے۔۔

مٹھیاں بھینچتی وہ ضبط سے خود پر قابو پاتی دھیمے لہجے میں چلائی۔۔

دروازے کے پیچھے کھڑی مہرینہ نے آہستہ سے ہاتھ پر تالی ماری۔

ہائے اللہ سردار خوش کر دیا لیکن میں انکی مما کو امپریس کیسے کروں گئی اور اگر امپریس نا کر سکی تو وہ کسی اور کو پسند کر لیں گئیں نہیں مہرینہ حل ڈھونڈ تاکہ وہ تجھے اپنے بیٹے کے لیے چنیں اور مجھے مصر میں لے جائیں واوا آج رات نیند کیسے آئے گئی مجھے۔۔

خوشی سے بولتی وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔

سردار اور شائنہ کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر انکی باتِں سننے کے چکر میں وہ دروازے کے پیچھے چھپ گئی تھی سردار کی باتوں نے اسے خوش کر دیا تھا۔۔

دو دن سے اسے سخت بخار تھا وہ نا کچھ کھا رہی تھی نا پی رہی سارا دن چارپائی پر لیٹی غیر مری نقطے پر نظریں جمائے رکھتی نائلہ اور خیام سخت پریشان تھے اسکی حالت پر۔

ہیری یہ شربت پی لو اس سے آرام آئے گا تمہیں تمہارے چچا مختار دے کر گئے ہیں کہہ رہے تھے اس سے تمہارا بخار اتر جائے گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کے بکھرے الجھے بال انگلیوں سے سنوارتی ہوئی وہ بولیں۔۔

ہیر نے انہیں خالی خالی نظروں سے دیکھا جو اسکے ساتھ ہوا تھا وہ صرف وہی سمجھ سکتی تھی وہ انہیں بتا بھی نہیں سکتی تھی۔

اسکی خالی ویران آنکھیں نائلہ کو پریشان کر گئیں تھیں۔

بیٹا کیا بات ہے کیوں نہیں بتاتی مجھے۔

انہوں نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے نم زدہ لہجے میں پوچھا۔

چچی امی میری نوکری چلی گئی ہے اور میں اب کسی دفتر میں کام نہیں کروں گئی لوگوں کے گھر برتن دھولوں گئی جھاڑوں پونچھا لگا کوں گئی لیکن میں دفتر نہیں جاوں گئی۔

سپاٹ لہجے میں بولتی وہ نائلہ بیگم کا دل خالی کر گئی تھی۔

انکی بیٹی اتنے دنوں سے اتنی تکلیف میں تھیں اور وہ محسوس بھی نا کر سکیں۔

تمہیں کوئی ضرورت نہیں کہی جانے کی میں ہوں نا اب طبیعت بھی بہتر رہتی ہے میری اس لیے کپڑے سلائی کرنے کا سوچا ہے میں نے،اس کام میں پیسے بھی زیادہ ملتے ہیں بس تم پریشان نا ہو۔

انہوں نے اسکا سر چومتے ہوئے نرم لہجے میں اس سے کہا جبکہ وہ چپ رہی گھر میں کچھ کھانے کو تھا نہیں وہ پریشان کیسے نا ہوتی اسکی آنکھوں کے گرد چھائے سیاہ حلقے اس بات کے گواہ تھے کہ وہ لڑکی کبھی بھرپور نیند لے ہی نہیں سکی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج موسم ابر آلود تھا آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔

چھت پر بیٹھی وہ سامنے والے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ایک لڑکی اِدھر اُدھر بھاگ رہی تھی جبکہ اسکے تین بھائی اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے اس لڑکی کے چہرے پر کوئی فکر و پریشانی نا تھی۔

آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی تھی اپنے حالات دیکھ کر وہ اور خیام بھی تو ایسے ہی لڑتے تھے جب چاچو زندہ تھے ہر بات پر لڑنا ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا لیکن جب سے انکے چاچو فوت ہوئے تھے وہ دونوں تو لڑنا بھول ہی گئے تھے بلکہ خوشیاں اس گھر کی دہلیز سے جیسے روٹھ ہی گئیں تھیں۔

آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی وہ چارپائی پر لیٹ گئی۔۔

کل بھی کچھ نہیں بنا، کیا آج بھی میرے گھر والے بھوکے رہیں گئے۔۔

ہیر بیٹا نیچے آو دیکھو خیام کیا لایا ہے تمہارے لیے۔

اسکی سوچوں کو لگام نائلہ کی پکارنے لگائی۔

چچی کی آواز لگانے پر اٹھ کر بیٹھی پاوں میں لیلن کی چپل پہنتی وہ نیچے جاتی سیڑیوں کی طرف بڑھی۔۔

خیام کا سفید چہرہ جواب کالا لگ رہا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔

وہ بھی جواباً مسکرائی۔

خیام نے ایک سفید چھوٹا سا شاپر اسکی طرف بڑھایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے شاپر اسکے ہاتھ سے لے کر شاپر میں جھانکا۔

شاپر میں درمیانے سائز کا ایک شوارما تھا۔

شوارما دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہوئی ہاں اسے شوارما بہت پسند تھا لیکن انکے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ایک وقت کا کھانا بنا سکیں تو پھر یہ وہ کہاں سے لے آیا تھا۔

آپی آپکا فیورٹ ہے نا دیکھیں امی کے لیے فروٹ چاٹ لایا ہوں۔

اس نے فروٹ چاٹ والا شاپر اسے دیکھاتے ہوِے پر جوش انداز میں بتایا تھا۔

تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئیں۔

اسکے چہرے پر نظریں جمائے وہ حیرت سے بولی۔

نائلہ نے بھی بیٹے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آپی آپ تو جانتی ہیں میری ڈرائنگ کتنی اچھی ہے کلاس کے لڑکوں کو بنا کر دی تھی تو انہوں نے مجھے بدلے میں پیسے دیئے۔

نائلہ کے پاس بیٹھتا بنا اس سے نظریں ملائے وہ بولا تھا۔

ہیر بھی پاس رکھی پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھی۔

آپی کھائیں نا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے ہنوز خاموش بیٹھا دیکھ کر وہ بولا تھا۔

اپنے لیے کیا لائے ہو۔

اسے خالی ہاتھ دیکھ کر وہ پوچھنے لگی۔

آپی آپ اکیلی ہی شوارما کھانا چاہتی ہیں کیا۔

وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔

وہ مسکرائی۔

پھر شوارمے کے دو پیس کر کے ایک پیس اس کی طرف بڑھا گئی۔

نائلہ بیگم نے گہرا سانس لے کر دونوں کو شوارما کھاتے دیکھا۔

فروٹ چاٹ گود میں ہی رکھے وہ نمی لیے آنکھوں سے اپنے بچوں کو دیکھ رہیں تھی جن کے چہرے حالات کی چکی میں پیس کر تبدیل ہو چکے تھے۔۔

ہیر شوارما کے چھوٹے چھوٹے لقمے لیتی خیام کے مرجھائے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

میں سونے جا رہا ہوں شام تک مجھے کوئی نا جگائے۔

ان کو خبردار کرتا وہ کمرے کی جانب بڑھا۔

ہوم ورک نہیں کرو گ ؔے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایسے ہی پوچھ بیٹھی۔

نہیں وہ سکول میں ہی کر لیا تھا۔

وہ اسے جواب دیتا کمرے میں چلا گیا۔

امی یہ قمیض مجھے دیں میں اسکی تڑپائی کر دوں گئی۔

انہیں تڑپائی کرتا دیکھ کر وہ بولی۔

اچھا تم تڑپائی کر دو تب تک میں دوسرا سوٹ شروع کر لیتی ہوں جتنے جلدی سلائی ہوں گئے پیسے ملنے کی امید بھی جلدی ہو گئی نا۔

اس سے کہتیں وہ شاپر سے دوسرا کوئی سوٹ نکال کر کاٹنے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

خاموش نگاہیں ان پر جمائیں وہ انہیں دیکھتی رہی تھیں۔۔۔

سردار غاذان کیا میں آپکے روم میں آجاؤں۔

ملازم کے ہاتھ سے کوٹ لے کر پہنتا وہ چونک کر دروزے میں کھڑی بلا جو دیکھنے لگا۔

جو آج چہرے پر معصوم سے تاثارت لیے کھڑی تھی۔۔

آجاؤ

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گہری سانس لے کر کہتا وہ خود پر پرفیومز کا بے دریغ استعمال کرنے لگا تھا۔۔

میں اب آپکو تنگ نہیں کروں گئی آپ نا مجھے اپنی مما کا نمبر دے دیں۔۔

بنا کوئی اور بات کیے وہ ڈائریکٹ مطلب کی بات پر آئی تھی۔۔

مطلب اب میری مما کو تنگ کرنا چاہتی ہو۔

کلائی پر براون واچ پہنتا وہ طنز سے بولا۔

نہیں میں تو ان سے دوستی میرا مطلب ہے مصر کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں وہ اصل میں اس پر ہمیں ایک سائمنٹ ملی ہے۔

نظریں اسکے شاہانہ کمرے پر جمائے وہ پر اعتماد انداز میں بولی۔

سیریسلی!

آئی برو اچکا کر بولتا وہ اسے ٹھٹھکا گیا تھا۔

جی!

وہ پریشانی سے بولی۔

کتنے لوگوں کی باتیں چھپ چھپ کر سنتی ہو۔

اس کے قریب آتا وہ سرد لہجے میں بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی!

پیسینہ صاف کر کے وہ حیرت سے بولی۔

میری شادی میرے ماموں کی بیٹی فبیہا سے طے ہے مائے سویٹ لٹل ڈول۔

مسکراتے لہجے میں اسے جتاتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

جبکہ وہ شرمندگی سے ہونٹ بسور کر رہ گئی۔۔

افففففف ایک نہیں دو ڈائنیں ہیں میرے راستے میں، میں معصوم ان چالاکوں سے کیسے نمٹ سکتی ہوں۔

کمرے کی چیزوں کو دیکھتی ہوئی وہ غصے سے بولی تھی۔۔

گلابی دوپٹہ سر پر لیے وہ پیدل چلتی آج کام کی تلاش میں نکل آئی تھی کہ گزارا بھی تو کرنا تھا۔

ہاں اب یہ تھا کہ ایک دو وقت کا کھانا انہیں میسر تھا لیکن ان پیسوں سے وہ کپڑے جوتے نہیں خرید سکتے تھے بجلی تو ان کے گھر سے کب کی بجھ چکی تھی بل کے لیے پیسے ہوتے تو لائٹ جلتی نا گرمیوں کے دن تھے اسے کام کر کے میٹر دوبارہ سے لگوانا تھا اسے محنت کرنی تھی۔۔

ایک دو گھروں میں کام کہا تھا اس نے لیکن انہوں نے اسے رکھا نہیں تھا یہ کہہ کر بی بی تم بیمار لگتی ہو کام کیا خاک کرو گئی علاج کرواپہلے اپنا پھر کام کرنا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں آئی نمی ہاتھوں سے پونچھتی وہ رکی اسکے سامنے ایک بوڑھی عورت بھیک کے لیے ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔

ہیر نے اس بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے بیگ سے دس روپے نکال کر دیئے۔

وہ عورت دس روپے لیتی ہوئی گریبان سے بندھی پوٹلی میں ڈالنے لگی اسکی پوٹلی سے جھانکتے ہزاروں کے نوٹ اسے ٹھٹھکا گئے تھے۔

وہ عورت اب کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔

اس عورت کو تاسف سے دیکھتی وہ آگے چلتی رکی آگے روڈ جام تھا شاید کوئی امیر اسامی تھی جسکی گاڑی کے پیچھے بھی گارڈز کی گاڑیاں تھیں تو آگے بھی۔

سر جھکا کر چلتی وہ لوگوں کا ہجوم دیکھنے لگی جو اس شخص کے گاڑی سے باہر آتے ہی اسکے گرد جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔

وائٹ سوٹ اوپر بلیک واسکٹ پہنے کلائی پر باندھی بروان واچ وہ ہاتھ اٹھائے لوگوں کی محبت کا جواب دے رہا تھا۔

البتہ چہرے پر بیزاری تھی تیمور صاحب بھی ساتھ تھے جو اسے خوش اخلاقی سے پیش آنے کا کہہ رہے تھے۔

لوگوں سے بات کرتا وہ اسے زہر لگا تھا آخر اس نے کیا کیا تھا ان جیسے غریبوں کے لیے۔

اسکے قدم بے ساختہ ہجوم کی طرف اٹھنے لگے تھے۔

چہرے پر درد والے تاثرات چھا گئے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اتنے لوگوں میں اسکا آگے بڑھنا مشکل تھا

لیکن اس نے آگے بڑھنا تھا تاکہ اپنے سردار کو بتا سکے کہ اسکی ریاست کے لوگ بھوک وافلاس سے مر رہے ہیں آخر وہ کیوں نہیں غریبوں کے لیے کچھ کرتے سارے سوکھ امیروں کے لیے ہی تو ہیں۔

وہ راستہ بناتی بہت مشکل سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ ناممکن تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ آگے بڑھنے کی تدبیر سوچنے لگی تھی اسکے گارڈاب لوگوں کو ہٹانے لگے تھے۔

بے بسی سے وہ ہونٹ بھینچے سردار کو دیکھنے لگی تھی۔

غازان تیمور خان۔۔

وہ جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا کسی کی سپیکر سے آتی بلند آواز پر اسے رکنا پڑا تھا۔

وہ حیرت سے پلٹا تھا۔

سب لوگ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگے تھے جو سردار لگانا شاید بھول گئی تھی ریاست میں اسے جرم سمجھا جاتا تھا۔۔

آنکھوں سے براون شیڈ کا چشمہ ہٹاتا وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگا تھا وہ اسکی طرف بڑھ رہی تھی لوگ خود بخود اب اسے راستہ دیتے جا رہے تھے کہ یہ بھلا کون تھی جو سردار کو غازان تیمور کہہ رہی تھی۔

مائیک اس نے ایک رپورٹر سے لیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیمور صاحب سمیت سب نے اسے گھورا۔

سردار غاذان آنکھیں سکیڑے اسے لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

آپ کو سرادر میں نے کیوں نہیں کہا پوچھیں گئے نہیں۔۔

اسکے سامنے آتی بناڈرے جھجھکے وہ بولی تھی پتا نہیں اس کمزور لڑکی میں اتنی ہمت کیسے آگئی تھی یا شاید حالات نے اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اے لڑکی زبان سنبھال کر بات کرو تم جانتی ہو تم کس سے مخاطب یو۔

سرادر کے پیچھے کھڑے شخص نے غصے سے اسے ٹوکا۔

جانتی ہوں میں کس سے مخاطب ہوں لیکن کیا یہ جانتے ہیں میں کون ہوں؟

وہ الٹا ان سے سوال پر اتر آئی تھی۔

اب سب لوگ اس لڑکی کو حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

سردار غاذان نے بنا کوئی تاثر چہرے پر سجائے اس لڑکی کو آئی بروا چکا کر دیکھا جیسے پوچھا ہو کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔

میں انکی ریاست کی ایک معمولی سی لڑکی ہوں جسے یہ نہیں جانتے لیکن وہ جانتی ہے کیونکہ وہ ہمارے سردار جو ہوئے وہ سردار جو سردار بننے سے پہلے بہت سے عہد لیتا ہے جن میں مین عہد یہ ہوتا ہے کہ انکی ریاست میں کوئی بھوکا نہیں سوئے گا کوئی بھوکا نہیں رہے گا یہ سب کی مدد کریں گئے یہ غریوں کو کام دیں گے ان کا خیال رکھیں گے ان پر سب

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے زیادہ حق ہم غریوں کا ہے لیکن یہ اپنا عہد بھول چکے ہیں تو میں کیوں مانوں انہیں سردار جب میں اور میرے گھر والے روز بھوکے سوتے ہیں میں ہی کیوں یہاں پر بہت سے میرے جیسے روز بھوکے ہی سوتے ہیں تو وہ کیوں مانیں انہیں سردار۔۔۔

اسکی آواز میں چھپا درد وہاں کوئی سمجھنے والا نہیں تھا سوائے اس شخص کے جو اسکے چہرے پر چھائے گہرے غم کے بادل دیکھ رہا تھا۔

تیمور صاحب اس لڑکی کی خبر لینے آگے بڑھنے لگے تھے جب سردار غاذان نے انکا ہاتھ تھاما۔

انہوں نے مجھے پر ایک احسان کیا جو مجھے یاد ہے ایک بار میرے کہنے پر انہوں نے مجھے نوکری دلوائی لیکن مجھ غریب پر چوری کا الزام لگا کر مجھے وہاں سے نکال دیا گیا کیا انکا حق نہیں ہم غریوں کی خبر لیتے رہنے کی میں نہیں مانتی آپکو اپنا سردار اس گستاخی کے لیے مجھے ہر سزا قبول ہو گئی۔۔

آخر میں اسکی آواز بھرانے لگی تھی۔

وہاں اسکی آواز کے علاوہ دوسرا اور کوئی شور نہیں تھا۔

سردار غاذان تیمور خان دو قدم چل کر اسکے قریب آرکا تھا۔

کچھ اور بھی کہنا ہے آپکو۔

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وہ سنجیدگی سے اس پوچھ رہا تھا۔

اسکا آپ کہنا ہی ہیر کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کس کمپنی میں جاب ملی تھی آپکو۔

وہ اس معمولی لڑکی کو بھول چکا تھا دن میں وہ بہت سارے لوگوں سے ملتا تھا ایسے وہ عام چہرے والی لڑکی اسے کیسے یاد رہتی۔

سردار آف گروپ کمپنی میں۔

سر جھکا کر وہ بولی۔

احمد۔

اسکے کی پکار پر ایک سوٹ بوٹ آدمی سرعت سے اسکے سامنے آیا تھا۔

انکے گھر کا اڈریس نوٹ کرو۔

اسکے سرد لہجے پر وہ آدمی جلدی سے اسکے گھر کا پتا پوچھنے لگا۔

کچھ سوچ کر بتاتی وہ پلٹنے لگی تھی وہ اتنا کچھ تو کہہ چکی تھی لیکن اب اتنے لوگوں کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ کیا کرتی اسے ایسا کہنے پر مجبور کیا تھا اسکے بھائی نے اسکے ہاتھوں پر پڑے چھالوں نے اسکے دھوپ سے ہوئے سانولے رنگ نے جو انہیں تو یہ کہتا تھا کہ وہ سکول جاتا ہے لیکن اسکا حولیہ صاف بتاتا تھا وہ سکول نہیں جاتا کیا وہ اپنی بہن کو بے وقوف سمجھتا تھا اسکا تھکا وجود اسے خون کے آنسو رولاتا تھا لیکن وہ بتاتا بھی تو کچھ نہیں تھا آخر وہ کیا کرتی کہاں جاتی آج سردار کو دیکھ کر پتا نہیں اس میں اتنی ہمت کیسے آگئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک منٹ محترمہ۔

اسے پلٹتا دیکھ کر وہ اسے پکارتا ہوا ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا بولتا اسکی طرف متوجہ ہوا تیمور صاحب نے کافی غصے سے اپنے خود سر بیٹے کو دیکھا جس پر انکار نگ کم ہی چڑھا تھا انہوں نے شاید غلطی کر دی تھی اسے سردار بنا کر لیکن کیا کرتے آخر یہ پگڑی اسی کے سر جانی تھی گھر کا بڑا بیٹا جو تھا۔

ایک منٹ محترمہ۔

اسکی گھمبیر بھاری آواز ہیر کو ڈرا گئی تھی کیا وہ اسے کوئی سزا دینے والے ہے یا پھر تھپڑ نا مارے دے۔

دل میں خوف کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔

یہاں سے بھاگ جا ہیر کہی یہ پولیس کو ہی نا دے دیں۔۔

دل میں سوچتی وہ بنا اس کی طرف پلٹتی ہوئی تیز قدموں سے جانے لگی تھی جب اسکا آدمی سرعت سے ہیر کے سامنے آیا تھا۔

ہیر نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

کیا نام ہے آپکا۔

اسکے سامنے آکر رکتا وہ بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

ہیر کی سانسیں رکنے لگیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لوگ حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ایک آسمان تو دوسرا زمین وہ شخص دیکھنے میں ہی آن بان والا لگتا جیسے پیدا ہی سرادری کرنے کے لیے ہوا ہو۔

ہیر رضا۔

دھیمے سے لہجے میں نام بتاتی وہ اس گھڑی کو کوسنے لگی تھی جب وہ اسکے سامنے آئی تھی۔۔

چلیئے میرے ساتھ۔

گاڑی کی جانب بڑھتا وہ دھیمے لہجے میں بولتا گاڑی کے اندر بیٹھ کہ دھوپ بہت تیز تھی حلانکہ اس پر ایک ملازم چھتری تانے کھڑا تھا لیکن دھوپ کی تیز شعائیں اسکی آنکھوں میں چبنے لگیں تھیں اس لیے وہ گاڑی میں بیٹھتا اب اس لڑکی کو دوسری گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہہ رہا تھا یہ سردار کی گاڑی تھی اس پر وہی یا پھر اسکا باپ بیٹھ سکتا تھا۔

آپ مجھے معاف کر دیں میں آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گئی مجھے جانے دیں پلیز۔

کانپتا وجود ہاتھ جوڑے وہ اس شخص کی منت پر اتر آئی تھی۔

کام چاہیئے۔

اسکے سرد لہجے پر وہ ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

پھر کچھ دیر بعد سر ہاں میں ہلا دیا۔

تو پیچھے جو گاڑی ہے اس میں بیٹھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہہ کر وہ گاڑی کا شیشہ چڑھا چکا تھا یہ اس بات کا اشارا تھا کہ وہ مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اس کہی جانا بھی تھا لیکن اس لڑکی مسلہ وہ پہلے سولو کرنا چاہتا تھا۔۔

تیمور صاحب اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے قہر بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

کیا ضرورت ہے ایسے معمولی لوگوں کو منہ لگانے کی اب یہی پکس صبح کے اخبار وغیرہ میں آئیں گئیں کیا وہ لڑکی اس لائیک ہے

کہ تمہارے سامنے کھڑی ہو کر بات چیت کر سکے۔۔

انکے پھنکارتے لہجے پر بنا انہیں دیکھے وہ لیپ ٹاپ اوپن کر گیا تھا جس پر تیمور صاحب نے تیوی چڑھا کر اسے دیکھا تھا

۔۔

بیٹھیں۔۔۔

اسکا خاص ملازم اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ رہا تھا جو دو آدمی اس گاڑی میں سوار تھے وہ پیچھے والی گاڑیوں میں چلے گئے تھے۔۔

ہیر نے مڑ کر اسکی گاڑی کو دیکھا جو سٹارٹ ہوتی آگے بڑھنے لگے تھے۔

میم پلیززز۔۔

خادم محمد کے پھر سے کہنے پر وہ جھجھکتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی سردار غاذان کی گاڑی کا تعاقب کرنے لگی تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھوں کی انگلیاں مڑورتی وہ سخت پریشان تھی۔

یہ مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہیں کہی مار نا دیں لیکن ایسے لگتے تو نہیں ہیں۔

خود سے بڑبڑاتی ہوئی وہ وہ چونکی تھی۔

گاڑی جس جگہ رکی تھی وہ اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

یہ یہاں کیوں لے آئے ہیں مجھے۔۔

وہ اچھل کر رہ گئی تھی سامنے کھڑی عالی شان عمارت کو دیکھ کر۔۔۔

سردار غاذان کے مسلح گارڈز سرعت سے اسکی گاڑی کا ڈور کھولنے بھاگے تھے۔۔

گاڑی سے نکل کر اس نے فون ملا کر کسی سے بات کی پھر آگے کی طرف بڑھا۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں۔

سردار غاذان تیمور خان سے سوال کرنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی لیکن وہ لڑکی سمجھتی تب نا۔۔

تیمور صاحب گاڑی کے اندر ہی رہے وہ اپنے بیٹے کی طرح بے وقوف نہیں تھے جو لوگوں کے مسلے خود سولو کرتے پھرتیں انکے خیال میں انکے بیٹے کی عقل تو گھاس چرنے گئی ہوئی تھی۔

یہ جاب میں نے دلائی تھی آپکو جب تک میں یہاں سے آپکو نا نکالو آپ نے یہاں سے کہی نہیں جانا چلیں اب میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرد لہجے میں کہتا وہ کچھ گارڈرز کو وہی رکنے کا اشارا کرتا اندر کی طرف بڑھا تین چار اسکے پیچھے تھے انہی میں پیر رضا بھی تھی جو قدموں کو گھسیٹتی ہوئی اسکے پیچھے آرہی تھی اتنی زلت و بے عزتی کے بعد اسکا دل اندر جانے کو نہیں چاہ رہا تھا لیکن مجبوری تھی یہ پیٹ کی بھوک بڑے بڑوں کو جھکا دیتی ہے تو وہ تو پھر بھی ادنی سی کمزور سی لڑکی تھی۔۔

آفس ورکر کام کرتے ہوئے چونکے مین اینٹرس زیادہ دور تو نہیں تھی کہ وہ سردار غاذان تیمور کی موجودگی محسوس نا کر سکتے۔۔

سب اپنا کام ترک کر کے ایک دم سے اپنی اپنی چیئر سے کھڑے ہوئے تھے۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وہ سب پر طرائنہ سی نظر ڈال رہا تھا۔

گڈ آفٹر نون سردار۔

سب نے یک زبان ہو کر احترام سے سر جھکا کر اسے وش کیا تھا۔

جواباً گڈ آفٹر نون۔

کہتے ہی وہ ہال کے وسط میں آیا۔۔

اب سب حیرت زدہ سے اسکے پیچھے کھڑی لڑکی کو باآسانی دیکھ سکتے تھے۔

گلابی چادر کو ماتھے تک کھینچ کر لاتی وہ سخت نروس تھی لوگوں کی نگاہوں سے۔

بیس تاریخ کو کتنے پیسوں کی چوڑی ہوئی تھی آفس سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی سرد آواز سب کے دلوں میں خوف کی لہر دوڑا گئی تھی۔

سردار تین لاکھ کی۔

سارا نے سر جھکا کر ادب سے اسے جواب دیا۔

اور کی کس نے تھی۔

اسکے چبتے سوال پر سارا نے پریشانی سے تھوک نگلا۔

جی ہیر رضا نے۔

سارا کے سوال پر اس نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

ہمم ثبوت لاو کہ چوری ہیر رضا نے کی تھی۔

اپنے لیے رکھی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ رکھ کر بیٹھتا وہ سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہوا۔۔

سر ثبوت یہ تھا کہ تلاشی کے وقت پیسے انکے بیگ سے گرے تھے۔

سارا نے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرتے ہوئے اسکے سوال کے جواب میں کہا۔

او کے تو کیا پیسے رکھتے ہوِے اسے دیکھا گیا تھا۔

اسکے سرد سوالات سارا سمیت سب عملے کو پریشان کرنے لگے تھے۔

سب نے اس سہمی سی لڑکی کو دیکھا اسکا کیا رشتہ تھا سردار غاذان سے جو وہ خود چل کر اسکے لیے آئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں سر۔

سارا نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔

ہمم۔

اسکے جواب پر وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا تھا۔

مس ہیر جو آپکی جگہ ہے وہاں پر جا کر بیٹھ جائیں۔

اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ سر اٹھائے حیرت سے سردار غازان کو دیکھنے لگی تھی۔

کیسے ممکن تھا وہ کیا کہہ رہے تھے ہیر کو کچھ بھی سمجھ میں نا آیا تھا۔

ہیر میں آپ سے مخاطب ہوں ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔

واچ میں ٹائم دیکھتا وہ طنز سے اسکے خاموش وجود پر چوٹ کر گیا تھا۔

وہ دھیمے قدموں سے اپنے خالی کیبن کی طرف بڑھی تھی سب کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔

لوگوں کی نظروں سے بچتی وہ اپنے کیبن کی چیئر کے پاس آ کر رکی۔

سردار غازان تیمور خانم۔

وہ جو جانے کے لیے آگے بڑھنے لگا تھا داور کی پکار پر رکا تھا۔

لیکن پلٹا نہیں کہ اسے کام تھا سردار سے سردار کو نہیں جو پلٹنا ضروری سمجھتا۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ ہی تو کہتے ہیں چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دینے چاہئیے آج آپ ہی ایک چوری کرنے والے کو پناہ دے رہے ہیں چیچ سردار غاذان یہ آپ کر رہے ہیں۔

داور نے اسکے سامنے آکر رکتے ہوئے مصنوعی تاسف سے سر جھٹک کر کہا۔

جبکہ وہ سرد مسکان سے سر ہلا گیا۔

ہیر کی آنکھوں میں پھر سے نمی جمع ہونا شروع ہو گئی تھی زلت کا حساس بہت شدید تھا آخر اسکا رب اسکی کب سنے گا ۔

آنسو صاف کر کے وہ اس شان دار شخص کو دیکھنے لگی جو اس آفس میں کھڑا اس آفس کی شان بڑھا گیا تھا۔

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو پناہ تو میں نے کافی چوروں کو دی ہوئی ہے لیکن کیا کروں دینی پڑتی ہے آخر رحم کھانا میری فطرت جو ٹھہری۔

آہستہ سے مسکرا کر طنز سے کہتا وہ داور کو ہونٹ بھینچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ہیر کیا تم نے داور کے پیسے چرائے تھے۔

اسکی طرف پلٹتا وہ دھیمے لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں سردار میں نے نہیں چرائے میں نہیں جانتی یہ پیسے میرے بیگ میں کیسے آئے میں واش روم گئی تھی تو جب میں آئی میرا بیگ نیچے گرا ہوا تھا لیکن میں نے بنا کوئی توجہ دیئے بیگ اٹھا کر ٹیبل پر رکھ دیا۔

بھرائے ہوئے لہجے میں کہتی وہ سب کو پھر سے خود کو دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

او کے بیٹھو اور اپنا کام کرو اور ہاں داور اس کا خیال رکھنا اگر یہ کوئی غلطی کرے تو کنیکٹ می۔۔

گلاسز لگاتا اپنے لگاتار بجتے فون کو بند کر کے جیب میں ڈال کر داور پر طنز کرتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا گارڈز بھی سرعت سے اسکے پیچھے لپکے۔۔

داور اسکی پشت کو دیکھ کر طنز سے مسکرایا۔

آخر وہ جو کنفرم کرنا چاہ رہا تھا وہ کنفرم ہو گیا تھا۔

ہلکی مسکان سے وہ ہیر کو دیکھنے لگا جو دونوں ہاتھ گود میں رکھے ساکت سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

کام کرنے کے یہاں پیسے ملتے ہیں گود میں ہاتھ رکھنے کے نہیں۔۔

داور اسکے ساکت وجود پر طنز کرتا اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

لب بھینچ کر اس نے لوگوں کو دیکھا جو ابھی بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے انکا دیکھنا تو بنتا تھا ناسر دراغاذان تیمور جس سے ملنے کے لیے لوگ ہفتوں اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں وہ خود چل کر اس لڑکی کو اپنے آفس چھوڑنے آیا تھا انکا حیران ہونا بنتا تھا لیکن ہیر سمجھ ہی نا سکی انکے دیکھنے کو،

اسے لگا وہ چوری والے خادثے کی وجہ سے اسے دیکھ رہے ہیں۔۔

گہری سانس لے کر وہ اپنے کمپیوٹر کو آن کرنے لگی۔۔

سردار غاذان تیمور خان۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کا نام سامنے کی دیوار پر بڑے خروف میں درج تھا جس پر وہ نظریں اٹکا کر دیکھنے لگی تھی دل میں کوئی ہلچل سی مچنے لگے تھے جس پر وہ نا سمجھ لڑکی پریشان تھی کہ کہی وہ بیمار تو نہیں ہونے لگی جو دل اتنے زور سے دھڑک رہا ہے۔۔

یہ اس لڑکی کے گھر بھیجوا دینا۔

اپنے خادم کو ایک چیک دیتا وہ آگے بڑھ گیا۔

جبکہ تیمور خان نے کوفت سے اپنی بیٹے کی ہمدرد طبیعت کو کوسا تھا اسکی ماں کی تربیت کے گن اس میں دیکھتے تھے۔

ادھر لاو یہ چیک۔

خادم کے ہاتھ سے چیک لیتے وہ سرد سا بولے تھے۔

لیکن خان یہ چیک تو۔

اپنے سرادر کو کہنا تم یہ چیک پہنچا چکے ہو سمجھے۔

درشتگی سے کہتے وہ آگے بڑھ گئے جبکہ خادم نظریں جھکا کر تاسف سے اس چیک کے ٹکڑے دیکھنے لگا جو وہ جاتے جاتے کر گئے تھے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

امی آپ بابا کو کہیں نا میری شادی سردار سے طے کر دیں میرا حق بنتا تھا ان پر نا کہ اس شائنہ خانم کا ابھی شادی ہوئی نہیں تو ایسے ہمارے گھر دندناتی پھرتی ہے جیسے اسکے باپ کا گھر ہو۔۔

فروٹ کی پلیٹ صاف کرتی وہ اپنی ماں سے بولی۔

نوشین نے قہر بھری نظروں سے اپنی کم عقل بیٹی کو دیکھا۔

پاگل یو گئی ہو یا دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ارے وہ سردار ہے اپنی مرضی کرنے والا اگر اس نے سن لیا نا تو تمہارے ٹکڑے کر دے گا آئی بڑی اس سے شادی کرنے والی ویسے بھی تم اس سے پورے دس سال چھوٹی ہو۔۔

سیب کی فاش منہ میں ڈالتی وہ کوفت سے بولیں۔

مہرینہ نے ماں کو گھورا۔

کیسی ماں ہے آپ کبھی جو میری کوئی فرمائش پوری ہوئی ہو اس قید خانے میں میں بتا رہی ہوں اگر میری شادی سردار سے نہیں ہو گئی تو میں اس شائنہ کی بھی نہیں ہونے دوں گئی۔

مہرینہ کافی بنا کر لاو میری بالکنی میں۔

پیچھے سے آتی آواز دونوں ماں بیٹی کو ساکت کر گئی۔

پریشانی سے وہ پلٹیں تھیں۔

جبکہ وہ حکم صادر کر کے وہاں سے جا چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

امی اب کیا ہو گا۔

ڈر کے مارے وہ بمشکل بول پائی تھی۔

بس اسی وقت سے میں ڈرتی تھی آواز ہے یا سپیکر آہستہ بولا ہی نہیں جاتا کمبخت سے جاواب بھگتو میری بلا سے۔۔

اس پر غصہ ہوتیں نوشین بیگم پریشانی سے کمرے سے ہی چلیں گئیں تھیں۔

آخری بچی سیب کی فاش منہ میں ڈال کر وہ مرر کے آگے جلدی سے آئی بالوں پر برش کیا لپسٹک جلدی جلدی لگائی ایک انگوٹھی پہن کر وہ مرے مرے قدموں سے کچن کی طرف چلی گئی۔۔

جب وہ کافی لے کر آئی تو وہ چینج کر چکا تھا۔

چاکلیٹ کلر کی شرٹ نیچے ہاف وائٹ پینٹ پہنے وہ دونوں ہاتھ ریلینگ پر رکھے سامنے پہاڑوں کی جانب دیکھ رہا تھا چہرے پر سرد سے تاثرات رقم تھے۔

سردار میں آجاوں؟

سر جھکائے وہ معصوم سے لہجے میں پوچھ رہی تھی جس پر اس نے صرف سر ہلایا تھا۔

آپکی کافی۔۔

کافی کاٹرے اسکے سامنے کرتی وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

شکریہ۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی کا مگ اٹھاتا ہوا وہ بولا۔

مہرینہ تم مجھ سے بہت چھوٹی ہو اور نا سمجھ بھی اور میں تمہیں اپنی چھوٹی بہن ہی مانتا ہوں،

کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گئی یہ شادی جیسی خرافات تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں کیسے آئے۔

وہ سامنے دیکھتا ہوا اس سے بہت نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

مہرینہ نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

وہ ناشائنہ مجھے اچھی نہیں لگتی اور دوسری بات اس محل کا کوئی لڑکا مجھے پسند نہیں سوائے آپکے اور امی کہتیں ہیں محل کی لڑکیوں کی شادی انکے اپنے رشتے داروں میں ہی ہوتی ہیں تو مجھے کوئی اچھا ہی نہیں لگا سوائے آپکے اس لیے کہا۔

اسکے معصوم جواب پر وہ کافی کا سپ لیتا مسکرایا۔

اور اگر میں تمہارے لیے خود رشتہ دیکھوں تو اور وہ ہمارے اس محل سے نہیں ہو گا ڈونٹ وری اس لیے اب تمہارے منہ سے میں کوئی بیہودہ بات نا سنوں اپنی پڑھائی پر فوکس کرو جب تمہاری شادی کا ٹائم آئے گا تو لڑکا تمہاری پسند کا لا کر دوں گا۔

ہنوز سامنے دیکھتا وہ اس بار کافی تندہی سے بولا تھا۔

وہ اسکی پشت کو گھورنے لگی۔

سیریسلی میری پسند کا ہی ہو گا نا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس بار وہ اشتیاق سے بولتی اسے غصہ چڑھا گئی تھی کہ وہ کم عقل لڑکی کیا اشارا جس طرف تھا وہ سمجھ چکا تھا۔

دفع ہو جاو میرے کمرے سے اور دروازہ بند کرتے جانا۔

درشتگی سے کہتا وہ مہرینہ کو اچھلنے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ بھاگتے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی۔

بے وقف۔

سر جھٹکتا ہوا وہ بولا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اس لڑکی سے غصے سے پیش نہیں آتا تھا،

اسے وہ معصوم سی گڑیا اپنی بہن ہی لگتی تھی کہ اسکی کوئی بہن جو نہیں تھی۔۔

مہرینہ کو سردار کے روم سے نکلتا دیکھ کر شائنہ رکی۔

مہرینہ اسکے منہ پر بارہ بجتے دیکھ کر ہلکا سا شرمائی۔

وہ ناسردار غاذان کو میرے ہاتھوں کی کافی اتنی پسند ہے کہ کیا بتاوں میں آپکو،

فرمائش کر دیتے ہیں وہ کبھی بھی چاہے رات کا ایک ہی کیوں نا بج رہا ہو۔۔

سر جھکا کر مسکرا کر بولتی وہ شائنہ کو سخت زہر لگی تھی۔

تمہارے ہاتھ کی کافی اور سردار کو پسند نا ممکن سردار کا ٹیسٹ اتنا برا بھی نہیں ہے سو یہ جھوٹ کسی اور سے بولنا تم۔

سینے پر ہاتھ باندھتی وہ طنز سے بولی جس پر مہرینہ غصہ ہوئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ نے کبھی پی جو نہیں اور میں ہر کسی کو اپنے ہاتھ کی اسپیشل کافی پلاتی بھی نہیں ہوں یہ صرف خاص لوگوں کے لیے ہے سمجھی شائنہ خانم جی۔

اس بار مسکر کر کہتی وہ پھر سے شائنہ کو آگ لگا گئی تھی۔

مہرینہ دروازہ بند کرنے کو کہا تھا تم سے لیکن تم ایک نمبر کی نکمی ہو۔

پیچھے سے آتی سرادر کی آواز پر وہ اچھل کر رہ گئی تھی چونک تو شائنہ بھی گئی تھی۔

مہرینہ نے وہاں سے بھاگ جانا ہی مناسب سمجھا تھا اسلیے وہ پل میں وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی۔

سردار دروازہ بند کر چکا تھا۔

سردار غاذان کے لیے مجھے سو خون کرنا پڑے تو یہ شائنہ گھبرائے گئی نہیں تو مہرینہ تم کس کھیت کی مولی ہو تمہیں بہت جلد میں مزہ چکھاوں گئی ویٹ کرو زرا تم۔۔

نفرت سے بڑبڑاتی ہوئی وہ آگے کی طرف بڑھ گئی۔

آفس میں سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا اب کوئی اس سے طنز سے بات نہیں کرتا تھا وہ جانتی تھی کس کے ڈرے سے داور سے اسکی ملاقات نہیں ہوئی تھی اس دن کے بعد سے شہنام صدیقی بھی بزنس ٹوور سے لوٹ آیا تھا سو آفس کا ماحول بہتر تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج اسے سات ہزار سیلری ملی تھی وہ جانتی تھی اسکی سیلری دس ہزار ہے لیکن اسے صرف سات ہزار ہی دیئے گیے تھے اس نے چپ چاپ لے لی کہ کچھ نا ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔

اخراجات زیادہ تھے تو سیلری کم۔

سوچ کی تفکرات اسکے چہرے سے جھلکنے لگے تھے۔

ان پیسوں سے گھر کا سودا لوں یا پھر کپڑے۔

وہ پریشانی سے بینچ پر بیٹھ گئی۔

بازار دس قدم کے فاصلے پر تھا۔

گہری سانس لیتی وہ سستے بازار چلی آئی یہ بازار کہنے کو ہی سستا تھا چیزوں کے ریٹ یہاں بھی آسمان کو چھو رہے تھے۔

سستے سے دو سوٹ امی کے خیام کے تین سوٹ اپنا بھی ایک سوٹ لے کر اب وہ پیسوں کا حساب لگاتی پریشان ہو گئی اس تنخواہ سے اس نے کتنی امیدیں باندھی تھیں۔

لیکن اب اسکے پاس صرف چار ہزار تھے۔

مختیار چچا کی دکان سے سودا لے لوں گئی۔

شاپر پکڑ کر وہ پیدل ہی گھر جانے والے راستے کی طرف چلنے لگی یہ دوسرا راستہ تھا اس راستے سے وہ پہلے بھی ایک بار آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیسوں کا حساب لگاتی وہ چل رہی تھی جب راستے میں اینٹوں کی بھٹی آئی۔

وہ

اینٹوں کی بھٹی دیکھتی ہوئی چل رہی تھی جب اسکے قدم اپنی جگہ ساکت رہ گئے تھے ہاتھ میں پکڑے شاپرز زمین بوس ہوئے تھے۔

بہت سے بے حال مزدوروں میں ایک مزدور اسکا چھوٹا سا بھائی تھا جو پرانے سے کپڑے پہنے سر پر بہت سی اینٹیں اٹھائے ہوئے چل رہا تھا دھوُپ بہت تیز تھی جس سے اسکے وجود سے پسینا کافی مقدار میں بہہ رہا تھا۔

آنکھیں چھم چھم برسنا شروع ہو گئیں تھی اسکا لاڈلا بھائی جو ہل کر کچن سے پانی تک پینے نہیں جاتا تھا وہ سر پر اتنا اتنا بھار لادے ہوئے تھا اسکے بھائی کا سفید رنگ کیسے کالا پڑا تھا وہ جان چکی تھی۔

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی آتے جاتے لوگ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھتے جاتے۔۔

ّخیام کافی دور تھا اس لیے اپنی آپی کو فیکھ نہیں سکا تھا وہ۔

نیچے بیٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے شاپر اٹھاتی وہ گھر جانے والے راستے کی طرف دوڑ گئی تھی کہ اسکی حالت اس سے دیکھی نا گئی وہاں مردزات کی کثرت تھی وہ چاہ کر بھی وہاں جا نا سکی۔

سارے راستے وہ روتی آئی تھی آنکھیں سرخ انگارہ ہو چکیں تھی تو ہونٹ سوج گئے تھے۔

شاپر باہر چائی پائی پر رکھتی وہ چھوٹے کمرے میں چلی آئی۔

دروازہ بند کر کے وہ فرش پر ہی بیٹھ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شک تھا کہ وہ سکول نہیں کہی اور جاتا ہے لیکن اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسکا بھائی اتنی سخت مزدوری کرتا ہو گا۔

ہائے اللہ میں کیا کروں کہاں جاوں میرا بھائی۔۔

سینے پر ہاتھ مارتی وہ روئے جا رہی تھی اسے خود سے زیادہ خیام عزیز تھا تو وہ کیسے اسے اس حالت میں دیکھ سکتی وہ تو اسے کوئی بہت بڑا آفسر بنانا چاہتی لیکن اسکا بھائی تو کتنے دنوں سے سکول ہی نہیں جا سکا تھا۔۔

شام کو خیام گھر آیا تو وہ مٹر نکال رہی تھی آنکھیں رونے کی بھرپور چغلی کھا رہی تھیں نائلہ بیگم نے کچھ نا پوچھا کہ شاید وہ خود ہی بتا دے۔۔

خیام کے دونوں ہاتھوں میں بھرے ہوئے شاپرز تھے۔

کیا آج پھر کسی بچے کی ڈارئنگ بنائی تھی۔

ہنوز مٹر نکالتی بنا اسے دیکھے وہ ضبط سے بولی۔

خیام کے مسکراتے ہونٹ ساکت ہوئے پھر زور سے سر ہلا گیا تھا۔

کیا لائے ہو۔

اسے پانی پیتا دیکھ کر وہ بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرایا۔

آپکے لیے سوٹ امی کے لیے چپل اور پکانے کے لیے مرغی لایا ہوں۔

وہ شاپر اسکے سامنے کرتا ہوا بولا۔

اپنے لیے کیا لائے ہو۔

آلو چھیلتے ہوئے وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

اپنے لیے اگلی بار لے آوں گا نا۔

وہ سر جھٹکتا ہوا بولا۔

نائلہ نے غور سے ہیر اور خیام کو دیکھا۔

خیام یہ جو تم لڑکوں کو ڈرائنگ بنا کر دیتے ہو تو وہ کتنے پیسے دیتے ہیں تمہیں۔۔

سبزی ٹوکڑی میں ڈال کر دھوتی ہوئی وہ مصروف سے انداز میں بولی۔

خیام نے گھبرا کر اپنی آپی کو دیکھا۔

کوئی سو کوئی دو تین سو۔۔

چارپائی سے اٹھتا ہوا وہ دھیمے لہجے میں بولا جسم تھکاوٹ سے چور تھا لیکن آپی کے سوال ختم ہی نہیں ہو رہے تھے

۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمممم۔

ٹوکڑی کو میز پر رکھتی وہ اسکے سامنے آئی تھی۔

خیام نے خوف سے اپنی آپی کے انداز کو دیکھا۔

نائلہ کچن میں چلی گئی تھی سبزی پکانے۔۔

شرم تو نہیں آتی نا آپی سے جھوٹ بولتے ہوئے۔

اسکا کندھا پکڑتی ہوئی وہ سپاٹ لہجے میں بولتی خیام کو ٹھٹھکا گئی تھی۔۔

دیکھا تمہیں آج ڈرائنگ بناتے ہوئے۔

خیام خوف سے دو تین قدم پیچھے سرکا تھا اسکے لہجے پر۔

کس کی اجازت سے تم نے یہ کام کیا مجھ سے اجازت لی تھی یا پھر امی سے بولو چپ نا رہو۔

اسکے چلانے پر نائلہ بھی بھاگتی ہوئی باہر آئی۔

آپی۔

خاموش۔

اب کے وہ کافی غصے سے بولی تھی۔

بیٹا کیا ہوا کیا کیا ہے خیام نے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نائلہ نے پریشانی سے پوچھا۔

امی یہ سکول نہیں اینٹوں کی بھٹی پر جا کر مزدوری کرتا ہے سارا سارا دن کام کرتا ہے ہمارے لیے بڑا جو ہو گیا ہے۔

نائلہ بیگم کے کندھے پر سر رکھ کر کہتی وہ رو دی تھی۔

نائلہ نے ساکت نظروں سے اپنے بیٹے کا مڑ جھایا چہرہ دیکھا۔

جسکی آنکھوں میں نمی منڈلانے لگی تھی۔

خیام!

نائلہ یہی کہہ سکی تھی۔

خیام سر جھکائے چارپائی پر بیٹھ گیا۔

خیام تمہاری آپی مر گئی تھی جو تم اتنا سخت کام کرتے رہے ہم تو تمہیں پڑھا لکھا دیکھنا چاہتے تھے میں تو کچھ بن نہیں سکی لیکن ہم تمہیں ترقی کرتا دیکھنا چاہتے تھے کیوں کیا تم نے ایسا۔

نائلہ بیگم کرسی پر دھڑم سے بیٹھ گئی جبکہ وہ اسکے قدموں میں بیٹھتی ہوئی نم زدہ لہجے میں پوچھنے لگی تھی۔

خیام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی میں کیسے پڑھتا جب آپ اور امی بھوکے سوئیں کچھ کھانے کو نا ہو میں کیسے سکول جاتا امی کہتی ہیں میں اس گھر کا چراغ ہوں لیکن آپی میں کیسا چراغ ہوں جسکے ہوتے ہوئے آپ اندھیروں سی زندگی جی رہی ہیں میں کیسے آپکو امی کو بھوکا دیکھتا مجھے کرنا پڑا آپی کرنے دیں مجھے مزدوری کم از کم ایک دو وقت کی روٹی تو نصیب ہو جاتی ہے۔

آپی کے سر پر سر رکھے وہ بھرائے لہجے میں بولتا نائلہ اور ہیر کا دل چھلنی کر گیا تھا۔

خیام تمہیں کوئی ضرورت نہیں میرے ہوتے یہ کام کرنے کی میری نوکری لگ چکی ہے مجھ سے وعدہ کرو آئندہ تم یہ کام نہیں کرو گئے صرف سکول جاوگے پڑھو گئے تاکہ ہم اچھے دنوں کی امید رکھیں۔

اسکا سر چومتی وہ نمی لیے لہجے میں بول رہی تھی جبکہ نائلہ آنسو صاف کرتی اپنے دونوں بچوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

لیکن آپی۔۔۔

کچھ نہیں خیام تمہیں میری قسم تم کل سے اس کام پر نہیں جاوگے پڑھو گئے نام کماو گئے تمہیں اپنی آپی سے وعدہ کرنا ہو گا میں تو اگلی تنخواہ میں تمہارا سکول بدلنا چاہ رہی تھی تاکہ تم اچھے سے اپنی پڑھائی کو سرانجام دو ابو کا نام روشن کرو

۔۔۔

اسکے سخت ہوتے ہاتھ تھامتی وہ محبت سے بولی آخر میں اسکے ہاتھوں پر ہونٹ رکھے۔

وہ سر ہلاتا مسکرایا جواباً وہ بھی اپنی آپی کے ہاتھ ہونٹوں اور آنکھوں سے لگا گیا۔۔

نائلہ آنسو صاف کرتی ان دونوں بہن بھائی کو محبت سے دیکھتی مسکرا کر دیکھتی دوبارہ کچن میں چلی گئی۔۔

دیکھو میں تمہارے لیے کیا لے کر آئیں ہوں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلیک پھولا ہوا شاپر اسکی طرف بڑھاتی ہوئی وہ آئی بروا چکا کر بولی۔۔

خیام نے اشتیاق سے شاپر کھولا پھر مسکرایا۔۔

اچھا ابھی آرام کرو پھر شام کو پیسے لے جا کر مختیار چچا کی دکان سے سودا لے آنا۔

اسکے بال سنوار کر کہتی وہ کچن میں چلی گئی۔

سرادر غاذان تیمور خانم!

بہت جلد تمہاری زندگی کے برے دن لانے والا ہوں میں یہ سرداری کی پگڑی جس پر تمہیں بہت ناز ہے بہت جلد تم سے چھیننے والا ہوں میں۔

بیئر کے آہستہ آہستہ گھونٹ بھرتا وہ تیش سے اسکے نام کو دیکھتا ہوا بولا۔

آخر ایک مصر پلٹ کو چاچا جان کیسے پگڑی دے سکتے ہیں جبکہ اسکا اصلی خقدار تو میں تھا اب بس بہت ہوا اب تمہیں مزہ چکھانے کا ٹائم آگیا ہے۔۔

موبائیل میں کسی کا نمبر ملاتا وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

رانا سردار کو ٹھکانے لگانے کا ٹائم آچکا ہے تیاری پکڑ لو۔۔

بے فکر رہو داور اس سے بہت سے حساب نکلتے ہیں بری موت دوں گا اسے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رانا مشتعل ہوتا پھنکارا۔۔

اونہہ ابھی جان سے نہیں مارنا ایسا کرنا ایک گولی ٹانگ اور ایک گولی بازوں پر مار دینا کچھ دن بستر پر ہے گا تو ہم بھی سوکھ سے رہیں گے۔۔

داور نے کہتے ہی فون بند کر دیا اب آنکھوں میں ایک چمک سی تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھا وہ فون یوز کر رہا تھا جب وہ چونکا تھا۔

چاروں طرف چونکنا نظروں سے دیکھتا وہ دوبارہ موبائیل پر ماں کو میسج کرنے لگا۔۔

وہ پھر چونک اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہو۔

موبائیل سے نظریں ہٹا کر اس نے باہر دیکھا گارڈز اسکی گاڑی کے پاس چوکنا سے کھڑے تھے۔

وہ موبائیل پاکٹ میں ڈالتا ہوا باہر نکلا تھا۔۔

دشمن کو موقع مل چکا تھا اپنا کام کرنے کا۔۔

بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ بہت خوبصورت لگ رہا۔

فون کی بیل پر وہ موبائیل پاکٹ سے نکالتا مسکرایا۔

اسکے جگری دوست کا میسج تھا آخر مسکرانا تو بنتا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاں اسیر کیسے ہو۔

فون کان سے لگاتا وہ خوش اخلاقی سے بول رہا تھا۔

ہاہاہا۔۔۔

اسکے مسکرانے سے اسکی گالوں میں پڑتے گھڑے نمایاں ہونے لگے تھے۔

آتے جاتے لوگوں نے حیرت سے اس حسن کے مجسمے کو دیکھا تھا۔

جو بے فکری سے اپنے یار سے گفتگو تھا۔

تمہارے لیے میں صرف غاذان ہوں نا کہ سردار خانم۔

گاڑی سے ٹیک لگاتا وہ اپنے یار کو کہہ رہا تھا جب سامنے سے ایک دم سے دھواں سا آنے لگے تھا۔

اونہہ۔۔

وہ فون بند کرتا کھانسنے لگا تھا کہ اسے دھول مٹی اور دھواں سے سخت الرجی تھی۔۔

سب گارڈز اسی طرف متوجہ ہو گے تھے یہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

تب ہی اچانک ایک سنسناتی ہوئی گولی سردار غاذان کا کندھا چیڑ گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گولی کے آواز پر گارڈز ایک دم سے حرکت میں آتے پریشانی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے فائر پر فائر کرنے لگے کہ حملہ آور کو مزید وار کرنے کا موقع ہی نا مل سکا تھا۔۔

سردار گاڑی میں بیٹھیں اور تم لوگ پتا کرو سردار پر کس نے حملہ کیا ہے اسکی یہ جرت وہ ہمارے سردار پر حملہ کرئے۔۔

محمد حادم اسے گاڑی میں بیٹھاتا گارڈز پر اونچی آواز میں چیخا تھا۔

اسکی وائٹ شرٹ سرخ خون سے لگاتار رنگنے لگی تھی۔

کندھے پر ہاتھ رکھے وہ سخت تکلیف میں تھا۔۔

لیکن چلایا کراہا نہیں کہ ایک سردار کو ایسی چھوٹی چھوٹی مشکلات کا سامنا ہر روز کرنا پڑتا تھا۔

سردار آپ کو زیادہ تکلیف تو نہیں ہو رہی آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔

خادم پریشانی سے اسکے بہتے خون کو دیکھتا ہوا بد حواسی سے بولا۔۔

میں ٹھیک ہوں خادم۔۔

لب بھینچ کر وہ بہت ضبط سے بولا تھا۔

خادم اسے ریاست کے سب سے بڑے ہسپٹل لایا تھا اس کے پہنچتے ہی پیچھے گاڑیوں کی قطار جمع ہونے لگی تھی۔

اسکا باپ تینوں چچا رشتے دار معزز شخصیات نیوز رپورٹر پولیس والے سب وہاں پہنچ چکے تھے،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہسپٹل میں پیر دھرنے کی جگہ نہیں بچی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز پر بہت پریشر آچکا تھا۔

انہوں نے کندھے سے گولی نکال کر اسکی ڈریسنگ کر دی تھی اور ایک خون کی ڈرپ لگا دی،

وہ ایک بار بھی بے ہوش نہیں ہوا تھا ڈاکٹر کو بھی اس نے کہہ دیا تھا اسے بے ہوشی کا انجیکشن نا لگایا جائے۔۔

ڈاکٹر حیران تھے اسکی ہمت پر۔۔

وہ اب بہتر تھا پولیس اسکا بیان لے کر جا چکی تھی انہوں نے دعوا کیا تھا ایک دو گھنٹے میں وہ مجرم کو ڈھونڈ لیں گئے لیکن وہ زندہ ہوتا تو پکڑتے نا۔۔۔

تیمور صاحب بیٹے کا صدقہ دے کر اسکے پاس آئے انہیں پریشان دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔

کم آون ڈیڈ آپکا سردار بیٹا اتنا کمزور نہیں کہ ایک گولی کھا کر مر جائے سو خود کو سنبھالیں۔

انہیں مسکرا کر تسلی دیتا وہ زرا سا اونچا ہوا۔

لیٹے رہو پہلے ہی خون بہت بہہ گیا ہے، تمہارا خون بہانے والے کا ایک ایک خون کا قطر نچوڑ لوں گا میں، دیکھنا تم۔

درشتگی سے کہتے وہ بیٹے کے پاس بیٹھے۔

اس نے صرف سر ہلایا۔

اسکا روم فل پھولوں سے بھر چکا تھا کمرے میں کوئی جگہ نہیں بچی تھی جہاں پھول نا پڑے ہوں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے ملنے والوں نے اس پر چھاں سی
کی ہوئی تھی۔۔

امی کی بلیڈ پریشر اور شوگر کی دوائیں ختم ہو گئیں تھی اس لیے وہ آج دفتر سے جلدی آکر انہیں سردار خانم ہوسپٹل لے آئی تھی۔۔

اس ہوسپٹل میں صرف چیک کرنے کی فیس لی جاتی تھی باقی دوائیں اور علاج مفت میں ہوتا تھا۔

امی کو چیک کروا کر وہ انہیں رکشا میں بٹھا کر خود اندر بنے میڈیس سٹور کی جانب چلی آئی۔۔۔

وہ وی آئی آپی کوریڈور سے گزرتی ہوئی ٹھٹھکی تھی۔

شیشے کا ڈور کھلا ہوا تھا اندر بیٹھے شخص کو دیکھ کر وہ وہی تھم سی گئی تھی۔

وہ نیم دراز سا سامنے بیٹھی شخصیات کی باتوں پر سر ہلا رہا تھا چہرے پر بڑی بیزاری سی تھی۔۔

یہ یہاں کیوں ہیں کیا یہ بیمار ہیں۔۔

وہ پریشانی سے بڑبڑاتی ہوئی اسکے دروازے کے سامنے کھڑے گارڈز کی طرف بڑے ساختہ پن سے آئی تھی۔

سنیں۔

وہ جھجھک کر انہیں مخاطب کر بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی۔۔

ایک گارڈز نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

سردار غاذان تیمور کو کیا ہوا ہے یہ ہسپٹل میں کیوں ہیں۔

اسکے نروس لیے انداز پر ایک گارڈز نے اسے غور سے دیکھا۔۔

سردار کو کل رات گولی لگی تھی آج تو وہ گھر جانے والے ہیں کای آپ نیوز یا خبریں نہیں پڑتی۔

ایک گارڈز نے بڑے نرم لہجے میں اس چھوٹی سی لڑکی کو بتایا۔۔

اسکا دل دھک دے رہ گیا۔۔

گولی۔۔

وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی صدمے سے بولی۔

ہاں جی اب وہ بہتر ہیں۔

اسی گارڈز نے پھر سے بتایا۔

اندر پڑے پھولوں کو دیکھتی قدم گھسیٹتی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ باہر گارڈن میں آکر رکی تھی۔

انہیں گولی لگی تو میرا دل اتنا پریشان کیوں ہوا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پریشانی سے بینچ پر بیٹھتی ہوئی وہ بولی۔

پانچ منٹ بعد ہمت مجتمع کرتی وہ وہاں سے اٹھ کر گارڈن میں لہلہاتے ہوئے پودوں کے پاس آئی۔۔

اودھ کھلا خوبصورت سرخ پھول توڑ کر وہ بڑے بے ساختہ پن سے عمارت کی طرف بڑھنے لگی تھی یہ حرکت بڑی بے ساختہ تھیاس چھوٹی سی معصوم لڑکی کی اسکا دل کیا وہ بھی سردار کو کچھ دے۔

باتیں کرتے گارڈز پھر سے چونکے اس غریب لڑکی کو سامنے کھڑا دیکھ کر۔۔

جی بی بی اب کیا ہے۔

ایک اکھڑ گارڈز نے پوچھا۔

اس نے اس گارڈ کو اگنور کیا اور دوسرے گارڈ کی طرف آئی۔۔

بھائی یہ پھول آپ سردار غاذان کو دے دیجئیے گا پلیز ز ز۔

پھول اس حیرت سے دیکھتے آدمی کو پکڑا کر وہ وہاں سے بھاگ نکلی تھی دل نے شور جو مچانا شروع کر دیا تھا۔

پھینک دے یہ حقیر سا پھول، سردار کو بھلا اس پھول کی کیا ضرورت۔

وہ اکھڑ گارڈ نخوت سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ ایک امانت ہے میرے پاس میرا کام ہے امانت کو اس کے خقدار کے پاس پہنچانا اب وہ خقدار چاہے تو رکھے یا پھر پھینک دے یہ ان پر ہے اور دوسری بات پھول حقیر نہیں ہوتے اُس ایک پھول کو ملا کر ہی پورا ایک گلدستہ بنتا ہے سمجھے تم۔

وہ بھلا آدمی اس سے کہتا دروازہ نوک کرتا ہوا اندر آیا کہ سردار اس وقت اکیلا تھا۔

سردار یہ لیں۔

پھول کو احترام سے اسکی طرف بڑھاتا ہوا وہ ادب سے سر جھکا کر بولا۔

وہ موبائیل بیڈ پر رکھتا اس سرخ گلاب کو حیرت سے دیکھتا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

سردار یہ ایک لڑکی یہاں سے گزر رہی تھی تو وہ دے گئی ہے کہتی ہے یہ پھول سردار کو دے دوں۔

وہ آدمی وضاحت سے بولا۔

سر ہلا کر وہ پھول کو تھام چکا تھا۔

وہ آدمی سر جھکا کر روم سے باہر نکل گیا۔۔

سردار غاذان نے پھولوں سے بھرے کمرے کو دیکھ کر اس اکلوتے پھول کو غور سے دیکھا پھر اسے پاس پڑے سفید خوبصورت پھولوں کے گلدستے میں لگا دیا۔

وہ گلدستہ جیسے سرخ پھول کے ہی انتظار میں تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہلکی مسکان سے سونے کے لیے آنکھیں موند گیا تھا۔۔

بیٹا اتنی دیر لگادی۔

نائیلہ نے پریشانی سے اسے پاس آتا دیکھ کر پوچھا۔

امی وہ میڈیسن لینے کے لیے بھیڑ جمع تھی وہاں اس لیے تھوڑی دیر ہو گئی۔

سر جھکا کر بولتی وہ انکے ساتھ بیٹھی لہجے میں ندامت تھی کہ اپنی ماں سے جھوٹ جو بولا تھا۔۔

ریچارج ہو کر وہ گھر کیا آیا تھا لوگوں کی بھیڑ ہی ختم نہیں ہوتی تھی۔

وہ بیزاری سے شہر والے گھر میں چلا آیا تھا۔

سگریٹ سلگائے کھڑکی پر ہاتھ رکھے وہ سامنے بہتے دریا کو دیکھنے لگا۔

یہ گھر تیمور صاحب نے خاص اس کے لیے خریدا ہوا تھا۔۔

تین کمروں کا یہ گھر قندر سے بہت خوبصورت تھا، جبکہ باہر سے وہ کوئی عام سا گھر دیکھتا تھا لیکن بنانے والے کی مہارت کے وہ گھر اندر سے کسی محل جیسا لگتا تھا۔۔

READERS CHOICE

کیسی ہو تم،

وہ فون میں کسی سے مخاطب تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو اور کب آرہے ہو۔۔

اس کی خوبصورت آواز پر وہ مسکرایا۔

جلد آوں گا یار بس تھوڑا بزی ہوں۔

گہری سانس لیتا وہ اس بار سنجیدگی سے بولا۔

پھوپھو نے ہماری شادی کی شاپنگ شروع کر دی ہے یار۔۔

ناخنوں پر گلابی نیل پالش لگاتے ہوئے وہ منہ بسورتے ہوئے بولی تھی۔۔

واٹ۔۔

وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

ہاں۔

فبیہا نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

افففف مما بھی نا_____

وہ پریشانی سے فون ٹیبل پر پٹختا ہوا بولا۔۔

سفید خوبصورت چہرے پر اب سوچ کے تفکرات پھیلنے لگے تھے۔۔

اسے مصر جانے کی تیاری کرنے پڑے گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لب بھینچ کر بولتا وہ سوئمنگ کے لیے باہر چلا گیا۔۔

ہیر کے دن ٹھیک ہی گزر رہے تھے دفتر میں ناوہ کسی کو کام کے علاوہ مخاطب کرتی ناوہ کرتے۔

اپنے کیبن کی کھڑکی سے وہ ہیر کو سپاٹ نظروں سے دیکھتا مسکرایا۔

پھر فون میں کسی کا نمبر ملایا۔

داور بول رہا ہوں کسی کو ایک جگہ کی ہوا لگانی ہے۔

وہ مسکرا کر کسی سے بات کر رہا تھا۔

ارے نہیں دفتر سے باہر یہاں تو ہمارے سردار صاحب غصہ ہوں گئے اور ہاں وہ موجی کو کہاں بھیج دیا ہے پولیس ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو رہی لیکن سردار پر حملہ کرنے والے کو وہ ڈھونڈنے سے کاصر ہیں۔۔

رانا مسکرایا۔

مار چکا ہوں میں اسے اور دفن بھی کر چکا ہوں ڈونٹ وری مٹی پاؤ اس کیس پر تو بس اس سردار کی چھتی کی تصویر بھیج مجھے، اسے زلیل کرنا میرا کام ہے۔

رانا نے مسکرا کر کہا جبکہ داور اسکے چالاک دماغ پر عش عش کر اٹھا تھا۔

بالکل ٹھیک کیا یار ورنہ ہم پکڑے جاتے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور نے ریلکس ہوتے ہوئے کہا۔

اس لڑکی سے سردار کا کیا رشتہ ہے۔

رانا نے چائے پیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

مجھے تو لگتا ہے وہ اس لڑکی کو پسند کرتا ہے یہ نوکری بھی اس نے ہی اسے دلائی اور جب یہاں سے نکالا تو خود چلا یا آیا باز پرس کرنے اور مجھے یہی کنفرم کرنا تھا اور کنفرم ہو بھی گیا۔

داور نے طنز سے مسکر کر کہا۔

لیکن سردار اتنی معمولی لڑکی کو کیوں پسند کرنے لگا ہے جبکہ اسکی خوبصورت کزن اسکے پیچھے پاگل ہے۔

رانا نے حیرت سے پوچھا۔

اب یہ تو ہمارے سردار ہی جانیں۔

داور نے اس لڑکی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے رانا سے کہا۔

ٹھیک ہے پھر رکھتا ہوں اس لڑکی کو مزہ بھی تو چکھانا ہے۔

رانا نے کہتے ہی فون بند کر دیا اور موبائیل میں آئی اس لڑکی کی تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔

سفید چادر جس کے ارد گرد بلیک ریبن لگا ہوا تھا وہ آدھے سر پر لیے ہوِے تھی سامنے پڑے کمپیوٹر پر وہ انگلی رکھے ہوئے تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لڑکی تو عام تھی لیکن کشش تھی اس لڑکی میں۔۔

رانا مونچھیں مڑورتے ہوئے کمینگی سے مسکرایا تھا۔

رکشا رکتے دیکھ کر وہ پریشان ہوئی۔

بھائی کیوں روکا ہے کیا خراب ہو گی ہے۔

وہ پریشانی سے رکشے والے سے بولا۔

باجی آگے پولیس ہے چیکنگ وغیرہ کر رہیں ایسے نہیں جانے دیں گے وہ۔۔

رکشے والے نے پیچھے کی طرف چہرہ کرتے ہوئے اسے بتایا۔۔

پولیس کے نام پر وہ ٹھٹک کر رہ گئی۔

ڈر اور خوف سے اسکے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے تھے۔۔

ہیر کیوں ڈر رہی ہو وہ معاملہ تو ختم ہو گیا ہے نا اب ڈرنے کی کیا ضرورت۔

وہ خود کو تسلی دیتی رومال سے چہرہ صاف کرنے لگی۔

READERS CHOICE

تلاشی دو۔

ایک لیڈی اور مرد انکے رکشے کی جانب آتے کرخت لہجے میں بولے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انکے لہجے پر وہ ڈرتے ہوِے نیچے اتری تھی اس معصوم لڑکی نے ابھی بہت کچھ دیکھنا تھا شاید۔۔

بی بی بیگ دو ادھر۔

کرخت چہرے والی لیڈی آفسر اسکے ہاتھ سے پرس چھین کر اسکی تلاشی لینے لگی تھی جبکہ میل آفسر رکشا ڈرائیونگ کی چیکنگ کر رہا تھا۔

نازیہ بہت توجہ سے اسکے بیگ کو چیک کرتی ہوئی ٹھٹھکی تھی۔۔

پھر ہاتھ مارتی ہوئی وہ رکی پھر اسے گھورنے لگی۔

ہیر گھبرائی۔

سر یہ دیکھیں یہ لڑکی بیگ میں ڈرگز لے کر گھوم رہی ہے شاید یہی لڑکی ہے جس کے بارے میں ہمیں نفارم کیا گیا تھا

۔

لیڈی پولیس آفسر کے کہنے پر وہ آفسر حیرت سے اس معصوم چہرے والی لڑکی کو دیکھتا لیڈی نازیہ کے ہاتھ سے وہ ہوریاں لے کر چیک کرنے لگا۔

ہیر تو ڈرگز کے نام سے واقف ہی نہیں تھی اس لیے وہ الجھی نظروں سے سفید پوریوں میں موجود مواد کو دیکھ رہی تھی۔۔

READERS CHOICE

نمک ہی تو ہے یہ ایسے کیوں جانچ پڑت کر رہے ہیں۔

بی بی یہ آپکے ہیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس اہلکار نے کر خنگی سے پوچھا۔۔

جی۔۔

وہ خوف سے لرزتا وجود لیے ہوئے بولی۔

شرم کرو تم لڑکی ہو کر نشہ بھیجتی ہو شکل سے تو تم اچھے گھرانے کی لگتی ہو لیکن بیچتی نشہ ہو۔۔

اس اہلکار کو غصہ ہی چڑ گیا تھا۔

جبکہ وہ نشے کے نام پر ٹھ ٹھک سی گئی تھی۔

یہ تو نمک تھا جب وہ دفتر سے آرہی تھی تو ایک لڑکی نے اسے دیا تھا کہ یہ نمک شفا والا ہے اپنے کسی بیمار کو کھلانا وہ ٹھیک ہو جائے گا یہ کام وہ خفمت خلق کے لیے کرتی ہے اسکے پوچھنے پر اس لڑکی نے کہا تھا،

اس نے بھی لے لیا وہ معصوم خاک سمجھتی تھی ان چیزوں کو۔۔

لوگ آس پاس کھڑا ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔

پولیس کو کسی نے فون کر کے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکی در گزلے کر آج وہاں سے گزرے گئی بات سچ ثابت ہو چکی تھی۔

لیڈی نازیہ نے بہت غصے سے اسے دیکھتے ہوِئے اسکی کلائیوں پر ہتھکڑی لگائی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ میرے نہیں ہیں۔

لڑکھراتے لہجے میں بولتی وہ اپنی کلائی چھڑانے لگی تھی۔

چپ ایک دم چپ مجرموں جیسے کام کر کے بعد میں کہتی ہو یہ تمہارے نہیں ہِن جیل میں لمبے عرصے کے لیے جاو گئی تم۔

اسے کھینچ کر لیجاتے ہوئے وہ پھنکاری تھی۔

لوگ منہ پر ہاتھ رکھے اس چھوٹی سی لڑکی کو حیرت وغصے سے دیکھ رہے تھے۔۔

پلیز مجھے جانے دیں یہ میرے نہیں ہیں

وہ روتے ہوئے فریاد کر رہی تھی لیکن انہیں کسی پر ترس یا یقین تھوڑے نا آتا تھا۔۔

کرلاتی روتی وہ فریاد پر فریاد کر رہی تھی جبکہ وہ اسے زبردستی گاڑی میں بٹھا کر لے جا چکے تھے۔

اس لڑکی نے پتا نہیں اور کیا کیا دیکھنا تھا۔

ایک لڑکی سفید کپڑے پہنے ہونٹوں پر چادر رکھے وہ روتی آنکھوں سے اس سے مدد مانگ رہی تھی۔

آپ سن کیوں نہیں رہے مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔

روتے کرلاتے لہجے پر وہ ایک دم سے اٹھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے تھے۔

گہری سانس لیتا وہ بکھرے بال ماتھے سے پیچھے کھڑکی میں آیا تھا۔

کون تھی وہ؟

لب بھینچے وہ پریشانی سے بولا۔

اسے اس لڑکی کی بڑی بڑی آنکھوں میں تھمرے آنسو بھول نہیں رہے تھے۔

نیچے مہرینہ جھولے پر بیٹھی اسے احترام سے سر ہلا کر اسلام پیش کر رہی تھی۔

سر ہلاتا وہ باہر کی طرف بڑھا۔

رف سی وائٹ شرٹ بلیک ٹروزر میں بھی وہ شاندار لگ رہا تھا مصری نقوش کا حامل وہ شخص دل کا ایماندار صاف نیت کا تھا اسے تربیت ماں سے ملی تھی اگر وہ بھی محل میں تربیت پاتا تو شاید وہ بھی ان جیسا بے حس ہوتا۔۔

آپ فری ہیں آج۔۔

راستے میں ہی اسے شائنہ مل گئی تھی۔

ہاں فری تو ہوں بس ایک چکر پولیس اسٹیشن کا لگانا ہے پھر فری ہوں گا کیوں پوچھ رہیں ہیں آپ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا آئی بروا چکا کر بولا۔

شائنہ اسکے آئی بروا چکانے پر مسکرائی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے آج آپکے ساتھ کچھ وقت گزارنا ہے کیونکہ کل مجھے ایبٹ باد جانا ہے میری کزن کی شادی ہے تو اس لیے جانے سے پہلے میں چاہ رہی تھی آپکے ساتھ کچھ وقت گزارنے کو مل جاتا .

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی وضاحت سے بولی

وہ سر ہلا گیا۔

او کے رات کو چلتے ہیں۔

اسکی طرف دیکھتا وہ مسکرا کر بولا۔

اسکی ہلکی مسکان شائنہ کو ہواوں میں اڑانے لگی تھی۔

کہتے ہی وہ مردانے خانے کی طرف چلا گیا۔۔

جبکہ شائنہ مہرینہ کی طرف آئی۔

فنگر چپس کھاتی وہ شائنہ کے کھلتے چہرے کو کھوجنے والی نظروں سے دیکھنے لگی تھی .

کچھ تو ہے کہی سردار نے مسکرا کر تو نہیں دیکھ لیا۔

صحیح سے اندازلگاتی وہ نخوت سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگی۔

کہی سے جلنے کی بو آرہی ہے کیوں مہرینہ تمہیں نہیں آرہی۔

اسکے ساتھ جھولے میں بیٹھتی وہ چبتے لہجے میں پوچھنے لگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں تو شاید آپکو ہی آرہی ہو میرا تو کل سے زکام کی وجہ سے ناک بند ہے۔

ہنوز منہ مارتی وہ لاپرواہی سے بولی۔

جبکہ شائنہ طنز سے مسکرائی۔

جب میری شادی ہو گئی سردار سے تو تمہارا ناک ایسے ہی روز بند رہے گا دیکھنا تم۔

اسکی پلیٹ سے چپس اٹھا کر کھاتی وہ طنز سے بھرپور لہجے میں بولی۔

چپس کی پلیٹ دوسری طرف کھسکاتی وہ مسکرائی۔

ہو گئی تب نا۔

فل مسکان ہونٹوں پر سجائے کہتی ہوئی وہ اندر کی طرف چلی گئی اسے ابھی پتا بھی تو کرنا تھا اسکے مسکراتے چہرے کے پیچھے چھپے راز کا۔۔۔۔۔*

ایک کونے میں بیٹھی وہ گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے ہوئے تھی کہنیاں چھل گئی تھیں گرنے سے، آنکھیں رو رو کر سرخ اور سوج چکیں تھی۔

بہت غریبی کے دن دیکھے تھے اس نے اپنی زندگی میں لیکن زلت آج دوسری بار دیکھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کالے دوپٹے سے بکھرے بال باہر کو جانک رہے تھے اسے یہاں بیٹھے دو گھنٹے سے بھی زیادہ وقت ہو چکا تھا وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی درد کی انتہا پر تھی وہ۔

اتنی مشکل سے اسے ایک بار پھر یہ نوکری ملی تھی وہ پھر سے چھین جائے گی جب سب کو پتا چلے گا ساتھ ساتھ زلت کا الگ سے سامنا کرنا پڑے گا۔

کون تھا جو اسے اسے جیل کی حدود سے باہر نکالتا اسکا بھائی چھوٹا تھا ماں بیمار وہ کہاں اسے آزاد کروا سکتے تھے۔

بیٹھے بیٹھے ایک شخص کا خیال اسے اچانک سے ہی آیا تھا۔

سردار اغاذان تیمور خانم۔۔

یہ نام اس کے زہن کے پردوں میں اچانک سے ہی لہرایا آیا تھا،

لیکن میں ان تک کیسے پہنچ سکتی ہوں میرے پاس تو انکا نمبر بھی نہیں اور نا ہی میں ان تک اپنی آواز پہنچا سکتی ہوں۔

اسے ایک دو پولس والوں کی نظریں بھی پریشان کر رہی تھی جو اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

میں کہاں جاوں اے خدا مجھے کوئی راستہ دیکھا ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں اب تو ہی مجھے کوئی راستہ دیکھا میرا بھائی ماں پریشان ہوں گئے میرے اللہ ہماری مدد کر ہمارا تیرے علاوہ اور کوئی نہیں زمین پر بھی تیرا سہارا ہے اور اوپر بھی تو ہے مجھ گنہگار کی پکار سن یارب مجھے یہاں سے رہائی دلا دے۔۔

جوڑے ہاتھوں پر سر رکھے وہ اللہ سے مدد کی فریاد میں مگن تھی جب۔۔

سردار غاذان تیمور خان آرہے ہیں سب اپنے کام پر توجہ دیں جلدی سے۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے چونک کر پولیس اہلکار کے منہ سے یہ نام سنا تھا۔

وہ پولیس والا سب کو کہتا پھر سے باہر وا بھاگ گیا تھا۔

آفسر جو آرام سے بیٹھے تھے حولدار کے کہنے پر سب ہی اٹھ کر ٹھیک سے اپنی اپنی نشتوں پر بیٹھے تھے۔

ہیر کو ایسے لگا جیسے اللہ نے اسکی بہت قریب سے سن لی ہو۔۔

جس سے وہ مدد کی خواہ تھی وہ لود چل کر یہاں تک آ پہنچا تھا۔

کیا وہ اس پر یقین کرئے گا کیا وہ اسکی فریاد بھی سنے گا یا نہیں کیا ہتا وہ پھر سے مجھے بھول گئے ہوں مجھے یاد رکھ کر وہ کریں گئے بھی کیا۔

آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ خود پر ماتم کناں تھی۔۔۔۔

سردار جی آئیں پلیز زز۔۔

وہ آج پولیس اسٹیشن کے وزٹ پر تھا یہ ایک سرادر پر ہوتا کہ وہ کیسے علاقے کا سسٹم چلاتا ہے اس لیے اسے ہوسپٹل پولیس اسٹیشن سکولوں وغیرہ میں وزٹ کرنا پڑتا تھا۔۔

وائٹ شرٹ جسکی سلیوز کہنیوں تک موڑے ہوئے تھا نیچے خاکی پینٹ چشمہ گریبان پر اٹکائے وہ اس پولیس اسٹیشن کی شان بڑھا گیا تھا آج تیمور صاحب ساتھ نہیں تھے کہ انہیں کچھ ضروری کام تھا،

وہ ناقدانہ نظروں سے تھانے کا جائزہ لے رہا تھا مطمئن نہیں ہوا تھا وہ تھانے کی کار گردگی سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی تیکھی نظروں سے سب ڈر رہے تھے وہ چاہتا تو کھڑے کھڑے ہی سب کو فارغ کر دیتا۔۔

ایک خستہ حال چیئر پر بیٹھے وجود کو دیکھتا وہ رکا تھا۔

وہ کون ہے۔

اپنے سامنے کھڑے آفسر سے وہ بولا۔

وہ گھٹنے پر سر رکھے ہوئے تھی شرمندگی کے ڈر سے۔۔

جی یہ مجرم ہے ڈر گز بیچتی پکڑی گئی ہے۔

اس آفسر نے اسکی طرف اشارا کرتے ہوئے بتایا تھا۔

ہمم۔۔

کہتے ہی وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔

سر دار یہ لڑکی ڈر گز بیچتی ہوئی پکڑی گئی ہے ابھی اسے جیل میں ڈالتے ہیں رانا صاحب ابھی ایک دوسرے کیس کے سلسلے میں گئے ہیں وہی آکر اس کیس کو دیکھیں گئے۔

اہلکار نے ادب سے اسے جواب دے کر آگے بڑھنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔

وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر اسکے جانے کے بعد درد سے رو دی۔

پتا نہیں وہ اس سے مدد کیوں نہیں مانگ سکی تھی وہ جاننے سے کاصر تھی کہ جس شخص سے وہ دل میں مدد کی خواں تھی اس شخص کے سامنے آنے پر وہ منہ کیوں چھپا گئی تھی نہیں جانتی تھی وہ۔

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ گھٹ گھٹ کر رو دی۔

پتا نہیں اسکی ماں، بھائی کیا کر رہے ہوں گئے میں کیا کروں یا اللہ مجھے بے گناہ ثابت کر دے تم تو جانتے ہو میں بے قصور ہوں مجھے میرے اپنوں کے لیے اس جیل خانے سے نجات دے میرے مولا مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔

دل ہی دل میں اس پاک زات سے وہ مخاطب تھی جو شارگ سے بھی زیادہ قریب تھا۔۔

سیاہ مرسڈیز کا دراز ہ کھولے محمد خادم اسکے ہی انتظار میں تھا۔۔

سیاہ چشمہ آنکھوں پر لگاتا وہ تھانے کی حدود سے باہر نکل گیا تھا لیکن دل بے چین تھا جیسے کچھ پیچھے چھوٹ ہو گیا ہو لیکن آخر کیا؟

ہونٹ بھینچے وہ دل کی بے چینی پے حیران سا تھا۔

اسید رانا نے اپنے سامنے کھڑی چھوٹی سی کانپتی لڑکی کو دیکھا۔

کتنی سال عمر ہے تمہاری۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غور سے اس لڑکی کی پلکوں کو لرزتا دیکھ کر وہ بولا۔۔

وہ چپ رہی کہ زبان تو تالو سے چپک چکی تھی۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔

اس بار وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا پھنکارا تھا۔

وہ دبک سی گئی تھی اسکے چلانے پر۔

ب ب بیس سس سال۔۔۔

بڑی مشکل سے ہونٹ سرکے تھے۔

رانا مسکرایا۔

ہمم لگتی تو تم صرف اٹھارا کی ہو۔

مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ عجیب انداز میں مسکرایا تھا۔

نشہ کیوں بیچتی ہو۔

چھڑی ہاتھوں میں گھماتا مسکراتے لہجے میں بولا۔

ہیر نے نمی بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

میں نہیں بیچتی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بس یہی کہہ سکی تھی۔

تو کیا تمہارے فرشتے پکڑے گئے تھے نشہ کے ساتھ۔

رانا کے تیکھے لہجے پر وہ ڈر کر دو تین قدم پیچھے سرکی۔

اسکا دب جانا اسے بہت بھایا تھا۔

سانولا چہرہ بھرے بھرے ہونٹ موٹی موٹی آنکھوں پر گھنی سیاہ پلکیں درمیانہ ناک عام سی لڑکی تھی وہ،

ایک بار دیکھنے پر دوسری بار اسے نا دیکھا جاتا وہ پیاری تھی لیکن خوبصورت نہیں تھی لیکن اسکا قد قابل رشک تھا لمبا قد اسے بہت سوٹ کرتا تھا۔

جامنی چادر جس پر بلیک کڑھائی کی گئی تھی وہ چادر اپنے ارد گرد بہت اچھے سے اوڑھے ہوِے تھی کہ اسکا نازک سراپا چھپ گیا تھا۔

تم جا سکتی ہو۔

اسکی غیر متوقع بات پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

رانا اسکے ہونق ہونے پر مسکرایا۔

تم جا سکتی ہو لیکن ایک شرط ہے میری۔

اس نے اسکے قریب آتے ہوئے کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں سچ میں چلی جاوں۔۔۔۔

بے ساختہ ہونٹوں پر ہلکی مسکان رقص کرنے لگی تھی۔

رانا نے کمینگی مسکان سے سر ہلایا۔

شکریہ آپ کا اللہ آپکی آپکے خاندان کی حفاظت کرے اللہ آپکو بہت نوازے گا ایک غریب کی مدد کرنے پر۔۔

چادر کے پلو سے آنکھیں صاف کرتی وہ جلدی جلدی بولتی دروازے کی جانب دوڑی تھی۔

ایک منٹ ہیر رضا۔۔۔

اسکے پکارنے پر وہ بے ساختہ رکی تھی لیکن پلٹی نہیں۔

شاید تم نے سنا نہیں میں نے کہا تم صرف ایک شرط پر یہاں دے جا سکتی ہو۔

اسکے سامنے آتا رانا سرد لہجے میں بولتا ہیر رضا کا خون خشک کر گیا تھا۔

آنکھوں میں ویرانی لیے وہ اس پولیس والے کو دیکھنے لگی۔

شرط کا نہیں پوچھو گئی۔

ٹیبل پر بیٹھتا وہ طنز سے بولا۔

میرے پاس پیسے نہیں ہیں دینے کے لیے۔

اسے لگا وہ شاید پیسوں کی بات کر رہا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاہاہا! تمہاری اوقات بھی نہیں اسید رانا کو پیسے دینے کی۔

قہقہہ لگاتا وہ اس پر طنز بڑ چھا گیا تھا۔

ہیر نے ہونٹ بھینچے۔۔

تو پھر آپکو کیا چاہئیے۔۔

وہ اس بار زرا اونچے لہجے میں بولی کہ وہ اب ٹھک چکی تھی اپنی صفائیاں پیش کر کر کے کیا قسمت تھی اس بے چاری کی پریشانیاں تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں تھی۔

ان پیپرز پر جیسٹ سائن کرنے ہیں۔

سادہ پیپرز اسکے سامنے کرتا وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا۔

ہیر نے اچنبے سے سادہ کاغذات کو دیکھا۔

لیکن ان پر تو کچھ نہیں لکھا۔

وہ حیرت سے بولی۔

آئی نو اگر گھر جلدی جانا ہے تو ان پر سائن کرو اور بھاگ جاو۔

پنسل اسکی طرف بڑھاتا اسے کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھتا وہ مسکرا کر بولا۔

ہیر نے پنسل کو آہستہ سے پکڑا اور پیپرز کے نیچے سائن کرتی گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا میں اب جاوں۔

اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

بھاگ جاوّ۔

پیپرز کی تہ لگاتا اس سے بولتا وہ اپنی چی ٔر کی طرف بڑھا تھا۔

ہیر بنا کچھ آگے پیچھے دیکھا وہاں سے تیزی سے بھاگ نکلی تھی۔

رات کا گہرا اندھیرا ہر سُو چھا چکا تھا۔

تھانے سے کافی دور آ کر کمر پر ہاتھ رکھے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی تھی۔

پول لائٹ کی روشنی بھی گھور چھائے اندھیرے کو ختم نہیں کر سکی تھی اسے دور سے اپنا گاوں نظر آ رہا تھا لیکن وہ جانتی تھی سے ابھی کافی چلنا ہے۔

پاوں میں درد شروع ہو گیا تھا گرنے سے چلنے سے۔

اسکی بس ہو چکی تھی اس سے اب ایک قدم تک کا فاصلہ طے نہیں ہو پائے گا وہ جانتی تھی۔

اللہ۔۔۔

سڑک پر ہی بیٹھتی وہ اپنی بے بسی پر رونے لگی تھی۔

کاش میں بھی مر جاتی اپنے ماں باپ کے ساتھ لیکن پھر چاچی امی اور خیام کو کون دیکھتا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک سیکنڈ میں ہی اسے اپنوں کا خیال آ چکا تھا۔

میں کیسے گھر جاوں۔

پاوں کو دباتی بے بسی سے بولتی وہ سامنے سے آتے سیاہ گھوڑے کو دیکھنے لگی اس پر سوار آدمی چہرے پر سیاہ مفرل باندھے ہوئے تھا وہ فل بلیک سوٹ میں تھا۔

کہی یہ گھوڑا والا مجھے مار ہی نا دے۔

خوف سے وہ پیچھے کو سرکتی ہوئی اچانک ہی اٹھ کر بھاگنے لگی تھی۔

گھوڑ سوار نے حیرت سے آگے بھاگتی لڑکی کو دیکھا تھا۔

اور نہیں بھاگ سکتی میں۔

پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ کراہی تھی۔

تب ہی گھوڑا اسکے قریب آ گیا تھا وہ حیرت سے پلٹی تھی ہاتھ ابھی بھی پیٹ پر ہی تھا، صبح سے اس نے ایک چائے کے علاوہ کچھ کھایا پیا نہیں تھا اور اب بھوک اور بھاگنے سے پیٹ میں درد کی لہریں اٹھنے لگیں تھیں اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے تیرتے آنسو اسکے درد و بے بسی کے گواہ تھے۔

وہ حیرت سے اچھلی تھی اس گھوڑ سوار کو چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اترتے دیکھ کر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہلکی بروان مائل آنکھیں لمبے قد کسرتی جسم کا مالک وہ شخص اس سے کچھ فاصلے پر رکا تھا گھوڑے کی لگام ایک ہاتھ میں پکڑے وہ اس لڑکی کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ پول لائٹ اب تھوڑ دور تھی جس کی وجہ سے اسکے دھندلے دھندلے نقش نظر آرہے تھے۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔

اسکے سرد لہجے پر ہیر حیرت سے تین چار قدم پیچھے ہوئی۔

وہ انہیں پہچان گئی تھی وہ بھلا کیسے نا پہچانتی ایک اسی شخص نے تو اس سے نرمی سے بات کی تھی اسکی ہر بار مدد کی تھی وہ کیسے نا پہچانتی اسکی آواز۔۔

اسکی گھمبیر آواز پر آنکھوں میں تیرتے آنسو اب بن پار کر آئے تھے گالوں پر بہتے آنسو سردار غاذان کو ٹھٹھکا گئے تھے وہ پہچان چکا تھا اس لڑکی کو اسکی سیدھی نکالی مانگ جھکا سر بہتے آنسو کانپتا وجود وہ پہچان چکا تھا کہ یہ لڑکی وہی ہے جو ہر بار اسکا راستہ روک لیتی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔

اس بار لہجے میں نرمی تھی۔

وہ کچھ نا بولی بس ہچکیوں سے روتی رہی۔۔

ائے میں تم سے مخاطب ہوں کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔۔

اس کی آواز میں پہلے سے زیادہ نرمی تھی اس بے بس لڑکی کے لیے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کچھ نا بولی سر جھکائے روتی رہی جیسے بچہ ماں کو سامنے دیکھ کر فلاں فلاں کی شکایت لگانے کے لیے روتا ہے وہ بھی اسے سامنے دیکھ کر خود پر قابو نہیں پا سکی تھی اسے ایسے لگا جیسے انجانی بھیڑ میں کوئی اپنا مل گیا ہو۔۔

وہ تھوڑا اور قریب آیا۔

وہ اسکا ہاتھ پیٹ پر رکھے دیکھ کر چونکا۔

پیٹ میں درد ہے؟

وہ کچھ سمجھتا ہوا بولا۔

اسکے بہتے آنسو ساکت ہوئے تھے پھر ایک جھٹکے سے ہاتھ پیٹ سے ہٹایا۔

سر اٹھائے قد میں کافی لمبے شخص کو وہ سر اٹھا کر حیرت سے دیکھنے لگی۔

سردار غاذان اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں جمع ہوا پانی دیکھ کر ایک قدم پیچھے ہوا۔

یہ آنکھیں تو اس نے کل خواب میں دیکھیں تھی ایسی ہی تو وہ آنکھیں اسے دیکھ رہیں تھیں جیسے اس سے فریاد کناں ہوں۔۔۔

اسکی آنکھوں میں حیرت اتر آئی تھی وہ بھری ہوئیں آنکھیں دیکھ کر۔۔

کچھ چاہیئے۔

کچھ دیر بعد وہ خود پر قابو پا کر بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے سر نفی میں ہلا دیا۔

اس نے کچھ سوچ کر پاکٹ میں ہاتھ ڈالا۔۔

بڑی سی کوئی چاکلیٹ تھی جو اسے آج شام کو مہرینہ اور صفا نے دی تھی کہ کل اس کا برتھ ڈے تھا،

لیکن مہرینہ نے زبردستی وہ چاکلیٹ اسکے ہاتھ میں دے دی تھی بنا یہ جانے کہ اسے میٹھی چیزیں سخت ناپسند تھیں یہ

چاکلیٹ اسے پاکٹ سے نکالنے کا یاد ہی نا رہا تھا۔

لیکن وہ سمجھ چکا تھا یہ چاکلیٹ اس لڑکی کا نصیب تھا ورنہ جو چیز اسے پسند نا ہو وہ زبردستی کرنے پر بھی نہیں لیتا تھا

لیکن اسے لینی پڑی کہ اس پر اس لڑکی کا نام لکھا ہوا تھا۔

یہ!

اپنی طرف بڑھی چاکلیٹ کو دیکھ کر وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

اسے کھانے سے پیٹ کا درد چلا جائے گا۔

ہنوز ہاتھ میں چاکلیٹ لیے اسکی طرف بڑھائے وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

ہیر نے لرزتے ہاتھ سے وہ چاکلیٹ پکڑی تھی۔

کھالو۔

گھوڑے کی طرف مڑتا وہ بولا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنیں۔۔

اسے جاتا دیکھ کر وہ بے ساختہ پکار بیٹھی۔

اسکے چلتے قدم ساکت ہوئے تھے اسکے لہجے پر۔۔

۔

بنا کچھ بولے اسکی طرف پلٹ کر وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

کچھ نہیں۔

اسے سمجھ میں ہی نا آیا کہ وہ کیا کہے۔

ایک دو پل اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ گھوڑے کی پیٹھ پر ہاتھ مارنے لگا تھا۔

سردار،

وہ سوار ہوا تھا جب وہ اسکے دوسری بار پکارنے پر رکا تھا لیکن وہ حیرت سے ساکت رہ گیا وہ نقاب میں تھا وہ جانتا تھا اسکے گھر والوں کے علاوہ کوئی اسے پہچان نہیں سکتا کہ وہ سردار غاذان تیمور خانم ہے پھر وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کیسے پہچان چکی تھی کہ نقاب کے پیچھے سردار ہے کوئی اور نہیں اسے رائیڈنگ کا جنون کی حد تک شوق تھا،

مصر میں تو اسکا بہت بڑا اصطبل بھی تھا۔۔

اس نے اب کی دفع اس لڑکی کو غور سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پھر سے اسکی طرف آیا۔

تمہیں کیسے پتا میں سردار ہوں۔

بھنیویں اچکائے وہ سرد لہجے میں بولتا ہیر کو پریشان کر گیا اسکے منہ سے بے ساختہ نکل چکا تھا اس نے جان بوجھ کر نہیں پکارا تھا۔

وہ۔

وہ کچھ بول ہی نا پائی اسے کچھ سمجھ میں ہی نا آیا کہ وہ کیا کہے۔۔

غور سے اسکے چہرے کو دیکھتا وہ سر ہلاتا پھر سے پلٹ کر گھوڑے کی طرف آیا۔

تم چل کر اپنے گھر جا سکتی ہو۔

وہ گھوڑے پر بیٹھنے لگا تھا جب اسے چانک ہی ویران سڑک پر اس لڑکی کا خیال آیا کہ وہ کیسے جا سکتی تھی بھلا اتنی دور چل کر خلانکہ اسکے پیٹ میں درد تھا اس لیے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

میں چل لوں گئی۔

سر جھکا کر وہ ادب سے بولی۔

گھوڑے پر بیٹھو گئی۔

اسکے پوچھنے پر وہ حیرت سے سر نفی میں ہلا گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو پھر کیسے گھر جاو گئی۔

سردار کو پتا نہیں کیوں اس لڑکی کی اتنی ٹینشن تھی۔۔

سردات اس سے زیادہ سفر میں روز پیدل چل کر طے کرتی ہوں یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔

گہری سانس لیتی وہ دھیمے سے بولی سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

او کے جاو پھر اور چاکلیٹ کھاتی جانا یہ کھانے کے لیے ہے ہاتھ میں پکڑنے کے لیے نہیں۔

اسے کھاتے نا دیکھ کر وہ ہلکا سا طنز کر گیا تھا۔

سر ہلا کر وہ آہستہ سے اپنے گاوں جاتی سڑک کی ڈھلوان اترنے لگی کہ سڑک کافی اونچی تھی۔۔

بنا پیچھے دیکھے وہ دھیمے دھیمے چلتی اپنے گاوں کی حدود میں داخل ہو چکی تھی۔

اسے لگا سردار چلے گے ہوں گئے لیکن وہ کیا جانے وہ اسے گاوں کی حدود میں داخل ہوتا دیکھ کر وہاں سے گیا تھا اسے خیال تھا اپنی ریاست میں رہنے والے ہر شخص کا آج کل تو لوگ مردار نا چھوڑیں وہ تو پھر ایک بھولی سی معصوم سی جیتی جاگتی لڑکی تھی جو شاید ان نزاکتوں کو نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

****

گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

قدم گھسیٹ کر اندر آئی جہاں اسکا بھائی اور ماں فرش پر بیٹھے ہوئے تھے نائلہ تو رو رہی تھی جبکہ خیام آنسو بھری آنکھوں سے سر تھامے بیٹھا تھا۔

امی، خیام۔۔

اسکی میٹھی آواز ان دو وجود میں جیسے پھر سے زندگی دوڑا گئی تھی۔

آپی۔۔۔

خیام اسے دیکھتا جھٹ سے کھڑا ہوتا اسکی طرف دوڑا تھا۔

ایک دم سے اسکے گلے لگتا وہ لڑکا زار و قطار رونے لگا تھا وہ جب گھر نہیں آئی تو وہ دونوں ماں بیٹا پریشان ہو گئے تھے تو نائلہ نے سے اسکے دفتر بھیجا وہاں یہ خبر ملی وہ تو کب کی جا چکی ہے وہ ساری جگہیں دیکھ آیا لیکن اسکی آپی اسے نا ملی وہ ماں بیٹا تو ختم ہو جاتے اگر وہ اور تھوڑی دیر نا آتی تو نائلہ کے دل میں تو کئی برے برے خیال آنا شروع ہونے لگے تھے جن نے انہیں ادھ موا کر دیا تھا۔۔

کہاں تھی اپی آپ۔

خیام اس سے الگ ہوتا نم زدہ لہجے میں پوچھنے لگا۔

اسکا سر چومتی وہ اپنی طرف آتی نائلہ کے گلے لگی۔۔

امی آج آپکی دعاوں نے بچا لیا آپکی بیٹی کو۔

انکے کندھے میں منہ چھپائے وہ بلک اٹھی تھی اسے بھی تو رونے کے لیے کسی کا کندھا چاہیئے تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نائلہ بیگم کا دل لرز اٹھا اسکے اس طرح رونے پر۔

خیام بھی نائلہ کے دوسرے کندھے پر سر رکھے خاموشی سے اپنی آپی کو دیکھنے لگا جسکا وجود تھکا تھکا سا تھا جیسے میلوں کا سفر طے کر آئی ہو۔

نائلہ نے بہت مشکل سے اسے چپ کروایا تھا۔

انکے کندھے پر سر رکھے وہ ساکت نظروں سے چھوٹی سی چارپائی پر لیٹے اپنے بھائی کو دیکھتی رہی کیا اسکا بھائی اسکے رونے سے پریشان ہو چکا تھا۔

خیام۔۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ کو دیکھتے ہوئے سے پکارا۔

جی آپی۔

وہ ایک جھٹکے سے اسکی دھیمی پکار پر اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔

یہ دیکھو میرے پاس کیا ہے۔

چاکلیٹ اسے دیکھاتی وہ مصنوعی مسکان سے بولی۔

خیام نے آپی کو دیکھ کر انکے ہاتھ میں لہراتی چاکلیٹ کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ان دونوں بہن بھائی کو چاکلیٹ حد سے زیادہ پسند ہوتی تھی چاچو سجاد ان دونوں کے لیے ہمیشہ چاکلیٹ لایا کرتے تھے اور وہ دونوں بہن بھائی پاگلوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے تھے ایک بائٹ لینے کے لیے۔

آپی اسکا زائقہ بھول چکا ہے مجھے۔

خیام کے بھرائے لہجے پر نائلہ، ہیر نے دھک سے اسکی خالی خالی ویران آنکھیں تھیں۔

خیام!

ہیر نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا۔

نائلہ نے درد سے ہونٹ بھینچے انکے دونوں بچے ہی زندگی کے مدار سے نکل چکے تھے وہ دونوں ہی اپنی ہر خواہیش پسند کو تیاگ چکے تھے کیا وہ بھی کبھی خوشیوں بھری زندگی گزاریں گئے۔

خیام کا قد ہیر سے بڑا ہی تھا وہ لگتا بھی ہیر سے بڑا تھا کہ وہ مضبوط جسامت کا مالک تھا لیکن وہ ان دونوں کے لیے ابھی بھی بچہ ہی تھا لیکن وہ بچہ تو کب کا حالت کی چکی میں پھس کر بڑا ہو چکا تھا،

ہیر کے نا ملنے پر اسکا دل کیا تھا ساری دنیا کو آگ لگا دے لیکن اسکے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں تھا بس بہت ہوا وہ اپنی جوان بہن کو آج سے گھر سے باہر نہیں نکلے دے گا خود کام کرئے گا پڑھے گا اور ماں بہن کا سہارا بنے گا جب اسے کہی سے اپنی بہن نہیں ملی تھی تو اسے لگا تھا وہ اندر سے مر گیا ہے جب آپی سامنے آئی تو وہ پھر سے جی اٹھا لیکن اسے روتا دیکھ کر اسکا دل پھر سے مٹی کا ڈھیر بن گیا تھا وہ کیسے آپی کو بتاتا کہ وہ آج زرا دیر گھر نا آتی تو وہ مر جاتا اسکا دل بند ہو جاتا آئے دن لڑکیوں کا ریپ، گواہ ہونا وہ سنتا رہتا تھا وہ بڑا ہو چکا تھا لیکن اپنی ماں بہن کو کیسے بتاتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام ہم اس چاکلیٹ کے تین حصے کریں گئے سمجھے تم اکیلے نہیں کھانی تم نے۔

ہیر نے سب پریشانیوں ودکھ کو کہی گہرے کنویں میں پھینکتے ہوئے اپنے بھائی کے لیے پھر سے وہی ہیر بن چکی تھی جو شرارتی تھی ہنستی تھی کھلکھلاتی تھی لڑتی تھی۔

آنکھوں میں مصنوعی شرارت سجاتے ہوئے اس نے اپنے بھائی کے بال بیگاڑ کر اسے آدھی سے زیادہ چاکلیٹ پکرائی

۔

تھوڑی سی خود اور تھوڑی سی نائلہ کو دی جنہوں نے لینے سے انکار کر دیا تھا۔

آپی امی والی چاکلیٹ میں آدھا حصہ آپکا اور آدھا میرا ہے سمجھی آپ۔

خیام نے بھی سارے دکھ وپریشانیوں کو اندر ہی کہی سلاتے ہوئے آئی بروا چکا کر اسے یاد دلایا۔

کیوں تمہاری کتنی زیادہ ہے یہ میری ہے سمجھے تم

ہیر نے چاکلیٹ کی بائیٹ لیتے ہوئے اسے ڈانٹا۔

جبکہ خیام نے سرعت سے اسکے ہاتھوں سے چاکلیٹ پکڑی اور جھٹکے سے منہ میں ڈالی۔

امی دیکھیں اسے زرا، میری ساری چاکلیٹ کھا گیا چول کہی کا۔

ہیر کے منہ بسورتے لہجے پر خیام اور نائلہ مسکرائیں۔۔

خیام نے اسکے سر سے سر جوڑا اور اپنی چاکلیٹ کو اسکے ہونٹوں کے قریب کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی چاکلیٹ کا بڑا سا بائٹ لیتی وہ مسکرائی۔

جبکہ اس دفعہ خیام نے منہ بسورا تھا۔

نائلہ نے مسکرا کر اب دونوں کو جھگڑتے دیکھا تھا۔

یہ لڑکی انکے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھی وہ اللہ کا شکر ادا کرتیں دونوں کو کندھوں سے لگا گئیں۔۔۔

کل جو میں نے آپکو چاکلیٹ دی تھی کیا آپ نے کھائی۔

اسکی طرف کافی کا بلیک بڑا سا مگ بڑھاتی وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔

آج گھر میں ہر قسم کی دیگیں پک رہیں تھیں پورے سردار منزل کو فینسی لائٹوں سے سجایا جا رہا تھا اور پورے سات گاؤں کو مدعو کیا گیا تھا لیکن اسکے چہرے پر یہ سب دیکھ کر بے زاری سی چھا گئی تھی اسے برتھ ڈے منانا سخت ناپسند تھا عیسائیوں کی رسم کو فروغ دینا کہاں کی عقل مندی تھی لیکن لوگ سمجھیں تب نا۔۔۔

اس بار تو مجھے چاکلیٹ دی اگر آئندہ زبردستی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی تم میٹھی چیزوں سے سخت الرجی ہے مجھے۔

وہ کافی تیکھے لہجے میں بولا تھا اس گھر میں کافی وہ صرف مہرینہ کے ہاتھ کی ہی بنی ہوئی ہی پیتا تھا یہ سب جاننے لگے تھے

۔۔

مہرینہ نے ناک منہ چڑھایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ خانم نے کیا گفٹ دیا آپ کو۔۔

کلین پر بیٹھتی وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور تھی۔

(mind your own business اپنا کام کرو)

وہ سخت غصے سے بولا تھا۔

آپ کبھی مسکراتے بھی ہیں ہر وقت غصے میں رہنے سے انسان کو بہت سی زہریلی بیماریاں لگ سکتیں ہیں لیکن آپکو کون سمجھائے۔۔

بڑی بی بی پھر سے شروع ہو چکی تھی۔

مہرینہ!

جی سردار،

اسکے پکارنے پر وہ مسکرا کر بولی۔

(move aside ایک طرف ہو جاو)

وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

جبکہ اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

برے برے منہ بناتی وہ وہاں سے اٹھ کر اپنی کزنز میں آ کر بیٹھ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج تو خوب جشن ہو گا گاوں میں۔

مہدیہ نے بالوں میں کنگی کرتے ہوئے کہا۔

ہاں ہو گا لیکن ہمیں تو ہمیشہ کی طرح کونسا گھر سے نکلنے کی اجازت ہو گئی۔

صفا نے سر جھٹکتے ہوئے غصہ سے کہا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم سب، لیکن اس بار ہم بھی سارا جشن دیکھیں گئ۔

مہرینہ نے غصے سے کہا۔

تمہیں اپنی ٹانگیں تڑوانے کا شوق ہو گا ہمیں نہیں داور بھائی اور تیمور چاچا جان سے مار دیں گے اگر کسی کو دیکھ لیا تو۔

سفینہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ارے پاگلو چوری چھپے دیکھیں گی نا۔

اس نے انکی عقل پر ماتم کرتے ہوئے سخت غصے سے کہا۔

اسکے پاگلو کہنے پر سب نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

ارے تم لوگوں کو نہیں کہہ رہی میں خود کو کہہ رہی ہوں۔

اس نے انکی گھوریوں کے جواب میں کہا۔

ہاں پھر ٹھیک ہے تم سچ میں ہو بھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہدیہ نے سر ہلاتے ہوِے کہہ کر اسے تپایا۔

منہ بند رکھو سمجھی اور امی نے کہا تھا چائے کی باری آج مہدیہ اور صفا کی ہے اگر جان پیاری ہے تو جاو سارا دن کچن میں مہمانوں کے لیے جا کر چائے بناو۔۔

مہرینہ نے بھی حساب چکایا۔

اففففففف۔

وہ دونوں جھنجھلا کر رہ گئیں کہ آج سارا دن چائے پر چاے ہی بنی تھی انکے گھر میں کھانا چائے وغیرہ گھر کی خواتین ہی کرتیں تھی جبکہ باقی سب کام ملازم کرتے تھے ان نکمیوں کو یہ کام بھی سخت گراں گزرتے تھے مہرینہ تو چوری چوری اپنے حصے کے زیادہ تر کام ملازموں سے ہی کرواتی تھی۔۔

وائٹ سوٹ پر براون واسکٹ پہنے براون ہی واچ مضبوط کلائی میں باندھے وہ ایک ہاتھ کھڑا کیے سب کی محبت کا جواب خلوص سے دے رہا تھا،

ریاست کے تمام امراء معتبر اور عہدار وہاں جمع تھے عام لوگ بھی تھے لیکن جو پروٹوکول امیروں کو دیا جا رہا تھا وہ عام لوگوں کو حاصل نہیں تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کھانے کا ارینج وسیع پیمانے پر کیا گیا تھا تیمور اور حشام صاحب نے اپنی نگرانی میں سارا کھانا تیار کروایا تھا تقریباً ہر قسم کی کھانے کی ڈش وہاں موجود تھی۔۔

سنگنگ کا انتظام، کا مڈین کا ارینج کافی کچھ پلین کیا ہوا تھا تیمور خانم نے جو کہ سردار کو ناپسند تھا لیکن اپنے باپ کی خاطر چپ تھا۔۔

سب کو کھانا کھاتے دیکھ کر اچانک ہی اسے اس غریب لڑکی کا خیال آیا تھا۔

جس کی خالی آنکھیں بہت کچھ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھیں۔

خادم۔

جی سردار

اسکے دھیمی آواز پر بھی خادم جی جان سے مخاطب ہوا تھا۔

یہ جتنے بھی کھانے ہیں تھوڑے تھوڑے سارے پیک کروا کر اس لڑکی کے گھر بھیجوا دو۔۔

اسکے سرد لہجے پر خادم نے ایک پل کو اپنے سردار کو دیکھا پھر احترام سے سر جھکا کر وہاں سے نکل گیا۔۔

گہری سانس لیتا وہ تیمور صاحب کی طرف بڑھ گیا جو اسے اپنی طرف آنے کا اشارا کر رہے تھے شاید کسی شخصیت سے ملوانا تھا۔۔

READERS CHOICE

اوپر چھت پر دونوں کہنیاں منڈیر پر رکھے نیچے کی طرف جھکی وہ دلچسپی سے وہاں ہوتی محفل کو انجوائے کر رہی تھی

اس دعوت میں صرف مرد حضرات ہی مدعو تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک طرف تحفوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔۔

مہرینہ نے سردار کو دیکھا جس کے آگے پیچھے سنگر گرل گھوم گھوم کر گا رہی تھی جبکہ سردار کے انداز میں سرد سا تاثر موجود تھا اسے بیہودہ چیزیں سخت ناپسند تھیں۔۔

مہرینہ نے موبائل نکال کر کیمرہ زوم کیا اور سردار کو بڑے آرام سے کیپچر کیا تھا۔

اسکے ہاتھ سے موبائیل چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا کہ سردار غاذان کی سرد نظریں اچانک ہی کالے لباس میں ملبوس مہرینہ پر پڑیں تھیں۔

لب دبا کر وہ وہاں سے بھاگی تھی۔۔

راستے میں دو تین بار گری بھی تھی لیکن سانس بحال اپنے روم میں آکر ہی کیا۔۔۔

اس نے بیزاری سے اپنے سامنے ضحڑی سنگر کو دیکھا جو گانا گاتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ لب دبا کر سٹیج سے نیچے اترا اور سب سے طبیعت خرابی کا کہتا بنا کسی کی سنے تیز قدموں سے وہ محل کے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔

اسکے جانے کے بعد داور نے سنگر کو پھر سے شروع ہونے کا اشارا کیا تھا۔۔

READERS CHOICE

مہرینہ!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے کمرے میں آتا اسے ناپا کر وہ آواز لگانے لگا تھا لہجے میں بھرپور غصہ تھا۔

بیڈ کے نیچے چھپی مہرینہ نے سر پر ہاتھ مارا۔۔

افففف کتنی تیز نظریں ہیں انکی پہچان لیا مجھے اب کون بچائے گا مجھ بے چاری کو۔

مہرینہ آرام سے بیڈ کے نیچے سے باہر آجاو۔

بیڈ کے پاس اکڑو سٹائل میں بیٹھتا ہوا وہ اسے وارننگ دینے والے لہجے میں بولا

۔

مہرینہ نے اسے دیکھ کر بے ساختہ مصنوعی مسکان سے سارے دانتوں کی نمائش کی تھی۔۔

وہ میری پونی نیچے گر گئی تھی وہ لینے نیچے آئی تھی۔

الٹا سیدھا جواز پیش کرتی وہ باہر نکلی تھی۔

ملی پونی۔۔

اسے خالی ہاتھ دیکھ کر سرد لہجے میں بولتا وہ اسکے چھکے چھڑوا گیا تھا۔

نہیں ملی وہ شاید کہی اور گر گئی ہو گئی۔۔

بدحواسی سے بولتی وہ سر جھکا گئی۔

شاید چھت پر گر گئی ہو گئی جب تم محفل کو فل انجوائے کر رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے بے تاثر لہجے ہر پہلے تو اس نے نا سمجھی سے سر ہلا دیا پھر زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

تمہیں زرا شرم نہیں آئی چھت پر جاتے ہوئے وہاں مردوں کی بھیڑ جمع تھی اگر کسی کی تم پر نظر پڑتی تو کیا سوچتے اس گھر کی لڑکی کے بارے میں اگر ڈیڈ دیکھتے تو اب تک تم زمین کے اوپر نہیں زمین کے اندر ہوتی اس لیے کہہ رہا ہوں سدھر جاو ورنہ بہت پچھتاو گئی تم۔

اسکا کان کھینچتا وہ سخت لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

معاف کر دیں سردار آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گئی بس اس بار بخش دیں۔

اپنا کان چھڑانے کی کوشش کرتی وہ تیز تیز لہجے میں روہانسی ہوتی بولی تھی۔۔

کچن میں جاو دس کپ چائے بناو اور چائے پندرا منٹس میں بنی چاہیئے سمجھی۔

غصے سے بولتا وہ پلٹا تھا۔

لیکن سب مہمان تو باہر ہیں پندراں کپ چاے کون پیئے گا۔

مہرینہ نے ہولتے ہوئے پوچھا۔

تم سے مطلب تمہیں جو کہا ہے وہ کرو انڈر سٹینڈ۔

غصے سے اسے ڈانٹا وہ باہر نکل گیا تھا۔

مہرینہ سر تھامتی بیڈ پر گرنے سے انداز میں بیٹھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اللہ بچالے آج، مجھ سے تو ایک کپ چائے بن سکتی ہے وہ بھی دس منٹ میں بنتی ہے جبکہ پندارں کپ چائے وہ تو ایک گھنٹے میں بنے گئی۔۔

حساب کتاب لگاتی وہ اونچا اونچا رونے لگی تھی۔۔

))))))))))))))))))))))(((((((((((((((((((((

رات کے سات بج رہے تھے جب دروازے پر زور سے نوک ہوا۔۔

نائلہ کچن میں تھی اور خیام اوپر چھت پر۔

وہ چپل پہنتی چادر کو ٹھیک سے خود پر اوڑھتی ہوئی دروازے کے قریب آئی۔

دروازہ کھول کر وہ حیران ہوئی تھی۔

محمد خادم ہاتھ آگے باندھے کھڑا تھا پیچھے دو ملازم تھے جن کے ہاتھوں میں بھاری بھاری شاپرز تھے۔

اسکے ملازم کو جانتی تھی، اسلیے وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ کچھ سامان ہے ہمارے سردار کا جنم دن تھا آج،

اس لیے ہم کھانا تقسیم کر رہے ہیں یہ آپ لوگوں کا حصہ ہے۔

محمد خادم نے کہہ کر کھانوں سے بھرے شاپرز اسکی طرف بڑھائے۔

خیام بھی اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا کہ وہ بیل کی آواز سن چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شکریہ۔۔

خیام نے شاپرز انکے ہاتھ سے لے کر نرم لہجے میں کہا۔

خیام نے شاپرز صحن میں پڑی چارپائی پر رکھے۔۔

ہ۔۔۔۔۔یر نے بے ساختہ چارپائی پر رکھے ان شاپرز پر ہاتھ پھیرا تھا۔

امی مت بنائے آلو کھانا آچکا ہے۔

خیام نے زوردار آواز پر کچن میں موجود نائلہ سے کہا جو حیرانی سے کچن سے باہر آتی شاپرز کے ڈھیر کو دیکھ رہیں تھیں۔

یہ کہاں سے آئے۔۔

نائلہ نے حیرت سے نکلتے ہوئے ہیر سے پوچھا۔

امی یہ سردار غاذان کے جنم دن کے خوشی میں آیا ہے۔

خیام نے مسکرا کر کہا کہ اسے سردار غاذان بہت پس۔۔۔۔۔ند تھا۔۔

ہی۔۔۔۔۔۔رنے چٹائی بچھائی جو پھٹی ہوئی تھی لیکن گزارے لائق تھی اس پر کھانا رکھا کچھ کھانا خالہ ثریا کی فریج میں رکھوا دیا تھا۔

کھانے کا پہلا لقمہ لیتی وہ اسے جنم دن کی مبارکباد دینا نہیں بھولی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موم بہت جلد آپکے پاس آوں گا بس یہاں کچھ کام ایسے ہیں کہ مجھے ہی دیکھنے ہیں یہاں سے فارغ ہوتے ہی پہلی فلائٹ سے آپکے پاس پھر چاہے جتنا مرضی دیکھ لیجئیے گا۔۔

گاڑی سے نکلتا وہ ماں کو صفائیاں پیش کر رہا تھا۔

او کے اللہ خافظ اپنا خیال رکھئیے گا جلد ملاقات ہو گئی ان شاءاللہ۔

دھیمے لہجے میں کہہ کر فون بند کر کے ساتھ آتے خادم کو پکڑا دیا۔۔

سردار آج سکولز کے دوڑے پر نکلے ہوئے تھے۔

سکولز کے ہیڈ ماسٹر سے بات کرتا وہ چونکا تھا۔

اسکے ساتھ اسکے گارڈز کی ایک بھاری ٹیم اور میڈیا والے تھے۔۔

لیکن اسکے چونکنے کی وجہ گرونڈ میں ہوتی لڑکوں کی لڑائی تھی جنہوں نے کافی شور مچا رکھا تھا۔۔۔

پرنسپل نے پریشانی سے سردار کو دیکھا جو لب بھینچے اسے سخت نظروں سے دیکھتا گرونڈ کی طرف بڑھا تھا اسکے پیچھے سب ہی دوڑے تھے جہاں وہ تیز قدموں سے بڑھا تھا کہ لڑکوں کی کافی آوازیں آرہیں تھیں۔

وہاں پہنچ کر وہ غصے سے ان لڑکوں کی طرف بڑھا جو بہت سارے مل کر ایک لڑکے کو بہت بری طرح مار رہے تھے

۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چھوڑ واسے۔

اس لڑکے کو ان مشتعل لڑکوں سے پیچھے کرتا وہ پھنکارا تھا اسکے سخت درشت لہجے پر سب ہی چونک کر سردار کو دیکھتے پل میں پیچھے پیچھے ہوئے تھے سردار کا تو انہیں پتا ہی نہیں تھا۔۔

ان لڑکوں کو سرد نظروں سے دیکھتا وہ نیچے زخمی لیٹے لڑکے کی طرف بڑھا اسے لڑکے کی طرف بڑھتا دیکھ کر سب ہی اس لڑکے کو اٹھانے لپکے تھے۔

لیکن اسکے ہاتھ کے اشارے نے سب کو وہی روک دیا تھا۔

اس لڑکے کے سر سے خون بہہ کر گردن تک آگیا تھا اوپر والا ہونٹ سوجا ہوا تھا۔۔

خادم پولیس کو فون کرو اور ان لڑکوں میں سے ایک بھی بھاگنا نہیں چاہیئے۔۔

اسکے سرد و سپاٹ لہجے پر سب کو سانپ سونگ گیا تھا جبکہ خادم سر ہلاتا ہوا تھوڑا پیچھے ہوا۔

اپنی پانی کی بوتل وہ زبردستی اس لڑکے کے منہ سے لگا گیا تھا۔

اس لڑکے نے بہت مشکل سے سوجے ہوئے ہونٹوں سے پانی پیا تھا۔

پسینے سے تر چہرے سے اس لڑکے نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے نجاتِ دہندہ کو دیکھا۔

سردار غازان تیمور۔۔۔۔

خیام کے ہونٹ آہستہ سے اسے سامنے دیکھ کر ہلے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بچے آپ ٹھیک ہو۔

اس نے اسے کھڑا کرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

خیام کی آنکھوں سے آنسو کی جھڑی سی بہنے لگی تھی۔

پھر وہ ہوا جو کسی نے ایکسیپٹ نہیں کیا تھا سب نے ساکت نظروں سے اس لڑکے کو سردار کے گلے لگا دیکھا تھا وہ لڑکا بے ساختہ اسکے گلے لگ چکا تھا اسکی گردن سے بہتا خون سردار کی نئی سفید شفاف شرٹ کو داغدار کر گیا تھا۔

اے لڑکے پیچھے ہٹو۔

ایک آدمی نے غصے سے اس لڑکے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا لیکن سردار نے اسے سخت نظروں سے دیکھ کر پھر اس کم سن لڑکے کو دیکھا پھر آہستہ سے اسے خود سے الگ کیا دھڑ دھڑ سردار کی پکچرز کھینچی جا رہی تھی۔۔

تب تک ڈاکٹر بھی آ چکا تھا اس نے اپنی نگرانی میں خیام کی مرہم پٹی کروائی تھی۔

ان لوگوں نے کیوں مارا تمہیں۔۔

ایک رپوڑٹر لڑکے نے اس سے پوچھا۔

خیام نے رپورٹر کو دیکھنے کی بجائے سردار غاذان کو دیکھا۔

اس نے نرمی سے اسے بتانے کا اشارا کیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے یہاں داخلہ لیے ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے پہلے میں دوسرے سکول میں تھا پھر میری آپی نے مجھے یہاں ایڈمٹ کروادیا میں جب سے یہاں آیا ہوں یہ لڑکے مجھے غریب بے چارا کر کے چھڑتے ہیں کبھی میری نوٹ بک پھاڑ دیتے ہیں تو کبھی میرا بیگ پانی میں پھینک دیتے ہیں میں نے بہت بار انتظامیاں سے شکایت بھی کی لیکن کسی نے ان کے خالف سٹینڈ نہیں لیا کیونکہ یہ سب امیر گھرانوں سے ہیں اور میں غریب گھرانے سے اس معاشرے میں غریب کی نہیں امیر کی سنی جاتی ہے اس لیے میری بھی کسی نے نہیں سنی۔۔

وہ کہتے ہوئے ایک سیکنڈ کے لیے چپ ہوا۔۔۔

آج ہمارا پیپر ہو رہا تھا تو یہ سب بک کھولے وہاں سے دیکھ دیکھ کر لکھ رہے تھے مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہوا میں پانی پینے کے بہانے پر نسپل کو بلالایا انہوں نے نگران ٹیچر کو سختی سے ڈانٹا اور ان لڑکوں کے پیپرز چھین لیئے یہ اسی بات پر مجھے پیٹ رہے ہیں۔۔

اس نے آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلتے ہوِے صرف سردار کو دیکھتے ہوئے بتایا باقی وہ کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا وہ بتا بھی سردار کو رہا تھا۔۔۔

غاذان سنجیدگی سے ان لڑکوں کی طرف مڑا جو ہاتھ پشت پر باندھے سر جھکائے کھڑے تھے ان لڑکوں کے پیچھے اسکے گارڈز تھے ورنہ انہوں نے بھاگ جانا تھا اب تک۔

اس لڑکے کو مارنے کا کیا حق بنتا تھا تم لوگوں کا۔

اسکے درشت لہجے پر سب کانپ کر رہ گئے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگر وہ جان سے چلا جاتا تو کون زمہ دار ہوتا یہ ادارہ یا یہاں کے نگران جو ائے سی والے کمروں میں بیٹھے کر چائے نوش فرما رہے ہیں یا پھر تمہارے والدین بولو جواب دو کس نے حق دیا یوں کسی پر تشدد کرنے کا۔۔

انسپکٹر اریسٹ ہم جب تک میں نا کہوں انہیں چھوڑنا مت یہ میرا آرڈر ہے اور یہاں کی انتظامیاں کو بھی ابھی فارغ کرو مجھے میری ریاست میں ایسے لوگ نہیں چاہیئے ڈیٹس مائے آرڈر۔۔۔

انتہائی سرد لہجے میں کہتا وہ پلٹا تھا ساتھ ساتھ اسکے گارڈز اور میڈیا والے بھی تھے۔۔

وہ کسی کے معافی ترلے سننے نہیں رکا تھا۔

پھر وہ پلٹا اس نے خیام کو اشارا کیا تھا۔

خیام پیر گھسیٹ کر اس تک آیا۔

یہ میرا کارڈ رکھو مجھ سے تین چار دن میں ملنا ابھی دو تین دن میں فارغ نہیں ہوں یہ میرا پرسنل نمبر ہے اوکے۔

اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت سے کہتا وہ وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔۔

خیام نے مسکرا کر سنہری بلیک کارڈ کو دیکھا جس پر اسکا نام اور نمبر درج تھا۔

اسے ایسے ہی تو نہیں پہلی نظر میں اپنا نیا سردار اچھا لگا تھا وہ سب سے مختلف اور خاص تھا، یہاں کے لوگوں سے مختلف

۔

خیام نے مسکرا کر ان لڑکوں کو دیکھا جو پولیس کے ساتھ جاتے اسے وارننگ دیتی نظروں سے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ سر جھٹکتا ہوا نیچے گرا اپنا بیگ اٹھانے کے لیے بڑھا ابھی اسے بہت سا چل کر گھر بھی تو جانا تھا۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر اور نائلہ کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے خیام کو زخمی دیکھ کر جب کہ وہ بخار سے تپتا انہیں تسلی دے رہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔

خیام اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم دونوں جیتے جی مر جاتیں ہمارا کون ہے تمہارے سوا ہم تو تمہارے سہارے زندگی جی رہے ہیں۔۔

ہی ــــــــــ راسکے سر پر چہرہ رکھے روتے ہوئے درد بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔

خیام نے ماں اور بہن کو تکلیف سے دیکھا۔

آپی، امی میں بالکل ٹھیک ہوں یہ ہلکی ہلکی چوٹیں مجھے کوئی تکلیف نہیں دے رہیں۔

اس نے نائلہ اور ہی ــــــــــ ر کو دیکھتے ہوئے جیسے انہیں یقین دلانا چاہا۔

نائلہ کو بھی بخار چڑھ چکا تھا بیٹے کو یوں دیکھ کر اسکی چارپائی پر بیٹھیں وہ روئے چلی جا رہیں تھیں انکار و ناہی ــــــــــ راور خیام کو بہت تکلیف دے رہا تھا۔

خدا کرے تمہیں گرم ہوا بھی نا چھو کر گزرے خیام تم ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک دل کا سکون ہو تم نہیں جانتے تمہیں زخمی دیکھ کر ہمارے دلوں میں کیا بیت رہی ہے یہ ہم ہی جانتی ہیں یا ہمارا رب اللہ تمہارے حصے کی ساری تکلیفیں تمہاری بہن کی جھولی میں ڈال دے۔۔

شوں شوں کرتی وہ اسکا سر چومتی روتے لہجے میں بولی تھی کہ خیام نے بے ساختہ کہا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اللہ نا کرے آپی میں اپکو اور امی کو ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

ماں بہن کو دیکھتا دل میں ہی وہ بولا تھا۔۔

نائلہ کو سخت بخار چڑھ چکا تھا جسکی وجہ سے وہ کپڑے سلائی نہیں کر سکیں تھی،

گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں بچی تھی خیام بھی چارپائی پر تھا مختیار چچا کے پاس جاتے اسے شرم آتی تھی کہ پہلے ہی انکا بہت ادھار چڑھ چکا تھا اس پر۔۔

خیام اور امی کو دوا دے کر وہ گھر سے نکل چکی تھی، کہ شام کے کھانے کا کوئی سامان نہیں تھا گھر پر۔

مختیار چچا کی بجائے دکان پر عرفان کو دیکھ کر وہ دروازے پر ہی رک گئی۔

آجاو ہی ـــــــ ربی بی تم تو اب دیکھتی بھی ہی نہیں ہو۔

عرفان اسے دیکھتا چیئر سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

ہیر نے کالی چادر کو ماتھے تک کھینچا اور انہی قدموں سے وہاں سے چلی گئی جبکہ عرفان پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔

سڑک کے کنارے سر جھکائے وہ چلتی جا رہی تھی۔

دل میں بہت غبار جمع ہو چکا تھا وہ

کسی سنسان جگہ پر بہت سارونا چاہتی تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی۔۔۔۔۔۔۔رضا۔۔۔

پولیس وین سے نکلتے آدمی کو دیکھ کر وہ ڈر کر اچھلتی تین چار قدم پیچھے ہوئی تھی۔

ڈر گئی مجھے دیکھ کر اتنا ڈرونا چہرہ ہے کیا میرا؟

اسکے قریب آتا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

ہیر کی جان ہوا ہوئی تھی اسے یوں سڑک پر اپنے سامنے دیکھ کر وہ تو اسے بھول چکی تھی۔۔

ادھر آکر کر میری بات سنو۔

اسکے پسینے سے بھیگے چہرے کو دیکھتا رانا سنجیدگی سے بولا۔

آپکو کیا بات کرنی ہے مجھ سے۔

نظریں زمین پر جمائے وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

اسید رانا سے جان چھڑانا آسان نہیں ہی۔۔۔۔۔۔۔رضا ادھر آکر بات سنو ورنہ تمہارے کیس کی فائل ابھی بھی

میرے دراز میں پڑی ہے چاہوں تو ابھی تمہیں گرفتار کر لوں کوئی روکنے والا نہیں ہو گا مجھے۔۔

کمینگی مسکان سے اسکے بدحواس چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

بیٹھو۔۔

سامنے پڑے بینچ کی طرف اشارا کرتا وہ بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر ہونٹ بھینچے خالی پڑے بینچ پر بیٹھ گئی پورا وجود کسی پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔

ایک پیر بینچ پر رکھتا وہ جھکا۔۔

تم جانتی ہو نا تم نشہ بھیجتی پکڑی گئی تھی لیکن میں نے تمہیں آزاد کر دیا کیونکہ مجھے تم سے ایک کام تھا لیکن اگر تم نے میرا وہ کام نا کیا یا انکار کیا تو بیس سال کے لیے جیل میں ڈالوں گا اور تمہارے بھائی اور ماں کو بھی جیل میں ڈال دوں گا چچچ ہیر پھر کیا ہو گا۔

ہنوز جھکے وہ بڑے ڈرامائی لہجے میں اسکا دماغ ٹریپ کر رہا تھا۔

ہیر کا رنگ ایک دم سے سیاہ پڑا تھا ہونٹ نیم وا کیے پھیلی آنکھوں سے وہ اسے دیکھے گئی۔

تم ایسا نہیں چاہتی۔

اس نے مسکرا کر پوچھا۔

ہی۔۔۔۔۔۔رنے میکانکی انداز میں سر نفی میں ہلایا تھا۔

وہ مسکرایا کہ یہ لڑکی حد سے زیادہ معصوم تھی جیسی لڑکی اسے چاہیئے تھی اسے مل چکی تھی وہ زیادہ خوبصورت نہیں تھی لیکن کام چل سکتا تھا۔۔۔

کھانا اور بہت سارے پیسے چاہیئے نا تمہیں اور اپنی ماں کا علاج بھی تو کروانا ہے تمہیں۔۔۔۔

اس نے ہیر کے نڈھال چہرے کو دیکھتے ہوئے پر اسراریت سے پوچھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ضبط کے گھونٹ بھرتی وہ فقط سر ہلا گئی تھی۔

تو جو میں کہتا ہوں وہ کرو یہ فائل پکڑو اور اس میں موجود مواد کو اچھے سے پڑھ لو لیکن یاد رکھنا اگر تم نے انکار کیا تو تم جیل میں جاو گئی اور تمہاری ماں صدمے سے مر جائے گئی وہ بھی بھوکھی پیاسی اور تمہارا چھوٹا سا بھائی اسکا کیا ہو گا، انکی موت کی زمے دار ہو گئی ہ۔۔۔۔۔۔۔یر رضا۔۔

وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

جس پر اس نڈھال لڑکی کا دل خوف سے لرزا تھا۔

جا واب اور شادی کی تیاری کرو۔

وہ پھر سے عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

شادی!

اسکے لرزتے اور خوف زدہ لہجے پر وہ مکروہ قہقہ لگاتے ہوئے اٹھا تھا۔

اس فائل میں ایک شخص کی تصویر ہے اسے دیکھ لو اور اسکے بارے میں جان لو کیونکہ آج سے دس دن بعد اس سے تمہاری شادی ہو گئی۔

رانا کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔

وہ ساکت بیٹھی اپنی کالی چادر کو مٹھیوں میں بھینچ کر رہ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ وہ کیا کہہ گیا تھا۔

وہ کانپتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

لیکن کیا وہ اس سے بھاگ سکتی جس کے چنگل میں وہ بری طرح پھنس چکی تھی۔

سردار اور شائنہ آج لنچ پر آئے ہوئے تھے۔۔

شائنہ بلیک سوٹ اوپر بلیک ہی دوپٹہ جس کے باڈر زپر شیشوں کا کام تھا اوڑھے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔

قاتل نگاہیں سامنے بیٹھے دلربا شخص کو دیکھ کر مسکرا رہیں تھیں۔

وہ بلیک شرٹ براون پینٹ میں ملبوس فون میں کچھ تیز سے ٹائپ کر رہا تھا۔

سردار غاذان میرا خیال ہے ہم ڈینر پر آئے ہیں۔

شائنہ نے مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے اسے متوجہ وجہ کیا۔

ایک ضروری ایمیل ریڈ کر رہا ہوں آئی نو ڈینر پر ہیں ہم۔۔

اس نے مصروف سے انداز میں اس کے سوال کے جواب میں کہا۔

گارڈز ایک طرف ہو کر کھڑے تھے۔

سردار آپ کیا کھائیں گئے۔۔؟

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ نے ویٹر کو اپنی ڈشز نوٹ کروا کر اس سے پوچھا۔

او نلی بلیک کافی۔۔

ہنوز نو بائیل میں انگلی چلاتے وہ بولا تھا۔

شائنہ خانم نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا۔

جس کے سلکی بال ماتھے پر بکھڑے اسے اور وجیہہ بنا رہے تھے۔۔

سردار آپ میرے ساتھ لنچ پر آئے تھے نا کہ کافی پ۔۔۔۔ر۔۔۔۔

دوپہر کو او نلی کافی لیتا ہوں میں ڈیئر۔۔

موبائل پاکٹ میں رکھتا وہ ہلکی مسکان سے بولا۔

شائنہ بھی مسکرائی۔

سردار آپکو ڈائٹنگ کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ اسکے کسرتی وجود کو دیکھتی بے باکی سے بولی۔

جبکہ وہ اسے ایک نظر دیکھ کر ویٹر کے ہاتھ سے کافی کا بڑا سا مگ اٹھا گیا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سارا ٹائم شائنہ ہی باتیں کرتی رہی اور وہ سر ہلا کر سنتا رہا دھیان اپنی ماں کی طرف تھا جنہیں ہلکا سا موسمی بخار تھا اسے فبیہا نے بتایا تھا تب سے اسکا دھیان کسی کام میں نہیں لگ رہا تھا دل کر رہا تھا سب چیزوں کو بھاڑ میں جھونک کر خود اوڑ کر ماں کے پاس چلا جائے۔۔۔

دس دن کام کا شیڈول کافی سخت تھا گیارویں دن وہ اپنی ماں کے پاس ہو گا دل کو تسلی دے کر وہ کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر کر دلکشی سے مسکرایا کیونکہ اسے اپنی ماں کی کوئی بات یاد آگئی تھی۔۔

اسکے مسکرانے پر شائنہ بھی بھرپور مسکان سے ہنسی اسے لگا وہ اسکے جوک پر ہنسا ہے۔

ہی ــــــــــــ رنے ڈر سے رانا کی دی ہوئی تصویر راستے میں ہی کہی پھینک دی تھی۔

وہ ایسے کیسے کر سکتا تھا اسکے ساتھ۔۔

شادی جیسا لفظ اسے اپنی زندگی میں نہیں چاہیئے تھا کہ اس کے کندھوں پر بہت سی زمے داریاں تھیں انہی سوچوں میں تھی جب خیام کے چلانے کی آواز پر وہ بھاگ کر نیچے آئی جہاں نائلہ بیگم سینے پر ہاتھ رکھے جیسے اپنی آخری سانسوں میں ہو۔

خیام امی کو کیا ہوا ہے۔

چلا کر وہ نائلہ بیگم کو تھام گئی تھی۔

پتا نہیں امی کو اچانک سے درد ہونا شروع ہو گیا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے روتے ہوئے اسے بتایا۔

خیام جاور کشہ لے کر آوامی کو ہسپٹل لے کر جانا ہو گا۔

ہی ــــــــر کے چلانے پر خیام اٹھا تھا جب نائلہ نے کراہتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

ہی ــــــــر اپنے بھائی کا خیال رکھنا اور خیام اپنی آپی کو کبھی مت چھوڑنا چاہے حالات کیسے بھی ہوں ہیر کو اکیلا نا چھوڑنا اسکا سہارا بننا تم دونوں ایک دوسرے کا سہارا ہہہہ۔۔۔۔۔۔۔

انکی سانسیں اکھڑنے لگی تھی۔۔

آپی !امی نے یہ اچانک آنکھیں کیوں بند کر لیں ہیں۔۔

خیام نے ساکت بیٹھی بہن کو ہلایا۔

بنا کچھ بولے وہ نائلہ پر نظریں جمائے ساکت سی بیٹھی رہی تھی۔

خیام نے پریشانی سے ہی ــــــــر اور نائلہ کے ساکت وجود کو دیکھا۔

آپی امی کو دیکھیں یہ آنکھیں بند کر گئیں ہیں میں ڈاکٹر وسیم کو بلا لاوں۔۔

وہ کھڑا ہوتا جیسے خود سے بولتا دروازے کی جانب بھاگا تھا۔

ہی ــــــــر نائلہ پر نظریں جمائے بیٹھی رہ گئی سر سے چادر کھسک کر کندھوں پر آچکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں سے آنسو بن پار کر کے گالوں پر بہنے لگے تھے۔

تب ہی ماسی ریشیداں ہاتھ میں سبزی کا شاپر پکڑے اندر چلی آئیں۔

نی ہی ـــــــر یہ نائلہ نوں کی ہو یا ائی۔۔

ماسی رشیداں شاپر وہی تخت ہر رکھتی بھاگ کر ہی ـــــــــر کے پاس آئیں۔

نائلہ کا سر ہی ـــــر کی گود میں تھا، ہی ـــــر ماں پر نظرِں جمائیں انہیں دیکھتی جا رہی تھی۔

رشیداں نے کسی انہونی کے احساس سے نائلہ کی نبض ٹٹولی جو کافی دیر پہلے سے رک چکی تھی۔

نی نائلہ اتنی جلدی کیا پڑ گئی تجھے جانے کی ایس کڑی دا کیہڑا تھاں سی تیرے علاوہ۔۔۔

ماسی ریشیداں ہاتھ ملتی دہائی دینے لگی تھی انکی آواز پر سارا محلہ انکے گھر جمع ہونے لگا تھا۔

پیچھے ہٹیں آپ لوگ اسطرح کیوں رو رہے ہیں میری امی ٹھیک ہیں ڈاکٹر آپ چیک کریں انہیں، یہ شاید بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔

خیام اتنی بھیڑ کو اپنے گھر جمع دیکھ کر مشتعل ہوتا چلا یا تھا۔۔

نائلہ کو چارپائی پر لیٹا دیا گیا تھا اوپر سفید چادر ڈال دی گئی تھی یہ سب محلے والوں نے کیا تھا ورنہ ہی ـــــر تو چپ چاپ سی تھی جیسے جسم میں جان ہی نا ہو۔۔

محلے والوں نے اسے کتنی بار کہاں ماں کو رو لو لیکن وہ ہلی تک نہیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

اصلی ماں تب فوت ہو گئی تھی جب وہ چھوٹی سی تھی اس نے تو ماں کے روپ میں نائلہ کو ہی دیکھا تھا ماں کی چھایا اسے نائلہ نے ہی تو دی تھی خیام سے بھر کر اسے پیار دیا وہ کیسے یقین کرتی اسکی ماں چلی گئی ہے ابھی صبح ہی تو انہوں نے روٹیاں بنائی تھیں اپنے ہاتھوں سے خیام اور ہی ـــــر کو کھلائیں یہ آخری نوالے شاید وہ خود اپنے بچوں کے منہ میں ڈالنا چاہتیں تھیں۔۔

خیام کے رونے پر باقی لوگ بھی ان دونوں کے دکھوں پر رو پڑے تھے۔

ہی ـــــر کے گلے لگا وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

اسکے گلے لگتے ہی ہیر کے سکات وجود میں جیسے جان آ گئی ہو۔

نہیں وہ اکیلی تو نہیں تھی اسکا بھائی تھا جو اسے جان سے پیارا تھا اسکا سہارا اسکے سر کی چادر ابھی سلامت تھی وہ اکیلی تو نہیں تھی۔

آنکھیں چھم چھم برسنا شروع ہو گئی تھی۔

پھر وہ اتنا روئی کہ سب سے سنبھالنا مشکل ہو گیا چیخیں مار مار کر روتی وہ کوئی پاگل ہی لگی تھی۔

خیام نے بڑی مشکل سے اسے باانہوں میں لیا جو قابو میں نہیں آ رہی تھی پھر ماسی رشیداں نے ہی اسے سمجھا بجھا کر چپ کروایا۔

تدفین ک انتظام محلے والوں نے کرنا چاہا لیکن اس نے منع کر دیا اندر سے تین ہزار لے کر اس نے چچا مختیار کو کفن وغیرہ کے لیے دیئے کہ وہ اپنی ماں کو لوگوں کا رحم کھا کر دیا کفن نہیں پہنانا چاہتی تھی یہ تین ہزار بھی س نے ادھار

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیے تھے محلے کی انٹی رفیعہ سے جو کمیٹی وغیرہ ڈالتی تھی اور جسکو کہی سے پیسے نا ملتے اسے انٹی رفیعہ دے دیتی کہ وہ رحم دل خاتون تھیں۔۔

نائلہ کو ان سے بچھڑے دو دن ہو چکے تھے وہ دونوں بہن بھائی چٹائی پر بیٹھے رہتے نا کچھ کھاتے نا پیتے بس غیر مری نقطے پر نظریں جمائے بیٹھے رہتے۔

خیام کا خوبصورت چہرہ کملا کر رہ گیا تھا۔۔

نائلہ کا قل کا ختم بھی ہو گیا لیکن ان بہن بھائی میں زندگی کی کوئی رمق نہیں دیکھتی تھی ماسی رشیداں کے سمجھانے پر وہ انہیں ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہتی۔

ہی ــــــــر کی ہن خیام نوں وی گوانا چاہنی اے۔

انہوں نے تلخی سے پنجابی میں ہو چھا۔

جس پر اس نے ہول کر ماسی کو دیکھا۔

ارے اس پر توجہ دو ایسے تو وہ کبھی زندگی کی طرف نہیں آئے گا تم بڑی ہو تمہیں ہی اسے سنبھالنا ہو گا ورنہ ایک دن اسے بھی کھو بیٹھو گئی پھر روتی رہنا۔۔۔

ماسی ریشیداں تلخی سے کہہ کر چلی گئیں۔۔

ہیر نے کانپتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔

اللہ نا کرے میں اپنے بھائی کو کھوں ماسی ریشیداں آپ بولنے سے پہلے سوچ سمجھ تو لیا کریں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چلائی لیکن ماسی ریشیداں تو وہاں سے کب کی چلی گئیں تھیں۔۔

سرعت سے کھڑی ہوتی وہ سیڑیوں کی طرف بڑھی بڑی سے کالی چادر جو گندی ہو چکی تھے ملگجھے سے کپڑے جن پر اتنی سلوٹیں پڑ چکیں تھیں کہ قمیض شارٹ لگنے لگی تھی بال سارے چوٹی سے آزاد ہو کر کندھوں پر اور منہ پر رہتے لیکن اسے ہوش ہی نہیں تھا کسی چیز کا تو وہ کپڑے بال کیسے سنوارتی۔۔

خیام۔۔

چھت پر پڑی چارپائی پر وہ چٹ لیٹا ہوا تھا آنکھوں میں اداسی تھی،

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے جیسے وی کتنوں دنوں سے سویا ہی نا ہو۔۔

خیام۔۔

دکھتے دل سے اپنے بھائی کی حالت دیکھتی اس بار اس نے زرا اونچی آواز میں اسکا نام پکارا۔۔

خیام نے چونک کر اپنے سرہانے کھڑی آپی کو دیکھا۔

آپی۔

وہ بیٹھتا ہوا حیرت سے بولا کہ آج کتنے دبوں بعد وہ خود سے بولی تھی۔

نہالو میں تب تک تمہارے کپڑے نکالتی ہوں۔۔

اسکے الجھے بالوں میں انگلی سے کنگھی کرتی وہ محبت سے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آپ ٹھیک ہو۔

ہی۔۔۔۔ر کا ہاتھ تھامتا وہ کم سن لڑکا فکر مندی سے بولا تھا۔

میں ٹھیک ہوں خیام تم پریشان نا ہو نہا کر فریش ہو جاو تو اپنی کتابیں کھولو میں تب تک تمہارے لیے تمہاری پسند کا کھانا بناتی ہوں۔۔

اسکا سر چومتی وہ اتنے دنوں بعد مسکرا کر بولی۔

خیام بھی مسکرایا۔

ہی۔۔۔۔ر خوش تو اسکا بھائی خوش۔۔

اس نے بھی بہن کے سر پر ہونٹ رکھ کر دل میں سوچا۔۔

ہی۔۔۔۔۔ر پھر سے مسکرائی۔

جاو نہالو میں کپڑے نکالتی ہوں تمہارے۔

اسے زبردستی اٹھاتی ہوئی وہ بولی۔

سامنے چھت پر کھڑی نازیہ نے قہر سے دونوں کو دیکھا۔

READERS CHOICE

بھلا یہ کیا بے شرمی پھلار کھی ہے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دونوں نے وہ اسکا سر چومتی ہے تو وہ اسکا ارے سگے بہن بھائی تو نہیں ہیں نا دونوں جوان ہیں اور کھلم کھلا ایک دوسرے کے گلے لگتے ہیں آپ بات کریں محلے کی بڑے بزرگوں سے آخر کو ہماری بھی بچیاں ہیں کیا سوچیں گئیں وہ ان دونوں کو ایسی حرکتیں کرتے دیکھ کر۔۔

نازیہ نے اپنے شوہر کو کھانا دیتے ہوئے غصے سے کہا اسکا تو کام ہی یہی تھا لائی بجھائی کرنا اور اپنے جیسا کسی کو نا سمجھنا۔

۔

سفید شفاف سوٹ پہنے سفید ہی موتیوں والی چادر سر پر لیے وہ لڑکی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی جب وہ مسکرائی تو اسکی آنکھیں بھی مسکرا اٹھی تھیں ہونٹ اور ناک تو سفید چادر کے پیچھے چھپے ہوئے تھے بس آنکھیں تھیں جو واضع تھیں

۔۔

)آپ کہاں ہیں(

وہ لڑکی اسے دیکھتی مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

میں تمہارے سامنے ہی تو ہوں۔

وہ حیرت سے بولا تھا۔

لیکن آپ مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہیں۔

وہ لڑکی پریشانی سے پوچھ رہی تھی جس پر وہ بھی پریشان ہوا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک دم سے اسکی آنکھیں کھلیں تھیں چہرہ ائے سی والے کمرے میں بھی پسینے سے تر ہو چکا تھا۔

آخر یہ لڑکی کون ہے ؟اور یہ کیوں اس طرح میرے خوابوں میں چلی آتی ہے !

چہرے سے پسینا صاف کرتا وہ بے تاثر لہجے میں بڑبڑایا تھا۔۔

کچھ دیر ایسے ہی بیٹھا رہا پھر وہ اٹھ کر باہر واک کے لیے نکل گیا۔

سردار میں بھی آپکے ساتھ چلوں۔

مہرینہ نے اسکے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔

نو !

پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

جس پر مہرینہ نے ہونٹ بسورے۔

سردار پلیز ززز لے جائیں نا، مجھے بڑا شوق ہے رات کو واک پر جانے کا۔

اسکے سامنے آتی وہ لاڈ سے بولی۔

او کے لیکن تنگ مت کرنا۔

سرد لہجے میں بولتا وہ تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا مہرینہ بھی فل مسکان ہونٹوں پر لاتی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

**********!!!!!!!!!!**********!!!!

!!!!!!!!**********!!!!!!!!!!**********

خیام کے سکول جانے کے بعد وہ برتن کچن میں رکھنے کے لیے دھونے لگی تھی جب دروازہ کھٹکھایا گیا تھا۔

نائلہ کو بچھڑے آج دس دن ہو چکے تھے انکی کمی تو پوری نہیں ہو سکتی تھی لیکن جینا تو تھا ہی اور جینے کے لیے سارے کام کرنے پڑتے ہیں چاہے دل کرئے یا نا کرئے۔۔

ہ دوپٹے سے ہاتھ صاف کر کے اس نے دروازہ کھولا۔

وہ حیرانی سے اپنے محلے کے بڑے آدمیوں اور تین چار عورتیں کو دیکھنے لگی۔

خیریت آپ سب لوگ ایسے۔۔

وہ انہیں حیرت سے دیکھتی بس یہی پوچھ سکی۔

خیریت نہیں ہے ہی ـــــــ ربی بی۔

نازیہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

جس پر ہی ـــــــ رنے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

تم چپ رہو نوید بھائی آپ بات کریں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نازیہ کا شوہر اسے ڈانٹ کر چپ کروا تا در میانی عمر کے نوید سے بولا جو اس محلے میں سب سے زیادہ پیسے والا تھا حقیقی بات ہے جسکے پاس جتنا زیادہ پیسہ ہو وہی معتبر اور عزت دار ہوتا ہے

۔

بات یہ ہے کہ پہلے تم اپنی چاچی کے ساتھ رہتی تھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں تھا ظاہر ہے وہ تمہاری چاچی تھی تم انکے ساتھ رہ سکتی تھی لیکن اب جبکہ تمہاری چاچی بھی فوت ہو چکیں ہیں اور خیام تمہارا سگا بھائی نہیں ہے تو تم دونوں ساتھ نہیں رہ سکتے وہ تمہارا محرم نہیں ہے ہی ــــــــــر۔۔

نوید کی بجائے سجاد صاحب بولے تھے جو تقریباً پچاس سال کے ہوں گے۔۔

ہی ــــــــــر پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھتی جا رہی تھی یہ سب کیا کہہ رہے تھے خیام تو اسکا بھائی تھا وہ دونوں تو بہن بھائی ہی تھے پھر یہ سب کیا کہہ رہے تھے۔

وہ میرا بھائی ہے سگا سوتیلا میں نہیں جانتی میں بس اتنا جانتی ہوں خیام اس دنیا میں میرا اکلوتا سگا رشتہ ہے۔۔

بھرائے ہوئے لہجے میں بولتی آخر میں وہ قطعیت سے بولی تھی۔۔۔۔۔

نازیہ سمیت سب نے اسے گھورا۔

ناجی ناہماری جوان بچیاں ہیں تمہیں اسکے ساتھ رہنا ہے تو اسکے ساتھ نکاح کر لو ورنہ ہم یہاں بے حیائی نہیں پھیلنے دیں گئے آخر کو اکیلی عورت اور مرد میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔۔

نازیہ نے کہتے ہوِئے غصے سے سر جھٹکا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی۔۔۔۔۔۔رکا دل زور سے پھٹا تھا یہ آخر وہ کیا کہہ گئیں تھیں کیا انہیں شرم نہیں آئی تھی۔۔

ابھی اسی وقت یہاں سے چلے جائیں میں اپنے گھر میں رہتی ہوں آپ لوگوں کے گھر پر نہیں جو آپ سب کی بیہودہ باتیں مانوں گئی میں بھوکی رہوں ننگی رہوں کبھی آپ لوگوں نے خبر نہیں لی حلانکہ اوپر اللہ کی عدالت میں سب سے پہلے ایک پڑوسی کے حقوق کا حساب ہوگا کبھی خبر لی ہماری،

اور آج آپ لوگ ایک نیا فتویٰ ہم پر لے کر دوڑے چلے آئے وہ میرا بھائی ہے اور میں اسکی نخبہن بس بات ختم آئندہ برائے مہربانی میرے گھر مت آیئے گا۔۔

سپاٹ لہجے میں کہہ کر اس نے ٹھک سے دروازہ بند کیا تھا۔

باہر وہ لوگ اونچی آواز میں اسے بُرا بھلا کہتے چلے گئے۔۔

آنسو صاف کر کے وہ نائلہ کے کمرے میں چلی آئی انکی چارپائی پر بیٹھ کر وہ زور و قطار رونے لگی تھی۔۔

اونچی آواز میں روتی وہ اللہ سے گلے شکوے کرنے لگی تھی۔

شکر ہے خیام گھر پر نہیں تھا ورنہ اسکے معصوم زہن پر کیا اثر پڑتا ان باتوں۔۔

نائلہ کی پائنتی پر سر رکھے وہ آنکھیں موند گئیں تھی۔۔

READERS CHOICE

کیا کروں کہاں جاوں کس سے مدد مانگوں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چارپائی پر نیم دراز وہ پریشانی سے سوچ رہی تھی،

خیام دوسری چارپائی پر اوندھے منہ سو رہا تھا۔۔

اسے دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔

خیام تمہارے لیے تمہاری آپی کو کچھ بھی کرنا پڑا تو کرے گئی صبح تمہاری فیس ضرور جمع کرواوں گئی وہ نہیں نکالیں گئے تمہِن۔

اسکے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتی وہ دھیمے قدموں سے چلتی باہر نکل گئی،

گلیاں سنسان و ویران تھی کہ گاوں کے لوگ عموماً جلدی سو جاتے ہیں۔۔

تنگ گلی سے گزرتی وہ کلمہ طیب کا ورد کرنے لگی تھی کہی سے کتوں کی بھوکنے کی آوازیں اسکے ڈر میں اضافہ کر رہیں تھیں۔۔۔

کسی کسی گھر کے دیوار پر لگا زرد بلب تاریک رات کو کسی حد تک کم کر دیتا تھا لیکن وہاں چھایا سناٹا اسکے دل کو ڈرا رہا تھا۔

تنگ گلی سے وہ کھلی سڑک پر آچکی تھی۔۔

اپنے دھیان میں گزرتی وہ ٹھٹھکی تھی سامنے چوڑے درخت کے نیچے تین چار لڑکے بیٹھے ہوئے تھے جو شاید نشے آور کوئی شے بنا رہے تھے۔

ہی ــــــــــ رانکے قریب سے تیزی سے گزری جبکہ وہ لڑکے کام ترک کیے اس لڑکی کو مسکراتی نظروں سے دیکھنے لگے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تینوں ہی ایک دوسرے کو اشارا کرتے اس لڑکی کے پیچھے دوڑے تھے۔

انہیں اپنے پیچھے دوڑتے دیکھ کر وہ بھی بھاگنے لگی تھی زرد چہرے پر خوف سے پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے۔۔

اے رک زرا۔۔

ایک لڑکے نے اسکی سفید چادر کو کھینچتے ہوئے آواز لگائی۔

وہ کمزور لڑکی زیادہ بھاگ نہیں سکتی تھی اس لیے انہوں نے اسے ایک ہی جست میں قابو کر لیا تھا۔

وہ تینوں اسکے ارد گرد پھیل گئے تھے۔

اسکے ارد گرد پھیلے وہ اسکے فرار کی ساری راہیں بند کر چکے تھے۔

انہیں پھیلی آنکھوں سے دیکھتی وہ پریشان ہو گئی۔

دیکھیں مجھے جانے دیں میرے پاس تو کوئی پیسے نہیں کوئی زیور نہیں مجھے جانے دیں پلیز زززز،

انکے آگے ہاتھ جوڑے وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

وہ تینوں اسے دیکھتے قہقہ لگا گئے۔

پیسے نہیں توں چاہیئے نا سمجھ لڑکی۔۔

ان میں سے ایک اسکی سفید شفاف چادر

کھینچ کر مکروہ لہجے میں بولا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کے آنسو آنکھوں میں ہی ٹھٹھر اگئے۔۔

وہ سر عت سے چادر پکڑنے نیچے جھکی جب ایک نے پیچھے سے اسے ٹھڈا مارا تھا وہ آیک جھٹکے سے سڑک پر گری تھی ہاتھوں پر نوکیلے چھوٹے چھوٹے کنکر بہت زور سے چبے تھے۔

اس نے پلٹ کر بھرائی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔

دوسرے لڑکے نے اسکی کلائی کو ہاتھ میں جھکڑ کر اٹھایا تھا۔

وہ بت بنی انہیں دیکھتی رہی بنا کوئی مزاحمت کیے۔۔

آنکھوں میں آنسو خشک ہو چکے تھے۔

تیسرے لڑکے نے قہقہ لگاتے ہوئے اسکی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اپنے طرف بڑھتے ہاتھ کو دیکھتی وہ فقط سر نفی میں ہلانے لگی کہ بولنے سمجھنے کی سکت اس میں ختم ہو چکی تھی وہ چھوٹی سی لڑکی تھک چکی تھی دنیا کے ستم سہہ سہہ کر۔۔۔

گردن کی طرف بڑھایا ہاتھ راستے میں ہی کوئی مٹھی میں بھینچ کر روک چکا تھا۔۔

اسکے سامنے آتا وہ قہر بھری نظروں سے سے ان لڑکوں دیکھ رہا تھا جن کے چہروں میں خوف چھا چکا تھا سردار غاذان کو سامنے دیکھ کر۔

معاف کر دیں سردار۔۔

ہاتھ جوڑ کر باقی دو بولے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بنا انکی سنے وہ تینوں کو بری طرح پیٹنے لگا تھا وہ ایک سردار کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے نا ہی کرنا چاہتے کہ وہ ایک سردار تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ بہت بری طرح انہیں مار رہا تھا انکے ناک منہ سے خون کے فوارے چھوٹ چکے تھے۔۔

آئندہ میری ریاست میں کسی لڑکی پر بری نظر نہیں ڈالو گئے تم۔

انکی آنکھوں پر مکے پر مکہ برساتا وہ پھنکارا تھا انکے چیخنے چلانے کی آوازیں دور تک گئی تھیں۔

مہرینہ نے پہلی بار سردار کا یہ روپ دیکھا تھا وہ حیرت و اشتیاق سے اسے لڑتا دیکھ رہی تھی۔

وہ تینوں ہیر کے قدموں میں گرے تھے۔۔

اس نے نیچے گری اسکی سفید چادر اٹھائی اور اسکی طرف بڑھائی۔۔

لیکن اس نے تھامی نہیں ایسے ہی ہاتھ بانہیں چھوڑے وہ پورے قد سے نیچے گری تھی لیکن اسے زمین پر گرنے سے پہلے ہی وہ اسے تھام چکا تھا۔۔

مہرینہ بھی بھاگ کر اسکے قریب آئی۔۔

یہ تو بے ہوش ہو چکی ہے۔

مہرینہ نے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے سردار سے کہا۔

وہ تینوں زمین پر پڑے کراہ رہے تھے بنا ان پر نظر ڈالے وہ اس کم سن لڑکی کو بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ نے حیرت سے اپنے سردار کو دیکھا جلدی سے فون نکالا کیمرہ کھولا اور اسکی پک بنائی پھر مسکرائی۔

مہرینہ اسکی چپل اٹھالو۔

وہ پیچھے مڑتا غصے سے بولا۔

جی اٹھاتی ہوں وہ فون میں سنگنل چیک کر رہی تھی۔۔

اس نے ناک سکوڑ کر ایک انگلی سے اسکی ٹوٹی پھوٹی چپل اٹھا کر سردار کو اپنی صفائی پیش کی تھی۔

تیز قدموں سے چلتا وہ اسے لے کر دور کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

سردار آپ اسے جانتے ہیں۔۔

مہرینہ نے ہیر کے ساتھ بیٹھتے ہوِے اس سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔

گاڑی کو ریورس کرتا وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

ہائے !اسے جانتے نہیں تو اسکی اتنی کیئر کر رہے ہیں اگر انکی بیوی ہوتی تو کیا کرتے۔۔۔

مہرینہ نے ہی ــــــــر کے زردی گھلے چہرے کو دیکھتے ہوئے حسرت سے سوچا۔

::::::

مہرینہ گاڑی میں تھی اسے آتا دیکھ کر وہ چوکنا ہو کر بیٹھی۔۔

تب ہی وہ چلائی۔۔

سردار بچیں۔۔۔

پیچھے سے ایک آدمی گاڑی روکتا اس ہر فائرنگ کھول چکا تھا۔۔

گولی اسکے بازوں کو چیر گئی تھی وہ اگر نیچے نا بیٹھتا تو وہ گولی سیدھی اسکے دل پر لگتی۔۔

وہ بنا کس سیکورٹی گارڈ کے نکلا تھا یہ تو ہونا ہی تھا۔

مہرینہ نیچے جھک جاو۔۔۔۔

وہ پسٹل نکالتا مہرینہ سے بولا تھا۔

مہرینہ ڈرتے ہوِے نیچے بیٹھ گئی،

جبکہ وہ پسٹل نکالے گاڑی کے پیچھے ہوتا جوابی کاروائی کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے گارڈز کی گاڑیاں پہنچ چکیں تھیں گاڑیوں سے چھلانگ لگاتے وہ اپنی بندوقوں کے منہ کھول چکے تھے۔

سردار گاڑی میں بیٹھتا مہرینہ کو حیرت سے دیکھنے لگا جو سیٹ سے نیچے اپنے اوپر چادر لیے مرغا بنی ہوئی تھی۔

مہرینہ تم مرغا کیوں بنی ہوئی ہو۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے پریشانی سے اسے سیدھا کرتے ہوئے پوچھا۔

ای ی ی۔۔

وہ شرمندگی سے ہنستی ہوئی سیٹ کے اوپر بیٹھی۔

ڈرتی نہیں ہوں میں اصل میں میرے بالوں سے پن نیچے گر گئی تھی تو وہی ڈھونڈ رہی تھی۔

بال ٹھیک کرتی وہ سنجیدگی سے بولی کہ جھوٹ اور بے سروپا باتیں صرف مہرینہ ہی کر سکتی تھی۔

ملی پن۔۔۔۔

اس نے کافی سنجیدگی سے آئی برو اچکا کر پوچھا۔

نہیں شاید میں گھر پر چھوڑ آئی ہوں۔۔

اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

جس پر سردار غاذان نے اسے زبردست گھوڑی سے نواز کر خادم کو دیکھا جو دروازہ کھولے اسکے باہر آنے کے انتظار میں تھا۔

سب کلیئر ہے۔۔

اس نے سرد نظروں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی سردار سب کلیئر ہو چکا ہے انکے تین ساتھی مارے گئے ہیں جبکہ دو بھاگ گئے ہیں چلیں آئیں ڈاکٹر کے پاس۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم نے ہاتھ آگے احترام سے باندھے اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

گولی لگے بازو پر ہاتھ رکھے وہ ہسپٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔۔

جبکہ مہرینہ اسکے جانے کے بعد پھر سے اپنی سیٹ سے اتر کر نیچے جھک کر بیٹھ گئی کہ کہی وہ حملہ آور دوبارہ آ گئے تو بس اسی ڈر سے وہ پھر سے مرغا بن گئی حلانکہ اسکی گاڑی کے پا

س دو گارڈز کھڑے تھے لیکن مہرینہ بے چاری کو کون سمجھائے۔۔

صبح 6 کا وقت تھا جب وہ رکشے والے کو کرایہ پکڑاتی اپنے گھر جاتی گلی کی طرف مڑ گئی۔۔

قدم گھسیٹ گھسیٹ کر وہ چل رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے ٹانگوں میں سے جان ختم ہو چکی ہو جب صبح اسے ہوش آیا تو سب سے پہلا خیال خیام کا آیا وہ نرسز کے روکنے پر بھی نہیں رکی تھی وہی سے رکشہ پکڑا اور چلی آئی سو روپے اسکی چادر کے پلے کے کونے میں بندھے ہوئے تھے اس نے وہی نکال کر کرایہ ادا کیا اور دھیمے دھیمے قدموں سے چلتی اپنی گلی کے کونے سے ہوتی اپنے گھر کے سامنے آ گئی۔

محلے کی دو تین خواتین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کہ یہ صبح صبح بھلا کہاں سے آ رہی ہے اور حلیہ بھی عجیب سا تھا اسکا۔۔۔

READERS CHOICE

آپی!

خیام دروازے کے باہر ہی کھڑا تھا اسے دیکھتا وہ بھاگ کر اسکے قریب آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آپ کہاں تھیں میں کب سے آپکو تلاش کر رہا ہوں۔۔

اسے لا کر چارپائی پر بٹھاتا وہ پریشانی سے بولا البتہ نظریں اسکی سوجی ہوئی آنکھوں پر تھیں۔

خیام۔۔

اس نے آہستہ سے اسے پکارا۔

آپی۔

خیام نے اسکے لہجے پر ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

اگر میں مر گئی نا تو تم یہاں سے کہی دور چلے جانا جہاں صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں کوئی غم درد تکلیف نا ہو وعدہ کرو مجھ سے۔۔

اسکے ہاتھ تھامے وہ عجیب سے لہجے میں بولتی خیام کو تڑپا گئی تھی۔۔

آپی!

وہ پیچھے ہوتا چلایا تھا۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہیں آپکو ابھی بہت سا جینا ہے اور خوشیاں بھی دیکھنی ہیں۔۔

خیام کی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے اسکی حالت دیکھ کر آخر اسکی آپی کے ساتھ کیا ہوا تھا وہ کیوں برسوں کی بیمار نظر آنے لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام اب جینے کو دل نہیں کرتا کاش امی ابو کے ساتھ میں بھی مر جاتی تو کتنا اچھا ہوتا نا میں کیسی بہن ہوں تمہارا خیال بھی ٹھیک سے نہیں رکھ پاتی نا ہی تمہارے سکول کی فیس ادا کر سکتی ہوں اور نا ہی تمہیں تین وقت کا کھانا کھلا سکتی ہوں تو میرا مر جانا ہی بہتر ہے نا۔۔

اسکے چہرے پر نظریں جمائے وہ بے بسی سے بول رہی تھی۔

خیام اسکے لہجے پر کرنٹ کھا کر دو تین قدم پیچھے ہوا اسے لگا جیسے دل پھٹ گیا ہو جینے کی وجہ مر گئی ہو آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں تھیں۔۔

آپی،

وہ بس یہی کہہ سکا تھا۔

ہیر کی آنکھوں سے آنسو قطار میں بہتے گالوں سے ہوتے اسکی گردن میں آنے لگے تھے۔

خیام آپی کو معاف کر دو،

نیچے دیکھتی وہ پھر عجیب سے لہجے میں بولی تھی کہ خیام ٹھٹھک گیا تھا۔

آخر اسکی آپی ایسی کیوں باتیں کر رہی تھی کیوں اسکا دل چیڑ رہی تھی۔۔۔

تب ہی دروازے پر زور زور سے دستک ہونے لگی تھی۔

وہ آنسو صاف کرتا دروازہ کھولنے کے لیے بڑھ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے دروازہ کھولتے ہی محلے کی چار پانچ عورتیں اور مرد اسے پیچھے کرتے اندر آئے تھے۔

تم باز نہیں آئی اپنے کالے کرتوتوں سے کہاں تھی رات بھر،

بی بی یہ شریفوں کا محلہ ہے یہاں یہ بے غیرتی نہیں چلے گی سمجھی تم۔۔

نازیہ اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتی بھڑک کر چلائی۔۔

خیام نے غصے سے اپنی آپی کی کلائی اس سے چھڑانی چاہی لیکن اسکی پکڑ کافی مضبوط تھی۔

خیام حیرت سے انہیں دیکھتا آپی کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

وہ پریشان ہوتا پھر سے اپنی آپی کی کلائی اس موٹی عورت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

بس بہت ہوا اب تم اس محلے میں نہیں رہ سکتی ارے ماں باپ کیا مر گئے تمہیں تو کھلی چھوٹ مل گئی ہے بے حیائی کرنے کی کل کو ہمارے جوان لڑکوں پر بھی ڈورے ڈالو گئی۔۔

نازیہ کی بہن شازیہ بھی اس معصوم لڑکی پر پھنکاری تھی۔۔

سر جھکائے وہ کھڑی رہی بولی کچھ نہیں کہ اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے بس جان نکلنے والی ہو۔۔

بس چپ کر جائیں آپ لوگ اور چھوڑیں میری بہن کی کلائی ہم جو مرضی کریں آپ لوگوں کو کیا تکلیف ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیش سے اپنی آپی کو ان سے چھڑا کر سینے سے لگاتا وہ بے حس انسانوں پر چلایا تھا جن میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں تھی وہ دیکھ نہیں رہے تھے اسکی آپی کی طبیعت کتنی خراب ہے۔

ہیر اسکے سینے پر سر رکھے خالی خالی آنکھوں سے ان خواتین کو دیکھنے لگی۔

جو ہاتھ نچاتی سب اپنی اپنی بولی میں ان بہن بھائی کو برا بھلا کہہ رہیں تھیں باقی کچھ لوگ چھتوں پر چڑے خاموشی سے تماشا دیکھ رہے تھے۔۔

ابھی اسی وقت میرے گھر سے دفع ہو جائیں ہم جو مرضی کریں ہماری مرضی گیٹ آوٹ فرام مائے ہاوس۔۔

وہ اس بار پھنکار کر بولا تھا۔

اوئے تمیز سے بات کر سمجھا ورنہ ابھی ایسی مار ماروں گا کہ ماں یاد آجائے گئی بڑا جگا بن رہا ہے۔

نازیہ کا بڑا بیٹا آستین چڑھاتا ہوا غصے سے بولا۔

میرے بھی ہاتھ سلامت ہیں تم ایک مارو گئے میں تمہیں دو ماروں گا سمجھے۔۔

خیام نے بھی بنا کسی مروت کے تلخی سے کہا۔

ہیر بس سن رہی تھی آنکھوں میں آنسو کی کوئی رمق نہیں تھی وہ خالی تھیں ان میں کوئی تاثر نہیں تھا۔۔

تیری تو۔۔

نازیہ کا بیٹا لپک کر اسکے گال پر زور سے تھپڑ مار چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا دل کر لایا مت مارو میرے بھائی کو۔۔۔

وہ بول نہیں سکی لیکن دل کر لایا تھا۔

خیام بھی آپی کو اپنے پیچھے کرتا اس پر چڑ دوڑ تھا۔۔

ارے مارو اسے ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری نازیہ نے دوسرے لڑکوں کو تماشا دیکھتے دیکھ کر دوہائی دی کہ خیام نے لگاتار دو تھپڑ اسکے گال پر برسا دیئے تھے نازیہ کو کہاں منظور تھا اپنے اکلوتے بیٹے کو تھپڑ کھاتا دیکھنا۔

تیوں لڑکے چڑ دوڑے تھے خیام پر۔۔

چھوڑو میرے بھائی کو۔۔

ساکت وجود میں جان پڑ گئی تھی اسے مار کھاتے دیکھ کر۔

شازیہ نے زور سے اسے دھکا دیا تھا وہ لہرا کر چارپائی پر گری تھی۔۔

کچھ لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اسکے بھائی کو ان لڑکوں سے زبردستی چھڑایا تھا۔

عورتیں ان دونوں کو بری بری گالیاں نکال کر وہاں سے چلتی بنیں۔

آپی آپ ٹھیک ہو۔۔

زمین سے اٹھ کر وہ آپی کی طرف دوڑا جسکا بی پی شوٹ کر چکا تھا اسکا وجود ایک دم سے ٹھنڈا پڑ چکا تھا ہلدی مائل رنگت ٹھنڈے پسینے وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مت مارو میرے بھائی کو۔۔۔۔۔

دھیمے سے بڑبڑاتی وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔

خیام نے ٹھٹھک کر اسکی بند ہوتی آنکھیں دیکھیں ایسے ہی تو اسکی ماں نے بھی آنکھیں بند کیں تھیں۔

نہیں اللہ میری آپی کو کہی مت لے جانا میں زندہ ہی انکی وجہ سے ہوں اگر یہ زندہ ہیں تو میں زندہ ہوں اگر یہ مر گئی تو میں کس کے لیے زندہ رہوں گا نہیں اللہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔

گھٹنوں کے بل نیچے گرتا وہ ایک دم سے چلایا تھا۔

آخر وہ کس سے مدد مانگتا ان دونوں کا تو اللہ کی ذات کے علاوہ اور کوئی سہارا ہی نہیں تھا۔۔

ایک دم سے اسے سردار غاذان کا دیا ہوا وہ کارڈ یاد آیا۔۔۔

بھاگ کر اندر آیا بیگ کتابوں والی شیلف پر پڑا ہوا تھا بیگ کے اندر بنی زیپ میں ہاتھ ڈال کر بلیک سنہری کارڈ برامد کیا

۔۔

کارڈ پکڑ کر باہر آیا آپی کو ٹھیک سے چارپائی پر ڈالا اور باہر کی طرف بھاگ گیا۔۔

دو گلیاں چھوڑ کر ایک دکان ہر آیا وہاں پڑا فون اپنی طرف کیا اور جلدی سے سردار کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔

پہلے پیسے دو پھر نمبر ملانا۔۔

فون والے نے درشت لہجے میں کہہ کر فون اسکے ہاتھ سے چھینا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں دے دوں گا پلیز بس ایک کال۔

اسکے روئی آنکھوں پر اس آدمی نے ترس کھا کر فون اسے پکڑا دیا۔

اسکا شکریہ ادا کرتا وہ پھر سے سردار کا نمبر ملا گیا۔۔

"""""""""""""""""""_______"""""""""""""""""_______"""""""""""""""_______"""""""

بلیک کافی کا مگ پکڑے وہ بالکنی میں کھڑا فریش سا لگ رہا تھا ہاف سلیوز سے جھانکتے مسلز اسکی مضبوط جسامت کے گواہ تھے۔

بائیں بازو پر ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔

بلیک شرٹ بلیک ہی تنگ جینز میں وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

ٹوں ٹوں۔۔۔

اسکے موبائیل پر ایک بار رنگ ہوئی پھر سے بند ہو گیا۔

سر جھٹکتا وہ سامنے کی طرف دیکھتا ہوا کافی کے سپ لینے لگا۔۔

پھر سے فون پر رنگ ہوئی تھی۔۔۔

مگ ریلنگ پر رکھتا وہ پاکٹ سے فون نکال کر نمبر دیکھنے لگا جو ان نون تھا۔

تین چار بیلز پر اس نے ضروری کال نا ہو سمجھ کر کان سے لگا لیا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیلو کون؟

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

میں خیام سجاد۔۔۔

وہ گلہ تر کرتا بھرائے ہوئے لب و لہجے میں بے قراری سے بولا۔

کون خیام سجاد؟

وہ لاپرواہی سے بولا کہ وہ اس کم سن لڑکے کو بھول چکا تھا۔۔۔

خیام نے لب بھینچ کر اللہ سے مدد کی اپیل کی پھر گہرا سانس لے کر اسے بتانے لگا کہ کیسے اسکی ملاقات خیام سے ہوئی تھی اور اس نے اسے اپنا پرسنل نمبر دیا تھا۔

اوہاں یاد آگیا اصل میں دن میں کافی لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے تو بہت سے بھول جاتا ہوں ڈونٹ مائنڈ۔

اس نے شائستگی سے معذرت کی۔

آپ میری مدد کریں سردار خدا اور اسکے رسول کے بعد صرف آپ سے مدد کی امید ہے پلیز زمیری مدد کریں مجھے میری آپی کو ہسپٹل لے کر جانا ہے لیکن میں اکیلا کہی نہیں جا سکتا آپ میری مدد کریں سردار آپکو اللہ اور اسکے رسول کا واسطہ ہے انکار مت کریئے گا۔

وہ ایک دم سے رونے لگا تھا کہ دکاندار حیرت سے اسے روتا اور اسکے منہ سے سردار کا نام سن رہا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان نے حیرت سے کم سن لڑکے کی آواز کو سنا جس میں درد کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا تیمور خانم مری گئے ہوئے وہ اس لڑکے کی مدد کرنے جا سکتا تھا ورنہ تیمور صاحب کبھی نا جانے دیتے۔۔

ایڈریس لکھواؤ۔۔۔

فون کندھے میں رکھے وہ والٹ کو پاکٹ میں رکھتا کیز اٹھانے لگا۔۔

ایڈریس غور سے سنتا فون بند کرتا وہ باہر کی طرف تیز قدموں سے بھرا تھا۔۔

شائنہ مسکراتی ہوئی اسکے راستے میں آئی۔۔

سردار آپ۔۔۔۔۔

لیکن وہ اسکی بنا کوئی بات سنے اس لڑکے کی مدد کے لیے بھاگ گیا تھا کہ وہ اس لڑکے کی امید کو خالی نہیں لٹانا چاہتا تھا پتا نہیں کتنی مشکل میں تھا وہ کم سن لڑکا۔۔

گاڑی میں بیٹھتا وہ اپنے پیچھے گارڈز کو آنے سے منع کر گیا تھا جبکہ خادم نے جلدی سے گاڑی کو اسکے بتائے ہوئے راستے پر ڈالی۔۔۔

سردار میں جاتا ہوں۔۔

وہ تنگ گلیاں دیکھ کر سردار سے بولا کہ گلیاں گندی بھی تھیں۔۔

نو مجھے خود جانا ہو گا۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ماسک لگا کر کہتا ہوا تیز قدنوں سے آگے بڑھا کہ لوگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے سردار کو اپنی گلیوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

خیام گلی میں ہی تھا۔۔

سرادر کو دیکھ کر وہ بھاگ کر سرادر غاذان کے گلے لگا تھا۔

لوگوں نے تو حیرت سے انگلیاں دانتوں میں دبالیں تھیں۔۔۔

کہاں ہے تمہاری آپی۔۔

وہ اس کم سن لڑکے کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔

اندر ہیں وہ۔

اندر کی طرف اشارا کرتا وہ تین چار سیڑیاں چڑتا اس لڑکے کے صحن میں آچکا تھا صحن میں بچھی چارپائی پر وہ لڑکی ہاتھ پیر چھوڑے پڑی ہوئی تھی اسکے پاس آتا وہ ٹھٹھک کر رکا کہ یہ لڑکی تو ہسپٹل میں تھی پھر یہ کیسے !

وہ ساکت ہوا تھا۔

پھر سر جھٹکتا ہوا اسے بانہوں میں اٹھاتا باہر کی طرف تیز قدموں سے بڑھا کہ اس لڑکی کی سانسیں بہت کم رہ گئیں تھی انہیں جلدی پہنچنا تھا ورنہ لڑکی ختم ہو سکتی تھی۔۔۔

خادم نے ٹھٹھک کر اپنے سردار کو دیکھا کسی غیر لڑکی کو بانہوں میں اٹھانا یہ کیسا منظر تھا وہ حیرانی کو پیچھے دھکیلتا انکے پیچھے دوڑا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گلی کے لوگ گھر سے باہر اپنے دروازوں میں کھڑے حیرت و تجسس سے یہ منظر دیکھ رہیں تھیں بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا نہیں یہ سردار نہیں ہو سکتے سردار نے منہ پر کالا نقاب پہن رکھا تھا لیکن اسکے خاص خادم جو سب پہچانتے تھے کہ یہ خادم سردار کا خاص بندا تھا جو ہمہ وقت سردار کے ساتھ رہتا ہے بھلا سردار کا ہیر سے کیا رشتہ ہو سکتا تھا نہیں یہ کوئی اور ہے۔۔

ل ازیہ نے پریشانی سے سر جھٹکا بھلا سردار غ۔۔۔اذان تیمور کہاں اور کہاں یہ ہی۔۔۔۔۔ر۔۔۔

ہسپٹل میں پہلی فرصت میں ڈاکٹرز نے اسے آئی سیو میں شفٹ کیا تھا۔۔

سردار نے یہاں بھی ماسک کو اتارا نہیں تھا اس لیے کسی نے اسے پہچانا نہیں کہ وہ خادم کو باہر ہی رہنے کا کہہ آیا تھا۔۔

خیام نے نم آنکھوں سے شیشے کے دروازے کے پار اس نالیوں میں جھکڑے وجود کو دیکھا جو اسکے جینے کی وجہ تھی جو اسکا واحد رشتہ تھی جو اسے خود سے بھر کر چاہتی تھی وہ آج نالیوں مشینوں میں جھکڑی اس کے غم زدہ وجود سے غافل تھی۔

سردار نے اسکے کندھے پر تھپکی دی تھی۔۔

سردار یہ بچ جائیں گئی نا۔

اس نے اسکی طرف روخ موڑتے ہوئے آس لیے لہجے میں پوچھا۔

اللہ بہتر کرئے گا خیام حوصلہ رکھو بی بریو۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے بولتا باہر آتے ڈاکٹرز کی طرف بڑھا۔

How she is ?

وہ لگاتار بجتے فون کو بند کرتا ڈاکٹر سے بولا۔۔

انکا بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا جس کا اثر انکے دماغ پر پڑا ہے انکی جان چلی جاتی اگر آپ آدھا گھنٹہ لیٹ ہو جاتے ابھی ہم ٹھیک سے کچھ کہہ نہیں سکتے بس اللہ سے دعا کریں۔۔

ڈاکٹر سنجیدگی سے کہہ کر آگے بڑھا گیا۔۔

جبکہ خیام میں کچھ بھی سننے سمجھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔

وہاں رکھی کرسوں پر بیٹھ کر دونوں ہاتھ منہ پر رکھے وہ زار و قطار اونچا اونچا روتا آتے جاتے لوگوں کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔

سردار نے آفسوس سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

آپی میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتیں ہیں،

نہیں وہ کہی نہیں جائیں گئی اللہ جانتا ہے میرا انکے علاوہ کوئی نہیں وہ میری آپی کو مجھے سے دور نہیں کرے گا۔

روتا ہو وہ مسلسل بول رہا تھا۔

سردار نے پہلی دفع اتنا دکھ درد کسی لڑکے کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان نے اسکے سر پر شفقت و ہمدردی سے ہاتھ رکھا۔۔

مسلسل بجتے فون کو آن کر کے وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

سردار غاذان کہاں ہو تم؟

تیمور صاحب نے طنز سے دانت پیس کر بیٹے سے پوچھا۔۔

یہی گھر پر ہوں کیوں خیریت۔۔

اس نے ماتھا مسلتے ہوئے پوچھا۔

جھوٹ کب سے بولنا شروع کر دیا ہے تم نے میں گھر پر ہوں میرے بیٹے اور

تمہارا انتظار بھی کر رہا ہوں پریس میں جانے کے لیے کیا آپ گھر آنا پسند کریں گئے۔

تیمور صاحب کے طنز پر وہ

ہلکی مسکان سے مسکرایا۔

آئی ویل کم ڈیڈ۔۔

مسکراتے لہجے میں کہتا وہ خیام کی طرف آیا۔۔

خیام مجھے اب چلنا ہو گا اصل میں مجھے ایک پریس میں جانا ہے تمہارے پاس میرا نمبر ہے کسی بھی چیز کی ضرورت

ہوئی مجھے کال کر لینا اور ہاں پریشان نا ہونا تمہاری آپی ان شاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گئی۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ سنجیدگی سے بولتا وہاں سے تیزی سے نکل گیا کہ اس نے جو پریس والوں کو ٹائم دیا تھا اسکو گزرے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اس لیے وہ بھاگا تھا کہ اسے کسی کو انتظار کروانا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔

خیام اکیلا ہی ساکت بیٹھا رہ گیا۔۔

دیوار سے سر ٹیکتا وہ سسکنے لگا تھا کہ ایک بہن ہی تو تھی سب کچھ اور آج وہ بھی اسکے وجود سے بیگانہ پڑی زندگی و موت کے درمیان جھول رہی تھی۔

سیڑیوں پر بیٹھی وہ سخت غصے میں تھی سردار غاذان کی اتنی ہمت وہ مجھے اگنور کرے سردار ایک بار شادی ہو جائے پھر آپکو بتاوں گئی میں۔۔

دانت پیستے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔

تب ہی وہ چونکی،

مسکراتی ہوئی مہرینہ اسکے پاس بیٹھی تھی۔

کیا بات ہے۔۔

اپنی طرف اسے مسکراتا دیکھ کر وہ طنز سے بولی۔۔

کچھ نہیں بس آج مسکرانے کو دل کر رہا ہے بلکہ قہقہ پر قہقہ لگانے کو دل کر رہا ہے کسی کی شکل دیکھ کر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہونٹ دانتوں میں دبائے مسکرا کر بولی۔

شٹ اپ جاو یہاں سے۔

سر پر دوپٹہ ٹھیک سے جماتی وہ پھنکاڑی۔۔

"آج میں اوپر زمانہ ہے پیچھے"

سیڑیوں پر کھڑی ہوتی وہ لہرا کر بولی تھی۔

شائنہ کھڑی ہوتی ایک دم سے اسکا بازو پکڑتی ہوئی اسے سخت گھوری سے گھورنے لگی۔

مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں۔۔

وہ تلخی سے بولی۔۔

شائنہ تم میری کزن ہو اور مجھے اچھی لگتی تھی لیکن تم نے مجھ سے میرا خواب چھین لیا تم نے مجھے باہر سٹڈی کے لیے نہیں جانے دیا تم نے مجھے میڈیا میں نہیں آنے دیا تم نے مجھے شہر میں پڑھنے نہیں دیا تم ہمیشہ میرے راستے میں آئی پتا نہیں تمہیں کس بات کی احساس کمتری تھی کہ تم نے مجھے کچھ بھی پڑھنے نہیں دیا کچھ بننے نہیں دیا اب میرا بھی فرض بنتا ہے تمہیں ٹارچر کرنے کا۔۔۔

لب دبائے وہ سنجیدگی سے بولی۔

شائنہ مسکرائی۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم شائنہ کے برابر نہیں آسکتی مہرینہ چاہے تم کچھ بھی کر لو۔

شائنہ اسکے برابر آتی ہوئی فخر سے بولی کہ مہرینہ اسکے برابر کچھ بھی نہیں تھی۔

مہرینہ نے طنز سے سر جھٹکا۔

تمہارے برابر میں نہیں کوئی اور آئے گا۔

موبائیل میں انگلیاں چلاتی ہوئی وہ تجسس سے بولی۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

شائنہ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

اس نے مسکرا کر فون اسکے سامنے لہرایا۔۔

شائنہ نے ٹھٹھک کر اسکے ہاتھ سے موبائیل چھین کر غور سے دیکھا۔

سردار غاذان کا چہرہ واضع تھا جبکہ لڑکی کا چہرہ اسکے سینے میں تھا جس سے اس لڑکی کا چہرہ کچھ واضع نہیں تھا۔

اس نے فق ہوتے چہرے سے اس تصویر کو دیکھ کر مہرینہ کو دیکھا جو ہلکی مسکان چہرے پر سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

میں نہیں یہ لڑکی تمہارے برابر آئے گئی دیکھنا تم۔۔

موبائیل اسکے ہاتھ سے چھین کر کہتی اسے تپا کر چلتی بنی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ نے گہرے گہرے سانس لے کر اس تصویر کو زہن کے پردوں سے جھٹکنا چاہا لیکن وہ تصویر اسکے زہن سے چپک چکی تھی۔

سر ادر آپ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے آپ کی بیوی بننے کا حق صرف اور صرف شائنہ خانم کو ہے سنا آپ نے۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی وہ جتنے زور سے چلا سکتی تھی چلائی، آنکھوں میں چنگاڑیاں سی بھڑکنے لگی تھی۔

تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گئی لڑکی تمہاری ہمت کیسے ہوئی شائنہ خانم کے سر دراپر نظر ڈالنے کی انہِن چھونے کی موت سے بدتر سزا دوں گئی تمہیں موت سے بدتر سنا تم نے۔۔

کمرے میں آتی ہر چیز کو تہس نہس کرتی وہ چیخ کر بولی تھی۔۔

آج دو دن ہو چکے تھے اسکی آپی کو ہسپٹل میں۔

ہسپٹل کافی مہنگا تھا لیکن اسکا سارا خرچہ سردار نے اٹھایا ہوا تھا وہ جب سے گیا تھا لوٹ کر نہِ ِن آیا تھا کہ وہ ایک بزی بندا تھا اسے اپنے لیے بھی وقت نہیں ملتا تھا تو ہسپٹل کیسے چکر لگاتا۔۔

ہیر کو ایک دو بار ہوش آیا تھا لیکن پھر سے وہ عنودگی میں چلی جاتی خیام کا کتنا دل تھا اس سے بات کرنے کا لیکن وہ پوری طرح ہوش میں ہی نہیں آئی تھی بات کیسے کرتی۔

تیسرے دن جا کر اسے پوری طرح ہوش آیا تھا خیام کو دیکھ کر اسکی آنکھیں تیزی سے پانی سے بھرنے لگی تھیں۔۔

خیامؔ خود پر ضبط کے پہرے بٹھاتا بڑی مشکل سے مسکرایا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔

خیام اسکی آنکھوں سے نمی چنتا دھیمے سے بولا۔

تم ٹھیک ہو! کھانا کھایا۔

دھیمے لہجے میں اسکا ہاتھ تھامتی وہ فکر مندی سے بولی۔

خیام نے ضبط کے پہرے لاکھ بٹھائے تھے لیکن آنکھیں پھر بھی تیزی سے نمی چھلکانے لگیں تھیں۔

نہیں آپ ہوتی تو کچھ کھلاتی نا۔

اسکے سر پر ہونٹ رکھتا وہ بھرائے لہجے میں کہتا ہیر کو دکھ سے دوچار کر گیا۔

خیام جاو کھانا کھا کر آو اپنی آپی کے لیے کھا آو۔۔

اس نے شفقت و محبت سے چور لہجے میں اپنے بھائی کو آس سے کہا۔

کھا لیتا ہوں تھوڑی دیر تک۔

گہرا سانس لیتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

خیمی تم اتنے مہنگے ہسپٹل کیوں چلے آئے بل کہاں سے دیں گئے ہم۔

ہیر نے پریشانی سے ہونٹ دانتوں سے کچلتے ہوئے کب سے دل میں مچلتا سوال آخر پوچھا ہی ڈالا۔۔

سردار غاذان آپکو یہاں لے کر آئے تھے میں نہیں اور یہاں کا سارا بل وغیرہ بھی انہی نے دیا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کھڑا ہوتا اسے بتا رہا تھا سردار کے نام پر بیمار ہیر کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا تھا۔

خیام تم نے ان سے اتنے پیسوں کی مدد کیوں لی۔

اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے خیام سے پریشانی سے پوچھا۔

آپی کہاں جاتا انکے علاوہ ہماری کوئی مدد نہیں کرتا میں جانتا ہوں آپ فکر نا کریں جب میں پڑھ لکھ کر اچھی پوسٹ پر ہوں گا تو سب سے پہلے انہی کا قرض لوٹاوں گا ڈونٹ وری آپ فکر نا کریں۔

وہ دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجاتا ہوا بولا۔۔۔

ہیر اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرائی۔

اوف شکر ہے اللہ کا جس نے ہیر آپی کو ایک نئی زندگی بخشی ہے۔۔

کینٹین کی طرف بڑھتا وہ تشکر کی سانس خارج کرتا ہوا بولا۔۔۔

ہیر نے آج ڈسچارج ہو جانا تھا۔

آپی میں آپکو اس محلے دوبارہ نہیں لے کر جانا چاہتا۔

خیام نے چادر سر پر اٹکاتی اپنی بہن سے قطعیت سے کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو کہاں جائیں گے ہم، خیام ہمارا اس گھر کے علاوہ اور کوئی جائے پناہ بھی تو نہیں ہے اور نا ہی اتنے پیسے ہیں کہ کسی کرائے کے مکان میں رہ لیں میرے بھائی ہمیں وہی رہنا پڑے گا اسی محلے میں۔۔

شیشے کا ڈور کھولتے سردار کے ہاتھ وہی ساکت ہوئے تھے۔۔

آپی ہم وہاں کیسے جا سکتے ہیں جہاں آپکو برا بھلا کہا گیا ہو، آپکی بے عزتی کی گئی ہو آپکو موت کے منہ میں لے جانے والے وہی محلے والے تھے میں ان لوگوں کو دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتا۔۔

قطعیت سے کہہ کر وہ سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

تو ہم کہاں جائیں گئے، کیا کوئی پناہ گاہ ہے ہماری۔

گہری سانس لیتی وہ پریشانی سے بولی۔

پتا نہیں کہاں جائیں گئے لیکن اس محلے میں آپکو آپکا بھائی نہیں لے کر جائے گا بس بات ختم۔۔

بات ختم کرتا وہ پریشانی سے کچھ سوچنے لگا۔

آپی آپکی شادی کر دوں گا میں بہت جلد۔

اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنس پڑی تھی۔۔

لڑکا کہاں سے لاؤ گے۔۔

مسکراہٹ ضبط کرتی وہ سنجیدگی بھرے لہجے میں بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مل جائے گا لیکن آپی کاش سردار غاذان جیسا کوئی ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا میں پہلی فرصت میں آپکی شادی کر دیتا۔۔

خیام کے کہنے پر وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی باہر کھڑے سردار نے سنجیدگی سے اس لڑکے کو دیکھا تھا پھر اس لڑکی کو جس کا چہرہ ابھی بھی ہلدی مائل تھا نقوش میں گھلی زردی اسے بیمار ظاہر کرتے تھے۔

اسے ان دونوں پر بے انتہا ترس آیا تھا۔۔

کچھ سوچتا ہوا وہ دروازہ دھکیلتا اندر آیا تھا۔۔۔

تیمور خانم نے حیرت سے اخبار کے اس ٹکڑے کو دیکھا جس کے پہلے صفے پر بہت بولڈ انداز میں انکے سردار بیٹے کی تصویر ایک لڑکی کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

ایک جگہ وہ اس لڑکی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا تو دوسری جگہ وہ اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھائے ہوئے تھا۔۔۔

وہ حیرت سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

گڈ ایوننگ۔۔

اسکی بھاری گھمبیر آواز پر وہ دونوں حیرت سے دروازے کی جانب دیکھنے لگے تھے۔

ہیر نے سرعت سے شانے پر پڑا دوپٹہ ٹھیک سے سر پر جمایا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ خیام حیرانی سے کھڑا ہوتا اپنے سردار غاذان کی طرف بڑھا تھا۔

کیسے ہو خیام۔

اس نے سنجیدگی سے پوچھا پیچھے اسکا خاص ملازم خادم تھا وہ آج بھی چہرے پر بلیو کلر کا ماسک لگا کر آیا تھا کہ وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا لیکن ہنگامہ تو بن چکا تھا جس سے وہ ابھی انجان تھا۔

ہم ٹھیک ہیں سردار! شکریہ ہماری بھرہور مدد کرنے کے لیے۔

اسکے سامنے سر جھکا کر وہ عقیدت سے بولا تھا،

غاذان سنجیدگی سے اسکا کندھا تھپکتا ہیر کی طرف بڑھا تھا جس پر اس کے دل نے ایک الگ ہی قسم کی لے بدلی تھی

۔۔

آپ کیسی ہیں۔

اسکے چہرے کو دیکھتا وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔

اپنے ہاتھوں کو دیکھتی وہ نروس لیے انداز میں بولی۔

وہ سر ہلا کر خادم کو کچھ اشارا کر گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام آج سے تم میرے ساتھ رہو گئے تم نے صرف یہ کرنا ہے میری ساری میٹنگز انٹرویوز تم نے دیکھنے ہیں اور تمہاری جاب سٹارٹ ہو گئی دوپہر چار بجے سے لے کر رات آٹھ بجے تک کیا کر لو گے یہ کام۔

وہ آنکھوں میں سنجیدگی لیے اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ بہن بھائی حیرت سے اسے دیکھنے لگے یہ وہ کیا کہہ رہا تھا کیا جو انہوں نے سنا تھا وہ سچ تھا یا صرف ایک خواب۔۔

سردار آپکے ساتھ کام۔

وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

کرو گئے۔

اس نے اس بار آنکھوں میں مسکراہٹ لیے پوچھا۔

جبکہ وہ سردار کے ہاتھ تھما کر نم آنکھوں سے لگا گیا کہ اسے اللہ نے انکے لیے فرشتہ ہی بنا کر بھیجا تھا جو ان دونوں کی ہر پریشانی میں انکی مدد کرنے چلا آتا تھا وہ کیسا سردار تھا وہ دونوں بہن بھائی سمجھ نہیں سکے کہ پہلے بھی تو کافی لوگ سردار رہ چکے تھے کسی نے ایسے غریبوں کی مدد نا کی ہو گئی۔۔

کل آجانا اوکے اور ہاں تم اپنی بہن کو لے کر اس گھر میں چلے جاو یہ میرا گھر ہے تم دونوں وہاں سیور ہو گئے جب تک خیام اپنا گھر نہیں لے لیتا تب تک وہاں رہ سکتے ہو آپ لوگ اوکے۔۔

بھاری آواز میں کہہ کر بنا انکی کچھ سنے وہ وہاں سے تیزی سے نکلا تھا کہ باپ کی کال پر کال آرہی تھی۔۔

خیام پتہ ہاتھ میں پکڑے حیرت سے اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی یہ سردار کیا۔

اس سے کچھ بولا ہی نا گیا ہیر نیچے والا ہونٹ اوپر والے ہونٹ کے نیچے دبائے خود حیرت میں تھی۔۔

خیام ہم کیسے وہاں جا سکتے۔۔

ہیر پریشانی سے بولی۔۔

جبکہ وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔

آپی ہم نئے گھر میں رہیں گئے، کوئی ظالم دیو نہیں ہو گا وہاں! جو ہماری مرضی ہو گئی وہ کریں گئے کتنا مزہ آئے گا نا آپی۔۔۔

خیام ایکسائٹمنٹ سے بولے جا رہا تھا خیام کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ کو دیکھتی اسکے سوکھے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

وہ جیسے ہی گھر آیا سب افراد کو لاونج میں بیٹھے دیکھ کر وہ تشویش زدہ ہوا تھا۔

کچھ رشتے دار بھی تھے اور تو اور ریاض خانم (شائنہ کے فادر) بھی وہاں غصے سے بیٹھے ہوئے تھے۔

اسکے آنے پر سب کھڑے ہوئے کہ سردار چاہے کس عمر کا ہی کیوں نا ہو اسکے آنے ہر تعظیم سے اٹھا جاتا تھا۔۔

داور نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب خیریت ہے۔

اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

یہ پڑھو۔۔

تیمور خانم نے اخبار اسکی طرف بڑھاتے ہوئے غصے سے کہا۔

انہیں ایک نظر دیکھتا وہ پیپر انکے ہاتھ سے لے کر نظر دوڑاتا چونکا تھا۔۔

پھر انہیں دیکھتا اخبار کے ٹکڑے کو نیچے پھینک دیا۔

تو!

اس نے آئی برو اچکا کر بھاری آواز میں لاپرواہی سے پوچھا۔

سردار یہ آپکا مصر نہیں یہ پاکستان ہے جہاں ایسی چیزوں پر سکینڈلز بنتے ہیں کیا آپ نہیں جانتے آپ ایک سردار ہیں آپکو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔

اس بار ایک بزرگ آدمی اسکے لاپرواہ سے انداز پر سنجیدگی سے اسے ٹوکنے لگے تھے۔

او پلیز زمیں ان چیزوں کو سمجھتا ہوں اس لیے مجھ سے باز پرس نا کی جائے تو بہتر ہوگا۔

وہ اس بار کافی غصے سے بولا تھا اسے کب گوارہ تھا کوئی اس سے سوال وجواب کرئے یا ٹوکے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان یہ لڑکی کون ہے کیا آپکی گرل فرینڈ ہے یا کوئی رکھیل جسے آپ سڑکوں پر گود میں اٹھائے گھوم رہے ہیں

۔۔

ریاض خانم کافی تیکھے لہجے میں بولے تھے۔

غاذان کا چہرہ سرخ پڑا تھا ریاض خانم کی بات پر۔۔

منہ سنبھال کر باتیں کریں شکر کریں آپ مجھ سے بڑے ہیں ورنہ اب تک میں یہ بولنے والا کا منہ توڑ دیتا اس لڑکی کو مدد کی ضرورت تھی میں نے کر دی اب جسکو جو سوچنا ہے سوچے آئی ڈونٹ کیئر میں تھک چکا ہوں آرام کرنا چاہتا ہوں سو گڈ نائٹ ایوری ون۔۔۔

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا پیچھے وہ سب حیرت زدہ سے بیٹھے رہ گیے اوپر کھڑی خواتین بھی حیران سی اسے دیکھتی رہ گئیں۔

شائنہ کا چہرہ سرخ پر چکا تھا آپ نے میرے باپ کی بے عزتی کی ہے سردار آپ نے اچھا نہیں کیا۔

وہ ضبط کے مارے ہونٹ کاٹ کر رہ گئی۔

READERS CHOICE

واوا آپی اتنا خوبصورت گھر۔۔

باہر سے عام دیکھنے والا گھر اندر سے کسی عالی شان بنگلے سے کم نہیں تھا۔

یہ سردار کا پرسنل کاٹیج تھا لیکن وہ نہیں جانتا یہ گھر ان دو بے سہاروں کو دے کر وہ اپنے اوپر بدنامی لکھنے والا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے گھر کی ہر چیز کو چھو کر دیکھا کہ کہی وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی۔

آپی آپ کو نسا روم لیں گئ۔

خیام نے ایکسائٹمنٹ سے پوچھا۔

جو تم کہو گئے وہی لے لوں گئ۔

وہ کرسی پر بیٹھ کر بولی کہ کمزوری کی وجہ سے زیادہ دیر اس سے کھڑا یا چلا نہیں جاتا تھا۔۔

ہم دونوں ساتھ ساتھ والے روم لے لیتے ہیں رات کو ایک دوسرے کی کبھی ضرورت بھی تو پڑ سکتی ہے۔

خیام کچھ سوچتا ہو بولا

وہ بے دھیانی میں سر ہلا گ ۓ ی۔

خیام لگتا ہے یہ گھر کافی عرصے سے بند ہے دیکھو نا کتنی مٹی اور جالے ہیں۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی پریشانی سے بولی۔

آپی میں صاف کر دوں گا آپ آرام کریں۔۔

وہ شرٹ کے بازوں اوپر کرتے ہوئے اسکے خیال سے بولا۔

وہ جواباً چپ رہی کہ اس سے کام وغیرہ واقعے نہیں سکتا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر ارد گرد دیکھتی ہوئی پریشان تھی کہ یہ گھر کافی بڑا تھا اور ویران بھی کیا وہ اکیلی رہ لیا کرے گی جب خیام سکول اور جاب پر چلا جایا کرے گا آس پاس تو کوئی گھر بھی نہیں تھا۔۔

ہونٹ بھینچے وہ اٹھ کر بیٹھ کر ہی ڈسٹنگ کرنے لگی کہ اتنا کام خیام اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔۔

مہرینہ نے اسے کافی کا کپ پکڑا کر اسے دیکھا جو بے تاثر چہرے سے لیپ ٹاپ گود میں رکھے کوئی میل وغیرہ پڑھ رہا تھا۔۔

مہرینہ کوئی کام ہے۔

وہ بنا اسکے چہرے کو دیکھتا کافی غصے سے بولا۔

نہیں تو!

وہ بھوکھلا کر کہتی اسکے کمرے سے بھاگی تھی کہ آج کل سردار کا موڈ بہت آف تھا یہ نا ہو وہ اسے ہی ڈانٹ دے۔۔

شائنہ غصے سے گھر چلی گئی تھی اسکے ماموں اور مامیوں نے کافی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نا رکی۔۔

باہر آکر موبائیل نکال کر وہ ارد گرد کی تصویریں وغیرہ لینے لگی تھی جب ایک نیا چہرہ اسکے فون میں کیپچر ہوا تھا۔۔

وہ حیرت سے موبائیل سے نظر ہٹا کر اس نئے کم عمر لڑکے کو دیکھنے لگی۔

جو وائٹ شرٹ اور بلیو پینٹ میں تھا ایک کندھے سے بیگ گزار کر کمر پر ڈالا ہوا تھا وہ لڑکا کافی خوبصورت تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے اسے دیکھتی اسکے آگے بازو کر گئی تھی۔

وہ اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

مہرینہ نے جواباً سوالیہ آئی بروا چکائے۔

جی!

وہ پریشانی سے بولا۔

کون ہو تم اور یہاں کہاں منہ اٹھا کر چلے آرہے ہو کیا تم نہیں جانتے یہ سردار محل ہے یہاں کسی کو آنے کی ضرورت نہیں۔

وہ ناک کے نتھے پھیلاتی کافی غصے سے بولی۔

خیام نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو ہونٹوں میں لولی پاپ دبائے اس پر کافی رعب جھاڑ رہی تھی۔

آئی نو یہ سردار محل ہے مجھے سردار غاذان نے جاب پر رکھا ہے اوت میں انکی اجازت پر ہی آیا ہوں۔

وہ سر جھکائے احترام سے بولا۔

وہ دونوں آئی بروا کٹھے کیے اسکا جائزہ لیتی بازو اسکے آگے سے ہٹا گئی۔

اسکے جانے کے بعد وہ شرارت سے مسکرائی کہ سے تنگ کرنے کے لیے ایک نیا بکرا مل چکا تھا ورنہ تو وہ کافی بور ہو چکی تھی عام سی روٹین سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لولی پوپ منہ میں گھماتی ہوئی وہ بھی کچن میں جانے کے لیے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

گھر کیا تھا کوئی بھوت بنگلہ تھا ڈراونا سا ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔

بالوں کی مضبوط چوٹی سے بال ہوا سے اڑ اڑ کر چہرے پر آنے لگے تھے بیقرار آنکھیں اپنے بھائی کا راستہ دیکھ رہیں تھیں۔

وہ شیشے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی باہر چمکتی دھوپ کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی کہ یہاں پر گاڑی آگے نہیں آسکتی تھی خیام کو پیدل ہی آنا پڑتا تھا دھوپ سخت تھی تو گرمی بھی بھلا کی تھی۔

ہونٹ کاٹتی وہ بڑے سے کچن میں چلی آئی۔۔۔

وہ چائے بنا رہی تھی جب وہ حیران ہوئی کیونکہ باہر والے دروازے کی گھنٹی بجی تھی خیام تو اس وقت نہیں آپتا پھر کون آگیا ہے کوئی چور نا ہو میں دروازہ نہیں کھولوں گئی۔

وہ لب کاٹتی ڈرے سہمے لہجے میں بولتی

لاونج میں چلی آئی۔

اب اسکا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا کہ کوئی دروازے میں کیز گھما رہا تھا۔

لیکن جب کلک کی آواز آئی تو وہ وہی کھڑی منہ پر ہاتھ رکھے چیخنے لگی تھی اسکی چیخیں در و دیوار سے ٹکراتی اندر آتے نفوس کو ٹھٹھکا گئیں تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے سامنے کھڑِی چیختی لڑکی تیمور خانم، خشام خانم، داور اور دوسرے افراد کو ٹھٹھکا گئی تھی وہ حیران پریشان سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو۔

تیمور صاحب کی طیش بھری آواز پر وہ ایک دم سے ساکت ہوئی تھی۔

چہرے سے ہاتھ ہٹاتی وہ ان نفوس سے ڈر سی گئی تھی۔

تیمور صاحب نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا یہ تو وہی تھی اخبار والی اور ایک دو بار انکے راستے میں بھی آئی تھی۔۔

جبکہ داور نے کمینگی مسکان سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا تھا۔

وہ بھی پریشانی سے انکو دیکھتی سر جھکا گئی تھی۔

تیمور صاحب کا دل کیا اس لڑکی کو ابھی زمین کے اندر دفن کر دیں آخر کیا تھا اس لڑکی میں ناصورت ناسٹیٹس پھر کیوں انکا بیٹا اس لڑکی کے پیچھے پڑا ہوا تھا وہ شائنہ کے مقابل تو کچھ بھی نہیں تھی آخر کیا جادو کر دیا تھا اس کم زات نے انکے سردار بیٹے پر۔

وہ نفرت سے اس لڑکی کو دیکھتے اسکے قریب آئے تھے۔

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

انہوں نے تیکھے لہجے میں دانت پیس کر اس سے پوچھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گھبرا کر دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی چہرے پر سراسیمگی سی چھا گئی تھی۔

میں پوچھتا ہوں تیمور خانم۔۔

ریاض خانم غصے سے کہتا اس لڑکی کی طرف بڑھے تھے جو سر جھکائے کسی بت کی مانند لگی تھی انہیں۔۔

کون ہے تو اور سردار غاذان سے تیرا کیا رشتہ ہے۔

ریاض خانم ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

وہ بنا سر اٹھائے سسکنے لگی تھی وجود کسی پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔

میں پوچھتا ہوں کون ہو تم اور کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں۔

ریاض خانم اسے کمزور لڑکی پر ہاتھ اٹھاتے چلائے تھے۔

انکے بھاری تھپڑ سے وہ لڑکی ایک دم سے فرش پر گری تھی۔

ریاض خانم۔۔

سردار کی آواز وہاں بھوچال لے آئی تھی۔

سب نے حیرت سے پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ براون پینٹ پر وائٹ شرٹ زیب تن کیے لونگ براون شوز پہنے وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگتا تھا وہ اس لائیک تھا کہ اسکے سر پر سردار کی پگڑی سجتی۔

داور مسکرایا پلین کامیاب رہا تھا اسکا اور رانا کا اب دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہلکی مسکان سجائے وہ آگلے سین کا منتظر تھا۔

وہ نیچے پڑی لاوارثوں کی طرح سسکنے لگی تھی اسے دیکھ کر!

آخر اور کیا کیا دیکھنا تھا اسے وہ سمجھنے سے کاصر تھی۔۔

نکلو یہاں سے تم، پھر میں اپنے بیٹے سے پوچھتا ہوں۔۔

تیمور خانم اسکا بازو ڈبوچتا ہوا پھنکارا۔

ہیر نے دھندلائی نظروں سے اسے دیکھا جو تیزی سے انکی طرف آرہا تھا۔

پریس کہاں رہ گئی تمہاری۔۔

داور نے غصے سے رانا کو میسج کیا۔

بس سمجھ یار پہنچنے والی ہے اب نیا تماشا دیکھ توں۔۔

رانا نے کہتے ہی فون رکھ دیا۔

یہ گھر میرا ہے ڈیڈ ایک سردار کا آپ اسے یہاں سے نہیں نکال سکتے۔۔

اسکا بازو انکی گرفت سے نکالتا وہ سرد لہجے میں ان سے مخاطب تھا۔

سردار غاذان تم ہوش میں ہو اپنے باپ سے مخاطب ہو تم۔۔

ریاض خانم غصے سے چلائے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آئی نو ریاض خانم اب آپ ایک سردار کو بتائیں گئے اسے کیسے مخاطب ہونا چاہیئے۔

انکی طرف دیکھتا وہ سرد لہجے میں بولتا انکی بولتی بند کر گیا تھا۔

غاذان بکواس بند کرو سمجھے اس لڑکی کو چلتا کرو یہاں سے تم نے اسکے ساتھ کچھ وقت سپینڈ کر لیانا چلو ٹھیک ہے یہ سب ہوتا رہتا ہے اس عمر میں لیکن اب اسے اسکا معاوضہ دے کر چلتا کرو یہاں سے۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔

وہ ایک دم مشتعل ہوتا چلایا تھا تب ہی وہاں پریس کی ایک پوری ٹیم جمع ہوئی تھی انہیں یہ خبر دی گئی تھی کہ سردار اپنے پرسنل کاٹیج میں ایک لڑکی کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا ہے انہیں ڈسپوز کرو تو وہ پہنچ چکے تھے انہیں بھلا اور کیا چاہیئے تھا۔۔۔۔

سر در یہ لڑکی آپکی کیا لگتی ہے؟

سردار کیا رشتہ ہے اس سے آپکا؟

کون ہے یہ؟اور یہ آپکے پرسنل کاٹیج میں کیوں رہ رہی ہے؟

کیا یہ لڑکی آپکی گرل فرینڈ ہے یا کچھ اور؟

طرح طرح کے سوالات نے سردار غاذان کو غصہ چڑھا دیا تھا۔

تیمور سمیت سب ہی پریس کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے انکا امیج خراب ہو سکتا تھا اور اگر ایسا ہوتا تو انکے بیٹے کو سرداری کے عہدے سے پراں ہونا پر سکتا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور اگر ایسا ہو گیا تو انکا خریف اشفاق رانا کا بیٹا سردار بن سکتا تھا کیونکہ دوسرا امیدوار وہ تھا لیکن ووٹ انکے زیادہ تھے تو سردار انکا بیٹا بن چکا تھا لیکن وہ اگر ہٹتا تو رانا کا بیٹا اگلا سردار ہو سکتا تھا انکی کیا عزت رہ جاتی نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا یہ پگڑی ہمیشہ سے انہی کے خاندان کا حصہ رہی ہے وہ اسے باہر جاتا نہیں دیکھ سکتے تھے کچھ تو کرنا تھا انہیں لیکن کیا۔۔۔

بات سنو لڑکے!

وہ سردار کی گاڑی کے پاس کھڑا سردار کا ویٹ کر رہا تھا کہ وہ ایک ضروری میٹنگ اٹنینڈ کرنے گئے تھے لیکن ابھی تک نہیں لوٹے تھے اسے انہیں رات کے ڈینر کے بارے میں بتانا تھا جو کہ ایک بہت بڑے نیوز چینل کے اونر کے ساتھ تھا وہ انہیں پوری تفصیل بتا کر گھر جانا چاہتا اس لیے باہر کھڑا انکا انتظار کر رہا تھا جب نسوانی آواز پر وہ چونک کر پلٹا۔

وہ بلیو جینز پر بلیک پلین کرتا پہنے ہوئے تھی بال بکھرے سے تھے کہ اس لڑکی کے بال اس نے ہمیشہ بکھرے ہی دیکھے تھے پتا نہیں کیوں وہ بالوں کا گھونسلہ بنائے رکھتی تھی۔

جی۔۔

وہ احترام سے بولا۔

سموکنگ کرتے ہو۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی دھیمی آواز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں۔۔۔

وہ حیرت سے بولا۔

جس پر وہ ناک منہ چڑھا گئی تھی۔۔

میں کرتی ہوں سموکنگ سنو کل آتے وقت سگریٹ کی ڈبیاں لے آنا۔۔

چیونگم چباتی وہ اس کے چھکے چھڑ گئی تھی۔۔

واٹ۔۔

وہ حیرت سے زیادہ پریشان ہوا تھا۔

کیا واٹ امیر گھرانے کے لڑکے لڑکیاں سموکنگ کرتے ہیں شراب پیتے ہیں تو میں بھی پیتی ہوں اس میں نئی بات کیا

ہاں ویسے سب سے چھپا کر پیتی ہوں کسی کو بتانا مت ورنہ نوکری سے نکلوا دوں گئی سمجھے۔

آنکھوں میں شرارت جبکہ چہرے پر سنجیدگی سے تھی۔

خیام نے پہلی دفعہ ایسی لڑکی دیکھتی تھی وہ پریشان ہو چکا تھا اس لڑکی کی حرکات سے۔

لادو گئے۔

اس نے آئی برو اچکا کر تصدیق چاہی۔

نہیں۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنجیدگی سے کہتا وہ دور کھڑے گارڈز کی طرف بڑھا۔

ہیں! ہمت تو دیکھو ہے ملازم اور ایٹیوڈ ایسے دیکھاتا ہے جیسے اس گھر کا مالک ہو۔

وہ ناک چڑھاتی غصہ ہوئی تھی کیونکہ ہاتھ میں آیا مرغا نکل چکا تھا شائنہ بھی چلی گئی تھی ورنہ اسے ہی تنگ کر لیتی۔۔

امی سے کہتی ہوں رشتہ دیکھیں میرے لیے کہ زندگی بور سی لگنے لگی ہے مجھے نا کوئی ساس ہے نا نند! ہو گئیں تو لڑائی شڑائی تو ہو گئی نا کچھ چینج آئے گا زندگی میں۔۔

سنجیدگی سے سوچتی وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ وہ اسکی بڑبڑاہٹ بڑی واضع سن چکا تھا وہ اس لڑکی کی بات سنتا استغفار پڑھ کر رہ گیا کہ اسکے خیال میں وہ لڑکی کافی بگڑی سی تھی۔۔

میں کسی کو جواب دینے کا پابند نہیں،

غصے سے ابھی وہ کچھ اور کہتا جب تیمور صاحب کا دماغ تیزی سے کام کیا تھا۔

وہ آپ لوگوں کو کیوں حواب دے آخر کو یہ لڑکی اسکی بیوی ہے وہ اسے جہاں دل کرے رکھ سکتا ہے۔۔

تیمور صاحب نے بہت پر اعتماد انداز سے اپنی بات کہی تھی جس پر سردار سمیت ہیر اور باقی خاندان والے بھی حیرت و شاکس سے انہیں دیکھنے لگے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈیڈ یہ آپ۔۔۔

وہ غصے سے کچھ کہتا جب وہ اسے ایک طرف زبردستی لے گئے تھے۔

غاذان تمہیں اپنی ماں کا واسطہ ہے چپ رہو کہ جو رائتہ تم پھیلا چکے ہو وہ میں ہی اب صاف کروں گا تم کچھ نہیں بولو گئے۔

وہ سرد لہجے میں بولے تھے جس پر اس نے بے تاثر نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

ڈیڈ آپ جانتے ہیں مجھے جھوٹ سے کتنی نفرت ہے اور آپ ہیں کہ اتنا بڑا جھوٹ بول آئے ہیں مجھے یہ کسی صورت منظور نہیں۔

وہ سرد لہجے میں کہتا آگے بڑھنے لگا تھا جب انہوں انے اسکا بازو کھینچا۔

غاذان اگر آج تم نے میری عزت کی لاج نا رکھی تو یاد رکھو گئے تم۔۔

انہوں نے بھی طیش سے کہا۔

وّہ ہونٹ بھینچے انہیں دیکھتا رہ گیا۔۔

ہیر کی نظریں زمین سے چپک چکیں تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔

ریاض صاحب نے غصے سے تیمور خانم کو دیکھا۔

تم ہوش میں تو ہو تیمور۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض خانم پھنکارے تھے دھیمی آواز پر جبکہ وہ دھیمی آواز میں اس کے کان میں کچھ کہنے لگے تھے میڈیا والے آپس میں کھسر پھسر کرتے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

تیمور صاحب آپ نے کیوں نہیں بتایا سردار کی شادی کا کسی کو۔

ایک رپورٹر تلخی سے بولی تھی۔

یہ شادی کچھ دنوں بعد ڈسکلوز کرنی تھی لیکن پہلے ہی ہو گئی یہ وہی لڑکی ہے جسکی تصاویر کچھ دن پہلے سردار کے ساتھ چھپیں تھیں۔

انہوں نے سنجیدگی سے رپورٹر کو جواب دیا۔

سرداغاذان ہونٹ بھینچے باپ کو کاٹ دار نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ باقی خاندان والے خاموش ہو چکے تھے تیمور کی مصلحت سمجھ کر ان میں ایک داور تھا پریشان کہ یہ انکے پلین میں شامل نہیں تھا جو ہونے جا رہا تھا کہ رانا کو وہ کمزور لڑکی پسند آچکی تھی وہ اب اسکے ساتھ خود کی شادی رچانا چاہتا تھا اس لڑکی کی آنکھوں کی کشش نے رانا کو اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔۔

کیا آپکے پاس نکاح نامہ ہے یا آپ سرداری بچانے کے لیے جھوٹ بول رہے ہیں۔

ایک ریپورٹر کافی تلخی سے بولا تھا۔

اب کے بار تیمور سمیت سب ہی ٹھٹھکے تھے یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا۔

آپ نکاح نامہ دیکھا دیں تاکہ سب کو یقین ہو جائے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور ہلکے سے مسکرایا کہ اب چاچو پھنسے تھے۔۔

ہیر ہونٹ کاٹتی ایک طرف پڑی کرسی پر بمشکل بیٹھی اسکا سر درد کرنے لگا تھا یا شاید پھر سے بی پی ہائی ہو گیا تھا۔

سردار نے بھی اس بار باپ کو طنزیہ نظروں سے دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا سب کے پسینے چھوٹتے دیکھ کر پتا نہیں کیوں یہ مسکراہٹ کافی بے ساختہ تھی اسکی۔۔۔۔

نکاح نامہ ہے لیکن گھر ہے اب ہم جیبوں میں لے کر تھوڑے ناگھومتے ہیں نکاح نامے۔۔

اس بار خشام صاحب بولے تھے۔

تو نکاح نامہ گھر سے منگوایا بھی تو جا سکت ہے نا۔

دوار نے جس رپیورٹر کو پیسے دیئے تھے وہ کافی ترش سوال پوچھ رہا تھا۔

وہ چہرہ نیچے کیے مسکرایا تھا۔

تیمور صاحب آپ گھر سے ایک فون کر کے نکاح نامے منگولیں تاکہ ہم سب بھی دیکھ لیں کہ سردد کا کردار کتنا پاک ہے۔

ایک اور رپیوٹر بولا تھا۔

ایکسیوزمی مجھے اپنے کردار کا سرٹیفیکٹ کسی سے نہیں چاہیئے میں جانتا ہوں میں کیسا ہوں میرے لیے یہی کافی ہے۔

اسکے غصے بھرے لہجے پر ایک لمحے کے لیے خاموشی سی چھا گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن آپ ہماری ریاست کے سردار ہیں ہمارا حق بنتا ہے یہ جاننا کہ آپ سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ۔

وہی رپیورٹر پھر سے بول تھا۔

تیمور معاملہ بگڑ چکا ہے اب اسکا ایک ہی حل ہے اس لڑکی کا سردار کے ساتھ نکاح پڑھوا کر نکاح نامہ سب کو دیکھا دو بعد میں اس لڑکی کو دودھ میں مکھی کی طرح نکال باہر کریں گئے لیکن اگر جھوٹا بنوایا تو ہم بہت برے پھنسے گئے انہیں کل کا ٹائم دو۔۔

انکے خاندان کا ایک بزرگ کافی سمجھداری سے بولا تھا۔۔۔

تیمور سمیت ریاض صاحب بھی چونکے پھر تیمور صاحب مسکرائے تھے۔۔

غاذان ایسے لاپرواہی سے بیٹھا تھا جیسے مسلہ اسکا نہیں کسی اور کا چھڑا ہو۔۔

ہیر اب اسی کو دیکھ رہی تھی آنکھوں میں نمکین بہت سا پانی جمع ہو چکا تھا سردار کا دھندلا سا عکس اسے نظر آرہا تھا۔۔

ٹھیک ہے کل چار بجے آپ لوگ سردار غاذان تیمور کا نکاح نامہ دیکھ سکتے ہیں وہ بھی سردار محل میں یہاں نہیں۔

تیمور صاحب کی پرجوش آواز پر سردار ایک دم سے چیئر سے کھڑا ہوا تھا ہیر نے پریشانی سے ہونٹ بہت بے دردی سے کچلے تھے کہ یہ کیا ہونے جارہا تھا جسکی اسے کچھ خبر ہی نا تھی۔

اب آپ لوگ جا سکتے ہیں کہ ہمیں ایک ضروری کام سے جانا ہے۔

تیمور صاحب نے رپیورٹرز سے کہہ کر اپنے بیٹے کو طنزیہ نظروں سے دیکھا جیسے کہا ہو تمہارا ہی بویا کاٹ رہے ہیں بیٹا اب پریشان کیوں ہو۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

امپوسیبل میں نکاح کسی صورت نہیں کروں گا یہ میری لائف ہے ڈیڈ جسے میں اپنے حساب سے جینا چاہتوں نا کہ آپکے۔۔

آپ نے کہا سر درر تمہیں ہی بننا ہے میں بنا خلانکہ میں انٹرسٹڈ نہیں تھا آپ نے کہا شائنہ سے منگنی کرو میں نے آپکے لیے وہ بھی کرلی آپ چاہتے کیا ہیں آخر ڈیڈ۔۔

سرد لہجے میں بولتا وہ انکے سامنے آیا تھا۔

تو بیٹا کس نے کہا تھا اس لڑکی کی مدد کرو اسے اپنا پرسنل کا ٹیج گفٹ کرو اب بھگتو تم بھول گئے تھے کیا ایک سردار کے کتنے دشمن ہوتے ہیں تمہارے کسی دشمن نے کردی ہو گئی میڈیا کو اطلاع اور اگر ہمارے سر سے ہمارے بزرگوں کی پگڑی چلی گئی نا تو اسکے زمے دار صرف تم ہو گئے غاذان ہم نہیں ہم جو کرنا چاہ رہے ہیں ہمیں کرنے دو بہت مہربانی ہو گئی تمہاری۔

تیمور صاحب بھی تلخی سے بولتے اسکے سامنے تن کر کھڑے ہوئے تھے۔

میری وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے کاش ہم یہاں نا آتے اپنے اسی محلے میں چلے جاتے۔

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ بھرائے دل سے سوچنے لگی تھی۔۔

نگاہیں ان باپ بیٹے پر تھیں۔

میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا بس بات ختم،

وہ کہتا ہوا سیڑیاں اترنے لگا تھا جب تیمور صاحب نے اسکی کلائی تھامی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار بیٹے نکاح تو تمہیں کرنا ہے بعد میں اس مسلے کا حل نکال لیں گئے میری خاطر مان جاو کیا تمہیں پسند ہو گا لوگ تمہارے باپ پر ہنسے اسکا مزاق اوڑائیں اس سے بہتر ہو گا میں کہی چلا جاوں تم تو خوش رہو گئے نا۔

تیمور صاحب مصنوعی درد بھرے لہجے میں بولے تھے۔

وہ آنکھیں سکیڑے انہیں بے تاثر چہرے سے دیکھنے لگا باقی سب بھی پریشان سے تھے سوائے داور کے۔۔

ریاض خانم قہر بھری نظروں سے اسے خاموش کھڑی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

تب ہی وہاں خیام آیا تھا وہاں اتنے لوگوں کو جمع دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا پھر اُسکی ہلدی مائل رنگت دیکھ کر وہ اسکی طرف پریشانی سے آتا سب کو دیکھنے لگ جیسے معاملہ سمجھنا چاپ رہا ہو۔

ڈیڈ آپ باز نہیں آئیں گئے

وہ تیکھے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

جس پر تیمور صاحب ارد گرد دیکھتے اس سے لاتعلق ہوئے۔

او کے ایز یو وش۔۔

کہتے ہی وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

خادم نکاح کا جلدی سے بندوبست کرو کہ اس سے پہلے ہمارے دشمن حرکت میں آئیں

تیمور صاحب کہہ کر سر پھرے بیٹے کے پیچھے باہر کی طرف چلے گئے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انکی دیکھاد یکھی سب باہر لان میں چلے گئے آخر کو منصوبہ بندی بھی تو کرنی تھی۔۔

.....

خیام بھی پریشان سا تھا سارا معاملہ جان کر وہ دونوں ساکت سے سے بیٹھے تھے جب خادم ہاتھ میں بھاری تھال پکڑے آیا۔

میم یہ پہن لیں اور اچھے سے تیار ہو جائیں۔

خادم نے چیزوں کی بھڑی تھال اسکی طرف بڑھاتے ہوئے سر جھکا کر کہا۔

ہیر نے حیرت سے خیام کو دیکھا تھا۔

ہیر نے حیرت سے خیام کو دیکھا اور خیام نے اسے۔

آپی!

خیام نے اپنی طرف ساکت نظروں سے دیکھتی ہیر کا کندھا ہلایا۔

میم پکچرز لینی ہیں ابھی بیوٹیشن آجاتی ہیں تب تک ڈریس وغیرہ چینج کر لیں۔

خادم تھال اسکے سامنے پڑے چھوٹے سے ٹیبل پر رکھ کر کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

آپی اب اسکے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے گہری سانس لے کر اسے متوجہ کیا جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے چپ چاپ تھی لیکن نظریں اس سرخ جوڑے پر تھیں جو کافی ہیوی تھا۔

خیام یہ ٹھیک نہیں ہے سردار ایسا نہیں چاہتے یہ لوگ زبردستی انکا نکاح میرے ساتھ کرنا چاہ رہے ہیں۔

ہیر کو خود سے زیادہ فکر اس شہزادے کی تھی بھلا وہ کہاں عام سی کمزور لڑکی اور کہاں وہ جو دیکھنے میں ہی کسی ریاست کا شہزادہ لگتے ہیں، انکا اور میرا تو کوئی جوڑ ہی نہیں ہے خیام۔

سر جھکائے وہ پریشانی سے بول رہی تھی۔

آپی پلیز آپ چینج کر لیں کیا پتا خدا نے انہیں ہی آپکے نصیب میں لکھا ہو آپکی ساری تکلیفوں کا مداوا وہ ہوں اللہ کا فیصلہ جان کر تیار ہو جائیں اللہ ایسے ہی وسیلے بناتا ہے آپ کا اور انکا ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔

اپنے بھائی کے منہ سے یہ سب باتیں اسے حیرانی میں ڈال گئیں تھیں وہ کہی اسکی نظروں میں چھپے انکے عکس سے آگاہ تو نہیں ہو چکا تھا۔

وہ حیرت سے اسکی پشت دیکھتی رہ گئی جو باہر کی طرف جا رہا تھا۔

آپ نے ابھی تک ڈریس چینج کیوں نہیں باہر سب لوگ تیاری میں ہیں۔

ایک لڑکی اندر آتی کافی تیکھے لہجے میں اس سے بولی تھی۔

میں پہن رہی ہوں۔

ایک دم کھڑی ہوتی وہ جلدی سے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پلیز زرا جلدی کریں مجھے اور بھی برائیڈز کو تیار کرنا ہے۔

وہ لڑکی بیوٹی بوکس سے سامان نکال کر ٹیبل پر رکھتی ہوئی مغرور تاثرات سے بولی۔

سر ہلا کر وہ سامنے بنے واش روم کی طرف چلی گئی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایک بھاری ریڈ کلر کی فراک میں تھی۔

دھیمے قدموں سے شرمیلے چہرے سے وہ اسکے قریب آئی تھی۔

یہاں بیٹھو۔

اسے چیئر پر بٹھاتی وہ لڑکی عام سے لہجے میں بولی۔

پہلے اس نے اسکی خوبصورت سی ڈیزائن والی چوٹیا بنائی پھر ہلکا ہلکا میک اسکے چہرے پر سجا کر وہ لڑکی ایسے جیسے جان چھڑا رہی تھی۔

ہلکا سا میک اپ کر کے وہ اسے نکلی زیورات بھی پہنانے لگی تھی جو لگتے سونے کے تھے لیکن تھے نکلی۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی خلانکہ اس بیوٹی پارلر والی نے جان چھڑائی تھی لیکن اس پر تو ٹوٹ کر روپ آیا تھا لگتا ہی نہیں تھا یہ وہ ہیر ہے جو عام سے کپڑوں اور کئی کئی دن بال نا بنانے والی ہیر ہے یہ کافی مختلف ہیر تھی۔۔

تیار ہو تم۔۔

اپنا سامان واپس رکھتی وہ اس سے کہہ کر وہاں سے نکل گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ ہاتھ مڑوڑتی سخت نروس انداز میں تھی۔

ہونٹ بھینچے وہ دھڑکتے دل سے پریشان بھی تھی۔

مولوی صاحب خیام تیمور اور شہام صاحب کو اس طرف آتا دیکھ کر وہ حد سے زیادہ نروس ہوتی سر اتنا جھکا گئی کہ ایسے لگا سر گود کو چھولے گا۔

""ہیر بنت رضا ولد علی اصفر آپکا نکاح سردار غاذان تیمور خانم کے ساتھ حق مہر پچاس ہزار روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے""

مولوی صاحب کے پڑھائے ہر لفظ پر اسکا دل کانپا تھا،

اس نے بے ساختہ سر اٹھا کر خیام کو دیکھا دونوں کی آنکھوں میں نمی تھی

۔

خیام نے سر ہلا کر قبول ہے کہنے ک اشارا کیا تھا۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے 🔥

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تین بار کہنے پر مولوی نے اسکے سائن نکاح نامے پر لیے پھر بنا اس لڑکی کو دیکھے مولوی سے کچھ بات چیت کرتے وہ باہر چلے گئے۔

نجانے کیوں ہیر کا دل کیا تھا تیمور خانم اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار دیتے پتا نہیں کیوں انہیں دیکھ کر اسے اپنے بابا یاد آ گئے تھے۔۔

خیام نے سر جھکا کر اسکا سر چوما پھر ہاتھ پکڑ کر چومے۔

نکاح مبارک آپی۔

اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ سر جھکا گئی اسے اپنے سے چھوٹے بھائی سے آج کافی شرم آ رہی تھی چہرہ سرخ ہو گیا تھا تو آنکھوں پر ایسے جیسے بہت سا بوجھ آن پڑا ہو جو وہ اٹھنے سے انکاری تھیں۔

خیام مسکرا دیا۔۔

تھوڑے ہی وقت بعد وہ آگے آگے تھا اور اسکے پیچھے سب آ رہے تھے۔

وہ عام سے بلیک ٹو پیس سوٹ میں تھا۔

ہیر کی تو نظریں پہلے ہی جھکی ہوئیں تھی اب تو گردن بھی فرش سے جا لگی تھی۔۔

غاذان بیٹھو اس لڑکی کے ساتھ۔

تیمور نے زبردستی اسے ہیر کے ساتھ بٹھایا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہونٹ بھینچے بنا ہیر کو دیکھتا بیٹھ گیا شکایتی نظریں باپ پر تھیں جو اسے مسکرانے کا اشارا کر رہیں تھیں۔

یہ دکھاوا مجھ سے نہیں ہو گا تصویر بنانی ہے تو بنائیں ورنہ میں جا رہا ہوں۔

وہ بھی آخر انہی کا بیٹا تھا۔

تیمور نے فوٹو گرافر کو پکچرز وغیرہ بنانے کا اشارا کیا۔

کیمرہ مین سر ہلاتا کیمرے کا فوکس ان دونوں پر کر گیا۔

ہیر کا دل اتنے زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ اسے لگا اسکی دھڑکن کی آواز سب سن چکے ہوں ہتھیلیاں پسینے سے بھیک چکی تھیں۔

میم پلیز سر اٹھائیں۔

کیمرہ مین نے اسے ایک دو بار کہا تھا لیکن پتا نہیں اِسکا دھیان کہاں تھا وہ تو اپنے دل کی رفتار میں الجھی ہوئی تھی۔

اے لڑکی سن نہیں رہی وہ کیا کہہ رہا ہے سر اٹھا اپنا اور کیمرے کی طرف دیکھ۔

اس بار ریاض صاحب پھنکارے تھے اس موموم لڑکی پر۔

وہ دبک سی گئی تھی انکے تیز اور ہتک آمیز لہجے پر۔

ایک دم سے وہ سر اٹھا گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے غصے سے ریاض خانم کو دیکھا جن کا دل کر رہا تھا اس لڑکی کو کچا چبا جائیں پتا نہیں وہ کہاں سے ٹپک پڑی تھی منہوس ماری۔۔

ریاض صاحب بہت مشکل سے خود کو کنٹرول کیے ہوئے تھے ورنہ!

تین چار ہی پکچرز بنی تھی جب سردار غاذان وہاں سے اٹھ کر تیزی سے نکل گیا تھا بنا اس معصوم لڑکی کو دیکھے جو شاید اسی کے نام سے تیار ہوئی تھی لیکن اپنے نام لکھوانے والے کے سوا سب نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔

آہستہ آہستہ سب باہر چلے گئے وہ بہن بھائی ہی وہاں بیٹھے رہ گئے۔

. . . .

کیا کرنا ہے اس لڑکی کا۔

ریاض صاحب سرد لہجے میں تیمور خانم سے مخاطب تھے۔

ریاض کل کا دن صبر کر لے اس کے بعد یہ لڑکی تجھے نظر نہیں آئے گی یار۔

تیمور نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والے انداز میں ریلکس کیا۔

کیا صبر کروں جب سے میری بیٹی نے سنا ہے وہ چپ ہے نا کچھ بولی ہے نا کسی کو دیکھتی ہے تم کہتے ہو صبر کر جا، یاد رکھنا تیمور خانم اگر میری بیٹی کو اسکی اصلی جگہ نا ملی تو اپنی بہن کے لیے جگہ بنا لینا طلاق لے کر تمہاری دہلیز پر آئے گی بھاڑ میں گئی رشتے داری مجھے میری بیٹی سے بھر کر کوئی چیز عزیز نہیں تمہاری دوستی اور رشتے داری بھی نہیں کل مجھے یہ لڑکی نظر نا آئے یہی ہم سب کے لیے بہتر ہو گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض غصے کا بھرپور مظاہر کر کے وہاں رکے نہیں تھے۔

جبکہ وہ تینوں بھائی پریشانی سے وہاں کھڑے رہ گئے۔

اس لڑکے کی رحم دلی نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا بھائی۔۔

سہیر خانم بھی غصے سے بولے جو کہ مہرینہ کے والد تھے اور کافی غصے والے بھی تھے۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بس ایک دو دن تک کلیئر ہو جائے گا ثمینہ کو اتنی آسانی سے نہیں نکال سکتا وہ۔۔۔

تیمور خانم نے گہری سانس لے کر انہیں آرام کیا۔۔

ساری رات وہ سو نہیں سکے تھے۔

ہیر نے سفید کلر کا کاٹن کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس پر کالی لیس لگی ہوئی تھی اوپر کالی ہی شال لیے وہ کچن میں کھڑی خیام کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔

آنکھیں حد سے زیادہ درد کر رہیں تھی لیکن پرواہ کسے تھی۔

خیام آو ناشتہ کر لو کالج کے لیے دیری ہو رہی ہے۔

خیام کو صوفے پر نیم دراز دیکھ کر وہ کچن کی کھڑکی سے اسے پکار گئی تھی۔

سر ہلاتا وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلا آیا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی دل نہیں کر رہا۔

اسے اپنے سامنے کھانا رکھتا دیکھ کر وہ

پریشانی سے بولا۔

خیام پلیز تھوڑا سا کھالو۔۔

ووٹی کا نوالہ اسکی طرف بڑھاتی ہوئی وہ فکر مندی سے بولی۔

تو پھر آپکو بھی میرے ساتھ شیئر کرنا ہو گا۔

وہ بھی نوالہ توڑ کر اسکے ہونٹوں کے قریب کرتا ہوا بولا۔

ہلکی مسکان سے اسے دیکھتی وہ منہ کھول گئی۔

خیام اور ہیر نے مل کر وہ پراٹھا کھایا تھا۔۔

خیام کے چلے جانے کے بعد وہ کمرے میں آتی لیٹ گئی کہ دل بہت پریشان تھا جیسے کچھ ہونے والا ہو کسی کام کو ہاتھ لگانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

اسے لیٹے ابھی آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب دروازے پر بیل بجی۔

وہ چونک کر اٹھتی دوپٹہ ٹھیک سے وجود کے گرد لیتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھولتی وہ ٹھٹھکی تھی سامنے ہی رانا پولیس یونیفارم میں کھڑا اسے سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ!

وہ ڈر کر پیچھے ہوتی ہوئی بولی تھی۔

کیوں مجھے اتنی جلدی بھول گئی۔

وہ طنز سے بولتا ہوا اسکے قریب آیا۔

وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔

شادی کر لی سردار سے بہت مزے میں ہو گئی تم تو۔

رانا کے طنزیہ لہجے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی آنکھوں میں نمی جھلملانے لگی تھی تو وجود لرزنے لگا تھا۔

مجھے معاف کر دیں پلیز مجھے گرفتار مت کرئے گا میں نشہ نہیں بھیجتی۔

وہ سہما سا انداز لیے خوف زدہ لہجے میں بولتی رانا کو غصہ چڑھا گئی تھی۔

نہیں کروں گا گرفتار لیکن اگر تم میری بات مانو گئی تو۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا آخر میں اسکی ٹھوڑی دو انگلیوں سے چھوتا ہوا مسکرایا تھا۔

ہیر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا پھر اسکے ہاتھ کو۔

پیچھے ہٹیں شرم نہیں آتی آپکو۔

ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ پیچھے کرتی وہ صدمے سے چلائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

بات سنو میری،

یہ نکاح عارضی ہے اس لیے اپنی اوقات میں رہو سردار کے خواب اگر ان آنکھوں میں سجانے کی کوشش کی تو آنکھیں نوچ لوں گا سمجھی تم مجھے ابھی جانتی نہیں تم نے میرا صرف ایک روپ دیکھا ہے اور میں چاہتا بھی یہی ہوں تم میرا بھیانک روپ نا ہی دیکھو اس سردار کو اپنے قریب آنے دیا تو چمڑی اڈھیر دوں گا سمجھی۔۔

اسکا منہ اپنے سخت ہاتھوں میں ڈبوچتا ہوا وہ پھنکارتا وہاں رکا نہیں تھا۔۔

اسکے جانے کے بعد وہ وہی دہلیز پر بیٹھتی رو دی۔۔۔

ابھی تو بہت کچھ دیکھنا تھا اس چھوٹی سی لڑکی نے ابھی تو شروعات تھی۔۔

>>>>>>>>>><<<<<<<<<<>>>>>>>>>>

پریس کانفرنس میں پکچرز نکاح نامہ اور کچھ ضروری ثبوت لائیو پوری ریاست کو دیکھائے گئے تھے۔

نکاح نامہ جانچا بھی گیا کہ کہی نقلی تو نہیں۔۔

جبکہ وہ ہاتھ کی مٹھی بنائے ہونٹوں پر رکھے بیٹھا رہا اسکا سر درد کرنے لگا ایسی چیزوں سے جھوٹ ساز شیں اسے نہیں آتیں تھیں نا ہی اسے پسند تھیں لیکن وہ خاموش تھا صرف اپنے باپ کی وجہ سے۔۔

سردارون کو ئسچن کیا اس لڑکی سے آپکو محبت ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک من چلا رپیورٹر اشتیاق سے بولا تھا۔

اب سب کی نظریں سردار پر تھیں جیسے وہ سب بھی جاننا چاہتے ہوں

وہ بنا انہیں دیکھتا باپ کو دیکھ کر مسکرایا، جبکہ تیمور صاحب بھوکھلائے تھے۔

نہیں مجھے اس لڑکی سے محبت نہیں ہے۔

کہتے ہوئے وہ اٹھا تھا۔

رپیورٹرز نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ تیمور سمیت سب اپنا سر پیٹ کر رہ گئے۔

مجھے اس سے عشق ہے یہ محبت تو بڑا چھوٹا سا لفظ ہے اسکے سامنے۔

مسکراتے لہجے میں کہتا وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

گھر والے رپیورٹرز سب حیرت سے سر گھما کر شان سے چلتے سردار کو دیکھتے رہ گئے جس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی باپ کا ہونق بنا چہرہ دیکھ کر آخر اس نے بھی تو بدلہ لینا تھا۔

ریاض خانم نے دانت پر دانت جماتے ہوئے تیمور خانم کو دیکھا۔

تیمور خانم بھوکھلائے تھے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیلی ویژن پر انکا نکاح نامہ تصاویر وغیرہ دیکھائی جارہیں تھی ابھی بھی وہ لڑکی کہتی تھی وہ عام ہے وہ عام کیسے ہو سکتی تھی جس کے نصیب میں سردار غاذان تھارب نے کیسے وسیلا بنایا تھا انہیں ملانے کا کہ ساری دنیا آگاہ ہو چکی تھی انکے نکاح سے۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی شائنہ گھر کے سارے ٹی وی توڑ چکی تھی ہر چیز وہ گھر کی توڑ چکی تھی چلا چلا کر اسکا گلہ بیٹھ چکا تھا۔

ثمینہ بیگم تو بیٹی کو دیکھ دیکھ کر ہول رہی تھی لیکن پاس نہیں جا سکی کہ غصے میں وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی جو چیز ہاتھ میں آتی وہی اگلے بندے پر پھینک دیتی اسے ہینڈل اسکا باپ ہی کر سکتا تھا۔

>>>>>>>>>>>>>>>>>>>><<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

سردار غاذان ضروری کام سے آوٹ آف سٹی گیا ہوا تھا۔

خیام بھی ابھی تک نہیں تھا۔۔

وہ اتنے بڑے گھر میں اکیلی تھی بارش بھی خوب برس رہی تھی اسکا دل پریشان ہو چکا تھا۔

مسلسل برستی بارش اور تیز ہوا سے سردی کی شدت میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔

لاونج میں رکھے صوفے پر وہ ڈری سہمی سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

تب ہی کلک سے دروازہ کھولا تھا اسے لگا شاید خیام ہے وہ اطمینان کا سانس لیتی جھٹ سے صوفے سے کھڑی ہوئی لیکن سامنے سے آتے غیر آدمیوں کو اس نے حیرت و نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم ہیر ہو۔

ایک آدمی کافی زہریلے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

دوپٹہ ٹھیک سے سر پر جماتی وہ ڈرتی ہوئی سر جھکا گئی۔

وجود کانپنے لگا تھا پتا نہیں وہ کون تھے۔

تو وہ تم ہی ہو۔

وہ آدمی اسکی چوٹی پکڑتا ہوا بے تاثر لہجے میں بولا۔

ہیر نے تکلیف سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

چھوڑیں میرے بال۔

بال چھڑآنے کی کوشش کرتی وہ منمنائی تھی آنکھوں میں درد سے نمی جمع ہونا شروع ہو گئی۔

چھوڑ دیتے ہیں اتنی جلدی بھی کیا ہے۔

اسے ہنوز بالوں سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچتے ہوئے وہ بولا تھا وہ تین آدمی تھے تینوں ہی شکل سے بدماش لگتے تھے

۔۔

اس آدمی نے بالوں سے پکڑے ہی اسے باہر کی طرف زور دھکا دیا تھا۔

آہ آہ۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چیختی ہوئی سیڑیوں سے ہوتی نیچے فرش پر گری تھی۔

تیری یہ مجال تو شائنہ کی جگہ لے تیرے ٹکڑے ناکردوں میں خبیث لڑکی۔

"وہ پہلے والا ہی بھرپور غصے سے چلایا تھا۔

بالوں پر ہاتھ رکھے وہ تکلیف وہتک آمیز انداز پر رونے لگی تھی۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔

وہی آدمی دوبارہ اسکی چوٹی سے ہی پکڑتا ہوا اسے کھینچتا ہوا بولا تھا۔

انداز بے حسی لیے ہوا تھا۔

وہ مسلسل بال روتی ہوئی بال چھڑانے کی کوشش میں تھی۔

اس نے اس بار بھی پوری شدت سے اسے باہر کی طرف منہ کے بل دھکا دیا تھا۔

منہ کے بل گرتی وہ چیختی ہوئی کچی مٹی پر گری تھی۔

یہ جائے گئی نہیں پھر آجائے گئی۔

دوسرا آدمی اسے روتا دیکھ کر بے تاثر لہجے میں بولا۔

ندی میں پھینک دے اسے اسے کونسا تیرنا آتا ہے۔

انکی باتوں نے ہیر کے رونگٹے کھڑے کر دیئے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہونٹوں سے مٹی صاف کرتی وہ بامشکل کھڑی ہوتی ہوئی رورنے لگی تھی دائیں پیر کے انگوٹھے کا ناخن اکھڑ چکا تھا وہ کیسے دوڑتی۔۔

دوسرے ہی لمحے وہ پھر اسے پکڑ چکے تھے۔۔

کہاں بھاگنے کی تیار ہے کم زات لڑکی۔

اسے پھر سے بالوں سے ہی پکڑتا وہ بولا تھا۔

مجھے جانے دیں پلیز مجھے مت ماریں۔

بہت مشکل سے انکے آگے ہاتھ جوڑے وہ بولی تھی۔

چل آسان موت دیتے ہیں اس ندی میں کود جاورنہ گولیوں سے تیرا پورا وجود چھلنی کر دیں گئے کیا یہ منظور ہے یا پھر ندی میں کودنا ہے۔

اسکے بال چھوڑتا وہ تمسخر سے بولا تھا دوسرے دونوں قہقہ لگا گئے اس بے بس لڑکی کی بے بسی پر۔

مجھے جانے دیں آپکو اللہ کا واسطہ ہے۔

وہ ہاتھ جوڑے کرا ہی تھی۔

چل بھاگ جا لیکن اس گھر میں ہمیں واپس دیکھی تو تیرا سارا وجود گولیوں سے چھلنی کر کے کتوں کے آگے پھینک دیں گے سمجھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سُسٹل انگلی پر گھماتا وہ بے حس انداز میں بولا۔

وہ ٹھٹھکتی انہیں دیکھتی ہوئی سر ہلاتی ہوئی بہت مشکل سے بھاگنے لگی تھی۔

جبکہ وہ تینوں گھر کے اندر چلے گئے کہ کہی وہ پھر سے نا آجائے۔۔۔

دوپٹہ وہی اندر انکے کھینچنے سے گر چکا تھا۔

روتے ہوئے وہ بھاگتی رکی تھی کہ سامنے سے آتی گاڑی کی ہیڈ لائٹس اسکی آنکھوں میں پڑیں تھیں۔

آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ کانپنے لگی تھی۔

وجود لرزنے لگا تھا سردی سے۔۔

آریوا وکے !

کسی نے دھیمے لہجے میں پوچھا تھا۔

ہیر نے جھٹ سے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے۔

کہ وہ اس آواز کو لاکھوں آوازوں میں بھی پہچان سکتی تھی پھر بارش کے شور میں کیسے نا سن پاتی اسکا نرم لہجہ۔

وہ بھی حیرت سے دو تین قدم آگے کو سرکا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر۔

READERS CHOICE

ہیر رضا!

وہ پریشانی سے بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار،

ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی وہ شدت سے رودی تھی۔

ہیر اگلے ہی لمحے اسکی بانہوں میں تھی کہ وہ حواس کھونے لگی تھی۔

اس نے اسکے بھیگے کپڑوں میں نمایاہوتے وجود پر اپنی شرٹ پہنا کر گارڈ کو گاڑی کا ڈور کھولنے کو کہا

آنکھوں میں سرد پن سا تھا۔۔

اسے بانہوں میں اٹھائے وہ گاڑی کی پچھلی سائیڈ پر بڑی احتیاط سے ڈالتا ہوا خود بھی ساتھ آ کر بیٹھا تھا۔

سردار محل چلیں یا آپکے زاتی گھر۔

خادم نے ادب سے پوچھا۔

محل نہیں میرے بنگلو چلو۔

ہیر کے چہرے کو دیکھتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

گاڑی نے جیسے ہی مخالف موڑ کاٹا ہیر کا سر ڈھلک کر اسکے کندھے پر آ گرا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے چونک کر اسکے سر کو دیکھا سیدھی نکلی مانگ میں ابھی بھی پانی کے قطرے ٹھہرے ہوئے تھے دراز پلکیں ایک دوسرے سے چپکی ہوئیں تھیں۔۔

یہ اسطرح گھر سے کیوں نکلی تھی اور یہ حالت کیسے ہوئی۔۔

اسکا سر ٹھیک کرتا وہ پر سوچ انداز میں بڑبڑایا تھا۔

گاڑی کے رکتے ہی بنا ہیر کو اٹھائے وہ اندر کی طرف تیز قدموں سے بڑھا تھا چہرے پر سختی سی تھی۔۔

وہ دونوں تاش کھیلتے قہقے پر قہقہ لگا رہے تھے۔

انہیں اپنے لاونج میں دیکھ کر اسکا خون تیزی سے کھولنے لگا تھا۔

مٹھیاں بھینچے وہ تیز قدموں سے انکی طرف بڑھا تھا بنا انہیں سنبھلنے کا موقع دیئے وہ ان پر چڑ دوڑا تھا۔

یو باسٹرڈ اس لڑکی کے ساتھ کیا ہے تم دونوں نے۔۔۔

انکے گریبان پکڑتا وہ پھنکارا تھا۔

جبکہ ان کی تو سٹی ہی گھم ہو چکی تھی سردار غاذان کو چ اپنے سامنے دیکھ کر موت انہیں آس پاس چلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ ریاض خانم کے خاص آدمی تھے ریاض کے کہنے پر تو وہ اپنی جان بھی دے سکتے تھے۔۔

ہمیں معاف کر دیں سردار ہم نے بس اسے یہاں سے بھگایا ہے اسکے ساتھ کوئی غلط حرکت نہیں کی ہمیں جانے دیں سردار۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دلاور ہاتھ جوڑتا بولا تھا

اسکا پیر زخمی ہے اسکے بال ٹوٹ کر اسکے کندھوں پر پڑے ہیں اور تم کہتے ہو تم نے اسکے ساتھ کوئی غلط حرکت نہیں کی۔

انکے سر ایک دوسرے سے مارتا ہوا وہ طیش سے چلایا تھا خادم نے چونک کر اپنے سردار کو دیکھا تھا۔

تم دونوں ہوتے کون ہو میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں گھسنے والے ہاں تم دونوں کی جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔

انہیں نیچے پٹختا ہوا وہ پھر سے چلایا تھا۔

معاف کر دیں ہم سے بھول ہو گئی ہے۔ سردار۔۔۔

اسکے قدنوں میں بیٹھتے وہ روتے ہوئے بولے تھے۔

غلطی نہیں گناہ کہو۔۔

انہیں ٹھوکر مار کر پیچھے کی طرف گراتا وہ اس بار سرد لہجے میں بولا تھا۔

خادم انکی اچھے سے دھلائی کر کے انہیں ریاض محل بھیجنا انہیں بھی تو پتا چلیں اپنے کارنامے۔۔

سرد لہجے میں کہتا وہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔

جبکہ خادم اور گارڈز ان دونوں کی طرف بڑھے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گاڑی کا ڈور گارڈز نے اسے دیکھ کر سرعت سے کھولا۔

جھک کر آرام سے اس کمزور وجود کو بانہوں میں لیا تھا۔

اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت ہلکی چیز اٹھائے ہوئے ہے لگ ہی نہیں رہا تھا یہ ایک جیتی جاگتی لڑکی کا وجود ہے

۔

بانہیں نیچے کو جھول رہیں تھیں جبکہ سر اسکے کندھے پر پڑا ہوا تھا۔

اسے نیچے والے پہلی رو میں بنے روم میں لے آیا تھا۔

اسکے وجود کو بیڈ پر بڑے آرام سے ڈالتا ہوا وہ ڈاکٹر کو فون کرنے لگا۔۔

جیسے ہی اس نے فون بند کیا اسی وقت اسکی موم کی کال آنے لگی تھی۔

اس نے مسکرا کر ماں کی کال اٹینڈ کی۔۔

کیسی ہیں آپ!

وہ کھڑکی میں آتا بڑے نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

تمہارے بنا تمہاری ماں کیسی ہو سکتی ہے غاذان۔

رائنہ کے لہجے میں مایوسی تھی وہ کب اسے اتنے دن دیکھے بغیر نکال سکتیں تھی۔

وہ مسکرا دیا!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کل کی فلائٹ سے آپکے پاس ہوں گا میں اب تو تھوڑا سا مسکرا دیں۔

وہ ہیر کی طرف رخ موڑتا ہوا محبت سے بولا۔

سچ!

رائنہ کے لہجے میں بے یقینی سی تھی۔

سچ موم میں آپکو سپرائز کرنا چاہ رہا تھا لیکن اب آپکو پریشان دیکھ کر بتا دیا ہے اب تو خوش ہو جائیں آپکا بیٹا رات کا

ڈینر آپکے ساتھ کرنے والا ہے۔

دھیمے قدموں سے آنکھیں کھولتی لڑکی کے پاس آتا ہوا وہ بولا تھا۔

میں انتظار کر رہی ہوں غاذان ماں کو زیادہ انتظار نا کروانا۔

انہوں نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

فون پاکٹ میں ڈالتا وہ دروازے کی جانب دیکھنے لگا جہاں سے خادم کے ساتھ ایک ینگ سی ڈاکٹر داخل ہو رہی تھی۔

خادم ڈاکٹر کو کمرے میں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا۔۔

ہیر کی نبض چیک کر کے وہ اسٹیتھو سکوپ سے اسے چیک کرنے لگیں۔

کیا یہ آپکی وائف ہیں۔

ڈاکٹر نے سردار سے حیرت سے پوچھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وائف کہنے پر وہ چونک سا گیا تھا۔

ہیر بھی آنکھیں کھول کر ڈاکٹر کو دیکھنے لگی لیکن آنکھوں میں خالی پن سا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکا وجود تو یہی ہو لیکن دھیان کہی اور ہی تھا۔۔

سردار نے اسے دیکھا جو اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔

نہیں!

اس نے کچھ سوچ کر بتایا تھا۔

ہیر کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئیں تھیں۔

او!

ڈاکٹر نے سر ہلایا۔۔

دیکھیں یہ کافی کمزور ہیں انہیں اچھی خوراک اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے پلیز انکا خیال رکھیں انہیں پریشانی وغیرہ سے دور رکھیں ورنہ۔۔

ڈاکٹر سنجیدگی سے کہتی ہوئی چپ ہوئی تھی جبکہ سردار غاذان نے چونک کر انہیں دیکھا۔

READERS CHOICE

ورنہ کیا!

فون کان سے لگاتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہیں ہائی بلیڈ پریشر کا مسلہ ہے زیادہ دباو سے انکی دماغ کی نسیں پھٹ بھی سکتیں ہیں۔

ڈاکٹر کے انکشاف پر اس نے حیرانی سے ڈاکٹر کو دیکھ کر اسے دیکھا جو انکھیں موندے پڑی ہوئی تھی۔

اسے دیکھتا وہ سر ہلا گیا۔

ڈاکٹر میڈیسن لکھ کر باہر کھڑے خادم کو پکڑا گئی تھی۔

بند آنکھوں سے آنسو ایک قطار میں بہتے اسکے گالوں پر بکھڑنے لگے تھے۔

وہ چونکا سا گیا تھا۔۔

بڑے سے ہال میں کھڑا وہ بارش کے روکنے کے انتظار میں تھا کہ بارش بہت تیز تھی اتنی کہ باہر منہ تک نہیں نکالا جا رہا تھا۔

وہ ٹھٹھکا تھا پلڑ کے پیچھے سے دھواں سا نکل رہا تھا۔

وہ تشوش سے پلڑ کی جانب بڑھا تھا۔

اسے سموکنگ کرتا دیکھ کر وہی کا وہی جم گیا تھا۔

وہ چونک کر پلٹی تھی لیکن اسے دیکھ کر وہ ریلکس ہوئی۔

پیو گئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دھواں اسکے منہ پڑ چھوڑتی ہوئی وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

اسے اس لڑکی سے نفرت ہوئی تھی جو کش پر کش لگا رہی تھی۔

کیا ہے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو۔

وہ غصے سے پوچھ رہی تھی۔

آپکو شرم نہیں آتی لڑکی ہو کر سموکنگ کرتے ہوئے۔

آسے پتا نہیں کہوں غصہ سا آگیا تھا۔

تم سے مطلب نوکر ہو تو نوکر رہو زیادہ میرا ابا بننے کی ضرورت نہیں اور ہاں اگر کسی کو بتایا تو بہت برا پیش آوں گی میں ،تم ابھی مجھے جانتے نہیں۔

سگریٹ کو پیر سے مسلتی وہ پہلی بار سنجیدگی سے بولی تھی۔

آپ ایک لڑکی ہیں اور۔۔۔

جانتی ہوں میں لڑکی ہوں تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔

منہ اور ہاتھوں پر سپرے کرتی وہ سر جھٹک کر بولی۔

اسے دیکھتا وہ ہونٹ بھینچ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لڑکی چوری چوری نجانے کیا کیا کام کرتی تھی وہ تشویش میں پڑ گیا تھا آخر وہ سردار کی کزن تھی اس ناطے اسکا پریشان ہونا بنتا تھا۔

وہ آگے بڑھا تھا جب وہ اسکا ہاتھ تھام گئی۔۔

وہ حیرت سے اپنی کلائی کو دیکھنے لگا جو اسکی کلائی ہاتھ میں پکڑے اس وارننگ دیتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

بات سنو میری دھیان سے کیا تم جانتے ہو میرے پاس میرے خود کی پسٹل بھی ہے اور اس میں چھے کی چھے گولیاں پڑی ہوئیں ہیں بتانے کا مطلب یہ ہے اگر تمہارے منہ سے میرے لیے سردار یا کسی اور کے سامنے کچھ بھی نکلا تو پہلی گولی تمہارے نام اس دھمکی مت سمجھنا میں جو کہتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں۔

غصے سے کہتی بال جھٹکتی وہ وہاں سے نکل گئی۔۔

جبکہ وہ پریشانی سے وہی کھڑا رہ گیا۔

کیا اسے اس لڑکی کی حرکات کا اسے سردار کو بتانا چاہیئے تھا ہاں اسے بتانا چاہیئے تھا بعد میں جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا اسکا فرض بنتا تھا سردار کو بتانا۔۔

کچھ سوچتا ہوا وہ بارش میں ہی نکل چکا تھا گھر کے لیے کہ اسکی آپی گھر میں اکیلی ہوں گئی۔۔

READERS CHOICE

تم ٹھیک ہو جاو گئی پلیز ڈونٹ ٹو کرائے۔

اس سے نرمی سے کہتا وہ نجانے کیوں اس لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکا ہاتھ اپنے سر پر محسوس کرتی وہ ساکت ہوئی تھی۔۔

آنکھیں کھول کر خود پر جھکے سردار کو وہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

کیا کہی درد ہے۔

وہ بہت ہی نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

اس نے فقط سر نفی میں ہلا دیا۔

اپنا خیال رکھو لڑکی جو لوگ اپنی زات کے لیے سٹینڈ نہیں لیتے لوگ انہیں پاوں کے نیچے کچل دیتے ہیں تم کھاو پیو اور جان بناو تب ہی تم زمانے کا سامنا کرنے کے قابل بنو گئی ورنہ تمہاری زات مٹی میں کب کیسے مل جائے گئی تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔

اسکے سر پر ہاتھ رکھے وہ ہنوز جھکے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا۔

وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھتی رہی۔

اللہ خافظ۔

اسکا سر انگلیوں سے تھپکتا وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔

جبکہ وہ اسکے نرم لہجے کے سحر میں گھم ہونے لگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں ٹھہرے آنسو اپنی جگہ رک سے گئے تھے جیسے سردار کی بات کے ادب میں رک گئے ہوں وہ لڑکی بھی عجیب تھی جانتی تھی اسکا ان سے کوئی جوڑ نہیں، لیکن پھر بھی دل انہیں دیکھ کر ٹھہر سا جاتا تھا بلکہ اسے زمانے انکے سامنے رکے سے لگتے تھے وہ پاگل تھی آسمان سے دل لگانے چلی تھی کیا جانتی نہیں تھی یہ ناممکن سا ہے۔۔

اس راہ میں اسے کیا کیا سہنا پڑے گا ابھی جانتی جو نہیں تھی۔

خیام کے پوچھنے پر اس نے اسے بتادیا تھا وہ بارش کی وجہ سے سیڑیوں سے سلپ ہو گئی تھی وہ ساری رات بہن کے سراہنے بیٹھا رہا کہ اسے بہت تیز بخار چڑھ چکا تھا شاید سردلگ گئی تھی اسے۔

کیا جانا ضروری ہے۔

اسے سامان پیک کرتا دیکھ کر وہ پریشانی سے بولے تھے۔

یس ڈیڈ۔

کالی شرٹ پر براون کوٹ پہنتا وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

مت جاو یار دل نہیں لگے تمہارے باپ کا۔

وہ پریشانی سے بولے تھے۔

کم آون ڈیڈ آپکا دل بہلانے کے لیے یہاں بہت کچھ ہے لیکن میری موم کا دل صرف مجھ سے ہی بہلتا ہے نا کہ کسی اور وجود سے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ واچ پہنتا ان پر ہلکا سا طنز کر گیا تھا۔

تیمور خانم نے اسے سلگتی نظروں سے دیکھا۔

تمہاری ماں نے میرے بارے میں تم سے کچھ زیادہ ہی غلط بیانی کی ہے۔

وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔

میری موم جھوٹ نہیں بولتی ڈیڈ۔

ہلکی مسکان سے کہتا وہ باپ کو تپا گیا تھا۔

تو کیا تمہارا باپ جھوٹ بول رہا ہے۔

وہ دانت پیس کر بولے۔

ایسا میں نے کب کہا۔

وہ آئی برو اچکا کر شرارت سے بولا تھا جس پر وہ اسے غصے سے گھورتے کمرے سے ہی چلے گئے وہ جواباً سنجیدگی سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

آپ کتنے دن وہاں رہے گئے۔

مہرینہ اسے کافی پیش کرتی احترام سے پوچھ رہی تھی۔

جلد آجاوں گا تم نے کسی کو تنگ نہیں کرنا اور نا ہی مجھے کوئی تمہاری شکایت ملے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی کا سپ لیتا وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ سر جھکائے کسی شریف بچے کی طرح بس سر ہلاے جا رہی تھی

۔۔

ہمم گڈ گرل۔۔

اسکی فرمانبرداری پر وہ مسکرایا تھا۔

وہ بھی جواباً مسکرائی۔

مجھے آپ کو یہ دینا ہے۔

وہ ایک پرچی اسکی طرف بڑھاتی ہوئی بولی تھی۔

کپ اسے تھماتا وہ پرچی اسکے ہاتھ سے لے کر ایک نظر دوڑانے لگا تھا پھر اسکی فرمانبرداری کی سمجھ آچکی تھی اس نے کافی لمبی لسٹ اسے تھمائی تھی جن میں صرف میک اپ کے کاسمیٹکس کا نام درج تھا۔

پُرچی لے کر وہ سر ہلا گیا تھا۔

سب سے ملتا خادم کو کچھ خاص ہدایت دیتا وہ مصر کے لیے روانہ ہو چکا تھا۔

سردار جا چکا ہے اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض نے خشام اور تیمور سے خاصے غصے میں پوچھا تھا اسکے آدمیوں کی جو حالت سردار نے کی تھی وہ اسے بھول نہیں رہی تھی اب اسکی سزا وہ اس لڑکی کو دینا چاہتا تھا آخر اسی لڑکی کی وجہ سے وہ اسکی بیٹی سے بھاگ رہا تھا۔۔

کرنا کیا ہے مار دیتے ہیں نار ہے گا سانپ نا بجے کی بین۔۔۔

سہیر عالم نے انکے پاس آتے ہوئے نفرت سے کہا۔

ریاض صاحب کو انکی بات بہت بھائی تھی۔

سہیر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے اب اس لڑکی کا کام تمام کر دینا چاہئیے۔

ریاض نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

جبکہ تیمور خانم نے ہونٹ بھینچے۔

میرے خیال میں اسے کچھ پیسے دے کر یہاں سے چلتا کر دینا چاہئیے۔

تیمور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

تیمور خانم تم کیا چاہتے ہو تمہارا بیٹا اسے ڈھونڈتا پھرے اسکا کام تمام کرو اور میری بیٹی کو اس گھر کی بڑی بہو بنانے کی تیاری کرو آخر کب تک میں اپنے بہن بھائیوں کو صفائیاں پیش کرتا رہوں گا۔

ریاض کے ترش لہجے پر وہ سر ہلا گیا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دروازے کے ساتھ کان لگائے مہرینہ نے پریشانی سے کچھ سوچا پھر وہاں سے بھاگنے لگے تھی جب اسے کرسی سے زور سے ٹھوکر لگی تھی گھٹنا پکڑے وہ وہی بیٹھ گئی تھی۔

سسی۔

وہ کراہ کر گئی لیکن ٹھٹھکی تب جب دروازے پر سب کو کھڑا پایا۔۔

گھٹنے کا درد بھول کر وہ ان کو لرزتے دل سے دیکھنے لگی۔

تم یہاں کیا کر رہی تھی۔

سہیر خانم اسکی کلائی کو سخت ہاتھوں میں جھکڑتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

میں یہاں سے گزرتی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

اسکا بہانہ سننے سے پہلے ہی وہ اسے زور سے تھپڑ مار چکے تھے۔

تم مردوں والے حصے میں کر کیا رہی تھی بہت شکایتیں مل رہیں مجھے تمہاری مجھے لگتا ہے تمہاری ٹانگیں کاٹنی پڑیں گئیں۔۔

اسے دوسرے حصے کی طرف کھینچ کر لے جاتے وہ سرد لہجے میں بول رہے تھے کہ بیٹیاں انہیں اچھی لگتی ہی نہیں تھیں خاص کر مہرینہ سہیر خانم۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چپ چاپ انکے ساتھ کھینچتی گئی تھی اب اسے پتا تھا مار پڑنے والی ہے اور کوئی بچانے والا بھی نہیں تھا اگر سردار ہوتے تو وہ بچا لیتے لیکن بد قسمتی اب اسے دو تین دن کمرے میں ہی رہنا تھا۔۔

کیسی ہیں آپ۔

انکا سرچومتا وہ بہت محبت سے پوچھ رہا تھا۔

کیسی ہو سکتی ہوں تمہارے بنا۔۔

وہ مسکراتے ہوِے جواباً اُس سے پوچھ رہیں تھیں وہ انتہا سے زیادہ خوبصورت تھیں آخر کو وہ ایک مصری تھیں۔

وہ اپنی ماں کی شکل کا تھا بس بال اور قد باپ پر تھا باقی وہ خوبخورائنہ نوشیرواں پر تھا۔۔

آِئی مس ہم آلاوٹ مائے سن۔۔

وہ بھی جواباً اُسکا سرچومتیں شدت سے بولیں تھیں۔

وہ مسکرایا تھا۔

باقی لوگ کہاں ہیں۔

گھر میں چھائی خاموشی اسے کھٹکی تھی۔

کسی کو تمہارے آنے کی خبر نہیں تھی سب اپنے اپنے کام پر ہیں رات کو سب لوٹ آئیں گے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس اندر لے جاتی وہ بتا رہیں تھیں۔۔

یہ ایک بہت بڑا اور خوبصورت سا گھر تھا جس میں کمرے ایک گول قطار کی شکل میں تھے کیونکہ گھر کا کوئی پورشن نہیں تھا اوپر چھت تھا جس پر بڑا سا لان بنایا گیا تھا انکا گھر چوڑی گلی میں تھا جہاں ہر قسم کی دکان تھی یہ گھر ایک ائیڈیل تھا۔

یہ گھرانہ خوبصورتی کی مثال تھا کہ یہاں اس گھر میں ایک سے بھر ایک حسین تھا۔

رائنہ اس سے باتیں کرتیں اسے اسکے کمرے میں لے گئی تھی جو کافی وسیع اور خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

کمرہ دیکھتا وہ مسکرایا کہ اسکی ماں نے اسکے جانے کے بعد بھی اسکے کمرے کی صفائی ترک نہیں کی تھی۔۔

یہ سردار فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔

فون پٹختے ہوئے وہ پریشان ہوئی تھی۔

وائس میسج چھوڑ دیتی ہوں۔

اچانک ہی خیال آنے پر وہ میسج کر کے فون بند کر چکی تھی۔

گال اسکے سوجے ہوئے تھے۔

دو دن اس نے کمرے میں ہی رہنا تھا یہ اسکی سزا تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھتی ہوں کیسے مارتے ہیں آپ لوگ اسے۔

فون انگلیوں میں لہراتی ہوئی وہ طنز سے کہتی مسکرائی تھی گال درد کیے تھے لیکن پرواکسے تھے۔۔

خیام نے اچھے سے سرسوں کے تیل سے اسکے سر کا مساج کیا تھا۔

وہ نیچے بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

وہ اسکی ڈھیلی ڈھالی چوٹی کرتا ہوا ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگا۔

اب سر کا درد کیسا ہے۔

اس نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا۔

وہ مسکرائی۔

تم مالش کرواور سر درد رہ جائے ایسا ممکن ہے کیا۔

وہ اسکی طرف چہرہ کرتی محبت سے پوچھ رہی تھی۔

خیام بازار سے کچھ سبزیاں وغیرہ لے آورات کو سالن بھی بنانا ہے۔

وہ نیچے سے اٹھتی ہوئی بولی۔

اوکے میں لے آتا ہوں زرا کپڑے چینج کر لوں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شرٹ پر تیل کے قطرے گر گئے تھے، بروان شرٹ پر داغ دیکھتا وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

ایک منٹ آپی۔

اسے کچن کی طرف جاتا دیکھ کر وہ کچھ خیال آنے پر اسے پکار گیا۔

ہاں۔

وہ پلٹی تھی۔

آپ بھی چلیں میرے ساتھ آپکی تھوڑی واک بھی ہو جائے گئی اور میں آپکو آئس کریم بھی کھلا لاوں گا۔

وہ کہتا ہوا آخر میں اسے لالچ دینے لگا تھا۔

آئس کریم!

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

آئس کریم کھائے تو اسے صدیاں بیت چکیں تھیں۔

ہاں اب آپکے لیے میں روز آئس کریم لایا کروں گا۔

اسکی طرف آتا وہ سب کچھ سمجھتا ہوا بولا تھا۔

ہیر کی آنکھیں بھرنے لگیں تھیں۔

خیام نے اسکا سر اپنے سینے پر رکھ کر چوما۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی اب اچھے دن آئیں گے میں پڑھتا بھی ہوں اور جاب بھی کرتا ہوں تو آپکو رونے کی ضرورت نہیں آپ بس جلدی سے مکمل صحت یاب ہو جائیں پلیز ز۔

وہ اسے بانہوں میں لیتا پریشانی سے بول رہا تھا۔

وہ مسکرائی لیکن مسکراہٹ اوپری سی تھی۔۔

دونوں آئس کریم کھاتے ہاتھوں میں بھاری شاپر اٹھائے وہ باتیں کرتے گھر والے راستے پر تھے جب ایک تیز رفتار گاڑی کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

خیام اگر اسے کھینچتا نہیں تو وہ گاڑی کب کی اسے کچل کر گزر گئی ہوتی۔

یو باسٹرڈ اندھے ہو گاڑی میں بیٹھ کر کیا انسان دیکھنا بند ہو جاتے ہیں۔

وہ غصے سے اس گاڑی والے پر چلایا تھا لیکن گاڑی جا چکی تھی۔

جبکہ ہیر سہم سی گئی تھی۔

خیام!

خیام. کو پاس دیکھ کر وہ اسکا ہاتھ تھام چکی تھی۔

اسکی ائس کریم بھی نیچے گر چکی تھی جس سے اس نے ابھی ایک دو بائیٹ ہی لیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بچ گئی وہ!

گاڑی والے نے کسی کو تیزی سے میسج کیا تھا۔

تم سے کبھی کوئی کام ہوا ہے میں ہی پاگل تھا جو تمہیں ایک اہم کام سونپ چکا تھا۔

کسی نے جواباً غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

باہر لان میں بیٹھی وہ دھاگے میں سرخ و سفید پھول پرو رہی تھی سردار کو گئے آج چار دن ہو چکے تھے خیام کالج چلا گیا تھا موسم کافی ٹھنڈا سا تھا وہ نہا کر نیلے رنگ کا کاٹن کا سوٹ پہنے اوپر گلابی کریب کا دوپٹہ اوڑھے وہ لاون میں بیٹھی کافی سارے پھول توڑ کر انہیں ایک موٹے سے دھاگے میں سوئی کی مدد سے پرو رہی تھی۔

اسی وقت تین چار گاڑیاں سردار غاذان کے لان میں رکیں تھیں۔

اتنی گاڑیاں دیکھ کر وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

تیمور خانم، سمیر، ریاض خانم وہ تینوں اس کمزور لڑکی کی طرف بڑھے تھے۔

کتنے پیسے چاہئیے۔۔

تیمور نے چیک بک پر سائن کرتے ہوئے اس سے سرد لہجے میں پوچھا۔

جی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

اپنی قیمت بتا بازار و عورت۔

ریاض کے پھنکارتے لہجے پر وہ دبک سی گئی تھی سہمی سی وہ لڑکی تین چار قدم پیچھے ہوئی تھی۔

ہمارے بیٹے کو چھوڑنے کی قیمت بتا اور پیسے لے کر اپنے اسے بے غیرت بھائی کو لے اور یہاں سے دفع ہو جاو۔

سمیر خانم سرد لہجے میں کہہ کر اسکی طرف بڑھا تھا۔

میرا بھائی بے غیرت نہیں ہے۔

اسے یہ گالی بہت چبی تھی پتا نہیں وہ کیسے بول گئی تھی۔

لیکن اگلے ہی لمحے ریاض کا تھپڑ اسے دن میں تارے دیکھا گیا تھا۔

گال پر ہاتھ رکھے وہ پشت کے بل نیچے گری تھی۔۔

وہ روئی چلائی نہیں

میں تو کہتا ہوں اسے مار کر یہی دفنا دو کسی کو پتا بھی نہیں چلتے گا عزت بھی رہی رہے گی

ریاض کے بے حس لہجے پر وہ لرز کر پیچھے کی طرف سرکی تھی۔

تو تم میرے بیٹے کا پیچھا نہیں چھوڑو گی۔۔

تیمور خانم آخری بار سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بنا کچھ بولے وہ انہیں حیرت سے دیکھتی رہی اسے کچھ سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔

دلاور۔۔

ریاض کے کہنے پر دلاور اس پر پسٹل تان گیا تھا۔

وہ کیسے بے حس لوگ تھے جو اس معصوم کو مارنے پر تیار تھے۔

ایک منٹ دلاور۔۔

پیچھے سے آتی سرد آواز پر سب کے حواس گھم ہوئے تھے۔

وہ سب حیرت سے پیچھے کی طرف پلٹے تھے۔

جہاں وہ وائٹ شرٹ براون پینٹ پہنے سرد نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا دلاور کے ہاتھ سے پسٹل چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

جبکہ وہ ہیر کو دیکھ رہا تھا۔

جس کی نظروں میں بے یقینی تھی وہ تو سمجھی تھی شاید اب وہ کبھی اسے دیکھ نہیں سکے گئ

تیمور خانم بیٹے کو دیکھ کر بھوکھلا سے گئے تھے اچانک سے اسے سامنے دیکھ کر، وہ تو تین چار دن میں آنے والا تھا پھر تین دن میں ہی کیسے یہاں آگیا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دلاور کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ جھٹ سے ریاض خانم کے پیچھے ہوا تھا۔

جبکہ باقی سب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جو اچانک ہی کہی سے آگیا تھا۔

ہیر کی آنکھوں میں واضع بے یقنی تھی وہ کہی خیال تو نہیں دیکھ رہی،

سردار اسے دیکھتا متوازن چال چلتا ہوا اسکے قریب آیا تھا، بنا اپنے گھر والوں کو دیکھے۔

وہ دونوں ہاتھ کوٹ کی جیب میں گھسائے ہیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔

ہر بار قسمت ساتھ نہیں دیتی ہیر رضا انسان میں اتنی ہمت تو ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی طرف اٹھنے والی انگلی کو توڑ نہیں تو پکڑ سکے لیکن تم میں تو زرا بھی ہمت نہیں وہ تمہیں مارنا چاہ رہے ہیں اور تم تیار ہو مرنے کے لیے آنکھیں بند کیے انہیں دعوت دے رہی ہو وہ تمہیں آسانی سے مار دیں تمہارا کام فنش کر دیں،

کیسی لڑکی ہو تم کس زمانے میں رہی ہو تم آج کل کی لڑکیوں جیسی کوئی بات ہے ہی نہیں تم میں بھلے ہی انکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی لیکن بندا چلاتا ہے بھاگتا ہے تم تو مرنے کے لیے چپ چاپ کھڑی ہوا گر مرنے کا شوق ہے تو مجھے کہہ دیتی میں مار دیتا۔۔۔۔۔

اسکے درشت سرد لہجے پر ہیر سمیت سب حیرت سے اپنے سردار کو دیکھ رہے تھے۔

ہیر کی آنکھوں میں حیرت تھی کیا وہ اس سے اتنے غصے میں مخاطب تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کم ہمت لڑکی تھی وہ نہیں چلا سکی کہ اسکی یہاں کوئی نہیں سنتا لیکن وہ خدا سے مدد کی طلب گار تھی اور خدا نے اسکی سنی بھی تھی اسکے مسیحا کو بھیج دیا تھا، اور اسے کیا چاہیئے تھا اور وہ تھا کہ کہہ رہا تھا تمہیں مرنے کا شوق تھا تو مجھ سے کہتی کیا میں انہیں کہتی تو یہ سچ میں مجھے مار دیتے۔۔

دوپٹے کا پلو ہاتھ میں بھینچے وہ سر جھکائے سوچ رہی تھی۔

گلے میں جیسے آنسو کا گولا سا پھنسنے لگا تھا۔۔

وہ اسے دیکھتا اب اپنے گھر والوں کی طرف پلٹا تھا۔

کیوں مارنا چاہتے ہیں اس کمزور لڑکی کو؟

اب وہ اپنے گھر والوں سے سپاٹ لہجے میں مخاطب تھا۔

یہ لڑکی تمہارے قابل نہیں سردار۔

ریاض آگے آتا ہوا بولا۔

وہ طنزیا مسکرایا۔

میرے قابل صرف آپکی بیٹی شائنہ ہے ہے نا ریاض خانم

وہ طنز سے پوچھ رہا تھا۔

ہاں اسکے علاوہ سردار غاذان میں تمہاری زندگی میں کسی کو نہیں آنے دوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض بہت غصے سے بولتا اسکے سامنے آیا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے آئی برو آچکاتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

لیکن میرا سوال وہی ہے کیوں مارنا چاہتے ہیں اسے۔

بیرڈ کھجاتا وہ تیمور صاحب سے اس بار مخاطب تھا۔

تاکہ اس لڑکی کا تمہاری زندگی میں کوئی وجود نا رہے۔

تیمور صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا کہ اب چھپانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں تھا۔

تو کیا آپ اسے مار دیں گئے تو اس کا وجود میری زندگی سے مٹ جائے گا، جب میں راضی نہیں تھا تو زبردستی اس سے میرا نکاح پڑھوایا گیا پھر اس کا کیا قصور یہ میری زندگی میں نہیں آئی تھی آپ لوگ لے کر آئے تھے اسے مت ماریں بلکہ خود کو ماریں کیونکہ وجہ آپ لوگ تھے خبردار اگر آئندہ اس لڑکی کو کسی نے نقصان پہنچایا میں معاف نہیں کروں گا کسی کو بھی یہ معصوم آپ لوگوں کو کیا کہتی ہے کچھ نہیں یہ میرے نکاح میں ہے اور خود سے جوڑی چیزوں کی حفاظت کرنا غاذان تیمور کو اچھے سے آتی ہے آئندہ یاد رہے۔

سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا وہ پھر اس بت بنی لڑکی کی طرف پلٹا تھا جو آنکھوں میں حیرانی لیے اسے اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

اسکی کلائی ہاتھ میں جھکڑتا وہ بنا کسی کو دیکھے انکے بیچ سے نکلا تھا وہ سب آنکھیں منہ کھولے اسے جاتا دیکھتے رہے۔

سردار کو کس نے بتایا ہو گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جس پر تیمور اور خشام نے سہیر خانم کو دیکھا تھا وہ سمجھ گیا اسکی بیٹی اپنا کام انجام دے چکی ہے کہ اس کے علاوہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی یہ ان چاروں کا منصوبہ تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا سوائے انکی بیٹی کہ جو شاید اس دن انکے منصوبے سے آگاہ ہو چکی تھی۔۔

سہیر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں اب انکے قہر سے مہرینہ کو کون بچاتا وہ تو بے خبر سو رہی ہے بنا آنے والے وقت کی آگاہی سے۔

اسکے نکلتے ہی گارڈز کی گاڑیاں بھی سکے پیچھے نکلیں تھیں۔

ٹھوڑی پر ہاتھ کی مٹھی بنائے رکھے وہ سخت غصے میں تھا۔

تب ہی اسکا فون بجا تھا۔

میں پہنچ چکا ہوں موم۔

اس نے سنجیدگی سے انہیں جواب دیا تھا۔

وہ لڑکی ٹھیک ہے اور میرے ساتھ ہے۔

اس نے انکے سوال کے جواب میں کہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موم وہ بہت شرمیلی ہے کسی سے بات نہیں کرتی آپ سے بھی نہیں کرے گئی۔

اس نے پھر سے انکے کسی سوال کے جواب میں کہا تھا۔

اوکے میں پہنچ کر اس سے آپکی بات کروادوں گا ابھی فلحال وہ صدمے ہے شاید۔

اسے اپنی طرف ٹکٹر ٹکٹر تکتا دیکھ کر وہ بولا تھا۔

ہیر نے سرعت سے اس سے دھیان ہٹا کر باہر کی طرف دیکھنا شروع کر دیا کیا وہ اسکی بات کر رہا تھا لیکن کس سے کیا اس نے کسی کو بتایا تھا اسکے بارے میں کیا وہ اتنی اہم تھی کہ اسکا ذکر وہ کسی سے کرتا۔۔

ناخن منہ میں دیئے وہ پریشانی سے سوچ رہی تھی۔۔

اونہہ بیٹ یہ بٹ۔۔

وہ بنا اسے دیکھے موبائیل پر تیزی سے انگلیاں چلاتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے سرعت سے ناخن منہ سے باہر نکالے۔۔

گاڑی ایک بہت بڑے ہوٹل کے سامنے رکی تھی۔۔

جس کی پارکنگ ہی کافی وسیع و عریض تھی ہوٹل بہت بڑا تھا۔

اسکے پیچھے آنکھوں میں بے انتہا حیرانی لیے وہ چل رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے دیکھتے ہی سب اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے یہ ہوٹل اسکے دادا نے بنوایا تھا بعد میں اس نے نئے سرے سے اس میں چینجنگ کروائیں تھیں۔

گڈ ایوننگ سردار غاذان تیمور خانم۔

ہوٹل کا مینجر بھاگتا ہوا اسکے قریب آتا ہوا ادب سے بولا تھا اس نے سر ہلا کر ہوٹل پر ایک طرائنہ نظر ڈالی ورکرز سمیت بہت سے لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

سردار جی اتنے دنوں بعد چکر لگایا۔

مینجر اور تین چار لوگ اسکے پیچھے اتے ہوئے بولے تھے۔

بزی تھا تھوڑا، تھرڈ فلور پر میرا جو کمرہ تھا وہ کھلواؤ۔

لفٹ کی طرف بڑھتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

لفٹ سے ہیر کو کتنا ڈر لگتا تھا وہ بتا نہیں سکتی تھی کہ اس تنگ چیزوں سے فوبیا تھا اسے سانس آنا بند ہو جاتا تھا، وہ تو سردیوں میں بھی بھی منہ ڈھک کر نہیں سوتی تھی کہ اسے ایسے لگتا جیسے اسکا سانس بند ہو جائے گا۔

وہ لفٹ سے باہر ہی کھڑی رہی۔

آؤ۔۔

اسے وہی جمع دیکھ کر وہ بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار کو ایک نظر دیکھتی وہ سر جھکا گئی لیکن اندر کی طرف قدم نہیں بڑھائے۔

ہیر کیا پرابلم ہے تم اندر کیوں نہیں آ رہی۔

اس نے ہیر کے نزدیک آتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

تنگ اور بند چیزوں سے میرا سانس بند ہو جاتا ہے میں نہیں آسکتی اندر۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی تھی۔

غاذان نے ٹھٹھک کر اس کم عمر لڑکی کو دیکھا۔

تو اسے فوبیا تھا۔

او کے ہم سیڑیوں سے چلے جاتے ہیں آو۔

وہ باہر آتا سیڑیوں کی طرف بڑھتا ہوا بولا تھا باقی سب حیران ہوئے تھے۔

ہیر نے پریشانی و حیرت سے اسے دیکھا۔

آپ لفٹ سے جائیں میں سیڑیوں سے آجاوں گی پلیز سردار آپ لفٹ سے جائیں۔

وہ لب کاٹتی ہوئی بولی۔

اونہہ بیٹ ہیبٹ۔

وہ پھر اسے ٹوک گیا تھا ہیر نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آو ہم سیڑیوں سے جائیں گئے اچھا ہے تھوڑی واک بھی ہو جائے گئی۔

وہ کہتا ہوا سیڑیوں کی طرف بڑھا تھا باقی سب بھی حیرانی سے ہیر کو دیکھتے سیڑیوں کی طرف بڑھے تھے۔

ہیر حیرانی سے اسکی پشت دیکھتی ہوئی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ سی بے ساختہ آئی تھی۔

کہی میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی

وہ پریشانی سے بڑبڑائی تھی۔

تھرڈ فلور پر پہنچ کر وہ کچھ دیر سانس درست کرتی پھر تیز قدموں سے چلتے سردار کی پیچھے چلنے لگے۔

ہیر بہت تھک چکی تھی وہ اتنی سیڑیاں اتر چڑھ نہیں سکتی تھی لیکن یہ سردار غاذان کو کون بتاتا۔

وہ کمرہ نمبر 44 کے آگے رکا تھا۔

پیچھے کھڑی عوام کو جانے کا اشارا کرتا ہوا وہ ہیر کو اندر لایا تھا۔

کمرہ دیکھ کر ہیر کی آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئیں۔

گول وسیع کمرہ تھا جس کی دو دیواروں پر گلاس لگ ہوا تھا۔

گول ہی وائٹ بیڈ شیٹ والا بیڈ، وائٹ ریشمی پردے ایسا کمرہ تو اس نے ٹی وی میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ کس کا کمرہ ہے۔

وہ بے ساختہ حیرانی سے بولی تھی۔

تمہارا۔

اسکی طرف آتا ہوا وہ بولا تھا۔

میرا۔۔

وہ حیرت سے پریشانی سے بولی تھی۔

وہ سر ہلا گیا۔

لیکن یہ میرا کیسے ہو سکتا ہے۔

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

وہ فون پاکٹ میں ڈالتا اسکے نزدیک آیا

ہیر آج سے تم اسی ہوٹل میں رہو گئی تم سمجھو یہ تمہارا اپنا زاتی روم ہے اسے تم جیسے مرضی رکھو تمہاری مرضی تمہارا جو دل کرئے وہ کرو یہاں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کوئی بھی نہیں اس لیے تم یہاں آزاد ہو باہر گارڈن میں جاو گھوموں پھرو کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا اپنی لائف کو اپنے حساب سے سٹارٹ کرو ہیر۔

وہ اسکے چہرے جو دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سچ!

وہ بے ساختہ پوچھ رہی تھی۔

ہمم۔

وہ فقط یہی بولا تھا۔

لیکن خیام پریشان ہو گا وہ میرے بغیر نہیں رہتا۔

وہ پریشان ہوئی تھی کہ اسکا بھائی پریشان ہو گا اب تک تو وہ گھر آ چکا ہو گا۔

وہ بھی یہی تمہارے ساتھ والے روم میں رہے گا

۔

وہ گلاس ونڈو کے پاس آتا ہوا بولا۔

یہ اتنے اچھے کیوں ہیں۔

وہ پریشانی سے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔۔

بیٹ ہیبٹ۔۔

اسے ایک نظر دیکھتا وہ بولا تھا۔

ہیر نے سرعت سے ہاتھ کی انگلیاں مڑوڑنا ترک کیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کون سی کلاس میں تھی تم!

وہ اسکے سامنے آتا ہوا بولا تھا۔

وہ قد میں ہیر سے کافی اونچا تھا وہ سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی جواباً اُس نے سوالیہ آئی بروا چکائے تھے.

10th میں

وہ پریشانی سے بولی۔

کونسے سبجیکٹ تھے تمہارے۔

وہ صوفے پر بیٹھتا ہوا مزید بولا۔

وہ حیران ہوئی تھی اسکے سوالوں سے۔

آرٹس رکھے تھے مطلب سمپل تھے۔

وہ سر جھکائے ہی بولی۔

تمہیں سائنس کے ساتھ پڑھنا چاہیئے تھا۔

وہ آفسوس سے بولا۔

جبکہ وہ خوامخواہ ہی شرمندہ ہوئی تھی۔

زہین تھی یا نالائق تھی یا ایوریج۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سوالوں نے ہیر کو بہت پریشان کر دیا تھا۔

وہ اب کیا کہتی وہ اسی سوچ میں تھی۔

تم ایور یج تھی ہے نا۔

وہ یقین سے پوچھ رہا تھا۔

وہ شرمندگی سے سر ہلا گئی۔

اوکے تم سائنس کے سبجیکٹ پڑھ سکو گئی نو ایشو تمہارا ایڈمیشن کروا رہا ہوں کالج میں تیار رہنا میں چلتا ہوں تھوڑی دیر میں خیام بھی پہنچ جائے گا اسے میرا میسج پہنچ چکا ہو گا اللہ حافظ اینڈ بی بریو۔۔

سنجیدگی سے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہ وہاں سے تیزی سے نکلا تھا۔

ہیر کسی آفسوں میں قید ہوئی تھی وہ اسے کیسے بتاتی اسکا سر پر ہاتھ رکھنا ہیر کو کس جہاں میں پہنچا دیتا ہے اسے ایسے لگا وہ اکیلی نہیں کوئی ہے اسکے سر پر ہاتھ رکھنے والا۔

سر پر اسی جگہ ہاتھ رکھا جہاں کچھ دیر پہلے اسکا بھاری ہاتھ ٹھہرا تھا وہ مسکرا دی دل سے مسکرا دی۔

اللہ۔۔

اللہ کو دل سے پکارتی وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔

یہ کہی کوئی خواب تو نہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرا کر اللہ سے پوچھ رہی تھی۔

یہ کیا سچ میں مجھے پڑھائیں گے ۔

وہ لب کاٹتی ہوئی خود سے بول رہی تھی

مہرینہ سو رہی تھی جب کسی نے جھٹکے سے اسکے منہ سے بلینکٹ کھینچا تھا۔

کیا ہے سونے دو ایک تو مجھے یہاں کوئی سونے نہیں دیتا۔

وہ بنا آنکھیں کھولے غصہ ہوئی تھی۔

چٹاخ!

لیکن اگلا لمحہ اسے دن میں تارے دیکھا گیا تھا۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ اپنے باپ اور بھائی کو دیکھ رہی تھی دروازے میں اسکی ماں پریشان صورت لیے کھڑی تھی۔

کہا تھا نا اپنی حرکتوں سے باز آجاو لیکن تم باز نہیں آئی کیوں بتایا سردار کو۔

اسکی کلائی جھکڑتے وہ آنکھوں میں قہر لیے بولے تھے۔

وہ انہیں حیرت سے دیکھتی رہی۔

تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوسرا تھپڑ اسکے منہ پر برساتے وہ چلائے تھے۔

میں نے تو سردار کو کچھ نہیں بتایا کیا کچھ بتانا تھا سردار کو

وہ بناڈرتے ہوئے بولی تھی۔

بابا جھوٹ بول رہی ہے یہ بہت زیادہ جھوٹ بولنا سٹارٹ کر چکی ہے۔

داور کے کہنے پر سہیر خانم نے اسکی کلائی کھینچ کر اسے کھڑا کیا تھا۔

اس دن سب سن چکی تھی نا تم، تم نے بتایا ہے نا سردار کو۔

اس بار بال کھینچ کر پوچھا گیا .

نہیں میں نے تو کچھ نہیں بتایا اور نا ہی میں کچھ جانتی تھی۔

بنا بال چھڑائے وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔

باز آجاو ورنہ کاٹ کر پھینک دوں گا یہ تربیعت کی ہے تم نے اسکی۔

اب توپوں کا رخ نوشین کی طرف ہوا تھا۔

وہ سر جھکا گئیں۔۔

نوشین پورے دو دن کچن کے سارے کام یہ کرئے گئی اور اگر اس نے منع کیا تو پھر نتیجے کی زمہ دار بھی یہ ہو گئی۔

اسے بیڈ پر دھکا دیتے وہ باہر نکل گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسک چہرہ سائیڈ ٹیبل پر بہت زور سے لگا تھا۔

ہونٹوں سے خون کی لکیر پھوٹنے لگی تھی۔

نوشین لپک کر اسکی طرف آئی۔

کیوں تنگ کرتی ہو انہیں۔

اسے سیدھا کرتی وہ پریشانی سے اسکا چہرہ دیکھتی ہوئیں بولی تھیں۔

لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا۔

بنا درد پر دھیان دیئے وہ کندھے اچکا کر بولی تھی۔

مہرینہ تم کس سمت نکلی جا رہی ہو باز آجاو ورنہ انہیں چار دیواروں مِن بھٹکتی مر جاو گئ۔

نوشین اسے گلے سے لگاتی ہوئیں بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

اس لیے تو کہتی ہوں میری شادی کر دیں۔

وہ آنکھوں کی نمی پیتی ہوئی بولی تھی۔

نوشین نے تاسف سے اسے دیکھا تھا وہ باز نہیں آسکتی تھی شاید مار کھا کھا کر وہ ڈیٹھ ہو چکی تھی اسے کسی کا ڈر خوف نہیں رہا تھا دوسری لڑکیاں بھی تو تھیں آج تک کسی نے انکی آواز تک نہیں سنی تھی پھر یہ کیوں اپنی موت کو خود دعوت دے رہی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ابھی یہاں کے بے حس لوگوں سے ٹھیک سے آگاہ نہیں ہو سکی تھی شاید۔

خیام مجھے یقین نہیں ہو رہا وہ خود یہاں لے کر آئے اور کہا میں اب پڑھوں گئی خیام کیا سچ میں ایسا ہو سکتا ہے۔

وہ اشتیاق سے اس سے پوچھ رہی تھی۔جو مسکراتے چہرے سے ہیر کو دیکھ رہا تھا۔

اگر سردار نے کہا ہے تو ان شاءاللہ سچ ہو گا آپ پڑھ سکیں گئیں۔

وہ جوس والا گلاس اٹھاتا ہوا بولا۔

وہ مسکرادی۔

خیام نے کتنے عرصے بعد اسکے چہرے پر سچی مسکان دیکھی تھی۔

وہ دونوں روم میں ہی ڈیز کر رہے تھے،بہت سے کھانے ان دونوں کے آگے پڑے ہوئے تھے جو انہوں نے شاید دیکھے ہوئے بھی نہیں تھے۔

ہیر ہر کھانے سے چمچ بھر بھر کر کھا رہی تھی کہ وہ آج بہت خوش تھی۔۔

سردار نے چونک کر مہرینہ کو دیکھا جس کے چہرے پر نیل پڑے ہوئے تھے۔

مہرینہ کیا ہوا ہے تمہیں۔

وہ تشویش سے پوچھ رہا تھا انداز میں بے انتہا فکر تھی اس کے لیے جسے محسوس کرتی وہ مسکرائی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار صبح سیڑیاں اترتی سلپ ہو گئی اور گر گئی۔

وہ منہ بسورے بتا رہی تھی وہ گہرا سانس لیتا اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔

اب بہتر ہو یا ڈاکٹر کو بلا لوں۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

دوا لگائی ہے آپ میرا میک اپ کا سامان دے دیں نا۔

وہ ہاتھ اسکی طرف بڑھاتی ہوئی اشتیاق سے بولی۔

وہ ہونٹ بھینچ کر ہلکا سا مسکرایا۔

کیا مطلب آپ نہیں لِاے۔

وہ اسکی مشکوک مسکراہٹ کو دیکھتی ہوئی پریشانی سے بولی۔

تم نے کل میسج کیا اور آج میں آ گیا کچھ لینے کا وقت ہی نہیں ملا لیکن ڈونٹ وری میں تمہاری چھوٹی سی لسٹ موم کو دے آیا ہوں وہ بھیج دیں گئی۔

اس سے کہتا وہ مسلسل بجتے ہوئے فون کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

وہ ریلکس ہوئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرا گر کمفرٹیبل ہو تو سٹرونگ سی کافی بنا کر بھیج دو اور ہاں ایک بات تم جس کالج میں پڑھتی ہو وہاں کا ماحول سٹڈی اور سٹاف کیسا ہے کیا تم وہاں کمفرٹیبل ہو۔

وہ کچھ یاد آنے پر اس سے پوچھ رہا تھا۔

مہرینہ اسے حیرت سے دیکھتی ہاں میں سر ہلا گئی آج کیسے پوچھنے کا خیال آ گیا۔

او کے یہی کنفرم کرنا تھا۔

عجلت سے کہتا وہ فون کان سے لگا کر تھوڑا دور کھڑا ہو گیا۔

مہرینہ ناسمجھی سے اسے دیکھتی اسکے کمرے سے جانے کے لیے پلٹ گئی۔

جبکہ اس نے پلٹ کر مہرینہ کی پشت کو جانچتی نظروں سے دیکھا تھا۔

مہرینہ خیام کو بھیجو دینا۔

فون پر کسی سے بات کرتا وہ اس سے کہہ گیا تھا .

مرینہ رکی پھر سر ہلاتی ہوئی وہ تیزی سے سیڑیوں کی طرف بڑھ گئی۔

جاو سردار بلا رہے ہیں۔

وہ سٹڈی روم میں بیٹھا کمپیوٹر پر تیزی سے کوئی فائل بنا رہا تھا جب اسکی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چونک کر پلٹا پھر چونکا اسکے سوجے ہوئے چہرے کو دیکھ کر۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو سیڑیوں سے گر گئی تھی۔

بال پیچھے کرتی وہ اسکی نظریں چہرے پر محسوس کر کے تنک کر بولی تھی۔

وہ سر جھٹکتا ہوا فائل سیو کرتا ہوا اٹھا۔

بات سنو تمہاری اتنج کیا ہے۔

اسکے سامنے آتی وہ پوچھ رہی تھی۔

16۔۔

وہ بولتا ہوا جانے لگا تھا جب اس نے اسے رکنے کا کہا۔

میں اس گھر کی مالکن ہوں اور تم نوکر تو جب تک میں نا کہوں ہلا بھی مت کرو سمجھے۔

وی اسکی عجلت پر غصہ ہوئی تھی۔

آپکو مجھ سے کچھ کام ہے۔

وہ پوچھ رہا تھا انداز میں جیسے بے بسی سی تھی۔

تم سے کیا کام ہو گا مجھے، میں تمہیں بس مالکن اور نوکر کے اداب سکھا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نخوت سے ناک چڑھا کر بولی تھی۔

آو کے آئندہ خیال رکھوں گا اب جاوں میں مس مالکن جی۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا اس نے سر ہلا کر اسے جانے کا اشارا کیا۔

اسکے جانے کے بعد وہ کچن کی طرف جاتی راہدری کی طرف بڑھی تھی جب شائنہ ایک دم سے اسکے سامنے آئی تھی۔

مہرینہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

ہائے شائنہ کیسی ہو تم۔

وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

جواباً وہ اسکے چہرے کو دیکھتی طنز سے ہنسی۔

میں تو ٹھیک ہوں لگتا ہے تمہارے حالات ٹائٹ ہیں کیا کہی گر گئی تھی۔

وہ مسکرا کر طنز سے پوچھ رہی تھی۔

ارے نہیں گریں میرے دشمن مجھے تو بابا نے مارا تھا وہ سردار کی بیوی کو جو بچایا تھا۔

وہ بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتی ہوئی جواباً مسکراہٹ سے بولی۔

شائنہ کے ہونٹ سکڑے تھے۔

کیا ہوا مائے ڈیئر برا لگا کیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہونٹ باہر کو لٹکاتی ہوئی بولی تھی انداز بچوں سا چڑایا تھا۔

لگتا ہے ہماری مہرینہ کو زندگی سے پیار نہیں۔

شائنہ نے اسکے سوجے ہوئے گال دیکھ کر مصنوعی تاسف سے کہا۔

ارے نہیں زندگی مجھے بہت پیاری ہے لیکن تمہارے منصوبے کامیاب نہیں ہونے گئی یہ مہرینہ، پھر چاہے جان جائے یار ہے پرواہ کسے ہے۔

وہ اسکے نزدیک آتی ہوئی بھرپور طنز سے بولی

مہرینہ تم جانتی ہو ماموں کتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے آئندہ اگر میرے راستے میں آئی تو نجام برا ہو گا۔

شائنہ نے اسے دھمکانا اپنا پرانا فرض سمجھا تھا۔

شائنی تم جسکی مرضی پیاری بنتی پھرو آئی ڈونٹ کیئر لیکن سردار کی پیاری یہ مہرینہ تمہیں کبھی نہیں بننے دے گئی ویسے تم ہو بہت ڈیٹھ جاتے وقت تو ایسے گئی تھی جیسے اب سردار محل میں قدم نہیں رکھو گئی لیکن پھر چلی آئی ایک بات تو طے ہے تم میں نانام کی کوئی چیز نہیں خیال رکھنا اپنا، مجھے زرا دیر ہو رہی ہے سرا دکے لیے چائے بھی تو بنانی ہے۔

اس پر طنز کے تیر برساتی بالوں کو جان بوجھ کر لہراتی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کالج چلا گیا تھا وہ کل سے روم سے باہر نہیں نکلی تھی سردار نے اسے نیچے والے روم میں شفٹ کروادیا تھا کہ وہ اتنی سیڑیاں اتر چڑھ نہیں سکتی تھی نیچے والا کمرہ بھی بہت خوبصورت تھا۔

وہ بور ہوتی باہر نکل آئی تھی گارڈن بہت وسیع و عریض تھا ہوٹل کی لوکیشن بہت زبردست تھی یہ ہوٹل کافی نیچے بنا ہوا تھا چاروں طرف پہاڑ خوبصورت جنگلات، ندی، یہ ایک آئیڈیل ہوٹل تھا اسی لیے تو اس ہوٹل میں سارا سال رش ہی رہتا تھا یہاں بہت مشکل سے کمرہ ملتا تھا۔۔

زیادہ تر یہاں کپلز تھے جو ایک دوسرے کے ساتھ مستیوں میں مصروف تھے۔

اسے شرم سی آرہی تھی پتا نہیں کیوں۔

تب ہی وہ چونکی تھی۔

اپنے سامنے سردار کے خاص ملازم خادم کو دیکھ کر۔

میم سردار باہر گاڑی میں آپکا ویٹ کر رہے ہیں انکا آرڈر ہے آپ اچھا سا تیار ہو کر آئیں میں تب تک آپکا یہی ویٹ کر رہا ہوں۔

وہ پریشانی سے اسے دیکھتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

تیار۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

جی جلدی کر لیں زرا ہمارے سردار کو ویٹ کرنا پسند نہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے وہی جمع دیکھ کر خادم نے سر جھکائے ہی کہا۔

وہ لب کاٹتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

میرے پاس تو اچھے کپڑے ہے ہی نہیں۔

کل چار جوڑوں کو دیکھتی وہ پریشان ہوئی تھی۔

پھر ان میں سے جو قدرے بہتر حالت میں تھا وہ اٹھا کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

سکن چادر کو اچھے سے اوپر اوڑھتی ہوئی وہ باہر نکل آئی سر جھکا ہوا ہی تھا۔

خادم نے اسے آگے بڑھنے کا اشارا کیا .

وہ آگے بڑھتی ہوئی دھیمے قدموں سے چل رہی تھی۔

سردار گاڑی میں بیٹھا کسی سے فون میں بات کرنے میں بزی تھا۔

خادم نے سردار کی بائیں سائیڈ والا دروازہ اسکے لیے کھولا تھا۔

وہ جھجھکتی ہوئی اندر بیٹھی تھی۔

چکر لگاوں گا فری ہو کر تم تب تک کام کو اچھے سے ہینڈل کرو اور ہاں مہرینہ کی پک بھیجی ہے دیکھ لو اور اگر پسند آتی ہے تو اپنے پیرینٹس کو بھی دیکھا دو پھر ہی میں یہاں بات کروں گا رکھتا ہوں رات کو فری ہو کر بات کروں گا۔

اسیر سے کہتا وہ فون بند کر کے بنا اسے دیکھے موبائیل پر پھر سے تیزی سے انگلیاں چلانے لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شاید بہت بزی تھا۔

ہیر نے کانی نظروں سے اسکی مضبوط کلائی میں بندھی براون قیمتی واچ دیکھی تھی بازوں پر بروان ہی چھوٹے چھوٹے بال اسکی مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

ہیر تم اچھے سے تیار کیوں نہیں ہوئی۔

وہ ہنوز موبائیل میں مصروف اس سے پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے پریشانی سے ہونٹ بھینچے۔

میں تیار ہوں۔

وہ اسکی اپنی طرف اٹھتی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولی تھی۔

وہ آئی بروا چکا کر اسکی تیاری دیکھتا سر جھٹک کر رہ گیا کہ اس لڑکی کی سلیوز میں چھوٹا سا سوراخ تھا۔

لیکن وہ لڑکی شاید جانتی نہیں تھی یا پھر جان کر بھی انجان تھی۔

وہ شاید اب فارغ تھا۔

ہاں!

اور خیام نے؟

وہ لگتا تھا اب کچھ زیادہ ہی فارغ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے بھی کیا تھا۔

وہ حیرت سے بولی تھی حیرت اسے اپنی اور خیام کی فکر پر تھی۔

کیا کھایا۔

وہ شاید پوچھتے وقت زیرے لب مسکرایا تھا۔

ہیر ساکت ہوئی تھی کیا اسکے پاس یہ سب پوچھنے کا وقت تھا۔

ہیر سحر زدہ سی ہو گئی تھی اسکی کیئر پر۔

میں نے چائے کے ساتھ بسکٹ کھائے تھے اور خیام نے پراٹھا۔

وہ سر جھکائے دھیمے سے بول رہی تھی وہ سر ہلا گیا۔

ہیر تم جانتی ہو ہم کہاں جا رہے ہیں۔

اس نے بنا اسے دیکھے پوچھا تھا۔

وہ جواباً سر نفی میں ہلا گئی۔

تمہارا ایڈمشن ہو گیا ہے ہیر تمہیں مہر کے حوالے کر کے میں آوٹ آف سٹی جاوں گا تم اچھے سے اپنی یونی دیکھ لو لوگوں سے مل۔لو اور ہاں مہر اور شائنہ بھی یہی پڑھتیں ہیں لیکن تم مہر کے ساتھ رہنا۔

وہ اسے سمجھا رہا تھا یا بتا رہا تھا ہیر سمجھ نا سکی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہر کون ہے؟

وہ پتا نہیں کیسے پوچھ گئی تھی۔

مائے سوئٹ کزن۔

وہ دھیمے سے بولا تھا۔

یونی کے باہر اس نے گاڑی روکنے کو کہا کہ اگر اندر جاتا تو اسے سب گھیر لیتے اسکے پاس ٹائم نہیں تھا اسکی آدھے گھنٹے میں فلائٹ تھی کراچی کی۔

مہرینہ باہر ہی کھڑی تھی جیسے ہی سردار کی گاڑی دیکھی سرعت سے ہاتھ ہلاتی وہ انکے قریب آئی تھی۔

مہرینہ یہ ہیر ہے اسکا خیال رکھنا۔

اس سے کہتا وہ ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا اشارا کر گیا۔

انکی گاڑیوں کے جانے کے بعد مہرینہ نے گھوم پھر کر اسکا جائزہ لیا۔

ہیر سخت نروس ہوئی تھی مہرینہ کے ٹکر ٹکٹ دیکھنے سے۔

کونسی کلاس میں ہو۔

وہ پوچھ رہی تھی۔

دسویں میں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

مہرینہ بلیک ٹروزر پر بلیک ہی شارٹ فراک پہنے ہوئے تھے اونچی پونی گلے میں سکن مفرل منہ میں چیونگم وہ لڑکی بہت خاص لگی تھی ہیر کو۔

ویسے لگتی تم ساتویں کلاس کی طلبہ ہو۔

مہرینہ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ویسے تم کوئی جادو کرتی ہو۔

اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتی وہ کچھ سوچتی ہوئی بولی تھی۔

نہیں تو آپ ایسے کیوں کہہ رہیں ہیں۔

وہ حیرت سے بولی۔

یہ تم نہیں سمجھو گئی جانے دو میں تم سے دو کلاس آگے ہوں تمہارے ساتھ والا میرا کلاس روم ہے اکیلے مت جانا کہی بھی اوکے۔

آو تمہیں ساری یونی دیکھاوں تاکہ تم اپنی یونی سے اچھے سے واقف ہو جاو۔

مہرینی آگے آگے چلتی بول رہی تھی جبکہ وہ اس سے دو تین قدم پیچھے تھی۔۔

یہاں پر اگر اچھے لوگ ہیں تو برے زیادہ ہیں سو کسی سے بات وات مت کرنا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آتی جاتی لڑکیوں سے ہائے ہیلو کرتی اسے سمجھا بھی رہی تھی۔

ہیر صرف سر ہی ہلا رہی تھی۔۔۔

کچھ کھاو گئی۔

وہ اسے ساری یونی گھمانے کے بعد اسکے تھکے سے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

مہرینہ مسکرائی۔

آو کافی پلاتی ہوں۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتی ہوئی بولی تھی آخر کو وہ اسکے سر ادر کی پہلی بیوی تھی اسے اچھی تو لگنی ہی تھی نا۔

اسے بٹھانے کے بعد وہ اندر آتی شخصیت کو دیکھ کر مسکرائی۔

شائنہ بھی ساکت ہوئی تھی مہرینہ کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر وہ اسکا چہرہ کیسے بھول سکتی تھی یہی تو چڑیل تھی جس نے پتا نہیں کیسے اسکے سردار کو اس سے چھین لیا تھا وہ ابھی تک حیران تھی اور یہ لڑکی اب پھر سے آگئی تھی۔

وہ غصے سے ان کی طرف بڑھی تھی پیچھے اسکی تین چار فرینڈز تھی جو خلیے سے کافی امیر لگ رہیں تھیں۔

ہائے مائے دیئر کزن کیسی ہو کافی دنوں بعد آئی کالج سب خیریت تو تھی نا۔

مہرینہ اس سے مصنوعی مسکان سے پوچھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ اسکی نظریں اپنی طرف دیکھتی ہیر پر تھیں جسکا چہرہ سکن چادر کے ہالے میں تھا وہ لڑکی شکل سے ہی معصوم لگتی تھی لیکن شائنہ کو وہ شاطر اور چالاک لگی تھی وہ چاہتی تو ابھی اس دھکے مار کر یہاں سے نکال دیتی لیکن باپ کا پڑھایا ہوا سبق یاد تھا کہ سردار کے سامنے اچھا ہی بننا ہے برا نہیں۔

او مہرینہ تم نے یہ کسے دوست بنالیا ہے جو شکل سے ہی غریب لگ رہی ہے کیا دوستوں کا کال پڑ گیا تھا۔

شائنہ نے اسکا مزاق اوڑانا اپنا فرض سمجھا تھا آخر اور کچھ نہیں تو اس لڑکی سے ایسے ہی بدلا لیا جا سکتا تھا۔

ہیر نے ہونٹ بھینچ کر اس چمکتی رنگت والی خوبصورت لڑکی کو دیکھا تھا۔

ارے نہیں شائنی، یہ غریب نہیں ہے اسکا شوہر بہت امیر ترین ہے یار، کیا اسکا نام جاننا چاہو گئی۔

مہرینہ کھڑی ہوتی ہوئی طنز سے مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

شائنہ کے مسکراتے ہونٹ سکڑے تھے ہونٹ بھینچے وہ ہیر کو گھورتی ہوئی وہاں سے تیزی سے نکلی تھی۔

ہیر تم نا اسکا مائنڈ مت کرنا اصل میں تھوڑی پاگل مغروری اور ایک نمبر کی لمبی زبان والی ہے سو اس سے بچ کر رہنا ہے ہمیں۔

مہرینہ نے اسے پریشان دیکھ کر سمجھایا۔

یہ کون ہیں۔

ہیر نے پوچھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ ایک خوبصورت چڑیل ہے۔

وہ بڑے آرام سے ہیر کے چھکے چھڑا گئی تھی۔

کیا۔۔۔۔

ہاہاہاہا

یار مزاق کر رہی تھی انسان ہی ہے۔

ہیر کا فق ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ بولی تھی۔

ہیر بھی پہلی بار مسکرائی تھی .

تم مسکراتی رہا کرو تم بہت اچھی لگتی ہو مسکراتے ہوئے۔

مہرینہ نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیر شرما سی گئی تھی۔

سر جھکائے وہ اورنج جوس کی طرف ہاتھ بڑھا گئی تھی۔۔۔

سردار کے بعد اسے کوئی اچھا لگا تھا تو وہ تھی؛ مہرینہ سہیر خانم؛

READERS CHOICE

داور نے رانا کو دیکھا جو پرسنل فلیٹ میں بیٹھا شاید کسی گہری سوچ میں تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا سوچا ہے پھر اس سردار کی نقلی بیوی کے بارے میں۔

وائن کا گلاس پکڑتا وہ اس سے بولا تھا .

جواباً وہ اسے ایک نظر دیکھتا پھر سے کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا تھا۔

اس لڑکی کی معصوم آنکھیں اسکا مجھ سے ڈرنا اسکے کانپتے ہونٹ مجھے کچھ بھی نہیں بھول رہا اور میرا پہلی بار کسی پر دل آیا تھا اور ہر بار کی طرح وہ پھر سے آ گیا کباب میں ہڈی بننے لیکن اب اسے بہت مہنگا پڑنے والا ہے کباب میں ہڈی بننا۔

وہ سگریٹ کے کش پر کش لگاتا ہوا سرد لہجے میں بولا تھا .

کیا مطلب اس پر حملہ مت کروانا اب سیکورٹی چاچو نے سخت کی ہوئی ہے اسکے ارد گرد کچھ ایسے بھی بندے ہیں جو دور سے اسکی گاڑی کو فالو کرتے ہیں ایسے میں ہماری کوئی بھی غلطی ہمیں لے ڈوبے گی انتظار کرو صحیح وقت کا۔

داور نے اسے سمجھاتے ہوئے ریلکس کرنا چاہا۔

اس نے جواباً اسے گھورا۔

اتنی آسانی سے مارنا بھی نہیں ہے مجھے اسے اسے تو تڑپا تڑپا کر ماروں گا جیسے اس نے میرے بھائی کو مارا تھا۔

وہ زہریلے لہجے میں بولا تھا .

داور مسکرایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار کے بہت دشمن تھے اسے چپ ہی رہنا چاہیئے تھا نجانے کب وہ اس دنیا سے اٹھ جائے۔

مسکراتے ہوئے وہ وائن کا گلاس منہ سے لگا گیا۔

.

ریاض نے طنز سے ثمرینہ کو دیکھا۔

جاوا پنے بھائیوں کے گھر تا کہ انہیں بھی پتا چلے بہن بیٹی کی کیا تکلیف ہوتی ہے۔

ریاض نے اسکے ہاتھ سے چائے چھین کر نیچے مارتے ہوئے سرد لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا۔

کتنے دنوں سے تو وہ اس سے کلام ہی نہیں کر رہا تھا اور آج وہ اس پر چڑ دوڑا تھا۔

ثمرینہ نے زخمی نظروں سے انہیں دیکھا۔

خانم اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں پھر آپ اور آپکی بیٹی مجھے کیوں برا بھلا کہتے ہیں۔

وہ آج بول ہی پڑی تھی۔

کیونکہ تم اسی لائق ہو تم کیا جانو اولاد کی تکلیف کیا ہوتی ہے تمہاری کوئی اولاد جو نہیں کیسے پتا چلے گا تمہیں۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اس پر چڑ دوڑا تھا۔

ثمی نے انہیں زخمی نظروں سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر وہاں سے چلی گئی دل ایک دم پھٹنے لگا تھا۔

ریاض نے اسکی پشت کو دیکھ کر زور سے مکہ ٹیبل پر برسایا تھا۔

خیام اور وہ دونوں بہت دیر باتیں کر کے اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے تھے کہ خیام آج بہت تھک گیا تھا کالج کا بوجھ پھر ٹیوشن پڑھانا اور پھر چار بجے سردار کے گھر جا کر کمپیوٹر پر کام کرنا اسکی آنکھوں میں ہلکا ہلکا سا پین ہونے لگا تھا لیکن ہیر کو اس نے نا بتایا کہ وہ پریشان جلدی ہو جایا کرتی تھی۔

کچھ مہرینہ بی بی نے اسے خوب تنگ کیا ہوا تھا وہ کل اسکی شکایت سردار سے لگانے والا تھا۔

ہیر کو نیند نہیں آرہی تھی کیونکہ وہ کالج سے آکر سوتی رہی تھی شام کو تو اٹھی تھی پھر نیند کیسے آتی،

کالج سے اسے خادم نے پک کیا تھا۔

آنکھیں جیسے ہی بند کرتی سردار کا سراپا چھم سے آنکھوں کے پردوں پر لہرانے لگتا۔

وہ اکتا کر اٹھتی کھڑکی میں آگئی۔

اس وقت رات کا دو بج رہا تھا ہوٹل میں اب جا کر خاموشی چھائی تھی ورنہ تو ساری رات یہاں دن سا ہی سماں رہتا تھا

۔

وہ چونک کر کھڑکی کے نزدیک آئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گاڑی سے کوئی اور نہیں سردار نکل رہا تھا وہ اور خادم ہی تھے۔

ہیر اور آگے جھکی تھی کہ سردار کی اچانک ہی نظریں اسکی کھڑکی پڑپڑیں تھیں۔

وہ بھوکھلا کر ایک دم پیچھے ہوئی کہ وہ سیدھا نیچے ہی جا گری تھی۔

وہ بھوکھلا کر کھڑی ہوئی بکھڑے بالوں کو سنوارا چادر بھی ٹھیک سے لی۔

منہ دھو لیتی ہوں۔

کچھ سوچ کر وہ واش روم کی طرف دوڑی تھی۔

منہ دھو کر باہر آئی تھی تب ہی اسکے ڈور پر ہلکا سا نوک ہوا تھا۔

کون؟

وہ دھڑکتے دل سے بولی تھی۔

میں خادم۔ سردار نے آپکو ڈائنی ہال میں بلایا ہے۔

خادم اسے پیغام دے کر چل گیا تھا۔

وہ کچھ دیر تک تو کھڑی رہی پھر دھڑکتے دل سے ڈائنی ہال پہنچی۔

وہ ساکت ہوئی۔

وہ بڑے سے ٹیبل کے گرد بیٹھا ہوا تھا اسکے آگے ویٹر بہت سے کھانے رکھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے اسے دیکھ کر ہاتھ سے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔

اور ویٹر کو جانے کا۔

ویٹر ادب سے سر جھکا کر چلا گیا۔

خادم ہاتھ باندھے سردار کی چیئر کے پیچھے کھڑا تھا۔

ہیر تم ابھی تک سوئی کیوں نہیں۔

چائنیز رائس کا چمچ منہ میں رکھتا وہ اس سے بولا تھا۔

وہ چپ رہی اسکے سامنے اس سے کوئی بات بن ہی نہیں پاتی تھی۔

ہیر بھوک لگی ہے۔

اسے کھانے کی طرف دیکھتا دیکھ کر وہ زیرے لب مسکان لیے بولا تھا

خادم نے چونک کر اپنے سردار کو دیکھا تھا مزاق اور سردار امپوسیبل لیکن وہ نہیں جانتا تھا ابھی کیا امپوسیبل سے پوسیبل ہو گا۔۔

نہیں تو!

وہ بھوکھلا کر شرمندگی سے بولی تھی۔

لیکن بھوک تو تھی اسے یہ سردار اچھے سے جانتا تھا کہ اس لڑکی کا چہرہ ایک کھلی کتاب کی مانند تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے جھکی جھکی نظروں سے ہی اسے نفاست سے کھانا کھاتے دیکھا۔

اس نے صاف پلیٹ ہیر کی طرف بڑھائی۔

جو کھانا ہے ڈال لو۔

اسکی بھاری سنجیدہ سی آواز پر وہ دبک سی گئی تھی۔

نہیں مجھے بھوک نہیں میں نے شام کو کھانا کھایا تھا۔

وہ بھوکھلاتے ہوئے بولی تھی۔

اس نے کھاتے ہوئے فقط سر ہلا دیا۔

نیپکن سے منہ ہاتھ اچھے سے صاف کرتا ہوا وہ اٹھا تھا۔

ہیر میرے ساتھ آو!

اس سے کہتا وہ ایک مخالف سمت جاتے کوریڈور کی طرف بڑھا تھا۔

ہیر سر ہلاتی اٹھ کر کھڑی ہوئی خادم بھی اسکے پیچھے ہی بڑھا تھا۔

وہ اسکی پلیٹ کی طرف ڈرتے ڈرتے بڑھی تھی۔

اسکی پلیٹ میں پڑا اسکا آخری نوالہ وہ مٹھیوں میں بھینچ گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم جو اسے آگے آنے کا کہنے والا تھا اسکی اس حرکت پر وہ ساکت رہ گیا تھا۔

وہ سرعت سے سر آگے کر گیا تاکہ وہ لڑکی شرمندہ نا ہو اپنی حرکت پر۔

ہیر بھی تیزی سے انکے پیچھے بڑھی تھی۔

خادم جالی کے بڑے سے دروازے کے پاس رک گیا تھا۔

وہ اسے لیے کھلے اسمان تلے آیا تھا بیٹھو۔

سامنے پڑی چیئر کی طرف اشارا کرتا وہ بولا تھا۔

ہیر جھجھکتے ہوئے بیٹھی۔

خادم میرے روم سے سامان لے آو۔

اسے سے کہتا وہ ہیر کو دیکھنے لگا۔

جسکی سیدھی نکلی مانگ آج بھی بہت واضع تھی۔

ہیر آج یونی میں انجوائے کیا۔

وہ نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے تھوڑا سا سر اٹھا کر اسے دیکھا جو بلیو ٹنگ شرٹ جسکے اوپر والے تین چار بٹن کھلے ہوئے تھے مضبوط سینا واضع تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاف وائٹ پینٹ میں وہ ہیر کو ایک سحر زدہ سا لگا تھا جو رج کے خوبصورت ہونے کے ساتھ ایک نرم دل کا مالک بھی تھا تو وہ کس طرح نا اس پر دل ہارتی جو قدم قدم پر اسکا محافظ بنا تھا۔

ہیر کہاں گھم ہو۔

اس نے اسے ویٹر کی طرف متوجہ کیا جو کب سے اسکی طرف دودھ بڑھائے کھڑا تھا۔

دودھ۔

اسکا کافی کا مگ دیکھ کر اس نے اچنبے سے دودھ کا گلاس دیکھا تھا۔

کیا تمہیں چائے پسند ہے۔

وہ کافی کا سپ لیتا ہوا اس سے ہو چھ رہا تھا۔

وہ دودھ پر نظریں جمائے سر ہاں میں ہلا گئی تب تک خادم بھی دھیڑ سارے بیگز پکڑے سردار کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔

آج سے تم چائے نہیں دو ٹائم دودھ پیو گئی تم پہلے ہی کمزور ہو ہیر، تم نے اب سے اپنے کھانے پینے کا خاص خیال رکھنا ہے تمہیں خون کی کمی ہے اور چائے خون ہی جلاتی ہے سو یہ تمہارے لیے سوٹ ایبل نہیں ہے اب سے تم صرف دودھ اور جوس وغیرہ ہی لیا کرو گ ۔ ئی نو چائے۔

وہ قطعیت سے کہتا خادم کی طرف متوجہ ہوا،

رکھ دو ادھر اور جاو سو جاو جا کر تم بھی تھک گئے ہو گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم سے کہتا وہ کافی کے سپ لینے لگا جبکہ ہیر اسے کیسے بتاتی اسے دودھ نہیں پسند وہ تو چائے نا پیئے تو اسکا گزارا ہی نہیں لیکن چپ رہی اور خاموشی سی دودھ کا گلاس تھام گئی۔

سردار میں تھکا نہیں ہوں گاڑی میں سوتا رہا تھا میں۔

خادم نے اختترام سے کہہ کر اپنی طرف آتے ویٹر کی ٹرے سے چائے کا کپ اٹھایا۔

ہیر ان بیگز میں تمہارے لیے کچھ چیزیں ہیں کمرے میں جا کر دیکھ لو اور جو کمی بیشی رہ گئی ہو تو بتا دینا بنا شرمائے او کے

۔

اسکی بھاری آواز پر وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی ریاست کا سب سے خوبصورت شہزادہ اسکے لیے کچھ لایا تھا اس سے مخاطب تھا اسے لگتا تھا وہ خواب میں ہو کیونکہ حقیقت اتنی خوبصورت کب ہوتی ہے۔

دودھ فنش کر کے جاو۔

اس اٹھتا دیکھ کر وہ ٹوک گیا تھا اسے، اسکا دودھ کا گلاس ہنوز بھرا ہوا تھا۔

ہیر نے آنکھیں بند کیں اور دودھ کا بھرا گلاس ایک ہی گھونٹ میں پینے لگی بنا سانس لیے

وہ دودھ ختم کر گئی تھی۔

گڈ گرل۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کھانستا ہوا بولا تھا شاید اسکا گلہ خراب تھا کہ اسکی آواز آج کافی بھاری لگی تھی اسے۔

وہ تشویش سے انہیں دیکھتی وہاں سے چلی گئی خادم بھی پیچھے ہی تھا اسکے بیگز والے شاپرز پکڑے۔

اسکے جانے کے بعد وہ موبائیل میں آئے میسج ریڈ کرنے لگ گیا تھا۔

اس نے ہیر کے لیے اپنی سیکرٹری سے شاپنگ کروائی تھی اس نے کہا تھا اگر سائز میں مسلہ ہوا تو وہ چینج کروالے گئی۔

آج صبح اسکے پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر وہ کافی پریشان ہوا اٹھا تھا۔

وہ اس لڑکی کی مدد، ہمدردی اور اپنے سردار ہونے کا فرض سمجھ کر رہا تھا اس کے لیے اور کوئی جزبہ نہیں رکھتا تھا وہ۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا اسکی ہمدردی ہیر کو کس راہ پے لے جائے گئی۔

"مینوں عشقے دا لگیا روگ

میرے بچنے دی نئیوں کوئی امید !

وہ پلے باندھے اسکے آخری نوالے کو کھول کر ہتھیلی پر رکھ چکی تھی۔

نوالہ تڑمڑا گیا تھا لیکن ہیر سے کوئی پوچھتا اسکی ہتھیلی پر تو جیسے اسکی جان پڑی تھی یہ وہ کس راہ پر چل نکلی تھی جسکی کوئی منزل ہی نہیں تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوسرے ہی لمحے وہ نوالہ منہ میں ڈال چکی تھی آنکھوں میں نمی سی چمکنے لگی تھی۔

شوں شوں کرتی وہ بیڈ پر پڑے بیگز اپنی طرف کھینچ گئی تھی۔

اس بیگ میں کوئی ساتھ آٹھ سوٹ تھے وہ بھی ڈیزائنر وہ حیرت سے دوسرے بیگز کھولنے لگی تھی۔

دوسرے میں سات آٹھ ہی سینڈلز، تیسرے میں پرفیومز، کاسمیٹکس کا سامان، رنگ برنگے ہیئر بینڈز ہیئر کیچرز پیسز، کالج بیگ دھوپ والے شیڈز آخر کیا کچھ نہیں تھا ان بیگز میں،

وہ حیرت سے ان چیزوں کو دیکھ رہی تھی اس نے تو ان چیزوں کی تمنا ہی کرنا چھوڑ دی تھی۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ ان چیزوں کو شاک سے دیکھے جا رہی تھی۔

مہرینہ نے لب بھینچ کر اس میسنے شکل والے کو دیکھا جو اپنا کام کر چکا تھا۔

سردار نے مہرینہ کو تیکھی نظروں سے دیکھا۔

کیوں تنگ کرتی ہو تم خیام کو۔

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے آئی بروا چکا کر پوچھا۔

سردار میں تنگ نہیں کرتی یہ شاید جھوٹ بول رہا ہے۔

اس نے سر جھکائے ہی ہی منمنا کر اپنی صفائی پیش کی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاید سے کیا مطلب ہے تمہارا!

وہ تیکھے چتونوں سے باز پرس کر رہا تھا۔

خیام ہاتھ پشت پر باندھے وائٹ شرٹ بلیو پینٹ میں کم سن وہ لڑکا کافی خوبرو تھا وہ سر جھکائے کھڑا تھا ایک بار بھی مہرینہ کو نہیں دیکھا جو کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

شاید سے میرا مطلب تھا شاید اسے صفائی کرتی ہو وہ ہے بھی کافی لڑاکی وہ تو مجھے بھی تنگ کرتی ہے اور گھر کے سب ملازموں کو تو تگنی کا ناچ نچاتی ہے میں تو اسکی شکایت آپ سے ایک دو دن میں کرنے والی تھی کہ س کھجور کے منہ میرا مطلب ہے اس نے آپ سے پہلے کر دی دی۔۔

وہ کہتی ہوئی پیڑی سے اترنے لگی تھی لیکن سردار کی گھورتی نظروں نے اسے دوبارہ پیڑی پر چڑھایا تھا۔

خیام تمہاری نظر کمزور ہے۔

سردار کے اچانک سے پوچھنے پر وہ حیرت سے سر نفی میں ہلا گیا۔

خیام الجھ سا گیا تھا۔

تو کیا مہرینہ ہی تمہاری ناک میں دم کرتی ہے۔

اس نے پوچھا تھا

جی سردار یہ مجھے ہی نہیں باقی کے ورکرز کو بھی بہت پریشان کرتیں ہیں کل انہوں نے ایک ملازم کو مرغا بنایا ہوا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے تفصیل سے بتایا تھا کہ اس لڑکی نے اسکے ساتھ ساتھ باقیوں کا بھی جینا حرام کر رکھا تھا۔

مہرینہ نے لب بھینچ کر اسے دھمکی دیتی نظروں سے دیکھا تھا۔

مہرینہ کیا سن رہا ہوں میں تم کالج میں یہ سب پڑھنے جاتی ہو اگر چاچا جان کو پتا چلتا تو لگ تمہیں بھی پتا جاتا اب سے میں نا سنوں تم بے چارے ملازموں کو تنگ کرتی پھرتی ہو اپنے حصے کے کام نا سے کرواتی ہو انڈر سٹینڈ۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا سرد لہجے میں اسے ڈانٹ رہا تھا۔

سوری سردار۔

وہ سر جھکائے ہی بولی۔

جاو اب اور شریف بچی بن کر رہنا ہے او کے۔

اس نے جاتی مہرینہ کو وارننگ دینا ضروری سمجھا تھا۔

جی !

کہتے ہی وہ جھپاک سے کمرے سے نکل گئی۔۔

مہرینہ کے جانے کے بعد اس نے خیام سے کچھ بات چیت کر کے اسے بھی جانے کا اشارا کر دیا۔

خود آ کر کھڑکی میں کھڑا ہو گیا۔

خیام بیگ کندھے پر رکھتا خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جب مہرینہ کی ٹانگ اچانک ہی اسکی ٹانگ میں الجھی تھی وہ تیار نہیں تھا جس کے نتیجے میں وہ زور سے نیچے گرا تھا۔

اب آیا مزہ مہرینہ کو کوئی سیدھا نہیں کر سکا اور نا ہی وہ کبھی ہو گئی سمجھے ابھی تو تم میرے گھر ہو باہر ملنا زرا پھر تمہیں بتاوں گئی مہرینہ سے الجھنے کا انجام۔۔

اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتی وہ دانت پیس کر اسے دھمکا رہی تھی۔

وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتا اٹھ کر بیٹھا۔

ابھی تو شکر کریں میں نے آپکا سموکنگ نہیں بتایا اگر بتا دیا ہوتا تو جانتی ہے نا کیا ہوتا آپکے ساتھ۔

وہ شرٹ جھاڑتا اٹھ کر کھڑا ہوتا طنز سے بولا تھا۔

مہرینہ نے اسے حیرت سے دیکھا مطلب کہ لومڑی کے بھی پر نکل آئے تھے۔

اللہ حافظ۔۔

اسے حیرت میں ہی چھوڑے وہ تیز قدموں سے وہاں سے نکل تھا۔

اوپر کھڑا وہ مسکرا دیا کہ یہ لڑکی شاید ہی کبھی سدھرے ابھی اس نے سمجھایا تھا اور اس نے فرمانبرداری سے سن کر دوسرے کان سے نکال بھی دیا تھا کیا کرتا وہ آخر اسکا۔

اسیر کو مہرینہ پسند آگئی تھی وہ ایک دو دن میں گھر والوں سے بات کرنے والا تھا اسے اسیر اسکے لیے بیسٹ لگا تھا وہ میچور تھا مہرینہ کو سنبھال سکتا تھا زندگی کے ہر قدم پر۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلیک قمیض جسکی فل سلیوز تھی اور قمیض کے دامن میں ہلکا ہلکا کٹ ورک کا کام تھا وائٹ کیپری بلیک وائٹ بارڈر والا دوپٹہ کندھے پر رکھے وہ لمبے بالوں کی چوٹی بنا رہی تھی۔۔

سچ کہتے ہیں کپڑے انسان کی شخصیت پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں وہ اس برینڈڈ سوٹ میں پرانی ہیر سے کافی مختلف لگ رہی تھی۔

نیچے بلیک سینڈل تھی وہ بہت یونیک سی لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری آپی کو کسی کی نظر نا لگے۔

خیام نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے کہا۔

وہ سرخ چہرے سے سر جھکا گئی اسے پتا نہیں کیوں اپنے سے کافی چھوٹے بھائی سے شرم سی محسوس ہوئی تھی۔

چلیں!

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

خیام میرا دل نہیں کر رہا جانے کا وہاں عجیب عجیب لوگ ہیں جو دیکھ کر عجیب سا مسکراتے ہیں۔

وہ اندر سی ڈری ہوئی تھی شاید۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپی آگے بڑھنے کے لیے ہمیں لوگوں کی نظریں اور باتیں نظر انداز کرنی ہوں گئی آپ نے دل لگا کر سٹڈی کرنی ہے اور ہاں سردار بتا رہے تھے مہرینہ آپکے ساتھ ہوں گئی آپی پلیز اس سے تھوڑا دور رہیئے گا۔

اس نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا تھا۔

لیکن وہ تو بہت اچھی ہے۔

ہیر نے الجھتے ہوئے کہا۔

اچھا چھوڑیں اور چلیں خادم باہر ویٹ کر رہا ہو گا۔

اسے کندھوں سے تھامے وہ اسے لیے باہر کی طرف بڑھا تھا۔

کالج چھوڑنے اور لے کر جانے کی ڈیوٹی سردر نے خادم کو دے دی تھی۔

وہ ہیر کو یونی کے اندر چھوڑ کر گیا تھا۔

سامنے ہی مہرینہ جوس کا کین پکڑے شاید اسی کے انتظار میں تھی۔۔۔

السلام علیکم!

وہ اسکے قریب آتی دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجاتی ہوئی بولی تھی۔

جبکہ وہ حیرت سے اسے پاوں سے لے کر سر تک دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے غور سے دیکھنے پر ہیر نے سرخ چہرے سے ارد گرد دیکھا۔

واوا آج بہت لشکارے مار رہی ہو کہی یہ سوٹ سردار غازان نے تو گفت نہیں کیا۔

اسکے درست اندازے نے ہیر کو شرم سے سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ارے یار ایک تو تم شرماتی بہت ہو۔

اسکے سرخ گال کھینچتی وہ شرارت سے بولی تھی۔

سیڑیاں اترتی شائنی نے اسکے سراپے کو قاتل نظروں سے دیکھا تھا۔

شرمالو جتنا شرمانا ہے بہت برا انجام ہو گا تمہارا دیکھنا تم، تم ابھی شائنہ خانم کو جانتی نہیں جس دن جان گئی اس دن اس دنیا میں رہو گ ۂ ئ بھی نہیں۔

وہ دل میں نفرت سے سوچتی ان کی طرف آئی تھی۔

مہرینہ آج تو تمہاری غریب دوست اچھے خلیے میں ہے لگتا ہے کسی سے مانگ کر گزارا گزارا کیا ہے بے چاری نے اگر مزید کی ضرورت ہوئی تو مجھ سے بولنا میری کبڈ تو پرانے کپڑوں سے بھری پڑی ہے۔

اپنی دوستوں کے ہاتھوں پر تالیاں مارتی وہ اسکا مزاق اوڑا رہی تھی۔

ہیر نے لب بھینچ کر اسے دیکھا پھر ارد گرد دیکھا بہت سے سٹوڈینٹ انکی ہی طرف متوجہ تھے۔

مہرینہ مسکرائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یار تم بھی نا لگتا ہے تمہاری یادداشت بہت کمزور ہو چکی ہے بادام کھایا کرو اس سے عقل بھی آئے گی اور شکل بھی، کل بتایا تھا نا اسکا شوہر بہت امیر ہے وہ تمہاری جیسی اپنے گھر ملازمہ رکھ سکتا ہے اور تم کپڑوں کی باتیں کر رہی ہو یار بڑی ہو جاو اب۔

مہرینہ نے بھرپور طریقے سے اسکے وار کا جواب دیا تھا۔

ہیر نے اسے مشکور نظروں سے دیکھا جبکہ شائنی نے قہر سے اس پر نظر ڈالی۔

وہ جل بھن چکی تھی۔

مہرینہ میرے راستے میں مت آو ورنہ جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دوں گی میرا فرض تھا تمہیں وارن کرنا آگے تمہاری مرضی یاد رکھنا شائنہ کسی کو معاف نہیں کرتی۔

اس سے سپاٹ لہجے میں کہتی وہ ہیر کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ہمیں تمہاری معافی چاہیئے بھی نہیں۔۔

مہرینہ نے اسکی بات ایسے سنی جیسے ناک سے مکھی اوڑائی ہو۔۔

وہ جاتے جاتے ہیر کا نازک پیر اپنی ہیل سے کچل گئی تھی۔

آہ۔۔

ہیر کی چیخ بے ساختہ تھی حس پر مہر نے چونک کر اسے دیکھا تب تک شائنی جا چکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیاہوا۔

مہر نے الجھ کر پوچھا۔

میرا پیر۔۔

اس نے پیر کی طرف اشارا کیا جس پر سرخ نشان واضع تھا۔

آو تمہیں یہاں کے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔

مہرینہ نے تشویش سے اسکا سرخ ہوتا پیر دیکھ کر کہا۔

نہیں ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نا ہوں۔

وہ زبردستی سی مسکان ہونٹوں پر سجاتے ہوئے بولی تھی۔

مہرینہ نے ترس سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا۔

آپ مجھے میری کلاس تک چھوڑ دیں گئی۔

وہ درد کو اندر ہی کہی دباتی مہرینہ سے بولی تھی۔

چلو آو۔۔

مہرینہ اسکا ہاتھ تھام کر سیڑیوں کی طرف بڑھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کھڑکی میں کھڑی وہ اداس سی تھی، سردار اس دن کے بعد سے پھر نہیں آئے تھے پتا نہیں کیوں۔

وہ کہی مجھے بھول تو نہیں گے۔

وہ بھرائی ہوِے لہجے میں خود سے بڑبڑائی تھی۔

تب ہی وہ چونکی تھی برستی بارش میں کوئی اور نہیں گاڑی سے اسکا سردار ہی باہر نکل رہا تھا ایک ملازم نے بھاگ کر اس پر چھتری تانی تھی لیکن اس نے اشارے سے منع کر دیا تھا۔

وہ بھیگے بالوں کو ماتھے سے انگلیوں سے پیچھے کرتا اندر کی طرف تیز قدموں سے بڑھا تھا۔

ہیر کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔

یہ آ گئے اس کا مطلب یہ مجھے بھولے نہیں۔

وہ گلابی پیلے گوٹے والا دوپٹہ سر پر ٹھیک سے جماتی باہر کی طرف دوڑی تھی یہ حرکت اسکی بے ساختہ تھی۔۔

وہ بھاگتی ہوئی کوریڈور کا موڑ مڑتے سردار سے زور سے ٹکرائی تھی کہ وہ انہیں دیکھ ہی نہیں سکی شاید خوشی نے اسے اندھا کر دیا تھا۔

ہیر سنبھل کے۔۔

اس نے سرعت سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے گرنے سے بچایا تھا۔

ہیر نے چونک کر انہیں دیکھا جو اسے قدموں پر ٹھیک سے کھڑا کرتے ہوئے کافی نرمی سے بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

السلام علیکم!

ہیر پھولی ہوئی سانسوں سے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

وعلیکم السلام کیسی ہو۔

وہ سامنے کی طرف چلتا ہوا اس سے مخاطب تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔

وہ اسکے پیچھے چلتی ہوئی بولی تھی۔

کالج کیسا جا رہا ہے۔

وہ سلیوز کے بٹن کھولتا اس سے بہت نرم لہجے میں مخاطب تھا۔۔

اچھا جا رہا ہے۔

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولی تھی وہ سر ہلا کر اپنے روم میں چلا گیا۔

وہ وہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی رگوں میں خون کی گردش جیسے رواں سی ہو گئی تھی ہونٹوں پر ایک مسکان نے ڈیرہ بہت چپکے سے جمایا تھا وہ لڑکی شاید خود کو بھولنے لگی تھی۔

مما میں اسے اسکے قدموں پر مضبوطی سے جمانا چاہتا ہوں مجھے ایسے لگتا ہے اسکا محافظ مجھے بنایا گیا مجھے اسکی زمہ داری اللہ نے سونپی ہے موم اور میں اپنی زمہ داری نبھانا چاہتا ہوں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلیو ٹوتھ کان میں فٹ کیے گریبان کے بٹن بند ھا کرتا وہ ماں سے مخاطب تھا۔

وہ کچھ بھی اپنی ماں سے چھپا نہیں سکتا تھا اسکی پہلی دوست اسکی ماں تھی۔۔

اور جب وہ اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی تو پھر۔۔

رائنہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

تو اسے اس رشتے سے آزاد کر دوں گا وہ کافی چھوٹی ہے مجھ سے اور معصوم بھی،

اسے زندگی کے ہر قدم پر گائیڈنس کی ضرورت ہو گئی اسکا بھائی چھوٹا ہے اور نا سمجھ بھی وہ پڑھ لکھ کر کچھ بن جائے گئی تو اسے خاموشی سے اس بے نام رشتے سے آزاد کر دوں گا میں۔

گرم کافی کا سپ لیتا وہ اپنا سارا پلین ماں سے شیئر کر رہا تھا۔

غاذان ہیر کو مصر بھیج دو ہم اسے اپنے کالج میں ایڈمٹ کروائیں گے میں اسکی ہر قدم پر رہنمائی کروں گئی وہاں تم اتنے بزی ہوتے ہو اور ہر وقت اسکے ساتھ نہیں رہ سکتے میں نہیں چاہتی تمہارا کوئی دشمن اس معصوم کو کوئی نقصان پہنچائے۔

رائنہ نے بستر پر دراز ہوتے ہوئے کچھ سوچ کر کہا۔

غاذان نے چونک کر انکی بات سنی یہ اس نے پہلے کیوں نہیں سوچا شکریہ موم میں کرتا ہوں کچھ اللہ حفظ۔

گہری سانس لے کر کہتے اس نے فون بند کر دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر مسکرایا۔

خوبصورت مسکان آنکھوں میں بھی نظر آنے لگی تھی جب وہ مسکراتا تو اسکی آنکھیں چھوٹی ہو جاتیں تھیں جس سے وہ اور زیادہ پیارا لگتا تھا۔

رات کو ڈیز پر سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے مرد الگ سے کھاتے تھے اور عورتیں الگ،

اس لیے ٹیبل پر صرف مرد حضرات ہی تھے۔

چاچو اسیر کیسا لگا آپکو مہرینہ کے لیے۔

آرام سے چکن روسٹ کا ٹکڑا کانٹے سے منہ میں رکھتا وہ ان سے سنجیدگی سے مخاطب تھا .

سہیر، نے تیمور اور خشام کو دیکھا۔

لڑکا ٹھیک ہے اپنا کاروبار ہے اسکا اور شریف فیملی سے ہے، باقی تم ایک بار سوچ سمجھ لو پھر ہی اسے بلائیں گے یہاں

۔۔

تیمور صاحب کھانا کھاتے سہیر کی نگاہوں کا مطلب سمجھتے ہوئے بولے۔

نہیں اگر آپکو اور غاذان کو پسند ہے تو میری طرف سے بھی اوکے ہے غاذان آپ بلا لو اسے تاکہ رشتہ فائنل کر لیں۔

سہیر نے سنجیدگی سے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چاچو ایک بار مہرینہ سے پوچھ لیں۔

اس نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے انہیں نرمی سے سمجھایا۔

سردار غاذان مہرینہ کا باپ ابھی زندہ ہے فیصلہ کرنے والا اور پھر اسکی حرکتوں سے میں سخت پریشان ہوں اچھا ہے جلد اپنے گھر بار والی ہو جائے گئی تو میری اور نوشین کی ٹینشن بھی ختم ہو جائے گئی۔

انکے سنجیدگی بھرے لہجے پر غاذان نے سپاٹ نظروں سے انہیں دیکھا۔

پانی کا جگ اس طرف لے کر آتی مہرینہ وہی کھڑی رہ گئی۔

تو مہرینہ آپکی بیٹی آپکے لیے ٹینشن ہے پہلے تو میں ٹینشن نہیں تھی بابا لیکن اب آپکو ٹینشن بن کر دیکھاوں گئی ویٹ اینڈ واچ۔۔

سپاٹ لہجے میں خود سے بڑبڑاتی ہوئی وہ واپس پلٹ گئی تھی۔

چاچو معاف کیجئے گا لیکن اس میں کوئی ایسی ویسی برائی نہیں ہاں تھوڑی شرارتی ہے لیکن اسکی عمر کی لڑکیوں میں یہ سب ہوتا ہے اس گھر میں وہ اپنی مرضی سے نہیں رہے گئی تو کیا اگلے گھر جا کر رہے گئی جب آپ لوگ اسکی شرارتیں برداشت نہیں کر سکے تو اگلے کیونکر کریں گئے۔

انہیں دیکھتا وہ بہت سنجیدگی سے ان سے مخاطب تھا۔

تیمور نے اسے چپ رہنے کا اشارا کیا تھا۔

سہیر خانم اسے ایک نظر دیکھتے پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر غاذان نے لب بھینچے۔

وہ ایک دم اٹھتا ایکسیوزمی کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا،

پیچھے تیمور سمیت سب اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے تھے۔۔۔

ہیر کالج سے آکر سونے کے لیے لیٹ گئی تھی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی آج جس طرح شائنہ نے اس پر جوس اور سوس گرا کر بے عزتی کی تھی وہ اسے رولا گئی تھی مہرینہ آج نہیں آئی تھی تو شائنہ کو موقع مل چکا تھا اپنی بھڑاس نکالنے کا۔۔

تکیے پر سر رکھے وہ سامنے لگی آرٹ پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔۔

جس میں ایک لڑکی ننگے پاوں ننگے سر ایک صحرا میں چل رہی تھی دھوپ بھی شدید تھی لیکن وہ لڑکی سر جھکائے بس چل رہی تھی۔

نجانے کیوں اسے اس لڑکی میں اپنا آپ کیوں دیکھا تھا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

واش روم جا کر دوسرے کپڑے پہنے گیلے بالوں پر ایک چھوٹا سا کیچر لگایا وجود کے گرد کالی چادر اوڑھ کر باہر نکل آئی

۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بچے فٹ بال کھیل رہے تھے وہ بڑے سے پتھر پر بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگی تھی اس نے بچپن بہت کم انجوائے کیا تھا آنکھوں میں ایک حسرت سے جاگنے لگی تھی ان بچوں کو بے فکری سے کھیلتے دیکھ کر۔

آپی آپ کھیلیں گئیں۔

ایک بچے نے اسے آفر کی تھی۔

وہ مسکرا کر سر نفی میں ہلا گئی۔

کیوں!

وہ بچے مایوسی سے بولے۔

کیونکہ مجھے کھیلنا نہیں آتا۔

وہ لب بھینچ کر انہیں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

اس گیند کو صرف ایک کک ہی تو مارنی ہے آپ ماریں ہم لے کر آئیں گئے ٹھیک ہے۔

ہیر مسکرا کر سر ہلاتی ہوئی اٹھی۔

اور پھر ایک زور سے کک مار گئی تھی کک کافی زور سے ماری تھی اس نے،

گاڑی سے نکلتے تیمور خانم کی ٹانگ پر بال بہت زور سے لگی تھی۔

ہیر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں دیکھا تھا جبکہ تیمور خانم نے بال مارنے والے کو سر گھما کر قہر و غضب سے دیکھنا چاہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوسری طرف سے نکلتے غاذان نے باپ کو دیکھا جو غصے سے ان بچوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

کس نے مارا ہے یہ گیند۔۔

انہوں نے غصے سے بچوں سے پوچھا تھا۔

بچوں نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

انکی نظروں کا مطلب سمجھتے وہ ہیر کی طرف غصے سے بڑھے تھے۔

انہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ ایک دم بھاگی ہے تھی پھر اس طرف آتے غاذان کی پشت سے وہ خوف سے چمٹی تھی۔۔

اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑتی وہ اسکی پشت میں چہرہ چھپانے لگی تھی۔

سردار سمیت تیمور اور خادم نے بھی حیرانی سے ہیر کا ردعمل دیکھا تھا۔

یہ کیا تماشا ہے غاذان تم اسے یہاں کیوں لے آئے ہو یہ ہمارا ہوٹل ہے کوئی یتیم خانہ نہیں۔۔

تیمور خانم اس لڑکی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے چلائے تھے۔

سردار نے سنجیدگی سے ڈر سے کانپتی لڑکی کو دیکھا تھا۔

اور پھر باپ کو جو اسے مارنے کے لیے ہاتھ تک اٹھا گے تھے۔

ڈیڈ انف از انف۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سرعت سے اسے اپنی طرف کھینچتا سرد لہجے میں باپ سے مخاطب تھا۔

وہ بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھتی اسکے کندھے کے پیچھے ہوئی تھی اسے تیمور صاحب سے اس دن سے بہت ڈر لگنے لگا تھا جب انہوں نے اسے مارنے کی بات کی تھی۔

اسے لگا تھا وہ اسے گولی سے مار دیں گئے۔

تم اس بھکارن لڑکی کے لیے باپ کے سامنے بولو گئے۔

انہوں نے درشت لہجے میں بیٹے سے باز پرس کی۔۔

ڈیڈ وہ بچی ہے، ہو گئی غلطی اس سے، اس نے جان بوجھ کر تو آپکو نہیں مارا تھا۔

وہ غصے سے بولا۔

وہ پہلی دفع باپ کے سامنے آیا تھا وہ بھی اس معمولی لڑکی کے لیے۔

تیمور خانم اسکے قریب آئے۔

اس لڑکی کو جتنا جلدی ہوتا ہے خود سے دور کرو میں مزید برداشت نہیں کروں گا اور ویسے بھی میں ریاض کو شادی کی ڈیٹ دینے والا ہوں۔۔

تیمور اس سے سرد لہجے میں میں کہہ کر آنکھوں پر گلاسز لگا کر اندر کی طرف تیز قدموں سے بڑھے تھے انکے پیچھے انکے خاص آدمی بھی بڑھے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے گہری سانس لی اور اسکا ہاتھ پکڑا۔

ہیر وہ چلے گئے ہیں .

اسے سختی سے آنکھیں میچے دیکھ کر وہ بولا تھا۔

ہیر نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

اسے دیکھتی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کئی آنسو گالوں پر گرے تھے۔

اونہہ اچھے بچے روتے نہیں ہیں ہیر۔

اس نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا۔

"وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف بڑھا تھا ہیر نے حیرانگی سے اپنی پتلے سے ہاتھ کو مضبوط ہاتھ میں قید ہوتے دیکھا تھا۔

وہ ہاتھ کو دیکھتی انکے ساتھ تقریباً کھینچتی چلی جا رہی تھی۔۔

جاو اپنا آئی ڈی کارڈ لے کر آو۔

وہ اسے کمرے میں لاتا ہوا بولا تھا اب وہ اسے یہاں رہنے نہیں دینا چاہتا تھا وہ اس لڑکی کو مضبوط دیکھنا چاہتا تھا اگر وہ یہاں رہی تو اسے کوئی مضبوط نہیں بننے دے گا ہیر کو وہ مصر بھیج کر ہی سکھ کی سانس لینا چاہتا تھا۔

ہیر میں کیا کہہ رہا ہوں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے ہنوز سر جھکائے اپنی جگہ پر کھڑا دیکھ کر وہ دانت پیس کر بولا تھا ۔

کیا۔؟

اس نے شاید سنا ہی نہیں تھا کہ سردار نے کیا کہا ہے۔

اپنا آئی ڈی کارڈ مطلب شناختی کارڈ لے کر آو۔۔۔۔

وہ گہرا سانس لیتا ہوا بولا تھا اس لڑکی کے لیے پتا نہیں ابھی اسے کیا کیا سہنا تھا خدا ہی بہتر جانے۔۔

لیکن وہ تو میں نے بنوایا ہی نہیں ہے۔

وہ شرمندگی سے بولی۔

سردار نے آنکھیں میچ کر خود کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے کمپوز کیا۔

او کے نو پرابلم جاؤ جا کر برتھ سرٹیفیکٹ لے کر آو وہ تو ہیں نا۔

اس نے پوچھا۔

ہاں۔

وہ سر ہلا گئی۔

جاو شاباش جلدی سے لے آو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس سے کہتا وہ لمبے سے صوفے پر بیٹھا تھا وہ اس لڑکی کا آئی ڈی کارڈ اپنے نام پر بنوانے والا تھا جو ہو رہا تھا وہ قدرت کی طرف سے ہو رہا تھا اس میں کسی کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔

وہ جانتا تھا اسے اس کا آئی ڈی کارڈ ایک دو دن میں مل جانا تھا آخر وہ ریاست کا سردار تھا۔

موم ہیر کے ڈاکومینٹس کی ضرورت پڑے گئی داخلے کے لیے۔

وہ ماں سے پوچھ رہا تھا۔

اگر ہیں تو بھیج دو اور اگر نہیں ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا میں اسکا آسانی سے یہاں ایڈمشن کروا دوں گئی۔

رائنہ نے فائیل بند کر کے بیٹے کو ریلکس کیا۔

موم وہ تقریباً دو دن میں آپکے پاس ہو گی اب وہ آپکے حوالے ہو گئی آپ نے جس طرح میری تربیت کی ہے میں چاہتا ہوں آپ اسکی ایک بیٹی کی طرح پروش کریں۔

وہ سنجیدگی سے ماں سے مخاطب تھا پتا نہیں کیوں لیکن وہ لڑکی اسکی اہم زمے داری بن چکی تھی۔

غاذان یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی بیٹا۔

رائنہ نے مسکرا کر بیٹے کو جواب دیا۔

وہ بھی ریلکس ہوتا مسکرا دیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باتھ روم میں کافی دیر سگریٹ پی کر وہ باہر آئی تھی منہ پر سپرے کر کے وہ باہر نکلی وہ جب ڈپریشن میں ہوتی تو خوب سموکنگ کرتی تھی۔۔

سامنے سے ہی صفا اور مہدیہ ہنستی مسکراتی ہوں آرہی تھی۔

وہ بھی مسکرائی۔

کیا بات ہے ایسے مسکرا کیوں رہی ہو۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کل ہم سب پاس والے گاوں میں جائیں گئے تیمور تایا کے بیٹے کی شادی ہے نوشین چچی کہہ رہی تھی ہم بھی جائیں گئے کتنا مزہ آئے گا نا۔

وہ اس سے پر جوش انداز میں پوچھ رہیں تھیں جبکہ اس نے ناک چڑھایا۔

تم لوگ ہمیشہ کنویں کے مینڈک ہی رہنا۔۔

"انکو دیکھتی وہ سوچ کر رہ گئی۔

میں نہیں جاوں گئی تم لوگ چلی جانا۔

بے تاثر لہجے میں کہتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

یہ کیوں جائے گئی کالج کے بہانے گھوم پھر جو آتی ہے

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صفا اور مہد یہ غصے بڑبڑاتیں ہوئیں سفینہ کے کمرے کی طرف دوڑیں آخر کو انہوں نے کپڑے بھی تو سلیکٹ کرنے تھے۔

وہ گیلری میں کھڑی چائے پی رہی تھی جب خیام کو سفید شرٹ میں نیچے سے گزرتے دیکھا۔

وہ مسکرادی۔

بچو مہرینہ سے پنگا ناٹ چنگا۔

چائے گرم نہیں تھی ٹھنڈی ہو چکی تھی آرام سے چائے کا کپ وہ نیچے کی طرف الٹ چکی تھی۔

خیام اپنے دھیان میں چلتا چونک کر اوچھلا تھا چائے اسکے سر سے ہوتی اسکے منہ اور کندھوں پر گری تھی۔

وہ ارد گرد دیکھتا اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔

سامنے ہی وہ فل مسکان چہرے پر سجائے اسے ہاتھ ہلا رہی تھی۔

ڈونٹ وری برائٹ سب رائٹ کر دے گا۔

ہونٹ دانتوں تلے دباتی وہ شرارت سے بولی تھی۔

خیام کا دل کیا اسکی گردن پکڑ کر اسے نیچے گرادے یہ لڑکی تھی یا شیطان کی خالہ جب دیکھو دماغ میں کوئی نا کوئی کھچڑی پک ہی رہی ہوتی تھی۔

کیا ہے جاو جہاں جا رہے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے اپنی طرف غصے سے دیکھتا دیکھ کر وہ بولی تھی۔

آپکو تو دیکھ لوں گا میں

غصے سے بڑبڑاتا وہ خارجی ڈور کی طرف بڑھا تھا۔

اسکے جانے کے بعد وہ گہرا سانس لیتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

_____"""""_____"""""_____"""""_____"""""_____

وہ دونوں بہن بھائی رات کا کھانا کھا کر کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے تھے خیام کی تو ہر بات میں سردار غاذان کا ذکر لازمی تھا اور وہ دونوں ہاتھ گالوں پر رکھے بہت دھیان سے سردار کا ذکر سن رہی تھی۔

خیام بات سنو سردار تمہیں اپنے روم میں یاد کر رہے ہیں۔

خادم کے دروازہ کھٹکانے پر وہ دونوں چونک کر سیدھے ہوئے۔

سردار کب آئے۔

خیام نے حیرانی سے ہیر سے پوچھا اس نے بھی حیرت کا اظہار کیا تھا۔

اوکے میں سن کر آتا ہوں آپ آرام کریں اپنے روم میں جا کر۔

خیام چپل پہن کر اس سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔

پیچھے وہ حیران تھی وہ دل میں انہیں دیکھنے کی خواں تھی کہ وہ آج تین دن بعد آئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی چپل پہن کر خیام کے پیچھے ہی اسکے روم سے نکل چکی تھی۔۔

جی سردار۔۔

وہ صوفے پر بیٹھے کافی پیتے غاذان سے ادب واحترام سے مخاطب تھا۔

وہ اسکی وقت براون شرٹ جس کے اوپر والے بلیک بٹن کھلے ہوئے تھے نیچے بلیک ہی پینٹ میں وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

بیٹھو خیام!

کافی لو گئے یا چائے۔

وہ کافی کا سپ لیتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

نتھنگ سردار ابھی چائے پی ہے میں نے اور آپی نے۔

وہ بیٹھتا ہوا ادب سے بولا۔

آپی نے بھی چاے پی۔

اس نے آئی بروا چکا کر پوچھا۔

جی سردار۔

اس نے جواب دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمم اصل میں مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔

وہ مگ ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔

جی حکم سردار۔

خیام کے انداز میں اسکے لیے عقیدت ہی عقیدت تھی۔

ہیر کو میں مصر بھیجنا چاہ رہا ہوں فردر سٹڈی کے لیے تم کیا کہتے ہو۔

اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا وہ بولا تھا۔

خیام نے حیرت سے انہیں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ سر جھکا گیا۔

لیکن سردار وہ یہاں بھی تو پڑھ سکتیں ہیں۔

وہ پریشانی سے بولا تھا۔

خیام یہ تمہاری آپی کی سیوٹی کے لیے ہے آگے تم خود سمجھدار ہو سمجھ گئے ہو گئے میری بات کا مطلب اور ہاں وہاں وہ آزادی سے اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرے گئی آگے بڑھے گی بناڈرے سہمے اور تمہارا جب دل کرے گا تمہیں ہیر سے ملنے بھیج دیا کروں گا ڈونٹ وری۔

وہ دوبارہ کافی کا مگ اٹھاتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

پریشانی خیام کے چہرے سے واضع دیکھی جاسکتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کل پاسپورٹ کے لیے لے کر جانے والا ہوں میں اسے،

خیام اسی میں تمہاری آپی کی بہتری ہے۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

خیام نے ہلکی مسکان سے سر ہلا دیا۔

سردار جانتا تھا اسکی زبردستی مسکان کی وجہ لیکن یہی ان دونوں کے لیے بہتر تھا۔۔

تم جا سکتے ہو خیام۔

وہ مسلسل بجتے فون کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

کھڑکی میں کھڑا وجود اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔

نہیں مجھے کہی نہیں جانا۔

وہ خوف سے بڑبڑائی تھی۔

ثمرینہ کہاں ہے۔۔

اپنے آگے ملازمہ کو کھانا رکھتے دیکھ وہ سرد لہجے میں سے بولا تھا۔

جی وہ اپنے کمرے میں ہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ملازمہ نے گلاس میں جوس ڈال کر انہیں جواب دیا۔

ریاض خانم نے غصے سے ہونٹ بھینچے۔۔

جاوا سے بلا کر لاؤ۔۔

وہ بنا ناشتے کو ہاتھ لگائے بولا تھا۔

ملازمہ سر ہلا کر ثمی کے کمرے کی طرف چلیں گئیں۔۔

کچھ دیر بعد ملازمہ آتی ہوئی دیکھائی دی۔

جی وہ کہہ رہیں ہیں انہیں بھوک نہیں۔

ملازمہ ان سے کہتی کچن کی طرف چلی گئی جبکہ وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اسکے کمرے کی طرف بڑھا تھا

۔۔

ایک جھٹکے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر آیا تھا۔

ثمرینہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

یہ نخرے تم کسے دیکھا رہی ہو، یاد رکھو تم تمہارے نخرے دیکھنے کے لیے نہیں بیاہ کر لایا تھا میں تمہیں

وہ جارحانہ قدموں سے اسکی طرف بڑھتا ہوا بولا تھا۔

میں کوئی نخرے نہیں دیکھا رہی آپکو مجھے بھوک نہیں تھی تو کہہ دیا مجھے بھوک نہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ان سے نظریں چڑاتی ہوئی بولی۔

میرے کھانے پینے کی زمے داری تمہاری ہے ثمرینہ خانم۔

اسکی کلائی ہاتھ میں جھکڑتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپکے سامنے نا آوں۔

انہیں دیکھتی وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی___،

ریاض خانم ساکت ہوا تھا وہ ایک جھٹکے سے اسکی کلائی چھوڑتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔ ثمرینہ انہیں دیکھتی رہی۔

وہ ایک جھٹکے سے پلٹ کر باہر کی طرف بڑھ تھا۔

ڈائننگ ٹیبل کے قریب سے گزرتا وہ ہاتھ مار کر ٹیبل سے چیزیں گرانا نہیں بھولا تھا۔۔

ثمرینہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئی پھر اذیت سے مسکرادی۔

اسکا تو کوئی گھر ہی نہیں تھا نا شوہر کا نا بھائیوں کا۔۔

_____''''''''''''''_____

ھیر گلابی سوٹ میں تھی وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ پاسپورٹ بنوا کر واپس آرہے تھے۔

ھیر نے اسے دیکھا،

وہ فون کان سے لگائے کسی سے بات کرتا مسکرایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ھیر نظریں پھیر گئی۔

وہ فون رکھتا اسے ایک نظر دیکھ کر سامنے دیکھنے لگا۔

سڑک پر پولیس وین سے باہر نکلتا اسید رانا اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوا۔

وہ سردار کی گاڑی میں اسکے ساتھ تھی۔

وہ ہونٹ بھینچ گیا تھا۔

ہیر کچھ کھانا ہے؟

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ اسے خالی خالی نظروں سے دیکھتی سر ہاں میں ہلا گئی۔۔

اس نے رات سے کچھ نہیں کھایا تھا اب دن کے چار بج رہے تھے بھوک تو لگنی ہی تھی نا۔۔

وہ سر ہلاتا ہوا باہر کے مناظر دیکھنے لگا

تب ہی انکی گاڑی جھٹکا کھاتی ہوئی ڈولنے لگی تھی۔

ہیر ایک دم سے اسکے اوپر گری تھی۔

گاڑی کو کیا ہوا ہے اسد۔

وہ ہیر کو ایک بازو میں لیتا ہوا بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر گاڑی کے ٹائر پر سائلنس فائر ہوا ہے اور ایسا لگ رہا ہے گاڑی کی بریکس بھی فیل کر دیں گئیں یہ رک نہیں رہی۔

اسد نے چہرہ پیچھے کی موڑتے ہوئے جواب دیا۔

اس نے پریشانی سے ہیر کو دیکھا پیچھے گاڑیوں میں موجود گارڈز حرکت میں آ چکے تھے۔

ہیر تم ڈر رہی ہو۔

اس نے اسکی آنسو سے بھری آنکھیں دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔

وہ جلدی سے سر نفی میں ہلا گئی۔

نہیں تو آپ ہیں نا۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی وہ اسکی آستین مٹھیوں میں جھکڑے ہوئے تھی۔

ڈونٹ وری او کے۔۔

وہ اسک سر تھپکتا اسد کو گائِڈنس دینے لگا تھا۔۔

خادم اور گارڈز نے پریشانی سے ختم ہوتی سڑک دیکھی۔

سردار باہر کو دیں۔۔

خآدم نے پریشانی سے اسے مخاطب کیا۔

وہ سر ہلاتا ہوا انہیں ریلکس کرتا اسد کو ڈرائیونگ سیٹ سے ہٹا کر خود اسکی سیٹ پر آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے فق ہوتے چہرے سے اپنے خالی پہلو کو دیکھا تھا۔

وہ مسلسل جھکا کچھ کر رہا تھا لیکن پتا نہیں کیا کر رہا تھا جبکہ باہر سے سب پریشانی سے انہیں باہر آنے کا کہہ رہے تھے۔۔

سردار!

ہیر نے کانپتے ہاتھوں سے اسکی سیٹ کو پکڑا تھا۔

گاڑی آہستہ آہستہ ہچکولے کھاتی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔

اسد نے حیرت سے اسے دیکھا یہ اسنے کیسے کیا تھا۔

سبھی گاڑیاں اسکی گاڑی کے رکتے ہی رکی تھیں تھیں۔

ل

خادم نے بھاگ کر اسکی گاڑی کا ڈور کھولا تھا وہ باہر آتا سب کو ریلکس رہنے کا کہہ رہا تھا۔

ہیر باہر آو۔

سب نے حیرت سے اسے دیکھا اسکی گاڑی کھولنے کے لیے کئی ملازم تھے اور وہ ایک معمولی لڑکی کا ڈور کھولے تھوڑا سا جھکا اسے باہر آنے کا کہہ رہا تھا۔

وہ پیلے چہرے سے اسے دیکھتی باہر آئی۔

ہیر آر یو او کے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی سیدھی نکلی مانگ پر ہاتھ رکھے وہ بہت ہی نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

وہ بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھتی سر ہلا گئی۔

اسکا ہاتھ پکڑے وہ دوسری گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

اسے مارنے کی کوشش تو کسی دشمن نے پوری کی تھی لیکن کہتے ہیں نامارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہوتا ہے

۔۔

خیام کے گلے سے لگے وہ کافی دیر سے رو رہی تھی وہ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن سردار غاذان سارا بندوبست کر چکا تھا اسکے سامنے وہ کیسے کہتی وہ نہیں جانا چاہتی وہ دل پر چپ کے تالے لگا کر چابی کہی دور گہرے سمندر میں پھینک چکی تھی۔

اور آج وہ تینوں ایئرپورٹ پر تھے اور اسے بھیجنے والے کا کل سے کچھ پتا نہیں تھا۔

خادم پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو ایسے رو رہے تھے جیسے صدیوں کے لیے بچھڑ رہے ہوں۔

آپی سردار نے کہا تھا میرا جب دل کرے گا آپ سے ملنے کا وہ آپکو مجھ سے ملنے لے آیا کریں گئے ڈونٹ وری اب ہمت دیکھانی ہے آپی فلائٹ کی انونسمینٹ ہو رہی ہے۔

اسے خود سے الگ کرتا وہ ضبط سے اسے سمجھا رہا تھا۔

جائیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس سے تھوڑا پیچھے ہوتا وہ بولا تھا۔

جبکہ اسکی نظریں خارجی دروازے پر تھیں۔

وہ اس سے ملنے نہیں آئے تھے چھوڑنے نہیں آئے تھے کیا وہ انکے لیے کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

لب بھینچ کر وہ بیگ پر پکڑ مضبوط کرتی ہوئی پیچھے پیچھے ہونے لگی تھی۔

"اپکو اللہ اور اسکے رسول کی امان میں دیا آپی"

خیام الودعی ہاتھ کھڑا کر گیا تھا۔

وہ روتی ہوئی جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔

ہیر!

بھاگتے قدم ساکت ہوئے تھے۔

وہ حیرت سے پلٹی تھی۔۔

وہ پھول ہاتھ میں پکڑے اسکی طرف آرہا تھا فل بلیک سوٹ پہنے کندھوں پر براون چادر رکھے وہ کوئی جاگیر دار ہی لگ رہا تھا۔

وہ تیز قدموں سے اسکی طرف آتا اسکے سامنے آرکا تھا۔

ہیر حیرت کی زیادتی سے آنکھ تک نہیں جھپک رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہارے لیے میری طرف سے۔

اسکی طرف سفید پھولوں کا خوبصورت گلدستہ بڑھائے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

اسے دیکھ کر اسکی آنکھیں پھر سے برسنا شروع ہو چکیں تھیں۔

اونہہ ہیر بری بات میں ہیر کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔

ہمیشہ کی طرح اسکے سر پر ہاتھ رکھے وہ نرمی سے بولا تھا۔

مجھے نہیں جانا سردار مجھے یہی رہنا ہے۔

انکا ہاتھ تھامے وہ ہچکیوں سے روتی یوئی بولی تھی۔

ہیر۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

ہیر لب کاٹتی ہوئی انہیں دیکھنے لگی آنکھوں میں آس سی تھی۔

ہیر بات سنو کیا تم نہیں چاہتی تم اعلیٰ تعلیم حاصل کرو ایک کامیاب شہری بنو ایسا کرو گئی تو کیسے آگے بڑھو گئی کیسے تمہاری زندگی ایک نیا ٹرن لے گئی تم جانتی ہو میں کتنی اہم میٹنگ ادھوری چھوڑ کر آیا ہوں جانتا تھا تم اور خیام پریشان ہو گئے ہیر میرے لیے خیام کے لیے آگے بڑھو ہمیں کچھ بن کر دیکھاو۔

ہنوز اسکے سر پر ہاتھ رکھے سر جھکائے وہ دھیمے سے اسے سمجھا رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی۔۔۔

خیام بہن کی کنڈیشن پر مسکرایا کہ وہ جانتا تھا اپنی بہن کی بدلتی حالت اسکی آنکھوں میں جو دیپ سردار غاذان کو دیکھ کر جلتے تھے وہ اس سے پوشیدہ تو نہیں تھے وہ بھلے ہی ــــــــــ سے عمر میں چھوٹا تھا لیکن قد اور سمجھداری میں وہ اس سے بڑا ہی لگتا تھا۔

دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالتا وہ دو تین قدم پیچھے ہوتا بہن کو دیکھنے لگا۔۔۔

ٹرسٹ می کچھ نہیں ہو گا ہلکا سا فیل ہو گا پھر سب نارمل ہو گا پتا بھی نہیں چلے گا اور ہیر مصر کے ایئرپورٹ پر لینڈ کر جائے گئی تم بہت انجوائے کرو گئی اور ہاں موم جو کہیں انکی بات ماننا ہے ورنہ انہیں اگر غصہ آجائے نا تو پھر ڈانٹتی بھی ہیں اور مارتی بھی ہیں۔

۔

وہ بہت سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا جیسے کوئی بڑا کسی بچے کو سمجھاتا ہے۔

ہیر مار اور ڈانٹ والی بات پر حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

وہ پریشان ہوئی۔

آپ وہاں نہیں ہوں گئے تو مجھے انکی ڈانٹ اور مار سے کون بچائے گا۔

وہ سخت پریشانی سے بولی تھی۔

ڈونٹ وری مزاق کر رہا تھا اب جاو اور کنفیڈنس سے قدم اٹھاو۔۔

الودع!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا وہ تھوڑا پیچھے ہوتا ہو بولا تھا۔

ہی ـــــــ را سے دیکھتی اسکی تصویر اپنے دل کے ہر کونے میں سجانے لگی تھی بلکہ وہ اپنا وجود ہی اس مغرور لیکن نرم دل سردار کے پاس چھوڑ کر جا رہی تھی۔

خیام کو الوداع ہاتھ ہلاتی وہ لب بھینچتی ہوئی اپنے پاس کھڑی ایئر ہوسٹس کے ساتھ آگے بڑھی تھی خیام اور ہی ـــــــ ر کی آنکھیں بیک وقت بھیگی تھیں۔

وہ داخلی دروازے کے پاس آتی اچانک ہی پلٹی تھی۔۔

سردار نے ہلکا سا ہاتھ ہلایا تھا جواباً اسنے بھی ہلکی مسکان سے سردار کو ہاتھ ہلا کر خیام کو دیکھا۔

خیام کو دیکھ کر آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں جب ایئر ہوسٹس اسکی کلائی پکڑتی اسے اندر لے گئی اور ڈور بند ہو گیا۔

سردار نے انگلی سے آنسو پونچھتے خیام کو دیکھا۔

خیام بی بریو یار۔

سردار غاذان اب میرا دھیان کون رکھے گا انکا دھیان کون رکھے گا ہم تو ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے کیسے رہیں گے ہم ایک دوسرے کو دیکھے۔

بچوں کی طرح روتا وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

سردار نے گہری سانس لے کر اسکا کندھا تھپکا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بعض وقات بہتری کے لیے ہمیں درد اور دوریاں برداشت کرنی پڑتیں ہیں خیام اپنا دل مضبوط بناو اور اس سے روز ویڈیو کال پر بات کرنا ایسے میں تم دونوں کو دوری محسوس نہیں ہو گئی۔

اسے باہر لے کر جاتا وہ اسے سمجھا رہا تھا وہ شخص ان دو وجود کے لیے اللہ کا سہارا ہی تھا جس نے اسے انکی زمے داری سونپی تھی اور وہ اپنی زمے داری نبھا رہا تھا بنا ما اتھے پر بل لیے اسکے اندر اسکی ماں کی تربیت نظر آتی تھی ورنہ سردار محل کے مرد کتنے کٹھور دل تھے یہ کسی سے بھولا ہوا تو نہیں تھا۔

سردار کچھ دیر کے کیے رک جاوں تب تک جب تک فلائٹ فلائے نہیں کر جاتی۔

وہ اسکے آگے سر جھکائے اجازت لے رہا تھا۔

او کے آجانا میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکا ہوں اللہ خافظ۔

وہ نرمی سے کہتا ہوا تیزی سے گاڑی کے کھلے ڈور سے اندر بیٹھا تھا۔

اسکے بیٹھتے ہی چاروں گاڑیاں وہاں سے قطار کی صورت میں نکلی تھیں۔

وہ وہی بینچ پر بیٹھا فلائٹ کے اوڑنے کے انتظار میں تھا۔

تب ہی جہاز آہستہ آہستہ رینگتا اوپر کی طرف اوٹھنے لگا تھا اور خیام کا دل پریشان ہوا تھا۔

جہاز کی بلندی آسمان کو چھونے لگی تھی۔

اللہ اور رسول کی مان میں آپی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ کھڑا کرتا وہ جہاز پر نظریں جمائے ہوئے بولا تھا۔۔۔

کیسے ہو تم!

ثمرینہ بھیتجے کے قریب آتی ہوئی بولی تھی۔

وہ بہت چھوٹی تھی جب ماں باپ کا انتقال ہو گیا تو اسکی پھپھو اسے لے گئی تھی انہوں نے ہی پالا پوسا اور جب وہ جوان ہوئی تو اسکی بہن ثمینہ کا

انتقال ہو گیا جو اس سے بارہ سال بڑی تھیں اور انکی ایک دس سال کی بیٹی بھی تھی۔

سب بڑوں نے بنا ثمرینہ کی کوئی مرضی جانے اسے ریاض خانم سے بیاہ دیا وہ جو روتی چلاتی اس گھر سے گئی تو پھر کبھی نہیں آئی اس لیے غاذان اور اسے ایک دوسرے سے زیادہ آشنائی نا تھی کہ وہ جب اس گھر میں آئی تھی تو وہ اپنی ماں کے ساتھ مصر سیٹل ہو چکا تھا۔

وہ گلاسز اتارتا حیرت سے انہیں دیکھنے لگا وہ اسے اپنے دادا کی کاپی لگیں تھیں۔

وہ محبت سے اسے دیکھتی ہوئیں پوچھ رہیں تھیں۔۔

وہ گلاسز گریبان میں اٹکاتا ہوا جھٹ سے انکے قریب آیا تھا۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور اتنے عرصے بعد ادھر کا چکر لگانے کا کیسے خیال آیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے ہاتھ تھامتا آنکھوں سے لگاتا ہوا وہ بولا تھا۔

ثمرینہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

میں کبھی نہیں آئی تو تم بھی تو نہیں آئے تمہیں زرا خیال نہیں آیا غاذان کہ تمہاری کوئی پھپھو بھی ہے۔

وہ اسکا چہرہ محبت سے دیکھتی ہوئی شکوہ کر رہی تھی۔

میں معذرت خواں ہوں پھپھو اسکے لیے آپکی ہر سزا سر آنکھوں پر۔

اسکے اتنی محبت سے کہنے پر وہ اسکے سینے سے لگیں تھیں۔

وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن پتا نہیں کیوں ثمی کو اس میں اپنا باپ دیکھا تھا۔۔

آپ رو رہی ہیں۔

وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا آپ ٹھیک تو ہیں وہاں۔

وہ اب کے پریشانی سے بولا تھا

وہ مسکرادی..

ہاں الحمداللہ میں ٹھیک ہوں بس تمہیں دیکھا تو خود پر قابو نہیں پا سکی خوش رہو آباد رہو۔

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی وہ دل سے بولیں تھیں۔۔

آئیں اندر!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انکے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ بہت محبت واحترام سے بولا تھا۔

ثمرینہ سر ہلاتی اسکے ساتھ چلنے لگی اور اسکی ماں کے طبعیت کے بارے میں پوچھنے لگیں۔

ہال میں بیٹھے سب کی نظر بیک وقت ثمی پر پڑی تھی۔

تیمور اور خشام کھڑے ہوتے اسکی طرف تیزی سے آئے تھے۔

کیسی ہو ثمی۔

تیمور کے گلے لگا کر پوچھنے پر وہ آنسوں آنکھوں میں روکتی سر ہاں میں ہلا گئی وہ باری باری سب سے مل رہی تھی وہ آج کتنے عرصے بعد اپنے محل آئی تھی ریاض نے اسے نکالا تو نہیں تھا لیکن شائنہ کا رویہ اس سے بہت برا تھا صبح ناشتے پر اس نے یہ بھی خیال نا کیا کہ یہ میری خالہ ہیں اور میری ماں بھی ہیں اس نے کافی بے عزتی کر دی تھی اسکی جبکہ ریاض خاموش بیٹھے رہے بیٹی کو ٹوکا بھی نا کہ چلو ماں سمجھ کر نہیں خالہ سمجھ کر ہی اسکی عزت کر لو وہ جب سے اُس گھر بیاہ کر گئی تھی وہاں کسی کا رویہ اس سے اچھا نہیں تھا وجہ تھی ثمرینہ کی ایک غلطی جو اسکے ددھیال والوں نے شائنہ کے کانوں میں ڈال رکھی تھی۔۔

وہ ریاض کے جانے کے بعد محل کے لیے نکل آئی کہ دل ہی نہیں کیا آج وہاں ٹھہرنے کا۔۔

ثمرینہ سب سے ملتی ملاتی اب خاموش بیٹھی بھائیوں کو دیکھ رہی تھی جو تشویش سے اسے ہی دیکھ رہے تھے انہیں لگا تھا کہ شاید ریاض نے اسے نکال دیا ہو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فلائٹ میں اسکے ساتھ والی سیٹ پر ایک بزرگ بیٹھے تھے جو کافی نیک لگ رہے تھے وہ موبائیل میں تلاوتِ قرآن پاک سن رہے تھے۔

وہ ڈرتی ہوئی آنکھیں میچ گئی کہ فلائٹ آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگی تھی۔

اللہ رحم،

ہینڈل پر ہاتھ کی پکڑ مضبوط کرتی وہ بڑبڑائی تھی۔۔

وہ بزرگ اسے دیکھتے مسکرائے۔

بچے ڈر لگ رہا ہے۔

وہ موبائل کوٹ کی جیب میں ڈالتے اس سے پوچھ رہے تھے۔

وہ سر نفی میں ہلا گئی جس پر وہ اور مسکرائے۔۔

جب دل پریشان ہو تو اللہ کا زکر کرنے سے دل کو راحت ملتی ہے آنکھیں بند کرو اور اللہ کا زکر کرنا شروع کر دو اس سے تمہیں ڈر بھی نہیں لگے گا اور سفر بھی اچھا گزرے گا۔

انہوں نے ایسے ہی ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر کہا تھا جیسے سر دراغاذان اسکے سر ہاتھ رکھتا تھا اسکی یاد اسکی آنکھوں میں پھر سے نمی لے آئی تھی۔

وہ انہیں دیکھتی درود پاک زیرے لب پڑھنے لگی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کچھ وقت ہی گزرا تھا اسے ایسے لگا جیسے وہ کمرے میں ہو اب وہ ریلکس تھی

آپ کہاں جا رہے ہیں۔

وہ ان سے پوچھ رہی تھی۔

وہ مسکرا دیئے۔

بیٹا یہ فلائٹ مصر کی ہے کوئی سٹے نہیں راستے میں تو مطلب مصر جا رہا ہوں۔

وہ ہلکی مسکان سے بولتے ہیر کو شرمندہ کر گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی انہیں چائے سرو کی گئی۔۔

چائے کی طرف بڑھتا ہاتھ کسی کی بات پر تکا تھا۔

)ہی۔۔۔۔۔۔۔رنو چائے نو کافی آج سے تم صرف دودھ پیا کرو گئی(

وہ ہاتھ کھینچ گئی۔

دودھ۔۔

وہ دھیمے سے ان سے کہہ گئی وہ سر ہلاتی ہوئیں چلیں گئی۔

وہ بزرگ مسکرائے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہاں جانا ہے بچے میرا مطلب ہے کسی ریلیٹیو یا سٹڈی کے لیے کیونکہ تم مصر کی تو نہیں ہو اور فرسٹ ٹائم تم فلائٹ کا سفر کر رہی ہو ہے نا۔

وہ پورے یقین سے پوچھ رہے تھے۔

ہاں جی پہلی دفعہ ہے اور میں ریلیٹیو کے گھر جا رہی ہوں سٹڈی کے لیے۔

وہ دودھ کا گلاس پکڑتی ہوئی تفصیل سے بولی تھی۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب فلائٹ لینڈنگ کی انونسمینٹ ہونے لگی تھی۔

جیسے جیسے پلین نیچے آرہا آرہا تھا اسکا دل پھر سے دھڑکنے لگا تھا ہینڈل پر پکڑ مضبوط ہو چکی تھی۔

اللہ ہو اکبر۔۔

بزرگ جی بولے تھے انہیں دیکھتی وہ بھی دل میں بولنے لگی تھی۔

لینڈنگ ہوتے ہی سب پسینجر باری باری اترنے لگے تھے۔

اللہ خافظ بیٹا اگر اس مولا نے چاہا تو پھر ملاقات ہوگی۔

اپنا سفری چھوٹا سا بیگ کندھے پر ڈالتے وہ اس سے شفقت سے کہتے جہاز کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ہیر بھی بیگ لیتی انکے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

وہ بڑے سے ہال میں کھڑی کسی کے انتظار میں تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ویلکم.. Cairo

ایک لڑکا اسکی طرف پھول بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔

آپ۔۔۔

وہ حیرت سے دنگ نظروں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔

تم پہچان گئی مجھے۔۔

ہیر کی آنکھوں میں مچلتی حیرت اسے خوشی سے دوچار کر گئی تھی۔

سر آپ یہاں کیسے ؟

شہنام صدیقی کو دیکھتی وہ سخت حیرت میں تھی۔

جیسے تم یہاں آگئی ویسے ہی میں اپنے شہر آگیا کیوں کوئی پریشانی ہے اگر کہتی ہو تو چلا جاتا ہوں۔

وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولتا اسے پریشان کر گیا تھا۔۔

نہیں سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔

وہ جلدی سے بولتی ارد گرد دیکھنے لگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان میرے پھوپھی کی بیٹے ہیں اور میں انکاماوں کا بیٹا شہنام وہاں میں تھوڑا تجربہ حاصل کرنے گیا تھا جب سمجھ نہیں آئی تو واپس آ گیا۔۔

وہ اسکے ساتھ چلتا ہوا بول رہا تھا۔

جبکہ ہیر متحیر سی اسکے ساتھ چل رہی تھی

وہ بہت حیرت زدہ تھی اسے دیکھ کر۔۔

وہ اسکا سامان گاڑی میں رکھتا مسکرایا تھا اسکی پوری کھلی آنکھوں اور کھلے ہونٹوں پر وہ شاید منہ بند کرنا بھول چکی تھی۔

مس ہیر آپ نا اتنا حیران ناہوں میں بزنس کلاس کا سٹوڈینٹ ہوں چھٹیاں تھیں تو سوچا بزنس کا عملی تجربہ کیا جائے اور میں چلا گیا اپنے کزن کا بزبس دیکھنے کے وہ مجھے کہہ بھی رہے تھے۔۔

وہ گاڑی ڈرائیو کرتا بہت خوش اخلاقی سے اسے بتا رہا تھا۔

شکر ہے ہیر نے آنکھیں اور منہ تو بند کیا تھا۔

وہ بہت اشتیاق سے باہر دوڑتے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔

اونچے اونچے کھجور کے درخت بڑے بڑے ٹیلے وہ بہت محویت سے دیکھ رہی تھی اس نے تو کبھی سوچا بھی نا تھا وہ شہر سے باہر جائے گی لیکن قسمت اسے ایک خوبصورت ملک لے آئی تھی۔۔

کولڈ کافی لو گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گاڑی روکتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

کولڈ کافی۔

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

ہمم بیٹھو لے کر آتا ہوں ویٹ ٹو منٹ۔۔

اس سے کہتا وہ ایک بہت بڑے ہوٹل کے اندر چلا گیا تھا۔

وہ وہاں کے خوبصورت لوگوں کو بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔

لیکن سردار غاذان تو سب سے الگ ہیں ان جیسا تو یہاں کیا پورے پاکستان میں نہیں ہو گا۔

دوپٹہ سر پر ٹھیک سے لیتی وہ سنجیدگی سے خود سے بولی تھی۔

افففف اب میں کب انہیں دیکھوں گئی۔

وہ پریشان ہوئی تھی۔

تمہاری کولڈ کافی۔

وہ گاڑی میں بیٹھتا اسکی طرف بڑا سا پلاسٹک کا مگ بڑھائے ہوئے بولا تھا۔

وہ چونک کر اسے دیکھتی ہوئی اسکے ہاتھ سے کافی پکڑ گئی۔

اسے اسکی موجودگی کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مصر کے مشہور شہر cairo میں رہتے تھے وہاں کی ہی یونی میں اسکا ایڈمشن ہوا تھا۔۔

گاڑی ایک بہت خوبصورت سے بڑے سے گھر کے آگے رکی تھی۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی اسکی تقلید میں گاڑی سے اتری تھی۔

یہ ہے ہمارا سویٹ ہوم۔

وہ اسے ایک بڑے سے سفید دروازے کی جانب لے کر چلتا ہوا بتا رہا تھا۔

وہ نروس سی انگلیاں مڑوڑتی ہوئی چل رہی تھی۔

ٹن ٹن۔۔۔

وہ شاید گھنٹی پر ہاتھ رکھ کر ہٹانا بھول چکا تھا۔۔

وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی بہت رونق تھی انکے سوسائٹی میں، بازار لگے ہوئے تھے ایک ساتھ جڑے گھر وہ بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہے تم بہرے ہو تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ سب بہرے ہی ہوں گئے۔

ایک خوبصورت سی اونچی لمبی لڑکی اس پر چڑ دوڑی تھی۔

میں تو بہرہ ہوں لیکن تم بہری ہونے کے ساتھ اندھی بھی ہو دیکھ نہیں رہی میرے ساتھ مہمان ہیں لیکن تم نا بنا ادھر ادھر دیکھے بس شروع ہو جایا کرو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس پر مصنوعی غصہ جھاڑتا اسے اندر لے آیا تھا۔۔

وہ لڑکی اسے غور سے دیکھتی اسکی طرف ہاتھ بڑھا گئی۔

ہائے ایم فبیہا اور تم۔۔

وہ لڑکی مسکرا کر اپنا تعارف کرواتی اب اس سے اسکا نام جاننا چاہ رہی تھی پھپھو نے بتایا تو تھا لیکن وہ بھول چکی تھی۔

ہیر رضا۔

اسکا ہاتھ تھامتی وہ شرمیلے لہجے میں بولی تھی۔

واوا بہت خوبصورت نیم ہے آپکا۔

وہ اسے ایک بہت بڑے گول ہال میں لے آئے تھے وہاں اتنے سارے لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر وہ سخت نروس ہوئی تھی۔

وہاں تین عورتیں ایک لڑکی تھی۔۔

وہ اب اپنی باتیں ترک کیے اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔۔

رائنہ ایک دم سے اسکی طرف آئی تھی۔

اس نے ہیر کو غور سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو ریڈ لمبی قمیض کے نیچے سلور کلر کا تنگ پجامہ پہنے ریڈ سلور گوٹے والا دوپٹہ بہت اچھے سے اوڑھے سر جھکائے کھڑی تھی۔

انہیں وہ بہت الگ سی لگی تھی۔

کیس ہو بیٹا کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی سفر میں۔۔۔

رائنہ اسکے ہاتھ تھامتی خوش اخلاقی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ جواباً انہیں دیکھتی سر نفی میں ہلا گئی۔

سب سے تعارف میں تمہارا رات کے کھانے پر کرواوں گئی پہلے فریش ہو جاو اور تھوڑا آوام کر لو بیٹا۔

رائنہ نے اسکے تھکے سے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

وہ سر ہلا گئی۔

رائنہ اسکا ہاتھ تھامتی اسے لیے بڑے سے کوریڈور کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ان دو عورتوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

جگہ کہاں تھی گھر میں جو رائنہ نے وہاں سے کسی کو بلا والیا۔

عاجلہ خاتون نے عائفہ خاتون سے تیکھے لہجے میں کہا۔

وہ غاذان کے کمرے میں ٹھہرے گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عائفہ نے دوبارہ سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے انہیں ٹھنڈا کیا۔

غاذان کے کمرے میں ارے وہ کب کسی کو اپنے کمرے میں ٹھہرنے دیتا ہے۔

عاجلہ نے حیرت سے پوچھا۔

رائنہ پھپھو کہہ رہیں تھیں کہ اسے غاذان کے کمرے میں ہی ٹھہرائیں گئی کہ وہ زیادہ عرصہ رہے گئی تو کپ وئی مہمان آگیا تو تکلیف نا ہو۔

شہنام نے ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے انہیں بتایا۔

اور جب غاذان آئے گا پھر وہ تو چکر لگاتا رہتا ہے نا۔

عاجلہ کو شاید اس لڑکی کی موجودگی بھائی نہیں تھی۔

تو پھر کچھ اور بندوبست ہو جائے آپ پریشان نا ہوں۔۔

فبیہا نے کانوں میں ہینڈ فری ٹھونستے ہوئے انہیں بتایا۔

لو بھلا میں تو کبھی کسی کو غاذان کے کمرے میں قدم نہیں رکھنے دیتی اور رائنہ نے غاذان کا کمرہ ہی اٹھا کر اس پرائی لڑکی کو دے دیا پتا ہے کتنا کانشنش رہتا ہے اپنی چیزوں کو لے کر۔۔

عاجلہ کو تو اس لڑکی کا غاذان کے کمرے میں ٹھہرنا کسی صورت نہیں بھایا تھا کہ غاذان انہیں بہت لاڈلا تھا وہ اسے شہنام سے بھر کر محبت دیتی تھیں وہ تو شہنام کو نہیں گھسنے دیتی تھی پھر یہ کہاں سے آگئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ کمرہ آج سے تمہارا ہے وہ واش روم ہے وہ سٹڈی روم اور وہ ڈریسنگ روم۔۔

اسے اچھی طرح سے کمرے کے بارے میں گائیڈ کرتی وہ آخر میں اسکا سر چوم گئیں آخر کو وہ ان کے بیٹے سے منسوب تھی تو پھر وہ کیوں نا انہیں اچھی لگتی۔

ہیر نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

نہالو اور چینج کر کے سو جاو اس سے زہن اور جسم ریلکس ہو گا شام کو ملتے ہیں۔

اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر کہتی وہ کمرے سے نکل گئیں۔

پیچھے وہ حیرت زدہ تھی اسے یقین نا تھا کہ وہ اتنی اچھی ہوں گئی۔

وہ ایک نظر پورے کمرے میں دوڑاتی ہوئی ٹھٹھکی تھی۔

سامنے ہی بڑی سے دیوار پر اسکی ان لارج پک لگی ہوئی تھی۔

وی تصویر شاید یونی کے زمانے کی تھی تب اسا چہرہ کلین شیو تھا اب تو اسکی بیئرڈ تھی،

وہ گاڑی کے ساتھ کھڑا کان سے فون لگائے کھڑا تھا وہ شاید اپنے دھیان میں تھا یہ تصویر شاید کسی نے اسکی بے خبری میں کھینچی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہونٹوں پر ہلکی مسکان فل بلیک سوٹ میں کف کہنیوں تک موڑے، مضبوط کلائی پر وہی براون واچ وہ واچ شاید خاص تھی کیونکہ وہ واچ ہمیشہ اسکی کلائی میں سجی رہی تھی۔

وہ تصویر انتہا سے زیادہ خوبصورت تھی اسے اس کمرے میں وہ نایاب لگی تھی بے ساختہ وہ بیڈ پر چڑھ کر اس تصویر کے پاس آئی تھی۔

وہ دھڑکتے دل سرخ چہرے سے اب بہت پاس سے اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی لیکن چھونے کی جرات نہیں ہوئی تھی اسکی۔

سرخ چہرے سے وہ واش روم کی طرف بھاگ گئی تھی۔

مہرینہ سوئمنگ پول میں پیر ڈبوئے بیٹھی ہوئی تھی۔

چہرے پر بوریت والے تاثرات تھے کہ آج سب ساتھ والے گاوں میں شادی پر گئے تھے کہ وہاں سہیر خانم کے جگری دوست کی بیٹی کی شادی تھی سوائے تیمور، غاذان اور داور کے سب ہی گئے ہوئے تھے۔

تیمور داور اور سردار غاذان کسی اہم جلسے میں گئے تھے وہاں انکی پریس کانفرنس بھی تھی۔

اس وقت تو اس نے کہہ دیا کہ اسکا من نہیں جانے کا لیکن اب سوچ رہی تھی چلی جاتی تو بوریت تو نا سہنی پڑتی۔

سامنے سے آتے خیام کو دیکھتی وہ چونکی اب چہرے پر بیزاری کی بجائے شرارت والے تاثرات رقم ہو چکے تھے۔

آج ہوٹل جانے کو دل نہیں کر رہا تھا کہ پہلے تو وہاں بیٹھا عزیز وجود اسکی راہ تک رہا ہوتا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن آج کون تھا جو اسکے انتظار میں ہو اسکے لیے کھانا سامنے رکھے اسکا انتظار کر رہا ہو۔

وہ حقیقتاً بہت اداس ہو چکا تھا ہیر کو مصر بھیج کر۔۔

افففف میں کیسے رہوں گا۔

وہ پریشانی سے سوچتا رکا تھا۔

جب ایک بازو سرعت سے اسکے سامنے آیا تھا۔

وہ اسے دیکھتا دوسری سائیڈ سے گزرنے لگا تھا جب اس نے شرارت سے پیر اسکے پیر کے آگے کیا تھا وہ اس سب کے لیے تیار نہیں تھا وہ ٹھوکر کھاتا ایک دم سے سوئمنگ پول کے پانی میں گرا تھا یہ سب اچانک سے ہوا تھا۔۔

وہ اسے پانی میں گرتا دیکھ کر زور سے کھلکھلائی تھی۔

اب آیا مزہ اور شکایت لگاو میری سردار سے۔۔

وہ بہت مزے سے اسے ہاتھ پاوں مارتا دیکھ کر چلائی تھی۔

وہ شاید جانتی نہیں تھی کہ اسے تیرنا نہیں آتا تھا جبکہ وہ پول کافی گہرا اور بڑا تھا۔

پانی اسکی آنکھوں ناک اور منہ میں گھسنے لگا تھا۔

وہ ہاتھ پیر مارتا ہوا تیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن وہ ہنوز نیچے ہی جا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے پانی میں گھم ہوتا دیکھ کر اسکی مسکراہٹ کو باریک لگا تھا۔

کیا اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔

وہ پانی کی طرف جھکتی ہوئی پریشانی سے بڑبڑائی تھی۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی لیکن جب وہ پوری طرح پانی میں ڈوب گیا،

تو

وہ ایک دم سے پانی میں چھلانگ لگا چکی تھی۔

وہ کتنی اچھی تیرک تھی یہ اسکے تیرنے سے پتا لگ رہا تھا۔

وہ پانی کے اندر جاتی اسے ڈھونڈنے لگی تھی لیکن وہ نہیں مل رہا تھا۔

وہ تیزی سے اس سمت آئی تھی جہاں پانی کی لہریں سی بہہ رہیں تھیں وہ پانی کی نیچلی سطح سے لگتا جا رہا تھا جب مہرینہ نے تیزی سے اسکی شرٹ کھینچی تھی۔

وہ چاہے عمر سے اس سے چھوٹا تھا لیکن تھا تو ایک مرد وہ اس سے سنبھالے نہیں جا رہا تھا بہت مشکل سے اس نے اسے کمر سے پکڑ کر اوپر کھینچا تھا وہ گہرے گہرے سانس لیتی اسے لیے تیرنے لگی تھی اسکا پلین اسی پر ہیٹ بھاری پڑنے لگا تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ عاجلہ بھابھی ہیں میری بڑی بھابھی یہ عائفہ ہیں میری چھوٹی بھابھی عاجلہ بھابھی کے دو بچے ہیں بیٹا شہنام، اور بیٹی عمائمہ، عائفہ بھابھی کی بھی ایک بیٹی ہے فبیہا اور چھوٹا شایان ہے میرے دونوں بھائی یونس اور یوسف اپنا کاربور کرتے ہیں اور ہم بہت اچھی خوش حال زندگی گزار رہے ہیں میں یونی میں لیکچرار ہوں وہی پر تمہارا ایڈمشن کروایا ہے۔۔

وہ سب کا کھانے پر اس سے تعارف کروا رہیں تھیں۔

وہ سب سے دھیمی مسکان سے ملتی ہوئی چیئر پر بیٹھی تھی۔

وہ اس وقت نیلے سوٹ میں تھی چادر بہت مضبوطی سے اپنے گرد اوڑھے ہوئے تھی۔

وہ اسکی پلیٹ میں چکن بریانی ڈالتی اسے کھانے کا اشارا کرتی خود بھی کھانے لگیں تھیں۔

اسے شرم آرہی تھی سب کے سامنے یوں کھانے میں لیکن کھانا تو تھا ورنہ وہ پتا نہیں کیا سوچتے۔

وہ آہستہ آہستہ لقمے لینے لگی تھی۔

باقی سب خاموشی سے کھانا سے کھا رہے تھے کہ کھانے کے دوران باتیں نہیں کی جاتیں تھیں۔

وہ بہت مشکل سے اسے کنارے پر لائی تھی وہ کنارے پر ہاتھ جمائے زور زور سے بکھانس رہا تھا وہ اگر خود بھی زرا ہاتھ پیر نا چلاتا تو مہرینہ اسے کبھی باہر نہیں نکال سکتی تھی۔

مہرینہ اسکی پیٹھ پر تھپر مار رہی تھی وہ سر جھکائے کھانس رہا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کالے لمبے بالوں کو سفید پونی میں جھکڑے سفید ہی سوٹ پر بلیک کوٹ پہنے وہ یونی داخل ہوئی تھی۔

یونی کئی حاطوں پر تھی۔

وہ حیرے سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی چہرہ پر دباد باجوش سا تھا کالی آنکھوں میں چمک لیے وہ شہنام کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

شہنام کی کافی لڑکے لڑکوں سے دوستی تھی سب سے ہاتھ ملاتا وہ آگے بڑھ رہا تھا کئی نے واسے ہیر کے ساتھ فیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں معنی خیز اشارے بھی کیے تھے۔

جنہیں وہ سرعت سے اگنور کر گیا۔۔

ہیر کو اسکی کلاس میں چھوڑ کر وہ اپنے بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا۔۔

ہیر کا سب کلاس نے خوش امدید کیا تھا۔

وہ دھیمی مسکان سجائے سب سے ہاتھ ملا کر ملی تھی۔۔

یونی میں اسکا بہت دل لگ گیا تھا وہاں کوئی اس طنز سے نہیں دیکھتا تھا کوئی اسکی غریبی کا مزاق اوڑانے والا نہیں تھا۔

اسے یہاں آئے دس دن ہو چکے تھے خیام سے وہ روز بات کرتی تھی لیکن سردار سے وہ نا بات کر سکی نا اسے دیکھ سکی

۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موبائیل اسے رائنہ نے لاکر دیا تھا اقرسم بھی ڈال دی تھی وہ اسکا بہت خیال رکھتی تھیں انہیں دیکھ کر اسے اپنی ف اپنے کام سے مطلب رکھتے تھے بس عاجلہ کا رویہ تھا اس سے اکھڑا پتا نہیں کیوں وہ سمجھ نا سکی تھی۔۔اکھڑا

ریاض خانم نے چونک کر بی ٹی کو دیکھا۔۔

کہاں گئی ہے تمہاری خالہ۔

اس نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے دوبارہ سے پوچھا۔

اپنے میکے۔۔

وہ موبائل ہر انگلی چلاتی انہیں لاپرواہی سے جواب دے گئی۔

وہ ہونٹ بھینچے ساکت بیٹھے رہ گئے۔

کیا ہوا ڈیڈ برا لگ رہا ہے آپ کا دل نہیں لگ رہا اپنی سیکنڈ بیوی کے بغیر۔

وہ انہیں خاموش بیٹھا دیکھ کر طنز سے پوچھ رہی تھی۔

جواباً وہ اسے سپاٹ نظروں سے دیکھتے اٹھ کر کمرے کی طرف چلے گئے۔

وہ موبائیل گود میں رکھے انہیں جاتا دیکھتی رہی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نع ڈیڈ آپکے دل میں کسی دوسری عورت کے لیے فلنگ میں نہیں جاگنے دوں گئی سمجھے آپ وہ اب میکے میں ہی رہے تو یہی بہتر ہو گا اسکے لیے۔

وہ تیکھے لب و لہجے میں سوچتی ہوئی اٹھی تھی۔

ایک اس دن سے اسے یی ٹینشن تھی کہ وہ ہیر چلی کہاں گئی مہرینہ نے طھی اسے نہیں بتایا تھا کیا اسے کہی سردار نے چھپادیا ہے۔

وہ کمرے کی طرف جاتی سوچ رہی تھی۔

کچھ بھی ہو مجھے پتا لگانا ہے وہ ہیر کہاں ہے۔

سپاٹ نظروں سے اپنے کمرے میں سجی سردر غاذان کی تصویر دیکھتی وہ خود سے بولی تھی۔

پورا کمرہ سردار غاذان کی پکس سے سجا ہوا تھا

وہ اسے جنون کی حد تک چاہتی تھی وہ اسے کدی کو آسانی سے چھیننے تو دینے والی نہیں تھی۔

]

تم ٹھیک ہو۔۔

پول کے اوپر چھلانگ لگا کر چڑتے خیام سے وہ پریشانی سے بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواباً ہونٹ بھینچے شرٹ نچوڑنے لگا۔

مہرینہ نے ہونٹ بھینچے۔۔

دیکھو میرا کوئی قصور نہیں مجھے کیا پتا تھا تمہیں تیرنا نہیں آتا،

اور خبر دار اگر سردار کو بتایا تو مار مار کر بینگن کا بھرتا بنا دوں گئی سمجھے میسنے کہی کے۔۔

وہ اسکے سامنے آتی تیکھے لب و لہجے میں اس وارن کر رہی تھی۔

وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتا آگے بڑھا تھا۔

یہ تم ایٹیوڈ کسے دیکھا رہے ہو میں مالکن ہوں اور تم ملازم پھر یہ آنکھوں میں غصہ لیے مجھے گھور کیوں رہے ہو تمہیں تو میرا لاکھ کڑوڑ بار شکریہ ادا کرنا چاہیئے میں نے تمہیں پانی سے باہر نکالا ہے ورنہ اب تک تو تمہاری روح بھی پرواز کر چکی ہوتی اور تم ہو کہ آنکھیں دیکھا رہے ہو کہ تمہاری موٹی آنکھیں ہیں اور مہرینہ بے چادری کی تو چھوٹی ہیں۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر جمائے بہت تیکھے لہجے میں اس سے لڑائی کے موڈ میں تھی۔

شکریہ ادا کیسا دھکا بھی تو مالکن نے دیا تھا نا۔

خاموش نظروں سے اسے دیکھتا وہ سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں رکا نہیں تھا۔

اکڑ دیکھو زرا آیا بڑا نواب کہی کا ناہی نکالتی تو اچھا تھا کونسا کسی کو پتا لگنا تھا ایویں بچا لیا۔

وہ پانی سے شرابور کپڑے دیکھتی ہوئی تاسف سے بولی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لمبے کالے بالوں کو سفید پونی میں جھکڑے سفید ہی سوٹ پر بلیک کوٹ پہنے وہ یونی داخل ہوئی تھی۔

یونی کئی حاطوں پر مشتعمل تھی۔

وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی چہرہ پر دباد باسا جوش تھا کالی آنکھوں میں چمک لیے وہ شہنام کے ساتھ اپنے ڈیپارمنٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

شہنام کی کافی لڑکے لڑکیوں سے دوستی تھی سب سے ہاتھ ملاتا وہ آگے بڑھ رہا تھا کئی نے تو اسے ہیر کے ساتھ دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں معنی خیز اشارے بھی کر دیئے تھے۔

جنہیں وہ سرعت سے اگنور کر گیا تھا۔

ہیر کو اسکی کلاس میں چھوڑ کر وہ اپنے بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا۔۔

ہیر کا سب کلاس نے خوش امدید کیا تھا۔

وہ دھیمی مسکان سجائے سب سے ہاتھ ملا کر ملی تھی۔۔

یونی میں اسکا بہت دل لگ گیا تھا وہاں کوئی اسے طنز سے نہیں دیکھتا تھا کوئی اسکی غریبی کا مزاق اوڑانے والا نہیں تھا۔

اسے یہاں آئے دس دن ہو چکے تھے خیام سے وہ روز بات کرتی تھی لیکن سردار سے وہ نا بات کر سکی نا انہیں دیکھ سکی دل میں انہیں دیکھنے کی حسرت زور پکڑ چکی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رائنہ نے اسے موبائیل لا کر دیا تھا اور سم بھی ڈال دی تھی وہ اسکا بہت خیال رکھتی تھیں انہیں دیکھ کر اسے اپنی نائلہ چچی یاد آجاتی تھی۔

باقی لوگ اپنے کام سے مطلب رکھتے تھے بس عاجلہ کا رویہ اس سے کچھ اکھڑا سا تھا۔

ریاض خانم نے چونک کر بیٹی کو دیکھا۔۔

جوانکی بات کا جواب دے کر دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

کہاں گئی ہے تمہاری خالہ۔

اس نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے دوبارہ سے پوچھا۔

اپنے میکے۔۔۔۔۔۔

وہ موبائل پر انگلی چلاتی انہیں لاپرواہی سے جواب دے گئی تھی۔۔

وہ ہونٹ بھینچے ساکت بیٹھے رہ گئے۔

کیا ہوا ڈیڈ برا لگ رہا ہے آپ کا دل نہیں لگ رہا اپنی سیکنڈ وائف کے بغیر۔

وہ انہیں خاموش بیٹھا دیکھ کر طنز سے پوچھ رہی تھی۔

جواباً وہ اسے سپاٹ نظروں سے دیکھتے اٹھ کر کمرے کی طرف چلے گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ موو بائیل گود میں رکھے انہیں جاتا دیکھتی رہی۔

نو ڈیڈ آپکے دل میں کسی دوسری عورت کے لیے فلنگ نہیں جاگنے دوں گئی سمجھے آپ وہ اب میکے میں ہی رہے تو یہی بہتر ہو گا اسکے لیے۔

وہ تیکھے لب و لہجے میں سوچتی ہوئی اٹھی تھی۔

ایک اس دن سے اسے یہی ٹینشن تھی کہ وہ ہیر آخر چلی کہاں گئی ہے مہرینہ نے ابھی اسے نہیں بتایا تھا کیا اسے کہی سردار نے چھپا دیا تھا۔

وہ کمرے کی طرف جاتی سوچ رہی تھی۔

کچھ بھی ہو مجھے پتا لگانا ہے وہ ہیر کہاں ہے۔

سپاٹ نظروں سے اپنے کمرے میں سجی سردار غاذان کی تصویر دیکھتی وہ خود سے بولی تھی۔

پورا کمرہ سردار غاذان کی پکس سے سجا ہوا تھا۔

وہ اسے جنون کی حد تک چاہتی تھی وہ اسے کسی اور کو آسانی سے چھیننے تو دینے والی نہیں تھی۔

مہرینہ کو گلابی سوٹ پہنا وا کر کندھوں سے نیچے آتے بالوں کا ڈفرنٹ سا سٹائل بنوایا گیا تھا کہ اسیر اپنے والدین کے ساتھ اسے دیکھنے آنے والا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہونٹ بھینچے ہوئے تھی غصہ تو اتنا آرہا تھا کہ بس،

لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھی کہ آج سہیر خانم اور سردار اغاذان گھر پر ہی تھے۔۔

میں کوئی جانور ہوں جسے جہاں دل کیا ہانک دیا میری تو مرضی ہی نہیں پوچھی گئی میں کیوں کروں اس سے شادی۔۔

وہ غصے سے سوچ رہی تھی وہ خوبصورت بہت لگ رہی تھی کہ وہ عموماً گھر پر رف سے خلیے میں ہی رہتی تھی۔۔

اور کل بھی تو فنکشن تھا سردار اور شائنہ کی رنگیجمنٹ تقریب تھی۔۔

سہیر کے آتے ہی گھر میں چہل قدمی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔۔

اسکی آو بھگت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی گئی تھی۔

وہ ایک خوبرو نوجوان تھا جو شاید غاذان سے دو تین سال چھوٹا ہی تھا لیکن دونوں کی دوستی میں کوئی کمی نہیں تھی۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد مہرینہ کو اسکے سامنے لایا گیا تھا۔

سہیر خانم اور دوسرے مرد اٹھ کر ایک طرف چلے گئے تھے۔۔

اب صرف خواتیں، اسیر کی والدہ، اسیر اور سردار غاذان وہاں موجود تھے۔

اسیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

وہ اسکے دیکھنے پر جواباً پورے دانتوں کی نمائش کر گئی تھی۔

اسیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو سردار کے دیکھنے پر پھر سے سر جھکا گئی تھی۔

اسکے دانت کافی بڑے تھے تصویر میں تو وہ اندر تھے اب اونچے دانت کہاں سے آ گئے تھے اسکے۔

اسیر حیرت زدہ تھا نقلی کی طرف تو اسکا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔

بیٹا پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔

اسیر کی والدہ نے شفیق مسکان سے اس سے پوچھا تھا۔

جی بہت اچھی جا رہی ہے۔

نہایت باریک آواز میں وہ بولی تھی سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔

مسز عیسیٰ نے چونک کر اسے دیکھا انہیں وہ کچھ خاص اچھی نہیں لگی تھی شاید پک میں فلٹرز یوز کیے ہوئے تھے اس نے۔۔

انہوں نے بیٹے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارا کیا تھا گھر والے انجان تھے اس کے کارنامے کے بارے میں اگر پتا ہوتا تو سہیر خانم اسکی چمڑی نا اڈھیڑ دیتے۔۔

اسیر نے انہیں ریلکس رہنے کا اشارا کیا تھا۔۔

آپکی ہابیز کیا کیا ہیں۔

وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی لیٹنا سونا کھانا پینا اور روز شاپنگ پر جانا دوستوں سے گھنٹوں باتیں کرنا سارا دن موبائل یوز کرنا اور لوگوں سے جیلس ہونا میری کوئی زیادہ ہابیز نہیں ہیں۔۔

وہ دونوں ماں بیٹا اسکے کافی قریب بیٹھے ہوئے تھے جبکہ باقی سامنے والے صوفے پر تھے فاصلہ زیادہ تھا اور وہ کچھ بول بھی باریک سی آواز میں رہی تھی تو انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ انکی بیٹی کیا بول رہی ہے انہیں یہی لگ رہا تھا کہ انکی بیٹی شرماشرما کر انکی باتوں کے جواب دے رہی ہے۔

اسکی ہابیز ان ماں بیٹے کے چھکے چھڑا گئیں تھیں۔

گردن پر خارش کرتی وہ مسکرادی۔

باقی وقت وہ دونوں ماں بیٹا خاموش ہی رہے جبکہ اسیر کی شکایتی نظریں سردار غاذان پر تھیں جو کسی فائیل پر سائن کر کے پاس کھڑے ملازم کو پکڑا رہا تھا۔

وہ ان سے بات کر رہا تھا جب اسکا فون رنگ ہوا تھا۔

نمبر دیکھ کر ان سے ایکسیوز کرتا وہ تھوڑا دور کھڑا ہوا تھا اگلے بندے کی بات سنتا وہ چونکا تھا۔۔

آئی ول کم،

اس نے کہتے ہی فون بند کر دیا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لفٹ میں کھڑی وہ گہرے گہرے سانس لینے لگے تھے تین چار لوگ تھے جو تیسری منزل پر اتر چکے تھے اب وہ اکیلی تھی۔

کیونکہ اسے پانچویں منزل پر جانا تھا سیڑیاں چڑنا مشکل تھیں تو وہ خود میں ہمت مجتمہ کرتی آج لفٹ میں داخل ہو ہی گئی تھی۔

چہرہ پیسینے کے قطروں سے چمکنے لگا تھا۔

اس نے سرعت سے دیوار تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ گر چکی تھی نیچے شاید لفٹ میں کوئی مسلہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک جھٹکے سے رک چکی تھی۔

خیام۔۔۔

وہ ہانپتے ہوئے چلائی تھی۔۔

سردار!

وہ نیچے گری کھینچ کھینچ کر سانس لیتی اسے پکارنے لگی تھی۔

سردار غاذان۔

دھیمے سے اسکا نام اسکے لبوں سے نکلا تھا اسکے بعد اسکے منہ سے کچھ نہیں نکلا تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن ہونٹ ابھی بھی کانپ رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا!

شہنام سنتا ہی سیڑیوں کی طرف بھاگا تھا۔

انتظامیہ نے لفٹ ٹھیک کرنے والے کو اسی وقت بلوالیا تھا۔

لفٹ ٹھیک ہوتے ہی چوتھی منزل پر کھول لی گئی تھی۔

اس سب میں آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت لگ چکا تھا۔

لفٹ جب کھلی تو شہنام ایک دم ساکت ہوا تھا۔

وہ نیم واہونٹوں لیے ہوش و خرد سے بیگانہ تھی۔۔

ہیر،۔۔۔

وہ سرعت سے اسکی طرف لپکا تھا۔

باہر کافی بھیڑ جمع تھی۔

وہ اسے بانہوں میں لیتا لفٹ کا بٹن دبا گیا اب لفٹ تیزی سے نیچے آنے لگی تھی۔۔

وہ ہیر کو پاس ہی بہت بڑے ہسپٹل لے آیا تھا۔

جنہوں نے فوراً اسے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کیا تھا۔۔

ہیر کو ایکسیجن ماسک لگا دیا گیا تھا ڈاکٹر اسکی کنڈیشن سیریس بتا رہے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شہنام نے پھپھو اور سردار غاذان کو فون کر دیا تھا۔

رائنہ تو اسی وقت بھاگتی چلی آئیں تھیں۔

وہ ہیر کے لیے پریشان تھی اور دل سے اسکے لیے دعا گو بھی تھیں۔

وہ اپنے پرائیوٹ ہیلی کاپٹر سے ڈیڈھ گھنٹے میں مصر تھا۔

دو آدمی اسکے پیچھے اسکے قدموں کا ساتھ دینے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ناکام ثابت ہو رہے تھے اسکے قدموں میں بجلی سی تیزی تھی۔۔

ہسپٹل پہنچنے میں اسے آدھا گھنٹہ لگا تھا۔۔

وہ ایک لمبی راہداری کی طرف بڑھا تھا لوگ مڑ مڑ کر اس شاندار شخص کو دیکھ رہے تھے،

جو بلیک شلوار قمیض پر ہاف وائٹ چادر کندھے پر رکھے واقعی کسی ریاست کا شہزادہ لگتا تھا۔

شہنام اسے دیکھتا بھاگ کر اسکے قریب آتا اسے ساری بات بتانے لگا تھا۔

شہنام میں نے اسکی زمے داری تمہیں سونپی تھی۔

وہ اسے سنجیدگی سے دیکھتا فقط یہی بولا تھا۔

شہنام نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھائی وہ!

اسکے سنگین تاثرات دیکھ کر وہ ہکلا کر رہ گیا تھا۔

رائنہ نے اسکے ہاتھ تھام کر اسے ریلکس رہنے کا اشارا کیا تھا۔

جبکہ اسکی نظریں شیشے کے پار اس وجود پر تھیں وہ لڑکی زندگی کو کب صحیح طریقے سے سروائیو کر سکے گئی اس نے اسے یہاں بھیجھا ہی تو اس لیے تھا کہ وہ لڑکی سکیور رہے گئی اپنی زندگی کو اپنے حساب سے جیئے گئی لیکن جو مشکلات انسان کے مقدر میں لکھیں ہیں وہ تو مل کر رہیں گئی ناوہ کیا جانے ابھی اس نازک وجود نے کیا کیا سہنا تھا۔

ہیر!

اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ خیال کا ہی گھما کرتی پھر سے آنکھیں موندنے لگی تھی جب سردار کی آواز اسے گماں سے یقین میں لے آئی تھی۔

ہیر کی آنکھیں حیرت سے اس شخص کو دیکھ رہیں تھی جو اسے اس لفٹ میں سب سے زیادہ یاد آیا تھا جسے وہ یہاں ایکسیپٹ نہیں کر سکتی تھی۔

اسے خود پر جھکا دیکھ کر اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

ہیر تم ٹھیک ہو۔

کرسی اسکے بیڈ کے قریب کھینچتا وہ نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنسوں بھری آنکھوں سے سر تیزی سے نفی میں ہلا گئی۔

کہی درد ہے۔

وہ پوچھ رہا تھا۔

نہیں!

وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

ڈر لگ رہا ہے۔

اسکے دھیمے گھمبیر لہجے پر وہ سر ہاں میں ہلا گئی کہ اسے وہ بند لفٹ پھر سے یاد آنے لگی تھی ایسا لگ رہا تھا اسکی سانسیں پھر سے بند ہو جائیں گئیں۔

ہیر ڈر کیسا میں ہوں نا یہاں اور اس لفٹ سے تم باہر بھی تو آ گئی ہو۔

وہ اسکے ہاتھ کی پشت تھپکتا ہوا اسے ریلکس کر رہا تھا۔

آپ چلیں جائیں گئے۔

وہ بھرائے لہجے میں اپنے ڈر کو زبان دے رہی تھی۔

ہمم!

اس نے سر ہلایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں تیرتے آنسو بن پار کر آئے تھے۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔

یہاں دل نہیں لگ رہا۔

وہ یقین سے پوچھ رہا تھا۔

وہ زور زور سے سر ثبات میں ہلانے لگی تھی جس پر وہ مسکرا دیا۔

اسکے خوبصورت دانت آج بہت واضع دیکھے تھے اس نے وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھنے لگی کہ پلیکں جھپکنے سے وہ کہی غائب نا ہو جائے۔۔

ہیر دل تو لگانا پڑے گا نا دوستیں بناو گھومو پھرو لائف کو انجوائے کرو،

ہیر یہی عمر ہے ہنسنے کھیلنے کی۔

وہ بہت سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

مجھے یہاں کی مقامی زبان نہیں آتی تو پھر میں کیسے کسی کو اپنی دوست بناوں۔

وہ بے بسی سے بولی تھی۔

کیا شہنام نے تمہارا لنگوئج کورس میں ایڈمشن نہیں کروایا۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

آپ چلیں جائیں گئے۔

وہ پھر سے پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ جواباً خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جیسے اسکے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہ رہا ہو۔۔

ہیر کا دل اسکی محویت پر لرزنے لگا تھا۔

ہیر تمہیں یہاں دو سال اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنی پڑے گئی اپنی پرسنلٹی گروم کرنی ہو گئی خود میں ہمت پیدا کرنی ہو گئی پھر ہی تم دنیا کا مقابلہ کر سکو گئی۔

اسکے بکھرے بالوں کو الجھن سے دیکھتا وہ بولا تھا۔

جب تمہاری چھٹیاں ہوا کریں گئی تم پاکستان آنا کرنا اپنے دن خیام کے ساتھ ہنسی خوشی سے گزارانا۔

وہ اسے سمجھاتا ہوا اٹھا تھا کہ اسے واپس جانا تھا آج اسکی منگنی کی تقریب تھی لیکن وہ لڑکی تھی کہ بچہ بنی ہوئی تھی۔

شہنام آج سے تمہارا بہت خیال رکھے گا ہیر اور تمہیں خود بھی اپنا خیال رکھنا ہے انڈر سٹینڈ اب مجھے چلنا ہو گا اٹس امپورٹنٹ او کے اللہ خافظ۔

اسکے سر پر پیار دے کر وہ کہتا ہوا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا جبکہ اسکی خالی ویران آنکھیں مایوس سی خالی کمرے کو دیکھنے لگیں تھیں کچھ دیر پہلے اسے اس کمرے میں زندگی سی دوڑتی نظر آئی تھی لیکن اب زندگی بھی ایک کونے میں کھڑی ویران سی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یار موم اسکا خیال رکھئے گا،

آج انگیجمنٹ سیر منی ہے ڈیڈ نے الگ سے سیاپا ڈالا ہے کرنی پڑے گئی،

انکا ماتھا چومتا وہ کہتا ہوا تیز قدموں سے وہاں سے نکلا تھا جبکہ رائنہ بیٹے کو اللہ کی مان میں دیتی ہیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں۔۔

بابا وہ مصر چلی گئی زرا سوچیں وہاں جا کر وہ پڑھ لکھ کر کچھ بن گئی تو ہمارے مقابلے آجائے گئی بابا کچھ کریں ورنہ میں اپنی جان لے لوں گئیں۔۔

وہ بھاری فینسی سوٹ پر ہلکی سی جیولری پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی ابھی اسے پتا چلا تھا کہ سردار نے ہیر کو مصر بھیج دیا ہے یہی بات اسے جلا کر رکھ گئی تھی آج تک وہ انہیں اپنے مصر والے گھر نہیں لے کر گیا تھا اور وہ لڑکی اتنی اہم تھی کہ اس مصر بھیج دیا۔۔

ریاض کی تسلی پر بھی وہ انگاڑوں پر لوٹتی رہی پیسہ اسکے پاس بے انتہا تھا ایک آدمی کو وہ مصر بھیج چکی تھی ہیر کے پیچھے آخر وہ کب تک اس کمزور لڑکی کو اپنے مقابل دیکھ سکتی تھی۔

ہیر اپنی زندگی کے الٹے دن گننا شروع کر دو تم ابھی جانتی کہاں تھی شائنی کو لیکن اب جان جاو گئی۔۔

دوبارہ سے تیار ہوتی وہ زہریلی سوچ میں گھم تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اوئے۔

خیام حیرت سے پیچھے پلٹا تھا۔

وہ وائٹ فراک کے نیچے ہائی بلیک ہیل پہنے ہوئے تھے بالوں کو کھلا چھوڑ کر آگے ڈالا ہوا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں۔

اسکے سامنے گھومتی وہ آئی برو اچکا کر اس سے سوالیہ پوچھ رہی تھی۔

جی۔۔۔

وہ حیرت سے بولا تھا۔

کیا ہے بٹن بٹن جتنی آنکھیں ہیں اگر بتا دو گئے تو میری تسلی ہو جائے گئی اصل میں میرا ابھی کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے نا بتانے والا خیر تم بتا دو۔۔

وہ بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتی ہوئی بولی تھی۔

استغفراللہ !

وہ بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھا تھا جب مہرینہ نے سرعت سے اسکی کلائی ہاتھ میں پکڑی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بتائے بغیر جانے نہیں دوں گئی سمجھے آخر تم بھول کیوں جاتے ہو میں تمہاری مالکن ہوں میری تو عزت ہی نہیں اس گھر میں۔

وہ اس بار خاصے غصے سے بولی تھی۔

جبکہ خیام نے حیرت سے اپنی کلائی کو دیکھا جو وہ پکڑے اسے گھور رہی تھی۔

یہ کیا ہوا رہا ہے۔۔

سہیر عالم کی پاٹ دار آواز مہرینہ کے چھکے چھڑا گئی تھی وہ بجلی سی تیزی سے اسکی کلائی کو ہاتھ سے آزاد کر چکی تھی۔۔

ہیر چلتی ہوئی ایک دم سے کسی سے ٹکرائی تھی یا شاید کوئی اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا تھا وہ جان نا سکی۔

وہ ایک لڑکا تھا جو بلیک ہڈی پہنے اسے دیکھ رہا تھا آنکھوں میں سرد تاثر لیے وہ ہیر کو دیکھ رہا تھا۔

ہیر سر جھٹکے اسکے قریب سے گزر گئی۔

زندگی تو اب شروع ہوئی ہے ہیر رضا۔

وہ طنز سے مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

بابا وہ۔۔۔۔

اسکے بولنے سے پہلے ہی تھپڑ اسکے گال کی زینت بن چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا۔

شرم نہیں آتی تمہیں یا سب بھول چکی ہو ایک ملازم کا ہاتھ ہاتھوں میں لیے کیا کر رہی تھی گھر میں تمہیں پسند کرنے لڑکے والے آئے ہوئے ہیں، اور تم یہ مشکوک حرکتیں کر رہی ہو اور تم لڑکے ملازم ہو تو ملازم جیسے ہی خواب دیکھنا ورنہ انجام سے آگاہ نہیں ہو تم اپنے۔

آخر میں اسے سپاٹ لہجے میں وارننگ دیتے وہ مہرینہ کی کلائی ہاتھ میں جھکڑتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

مہرینہ سپاٹ نظروں سے باپ کو دیکھتی چلنے لگی تھی پلٹ کر اسے بھی خاموش نظروں سے دیکھا۔

جبکہ خیام کی ساکت نظریں اس پر تھیں۔۔

اسکی سمجھ سے باہر تھے اس محل میں بسنے والے لوگ۔۔

جو اپنی بیٹیوں کے سگے نہیں تھے وہ کسی اور کی بیٹی کی کیا خفاظت کریں گئے اسے ہیر کی بھی ٹینشن لگ گئی تھی۔۔

مہرینہ کی گال پر سرخ نشان اسے بھول نہیں رہا تھا وہ اتنا بیزار ہوا کہ محل سے ہی نکل گیا اسے یہ بھی پوچھنے کا یاد نہیں رہا کہ محل میں فنکشن کیسا ہے آج،

،

READERS CHOICE

ہائے ایم سار یا اینڈ یو۔۔

ہیر نے حیرت سے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا جو اسکی طرف ہاتھ بڑھائے ہوئے تھی وہ لڑکی پاکستان سے تھی آج ہی یہاں آئی تھی اور آج ہی اس سے دوستی کی خواں تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر علی رضا،

ہیر نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام کر اپنا تعارف کروایا۔

واوابیوٹیل فل نیم۔

ساریا خوش اخلاقی سے بولی تھی۔

ہیر مسکرادی۔

کوئی غور سے دیکھتا تو پتا چلتا اسکے مسکرانے سے اسکی بائیں گال پر چھوٹا سا ایک گھڑا نمایا ہوتا تھا۔

ساریا اسکے ساتھ چلتی ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی اس دن ہیر کالج میں بور نہیں ہوئی تھی شہنام نے اسے لنچ کروایا بعد میں ایک بڑے سائز کی آئس کریم دلا کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔۔

یہ تمہارا کیا لگتا ہے۔

ساریا نے لاپرواہی سے پوچھا۔

ریلیٹیو ہیں انہی کے گھر ٹھہری ہوئی ہوں میں۔

آئس کریم شوق سے کھاتی وہ ساریا سے بولی تھی۔

ساریا کی تیز نظریں شہنام کی پشت ہر گئیں تھیں۔

وہ سر ہلا گئی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انٹی چائے۔

ہیر یہ کیا بات ہوئی ابھی تم یونی سے آئی ہو اور ابھی چائے بنانے لگ گئی بیٹا آرام کرتی بن جاتی چائے بھی۔

رائنہ نے خفگی سے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے ٹوکا۔

پلیز انٹی اس وقت کی چائے آپکے لیے میں بنایا کروں گئی اور میں کوئی تھکتی نہیں گاڑی سے آتی ہوں گاڑی پر جاتی ہوں اور وہاں بھی بیٹھی رہتی ہوں تو تھکوں گئی کیسے اور آپکو ایک بات بتاوں آج نامیری ایک بہت پیاری لڑکی سے دوستی ہوئی ہے۔

وہ انکے پاس بیٹھتی ہوئی انہیں اشتیاق سے بتا رہی تھی۔

واواڈیٹس گریٹ، دوست بنانا لیکن اس پر اتنی جلدی اعتماد مت کرنا یہاں کون کس بھیس میں ہے ہیر کوئی پتا نہیں چلتا اس لیے تم بھی احتیاط کرنا۔

چائے ایک سائیڈ پر رکھتی وہ اسے سمجھانے لگیں تھیں۔

انٹی میں احتیاط کروں ڈونٹ وری آپ چائے تو پیئیں نا ٹھنڈی ہو جائے گئی۔

وہ منہ بسورے ان سے بولی تھی۔

اوکے مائے ڈیئر۔

وہ کپ دوبارہ اٹھاتی ہوئیں مسکراتی ہوئی بولیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اچھاایک گھنٹہ ریسٹ کرلو پھر فبیہا کے ساتھ چلی جانا شاپنگ پر آج اسکا ہاف ہے ورنہ وہ فارغ کم ہی ملتی ہے گھر پر۔۔

انہوں نے محبت سے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔

جبکہ انکے پیار دینے پر ہیر کا دل زوروں سے دھڑکا تھا کسی کے دلکش نقوش آنکھوں کے آگے لہرائے تھے۔

وہ نظریں جھکا تیں سر ہاں میں ہلا گئی۔۔

وہ بلیک سوٹ پر ہاف وائٹ واسکٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا وجیہہ نقوش پر سنجیدگی سی تھی دل پتا نہیں کیوں ڈوب سا رہا تھا۔

بیٹا رنگ پہناو۔

تیمور خانم کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ انہیں ایک نظر دیکھتا اپنے پہلو میں بیٹھی شائنہ کو دیکھنے لگا وہ چونکا اور ٹھٹھکا تھا، اسے اسکے چہرے میں کسی اور کی پرچھائی نظر آئے تھی وہ سر جھکائے آنسو کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیر تم ٹھیک ہو !

اسکے ایک دم فکر مندی سے پوچھنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے تیمور ساکت ہوئے تھے جبکہ شائنہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

تینور خانم نے لب بھینچتے ہوئے بیٹے کو تگڑی گھوڑی سے نوازا تھا لیکن وہ انہیں نہیں شائنہ کو دیکھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان تیمور۔۔

تیمور کی سرد آواز پر وہ چونک کر انہیں دیکھتا ایک بار پھر شائنہ کی طرف دیکھنے لگا تھا لیکن شائنہ کو خود کو دیکھتا دیکھ وہ گہری سانس خارج کر گیا تھا۔

ریاض صاحب شدید غصے میں آ چکے تھے

لیکن اس وقت کچھ کر نہیں سکتے تھے کہ انکے بھائی بہن بھی موجود تھے الٹا بے عزتی انکی ہی ہوتی۔۔

شائنہ ریاض،۔۔

شائنہ سنجیدگی سے بولتی سردار کی طرف ہاتھ بڑھا گئی تھی۔

سردار نے لب بھینچ کر اسکی انگلی میں رنگ پہنا دی تھی۔

اسیر نے چونک کر دور کھڑی مہرینہ کو دیکھا۔

وہ لڑکی اُس دن سے کافی مختلف لگی تھی اسے وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھا تھا جو غصے بھری نظروں سے شائنہ کو دیکھ رہی تھی۔

ہیلو مہرینہ۔

وہ سنجیدگی بھری آواز پر انکی طرف متوجہ ہوئی تھی سامنے وہی خوبرو نوجوان کھڑا اسکی طرف بہت غوّر سے دیکھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہائے۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی سنجیدگی سے بولی۔

وہ اسکے دانتوں کو دیکھتا حیران ہوا وہ تو درمیانے تھے لیکن کل تو کافی بڑے تھے۔

وہ دانت میرے اصلی ہیں یہ نقلی ہیں یونو آج مہمان آنے والے تھے نا تو کتنا بری لگتی یوں انکو بڑے بڑے دانت نکال کر ویلکم کرتی

وہ اسکی نظروں کا مطلب سمجھتی سنجیدگی سے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

جبکہ وہ پیچھے کھڑا ہنس دیا تھا۔

وہ لڑکی انوکھی سی تھی جو اسے بھایا بھی تھی۔

ہیر کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ساریا سے وہ کافی کیئر کرتی تھی ہیر کی اسکی پسند ناپسند کا دھیان بھی خوب رکھتی تھی

۔

ساریا نے مسکرا کر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

میں نے تو اپنے سب گھر والوں کو بتا دیا ہے کہ میری یہاں بہت اچھی ایک دوست بھی بن چکی ہے۔

ہیر مسکرائی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم خود بہت اچھی ہو ساری،

وہ نوٹ بک پر کچھ لکھتی ہوئی مسکرا کر بولی تھی۔

ساریا مسکرا دی۔۔

ہیر آگے بڑھ گئی تھی وہ اب واقعی ہی کچھ بن کر ہی جانا جاتی تھی۔

ہیر جیسے ہی اندر آئی سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر وہ حیرت کی زیادتی سے دنگ ہوئی تھی۔

آنکھیں مسلتی وہ اپنے وہم کے گمان میں تھی لیکن وہ حقیقت یناسامنے بیٹھا چائے پیتا اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔

وہ ایک دم سے اسکی طرف آئی تھی۔

آپ سچ میں آئے ہیں۔

وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

ہیر!

اسکی تنبیہہ پر وہ مسکرائی تھی۔

آپ کب آئے اور چائے کس نے بنا کر دی گھر میں تو کوئی نہیں تھا آپ ویٹ کر لیتے میں خود بنا دیتی آپ نے ملازمہ سے کیوں بنوائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے قدموں میں بیٹھی ایک ہی سانس میں بولتی جا رہی تھی۔

جبکہ وہ حیرت سے ہیر کو دیکھ رہا تھا ہیر میں واضع تبدیلی آئی تھی۔

وہ کپ رکھتا ہیر کو سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔

وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی اسکے سامنے اشارا کرنے پر بھی وہ وہی بیٹھی رہی۔

ہیر نیچے نہیں اوپر بیٹھو۔

وہ سنجیدگی سے اسے ٹوک گیا تھا۔

وہ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آیا تھا باقی سب اپنے اپنے کاموں پر تھے رائنہ عاجلہ اور عائفہ کسی کی فوتگی پر گئی ہوئیں تھیں۔

وہ اچانک ہی آیا تھا اسکی موجودگی سے کوئی اگاہ نہیں تھا۔

ہیر سرعت سے اوپر بیٹھی تھی۔۔

وہ چائے پیتا ہیر سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا اٹھا تھا ہیر بھی ایک دم سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہیر یہاں کوئی پرابلم تو نہیں تمہیں یا کسی نے تنگ کیا ہو یا کوئی اور پریشانی۔

وہ اپنے خواب سے پریشان تھا جو اس نے ہیر کے بارے میں دیکھا تھا۔

نہیں تو یہاں سب اچھا ہے آپکے لیے کھانا بناوں۔۔

وہ چہکتے لہجے میں بولتی سردار کو ریلکس کر گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نوا بھی مجھے آدھے گھنٹے تک واپس بھی جانا ہے تم چینج کر آو تمہیں لنچ کروا کر جاوں گا میں۔

پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

ہیر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

ہیر گو۔۔

وہ اسکی محویت پر پریشان ہوا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے غائب ہوئی تھی۔

وہ مسکرادیا اسکی عجلت پر پتا نہیں وہ کیسے یہاں چلا آیا تھا وہ حیران تھا خود پر کہ کیسے ایک برے خواب کو لے کر وہ پریشان ہوتا یہاں چلا یا تھا اپنی لاکھوں کی میٹنگ چھوڑے وہ جانتا تھا تیمور صاحب بہت غصہ ہوں گئے۔

چلیں سردار !

وہ اسکے سامنے آتی ہوں پوچھ رہی تھی یہاں پر اس میں جو نکھار آیا تھا وہ تھا اعتماد۔

چلو۔۔

کہتا ہوا وہ آگے بڑھا تھا۔

ہیر بھی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی۔

وہ بلیک سوٹ پر بلیک ہی ویلوٹ کی کامدار چادر اوڑھے ہوئے تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے ایک خوبصورت ہوٹل لایا تھا جو اوپن تھا وہاں ٹیبل چیئر وسیع گارڈن میں لگیں ہوئیں تھی۔

وہ اشتیاق سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

وہاں بیٹھی کافی لڑکیوں کی نظر اس کے سردار پر تھی۔

اس نے تیوری چڑھائی تھی۔۔

کیا کھاو گئی۔

وہ موبائیل پر سنجیدگی سے کوئی وائس میسج بھیجتا ہیر سے مخاطب تھا۔

کچھ بھی۔

وہ اسے نگاہوں میں سماتی ہوئی بولی تھی۔

ہیر وہ سامنے مینیو کارڈ ہے اس پر اپنی پسند کی ڈش دیکھ کر آرڈر کرو۔

وہ سنجیدگی سے اسے گھورتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے جلدی سے مینیو کارڈ پکڑا ایک دو ڈش اسنے پاس کھڑے ویٹر کو لکھوا دیں۔

میرے لیے اونلی بلیک کافی ود آوٹ شوگر۔

وہ موبائیل رکھتا اپنی طرف سوالیہ دیکھتے ویٹر سے بولا تھا۔

ویٹر سر ہال کر چلا گیا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ اتنی دور سے آئیں ہیں اور صرف کافی ہی پیئیں گئے۔۔

وہ پریشانی سے بولی تھی۔

وہ آنکھیں چھوٹی کیے مسکرایا۔

ہیر میں اس وقت صرف کافی ہی لیتا ہوں ڈونٹ وری تم سٹارٹ کرو۔

وہ ویٹر کی رکھی کافی اٹھاتا دھیمے لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

وہ میکرونی کھاتی اسے بھی دیکھ لیتی۔

ہیر شاپنگ کی تھی اس دن۔

وہ پوچھ رہا تھا تو رائنہ بیگم سے اس نے کہا تھا۔

ہاں کی تھی فبیہا آپی نے کافی ساری شاپنگ کروادی تھی آپ کو پتا ہے میں صبح چار بجے اٹھتی ہوں اپنے کاموں سے فارغ ہوتی میں صبح کی چائے بناتی ہوں دونوں ماموں کو بہت پسند آتی ہے،

اور اوپر جو لاون میں سبزیاں لگائی گیں ہیں انہیں پانی دیتی ہوں پھر پکی ہوئی سبزیاں تارتی ہوں پھر فرش ہو کر چینج کرتی ہوں یونی کے لیے تیار ہوتی ہوں یونی جاتی ہوں وہاں پڑھتی ہوں لنچ کرتی ہوں اور گھر آتی ہوں پھر سوتی ہوں شام کو چائے پیتی ہوں عاجلہ انٹی کا ہاتھ بٹاتی ہوں پھر کھانا کھاتی ہوں دودھ پیتی ہوں اور سو جاتی ہوں بہت بزی روٹین چل رہی ہے آپ پریشان نا ہونا اور خیام سے بھی کہہ دیجئیے گا کہ پریشان نا ہو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایسی سٹارٹ ہوئی تھی کہ پھر رکی نہیں تھی وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو شاید زندگی میں پہلی بار شاید اتنا بولی تھی۔۔۔

وہ سر ہلا گیا لیکن ہیر چپ نہیں ہوئی۔

آپ چلیں جائیں گئے پھر کب آئیں گئے۔

والٹ سے پیسے نکالتے ہاتھ تھمے تھے۔۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بہت ساری کرنسی اسکی طرف بڑھا گیا تھا۔

یہ کس لیے؟؟

وہ لینے سے ہچکچا رہی تھی شاید۔

تمہاری ضرورتوں کے لیے تمہارا بینک کاونٹ کھلواوں گا جب اگلی بار آوں گا تب تک لیے یہ رکھ لو تمہارے کام آئیں گئے۔۔

پیسے زبردستی اسکے ہاتھ میں دیتا وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ہیر نے کرنسی کا بنڈل ہاتھ میں پکڑے اسے دیکھا۔

آج ہی کھلوا دیں نا یہ کہی مجھ سے گھم نا ہو جائیں۔

وہ شاید اسکے ساتھ کچھ اور وقت گزرانے کی خواں تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر اگلی بار جلد آوں گا اور ساتھ خیام کو لاوں گا اب خوش۔

ہمیشہ کی طرح اسکے سر پر ہاتھ رکھے وہ نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

ہیر کی آنکھوں میں نمی سی چمکنے لگی تھی۔

اور ہاں گھر میں کسی کو نہیں بتانا میں آیا تھا ورنہ سب نا ملنے کی شکایت کریں گئے او کے۔

وہ ہنوز اسکے سر پر ہاتھ رکھے بول رہا تھا۔

ہیر سر ہلا گئی۔

آو۔

اس سے کہتا وہ بل کارڈ میں رکھتا ہوا آگے بڑھا تھا۔۔۔

ہیر بیگ لیتی اسکے پیچھے چلنے لگی کہ وہ اسکے ساتھ چلنے کی نہیں اسکے پیچھے چلنے کی خواں تھی۔۔

اسے گھر چھوڑ کر وہ روانہ ہو چکا تھا اپنی منزل کی طرف لیکن دشمن بھی تاک میں تھے۔

مصر میں وہ اس پر حملہ نہیں کر سکتے تھے لیکن اپنی سر زمین میں آج وہ اسے گولیوں سے بھون دینا چاہتے تھے۔

ہیر کا دل گھبرانے لگا تھا کسی چیز میں اسکا دل نہیں لگ رہا تھا عجیب سی گھبراہٹ تھی جو پتا نہیں کیوں تھی۔۔

وہ سونے کا ارادہ ترک کیے باہر نکل آئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فبیہا کے کمرے کی دم جلتی لائٹ دیکھ کر وہ اسکے کمرے کی طرف بڑھی تھی کہ اس اسے اسکی کافی دوستی ہو چکی تھی۔

ڈینی جاو یہاں سے اگر کسی نے دیکھ لیا تو بہت برا ہو گا۔۔

جان آج رات یہی رکنے دو ناوعدہ رہا سب کے اٹھنے سے پہلے ہی یہاں سے چلا جاوں گا۔۔

کسی مرد کی آواز پر وہ رکی تھی لیکن وہ اسکی لینگوئج سمجھ نہیں سکی تھی۔۔

ایئرپورٹ سے وہ تھوڑا ہی آگے آیا تھا جب ایک گاڑی سے نکلتے تین چار ہٹے کٹے مرد اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر گئے تھے۔

اسے سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا ڈرائیور تو شدید زخمی تھا جب کے وہ خون سے لت پت آنکھیں موند گیا تھا۔

وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہاں سے نکلے تھے۔

اسے فوراً ایمرجنسی وارڈ کی طرف لے جایا گیا تھا۔

پولیس اور ساری میڈیا فوراً سے وہاں پہنچ چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن وہ بے ہوش تھا کیسے کسی کو کوئی بیان وز غیرہ دیتا۔

تیمور خانم، سمیر خانم،، خشام خانم ریاض سب وہی تھے عورتیں گھر میں تھیں پریشان اور فکر مند سیں۔

ڈاکٹر نے بتایا تھا اسے تین گولیاں لگیں تھیں ایک کندھے پر ایک سینے پر اور ایک دائیں بازو پر۔۔

ڈاکٹر کا دوسری بار انکشاف انہیں ڈھے گیا تھا کہ وہ کوما میں جا چکا ہے دعا کریں آپ لوگ،

ڈاکٹر کی بات پر سب کو جیسے سانپ سونگ گیا تھا۔۔

تیمور نے لڑکھڑا کر دیوار کا سہارا لیا تھا۔

راناٹو وی پر چلتی نیوز کو طنزیہ مسکان سے دیکھتا ساتھ ساتھ بی ؔر سے بھی انصاف کر رہا تھا۔

داور اسے دیکھتا مسکرایا۔

تمہیں کہا تھا کچھ دن صبر کر لو لیکن تم نہیں مانے اب بچ کر رہنا پورے شہر میں پولیس کتوں کی طرح پھیل گئی ہے۔

داور نے سنجیدگی سے سے سمجھایا،

ہاہاہا داور تم شاید بھول رہے ہو کہ میں ایک پولیس والا ہوں وہ مجھے کبھی نہیں ڈھونڈ سکتے وہ گاڑی جس میں اس سردار پر حملہ کیا گیا تھا نا وہ کب کی اپنی آخری سانس بھی لے چکی ہے اور آدمیوں کو میں گاوں والی حویلی بجھوا چکا ہوں کوئی کیسے پتا لگا سکے گا اور میں خود ڈھونڈ رہا ہوں اب میں اپنے خلاف تھوڑے ناثبوت اکھٹا کروں گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر جھٹکتا ہوا تمسخر سے بولا تھا۔

پورا کمینہ ہے تو۔۔

داور نے کمینگی مسکان سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

آگے آگے دیکھو اس سردار کا خشر میں کیا کرتا ہوں ابھی تو شروعات ہے جانی۔

تیسرا گلاس خالی کرتا وہ اس بار سرد لہجے میں بولا تھا۔

داور سر ہلا گیا۔۔

بھاگتی آئے گئی وہ مصر سے۔

وہ سرد لہجے میں بڑبڑایا تھا۔۔

سردار کی کنڈیشن میں کوئی سدھار نہیں آیا تھا۔

کالے بکروں کا صدقہ دیا گیا کئی غریبوں کے چولہے جلائے گئے لیکن سردار کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا۔۔

مصر میں مقیم اسکی پوری فیملی آچکی تھی آخر اتنی بڑی خبر کیسے چھپی رہ سکتی تھی۔۔

تیمور فون کان سے لگائے راہدری سے گزر رہے تھے جب رائنہ سے ان کا سامنا اچانک ہوا تھا۔

رائنہ اور وہ ٹھٹھک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیمور خانم ساکت ہوئے تھے برسوں بعد اپنی محبت کا چہرہ دیکھ کر۔۔

رائنہ نے ہونٹ بھینچے۔

چڑھا دیا میرے بیٹے کو موت کی سولی پر کان کھول کر سنو لو تیمور خانم میرے بیٹے کو اگر کچھ ہوا نا تو بخشوں گئی نہیں تمہیں یاد رکھنا تم۔

نفرت سے پاگل انہیں دیکھتی وہ کہہ کر رکی نہیں تھی۔

تیمور نے سنجیدگی سے اسکی پشت دیکھی پھر فون دوبارہ سے کسی کو ملاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

سفید چادر سر پر مضبوطی سے اوڑھے وہ سجدے میں تھی۔۔

آنکھیں متورم تھیں تو ستواں ناک سرخ۔۔

اللہ سے اپنے مخاظ کی زندگی کی دعا کرتی وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔

سب اسے اور فبیہا کو وہی چھوڑ آئے تھے کہ فبیہا تو دوسرے شہر کسی کام کے سلسلے میں تھی اور ہیر کے مڈٹرم چل رہے تھے تو سب نے اسے ساتھ لے جانا بہتر نہیں سمجھا تھا وہ بھی کچھ نہیں بولی بس خالی خالی آنکھوں سے کمرے میں بندا سکی تصویر پر نظریں جمائے بیٹھی رہی تھی۔

وہ اکیلی تھی گھر پر تب ہی وہ ٹھٹھکی تھی لاونج میں کسی چیز کی گرنے کی آواز آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاید فبیہا آپی آگئی ہوں۔۔

وہ چپل پہنتی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

لاونج میں تو کوئی نہیں تھا۔

وہ چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی اپنا وہم سمجھتی ہوئی واپس کمرے کی طرف بڑھی تھی جب کسی نے درشتگی سے اسکی کلائی کھینچ کر اسے دیوار سے الگایا تھا

ہیر کی چیخ بے ساختہ تھی۔

مہرینہ رات کے اندھیرے میں پلڑ سے ٹیک لگائے بیٹھی سگریٹ کے کش پر کش لگا رہی تھی وہ سخت ٹینشن میں تھی

۔

سردار اسے دل و جان سے عزیز تھا اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

گھر کی خواتین اندر تھیں وہ باہر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

بروان بالوں کی ڈھیلی سی پونی کیے کھلے ٹروزر پر وہ کھلی سے بلیک شرٹ پینے کافی رف سی لگ رہی تھی۔

خیام!

اسے اندر آتا دیکھ کر وہ بے ساختہ اسے پکار بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کی آنکھیں بھی سوجی ہوئیں تھیں شاید وہ بھی ساری رات جاگتا رہا تھا۔

سر دار اب کیسے ہیں۔

وہ سگریٹ پیر سے مسلتی ہوئی اسکے قریب آئی تھی۔

ٹھیک ہیں وہ!

وہ اسکے ننگے پیر تاسف سے دیکھتا ہوا بولا تھا کہ وہ چاہے غریب تھا لیکن نفاست اس میں بہت تھی وہ کوئی بھی بے ترتیب چیز برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

تم نامیرا نمبر نوٹ کرو سر دار کی پکس بنا کر مجھے سینڈ کر دینا پلیز ز۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ وہ دوبارہ وہی بیٹھ گئی۔

ماحول میں سوگواریت سی رچی ہوئی تھی۔

ہیر نے مچل کر اپنا آپ چھڑانا چاہا تھا۔

لیکن بے سود رہا تھا۔

وہ جو کوئی بھی تھا مضبوط جسامت کا تھا وہ ہیر کو لاونج میں پڑے صوفے پر پھینک کر اس پر جھپٹا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک دم چپ لڑکی آواز آئی تو گلہ کاٹ دوں گا۔۔

وہ ہیر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے داڑھا تھا۔

ہیر ساکت آنکھوں سے اسے دیکھتی ہلنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔

وہ اسکی لینگوائج سے انجان تھی۔

ہیر نے پورا زور لگا لیا لیکن وہ آدمی اس پر قابض رہا۔

اللہ۔۔

وّہ دل میں خدا سے فریاد کناں تھی۔

فبیہا کا بدلہ میں تم سے لوں گا وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی۔

وہ شاید اسے فبیہا کی بہن سمجھا تھا۔

ہیر کی آستین اڈھیڑتا وہ چلایا تھا۔

ہیر نے پورے زور سے اپنے واحد ہتھیار کا استعمال کیا تھا۔

اسکی گردن پر اپنے دانتوں کا استعمال اس نے شدت سے کیا تھا۔

وہ بلبلاتا ہوا ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر موقعے کا فائدہ اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف دوڑی تھی وہ بھی گالیاں بکتا اسکے پیچھے دوڑا تھا لیکن تب تک وہ کمرے کا دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔

دروازہ کھولو بچ گرل۔

وہ دروازے پر ٹھوکر مارتا ہوا چلا رہا تھا۔

ہیر دروازے سے پرا ں ہٹتی سردار کا نمبر ملانے لگی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ وہ ہوش کی دنیا میں نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی اسی کا نمبر ملا رہی تھی، تھی نا بے وقوف۔

خادم نے چونک کر اسکے بجتے فون کو دیکھا تھا کہ سردار کا فون اسی کے پاس تھا۔

کالنگ پر ہیر رضا لکھا آرہا تھا۔

خادم نے ہونٹ کاٹ کر سردار کو دیکھا پھر وہ چونکا تھا سردار کی انگلی میں جنبش سی ہوئی تھی۔۔

ڈاکٹر،

فون پاکٹ میں ڈالتا ہوا وہ باہر کی طرف

دوڑا تھا۔

ہیر باتھ روم میں کافی دیر چھپ کر بیٹھی رہی جب باہر بالکل خاموشی چھا گئی تو وہ واش روم سے باہر نکلتی بیڈ پر بیٹھ گ ۔ی دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا وہ مجھے مارنا چاہتا تھا لیکن کیوں میں نے اسکا کیا بیگاڑا تھا۔

وہ خوف زدہ نظروں سے ارد گرد دیکھتی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔

.....

سردار غاذان کی موومینٹ پر ڈاکٹرز حیران تھے۔

اسکی حالت میں تیزی سے بہتری آرہی تھی۔

اسے ڈاکٹر نے آئی سیو سے وی آپی روم میں میں شفٹ کر دیا تھا۔

رائنہ اسکے پاس بیٹھی مسلسل اس پر کچھ نا کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔

اس نے صبح جا کر دھیرے سے آنکھیں کھولیں تھیں۔

ماں کو دیکھتا وہ دھیرے سے مسکرایا تھا جیسے خواب میں ہو۔

نئی زندگی میرے بیٹے کو مبارک ہو۔

اسکے سر پر ہونٹ رکھتی وہ بھرائے ہوئے لب و لہجے میں بولیں تھیں۔

وہ چونک کر ماں کو دیکھنے لگا تھا۔

آپ یہاں،

وہ حیرت سے آہستگی سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیااب بھی نا آتی۔

وہ نم زدہ لہجے میں بولیں تھیں۔

وہ گہری سانس لیتا تکلیف سے آنکھیں موند گیا تھا۔

غاذان کہی تکلیف ہے بیٹا۔

وہ ماں تھی بیٹے کے چہرے پر چھائے درد والے تاثرات انہیں پریشان کر گے تھے۔

موم بیٹر ہوں کہی تکلیف نہیں ڈونٹ وری آپ ریسٹ کریں جا کر آئی نو آپ نے اریسٹ نہیں کیا ہو گا۔

وہ انکا ستا ہوا چہرہ دیکھتا پریشانی سے بولا تھا۔

وہ اسکا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگاتی سر نفی میں ہلا گئی۔

موم ہیر۔۔۔۔؟

وہ ان سے پوچھ رہا تھا خود وہ تکلیف کی انتہا پر تھا لیکن پھر بھی اسے ہیر کی فکر تھی۔۔

وہ مصر ہی ہے ڈونٹ وری فبیہا اسکے ساتھ ہے باقی سب ابھی گے ہیں ہوٹل آرام کرنے تم بھی آرام کرو۔۔

اس سے کہتیں وہ دور پڑے صوفے ہر دراز ہوئیں تھیں۔

تب ہی تیمور خانم اندر آئے تھے۔

وہ انہیں دیکھتا مسکرایا اسکا ہمیشہ ٹور میں رہنے والا باپ آج وہ بھی رف سے خلیے میں تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیسے ہو!

شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولے تھے۔

وہ مسکرا کر سر ہاں میں ہلا گیا۔

رائنہ انکی بھاری آواز پر منہ سامنے دیوار کی طرف موڑ گئیں۔۔

مجھے پاکستان جانا ہے۔

وہ فبیہا سے ضد بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

لیکن ہیر تمہارے پیپرز چل رہے ہیں نا۔

وہ فکر مندی سے بولی۔

مجھے نہیں دینے پیپرز آپ مجھے واپس بھیجوادیں پلیز ورنہ میں خود ہی بندوبست کرلوں گئی۔

وہ قطیعت بھرے لہجے میں کہتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

READERS CHOICE

کہاں جارہی ہو؟

فبیہا نے حیرت سے پوچھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیکنگ کرنے آپ میری پہلی جو بھی فلائٹ ملتی ہے سیٹ کروادیں آپ کے تو کافی دوست ہیں نا اس لائن میں۔

وہ کہتی ہوئی کمرے کی طرف چلی گئی۔

فبیہا پیچھے ہکا بکا رہ گئی،

پھر نا چاہتے ہوئے بھی اپنے فرینڈ سے کہہ کر اسے فلائٹ میں جگہ دلوادی تھی اسنے وہ خود بھی ہیر کو منظر سے غائب کرنا چاہتی تھی کہ وہ سارا سارا دن گھر سے غائب رہتی تھی اور جان پر اسے کوئی خاص بھروسہ نہیں تھا۔

آپی آپ!

وہ حیرت سے اسے دیکھتا ہوا اسکی طرف دوڑا تھا۔

خیام !

وہ اسکے سینے سے لگتی بے ساختہ رو دی تھی۔

آپی کیا ہوا ہے یوں اچانک کیسے آگئی آپ۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا ہوا پریشانی سے بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام میں وہاں نہیں رہ سکتی پلیز مجھے اپنے پاس رکھ لو میں یہی دل لگا کر پڑھوں گی تمہیں یا سردار کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔

اسکے ہاتھ تھامتی وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

خِیام نے پریشانی سے اسے دیکھا کیا وہاں آپی کے ساتھ کچھ ہوا ہے۔

وہ اسکی حالت دیکھتا ہوا پریشان ہوا اٹھا تھا۔۔

وہ اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا چہرے پر پریشانی چھا گئی تھی،

وہ گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے اس خوفناک رات کے بارے میں سوچنے لگی تھی اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ آدمی اسے مارنا چاہتا تھا اسکا کم سن دماغ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکا تھا۔۔

میں سردار کو کہہ دوں گی مجھے نہیں جانا وہاں چاہے کچھ بھی ہو،

یہاں خیام ہے وہ ہیں جنہیں جب دل کرے دیکھ تو لیتی ہوں وہاں کون ہے میرا میں نہیں رہ سکتی وہاں۔

وہ ڈرے سہمے لہجے میں خود سے بولتی ایسے ہی بیڈ سے ٹیک لگائے سو گئی کہ وہ تین راتوں سے جاگ رہی تھی۔۔

ایک سردار کی ٹینشن پھر اس آدمی کا خوف۔

وہ کیسے سو سکتی تھی وہاں یہاں کی فضا میں اسے تحفظ کا احساس ہوا تھا کسی کے ملنے کی امید برقرار تھی پھر وہاں دل کیسے لگتا اسکا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار کو تین چار دن بعد ہسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔

اسے ٹھیک سلامت دیکھ کر رائنہ ناچاہتے ہوئے بھی واپس لوٹ گئی کہ اس محل میں وہ نہیں جانا چاہتیں تھیں ہیر کا کسی کو پتا نہیں تھا کہ وہ پرسوں سے واپس آچکی ہے ناہی خیام نے بتایا وہ کب اپنی آپی کو نگاہوں سے دور کر سکتا تھا

اسکے محل میں اینٹر ہوتے ہی اس پر پھولوں کی بارش برسادی گئی تھی کئی لاکھ اس پر سے وار کر غریبوں مسکینوں کو دیئے گئے تھے۔

محل میں صبح سے دیگیں پک رہیں تھی ملنے ملانے والوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلا تھا۔

وہ کسی سے نہیں ملا تھا وہ بیزار ہو چکا تھا اس ماحول سے۔

سب آنے والوں سے تیمور اور سہیر خانم ہی ملتے اور اسکی خیریت سے آگاہ کرتے رہے تھے۔۔

مہر ٹھیک ہوں میں رو کیوں رہی تھی۔

اسکی آنکھیں پونچھتا وہ ازلی نرمی سے بولا تھا جو اسے مہر سے محسوس ہوتی تھی۔

آپکو اگر کچھ ہو جاتا تو۔

وہ نم زدہ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کچھ نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی جاتا تو اسی میں بہتری ہوتی ہماری اور ہاں مہر سب سے زیادہ تمہاری بلیک ہاٹ کافی کو مس کیا ہے میں نے جاو شاباش جلدی سے جا کر میرے لیے بنا ولاو۔

وہ شفقت سے اسکا سر تھپکتا ہوا بولا تھا۔

مہرینہ آنسو صاف کرتی ہوئی مسکرا دی۔

ایک منٹ مہرینہ،

اسنے کچھ یاد آنے پر اسے روکا تھا

جی !

کیا تمہیں اسیر عالم پسند ہے۔

وہ اسکا چہرہ غور سے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

مہرینہ نے سر جھکا لیا۔

مہرینہ اسے میں کیا سمجھوں۔

وہ نرم لہجے میں نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔

اگر آپکو پسند ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دھیمے لہجے میں کہہ کر وہ وہاں رکی نہیں تھی خیر اعتراض تو اسے بہت سارے تھے لیکن ابھی خاموشی ہی بہتر تھی۔۔

جبکہ وہ سر جھٹکتا ہوا مسکرا دیا تھا،

::::::

وہ اسکے قریب آتا سرد لہجے میں بولا تھا،

ہیر نے تھوک نگلتے ہوئے اسے دیکھا اسکی سمجھ سے باہر تھا بار بار اپنے راستے میں اسکا آنا پھر دھمکی وہ کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

آپ پلیز زمجھے بخش دیں میں کوئی چور وور نہیں ہوں۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی منمنائی تھی۔

واوا ہیر رضا کو تو مصر جا کر بولنا بھی آ چکا ہے۔

وہ بھرپور طنز سے بولا تھا۔

اسکے مصر کہنے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی کہ بھلا اسے کیسے پتا لگا تھا مصر کے بارے میں۔

کیوں پریشان کیوں ہو گئی تمہاری پل پل کی خبر رکھتا ہوں میں۔

وہ اسے پیچھے ہٹتا دیکھ کر خاصے غصے سے بولا تھا۔

آپ کیا چاہتے ہیں۔

وہ پریشانی سے بولی تھی۔

وقت آنے پر بتاوں گا ابھی تو میں صرف تمہیں ملنے آیا تھا جلد ملاقات ہو گئی گڈ بائے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرد لہجے میں کہتا وہ وہاں سے عجلت میں نکلا تھا کہ تین گاڑیاں ہوٹل میں بیک وقت داخل ہوئیں تھیں اور وہ جانتا تھا یہ گاڑیاں کس کی ہیں۔

ہیر وہاں سے بھاگتی اندر ہال میں آئی تھی۔

یہ آخر کیا چاہتے ہیں مجھ سے۔

وہ لب کچلتی ہوئی پریشان ہوئی تھی۔

ہیر!

ہوا کا ٹھنڈا جھونکا کسے کہتے ہیں کوئی اس وقت ہیر سے پوچھتا،

وہ اپنی سماعتوں پر وہم کرتی ایک جھٹکے سے پلٹی تھی،

وہ ہاف وائٹ شرٹ، بلیک پینٹ میں ملبوس انتہا کا ہینڈسم لگ رہا تھا،

چار گارڈز تھے اسکے پیچھے جنہیں پیچھے ہی رکنے کا کہتا وہ اسکے پاس سے گزر گیا تھا،

ہیر جھٹکے سے اس سمت مڑی جہاں وہ گیا تھا،

وہ کچھ دیر اسکی پشت دیکھتی وہی کھڑی رہی۔۔

READERS CHOICE

ہیر!

اسکی تنبیہی آواز پر وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسکے پیچھے بڑھی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک گول سے بنے روم میں آیا تھا۔

ہیر کی نظریں اسکے بازو پر تھیں جس پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی آج آٹھ دن ہو چکے تھے اس پر حملہ ہوئے آج صبح ہی رائنہ نے بتایا تھا کہ ہیر کو تو تین دن ہو چکے ہیں پاکستان آئے وہ حیران رہ گیا تھا اسے خبر تک نہیں تھی اور اسکے ایگزام بھی تو چل رہے تھے تو پھر وہ کیسے آسکتی تھی۔

مصر سے کب آئی۔

وہ اسکی طرف پلٹتا سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ پریشان ہوتی انگلیاں مڑوڑنے لگی تھی۔

ہیر میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے کہ کب آئی تم مصر سے؟

وہ اسکے قریب آتا ہوا بے لچک لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

تین دن پہلے،

وہ ڈرے سہمے لہجے میں سر جھکائے بولی تھی۔

وہ لب بھینچتا تند ہی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

کیوں!

وہ صوفے پر بیٹھتا ہنوز سرد لہجہ اپنائے ہوئے تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کیوں آئی تم مصر سے جب تمہارے ایگزام چل رہے تھے کیا وجہ تھی آخر بتانا پسند کرو گئی تم،

اسکے درشت لہجے پر وہ ڈر کے مارے اچھل کر رہ گئی تھی،

آنکھیں تیزی سے بھیگنے لگیں تھیں،

ہیر کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔

وہ زچ ہوا تھا اسکی خاموشی پر۔

مجھے نہیں جانا وہاں مجھے یہی رہ کر پڑھنا ہے میں نہیں جاوں گئی وہاں۔

وہ شوں شوں کرتی ہوں بولی تھی،

آنسو گالوں پر لڑھک آئے تھے۔

وہ تیکھی نظروں سے اس بے وقوف لڑکی کو دیکھنے لگا انداز میں تیکھا پن سا تھا۔

کیوں نہیں جانا وہاں، وجہ بتانا پسند کریں گئیں ہیر رضا۔

وہ بھرپور طنز سے بولا تھا۔

وہ وہ وہاں میرا دل نہیں لگتا خیام بھی نہیں ہوتا آپ بھی نہیں ہوت۔۔۔۔۔

وہ بے ساختہ بولتی ہوئی زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی جبکہ سردار غاذان نے چونک کر اسے دیکھا۔

اس نے آئی بروا چکائے پھر اسکے قریب آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سامان پیک کرو اپنے پرائیوٹ طیارے سے چھوڑ کر آوں گا میں تمہیں۔

اسکے قریب رکتا وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتا ہوا درشت لہجے میں بولا تھا۔

ہیر کا دل ڈوبنے لگا تھا،

وہ کیا کرے کہ اسکے پاس ہمیشہ اسکے قدموں میں پڑی رہے آخر وہ کیا کرے۔۔

وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی کہ وہ رونے پر قابو نہیں پا سکی تھی۔

ہیر !

وہ لب بھینچتا حیرت سے اسے پکار گیا تھا۔

مجھے یہی رہنا ہے اپنے وطن اپنوں کے پاس مجھے وہاں مت بھیجیں۔

وہ روتے ہوئے بولی تھی چہرہ ہنوز جھکا ہوا تھا کمزور وجود رونے سے ہل رہا تھا۔

وہ پریشانی سے اسکے لرزتے وجود کو دیکھتا رہا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا ہیر کی کنڈیشن اسکی ضد۔۔

ہیر کیا وہاں کچھ ہوا جس سے تم خوف زدہ ہو۔۔

وہ لب بھینچتے ہوئے یقین سے پوچھتا ہیر کا دل ساکت کر گیا،

اس نے پہلی بار سر اٹھ کر اپنے سے کافی اونچے قد کے حامل شخص کو دیکھا جو قد میں ہی نہیں رتبے اور حیثیت میں بھی اس سے بہت اونچا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر میں کچھ پوچھ رہا ہوں ناوٹیل می کیا ہوا ہے وہاں۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا اس بار دھیمے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

کچھ نہیں ہوا بس مجھے وہاں نہیں جانا،

وہ پہلی بار سراسیمگی لیکن اٹل لہجے میں بولی تھی اب اسے کیا بتاتی کہ مجھے آپ کے پاس رہنا ہے یہاں تو پھر تین چار دن بعد آپکا چہرہ دیکھنے کو مل جاتا ہے وہاں تو امید ہی نہیں ہوتی دو چہرے دیکھنے کی۔

ہیر!

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا یہ ضد کرنا کہاں سے سیکھ لی تھی آخر اس نے۔

ہیر ارد گرد دیکھتی نظریں پھر سے فرش پر جما گئی۔

سامان پیک کر کے لاو میں یہی ویٹ کر رہا ہوں۔

وہ سامنے کرسی کی طرف بڑھتا ہوا قطیعت سے بولا۔

ہیر کا دل کر لایا۔

اس کے چہرے کے دلکش نقوش کو دیکھتی وہ بھاگ کر اسکے قدموں میں بیٹھی تھی۔

غاذان نے ساکت نظروں سے اسے اپنے گھٹنے تھامتے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے یہی رہنے دیں مت بھیجے دور میں وہاں خوش نہیں ہوں میں یہی پڑھ لکھ کر آپکا خواب پورا کروں گئ کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گئ چائے نہیں پیئیوں گئ دودھ دن میں تین بار پیئوں گئ کپڑے بھی فیشن ایبل پہنوں گئ یونی سے آپکو سٹڈی کے حوالے سے میری کوئی شکایت نہیں ملے گئ میں اچھی بچی بن کر رہوں گئ جو آپ کہیں گئے وہ کروں گئ آپکو ایک اچھی پائیلٹ بن کر دیکھاوں گئ آپکا یہی چاہتے ہیں نا۔۔

اسکا گھٹنہ تھامے آنکھوں میں ڈھیروں آنسوں لیے وہ پگلی لڑکی بولے جا رہی تھی جبکہ وہ ساکت سا بیٹھا اسکے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا جس کی سیدھی نکلی مانگ آج کچھ ٹیڑی میڑی سی تھی۔۔

ہیر!

اسکے سنجیدگی سے پکارنے پر وہ چونک کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی اسکے گھٹنوں پر تھے۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ غاذان کے گھٹنوں سے ہٹائے تھے۔۔

جی !

وہ اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

پیچھے ہٹو مجھے دیر ہو رہی ہے۔

وہ اسکے بلکل قدموں کے درمیان میں تھی وہ ایسے اٹھ نہیں سکتا تھا اسے ہیر کا ایسے اپنے قدموں میں بیٹھنا بلکل پسند نہیں ایا تھا اور کچھ اسکی ضد پر وہ غصہ تھا۔۔

ہیر اٹھی نہیں بس تھوڑا سا پیچھے کی جانب سرک تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوتا باہر کی طرف چلا گیا۔

دروازے کے ساتھ کھڑے باڈی گارڈ بھی سرعت سے اسکے پیچھے چوکنا چلنے لگے تھے۔

وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ہوئی رونے لگی تھی۔۔

اسنے اپنے سردار کو ناراض کر دیا تھا! وہ خود نہیں جانتی اس نے اتنا کچھ کیسے کہہ دیا وہ خود پر حیران سے زیادہ پریشان تھی اسنے انکی بات نہیں مانی تھی وہی تو دونوں کا سہارا تھے اور وہ انہیں ناراض کر چکی تھی۔۔

وہ رونے لگی تھی ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ گھٹی گھٹی آواز میں سسکنے لگی تھی۔

خادم نے تاسف سے اسکے وجود کو دیکھا تھا اسے اس پر بہت ترس آیا تھا۔۔

سردار کے مکمل صحت یاب ہوتے ہی محل میں مہرینہ کے نکاح کی تیاریاں شروع کر دی گئیں تھیں۔

مہرینہ نے اپنی مرضی سے نکاح کی ساری شاپنگ کی تھی۔

سردار کو ہیر سے ملے ہفتہ ہو چکا تھا وہ شاید اس سے ناراض تھا لیکن آج صبح اس نے بہت سارے پیپرز بھیجے تھے خیام کے ہاتھوں ہیر کے لیے،

ایڈمشن پیپرز تھے اس نے اسکی پچھلی یونی میں ہی ایڈمشن کروا دیا تھا،

سردار غاذان کروایا تھا تو ہو گیا ورنہ اسے ایک سال تک کا ویٹ کرنا پڑتا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ساکت سی بیٹھی رہ گئی وہ تو سمجھی تھی کہ شاید ہی وہ انہیں کبھی دیکھ سکے، لیکن انہیں اسکا احساس تھا اسکا وہ دھیرے سے ان بے جان کاغذ پر انگلیاں پھیرتی مسکرا دی۔

صبح وہ چھ بجے ہی اٹھ گئی۔

پہلے شاور لیا کپڑے پریس کیے کھانا اس نے اور خیام نے اکھٹے ہی کھایا تھا خیام ریلکس تھا اسے اپنے سامنے دیکھ کر ورنہ وہ پہلے خود کو بہت اکیلا محسوس کرنے لگا تھا ہیر کے وجود سے اسے اپنے اکیلے ہونے کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

بلیک کیپری پر بلیک ہی گھٹنوں تک آتی قمیض پر پل کا دوپٹہ بالوں کو ایسے ہی پونی میں قید کر لیا بلیک لیدر کا بڑا سا بیگ جس میں اسکے کورس کی کتابیں تھیں۔

کالی سینڈل پہنتی وہ باہر بھاگی تھی خیام نے قسطوں پر بائیک لی تھی تو وہ آج اسی کے ساتھ جا رہی تھی۔۔

بائیک پر بیٹھنے کا تجربہ پہلی بار کیا تھا اس نے۔

خیام مجھے صحیح سے بیٹھنا نہیں آ رہا اور اگر تم نے مجھے گرا دیا تو۔

وہ پریشان ہوئی تھی۔

ٹرسٹ می آپی نہیں گرواوں گا آپ بس ٹھیک سے پیچھے بیٹھے اور میرے کندھے کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔

اس نے بائیک کو سٹارٹ کرتے ہوئے مدھم مسکان سے اسے ہدایت دی۔۔

وہ اسکے کندھے کو جھکڑتی اللہ رسول کا نام لیتی ہوئی بیٹھ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے بائیک کی سپیڈ سلو ہی رکھی تھی۔

ہیر میں بہت اعتماد آچکا تھا شاید یہ اعتماد اس میں اچانک سے آنا اس شخص کے نرمی کا نتیجہ تھا۔۔

بائیک پر اسے مزہ بھی بہت آرہا تھا۔

آپی وہ دن بھی آئے گا جب میں کار لوں گا اور آپ اس میں میرے ساتھ دور تک سفر کیا کریں گئیں۔

وہ آنکھوں میں امید کے جگنو لیے اپنی بہن سے مخاطب تھا۔

ہیر کی آنکھیں جھلملا گئیں تھیں کاش آج چاچی امی ساتھ ہوتیں تو کتنی خوش ہوتیں انہیں دنیا کے ساتھ آگے بڑھتا دیکھ کر۔۔

وہ انہیں سوچوں میں تھی جب ٹریفک جام ہوا تھا۔

آپی سردار غاذان کی گاڑی!

خیام کے اچانک سے کہنے پر وہ بے ساختہ پاگلوں کی طرح چاروں طرف دیکھنے لگی تھی چار پانچ گاڑیاں آگے پیچھے چل رہیں تھیں۔

اوتوس لیے ٹریفک جام ہوا تھا۔۔

وہ پیچھے بیٹھا فون کان سے لگائے ہوئے تھا ساتھ تیمور خانم بھی تھے،

ہیر کا دل دھڑک اٹھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ فون کال میں بزی تھا لیکن ہیر اور خیام کو وہ ایک نظر دیکھ چکا تھا۔۔

انکی گاڑیاں گزرتے ہی ٹریفک کھل چکا تھا۔

آپی چلیں۔

"وہ مسکراتے لہجے میں ہیر کو ٹھکا مار گیا تھا۔

ہاں چ چ چلو۔۔

بھوکھلا کر کہتی وہ سرعت سے اسکے پیچھے دوبارہ سے بیٹھی تھی۔

خیام مسکرا دیا،

اسکے یونی کے دروازے کے سامنے ابھی رکا ہی تھا جب خیام کا فون دھیمی آواز میں بجنے لگا تھا۔

سردار ہیں،

خیام نے موبائیل نکالتے ہوئے اسے بتایا۔

ہیر دھڑکتے دل کے شور سے گھبراتی سر جھکا گئی۔۔

جی سردار ابھی پہنچا ہوں اوکے جیسے آپکو مناسب لگے،

وہ آخر میں کہتا فون بند کر گیا تھا۔

ہیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار کا فون تھا وہ کہہ رہے ہیں آپکو لینے اور چھوڑنے خادم آیا کرے گا۔۔

اسنے اسکی سوالیہ نظروں کو پڑھتے ہوئے اسے بتایا۔

وہ سرخ چہرے سے اسے اللہ حافظ کہتی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی،

مہرینہ کے نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں بہت ساری خاص جگہوں پر دعوت نامے بجھوائے گئے تھے۔

پورے محل کو لائٹوں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔۔

وہ ہاف وائٹ لہنگے پر ڈارک گلابی کا مدار چنڑی اوڑھے ہلکے ہلکے میک اپ میں فل جیولری پہنے کسی ریاست کی شہزادی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

اسیر بھی اس سے کم نہیں لگ رہا تھا ہاف وائٹ سوٹ پر براون واسکٹ پہنے وہ بھی بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

ماحول میں بہت رونق تھی۔

وہ اب خوش تھی اچھا تھا اس قید خانے سے آزادی تو ملتی، وہ کھل کر جیتی بنا کسی روک ٹوک کے۔

اسکے چہرے پر ایک مدھم سی حسین مسکراہٹ تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے ساری جگہیں دیکھ لیں لیکن مہرینہ اسے کہی نہیں ملی تھی۔

وہ مایوس ہو کر اپنی کلاس میں چلی گئی۔

وہ پھر سٹڈی میں ایسی مصروف ہوئی کہ لنچ کا بھی ٹائم نہیں ملا اسے۔

چھٹی ٹائم وہ باہر آئی تو وہاں خادم محمد پہلے سے ہی کھڑا اسکے انتظار میں تھا۔

وہ جھجھکتی ہوئی اسے اسلام کرتی اسکے کھولے ہوئے ڈور سے اندر بیٹھ گئی۔

وہ یہاں آکر خوش تھی لیکن ایک خلش بھی تھی کہ وہ سردار کو ناراض کر چکی ہے لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔

رانا نے مسکرا کر اسکی جاتی گاڑی کو دیکھا۔

ہیر بس کچھ دن اور اسکے بعد تم اُس سردار کی گاڑی میں نہیں میری گاڑی میں بیٹھا کرو گئی۔۔

گاڑی کو وہاں سے نکالتا رانا طنزیہ مسکان سے بولا تھا۔

اسے اب ہیر حاصل کرنی تھی اسے سردار کو نیچا دیکھانا تھا اور اس سے بہتر اور بھلا کیا طریقہ تھا کہ سردار کی بیوی ایک دن اسکی بیوی بنے۔۔

واوا

کیا پلین تھا اسکا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ اور اسیر کا جیسے ہی نکاح ہوا سماں میں مبارک سلامت کی آوازیں ایک ساتھ گونجنے لگیں تھیں۔

نکاح کے بعد مہرینہ کو اسیر کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔

مہرینہ کے ہونٹوں پر ایک مدھم سی مسکان تھی۔

وہ جب سٹیج پر آئی تو اسیر عالم نے اسکا اٹھ کر استقبال کیا۔

اسکا ہاتھ تھام کر سردار غاذان نے اس کی سٹیج پر چڑنے میں مدد کی تھی۔

اسکا ہاتھ تھامے ہی وہ اسے اسیر کے ساتھ والے صوفے پر بٹھا چکا تھا۔

مہرینہ ہاف وائٹ سوٹ میں کمال کی لگ رہی تھی کچھ آج اسکے چہرے پر شرمیلی سی مسکان بھی تو تھی،

وہ واقعے ہی آج پہچانی نہیں جا رہی تھی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

شائنہ بھی اسکے ساتھ آکر کھڑی ہوئی تھی۔

وہ وائٹ سوٹ پر گرین کا مدار دوپٹہ لیے انتہا کی حسین لگ رہی تھی،

سردار نے ایک نظر اسے دیکھ کر مروت سے مسکراہٹ پاس کی تھی۔

شائنہ کے لیے یہ بھی بہت تھا وہ کھل اٹھی تھی۔

ریاض خانم کی نظریں ثمرینہ پر تھیں جو اس دن سے محل میں آئی واپس نہیں گئی تھی انہیں اس پر غصہ تو بہت تھا لیکن کیا کرتے وہ اس پر یہاں چلا نہیں سکتے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاید وہ اسکے وجود کا عادی ہو چکا تھا کہ اسے اب وہ گھر ثمرینہ کے بغیر ادھورا سا لگ رہا تھا۔

ثمرینہ باخونی خود پر ریاض خانم کی نظریں محسوس کر سکتی تھیں۔۔

لیکن جان کر بھی انجان بنی رہی۔۔

سردار غاذان نے بھاری نوٹوں کی گدی ان دونوں پر سے وار کر غریبوں میں تقسیم کیے تھے۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔

اسیر کا گھمبیر لہجہ پہلی بار اسکے دل میں کوئی کلی کھلا پایا تھا۔

وہ دھیمے سے مسکرادی۔

کیا تم کچھ نہیں بولو گئی۔

وہ شاید اسکی آواز سننا چاہ رہا تھا۔

جبکہ وہ شرارت سے سر نفی میں ہلا گئی۔

یار میرا اب دل نہیں لگے مصر میں تمہارے بنا اب جاتے ہی سب سے پہلے میں رخصتی کی بات کروں گا غاذان سے۔

وہ دھیمے دھیمے بولتا مہرینہ کا دل دھڑکا رہا تھا۔

وہ سر جھکا گئی شرمیلے پن سے چہرے پر سرخی سی چھا گئی تھی۔

مجھے یاد کرو گئی نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے گھمبیر لہجے میں پوچھنے جانے پر وہ آہستہ سے سر نفی میں ہلا گئی۔

جبکہ اسیر آسودگی سے مسکرادیا کہ مہرینہ سے اسے پہلی نظر میں محبت ہوئی تھی اور وہ اسے اچھی بھی تو بہت لگی تھی باقی لڑکیوں سے تھوڑی مختلف تھی وہ۔۔۔۔

سردار غاذان نے آسودہ سی مسکان سے مہرینہ کے ہونٹوں پر سجی مسکان دیکھی تھی۔

ایسے ہی تو نہیں اس نے اسیر کا انتخاب کیا تھا اپنی مہرینہ کے لیے،

وہ ایک بہت اچھا انسان تھا وہ مہرینہ کو ہمیشہ خوش رکھتا وہ جانتا تھا لیکن انسان کی تدابیر نہیں چلتی ہوتا وہی ہے جو خدا کی مرضی ہو کون جانے اس کی قسمت میں کیا لکھا تھا اور کیا نہیں رب ہی جانے ہم انسان تو صرف منصوبے ہی بنا سکتے ہیں۔۔۔

ہیر کو یونی جاتے مسلسل چار دن ہو گئے تھے پانچویں دن جا کر اسے مہرینہ ملی تھی۔

مہرینہ چونک گئی تھی اسے یونی میں دیکھ کر آج تو شائنہ بھی یونی آچکی تھی۔

ہیر کو دیکھ کر وہ لب بھینچ کر رہ گئی پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ مسکرادی اب آئے گا مزہ۔

وہ کمینگی سے بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

مہرینہ کو ہیر نے بتادیا تھا کہ وہ مصر سے لوٹ آئی ہے اور اب یہی پڑھے گی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ اور ہیر میں کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی،

ہائے!

وہ نوٹ بنا رہی تھی جب جانی پہچانی آواز پر اس نے حیرت سے چہرہ سامنے والی کی طرف اٹھایا تھا۔

سامنے ہی سرخ سوٹ میں ملبوس کوئی اور نہیں ساریا ہی تھی۔

ساریا تم یہاں کیسے۔

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتی حیرت سے کھڑی ہوتی پوچھ رہی تھی۔

بس وہاں دل نہیں لگا تو تمہاری طرح واپس آ گئی اور یہی اپنے شہر ایڈمشن لے لیا پہلے میں دوسری یونی میں تھی لیکن اس بار شاید ہمیں ملنا تھا اس لیے میں نے ضد کر کے یہی پر ایڈمشن لے لیا۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھتی خوش اخلاقی سے بولی تھی۔

ہیر دل سے مسکرا دی۔۔۔

ساریا بھی کھل کر مسکرائی تھی۔

اب وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنا سٹارٹ کر چکیں تھیں۔۔

۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار کو دیکھے آج ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا دل کے دیپ بجھ سے گئے تھے بنا انہیں دیکھے۔

کیا وہ اب مجھ سے کبھی بات نہیں کریں گئے۔

گاڑی میں بیٹھی وہ آفسردگی سے سوچ رہی تھی جب گاڑی ایک دم سے روکی تھی۔

ہیر میم آپ یہی بیٹھیں مجھے کچھ اہم فائلز سردار کو دینی ہیں جو میں گھر سے لے کر آیا تھا آپ پانچ منٹ ویٹ کریں میں ابھی آتا ہوں انہیں دے کر۔

وہ عجلت سے کہتا تین چار فائلز ہاتھ میں لیے ایک اونچی بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ حیرت سے اس ایریے کو پہلی بار دیکھ رہی تھی اس نے پہلی بار سردار غاذان کا دفتر دیکھا تھا۔

کافی سخت سکیورٹی تھی وہاں اونچی شاندار عمارت دیکھنے والوں رشک میں ڈال دیتی۔

وہ عمارت کو محبت کی نگاہ سے دیکھتی ایسے ہی گاڑی سے بار نکل آئی تھی۔۔

وہ بلیک شال سر پر اچھے سے لیے ہوئے تھی بلیک ہی سادہ سا سوٹ پہنے وہ عام سی ہی لگ رہی تھی۔

سردار آپکی فائلز۔

خادم نے مصروف سے سرادر کو ادب سے مخاطب کیا وہ شاید کسی بہت اہم فائل میں بزی تھا کہ اسے کافی پینے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

سردار نے سر اٹھ کر اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رکھ دو اور ہاں ہیر کو چھوڑ آئے ہو ٹل۔

وہ فائل میں کچھ لکھتا مصروف سے انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا ٹائی کی نوٹ کافی ڈھیلی ہو چکی تھی سلیوز کہنیوں سے اوپر تک موڑ رکھیں تھیں شاید وہ واقعے بہت بزی تھا۔

نہیں سردار وہ ساتھ ہی ہیں میں نے سوچا پہلے آپکو فائل دیتا چلوں۔

خادم کے سر جھکا کر کہنے پر اسکی کشادہ پیشانی پر کئی بل اچانک ہی نمودار ہوئے تھے۔

گاڑی تم ڈرائیو کرتے ہو۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں سردار ڈرائیور ہی کرتا ہے۔

اس نے مستعدی سے جواب دیا۔

تو گاڑی میں پٹرول تم ڈلواتے ہو گئے۔

فائل بند کرتا کرسی سے ٹیک لگاتا وہ سپاٹ سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

خادم نے حیرت سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

تو پھر تمہیں کیا پرابلم تھی جب میں نے کہا تھا کہ ہیر کو پہلے چھوڑ کر آنا پھر مجھے فائلز دینے آنا تو کیا مسلہ تھا کیا تمہیں پیدل چل کر آنا تھا جو ایک ساتھ دو دو کام نمٹا رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سرد لہجے میں اس سے باز پرس کر رہا تھا۔

خادم خوف سے سر جھکا گیا۔

وہ اسے گھورتا دراز گلاس وال کے قریب آیا تھا۔

وہ چونکا تھا۔

وہ بے وقوف لڑکی گاڑی سے باہر کھڑی ارد گرد بے وقوفوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔

جاو ہیر کو بلا کر لاو اور آئندہ ایسی غلطی کی تو پھر اپنی سزا بھی سوچ لینا۔

اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ انہیں دیکھتا سرعت سے کمرے سے بھاگا تھا۔

کیا ضرورت تھی گاڑی سے نکلنے کی سلی گرل لگتا ہے اوپر والا خانہ خالی ہے اسکا۔

وہ غصے سے سوچتا واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔

ہیر نے حیرت سے خادم کو دیکھا۔

کیا وہ بہت غصے میں ہیں۔

اسکے پیچھے آتی وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں غصے میں تو بہت لگ رہے ہیں۔

وہ سنجیدگی سے جواب دیتا سیڑیوں کی طرف بڑھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب اسے ہیر کے لیے سیڑیاں چڑنا تھا۔

وہ بیس منٹ میں تیسرے فلور پر آئے تھے ہیر ہانپنے لگی تھی گہرے گہرے سانس لیتی اسکے بتائے ہوئے روم پر کانپتے ہاتھوں سے نوک کرنے لگی تھی۔۔

یس کم ان!

اندر سے آتی گھمبیر آواز پر اسکا دل زوروں سے رفتار پکڑ چکا تھا۔

ہیر جھجھکتے ہوئے اندر آئی تھی۔

وہ لیپ ٹاپ سامنے رکھے اسے پر مہارت سے انگلیاں چلاتا ہوا اسے کھڑا دیکھ کر اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

آوّ!

وہ سیکٹری کا دوبارہ سے رکھا کافی کا کپ پکڑتا ہوا بولا تھا۔

وہ لرزتے قدموں سے اس کی طرف بڑھی تھی۔

بیٹھو!

سامنے پڑی چیئر کی طرف اشارا کرتا ہوا وہ بولا تھا۔

ہیر سر جھکائے بیٹھ گئی۔

ہاتھوں کی انگیاں مڑوڑتی ہوئی وہ سخت نروس تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر انگلیاں مت چٹخایا کرو یہ بیٹ ہیبٹ ہے اور گناہ بھی ہے۔

وہ ٹوک گیا تھا۔

سرعت سے انگلیاں جہاں تھیں وہ وہی ساکت کر گئی تھی۔

کچھ کھاو گئی۔

اس بار وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں!

سر نفی میں وہ ہلا گئی۔

کینٹین سے لنچ کرتی ہو۔

وہ ایسے سوال پوچھ رہا تھا جیسے کسی بچے سے مخاطب ہو اور سچ ہی تھا ہیر اسکے لیے ایک بچی ہی تو تھی۔

جی کرتی ہوں۔

وہ دھیمی آواز میں بولی۔

کیا!

کافی پیتا جیسے اب وہ فارغ تھا کوئی کام نہیں تھا شاید اسے کیونکہ وہ فرصت سے ہیر سے مخاطب تھا۔

چاٹ یا پھر سموسے وغیرہ۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

ہیر تم جانتی ہو ایسی تیکھی چیزوں سے ہی معدہ خراب ہوتا ہے اور چہرے پر پیمپلز وغیرہ بھی اتے ہیں ہیلدی چیزیں کھایا کرو اور صحت کا خاص خیال رکھا کرو۔

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

ہیر سر اٹھائے اب اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔

وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا ہوا بولا تھا۔

ہیر کو ایسے لگا جیسے وہ انٹرویو دینے آئی ہو۔

اچھی جا رہی ہے۔

وہ ارد گرد نظریں دوڑاتی ہوئی بولی تھی۔

ہمم!

وہ ہنکار بھرتا فون کی طرف متوجہ ہوا تھا جہاں اسیر کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

ہاہاہا کوئی حال نہیں تمہارا چلو پریشان نا ہو کرتا ہوں میں بات آج گھر والوں سے۔

وہ پہلی بار اسے یوں قہقہ لگاتے دیکھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اوکے آئی ول کال یو لیٹر ابھی تھوڑا بزی ہوں۔

کہتے ہی اس نے کال بند کی اور کپ ٹیبل پر رکھا۔

ہیر جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے یوں ایک دم سے دیکھنے پر وہ سر سرعت سے جھکا گئی۔

ہیر کسی چیز کی ضرورت ہے۔

وہ بیئرڈ کھجاتا اس سے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

ہیر کا سر میکانکی انداز میں ہاں میں ہلا تھا۔

کیاااا۔

وہ آئی برو اچکائے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

آپ مجھ سے ناراض تھے نا۔۔۔۔

ابھی فقرا اسکے منہ میں ہی تھا جب دروازہ کھولتے عجلت سے تیمور خانم اور سہیر خانم اندر آئے تھے۔

ہیر کو دیکھ کر وہ دونوں ہی ٹھٹھک کر رکے تھے۔

ہیر ساکت ہوئی تھی اسکے ٹانگیں کانپنے لگیں تھی وہی منظر اسکی آنکھوں میں پھر سے چھانے لگا تھا خود پر ہسٹل تاننے والا، بالوں سے گھسیٹ کر باہر دھکا مارنا۔

وہ ڈر کے مارے سر جھکا گئی تھی،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ یہاں کیا کر رہی ہے!

تیمور خانم نے درشت لہجے سے بیٹے سے پوچھا۔

کچھ نہیں کر رہی آپ دونوں کو کوئی کام تھا۔

وہ چی ؔر سے کھڑا ہوتا ہوا باپ سے بولا تھا۔

غاذان تم باز نہیں آرہے آخر کیوں تم نے اس لڑکی کو خود پر سوار کر رکھا ہے کیوں نہیں اسے چھوڑ دیتے تمہاری شادی ہو گئی تو صرف شائنہ سے سمجھے۔

وہ درشت لہجے میں بیٹے سے مخاطب تھے۔

سمجھ گیا اور کچھ۔

وہ انکی طرف آتا ہوا ریلکس بھرے لہجے میں بولتا ان دونوں بھائیوں کو غصے سے لال پیلا کر گیا تھا۔

غاذان ابھی اسی وقت اس لڑکی کو طلاق دو تاکہ اسکا منحوس وجود ہمارے خاندان سے غائب ہو۔

اس بار سہیر خانم اس سے سرد لہجے میں مخاطب تھے۔

ہیر کا دل وحشت سے سکڑا تھا۔

اوسیر یسلی چاچو اینڈ ڈیڈ۔

وہ بے ساختہ ہنس دیا تھا جیسے کسی کے بے تکے جوک پر ہنس دیا جاتا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ ہیر نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

ہم تم سے سنجیدگی سے مخاطب ہیں اور تم نان سیریس بیہیو کر رہے ہو ریاست کے سردار سے ہمیں یہ امید نہیں تھی۔

سہیر خانم کافی غصے سے بھتیجے سے مخاطب تھے۔

اوپلیز چاچو کیا ریاست کے سردار سے آپ یہ امید کرتے ہیں وہ آپکی انگلیوں پر ناچے تو غلط امید رکھتے ہیں سردار پر، اس لڑکی کو آپ لوگوں کے کہنے پر ہی اپنایا تھا اب آپکے کہنے پر میں اسے نہیں چھوڑوں گا ہرگز نہیں یہ امید تو رکھیں ہی مت ریاست کے سردار سے۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں گھسائے بہت سنجیدگی سے انہیں دیکھتا ہوا بولا تھا انداز میں لاپرواہی سی تھی۔

غاذان!

تیمور صاحب کے درشت لہجے پر وہ مسکرا دیا جوان دو بھائیوں کو تپانے کے لیے کافی تھا۔

آخر کیوں نہیں چھوڑ سکتے اسے کہاں سے میچ کرتی ہے یہ تمہارے ساتھ، اسے دیکھو زرا اور خود کو دیکھو اپنے رتبے کے حساب سے اپنا پارٹنر چنو غاذان تاکہ تمہیں اور لوگوں کو تم پر رشک آئے۔

تیمور ایک جھٹکے سے ہیر کی کلائی ہاتھ میں جکڑتے اسے اسکے ساتھ کھڑا کرتے تیکھے لہجے میں مخاطب تھے۔

ہیر نے بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا جس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پلیز ڈیڈ ڈونٹ ٹو دس آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کو اس طرح ڈی گریڈ کرنے کا۔

اسکی کلائی زبردستی انکے ہاتھ سے چھڑاتا وہ اب غصہ ہوا تھا۔

اسکے تیکھے نقوش تن گئے تھے۔

تم ہوش میں تو ہو غازان تم اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے باپ کو جواب دے رہے ہو شرم کہی بیچ کھائے ہو کیا۔

سہیر خانم کے درشت لہجے پر وہ طنز سے مسکرایا۔

یہ دو ٹکے کی لڑکی میری بیوی ہے چاچو آپ اسے اس طرح نہیں کہہ سکتے اور نا ہی آپکا بھتیجا یہ سب آئندہ برداشت کرے گا۔

وہ ہنوز سرد لہجے میں ان دونوں کو دیکھتا ہوا مخاطب تھا۔

ہیر کا پورا وجود خوف سے کانپنے لگا تھا۔

وہ اسکے پیچھے تقریباً چھپی ہوئی تھی۔

چلیں بھائی صاحب اس سے آج رات گھر کی پنچائت میں ہی نمٹا جائے گا۔

سہیر خانم غصے سے بھتیجے کو دیکھتے تیمور سے مخاطب ہوتے وہاں سے نکل گئے۔

بھینچے ہوئے ہونٹوں سے بیٹے کو گھورتے وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

ہیر وہ جا چکے ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکی طرف پلٹتا ہوا بولا تھا لیکن وہ حواس کھوتی اسکی بانہوں میں ہی جھول گئی تھی۔

ہیر!

وہ سرعت سے اسے تھامتا ہوا بولا تھا۔

اسکا سر سردار غاذان کے کشادہ سینے پر آیا تھا۔

وہ لب بھینچے اس چڑیا کے دل والی لڑکی کو تاسف سے دیکھنے لگا آخر یہ لڑکی کب حالات کو فیس کرنا سیکھے گئی۔

وہ اسے بانہوں میں لیتا اپنے پرسنل روم کی طرف بڑھتا ہوا ہریشانی سے بڑبڑا رہا تھا۔۔

اب وہ کیا جانے اس چڑیا جیسے دل والی لڑکی ابھی کیا کیا دیکھنا تھا۔

مہرینہ نے ساکت نظروں سے ماں کو روتے دیکھا پھر دوسروں کو دیکھا جو منہ پر دوپٹہ رکھے رونے میں مصروف تھیں۔

کیا ہوا ہے سب خیریت تو ہے۔

وہ بیگ ٹیبل پر رکھتی پریشانی سے سب کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

نوشین نے بیٹی کو کرلاتے دل سے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نیلے جوڑے میں بالوں کی اونچی پونی بنائے کافی دلکش لگ رہی تھی کلائی میں سونے کی دو موٹیاں موٹیاں چوڑیاں تھیں، جو اسکی ساس نے نکاح والے دن تحفے میں پہنائیں تھیں اسے۔

کیا ہوا آپ لوگ کیوں سوگ کی حالت میں ہیں سردار تو ٹھیک ہیں نا۔

اس نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔

تب ہی مہدیہ بھاگ کر بہن کے گلے لگتی رونے لگی تھی۔

وہ پریشان ہوا ٹھی تھی۔۔

مہدیہ کے گلے لگنے سے وہ اور زیادہ پریشانی ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا ہے آپ سب لوگ مجھے بتاتے کیوں نہیں ہیں۔۔

وہ مہدیہ کو پیچھے کرتی وحشت سے چلائی تھی۔۔

آج صبح اسیر کا کار ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو گیا ہے مہرینہ تو سہاگن بننے سے پہلے ہی بیوہ ہو گئی ہے ارے بدبخت نکلی توں۔۔

نوشین سینے پیٹتی واویلا کرتی ہوئی چلائے جا رہی تھی۔۔

وہ آنکھوں میں وحشت لیے انہیں ساکت وجود لیے دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج صبح اسیر کا کار ایکسیڈینٹ میں انتقال انتقال انتقال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کانوں میں یہ الفاظ پگلا سیسہ بنا کر گونجنے لگے تھے۔

وہ سر نفی میں ہلاتی دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی۔

مہدیہ اور سفینہ نے اسے بے ساختہ تھاما تھا۔۔

نہیں یہ جھوٹ ہے صبح انکا گڈ مارننگ کا میسج آیا تھا یہ جھوٹ ہے،

آپ لوگ مزاق کرنے سے پہلے سوچ تو لیا کریں نا ایسے کون مزاق کرتا ہے بھلا۔۔۔

وہ وحشت سے اتنی زور سے چلائی تھی کہ گلے میں خراشیں سی پڑتی محسوس ہوئیں تھیں اسے۔۔

نوشین اور مہدیہ نے دہل کر اسے دیکھا تھا جس کا رنگ ہلدی کی طرح پیلا پڑنے لگا تھا۔

"مہرینہ بہت جلد میں تمہیں وہاں سے لے آوں گا یار میرا اب دل نہیں لگتا یہاں آپکو دیکھنے کو دل کرتا ہے، اور تم ویڈیو کال پر بھی تو نہیں آتی قسم سے بہت ظالم ہو یار"

اسکے رات کو کہے فقرے اسکے کانوں میں چکرانے لگے تھے۔

نہیں!

وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی نیچے گری تھی۔۔

سب گھر والے پریشانی سے اسکے پیچھے بھاگے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنا نہیں آپ لوگوں نے وہ کہی نہیں گئے یہ فقط ایک مزاق ہے آپ لوگوں کو شرم آنی چاہیئے۔

ماں اور بہن کی گرفت میں مچلتی وہ درد سے چلائی تھی۔

وہ اسے اچھا لگنے لگا تھا جینے کی امید اس میں نظر آنے لگی تھی اسکی معنی خیز باتیں اسکا دل دھڑکانے لگیں تھیں ابھی تو اسنے اس رشتے کی خوبصورتی کو محوس کیا تھا اور اتنی جلدی وہ اس سے چھین بھی گیا تھا کیسے یقین کرتی وہ۔۔۔

بال نوچنے لگی تھی وہ۔۔

بہت مشکل سے سب نے اسے قابو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

انکی ول پاور بہت ویک ہے سردار جی انکے نروسز زیادہ دباو یا پریشانی برداشت نہیں کر سکتے آپ کوشش کیا کریں کہ انہیں ٹینشن وغیرہ سے دور رکھیں۔۔

ڈاکٹر نے اسے چیک اپ کرتے ہوئے اسے تفصیل سے بتایا تھا۔

وہ پریشانی سے لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔۔

تب ہی اسکا فون بجا تھا فون تو کافی دیر سے بج رہا تھا لیکن اس نے اٹھایا اب تھا اور جو خبر اسے سننے کو ملی تھی وہ اسکے پیروں سے زمین کسکانے کے لیے کافی تھی۔۔

وہ پریشانی سے خادم کو کچھ اہم ہدایت دیتا وہ وہاں سے پریشانی سے بھاگا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو خود کو ایک بہت ہی خوبصورت کمرے میں اکیلا پایا وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بیڈ سے اٹھی تھی تب ہی اسے کمزوری سے زور سے چکر آیا تھا۔۔

وہ سرعت سے بیڈ کی پائنتی تھام گئی ورنہ نیچے گر جاتی۔۔

میم آپ ٹھیک ہیں۔

خادم نے اندر آتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ کھڑی ہوتی سر ہلا گئی نظریں ارد گرد کسی کی تلاش میں تھیں لیکن وہ تھا ہی نہیں تو نظروں کو بھی مایوس ہی لوٹنا تھا نا۔۔

آپ اگر ٹھیک ہیں تو چلیں۔

وہ سر جھکائے ہی پوچھ رہا تھا۔

وہ سر ہلاتی اپنا بیگ پکڑتی ہوئی اسکے پیچھے چلنے لگی۔

انہیں میری فکر ہوتی تو میرے پاس رکتے نا، میں کہاں اور وہ کہاں شاید اس لیے ہی میں انکی نظروں میں ہی نہیں آتی۔

وہ لب کچلتی دلگرفتی سے سوچ رہی تھی۔۔

اب وہ کیا جانے وہ اسے بے ہوش دیکھ کر کتنا پریشان ہوا تھا وہ کیا جانے اسکے ہوش میں آنے سے پانچ منٹ پہلے ہی وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان پہلی فرصت میں ہی مصر روانہ ہو چکا تھا وہ اسکی آخری رسومات کو مس نہیں کرنا چاہتا تھا اپنے دوست کا آخری بار چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔

اسکی قبر کی تازی مٹی کو دیکھتیں اسکی آنکھیں نم ہو چکیں تھی وہ بہت مضبوطی سے جب سے وہاں آیا تھا اسکے خاندان کو صبر کی تلقین کر رہا تھا اس وقت سے وہی بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔

سفید سوٹ میں ہاتھ پیچھے باندھے اپنے اکلوتے دوست کی موت اسکی آنکھوں میں آنسو لے آئی تھی وہ نہیں جانتا کہ وہ کبھی رویا ہو لیکن آج دل کر رہا تھا رونے کو۔۔

کتنی کم عمر لکھوا کر آئے تھے تم اسیر کتنا نیک دل تھا تمہارا تم ہمیشہ میرے دل میں رہو گئے اسیر تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا خدا تمہارے درجات بلند کرِے آمین۔۔!

آہستہ سے اسکی قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرتا ہوا وہ بڑبڑا رہا تھا۔

وہاں سے نکل کر وہ موم کے پاس چلا گیا وہ بھی صبح سے اسیر کے گھر پر ہی تھیں اسکے آخری رسومات کے بعد ہی وہ گھر لوٹیں تھیں۔

انکے پاس کچھ دیر بیٹھ کر وہ پاکستان کے لیے روانہ ہو گیا کہ ابھی اسے مہرینہ کو سنبھالنا تھا پتا نہیں اسکی کیا حالت ہو گئی۔

وہ پریشانی سے ماتھا مسلتا ہوا سوچ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ کو سفید جوڑا پہنا دیا گیا تھا۔

اسنے جو جو زیور پہنا ہوا تھا اسب اتروالیا گیا تھا۔

وہ حیرت سے سب کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

لیکن چپ رہی!

صبح سے گہری رات ہو گئی تھی اس نے ناپانی کا گھونٹ پیا اور نا ہی کھانے کا لقمہ زبان پر رکھا۔۔

ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھے بازوں پر سر رکھے وہ روئی روئی آنکھوں سے پہلے والی مہرینہ نہیں لگ رہی تھی۔

مہر!

نرم آواز پر وہ چونک کر سر اٹھاتی سامنے دروازے کے فریم میں کھڑے وجود کو دیکھ کر اسکی طرف دوڑی تھی۔

اسکے کندھے سے لگتی وہ بے ساختہ رودی تھی۔

اسنے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔

مہر خود کو سنبھالو آنے والا اتنی ہی عمر لکھوا کر آیا تھا صبر کرو اسکے لیے مغفرت کی دعا کرو۔

ہ اسکے گالوں پر ہاتھ رکھے نرمی سے وہ سمجھانے لگا تھا۔

نفی میں سر ہلاتی وہ اور زور سے رونے لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہر پلیز تمہارے آنسو ہم سب کو تکلیف دیتے ہیں کیا تم چاہتی ہو تمہاری وجہ سے ہم سب بھی پریشانی میں رہیں کچھ کھائیں پیئے بھی نا اگر بھوکا رہنے سے کوئی واپس آجاتا یا غم و پریشانیاں کم ہو جائیں تو یقین کرو سب لوگ بھوکا ہی رہنا پسند کرتے لیکن آفسوس ایسا ممکن نہیں ہے ہمیں خود کو مضبوط رکھنے کے لیے کھانا کھانا پڑتا ہے حالات چاہے جیسے بھی ہوں کھانا کھائے بغیر گزارا ممکن نہیں ہے۔۔۔

اسے بیڈ پر بٹھاتا وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

اگر وہ تھوڑی عمر لکھوکر آئے تھے تو میری زندگی میں کیوں چلے آئے۔

وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

وہ گہرا سانس لیتا اسے دیکھتا دانی (ملازمہ) کو کھانا لانے کا اشارا کر گیا تھا۔

وہ اب دھیرے دھیرے اسکا سر تھپکتا اسے کچھ کہا رہا تھا۔

اسے سمجھا رہا تھا کہ مرنے والے کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔

وہ اذیت سے مسکرادی۔

آپ اپنی اس ریاست سے ابھی آگاہ نہیں سردار یہاں مرنے والے کے ساتھ اسکی جیتی جاگتی بیوی کو بھی مرنا پڑتا ہے وہ تو چلا جاتا ہے لیکن سہنا ایک بیوی کو پڑتا ہے جس پر باہر کی زندگی حرام کر دی جاتی ہے رنگوں کو اسکے وجود سے نوچ کر کسی کمرے اندھرے میں پھینک دیئے جاتے ہیں اس پر خوشیاں حرام کر دی جاتیں ہیں وہ بس ایک زندہ لاش ہوتی ہے جو زمین کے نیچے نہیں زمین کے اوپر دفنائی جاتی ہے آپ کیا جانے یہ لوگ اب مجھے پر کیا کیا ستم دھائیں گئے مجھے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھیں زرا مجھے یہ سفید سوٹ پہنا دیا گیا اور تلقین کی ہے کہ چار ماہ تک کمرے سے نا نکلوں لیکن چار ماہ کے بعد بس اتنا فرق آئے گا کہ میں اس گھر میں تو چل پھر سکتی ہوں لیکن باہر کی دنیا اب میں نہیں دیکھ سکتی یا پھر کسی رنڈوے یا بوڑھے سے بیاہ دیں گئے،

آپکی ریاست میں ایک بیوہ اور طلاق یافتہ کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے سردار میں بچپن سے یہ سب دیکھتی آئی ہوں۔۔

وہ تو ایک دم سے پھٹ پڑی تھی درد سے رو دی تھی۔۔۔

سردار نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

کسی اور کا مجھے نہیں پتا لیکن مہر تم پر یہ عدت اور چار دیواریاں لاگو نہیں کی جائیں گئی تم پہلے جیسے ہی جی سکو گئی۔

وہ دانی کے ہاتھ سے کھانا پکڑتا ہوا بولا تھا۔

وہ مہر کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا اسکا دل پھٹ رہا تھا لیکن کیا کرتا وہ مجبور تھا یہ دکھ تو اسے برداشت ہی کرنا تھا نا۔

اسکا بڑھایا ہوا لقمہ منہ میں لیتی وہ طنز سے ہنس دی تھی

آپ شاید ابھی پوری طرح میرے باپ سے آگاہ نہیں۔

وہ اسکے ہاتھ سے کھانے کے لقمے زبردستی خلق میں اتارتی طنز سے سوچ کر رہ گئی۔

سفید سوٹ بکھرے بال بنا کوئی زیور کے وہ مہرینہ تو نہیں لگ رہی تھی جو فیشن کی دلدہ تھی جو ہر وقت ٹین شن سی رہتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کے پیپرز ہو گے تھے تو اس نے واپس اپنی ڈیوٹی جوائن کر لی تھی پیپرز اسکے بہت اچھے ہوئے تھے اسی خوشی میں وہ ہیر کے لیے اسکی پسند کی آئس کریم لایا تھا۔

ہیر نے آدھی آئس کرم خود کھائی اور آدھی اسے کھلائی۔

دن بے کیف سے گزر رہے تھے۔

وہ اکیڈمی سے سیدھا سردار محل آیا تھا۔

شام کے چھ بج رہے تھے سردار نے اسے لیپ ٹاپ سے کچھ فائلز کو ریکور کرنے لے لیے بلایا تھا جو اسکے لیپ ٹاپ سے اڑ چکیں تھی اور خیام ان کاموں میں بہت ماہر تھا۔

وہ ایک گھنٹے کی محنت سے فائلز دوبارہ اسکے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر چکا تھا۔

راہدری سے ہوتا ہوا وہ برامدے میں آیا تھا جہاں ایک لوہے کا بھاری جالیوں والا دروازہ لگا ہوا تھا۔

وہ رکا تھا کہ اس طرف عموماً کوئی نہیں آتا تھا۔

اسکے روکنے کی وجہ سفید دوپٹہ تھا جو سیڑیوں پر بیٹھے وجود کے کندھے پر جھول رہا تھا۔۔

وہ تاسف سے شیشے کی پلیٹ کو دیکھ رہا تھا جو سگریٹوں سے بھری ہوئی تھی۔

اتنی سموکنگ وہ بھی لڑکی ہو کر آپ کیسے کر سکتی ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے ساختہ اس سے پوچھ بیٹھا تھا۔

وہ چونک گئی تھی۔

پھر پلٹ کر اسے دیکھتی طنز سے مسکرا دی۔

جب اندر آگ لگی ہو نا تو آگ ہی اس آگ کو بجھا سکتی ہے پانی سے تو وہ اور بھڑکتی ہے۔

وہ سنجیدگی سے کش پر کش لگاتی ہوئی بولی تھی۔

خیام نے ناک چڑھا کر اسے دیکھا مانا کہ اس کا دکھ بڑا تھا لیکن کیا یہ دھواں اس دکھ کو کم کر سکتا تھا۔

وہ تاسف سے اسکے الجھے بکھرے بال دیکھتا ہوا بڑبڑایا تھا۔

جس کا سفید سوٹ میلا سا ہو گیا تھا آج پانچ دن سے اس نے وہی سفید سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔

وہ اس دن سے صرف سموکنگ پر گزارا کر رہی تھی خوراک بہت کم کر گئی تھی لوگوں کی ترحم زدہ نظریں اسے اندر تک جلا دیتیں تھیں اور آج صبح ہی تو ایک عورت اسکی ماں کو کہہ رہی تھی اب کوئی کنوارا تو ملنے سے رہا کسی رنڈوے سے کر دینا اسکا نکاح گھر بٹھا کر مت رکھنا۔۔

وہ تو کسی کی بات برداشت نہیں کرتی تھی لیکن اس عورت کو وہ خالی خالی نظروں سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

پلیز انکا استعمال ترک کر دیں یہ صحت پر بہت بری طرح اثر کرتے ہیں۔

وہ اسکے نڈھال چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواباً سر جھٹکتی ہوئی دوبارہ سے کش پر کش لگانے لگی تھی۔۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر لب بھینچتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

ہی۔۔۔ر !

ہی۔۔۔۔۔۔۔۔ر ساکت ہوئی تھی انہیں یوں اپنے سامنے دیکھ کر۔۔

کیسی ہو ہیر،

وہ گلاسز اتارتا مسکرا کر اس سے پوچھ رہا تھا۔

ہیر سے کتاب چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔

شام کے ہلکے سرمئی اندھیرے میں اسے کوئی چمکتا ہوا روشن ستارا لگا تھا وہ۔

جو وائٹ شرٹ بلیک تنگ جینز میں کافی سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا جبکہ وہ نیلے سوٹ میں لمبے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے سبق رٹ رہی تھی جب اسکی آواز اسکے ویران دل میں کہکشاں سی کھلا گیا تھا۔

آپ کیسے ہیں اور مہرینہ کیسیں ہیں؟

کتاب بند کرتی اپنے احساسات کو قابو میں رکھے وہ دھیمی مسکان سے سر جھکائے ہی پوچھ رہی تھی۔

وہ لڑکی شرمیلی بہت تھی یہ غازان تیمور جانتا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ٹھیک ہے آو تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

وہ دور لگی کرسیوں کی طرف اشارا کرتا ہوا اس سے بولتا ہوا آگے بڑھا۔

"وہ بھی جلدی سے اسکے پیچھے اسکے قدموں کے نشان پر پیر رکھتی ہوئی چلنے لگی تھی۔

یہ لو تمہارے لیے۔

وہ بیٹھتا ہوا پاکٹ سے کچھ نکالتا اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔

وہ کل دس دن بعد دبئی سے آیا تھا اور شاید اسکے لیے گفٹ تھا چھوٹے سے ریپر میں لپٹا۔

وہ گفٹ ریپر حیرت سے پکڑ گئی۔

کیا وہ اسکے لیے کچھ لائے تھے۔

وہ دھڑکتے دل سے سوچنے لگی تھی۔

ہیر بیٹھ جاو اور کھول کر بتاو کیسا لگا تمہیں تمہارا گفٹ۔

وہ ریلکس ہو کر بیٹھتا دھیمے لہجے میں اس سے بولا تھا۔

"وہ لمبے سے باکس پر چڑھائے ریپر کو کھولنے لگی تھی، اندر ویلوٹ کا عنابی کلر کا کیس تھا۔

وہ انجان تھی کہ اس میں کیا ہے۔

اسے کھولتی وہ حیرت سے دوچار ہوئی تھی اندر ایک وائٹ گولڈ کا لاکٹ سیٹ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چھوٹے چھوٹے ٹاپس باریک سی نازک چین جس میں ہیر لکھا ہوا تھا۔

کیسا ہے۔

وہ حیرت سے دنگ بیٹھی لڑکی سے بولا تھا۔

یہ میرے لیے ہے۔۔

وہ حیرت کی زیادتی سے بمشکل بول پائی تھی۔

ہمممم۔۔

وہ کافی کا کپ اٹھاتا ہوا بولا تھا جو ابھی ہوٹل کا ملازم رکھ کر گیا تھا۔

ہیر کا دل ٹرین کی رفتار سے دوڑنے لگا تھا۔

وہ حیرت کے سمندر میں ڈبکیاں کھانے لگی تھی کیا سچ میں ریاست کے سردار نے ایک ادنی سی لڑکی کے لیے اتنا مہنگا تحفہ لیا تھا وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

کیا آپ سچ میں لائیں ہیں یہ۔۔

وہ بے یقینی سے بھولپن سے پوچھ بیٹھی تھی۔

لیکن اپنی بات پر جانتی نہیں تھی ایسا نظارا دیکھنے کو ملے گا۔

ہاہاہا۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے ساختہ قہقہ لگا بیٹھا تھا کہ اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات بڑے مزاحیہ تھے۔

نہیں یہ ایک بھوت لایا ہے۔

وہ دھیمے سے بولا تھا۔

وہ بھی مسکرائی بلکہ ہنسی تھی۔۔

ہی ــــــــر یہ نقلی ٹاپس اتار کر پھینک دو اور اس سیٹ کو پہنے رکھنا، کبھی مت اتارنا میں اسی لیے ہلکا سا لایا ہوں۔۔

وہ اسکے نقلی ٹاپس کو دیکھتا ہوا بولا تھا جو کالے پڑ چکے تھے شاید وہ اسکے ان ٹاپس کو دیکھ کر ہی لایا تھا کیونکہ ہی ــــــــر کو شوق تھا جیولری کا لیکن وہ کبھی خرید نہیں سکی تھی۔

دبئی کے بہت بڑے شاپنگ مال سے اپنے لیے کچھ شاپنگ کرتے اسے ہیر کے لیے جانے کیوں کچھ لینے کا خیال آیا تھا پھر اسکے کانوں میں پڑے نقلی جیولری یاد آئی تو وہ لے آیا تھا۔

لیکن چین پر نام وہ لکھ کر دیتے تھے تو اس نے ہیر کا نام بھی لکھوا لیا۔۔

ہی ــــــــر بھرے بھرے ہونٹوں میں دھیمی مسکان سجائے سر ہلا گئی۔

پاؤں لگ رہا تھا زمین پر نا ہو جیسے ہواؤں پر ہوں۔

میں ابھی آئی۔

وہ کہتے ہی اندر کی طرف بھاگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر سنبھل کے!

اسے ٹھوکر کھاتے دیکھ کر وہ بے ساختہ بولا تھا۔

سر اسکی طرف گھماتی پھر سر ہاں میں ہلاتی وہ اندر کی طرف دوڑ گئی تھی۔

وہ سر جھٹکتا کافی کے سپ لے رہا تھا جب وہ تین چار منٹ میں مٹھی میں کچھ پکڑے اسکے سامنے آئی تھی۔

ہیر چادر سر پر لو۔۔۔۔

اس نے نرمی سے ٹوکا تھا اسے۔۔

ہیر کا نیلا دوپٹہ سر سے کندھوں پر آ گیا تھا دو تین لڑکے دور کھڑے ہیر کی طرف متوجہ ہوئے تھے اس لیے وہ اسے ٹوک گیا تھا۔

وہ جلدی سے دوپٹہ کندھوں سے سر پر اوڑھ گئی۔

یہ آپ کے لیے میں پرسوں لائی تھی۔

وہ اسکی طرف بڑھاتی ہوئی بولی تھی۔

وہ حیرت سے کپ ٹیبل پر رکھے اسکے ہاتھ میں ریڈ کلر کے پین کو دیکھ رہا تھا۔

جو کافی خوبصورت تھا۔

وہ اسے دیکھتا مسکرا دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر بھی کھل کر مسکرائی۔

یہ کیوں!

وہ پین پکڑ تا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

آپ کی پاکٹ میں ہمیشہ پنسل لگی ہوتی ہے تو اس لیے لیا کیا آپ اسے بھی پاکٹ میں لگا سکتے ہیں؟

وہ جھجھکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

وہ سنجیدگی سے سر ہلا گیا۔

دور بیٹھا ریاض کا آدمی ان دونوں کی پکس بنا کر ریاض کو سینڈ بھی کر چکا تھا۔۔۔

وہ رات کی کافی اپنی بالکنی میں بیٹھ کر پیتا تھا آج سارا دن وہ بہت بزی رہا تھا لوگوں کے مسلے نمٹاتے اسے شام ہو گئی تھی۔۔

کچھ تیمور صاحب بار بار اسے شائنہ سے نکاح کے لیے فورس کر رہے تھے وہ زینی طور پر تیار نہیں تھا شائنہ سے نکاح کے لیے وہ اسے ابھی جانچنا پڑ تنا چاہتا تھا لیکن تیمور صاحب کی جلد بازی۔۔

وہ گہرا سانس لیتا کافی کے گھونٹ گھونٹ بھرتا فائل پر رکھا ہیر کا پین دیکھنے لگا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غیر ارادی طور پر اسے دیکھتا جا رہا تھا جب تیمور صاحب نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا۔

کیا سوچا ہے پھر۔۔

وہ اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔

وہ چونک کر انہیں دیکھتا ہنوز کافی کے سپ لیتا رہا۔۔

کس بارے میں؟

وہ سوالیہ آئی برو اچکا کر لاپرواہی سے بولا تھا۔

شائنہ کے بارے میں کب اس سے شادی کرو گے ڈیٹ دو فائنل کرنی ہے سردار غاذان تیمور۔۔

وہ ایک ایک لفظ دانت پیس کر بولے تھے۔

وہ مسکرایا تھا انکے تپے چہرے کو دیکھ کر۔۔

ڈیڈ میں نہیں کرنا چاہتا شادی اتنی جلدی، یار آپ سمجھو جلد بازی میں، میں کچھ خراب نہیں کرنا چاہتا۔

وہ کپ ٹیبل پر رکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

جس پر تیمور صاحب لب بھینچے بیٹے کو گھورنے لگے۔۔

تمہیں کہی وہ لڑکی پسند تو نہیں آ گئی۔

وہ طنز سے پوچھ رہے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواباً حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

نو ڈیڈ آپ کو ایسا کیوں لگا!

وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

تو تیار ہو جاو میں نے طلاق نامہ بنوالیا ہے ایک دو دن تک تمہیں مل جائے گا تو سائن کر دینا اس غریب لڑکی کو میں اور تمہارے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا سمجھے اور ہاں تم میرے بیٹے ہو اور میں تمہارا باپ ہمیشہ سے تمہاری ہی مان رہا ہوں تم نے کہا میں یہاں نہیں رہنا چاہتا مصر جانا چاہتا ہوں میں نے خود پر جبر کر کے تمہیں مصر بھیجوا دیا تم نے جو جو کہا وہ تمہاری پسند سے ہوا اب شادی تو کم از کم میری پسند سے کر لو تا کہ مجھے بھی لگے کے میرا بیٹا میرا فرمانبردار ہے نا کہ نا فرمان۔

وہ چہرے پر غم زدہ تاثرات لاتے ہوئے غمگیں لب و لہجے میں بولتے سچ میں بیٹے کو اینو شنل کر گئے کہ وہ ان سے بہت محبت کرتا تھا وہ انکی ہی خاطر یہاں رہ رہا تھا ورنہ اسکا کب دل لگتا تھا یہاں۔۔۔۔

او کے جو مرضی ہے کریں لیکن پلیز ایندا سے میرے سامنے روئیے گا مت۔۔

سنجیدگی سے کہتا وہ وہاں سے سرعت سے اٹھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

پیچھے وہ اپنی ایکٹنگ پر مسکرا دیئے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار تین دن کے لیے مصر چلے گئے تھے رائنہ سے ملنے کیونکہ نہیں موسمی بخار اسا تھا اور وہ ماں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔

مہرینہ نے چونک کر لاونج میں بیٹھی عورت کو دیکھا۔

اسکا کالج جانا باہر نکلنا سب بند تھا وہ سردار سے آج کل میں ان سب کی شکایت لگانے والی تھی لیکن وہ مصر کے لیے نکل چکے تھے۔

وہ عورت اسے دیکھنے آئی تھی اپنے پنتیس سالہ بھائی کے لیے جس کے پہلے سے دو بچے تھے لیکن بیوی کو طلاق دے کر بچے بھی بیوی کو ہی لکھ دیئے تھے۔

وہ عورت اسے ناقدانہ نظروں دیکھتی رہی وہ شاید خاص مطمئن نہیں ہوئی تھی اسے سے کہ وہ کافی ملگجے سے خلیے میں تھی،

وہ عورت کافی امیر ترین لگ رہی تھی جاہلوں کی طرح سونے سے لدی ہوئی تھی جیسے لوگوں پر اپنے امیر ہونے کی ڈھاک بٹھانا چاہ رہی ہو۔۔

بہن مجھے اسکی کوئی تصویر دے دیں تاکہ میں اپنے بھائی کو دیکھا دوں اسے پسند آئی تو تو ہی بات آگے بڑھے گئی۔

وہ عورت مغرور تاثرات سے بولی جیسے انکا بھائی کنوارا اور بیس سال کا ہو۔

لب بھینچتی ہوئی وہ کھڑی ہوتی

اس عورت کی طرف آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کھڑی ہوں۔

اسکے تیکھے لہجے پر نوشین سمیت سب ہی بھو کھکلا گئے تھے۔

وہ عورت نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

میں نے کہا کھڑی ہوں یا اونچا سنتی ہیں آپ۔

۔

وہ اس بار چلائی تھی۔

وہ عورت چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتی ہوئی اٹھی تھی۔۔

وہ دروازہ ہے اس گھر کا شرافت سے چلیں جائیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

مہرینہ۔۔۔

نوشین نے اسکا بازو ڈبوچتے ہوئے اسے تنبیہی لہجے میں پکارا۔۔

چھوڑیں مجھے شرم آنی چاہیئے آپ لوگوں کو۔

وہ خلق کے بل چلائی تھی۔

اور آپ ابھی تک یہی کھڑیں ہیں کوئی عزت وزت ہے یا وہ بھی بیچ کر گہنے ہی خرید چکیں ہیں آپ۔

سینے پر ہاتھ باندھتی وہ اس بار طنز سے بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ارے کتنی بدزبان ہے تمہاری بیٹی اسکی شادی مت کرواسے گھر پر ہی بٹھا کر رکھو کے اس جیسی لڑکیوں کی شادی نہیں ہوتی۔

وہ عورت اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی تیکھے لہجے میں پھنکاڑی۔

میں یہی ٹھیک ہوں آپ جائیں جا کر اپنے کنوارے کم سن بھائی کے لیے کوئی دودھ پیتی بچی ڈھونڈیں اور آئندہ ادھر کا رخ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

وہ سپاٹ لہجے میں مسکراتی ہوئی بولی تھی۔

ارے چل دفع ہو تجھے تو کوئی طلاق یافتہ تو کیا رنڈوا بھی منہ نا لگائے آئی بڑی بڑ بڑ کرنے والی وہ عورت تیکھے لہجے میں کہتی اسے دھکا مار کر چلتی بنی ارے بہن میری بات تو سنیں۔

نوشین اور شرمین بھوکھلاتے ہوئے اس عورت کے پیچھے بھاگیں تھیں جبکہ وہ تاسف سے ماں اور چاچی کو دیکھتی رہ گئی۔

کیا ضرورت تھی یہ سب بکواس کرنے کی۔

نوشین اسکا رخ اپنی طرف کرتی ہوئی غصہ ہوئی تھی اس پر۔۔۔

وہ ہنسی۔۔

امی مجھے بیوہ ہوئے ایک ماہ ہوا ہے اور آپ مجھے اس گھر سے نکالنے کے درپے ہو گئی کیا میں بوجھ بن چکی ہوں آپ پر۔

وہ درد بھرے لہجے میں بولتی نوشین کا دل دہلا گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں میری بیٹی ایسا نہیں ہے میں نہیں چاہتی تم ہمیشہ اس محل کے چار دیواروں میں بھٹکتی رہ جاو،

ہم تمہیں تمہارے گھر کا ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں پھر تمہاری بہن کا بھی تو سوچنا ہے وہ تم سے بڑی ہے مہرینہ۔

نوشین اسے سینے سے لگاتی ہارے ہوئے لہجے میں بولیں۔

وہ لب بھینچے ان سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی سیڑیوں کی طرف بڑھ گئی۔

شرمین نے طنز سے نوشین کو دیکھا تھا۔

"بہت اتراتی پھرتیں تھی اپنے بیٹے اور بیٹوں پر اب بھگتو۔۔

وہ دل میں کمینگی سے سوچ کر رہ گئیں۔

تیمور صاحب نے شادی کی تاریخ دے دی تھی ریاض صاحب کو وہ خوش ہوتے ثمرینہ کو لے گئے تھے ثمرینہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن بھائیوں کی وجہ سے چلی گئی کہ وہ اپنی وجہ سے سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شائنہ کے پاوں زمین پر پڑنے سے انکاری تھے۔

فائنلی سردار غازان اسکا ہونے والا تھا وہ ہیر کو اسکی زندگی سے جلد نکالنے والی تھی آخر وہ کب تک اسکے ہونے والے شوہر پر قابض رہتی۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے ساکت نظروں سے گھر کی سجاوٹ کو دیکھا۔۔

تو کیا سردار اسکی بہن کو چھوڑنے والا تھا یہ خیال ہی اسکا دل چیر گیا تھا۔۔

وہ اپنی بہن کی رگ رگ سے واقف تھا کیا وہ نہیں جانتا تھا اسکی بہن انکے لیے کس قدر پاگل تھی انکا نام ہی اسکے چہرے پر قوس وقزاح کے رنگ بکھیر دیتے تھے وہ ہیر سے کیا کہے گا۔

وہ لب بھینچتا ہوا وہاں سے برے دل سے نکل گیا تھا۔

محل کو دس دن پہلے ہی سجایا جا رہا تھا آخر کو ریاست کے سردار کی شادی تھی۔۔۔۔

وہ بازار میں اپنے لیے بکس وغیرہ لینے آئی تھی پھر خیام کے لیے دو تین شرٹس لینے مال چلی آئی۔

اسکے لیے اچھی سی دو شرٹ لیتی وہ وہاں سے پلٹ رہی تھی جب اسکی نظر

ہینگر پر لٹکتی ایک نیوی بلیو کلر کی شرٹ پر پڑی جس پر سفید بٹن لگے ہوئے تھے شرٹ اچھی خاصی مہنگی تھی۔

اسکی قینحمت سن کر وہ مایوس ہوئی اس کے پاس تو صرف پانچ سو تھا جبکہ سیلز مین پندرا سو کی شرٹ بتا رہا تھا۔

وہ لب بھینچے حسرت سے اس شرٹ پر نظریں جمائے کھڑی رہ گئی۔۔

آنکھوں میں آنسوں سے چمکنے لگے تھے۔

بکس کو دیکھ کر اسے اچانک ہی ایک خیال سرعت سے آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بکس لے کر وہ جلدی سے بکس والی دکان کی طرف دوبارہ سے بھاگی۔۔

وہ بکس واپس کر چکی تھی۔

بھائی میں پھر لے لوں گئی۔

ان سے پیسے لے کر وہ عجلت میں کہتی ہوئی اسی شاپ میں گئی شرٹ خریدی اور ہوٹل چلی آئی وہ شرٹ چپکے سے کبڈ کی تہ میں رکھ دی۔۔

مہرینہ کا رشتہ سہیر خانم نے پاس کے گاؤں میں بہت بڑے جاگیر دار سے طے کر دیا تھا بنا گھر میں سے کسی سے پوچھے بس بھائیوں سے صلاح مشورہ کیا اور ایک شادی شدہ آدمی سے کر دی اسکی بات پکی اس سے جس کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں تھی۔

شبیر جاگیر دار کو مہرینہ پسند آئی تھی اسکی یونی کی پکس دیکھ کر اس نے ہاں کر دی اور پھر ایسے میں آنا فانا رشتہ بھی طے ہو گیا بنا مہرینہ سے پوچھے۔۔

وہ لاونج میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی سارے گھر کی خوب صفائی ہو رہی تھی آج,

وہ نا سمجھی سے سب دیکھتی رہی۔۔

لیکن چونکی تب جب بار بار نوشین نے اسے تیار ہونے کو کہا۔۔

لیکن وہ ہر بار سر جھٹک گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ٹھٹھکی۔۔

لاونج میں چار پانچ خواتین آئیں تھی دو مرد بھی پیچھے تھے۔۔

مہرینہ صحیح سے بیٹھو یا کمرے میں چلی جاو۔۔

مہدیہ نے ڈھیٹ بنی بیٹھی مہرینہ کو ٹہکا مارا لیکن وہ آنے والوں کو نا سمجھی سے دیکھتی ٹھس سے بیٹھی رہی جواب اسکے قریب آچکے تھے اور باری باری سب اسے پیار دینے لگے تھے۔

بہت پیاری بچی ہے آپکی نوشین۔۔

ایک عورت نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے ان سے کہا۔۔

وہ ابھی ابھی نہا کر بیٹھی تھی وائٹ سوٹ اوپر بلیک وائٹ کڑھائی والی چادر لیے وہ آج اچھی لگ رہی تھی۔

وہ آنے والوں کا مطلب سمجھ چکی تھی۔

تو کیا اب میرے گھر والے مجھے اس گھر میں نہیں رہنے دینا چاہتے۔

وہ دلگرفتی سے سوچتی اٹھی تھی وہاں سے جب ایک بزرگ خاتون نے اسے واپس بٹھالیا۔

زبیدہ جب بچی پسند ہے تو چھوٹی سی رسم کر لیتے ہیں۔

بڑی عمر کی عورت شاید اپنہ بہو سے بولی تھی۔

نوشین اور سب گھر والے صرف مہرینہ کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ زبردستی اسکی انگلی میں بھاری سونے کی انگوٹھی پہنا چکے تھے۔

سب لوگ منہ میٹھا کرنے لگے تھے۔

وہ بت بنی سب کو پتھرائی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔

سردار آپ کہاں ہیں!

وہ آنکھوں میں آئی نمی پیتی ہوئی اس شخص کو یاد کرنے لگی جو اس گھر میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا تھا جو کہتا تھا مہر میں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دوں گا۔

کس کی اجازت سے آپ لوگوں نے میرا رشتہ طے کیا ہے بھاڑ میں گیا یہ رشتہ میری جوتی کرتی ہے اس سے شادی سمجھے آپ لوگ۔۔

انکے جانے کے بعد وہ ایک دم سے پھٹی تھی محل والوں کی بے حسی پر۔۔

آہستہ بولو تمہارے بابا بیٹھک میں ہیں۔

نوشین نے ترلے سے اسے چپ کروانا چاہا۔

تو کیا کروں سنتے ہیں تو سن لیں یہ لیں اپنی سوہنی انگوٹھی۔

ایک دم سے مشتعل ہوتی انگوٹھی انگلی سے اتار کر وہ زور سے فرش پر پٹخ چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن برا ہوا وہ رنگ جا کر سہیر خانم کے قدموں میں آ کر گری تھی۔

وہ قہر بھری نظروں سے بیٹی کے مشتعل وجود کو دیکھ رہے تھے ساتھ خشام خانم بھی تھے اور داود بھی تھا جو بہن کو بہت غصے سے دیکھ رہا تھا۔

مہرینہ نے بے تاثر نظروں سے باپ بھائی کو دیکھا۔۔

کیا حرکت ہے یہ۔۔

وہ بیٹی کے نزدیک آتے ہوئے اس پر چلائے۔

وہ انکی آنکھوں میں دیکھتی رہی بناڈرے۔

نوشین نے ہولتے ہوئے بیٹی اور شوہر کو دیکھا جو آج آمنے سامنے تھے۔

نظریں نیچی کرو بے شرم لڑکی۔

وہ مشتعل ہوتے پوری قوت سے چلائے تھے۔۔

سب اپنی اپنی جگہ کانپ کر رہ گئے۔

سوائے مہرینہ کے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بے شرم کیوں کہا آپ نے کونسے میں نے باہر عاشق پال رکھے تھے کونسا میں اپنے لیے یار پسند کر بیٹھی ہوں گھر سے بھاگی نہیں ہوں تو بے شرم کیسے اگر اپنے حق کے لیے بولنا بے شرمی ہے تو ہاں مہرینہ سہیر خانم دنیا کی سب سے بے شرم لڑکی ہے نہیں کرئے گئی وہ آپ لوگوں کے پسند کیے بوڑھے سے شادی اپنی پسند سے کرو۔۔۔۔۔

چٹاخ, چٹاخ، چٹاخ، چٹاخ۔

اگلا فقرہ منہ میں ہی رہ گیا تھا پے در پے تھپڑوں نے اسے فرش کی دھول چٹادی تھی۔

معاف کر دیں اسے بچی ہے نا سمجھ ہے۔

نوشین بیٹی کے اوپر گرتے ہوئے بے بسی سے روئی۔

بکواس بند کرو تم نے ہی اسے سر چڑھایا رکھا ہے دیکھتا ہوں کیسے نہیں کرتی تم شادی کل ہی ہو گا تمہارا نکاح بتا چکا ہوں میں انہیں اور اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو ہمشہ کے لیے تمہیں گونگا کرنے میں مجھے زرا آفسوس نہیں ہو گا۔۔

وہ ایک دم سے چلائے تھے۔

سب لڑکیاں کونوں میں سہمی سی کھڑیں تھیں۔۔

چلو یار بس کر دو ابھی بچی ہے سمجھ جاے گئی آہستہ آہستہ۔

خشام صاحب نے بھائی کو آرام کرنا چاہا۔

نہیں چاچو بابا کا رویہ اس سے ٹھیک ہے یہ کچھ زیادہ ہی سر چڑھ چکی ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور بھی اس پر غصہ تھا بہت۔۔۔۔۔

وہ خون آلود چہرہ اوپر اٹھائے انہیں سپاٹ نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

چہرہ زور سے فرش پر لگنے سے دانتوں سے خون رسنے لگا تھا اسکا۔۔

اب اس لڑکی کو میں زرا اس گھر میں برداشت نہیں کروں گا۔۔

وہ غصہ سے کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

پیچھے خشام اور داور بھی بڑھے۔

نوشین نے ساکت بیٹھی بیٹی کو سیدھا کیا۔

وہ خالی ویران آنکھیں لیے مہدیہ کے ساتھ کسی بے جان گڑیا کی طرح کھینچتی چلی لگی۔

نوشین صوفے پر بیٹھتی رونے لگی تھی اور شرمین انہیں چپ کروا رہی تھی اوپر اوپر سے۔۔۔

ہیر نے ساکت نظروں سے سار یا کو دیکھا۔

سار یا یہ تم نے کیا کیا۔

اپنے بالوں کو دیکھتی وہ وحشت سے بولی۔۔

اسکے لمبے سیدھے خوبصورت بال اب بمشکل کندھوں سے نیچے تک آرہے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یونی سے ساریا اسے زبردستی پارلر لے آئی کہ تمہارے بالوں کی نیچے سے کٹنگ کرواوں گئی تو زیادہ بڑھیں گئے۔

وہ منع کرتی رہی لیکن ساریا نے کہا ایک انچ ہی تو کٹیں گئے اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا لیکن وہ تو اسکے سارے بال کٹوا چکی تھی۔

ارے یار یہ فیشن ہے تم تو صدا مائی جی ہی بنی رہتی اب دیکھو تم پر یہ ہیئر کٹ کتنا سوٹ کر رہا ہے۔

ساریا اسکے بالوں کو ہلاتی ہوئی لاپروائی سے بولی۔

جبکہ وہ نیچے گرے بالوں کو دیکھتی اونچا اونچا رونے لگی تھی ساریا سمیت وہاں سب لوگوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

یہ تم نے کیا کر دیا ساریا تم جانتی تھی مجھے اپنے بالوں سے کتنی محبت تھی۔

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

ارے یار ریلکس پھر سے بڑے ہو جائیں گئے اس میں اتنا اوور رئیکٹ کی کیا ضرورت ہے بھلا۔

ساریا نے اپنے لمبے بالوں کو انگلیوں سے لہراتے ہوئے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

وہ اسے زخمی نظروں سے دیکھتی وہاں سے غصے سے بھاگی تھی۔

ساریا بھی اپنا سٹائلش بیگ پکڑتی اسکے پیچھے پیچھے بھاگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے ساکت بیٹھے وجود کو زبردستی سجایا سنوارا جا رہا تھا۔۔

وہ بنا کوئی حرکت کیے پتھرائی ہوئی نظروں اپنے اپنوں کو دیکھتی رہی۔

اسے ریڈ کلر کی بہت بھاری اور خوبصورت فراک پہنائی گئی تھی گولڈ کی بھاری جیولری بنا میک کے وہ دلہن بنی عجیب ہی لگ رہی تھی کہ اس نے سختی سے میک اپ کرنے سے منع کر دیا تھا جس پر سب نے اسے بہت سمجھایا ترلے کیے لیکن وہ نا مانی۔۔

سردار آپ بھی انہی کے جیسے ہیں آپ کی ہی وجہ سے آج میری یہ حالت ہے۔

وہ نکاح نامے پر سائن کرنے کو جھکتی ہوئی درد بھرے دل سے سوچ رہی تھی۔

شبیر بہت چاہ سے اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھ رہا تھا۔۔

۔۔

ایک منٹ!

مہری۔۔۔

وہ اپنا نام ابھی آدھا ہی لکھ سکی تھی جب بھاری سنجیدہ آواز پر اسکا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔

وہ ایک دم سے سر اٹھاتی ہوئی اس طرف دیکھنے لگی،

وہ غصے سے قریب آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے آگے سے پیپرز جھپٹتا وہ ایک دم سے سارے پھاڑ کر سب کے منہ پر پھینک چکا تھا۔

سب کھڑے ہوتے سردار کو غصہ حیرت سے دیکھنے لگے۔

سوچ بھی کیسے لیا آپ لوگوں نے کہ مہر کی شادی میرے بنا کسی بھی ارے غیرے سے کر دیں گئے زندہ ہوں میں ابھی مرا نہیں۔

وہ وحشت سے سب پر چلایا تھا۔۔

تم سردار ہو تو تمہارا لحاظ کر دیا ہے ورنہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا۔۔

شبیر جاگیر دار غصے سے چلایا۔

آواز نیچی!

اپنے آگے اونچی آواز سننا مجھے پسند نہیں سمجھے تم،

اور چاچو آپ اسکے باپ ہیں یا کوئی غیر مجھے نہیں لگتا یہ آپکی بیٹی ہے۔

وہ اپنی طرف قہر سے دیکھتے سہیر خانم پر پھنکارا تھا۔

تم ہوتے کون ہو؟ وہ میری بیٹی ہے میں جس سے چاہوں اسکی شادی کر دوں تم ہوتے کون ہو یہ حرکت کرنے والے سردار اپنے رتبے پر ہی رہو تو بہتر ہو گا ورنہ تم مجھے اچھے سے جانتے ہو سمجھے۔۔

سہیر خانم قہر بھری نظروں سے اسے دیکھتے ایک ایک لفظ چبا کر بولے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان تم اندر چلو۔۔۔

تیمور صاحب بولے تھے جب وہ ہاتھ سے انہیں اشارا کر گیا لیکن دیکھتا سہیر خانم کو رہا۔

چاچو اگر وہ آپکی بیٹی ہے تو میں بھی خدا کی قسم اسے اپنی بیٹی ہی مانتا ہوں مجھے تو وہ اتنی عزیز ہے کہ میری جان نکل رہی اسے اس طرح دیکھ کر اور آپ کہہ رہے ہیں میرا اس سے کیا تعلق ہے اپنے جیتے جی یہ سردار مہر سے کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گا یہ میرا وعدہ تھا مہرینہ سے,

اور وعدے نبھانا غاذان تیمور کو اچھے سے آتے ہیں۔۔۔

اسکی سرد آواز پر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

سردار غاذان اس سے پہلے میں بھول جاوں تم ایک سردار اور میرے بھتیجے_ ہو نکل جاو یہاں سے یہ میری بیٹی ہے جس سے چاہوں بیاہ دوں تم ہوتے کون ہو بیچ میں بولنے والے کہنے سے کوئی کسی کا باپ نہیں بن جاتا۔

وہ بھی سہیر تھے کسی کی نا سننے والے۔

سردار مسکرایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ بھتیجے کو تو یہاں سے بھیج سکتے ہیں لیکن ریاست کے سردار کو یہاں سے جانے کے لیے آپ نہیں کہہ سکتے بہتری اسی میں ہے میری بات مان لی جائے ورنہ جیل میں ڈلوا سکتا ہوں لڑکی کی زبردستی شادی کروانے کے جرم میں اور یہ کرتے مجھے زرا بھر افسوس نہیں ہو گا۔۔

وہ آرام سے ہاتھ پشت پر بندھتا ہوا سرد سے لہجے میں بولا تھا۔

سب نے پریشانی سے اسے دیکھا آخر وہ چاہتا کیا تھا کیوں بنی بنائی بات بھگارنے پر تلا ہوا تھا۔

سہیر نے طنزیہ نظروں سے بھائی کو دیکھا۔۔۔

تیمور نے نظروں ہی نظروں میں اسے تسلی دی تھی۔

غاذان تم تھک گئے ہو گئے جاو اپنے روم میں آرام کرو۔

تیمور خانم کی غصیلی آواز پر وہ انکی طرف مڑا تھا۔

مہرینہ سر جھکائے ساکت بیٹھی تھی جیسے وہ وہاں ہو ہی نا اسکا دل اچاٹ ہو گیا تھا ان رشتوں سے جو صرف دنیا کے لیے ہی جیتے تھے اپنوں کی تکلیف انہیں نظر نہیں آتی تھی اگر آتی بھی تھی تو وہ آسانی سے نظر انداز کر دیتے کیسے رشتے تھے یہ کیا یہ صرف نام کے ہی رشتے تھے بناوٹی۔

ڈیڈ پلیز آپ بیچ میں مت بولیں تو بہتر ہو گا یہ مت بھولیں میں آپ سب کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ سردار سے اونچے لہجے میں بات کرنے والے کی کیا سزا ہوتی ہے آپ لوگ اچھے سے جانتے ہیں میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھائیں آپ سب۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سخت و ترش لہجے پر تینوں بھائیوں نے اسے پریشانی سے دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے نہیں کرتے اسکی شادی کسی ایسے ویسے مرد سے اگر تم ابھی کنوارا لے آو تو میں یہ رشتہ توڑ دوں گا۔

سہیر خانم اسکے سامنے آتے ہوئے طنز سے بولے کہ وہ جانتے تھے کوئی کنوارا لڑکا اسے نہیں ملے گا اور اتنی جلدی تو ہر گز نہیں۔۔

غاذان نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا۔

تیمور نے بھی کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔

وہ ان بھائیوں کو کچھ دیر سنجیدگی سے دیکھتا رہا۔

او کے تو پھر ڈن ہوا آپ لوگ ایک دو دن کا وقت دیں مجھے۔

وہ بھی کندھے اچکاتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

نہیں سردار جی ابھی اسی وقت ہو گا نکاح کیا کہتے ہو پھر۔

سہیر خانم فل موڈ میں میدان میں اتر چکے تھے جانتے جو تھے بات ناممکن سی ہے۔

لیکن اتنی جلدی کیسے ارینج ہو سکتا ہے آپ لوگ کم از کم کچھ دن کا وقت تو دیں مجھے۔۔

وہ کافی غصے سے بولا۔

نکاح ابھی ہو گا ورنہ پھر کبھی نہیں ہو گا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیمور خانم بھی سنجیدگی سے بولے۔

وہ ہونٹ بھینچے انہیں دیکھتا رہا۔

ایک گھنٹہ کا وقت دیں مجھے۔

وہ اس بار خاصے رعب سے بولا۔

دیا گھنٹے کا وقت لیکن لڑکا کنوارا ہو پڑھا لکھا ہو اچھے اور امیر خاندان سے ہو۔۔

سہیر خانم کی شرط سن کر اسکے کشادہ پیشانی پر کافی بل نمودار ہوئے تھے۔

جاو بیٹا رشتہ ڈھونڈو تمہارے وقت میں دو منٹ بیت بھی چکے ہیں۔

خشام نے بھی اس بار گفتگو میں حصہ لیا۔

وہ لب بھینچے وہاں سے تیزی سے نکلا تھا پیچھے گارڈز کی فوج بھی لپکی تھی۔

مہرینہ طنز سے مسکرادی۔

سردار بھی بھولے ہیں بھلا انکی ریاست میں ایک بیوہ کو اچھا اور کنوارا لڑکا کیسے مل سکتا تھا۔

شبیر جاگیردار نے غصے بھری نظروں سے سہیر کو دیکھا جنہوں نے اسے ریلکس رہنے کا کہا اور اسکے پاس آئے۔

ڈونٹ وری سردار کو کہی سے رشتہ نہیں ملے گا میری بیٹی کا نکاح صرف تم سے ہی ہو گا۔

انہوں نے اسکا کندھا تھپکتے ہوئے اسے تسلی دی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ مہرینہ نے غصے سے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔

:::::::::::::::::::::

ہیر نے سرخ آنکھوں سے اپنے بالوں کو دیکھا۔

اسکے بال کمر سے نیچے تک جاتے تھے، کتنی محنت سے اسکی چچی امی نے تیل لگالگا کر اسکے بال بڑھائے تھے اور ایک جھٹکے سے اسکے بال کیسے اتنے چھوٹے ہو گئے افففف میں کیا کروں گئی کیسے رہوں گئی اپنے بالوں کے بغیر۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی دونوں ہاتھوں میں منہ چھپاتی رونے لگی تھی اسکی معصومیت کا لوگ ایسے ہی تو فائدہ اٹھاتے تھے۔۔

آپی ایسے رونے سے کیا ہو گا جو ہونا تھا وہ ہو گیا نا اب بس کر دیں رونا، پھر سے بڑھ جائیں گئے بال۔

خیام نے ہیر کو صبح سے روتے دیکھ کر اب پریشانی سے اسے ٹوکا تھا۔۔

خیام چچی امی کی نشانی تھے میرے بال انہوں نے کتنی محنت کی تھی میرے بالوں پر پتا نہیں کیسے اتنی جلدی میرے بال کاٹ دیئے انہوں نے خ اور مجھے پتا بھی نہیں چلا۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔

چپ بس اب آپ نے نہیں رونا جو ہوتا تھا وہ ہو گیا اب رونے کا کیا فائدہ۔۔

اس نے ہی ـــــ رکا سر تھپکتے ہوئے تسلی دی۔

وہ آنکھوں میں آئی نمی پیتے ہوئے سر جھکا گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تب ہی وہ چونکی تھی جانی پہچانی خوشبو کی دلفریب مہک پر،

تب ہی دروازہ کھلا تھا اور وہ عجلت سے اندر آیا تھا۔

وہ دونوں اسے دیکھتے بیڈ سے کھڑے ہوئے تھے۔

ہی ـــــر کی آنکھیں جل تھل ہوئیں تھیں اپنے مسیحا کو سامنے دیکھ کر۔

وہ جلدی سے چادر سر پر اوڑھ گئی وہ انہیں اپنے چھوٹے چھوٹے بال نہیں دیکھانا چاہتی تھی۔

ہی ـــــر کیسی ہو تم۔

وہ اتنی پریشانی میں بھی اسکی خیر خیریت پوچھنا نہیں بھولا تھا۔

وہ سر ہلا گئی بولی نہیں کہ گلہ بیٹھ چکا تھا رو رو کر۔۔

گڈ۔۔

خیام باہر آو تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

وہ ہیر کی سرخ آنکھیں غور سے دیکھتا ہوا خیام سے بولا تھا۔

خیام سر عت سے سر ادب سے جھکا گیا۔۔

وہ انہی قدموں سے باہر نکل گیا۔

خیام اسے ریلکس رہنے کا اشارا کرتا ہوا انکے پیچھے بڑھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا دل خالی ہوا۔

سردار تھوڑی دیر رکے بھی نہیں تھے۔

اب وہ کیا جانے ریاست کے سردار کو کتنی پریشانیوں سے سامنا تھا۔

خیام مجھے کچھ کام ہے تم سے کیا تمہاری نظر میں کوئی اچھا لڑکا ہے جسکا خاندان بھی اچھا کھاتا پیتا ہو اور شادی کے خواں ہوں مجھے یہاں سیٹل ہوئے زیافہ عرصہ نہیں ہوا تو میں پرسنلی کسی کو اتنے اچھے سے جانتا نہیں ہوں شہنام بھی یہاں نہیں ورنہ مجھے کوئی پریشانی نا ہوتی۔

وہ چاہتا تو کسی کو بھی شادی کے لیے لے جاتا کہ اسکے کہنے کی دیر تھی کونسا کسی نے اسکی بات کا انکار کرنا تھا۔

لیکن وہ جلد بازی میں مہرینہ کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا وہ ایک عذاب سے نکل کر کسی دوسرے عذاب سے دوچار ہو اور وہ بھی اسکی جلد بازی کی وجہ سے وہ حقیقت مہرینہ سے بہت پیار کرتا تھا کہ یہ اسکے چہرے سے پتا چل رہا تھا۔۔

خیام نے حیرت سے انہیں دیکھا پھر کچھ سوچتا ہوا مایوسی سے سر انکار میں ہلا گیا۔

وہ گہرا سانس لیتا ادھر ادھر چکر لگانے لگا آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔

کہاں سے ڈھونڈو مہرینہ کے لائق لڑکا۔

وہ پریشان ہوا اٹھا تھا۔

پھر اسکی نظریں اچانک سے خیام پر ٹھہریں تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو بلیو تنگ جینز پر وائٹ شرٹ پہنے ہوا تھا سلیقے سے بال جمائے خوبصورت نقوش والا سلجھا سا لڑکا اور ذہانت تو اسکی ایکسٹرا کوالٹی تھی وہ لڑکا کسی بھی لڑکی کا ائیڈیل ہو سکتا تھا لیکن تھا کم عمر۔

سر دار پریشان ہوا تھا کہ وہ مہرینہ سے کافی چھوٹا تھا،

لیکن وہ جانتا تھا ایک ڈیڈھ سال میں وہ لڑکا مہرینہ جتنا ہی لگنے لگ جاتا مجبوری تھی ورنہ وہ مہرینہ کے لہے شہنام صدیقی کو ہی چنتا۔

وہ پڑھتا تھا ٹیوشن پڑھاتا پھر وہاں سے اسکے ہاں جاتا اسکے کمپیوٹر وغیرہ کا سارا کام وہی تو سنبھالے ہوئے تھا۔۔

خیام کو دیکھتے اسکے زہن میں اسرعت سے بہت سے خیال آ جا رہے تھا۔۔

پھر وہ اسے دیکھتا ہلکا سا مسکرا دیا بھلا مہرینہ کے لیے اس سے بہتر لڑکا اسے کہاں مل سکتا تھا ہر گز نہیں ہاں وہ غریب تھا لیکن اسے یقین تھا وہ لڑکا اپنی محنت سے ایک دن بہت آگے جائے گا۔

پھر کچھ سوچتا ہوا باہر کی طرف لپکا تھا خیام کو پیچھے آنے کا اشارا بھی کر گیا تھا۔

خیام انکی نظروں سے پریشان ہوتا انکے پیچھے جلدی سے دوڑا تھا۔

نکاح شروع کیا جائے مولوی جی۔

سہیر خانم کی آواز پر مہرینہ نے لب کاٹ کر خود پر جبر کیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیٹا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔

مولوی نے پریشانی سے تیسری بار ساکت بیٹھی دلہن کو مخاطب کیا تھا۔

نوشین نے بیٹی کو فکر مندی سے دیکھا لڑکیاں خاموشی سے بس سر جھکائے ایک کونے میں کھڑیں تھیں۔۔

مہرینہ!

سہیر خانم کی تنبیہی آواز پر وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

سب نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا جسکے چہرے پر وہی ضدی تاثرات بھر آئے تھے جو اسکی شخصیت کا خاصا تھے۔

جب تک سردار نہیں آئیں گئے میں اس نکاح کے لیے ہاں نہیں کروں گئی انہوں نے مجھے بیٹی کہا ہے تو ایک بیٹی کا فرض ہے وہ اپنے باپ کی موجودگی میں ہاں کہے۔

وہ کھڑی ہوتی سپاٹ لہجے میں بولی تھی سہیر خانم لب بھینچ کر اسکی طرف غصے سے بڑھے تھے۔

شائنہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر مسکراتی آنکھوں سے مہرینہ کو دیکھا کوئی اور خوش تھا یا نہیں لیکن شائنہ بہت خوش تھی۔

اسے اسکا ہارا وجود کتنی خوشی دیتا تھا کوئی پوچھتا تو وہ بتاتی کہ وہ انتہا سے زیادہ خوش تھی آج۔

تمہارا باپ ابھی زندہ ہے مرا نہیں سمجھی۔۔

سہیر خانم نے اسکے بازو پر گرفت سخت کر کے غصے سے بھینچے ہوئے لہجے میں دھیمے سے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ انہیں دیکھتی رہی۔

چاہے آپ لوگ مجھے مار دیں یا جو کرنا ہے کر لیں لیکن مہرینہ سمیر خانم انکے بغیر ہاں نہیں کرے گئی پھر چاہے وہ جو بھی لے آئیں رنڈوا بوڑھا جوان امیر غریب مہرینہ انکار نہیں کرے گئی۔

بھرایا ہوا انداز لیے ہوئے سپاٹ و بے لچک لہجے میں وہ بولی تھی۔

ہال میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔

کیا ہونے جا رہا تھا آخر کیسا نکاح تھا یہ،

سب حیران و پریشان تھے سردار کو گئے ایک گھنٹہ اور دس منٹ ہو چکے تھے۔

ہاں بولو ورنہ زندہ جلا دوں گا۔

سمیر خانم آہستہ آواز میں ضدی بیٹی پر برسے تھے۔

جو کرنا ہے کر لیں میں بھی تو دیکھوں آخر آپ کس حد تک جا سکتے ہیں ویسے بھی مہرینہ کو آپ سے کبھی کوئی اچھی امید تھی بھی نہیں۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی مسکرا کر بولی تھی۔

داور نے درشتگی سے اسکا کندھا ڈبوچ کر اسے بٹھانا چاہا تھا۔

ایک منٹ داور اتنی جلدی بھی کیا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی سرد غصے واخی آواز پر سب حیرانی سے پیچھے کی طرف مڑے تھے۔

جہاں وہ خیام خادم اور اپنے چند خاص گارڈز کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

وہ سنجیدگی سے سٹیج پر چڑھا۔

جبکہ باقی سب کی نظریں ارد گرد متلاشی تھیں جیسے نئے دلہے کی تلاش میں ہوں۔۔

مہرینہ دوڑ کر اسکے بازو سے لگی تھی۔

شائنہ کو سخت تیش آیا اسکے سردار سے چمٹنے کا تو بہانہ چاہیئے تھا اسے۔

داور آئندہ اگر تم نے مہرینہ سے سختی برتی تو سوچ رکھنا انجام اپنا پہلی اور آخری وارننگ سمجھنا اسے میری،

داور خوف سے باپ کے پیچھے ہوا تھا کہ سردار غاذان کا سخت لہجہ کسی بھی رشتے سے عاری تھا،

تمہیں دیا ہوا وقت پورا ہو گیا ہے بہتر ہو گا اب چپ رہنا اور نکاح کی تقریب کو خاموشی سے دیکھو۔

سہیر خانم مسکراتے لہجے میں بھتیجے سے مخاطب تھے۔

وہ مسکرایا۔

بلکل خاموشی سے ہی دیکھوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ بھی خاموشی سے میرے ساتھ کھڑا ہوا کر دیکھیں۔

وہ خیام کو اوپر آنے اشارا کرتا ہوا کندھے اچکا کر بولا تھا۔

خیام گہری سانس لیتا ہوا اوپر آیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار اسے بتا چکا تھا اپنا مقصد اس نے انکار نہیں کیا کہ ان پر بہت احسان تھے سردار غازان کے وہ ہیر کو بھی بتا چکا تھا

۔۔

ہیر فقط خاموش رہی بولی کچھ نہیں بس اتنا کہا جو تمہیں ٹھیک لگتا ہے وہ کرو۔۔

اٹھو یہاں سے۔

وہ اب شبیر سے مخاطب تھا۔

کیوں اٹھوں جی نکاح کروا کر ہی اٹھوں گا سردار جی۔

وہ طنز سے لیکن ادب سے ہی بولا۔

وہ مسکرایا۔

خواب میں کروالینا اپنے جیسی کسی سے لیکن یہاں سے اٹھو تاکہ میری مہرینہ کا ہونے والا دلہا بیٹھ سکے۔۔

اب سب حیرت سے سردار کو دیکھنے لگے تھے۔

دلہا کہاں تھا گھر والوں سمیت سب کی نظریں ارد گرد دلہے کی تلاش میں تھیں کچھ کی نظروں میں تجسس تھا تو کچھ کیں میں غصہ۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔

سہیر خانم تیش سے بولے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرایا۔۔

مطلب یہ کہ مجھے دلہا مل چکا ہے اور دیر اس لیے لگی کہ دلہا ڈھونڈنا تھا کوئی سوٹ نہیں سو مجھے میری مہر کے لیے کوئی اچھا نیک اور سب سے بڑی بات ایماندار دلہا مل چکا ہے جو مہرینہ کا خیال اپنی جان سے بھر کر رکھے گا۔۔

اسکے سرد اور مضبوط لہجے پر خیام نے پریشانی سے انہیں دیکھا وہ کچھ زیادہ امیدیں باندھ رہے تھے اس سے۔۔۔

کتنا اعتماد تھا سردار کو اسکی ذات پر وہ شرمندہ سا ہوا تھا خود پر۔

مہرینہ حیرت سے سردار کو دیکھ رہی تھی۔۔

کون ہے وہ؟

تیمور خانم سنجیدگی سے سوالیہ لہجے میں بولے۔

وہ لب بھینچ کر سر ہلاتا شبیر کا ہاتھ پکڑ کر اسے ٹو سیٹر صوفے سے اٹھا چکا تھا۔

شبیر نے کافی غصے سے اسے دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں۔

اسے اٹھا کر وہ خیام کا کندھا پکڑتا اسے بٹھا چکا تھا مہرینہ سمیت سب کی نظریں اس پر تھیں جو لب بھینچے سر جھکا گیا تھا۔

کیا مزاق ہے یہ!

سہیر مشتعل ہوتے چلائے۔

کب سے خاموش بیٹھا ریاض بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بنا ان پر توجہ دیئے ساکت کھڑی مہرینہ کی کلائی تھام کر اسے خیام کے ساتھ بٹھا چکا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم ایک کمی کمین کو میری بیٹی کے ساتھ بٹھاؤ کہاں مر گئی ہے تمہاری غیرت کہ سب کچھ گھول کر پی گئے ہو۔

سمیر خانم تیش سے چلا پڑے تھے اس پر،

داور بھی بہت غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ ابھی گولی سے اسکا بھیجا اوڑا دیتا۔۔۔

تیمور نے آنکھیں میچیں کہ اس نے خقیقتاً انہیں بہت پریشان کر رکھا تھا۔

چاچو وہ کوئی کم ذات والا نہیں ہاں غریب ضرور ہے لیکن ایک دن وہ اپنے بل بوتے پر بہت آگے جائے گا بہت لڑکے دیکھے لیکن مجھے مہرینہ کے لیے کوئی سوٹ ایبل نہیں لگا سوائے خیام کے وہ بہت اچھا لڑکا ہے اور مہرینہ کو خوش بھی رکھے گا خوشیاں پیسوں سے نہیں سکون سے ملتیں ہیں۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں گھسائے بہت سنجیدگی سے بولا تھا۔

یہ لو جیک کسی اور کو سناو مجھے نہیں میں مہرینہ کی شادی کسی کم خیثت لڑکے سے ہر گز نہیں کروں گا میری بیٹی ہے وہ اسے کسی امیر کھاتے پیتے گھر میں بھیجنا چاہتا ہوں اور تم ایک نوکر کو میری بیٹی کے مقابل لے آئے ہو واہ سردار جی آپکی لو جیک کو تو اسلام ہے بھائی صاحب دیکھ رہیں آپ اپنے سردار بیٹے کو،

اسلیے کہتا تھا مت بھیجو پرائے ملک۔۔

وہ چلا کر بولتے آخر میں خاموش کھڑے بھائی کی طرف مڑے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان اور کتنا شرمندہ کروا گئے مجھے میرے بھائیوں کے سامنے۔۔

وہ تیکھے لہجے میں بیٹے سے مخاطب تھے۔۔

وہ مسکرایا۔۔

ڈیڈ ایسا کیا کر دیا ہے میں نے جو آپ سب لوگ اتنا ہائپر ہو رہے ہیں مولوی صاحب آپ تو نکاح شروع کریں۔

وہ لاپرواہی سے کہتا آخر میں مولوی سے مخاطب ہوا۔۔

جو حیرانی سے محل کے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

مولوی جی سر ہلاتے رجسٹر کھولنے لگے اور کچھ لکھنے لگے۔

مہرینہ نے ہونٹ بھینچ کر سردار کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میرے لیے۔

وہ آہستگی سے بڑبڑایا تھا۔

مہرینہ سر جھکا گئی،

اسے ان لوگوں سے مہرینہ کو بچانا تھا ان لوگوں کیا بھروسہ اسکے منظر سے ہٹتے ہی اگر انہوں نے اسکا نکاح شبیر سے پڑھوا دیا تو وہ رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لیے سب کچھ آناً فاناً گر رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم خود تو اس نوکرانی سے نکاح کر کے بیٹھے ہو اب اس گھر کی لڑکی کی شادی بھی ملازم سے کرنا چاہتے ہو لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گئے۔

خیام نے سرد نظروں سے ریاض کو دیکھا اسکی بہن کو نوکرانی بولنا اسے اچھا نہیں لگا تھا لیکن موقع کی نزاکت کو سمجھتا وہ چپ رہا۔۔۔

سردار تیکھی نظروں سے انہیں دیکھتا انکے قریب آیا۔۔

میری بیوی کو نوکرانی بولنے پر میں آپکو سزا بھی دے سکتا ہوں سو نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل ہر بار میں آپکا لحاظ نہیں کروں گا سمجھے آپ اس لیے اب چپ رہیئے گا اسی میں بہتری ہے آپ سب کی۔

وہ انکے قریب آتا خاصے غصے سے بولا تھا۔

شائنہ نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا اسے زرا اچھا نہیں لگا تھا سردار کا ہی ــــــــــر کی سائیڈ لینا۔۔

اسے تو میں ایسی جگہ بھیجنے کی تیاری کر رہی ہوں آپ تو اسکی خاک بھی نہیں پا سکو گئے سردار جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت زہریلے لہجے میں بڑبڑائی تھی۔

ریاض خانم غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے۔۔

مولوی صاحب ڈر رہے تھے وہ نکاح کے الفاظ بھی بول نہیں پا رہے تھے لیکن ریاست کے سردار کا حکم وہ ٹال نہیں سکتے تھے۔

نِکاح شروع کریں مولوی جی کتنی بار آپ سے کہنا پڑے گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس بار درشت لہجے میں بولا تھا۔

تب ہی سہیر خانم نے پسٹل نکال کر اس پر تانی تھی سب نے شاکس سے سہیر کو دیکھا تھا۔

جو پسٹل کا رخ اسکے سر کی طرف کیے ہوئے تھے انکھوں میں قہر و غضب تھا۔

وہ مسکرایا۔

چاچو اس کھلونے سے غاذان تیمور اگر ڈرتا تو سردار کی پگڑی سر پر سجائے ناپھر رہا ہوتا اس کھلونے سے کسی اور کو ڈرائیں مجھے نہیں مولوی جی پلیز زز۔۔

اب اس کی توپوں کا رخ مولوی کی طرف مڑا تھا۔۔

اسکے گارڈز بھی سرعت سے اپنی اپنی پسٹل کا رخ سہیر خانم کی طرف کر گئے تھے جس پر اس نے انہیں پسٹل نیچے کرنے کا اشارا کیا تھا۔۔۔

مولوی جی ہڑبڑاتے ہوئے نکاح کے کلمات دوڑانے لگے تھے۔۔

مہرینہ اگر نکاح کے لیے ہاں بولا تو تمہیں اپنی بیٹی کے رتبے سے فارغ کر دوں گا۔

انکے کرخت لہجے پر مہرینہ کا دل اچھل کر رہ گیا۔

نوشین اور مہدیہ نے ہول کر انہیں دیکھا۔

جبکہ سردار نے طنز سے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ ہاں بولو۔

وہ انہیں دیکھتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

ایک منٹ یہ نکاح ایک صورت میں ہی ہو گا۔

تیمور صاحب بھی میدان میں آئے تھے۔

سہیر۔ریاض، خشام،اور سردار نے انہیں سرعت سے دیکھا۔

بھائی صاحب۔۔

سہیر صاحب چلائے تھے۔

ایک منٹ سہیر میری بات سن لو پہلے۔

وہ سہیر کو ہاتھ سے اشارا کرتے اپنے بیٹے کے مقابل آئے۔۔۔۔

یہ نکاح تب ہی ہو گا جب سردار اس لڑکی کو طلاق دے تب ہی یہ نکاح ہو گا گا ادر وائز کوئی چانس نہیں بیٹے۔۔

تیمور صاحب نے مسکراتے لہجے میں بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا کہ وہ جانتے تھے وہ ایسا نہیں کرئے گا اور نا ہی خیام ایسا چاہے گا،

بھلا ایک بھائی بہن کی طلاق دلوا کر خود کیسے اسی گھر میں شادی کر سکتا تھا نا ممکن تھا یہ تو۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا دل پریشان سا تھا۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی بڑی سی چادر اپنے ارد گرد اچھے سے اوڑھتی ہوئی باہر نکل آئی۔۔

رکشار کو اکر اس میں بیٹھتی وہ محل کی طرف روانہ تھی چہرہ کو نقاب سے کور کر رکھا تھا۔۔

دل پریشان سا تھا پتا نہیں کیوں۔

ناممکن!

سردار مسکرایا تھا۔۔

جبکہ خیام اپنی جگہ سے بے ساختہ کھڑا ہوا تھا۔

مہرینہ کی نظریں اپنے ہاتھوں کی لکیروں پر تھیں دل خالی تھا اس میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔

ڈیڈ پلیز بچوں جیسی باتیں مت کریں ہونے دیں نکاح پھر تفصیل سے بات ہو گئی آپ سے۔۔

وہ تمسخرانہ لب و لہجے میں بولا تھا۔

خیام لب بھینچے کھڑا تھا لیکن سردار کے اشارا کرنے پر وہ دوبارہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

واٹ ربش اب تم اپنے باپ سے ایسے لہجے میں بات کرو گئے۔

وہ پھنکارے تھے آخر یہ کیوں ہمیشہ انکے الٹ ہی کرتا تھا۔

ڈیڈا گر آپ نے نکاح نہیں ہونے دیا تو آئی سویئر میں پہلی فلائٹ سے مصر چلا جاوں گا کبھی نا آنے کے لیے اور آپ جانتے ہیں سردار غاذان بات کا کتنا پکا ہے۔

وہ عجیب سے سرد لہجے میں بولا تھا۔

جبکہ تیمور، سہیر، خشام حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

تب ہی مولوی صاحب نکاح کے کلمات پھر سے دوڑانے لگے تھے۔

مہرینہ کا دل زرا بھی اس نکاح کے لیے رضامند نہیں تھا لیکن اسے اسکے سوا کہاں کوئی راستہ دیکھائی دے رہا تھا، اسے آزادی کے لیے اس نکاح پر سائن کرنے تھے ورنہ اسکا باپ اسے وہاں پھینکتا جہاں سے اسے خود کو اپنا آپ نا دیکھتا۔

وہ قبول ہے کہتی خیام کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

خیام نے بھی گہری سانس لیتے ہوئے نکاح کے لیے حامی بھر ہی لی اسکے پاس بھی کوئی اچارہ نہیں تھا اس نکاح کو کرنے کے علاوہ وہ لب بھینچے سائن کرنے لگا جبکہ سہیر خانم مٹھیاں بھینچے وہاں سے نکلے تھے پیچھے پیچھے تیمور داور اور ریاض بھی لپکے تھے بس خشام اور باقی سب وہاں کھڑے رہ گئے۔

سردار کا احترام لازم تھا ریاست کے ہر فرد پر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن انکے گھر والے شاید انکے مقام کی قدر نہیں کرنا چاہتے تھے کچھ وہ اپنے رشتوں کو لے کر احساس بھی تو بہت تھا وہ چاہتا تو سب کو اس سے الجھنے کی سزا دے ڈالتا لیکن وہی بات وہ اپنے سے جڑے ہر رشتے سے بے پناہ محبت کرتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا اِس گھر میں کون اسکا سگا ہے اور کون نہیں لیکن وہ پھر بھی انہیں دل میں رکھتا تھا کہ وہ غاذان تیمور تھا جسکی تربیت اسکے باپ نے نہیں اسکی ماں نے کی تھی۔

اس نے خالی خالی نظروں سے جاتے باپ کی پشت دیکھی تھی۔

خیام کو آگے بڑھ کر سردار اور دوسرے لوگوں نے گلے لگایا تھا آخر کار اتنی مشکلوں کے باوجود وہ یہ نکاح کروانے میں کامیاب رہا تھا۔

اسے پتا بھی نا چلتا اور نکاح ہو چکا ہوتا اگر مہدیہ اسے فون کر کے سب نا بتاتی اسے مہرینہ نے کہا تھا بتانے کے لیے جسے سن کر وہ اگلے دن ٹھیک نکاح کے وقت وہاں پہنچ چکا تھا۔۔

ہیر کو اندر گھسنے نہیں دیا گیا تھا آخر محل میں ہر کسی کو تو اندر آنے کی اجازت نہیں تھی جب تک اسکے پاس اجازت نامہ نا ہو۔۔

وہ لب بھینچے وہاں سے پلٹ آئی۔۔

آنکھوں میں در آئی نمی صاف کرتی وہ چلتی جا رہی تھی۔۔

ہوٹل وہ پیدل ہی آئی تھی کمرے میں آکر وہ بیڈ پر گر سی گئی تھی تھکن سے وجود چور چور ہو گیا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان!

انکا نام نیند کی وادیوں میں جانے سے پہلے اسکے ہونٹوں پر مدھم سا ٹھڑ ٹھڑایا تھا۔

🌿 ---------- 🌿 ---------- 🌿

سردار نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اسے لگا جیسے ہیر نے اسکے کان میں سرگوشی سی کی ہو لیکن ارد گرد تو کوئی نہیں تھا وہ یہاں کیسے ہو سکتی بھلا۔۔

وہ پریشان ہوا اٹھا تھا نظریں ادھر ادھر ہجوم میں گھوم رہیں تھیں جیسے کسی نادیدہ وجود کی تلاش میں ہوں۔۔

مہرینہ اسکے ساتھ گاڑی میں پیچھے بیٹھی تھی سردار غاذان نے مہرینہ کو ریتی رواج سے رخصت کیا تھا۔

نوشین مہد یہ باقی گھر والے اسے خیام کے ساتھ نہیں بھیجنا چاہتے تھے لیکن سردار نے اسے وداع کر کے ہی سکھ کا سانس لیا کہ وہ بعد میں کوئی نیا تماشا نہیں چاہتا تھا۔۔

گاڑی میں جامد سکوت تھا۔

خیام شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا جبکہ مہرینہ سامنے کی طرف دیکھ رہی تھی خالی ویران آنکھیں ضبط سے سرخ پر چکیں تھیں۔

شادی!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شادی کے لفظ کو اپنی زندگی میں ابھی ایڈ نہیں کرنا چاہتا تھا جب تک کچھ بن نا جاتا اسکی آپی اپنے گھر والی نا ہو جاتی ابھی تو اسے داڑھی مونچھ آئی تھی اور شادی بھی ہو گئی وہ کہتے ہیں نا ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہمارے چاہنے نا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

ہوٹل میں جب گاڑی رکی تو وہ کتنی دیر اس ہوٹل کی دراز عمارت کو دیکھتا رہا۔

کیا مہرینہ کو اس ہوٹل میں رکھنا ٹھیک تھا یقیناً نہیں وہ خوددار خاندان کا بیٹا تھا اسے جلد کسی نئے گھر کا بندوبست کرنا تھا ۔۔

وہ اپنی سائیڈ سے نکلتا مہرینہ کی طرف کا ڈور کھولے اسکے باہر آنے کا منتظر تھا۔

وہ گہری سانس لیتی اپنی بھاری کامدار فراک کو چٹکیوں سے تھامتی باہر نکلی۔

خیام اسکے آگے چلنے کا منتظر تھا جبکہ وہ خیام کو بے تاثر نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آپ مجھے کیوں گھور رہیں ہیں گھورنا تو آپکو وہاں چاہیئے تھا۔

وہ بھی خیام تھا بات جو دل میں ہوتی ہونٹوں پر بھی وہی ہوتی۔

تم زیادہ خوش مت ہونا کہ مہرینہ سہیر خانم تمہاری بیوی بن گئی ہے تو جو چاہو گے کرو گے میں کہاں اور تم کہاں اپنی اوقات کبھی مت بھولنا۔

وہ شاید اتنے دنوں کا غصہ بھی خیام پر اتارنا چاہ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایکسیوزمی مجھے آپکے ساتھ کچھ بھی کرنے کا کوئی شوق نہیں مائنڈیو مس مہرینہ سہیر آپ تو ویسے بھی میرے لائیک نہیں۔

وہ بھی اسکے قریب آتا ہوا جواباً بولا تھا۔

مہرینہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

میں تو آپکے ساتھ روم بھی شیئر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن سردار کا حکم ہے جو میں مرتے دم تک ٹال نہیں سکتا۔

وہ غصے کا کافی تیز لگتا تھا۔

مہرینہ نے دانت پیسے پھر ایک جھٹکے سے اینٹرس کی طرف بڑھی تھی۔

وہ کچھ دیر اسکی پشت دیکھتا رہا پھر اسکے پیچھے بڑھا تھا۔

مہرینہ نے اسے دیکھا کہ کونسا روم ہے وہ دونوں بہن بھائی فرسٹ فلور پر رہ رہے تھے کیونکہ ہیر کو اونچائی فوبیا تھا۔

وہ بنا اسکی کسی بات کا جواب دیئے روم نمبر ا کی طرف بڑھا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر اسکے اندر آنے کا منتظر کر تھا۔

وچہرے پر غصہ سجائے وہ اندر آئی تھی۔

مہرینہ نے اپنے کپڑوں کا بیگ بھی نہیں لیا تھا نجانے کیوں اب اسکی سیاست تو وہی سمجھ سکتی تھی نا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے شرم آتی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔

وہ شرٹ بدل رہا تھا جب تیمور خانم اندر آتے ہی اس پر برسے تھے۔

وہ انہیں ایک نظر دیکھتا کف لنکس لگانے لگا۔

تم سے مخاطب ہوں آخر کس پر چلے گے ہو تم ہمارے خاندان میں تو دور دور تک تم جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا تھا۔۔*

وہ جھنجھلائے تھے اس پر۔

انکے تپے چہرے کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

مسکراو مت ورنہ دانت توڑ دوں گا میں تمہارے۔

وہ اسکی مسکراہٹ دیکھ کر شدید تپے تھے۔

میری تو کوئی بات تم مانتے ہی نہیں ہو۔۔

وہ کہتے ہی اسکے کمرے سے غصے سے نکل گئے۔

پیچھے وہ گہری سانس لیتا گھڑی پہنتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسکا آج ایک دو یونی میں دورہ تھا تو اسے جلد نکلنا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کافی دیر مہرینہ کو بے یقینی سے دیکھتی رہی وہ لڑکی اسے بہت پسند تھی اور قسمت نے اسے اسکی بھابھی بنا دیا تھا وا قسمت کے کھیل ہمیشہ انوکھے ہی ہوتے ہیں۔۔

کیسی ہو ہیر۔

خیام باہر چلا گیا تھا ہیر کو بتا کر ہیر تب سے اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

ہیر تمہارے بالوں کو کیا ہوا ہے۔

ہوا سے اسکے سر سے چادر سرکی تھی جب مہرینہ نے اسکے چھوٹے سے بال حیرت سے دیکھے تھے،

جو کندھوں پر لاپرواہی سے بکھرے ہوئے تھے اگر دیکھا جاتا تو ہیر کو چھوٹے بال بہت زیادہ سوٹ کر رہے تھے لیکن وہ بڑے بالوں کی عادی تھی اسے تو اپنے بڑے بال بھول ہی نہیں رہے تھے۔۔

کٹوا دیئے ہیں اصل میں نیچے سے خراب ہو گئے تھے تو مجبوراً کٹوانے پڑے۔

ہیر نے سر جھکا کر دھیمے سے اسے بتایا تھا۔

اومائی گاڈ تمہیں کتنے سوٹ کر رہے ہے یہ شارٹ ہیر کٹ یار پلیز دوپٹہ مت لیا کرو۔

وہ ابھی بھی اسی فراک میں تھی ہیر بے بسی سے مسکرا دی آنکھیں جھلملانے لگیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساریا اس سے کافی بار معافی مانگ چکی تھی اسنے معاف کر دیا تھا کہ شاید اس پارلر والوں کی غلطی تھی بھلا ساریا کا کیا قصور تھا اس سب میں۔

وہ صاف اور معصوم دل کی تھی تو اسے دوسرے لوگ بھی اپنے جیسے ہی لگتے تھے، اچھے۔

وہ جب کمرے میں آیا تو وہ بال کھولے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی سامنے والی دیوار پر ایل ڈی چل رہی تھی اسکی نظریں تو سکرین پر تھیں لیکن دھیان کہی اور تھا یہ خیام کو پتا لگ گیا تھا۔

آپکے لیے!

ایک شاپر اسکی طرف بڑھاتا ہوا وہ بولا تھا۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

پھر کچھ سوچ کر شاپر تھام لیا۔

وہ سلیز کہینوں تک موڑتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا۔

وہ کچھ دیر اس شاپر کو دیکھتی رہی پھر تجسس سے مجبور ہو کر وہ اس شاپر کو کھول چکی تھی۔

اندر ریڈی میڈ دو نارمل سے سوٹ تھے۔

ایسے کپڑے شاید انکے گھر والی کام والیوں کے ہوتے تھے سستے اور سادہ سے،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایسے کپڑے پہننے کی عادی نہیں تھی وہ لیکن اب شاید اسے انہی کپڑوں سے خود کو ڈھانپنا تھا لیکن کب تک اسکا انداز نہیں تھا اسے۔

میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔

اسکے باہر آنے پر وہ غصے سے بولی تھی۔

لیکن اب آپکو ایسے ہی کپڑے پہننے ہیں کیونکہ آپکا شوہر غریب ہے اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق ہی آپکو ڈھانپے اور کھلائے گا اور یہاں سے ہم تین چار دن میں شفٹ کر جائیں گئے کیونکہ میری غیرت گوارہ نہیں کرتی اب میں یہاں رہوں۔

کہتے ہی وہ لمبے سے صوفے پر آنکھوں پر بازو رکھتا دراز ہوا تھا۔

دل تو کر رہا تھا شاپر اسکے منہ پر دے مارے لیکن خود پر جبر کرتی اس میں ایک سوٹ پکڑتی وہ واش روم چلی گئی کہ وہ اتنے ہیوی سوٹ میں سو نہیں سکتی تھی۔۔

گلابی کلر کی قمیض تھی جس کے گلے پر سکن کلر کے بٹن لگے ہوئے تھے سکن ہی ٹروزر تھا۔

وہ سوٹ اسے تھوڑا سا کھلا تھا لیکن مجبوری تھی اسی میں گزارا کرنا تھا اسے۔

READERS CHOICE

پلیز لائٹس آف کر دیں۔

اسے بنا لائٹ آف کیے دراز ہوتا دیکھ کر وہ سنجیدگی سے بولا۔

سوری میں لائٹ جلا کر ہی سوتی ہوں کیونکہ مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ڈھیٹ پن لیے ہوئے بولی۔

جبکہ وہ چہرے سے بازو پیچھے کرتا اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

بچو تمہیں اتنا تنگ کروں گئی کہ یاد رکھو گے سردار کو بھی میرے لیے یہی غریب ملا تھا۔

وہ غصے سے سوچ رہی تھی لیکن جلتی لائٹ میں وہ بھی نہیں سو سکتی تھی۔

وہ گہری سانس لیتا بالکنی میں چلا گیا تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد منہ بناتی ہوئی وہ تکیے پر سر گرا گئی تھی۔

لیکن نیند اسے کہاں آنی تھی وہ جانتی تھی رات آنکھوں میں ہی کٹے گئی۔۔

ہیر جیسے ہی یونی آئی راستے میں ہی اسے ساریا مل گی اُس سے ہائے ہیلو کرتی وہ لائبریری چلی گئی کہ اسے ایک بک واپس کرنی تھی۔

لائبریری میں اسے ایک گھنٹہ لگ گیا تھا۔

لائبریری سے نکل کر وہ کوریڈور سے گزر رہی تھی جب بہت ساری گاڑیاں بیک وقت یونی کی پارکنگ میں اینٹر ہوئی تھیں۔۔

گرل کے پاس کھڑی وہ دھڑکتے دل سے گاڑی سے نکلتی شخصیت کو دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو وائٹ کاٹن کے سوٹ پر بلیک جیکٹ پہنے بلیک ہی چشمہ لگائے ہوئے باہر نکلا تھا لڑکیوں اور لڑکوں کا ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا اسکے ارد گرد۔

بروان رولکس کی واچ دھوپ میں خوب چمک رہی تھی۔

وہ ساکت وجود لیے نظریں بھی اسی پر ساکت کر گئی تھی۔

وہ ہاتھ اٹھائے ان سے سوال جواب کر رہا تھا۔

شائنہ تو جلدی سے اسکے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔

خادم ہیر آئی ہے آج۔

وہ ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتا ہوا تھوڑی دیر بعد خادم سے بولا تھا۔

خادم نے چونک کر اپنے سردار کو دیکھا۔

جی میں خود چھوڑ کر گیا تھا انہیں۔

خادم نے سر جھکا کر تعظیم سے جواب دیا۔

شائنہ اسکی مدھم گفتگو سلگتے وجود سے سن چکی تھی وہ اسکے ہوتے ہوئے اس عام سی لڑکی کے بارے میں کیسے پوچھ سکتے تھے آخر انہیں میں نظر کیوں نہیں آتی وہ ہیر تو میرے مقابل کچھ بھی نہیں ہے پھر کیوں یہ مجھ پر اس عام لڑکی کو فوقیت دے رہے ہیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لب بھینچے انکے چہرے کو دیکھتی ہوئی وہ تلخی سے سوچ رہی تھی۔۔

وہ اب یوتھ سے یونی کے سسٹم کے بارے میں سوال وجواب کر رہا تھا۔۔

ہیر چل نا دیکھ کتنا خوبصورت شخص ہماری یونی میں آیا ہے۔۔

ساریا اسکی کلائی کھینچ کر اسے باہر لاتی ہوئی بولی وہ شاید سردار غاذان کو جانتی نہیں تھی وہ بس اسکی شخصیت سے بری طرح متاثر ہو چکی تھی۔

ہیر اسے دیکھنے لگی اب اسکا چہرہ تھوڑا دور تھا لیکن ہیر اسکی آواز با آسانی سن سکتی تھی۔

آپ لوگوں کو جو بھی شکایت ہے اس یونی سے تو پلیز ٹیل می تاکہ میں اسے خود دیکھوں اور آپکے مسلے سولو کروا سکوں۔

وہ چشمہ دوبارہ لگاتا ہوا بولا۔

کچھ سٹوڈینٹ اس سے ضروری مسلے ڈسکس کرنے لگے تھے۔

وہ سر ہلاتا سنتا رہا پھر انہیں سولو کرنے کا کہتا وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑا تھا۔

ہیر کا دل لرزا۔۔

وہ پھر پلٹ تھا ہجوم پر ایک طرائنہ نظر ڈالی لیکن اس بار نظر خالی نہیں لوٹی تھی۔

درخت کے ارد گرد بنی اونچی منڈیر پر کھڑی وہ اسے نظر آگئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گلابی چادر ارد گرد اوڑھے ہوئے تھی نیچے لینن کا فیروزی سوٹ پہنا ہوا تھا۔

اسکے ہونٹ بے ساختہ دھیمی مسکان میں ڈھلے تھے۔۔

شائنہ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ جل کر راکھ ہوئی تھی۔

کم ہیئر!

کیا وہ اسے اشارا کر رہا تھا۔

اسکے اشارا کرنے پر بہت سے سٹوڈینٹ پیچھے مڑے تھے۔۔

ہیر کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

وہ ساکت کھڑی رہی تو وہ خود آگے بڑھا تھا۔

اسے راستہ خود بخود سٹوڈینٹ دیتے چلے گئے تھے۔

وہ آخر اس تک پہنچ چکا تھا،

آنکھوں میں نرمی لیے وہ اسکا جھکا سر دیکھ رہا تھا وہ لڑکی سادگی کی مثال تھی کوئی بناوٹی چیز آج تک اسنے اسکے چہرے میں نہیں دیکھی تھی،

پڑھائی کیسی جا رہی ہے ہیر کی۔

وہ زیر لب تبسم لیے اس سے بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی اچھی جا رہی ہے بس ایک دو سبجیکٹ میں تھوڑی کمزور ہوں۔۔۔۔۔

وہ سر جھکاۓ مدھم آواز میں بولی چہرے پر سرخی سے چھا گئی تھی اسکی اتنی سی توجہ پر ہی۔۔

وہ سر ہلا گیا رات کو فری ہوں میں ملاقات ہو گئی تم سے تفصیل۔

وہ دوبارہ چشمہ لگاتا دھیرے سے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوا پلٹ گیا تھا۔

ہیر کا پورا وجود دنگ رہ گیا تھا،

اسکا سر پر ہاتھ رکھنا ہیر کو کیسا لگتا تھا اگر وہ جان جاتا تو شاید بوکھلا کر رہ جاتا۔

سب لوگ حیرانی و تجسس سے ہیر کو دیکھ رہے تھے اتنے لوگوں کی خود پر جمی نظریں اسے بھوکھلائے دے رہیں تھیں۔

ہیر تم کیسے سردار غاذان کو جانتی ہو۔

اسکی کلاس میٹ وردہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔

حیرت میں تو سارا یا بھی تھی،

میں بتاتی ہوں۔۔

ہیر کے بولنے سے پہلے ہی شائنہ ہجوم میں سے بولی تھی سب پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔

ہیر نے بھی آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ ہمارے گھر میڈ ہے مطلب نوکرانی ہے اس پر ہمارے سردار نے ترس کھا کر ایڈمشن دلوایا ہے اس یونی میں وہ غریبوں کا بہت خیال رکھتے ہیں اسکے تو بھائی کو بھی ملازمت پر رکھا ہوہے ہمارے سردار نے یونوانکا دل بہت رحم دل ہے۔

وہ اسکے قریب آتے ہوئے زہر میں بجھے تیر اس پر برسانے لگی تھی۔۔

ہیر نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا۔

چہرے پر دباد باسا غصہ جھلکنے لگ تھا اس کے۔

ارے واوا سردار تو بہت رحم دل ہیں یار۔

ایک لڑکی کافی امپریس تھی سردار سے۔

شائنہ نے ہیر کی آنکھوں میں جمع ہوتی نمی مسکرا کر دیکھی۔

پھر کسی کو درشتگی سے اشارا کرتی وہ وہاں سے نکل گی۔

ہیر آو آج میں تمہیں اپنے گھر لے کر چلوں۔۔

ساریا نے اچانک ہی اسکے پاس آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

نہیں یار مجھے آج گھر جلدی جانا ہے اسائمنٹ بھی بنانا ہے پرسوں لاسٹ ڈیٹ ہے۔

وہ گہری سانس لے کر خود کو ریلکس کرتی ہوئی بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں یار میں نے خالہ کو بولا ہے کہ آج میں اپنی اکلوتی فرینڈ کو آپ سے ملوانے لاوں گئی اگر تم نا گئی تو سوچو میری کتنی بے عزتی ہو گئی۔

وہ منہ بسور کر بولی۔

ہیر نے بے چارگی سے اسے دیکھا پھر سر ہلا گئی۔

او کے لیکن پھر میں آدھا گھنٹہ ہی وہاں رکوں گئی اور تم واپسی میں مجھے یونی چھوڑنے خود آو گئی۔

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔

فکر نا کرو تمہیں چھوڑ کر ہی جاوں گی ڈونٹ وری۔۔

وہ گاڑی کو سڑک پر لاتی ہوئی بولی۔

اس نے سات قسم کے کلرز سے بال رنگوائے ہوئے تھے جو اس پر بہت سوٹ کر رہے تھے۔

وہ مختلف سڑکوں سے گاڑی گزارتی ہوئی

گاڑی ایک کھلی سڑک پر روک گئی۔

چلو یار گاڑی آگے نہیں جائے گئی گلی تنگ ہے۔

وہ باہر نکلتی ہوئی بولی۔

ہیر چادر کو مضبوطی سے اپنے ارد گرد اوڑھے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پرانے طرز کے بنے مکان، منڈھیروں پر لٹکتی لڑکیاں جو ہر آتے جاتے مرد کو عجیب سے انداز میں اشارا کر رہیں تھیں۔

ہیر الجھن سے اپنی طرف دیکھتی لڑکیوں کو دیکھتی ساریا کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

وہ ساری رات سو نہیں پایا تھا کہ باہر بالکنی میں بہت مچھر تھے۔۔

وہ اندر آیا تو مہارانی صاحبہ پورے بیڈ پر پسارے سو رہی تھی۔

وہ رکا سامنے ہی شیشے کی کٹوری میں چار پانچ سگریٹ پڑے ہوئے تھے۔

تو کیا وہ ساری رات سگریٹ پیتی رہی تھی اور اسے سگریٹ لا کر کس نے دیئے تھے۔۔

وہ پریشانی سے سوچتا ہوا واش روم میں چلا گیا۔۔

شاور لے کر جب وہ باہر آیا تو ٹھٹھکا وہ اتنی گہری نیند میں تھی کی مسلسل کھڑاک سے بھی اسکی آنکھ نہیں کھلی تھی۔

وہ پریشانی سے اسکے بیڈ کے پاس آیا سگریٹ کو پکڑ کر ناک کے قریب کیا سگریٹ چھوٹ کر اسکے ہاتھوں سے نیچے جا گرا تھا وہ بس سگریٹ ہی نہیں ڈرگز بھی لیتی تھی آنکھوں کے گرد سیاہ خلقے سیاہ پڑتے ہونٹ او تو وہ لڑکی نشے کی اس حد تک عادی ہو چکی تھی کہ اسے نشہ کیے بغیر شاید نیند بھی نہیں آتی تھی۔

,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساریا واپس چلتے ہیں مجھے اسائمنٹ بھی بنانا ہے دیر ہو جائے گئی۔

وہ ایک دم سے رک کر اسکی کلائی پکڑتی ہوئی بولی تھی انداز میں پریشانی سی تھی۔

ساریا نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

یار بات کو سمجھو اب تم خالہ کے دروازے سے لوٹو گئی تو کیسا لگے گا انہیں سوچو زرا چائے پی کر میں تمہیں تمہارے ہوٹل خود چھوڑ آوں گئی اب چلو۔

وہ اسکا گال کھینچ کر بہت محبت سے بولتی ہیر کا بازو پکڑ کر تقریباً اسے کھینچ کر ایک سرخ رنگ کے بنے مکان کے اندر لے آئی تھی۔۔

ہیر نے پریشانی سے ارد گرد دیکھا بہت سے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفی سے کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

اس نے پہلی بار ایسا ماحول دیکھا تھا اسے عجیب سی الجھن ہو رہی تھی۔

انٹی دیکھیں میں کسے لائی ہوں اپنی دوست ہیر کو۔۔

یہ ایک بہت ہی بڑا اور کھلا سا ہال تھا جہاں چاروں طرف صوفے پڑے ہوئے تھے ریشمی پردے ہر جگہ لگے ہوئے تھے فرش پر سرخ رنگ کی دریاں بچھی ہوئیں تھیں جہاں بہت ساری لڑکیاں بیٹھی اُسے دیکھ کر معنی خیزی سے کانوں میں سرگوشیاں کر رہیں تھیں انکے تنگ چست لباس دیکھ ہیر کو پریشانی ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیشانی پسینے کے قطروں سے چمکنے لگی تھی۔

ارے کیا بات ہے آج تو تم نے آخر ہمارا کام کر ہی دیا شاباش۔۔

وہ لمبی سے درمیانی عمر کی عورت ہیر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

ہیر نے الجھن سے ساریا کو دیکھا۔

ارے خالہ کو تم سے ملنے کا بہت شوق تھا نا تو اس لیے بول رہیں ہیں۔

وہ ہیر کی الجھن لیے آنکھیں دیکھ کر بولی تھی۔

ساریا مجھے گھر جانا ہے تم بعد میں آجانا چاے میں پھر کبھی پی لوں گئ۔

وہ دھڑکتے دل سے بنا ساریا اور اسکی خالہ کو دیکھے خارجی دروازے کی طرف بڑھی تھی جب ساریا کی خالہ نے لپک کر اسکی کلائی تھامی تھی۔

وہ حیرت سے پلٹتی انہیں دیکھنے لگی۔۔

میری بچی یہاں لوگ آتے اپنی مرضی سے ہیں لیکن جاتے دلنشین بیگم کی مرضی سے ہیں۔۔

اسے زبردستی ہال کے بیچ و بیچ لاتیں ہوئیں وہ بولی تھیں۔

کیا مطلب!

وہ پریشانی سے ساریا کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مطلب یہ کہ چائے پیئے بغیر میں تمہیں یہاں سے جانے نہیں دوں گئی۔

وہ اسے زبردستی صوفے پر بٹھاتیں ہوئی بولی اسی وقت ملازمہ ایک بڑے سے سٹیل کے ٹرے میں تین کپ چائے لے آئی ہیر کا کپ سفید جبکہ ان دونوں کے کالے تھے۔

ہیر نے زبردستی چائے کو ہونٹوں سے خلق میں اتارا۔

چہرے پر پسینہ سا چمکنے لگا تھا، جبکہ دل دھک دھک کر رہا تھا نجانے کیوں شاید کسی انہونی کے احساس سے۔

دلنشیں اور ساریا اسے دیکھتی چائے کے سپ لینے لگیں تھیں۔

او لگتا ہے کوئی نیا مال آیا ہے۔۔

ایک موٹا سا آدمی بلا جھجھک اندر آتا ہوا ہیر کو دیکھ کر معنی خیزی سے بولتا ہیر کو ٹھٹھکا گیا تھا۔

ہیر کپ رکھتی ایک دم سے کھڑی ہوتی بنا کسی کو دیکھے بڑے سے خارجی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

کالی چادر سے بالوں کی لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی تو پیشانی پسینے کے ننھے ننھے قطروں سے چمکنے لگی تھی۔۔

وہ رکی تھی سر ایک دم سے چکرایا تھا چلتے قدم بری طرح لڑکھڑائے تھے،

بیگ چھوٹ کر اسکے ہاتھ سے گر کر زمین بوس ہوا تھا کچھ ہی پل میں اسکی آنکھوں کے آگے گہرا اندھیرا چھایا تھا وہ دھڑم سے چکنے فرش پر گرتی ہوئی اپنے ہوش و حواس کھو چکی تھی۔۔

وہ تینوں مسکراتے ہوئے اسکے وجود کے پاس آئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لڑکی کنواری ہے نا۔

دلنشین نے تصدیق چاہی۔

ہاں بالکل کنواری بس ایک چھوٹا بھائی ہے اور رہتے بھی ہوٹل میں ہیں مطلب غریب ہیں اور کوئی آگے پیچھے بھی نہیں تو ہمیں ڈرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ساریا نے اسکے وجود کے پاس بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے انہیں اس لڑکی کے بارے میں بتایا۔

اسے روم میں لے جا پرسوں تک اسے ٹرین کے کر چوہدری صاحب کے آگے پیش کریں گئے انہیں ہی بند کلی چاہیئے تھی اور منہ مانگا پیسہ وصولیں گئے۔

وہ عورت اپنی بڑی بڑی سرمہ لگیں آنکھیں اسکے معصوم چہرے پر جمائے ہوئے بولی سفاکی سے تھی۔

وہ آدمی اسکے وجود کو اٹھا کر اندر کی طرف بڑھ گیا پیچھے پیچھے ساریا بھی تھی۔

کوئی لڑکی سڑک پر روتی ہوئی بھاگ رہی تھی سفید سوٹ کھلے لمبے بال پیچھے بہت سے آدمی تھے اس لڑکی کے، کالی چادر کندھوں پر سے ہوتی زمین پر جھاڑو دے رہی تھی۔۔

وہ تیز تیز دوڑتی ہوئی پیچھے کی طرف پلٹی تھی۔

ہیر !

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے ساختہ اسے پکارتا ہوا اٹھ کر بیٹھا تھا شرٹ کے بغیر سینہ پسینے سے تر تھا۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتا پاس پڑے پانی کے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر وہ ایک ہی سانس میں پانی چڑھا گیا تھا۔

ہیر ٹھیک تو ہے نا۔

اسے اسکے بارے میں کبھی کوئی خواب جھوٹا کب آتا تھا۔

وہ چپل پہنتا ہوا اٹھا تھا تبھی اسکا فون رنگ کرنے لگا تھا رات کے نو بج رہے تھے اسے ہیر سے آج ملنا تھا لیکن وہ صبح کا نکلا گھر لیٹ آیا تھا تو تھکن چکا تھا شاور لے کر وہ ایسے ہی لیٹا تو نیند آگئی۔۔

خیام کالنگ۔۔

غازان تیمور سپیکنگ۔

وہ فون اٹھاتا ہوا اپنا مخصوص جملہ بولا تھا لیکن آگے سے جو اسے سننے کو ملا تھا وہ اسکے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکا گیا تھا۔

وہ شرٹ پکڑتا عجلت سے باہر کی طرف دوڑا تھا۔۔

غازان بات سنو۔۔

تیمور صاحب نے اسے پکارا لیکن وہ بنا انہیں دیکھے اور انکی سنے باہر کی طرف تیزی سے دوڑا تھا گارڈز نے اسے گاڑی کی طرف آتا دیکھ جلدی سے گاڑی کا ڈور کھولا ساتھ خادم بھی بیٹھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم کو دیکھ کر اس نے غصے سے لب بھینچے۔

ہیر کو یونی سے پک کیا۔

وہ سپاٹ لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

خادم نے چونک کر اپنے سردار کو دیکھا

جی میں گیا تھا پک کرنے، لیکن وہاں سے مجھے پتا چلا وہ چھٹی سے پہلے ہی گھر چلی گئی تھیں تو میں بھی وہاں سے آگیا

سردار سب ٹھیک تو ہے نا وہ ٹھیک ہیں نا۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا آخر میں پریشانی سے سردار سے پوچھنے لگا تھا۔

جبکہ وہ لب بھینچے باہر کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔

چہرے پر سپاٹ تاثرات رقم تھے جسکے باعث خادم خاموشی سے سامنے دیکھنے لگا تھا۔

گاڑی ہوٹل کی پارکنگ میں رکی تھی وہ نکلتا ہوا اندر کی طرف بڑھا تھا جب سامنے سے ہی اسے خیام آتا دیکھائی دیا۔

ہیر جب یونی سے گھر نہیں آئی تو تم نے تب مجھے کیوں نہیں بتایا۔

وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔

خیام روپڑا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں کالج سے سیدھا ٹویشن دینے چلا گیا تھا پھر وہاں سے آپکے آفس آ گیا، بہت سا کام پینڈنگ میں تھا وہی دیر ہو گئی جب ہوٹل آیا تو رات کے آٹھ بج رہے تھے میں سیدھا انہی کے روم میں گیا تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھیں انتظامہ سے پوچھا مہرینہ جی سے پوچھا کسی نے بھی انہیں صبح سے نہیں دیکھا،

پھر یونی چلا گیا وہاں پتا کیا انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اسکی ایک ہی دوست تھی وہاں گیا اسکے فلیٹ پر تالہ لگا ہوا ہے میں بہت ہریشان ہو گیا تھا پھر آپکو فون کیا۔۔

وہ آنسو صاف کرتا ہوا ساری بات اسے تفصیل سے بتا گیا۔۔۔

۔

سردار لب بھینچے فون نکال کر اپنے نئے بنے دوست کو کال کر گیا جو حال میں ہی پولیس کی فورس میں اعلیٰ پوسٹ پر تعین ہوا تھا۔

وہ ارد گرد چکر لگاتا سخت پتھریلے تاثرات لیے اب یونی کے پرنسپل سے بات کر رہا تھا۔

جنہوں نے فوٹیج دیکھ کر بتایا کہ وہ یونی سے ساڑھے بارہ بجے کے قریب نکلی تھی ایک لڑکی ساریا کے ساتھ۔۔

خیام اور مہرینہ ایک طرف کھڑے سردار کو ہی دیکھ رہے تھے مہرینہ بھی اب پریشان دیکھنے لگی تھی اسکی کونسا ہیر سے کوئی دشمنی تھی جبکہ خیام کی تو آنکھیں ہی نہیں سوکھ رہیں تھیں دل میں کئی بُرے بُرے وسوسے آنے لگے تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں پولیس کی کئی گاڑیاں وہاں آ رکیں تھیں۔۔

وہ بڑے آفسرز سے سنجیدگی سے کچھ کہہ رہا تھا ساری پولیس فورس اسکے اردارد اکٹھی ہو چکی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ انکے ساتھ ہی وہاں سے نکل چکا تھا۔

خیام گہری سانس لیتا سر ہاتھوں میں تھام گیا۔

اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں امی کو کیا جواب دوں گا۔۔

پریشانی سے سوچتا وہ بھی باہر کی طرف بھاگا تھا کہ وہ ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھ نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

مہرینہ اسکے جانے کے بعد خود بھی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

چال میں اسکی واضع لڑکھراہٹ تھی۔

شاید نشے کی کمی کے باعث۔۔

سجنا ہے مجھے سجنا کے لیے۔۔۔۔

وہ مرر کے آگے کھڑی خود پر فیوم کا بے دریغ استعمال کر رہی تھی چہرے پر واضع مسکراہٹ تھی۔

بلیک نائٹی میں لمبے بال کھولے وہ قیامت ہی لگ رہی تھی۔۔

اپنے کمرے میں لگی اسکی انلارج پک کو دیکھتی رہی بے ساختہ قدم اسکی تصویر کی طرف اٹھنے لگے تھے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرے وہ دھیرے دھیرے کچھ بڑبڑانے لگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بس کچھ دن اور پھر سردار شائنہ خانم کے ہوں گئے آپ صرف اور صرف میرا مقدر ہیں اُس ملازمہ کا نہیں اگر ایسا ہوا تو سردار آپ کو شائنی کے قہر سے کوئی بچا نہیں سکے گا کوئی نہیں آپ میرے نہیں تو کسی کے نہیں۔۔

وہ زہریلی مسکان ہونٹوں پر لیے عجیب جنون بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔

یونی کی فوٹیج وہ دوبارہ دیکھ رہا تھا لڑکی کا چہرہ وہ واضع دیکھ چکے تھے۔

وہاں سے ہوتے وہ لوگ درمیانہ درجے کی بلڈنگ میں آئے جہاں وہ کرائے پر رہ تھی۔۔

لاک کھلوا کر وہ اندر آئے اندر اتنا گند تھا کہ سردار غاذان نے بے ساختہ منہ پر ماسک چڑھایا تھا،

وہ پولیس کے ساتھ ساتھ تھا آخر وہ اسکی بیوی تھی وہ کیسے کسی اور پر اسکے ڈھونڈنے کی زمے داری چھوڑ دیتا۔

ساری کبڈ وغیرہ چیک کر لیں کوئی نیا جوڑا کبڈ میں نہیں تھا سارے پرانے سے پرانے کپڑے بیڈ پر صوفوں پر فرش پر بکھرے پڑے تھے کچن میں گندے برتنوں کا ڈھیر تھا۔۔

بیڈ روم مس شراب کی بوتلیں سگریٹ کی ڈبیاں اور تو اور مردانہ شرٹ وغیرہ پھٹی پڑیں ہوئیں تھیں۔

وہ معاملہ سمجھ گئے کہ لڑکی کردار کی کیسی تھی۔

سردار غاذان کو جی بھر کر اپنی بھولی بیوی پر غصہ چڑھا کیسی دوست بنا رکھی ہوئی تھی اس نے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہاں سے صرف انہیں صرف اس لڑکی کی بولڈ پکس ہی ملیں تھیں وہ اس لڑکی کی تصاویر مختلف جگہوں پر بھیج چکے تھے۔

سردار غاذان گاڑی میں بیٹھا سخت پریشان ہو چکا تھا کشادہ پیشانی پر بہت سی سلوٹیں نمودار تھیں ہونٹ بھینچے وہ کھڑکی سے باہر کے دوڑتے مناظر دیکھ رہا تھا انہیں چار گھنٹے ہو چکے تھے ہیر کی تلاش میں لیکن ابھی تک کوئی سراغ انکے ہاتھ نہیں لگا تھا جس سے وہ ہیر تک پہنچ پاتے اپنے خواب کا سوچتا وہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔۔

ہیر کہاں ڈھونڈوں میں تمہیں۔

وہ مٹھیاں بھینچے خود پر بھی غصہ ہوا تھا۔

:::::::::::::

وہ آنکھیں مسلتی اٹھ کر بیٹھی بالوں کو چہرے سے پیچھے کرتی وہ پھر سے آنکھیں مسلنے لگیں تھیں جو کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں۔

آنکھیں مسل کر وہ ارد گرد لاپرواہی سے دیکھنے لگی سر ایک دم سے پھوڑے کی طرح دکھنے لگا تھا۔

ارد گرد دیکھتی وہ چونکی تھی یہ کمرہ اسکا تو نہیں تھا یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی اکلوتی کھڑکی پر بھاری تالا لگا ہوا۔

ارد گرد بے پڑے بھڑکیلے کپڑے میک اپ کا سامان اسکے پاس بیڈ پر بے ترتیب سے پڑے ہوئے تھے، !

اسکی کالی چادر نیچے فرش پر گری ہوئی تھی اسکی قمیض کا گلا گہرہ تھا وہ اٹھ کر سرعت سے چادر پکڑ کر اپنے ارد گرد اوڑھ کر حیرت سے دروازے کی طرف بڑھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن یہ کیا دروازہ تو باہر سے بند تھا، کمرے میں باہر سے کسی شوخ گانے کی آواز آرہی تھی۔۔

کوئی ہے۔۔

دروازے پر زور سے ہاتھ مارتی وہ زور سے بولی تھی

لیکن کوئی نہیں آیا۔۔

وہ دھڑکتے دل سے اپنے بیگ کی تلاش کے لیے نظریں دوڑانے لگی لیکن بیگ ہوتا تو ملتا نا۔۔

کھلے بالوں پر اس نے چھوٹا سا کیچر لگایا ہوا تھا کیونکہ پونی کی قید میں تو وہ اب آنے سے رہے پورا وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا کمرے میں لگے گندے پوسٹر دیکھ کر۔۔

کوئی ہے سار یا تم کہاں ہو پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔

وہ پھر سے دروازہ پیٹتی ہوئی بولی تھی لیکن اسکی بھرائی آواز پر کوئی نہیں آیا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اسکے ساتھ کیا ہوا ہے وہ خود صاف اور نیک دل کی تھی تو اسے سب اپنے جیسے ہی لگتے تھے وہ کیسے کسی کو برا جانتی جب وہ خود بری نہیں تھی تو کیسے کسی کی بری نیت بھانتی وہ۔۔

فرش پر بیٹھتی وہ رونے لگی تھی وہ ابھی تک نہیں سمجھی تھی کہ یہ ہوا ہے کیا ہوا ہے اسکے ساتھ۔

خیام کتنا پریشان ہو گا اور سردار انہوں نے کہا تھا وہ آج مجھ سے ملنے آئیں گئے کیا وہ آئیں ہوں گئے۔

گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے وہ شوں شوں کرتی خود سے بول رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آخر یہ لوگ کیا چاہتے ہیں مجھ سے۔

وہ پریشان تھی بہت لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھی رونے اور پریشان ہونے کے علاوہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے دو گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چلا تھا وہ ایسے ہی بیٹھی رہی جب دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔

وہ چونک کر دروازے کو دیکھنے لگی،

پھر

ساریا کو دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھ کر اسکے قریب آئی تھی ٹانگیں چلنے سے انکاری تھیں کہ وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے اکڑ گئی تھی۔

اچھا ہوا تم آگئی ان لوگوں نے مجھے کمرے میں بند کر رکھا ہے ساریا پلیز مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑ آو وہ پریشان ہو گا میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔

وہ تیز تیز بولتی باہر کی طرف لپکی تھی جب ساریا نے اسکی کلائی پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے دوبارہ اپنے سامنے کیا تھا۔

ہیر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا تھا۔

ساریا مجھے جانا ہے تم جانتی ہو میرا بھائی پریشان ہو گا۔

وہ اسے حیرت سے دیکھتی منمنائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میری پیاری اور بھولی ہیر اب یہاں سے صرف تمہاری لاش تمہارے بھائی کو مل سکتی ہے تم یہاں سے کہی نہیں جا سکتی مائے ڈیئر فرینڈ۔۔

اسکے چہرے کو چھوتی وہ کمینی مسکان سے بولی تھی۔

ہیر نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اسکا ہاتھ غصے سے جھٹکا۔

کیا مطلب ہے تمہارا آخر یہ سب کیا ہے کیوں بند کیا ہے مجھے یہاں۔

وہ اس بار خاصے غصے سے بولی تھی جو ہیر کی طبیعت ک خاصا نہیں تھا۔۔

آئی سویئر تمہیں کوٹھے کا نہیں پتا ہو گا اور ان ہی مرد عورت کے ریلیشن شیپ کا کیونکہ تم معصوم ہی اتنی ہو کیونکہ نا تم ٹی وی دیکھتی ہو نا تمہارے پاس نیٹ ہے تم تو آج کل کی لڑکی لگتی ہی نہیں ہو خیر دوسری بات کوٹھا اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں برے کام ہوتے ہیں یہاں دن کو لوگ سوتے ہیں اور رات کو جاگتے ہیں مجرہ کرتے ہیں مردوں کو خوش کر کے ان سے پیسے لیے جاتے ہیں اب تمہیں بھی اپنی اس معصوم شکل سے لوگوں کو خوش کر کے ہمیں بہت سا۔پیسہ کما کر دینا ہو گا۔

ساریا نے اسکے پاس آتے ہوئے بہت تفصیل سے اسے سمجھایا تھا۔

ہیر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی تین چار قدم پیچھے ہوئی تھی۔

وجود لرز اٹھا تھا کوٹھے کی کہانی ایک بار اسکی ایک کلاس میٹ نے بتائی تھی لیکن کوٹھے کی اصلیت آج پتا چلی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم تو میری واحد دوست تھی نا۔

اس نے ساکت لبوں سے بامشکل یہ چند الفاظ بولے تھے۔۔

دوست تو میں کسی کی نہیں سوائے پیسے کی اور ہاں یہاں میں دوست بن کر بہت سی لڑکیاں لا چکیں ہوں سویٹی وہ لڑکیاں آج بہت خوش ہیں یہاں دن رات عیش کرتیں ہیں تم بھی پیچھے کی زندگی بھول جاو کیا رکھ ہے عام زندگی میں بھوک دکھ غم بھول جاو وہ سب اور اپنی جوانی کو کیش کرواو۔

وہ اسکے سٹیپ کٹنگ بالوں کو چھوتی ہوئی خالصاً کمینگی سے بولی تھی۔

چٹاخ۔۔۔۔

ہیر نے ناآو دیکھا ناتاو تھپڑ اسکے گال پر دے مارا تھا۔

ساریا نے گال پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے اسے دیکھا اسے بھلا اس چیوٹی سے ایسی امید کب تھی۔

تم ایک بہت بری لڑکی ہو مجھے سردار کی بات مان لینی چاہیئے تھی لیکن میں نے تمہیں دوست مانا تم پر بے انتہا بھروسہ کیا اپنا مانا اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہاں میرا دل کر رہا تمہیں جان سے مار دوں تم اس دو دن کی زندگی میں تو عیش کر سکتی ہو لیکن آخرت میں تمہارے یہ عیش تمہارے ناپاک وجود پر مار دیئے جائیں گے پھر کیا کرو گئی،

تم مجھے یہاں نہیں رکھ سکتی سمجھی میں شادی شدہ ہوں میرا شوہر تمہیں جان سے مار دے گا سمجھی تم بہتری اسی میں ہے مجھے جانے دو۔

اسکے نزدیک آتی نفرت سے اسکا مکروہ چہرہ دیکھتی ہوئی وہ غصے سے چلائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ ساریا اسکی ہمت پر حیرانی سے زیادہ شاک میں تھی وہ تو سمجھی تھی وہ رو دے گئی یا چیخ گئی چلائے گئی پھر چپ کر کے انکا کہنا مان جائے گئی لیکن اس نے تو اسے تھپڑ ہی دے مارا تھا جو آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی اور غصہ بھی تو بہت کر رہی تھی۔۔۔

تمہاری یہ ہمت تم ساریا پر ہاتھ اٹھاو۔۔

دلنشین بیگم اچانک ہی کہی سے نمودار ہوتی اسکا چہرہ اپنے سخت ہاتھ میں دبوچتے ہوئے چلائی تھی۔۔

وہ کب سے دروازے میں کھڑی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی اب اسکی ہمت جواب دے گئی تھی اسکی ہمت کہ وہ ساریا پر ہاتھ اٹھائے۔۔

ہیر نے اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہا لیکن ناکام یاب رہی۔۔

جبکہ ساریا اسکی شادی شدہ لفظ پر اٹکی ہوئی تھی۔۔

کون ہے تمہارا شوہر۔

ساریا نے اسکے بال پکڑ میں لیتے ہوئے غصے سے پوچھا۔۔

اسکے شوہر کا پوچھنے پر اتنی تکلیف پر بھی ہیر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

سردار غاذان تیمور ہیں میرے شوہر میری ڈھال میرے محافظ وہ تم لوگوں کو چھوڑیں گئے نہیں انہوں آج تک مجھے کوئی خراش نہیں آنے دی تو اب کیوں آنے دیں گئے۔

اسکے مضبوط لہجے پر وہ دونوں ہی ٹھٹھک کر اسکا سانولا چہرہ دیکھنے لگیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جھوٹ بولتی ہے کمبخت بغیرت لڑکی تجھے تو دو دن بھوکا رکھوں گئی پھر ہی ہوش ٹھکانے آئیں گئے تمہارے۔

دلنشین نے سنبھلتے ہوئے زور سے اسکے نرم گال پر اپنا بھاری ہاتھ مارا۔

وہ چیختی ہوئی زمین پر گری تھی گال پر اسکے سخت ہاتھوں کی چھاپ چھپ چکی تھی۔۔

تیمور صاحب کو پتا لگ چکا تھا کہ انکا بیٹا رات سے کس کے لیے حوار ہو رہا ہے۔

اچھا ہے کہی مر کھپ گئی ہو وہ۔

سہیر خانم نے غصے سے کہا۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن سردار کی دیو نگی دیکھ رہے ہو کل رات سے وہ گھر سے غائب ہے پولیس کو اس نے سولی پر ٹنگا ہوا ہے آرمی اسکے ساتھ ہے خادم کہہ رہا تھا سردار نے کل سے کچھ کھایا نہیں سوائے پانی کے چند گھونٹ کے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا میرا بیٹا ایک غریب کم زات لڑکی کے لیے اتنا حوار ہو سکتا ہے۔

تیمور صاحب سنگار پیتے ہوئے سخت غصہ تھے بیٹے پر اور حیران بھی تھے۔

سہیر خانم نے سمجھ کر سر ہلایا۔

بات تو سچ ہے آپکی، مجھے لگتا ہے اس لڑکی کو غائب کروانے میں ریاض کا ہاتھ ہے۔

سہیر چائے کا سپ لیتا ہوا یقین سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر تیمور نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔

آپی ٹھیک تو ہوں گئی نا سردار،

خیام نے فکر مندی سے پوچھا اس سے پوچھا تھا جسکے ماتھے پر تفکر کی لکیریں بڑی واضع دیکھی جا سکتیں تھیں۔

ان شاءاللہ تمہاری آپی ٹھیک ہوں گئی تم گھر جاو مہرینہ اکیلی ہو گئی میں ہوں نا تمہاری آپی کو صحیح سلامت لاوں گا بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔

اسکا شانہ تھپکتا وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔

سردار میں آپکے ساتھ رہ کر انہیں ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔

خیام نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

خیام تم تھک گئے ہو جاو آرام کرو میں پھر تمہیں بلوالوں گا ڈونٹ وری تمہاری آپی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

اس سے نرم لہجے میں کہتا وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔

خیام نے لب بھینچ کر آنکھوں سے اوجھل ہوتی گاڑی کو دیکھا۔۔۔

اس لڑکی کے فلیٹ میں چلو!

وہ موبائیل کان سے لگاتا ڈرائیور سے بولا تھا۔

خادم نے حیرانگی سے انہیں دیکھا۔

اس لڑکی سار یا کے فلیٹ پر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم نے حیرانگی سے پوچھا۔

جس پر سر ادر نے تند ہی سے اسے دیکھا تھا۔۔

وہ جلدی سے سر ہلاتا آگے کی طرف دیکھنے لگا۔

سر دار غاذان سپیکنگ کیا خبر ہے۔

وہ سرد لہجے میں اب فون میں کسی سے مخاطب تھا۔

سر دار وہ لڑکی کافی شاطر تھی اس نے اپنے پیچھے کوئی ثبوت چھوڑا ہی نہیں کوئی اس لڑکی کو جانتا ہی نہیں مجھے لگ رہا ہے وہ لڑکی کسی اور شہر میں رہتی ہے۔

وہ لڑکا کافی معدب انداز میں سر دار کو بتا رہا تھا۔

سر دار نے چونک کر اسکی بات سنی پھر بنا کچھ کہے فون بند کر دیا۔

اس لڑکی کے فلیٹ کی طرف جاتے وہ خاصے غصے میں تھا۔

سب لوگ حیرانی سے اپنے اپنے فلیٹوں سے باہر نکلے ریاست کے شاندار سر دار کو دیکھ رہے تھے کھڑی ناک والا وہ شخص جیسے بنا ہی سر داری کرنے کے لیے تھا اسکے غصے کو دیکھ کر کوئی آگے نہیں آیا تھا۔

بلڈنگ کے مینجر نے سرعت سے لاک کھولا تھا اد کے فلیٹ کا۔۔

وہ اکیلا اندر آتا دروازہ بند کر چکا تھا باقی سب حیرانی سے باہر ہی کھڑے رہ گئے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وہ پورے ہال کو طرائنہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اس نے دونوں کمرے چھان مارے لیکن کچھ نا ملا وہ کچھ سوچتا سرعت سے کچن کی طرف آیا تھا۔

کچن میں پڑے گندے برتنوں پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھی برتنوں میں رکھے کھانے میں سے بہت بری بو آرہی تھی

۔۔

ناک سکوڑتا وہ منہ پر ماسک چڑھا چکا تھا۔

پورے کچن میں عجیب گندی سمیل پھیلی ہوئی تھی۔

وہ بند کبنٹ کھول کھول کر اندر پڑے جاڑ برتن باہر پھینکتا جا رہا تھا۔

سارے کیبنٹ چھان مارے لیکن وہاں سے کچھ نا ملا۔

وہ کرسی کو ٹھوکر مارتا ہوا باہر نکلنے لگا تھا جب کرسے کے نیچے پڑے موٹے خاکی لفافے پر اسکی نظر ٹھہر ی تھی۔

وہ بیٹھ کر اس لفافے کو اٹھا چکا تھا۔۔

کرسی پر بیٹھ کر اسنے بنا عجلت دیکھائے وہ لفافہ چاک کیا۔۔

اندر سے بہت سارے پیسے میز پر گرے تھے پھر ایک اور چھوٹا سا کارڈ تھا جس پر... R ,T

لکھا ہوا تھا۔

RT..

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے بڑبڑاتا ہوا اسی چیٹ کو پکڑے باہر کی طرف بڑھا تھا۔

اسکے باہر آنے پر جتنے لوگ دروازے کے آگے کھڑے تھے وہ ایک دم سے پیچھے پیچھے ہوئے تھے۔

تم اس بلڈنگ کے مینجر ہو۔

اس نے کالے کوٹ والے شخص سے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی سردار۔۔

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ادب سے جواب دیا۔

خادم ایک گھنٹے تک مجھے یہ بلڈنگ سیل چاہیئے۔

وہ سرد لہجے میں کہتا آگے بڑھا تھا۔

لیکن سردار اس میں ہماری غلطی کیا ہے۔

مینجر اسکے پیچھے دوڑتا ہوا گڑگڑایا تھا۔

تم لوگوں کی غلطی یہ ہے کہ تم لوگ بنا تحقیق کیے کسی کو بھی کرائے پر فلیٹ دے دیتے ہو ایک نظر میں جان گیا ہوں یہاں زیادہ تر کیسے لوگ رہتے ہیں مجھے اپنی ریاست میں ایسے بیہودہ ہوٹلز نہیں چاہیئے۔۔

سرد لہجے میں کہتا وہ ایک شان سے وہاں سے نکلا تھا۔

"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بات سنو ایک کارڈ کی پک بھیج رہا ہوں دیکھ کر بتاو یہ کیا ہے۔

کہتے ہی اس نے چند بٹن دبائے اور پھر فون ساتھ پڑی خالی سیٹ پر پھینکا تھا۔۔

ہیر بیڈ کی پائنتی سے سر ٹکائے خاموش تھی آنکھیں اور ناک رو رو کر سرخ پڑ چکے تھے،

پیاس اور بھوک سے بے حال تھی وہ۔

تب ہی دروازہ کھولتی ساریا اور ایک خوش شکل سا آدمی اندر آیا تھا۔۔

یہ ہے لڑکی دیکھ لو غور سے بالکل منہ بند کلی ہے جیسی تمہیں چاہیئے تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے ایک جیتے جاگتے وجود کا سودا کر رہی تھی۔

ہیر نے اس آدمی کو دیکھ کر خود کو چادر میں اچھے سے قید کیا تھا۔

اسکی گندی نظریں اپنے وجود پر جمے دیکھ کر وہ حقارت سے منہ دوسری طرف پھیر گئی تھی۔۔

ٹھیک ہے لڑکی آج رات اسی کو بک کر دو آج میں ہوں بھی فری۔

چوہدری صاحب کہتے ہوئے پلٹ گئے جبکہ ساریا اسکی طرف آئی۔

ساریا مجھے جانے دو ورنہ ٹھیک نہیں ہو گا تمہارے لیے۔

وہ بیڈ کا سہارا لے کر کھڑی ہوتی ہوئی غصے سے پھنکاری تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا کر لو گئی مائے دیئر یہاں کی لوکیشن تمہارے فرشتوں کو بھی پتا نہیں لگ سکتی کیونکہ ساریا کوئی کام کچا کرتی ہی نہیں

۔۔

اسکے گال چھوتی وہ تمسخرانہ بولی تھی۔

ہیر نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

ارے اتنا غصہ ننھی سی جان میں کہاں سے آ گیا ہے بھئی۔

ساریا نے مسکراتے ہوئے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

ساریا اگر تم مجھے یہاں سے جانے دو گئی تو میں وعدہ کرتی ہوں کسی کو تمہارے بارے میں نہیں بتاوں گئی میں نے زندگی میں بہت کچھ سہا ہے اب اور ہمت نہیں مجھ میں کچھ سہنے کی پلیز مجھے میرے گھر جانے دو تمہیں اللہ کا واسطے ہے۔۔

اسکے سامنے ہاتھ جوڑے روتے ہوئے بے بسی سے وہ بولی تھی۔

وہ کمینگی سے مسکرائی۔۔

مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے ہیر لیکن اگر تمہیں یہاں سے جانے دیا نا تو میں کہی کی نہیں رہوں گئی یہ جو آدمی یہاں سے گیا ہے نا اسے آج رات تم نے خوش کرنا ہے اسکے بدلے وہ تمہیں پیسوں میں تول دے گا بڑی تگڑی اسامی ہے اسے ہاتھ سے مت جانے دینا۔

وہ بے باکی سے بولتی ہوئی پلٹی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا مطلب۔۔

ہیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔

وہ بنا پلٹے مسکرائی۔

وہ جو سامنے کپڑے پڑے ہیں نا پہن لو اور ہاں کھانا بھی بھیجوا رہی ہوں کھا لینا اور کوئی ہنگامہ کیے تیار ہو جانا ورنہ دلنشین بیگم کو تم نہیں جانتی چمڑی ادھیڑنے میں اس وقت نہیں لگتا۔

وہ کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

ہیر نے لرزتے وجود سے کھلے دروازے کو دیکھا وہ اسکی زو معنی باتوں کا مطلب سمجھ نہیں سکی تھی۔

بیڈ پر بیٹھی وہ ہاتھوں کی لکیروں پر نظریں جما گئی۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی ایک کالا سا موٹا چھوٹے قد کا آدمی ٹرے میں اسکے لیے کھانا لیے چلا آیا تھا۔

وہ اسے دیکھ کر سہم سی گئی تھی۔

وہ آدمی اسے مسکراتی نظروں سے دیکھتا کھانا اسکے سامنے رکھ کر چلا گیا۔

وہ خوف سے کھانے پر نظریں جما گئی پانی کو دیکھ کر اسکی آنکھیں چمکیں تھیں جلدی سے دو گلاس پانی وہ حلق میں فٹا فٹ چڑھا گئی۔

ہونٹ صاف کر کے وہ گہرے گہرے سانس لیتی بیڈ پر ٹھیک سے بیٹھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اب کھانے کو بے بسی سے دیکھ رہی تھی۔

دو سوکھی روٹیاں دال سبزی اور ایک طرف چھوٹی سی کٹوری میں ابلے ہوئے چاول رکھے ہوئے تھے۔

ایک دم سے بہت سے آنسو آنکھوں میں جمع ہونے لگے تھے جواب گالوں پر لڑھک آئے تھے۔

ایسے ہی روٹی کو پکڑ کر وہ کھانے لگی تھی دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن اسے ان لوگوں کا مقابلہ کرنا تھا تو کھانا کھانا لازمی تھا۔۔

ایک سوکھی روٹی کھا کر وہ اب ابلے چاول کھانے لگی تھی۔

کھانا کھا کر وہ کچھ دیر ایسے ہی بیٹھی رہی پھر باہر سے قہقہوں کی آواز سن کر اسکے قدم بے ساختہ باہر کی طرف لپکے تھے۔۔

"""""""

واٹ ڈڈیو مین،،۔

وہ تیوڑی چڑھاتا ہوا بولا۔۔

مطلب ریڈ ٹون طوافوں کا محلہ۔۔

وہ لڑکا سر جھکاتا ہوا بولا تھا جبکہ اسکے پیروں کے نیچے سے زمین سرکی تھی۔

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔

تم یقین ہوا اسکا یہی مطلب ہے۔

وہ آخری بار پوچھ رہا تھا۔

جی!

وہ بھی کھڑا ہوتا ہوا ادب سے بولا۔

وہ ایک دم سے وہاں سے بھاگا تھا چہرے پر پسینے کے قطرے سے چمکنے لگا تھا۔

وہ بدحواسی سے کسی کو فون ملانے لگا تھا۔

ہیر ایک لمبی سے راہدری سے ہوتی ہوئی گول ہال میں چلی آئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہاں ڈولکی کی تھاپ پر لڑکیاں لڑکے ناچ رہے تھے لڑکیوں کے بیہودہ لباس دیکھ کر ہیر کے وجود میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی۔۔

وہ لڑکے لڑکیوں کے جسم پر جگہ جگہ ہاتھ لگا رہے تھے اور وہ خوش ہوتیں رقص اور تیز کر دیتیں۔

وہ گھبرا کر وہاں سے دوڑ گئی تھی۔

بیڈ پر بیٹھتے ہی اسکا سر ایک دم سے بھاری ہونے لگا تھا۔

گھبراہٹ اس پر حد سے زیادہ سوار ہو چکی تھی۔

وہ بیڈ پر لیٹ چکی تھی کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند کی وادیوں میں تھی۔

تب ہی دلنشین بیگم اور ساریا اندر آئیں۔

لگتا ہے دوا کا اثر ہو چکا ہے۔

دلنشین بیگم نے اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔

ہاں اگر دوا نا دیتے تو اس نے ماننا نہیں تھا یہ کرنا لازمی تھا۔

ساریا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

ہمم اس نے پیسے بھجوا دیئے۔

دلنشین بیگم کچھ یاد آنے پر اس سے پوچھنے لگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاں اسی دن دے دیئے تھے،

ساریا بول رہی تھی جب اسکا موبائیل شور مچانے لگا تھا۔

جی میں دلربا بول رہی ہوں۔

کیاااا۔

وہ حیرت سے کہتی دلنشین بیگم کی طرف پلٹی۔

پولیس کا چھاپا پڑنے والا ہے جلدی سے یہاں سے نکلنا ہو گا۔

ساریا کہتی ہی جلدی سے باہر کی طرف دوڑی تھی۔۔

دلنشین بیگم بھی حواس باختہ ہوتی ہوئی اسکے پیچھے تیزی سے دوڑی۔۔

وہ سب جلدی جلدی وہاں سے سب کچھ سمیٹ کر نکل چکیں تھیں۔

انکے نکلنے کے ٹھیک پندراں منٹ بعد ہی ڈھیروں پولیس کی گاڑیاں اس ایریے میں آئیں تھیں۔۔

سب لوگ بدحواس ہوتے جدھر راستہ مل رہا تھا دوڑ رہے تھے۔۔

پولیس ہر کسی کو اٹھا کر گاڑیوں میں ڈال رہی تھی آگے بھاگتا کوئی اور نہیں سردار غاذان تیمور تھا جو ہاف وائٹ پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے ہوئے تھا وہ جو دن میں دو تین بار تو لازمی کپڑے بدلتا تھا کل سے اسی سوٹ میں بنا کھانے پینے کا ہوش رکھے بس اس عام سے لڑکی کے لیے وہ خوار ہو رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن ہیر کی بد قسمتی یا پھر سردار غاذان کی کہ وہ سب وہاں سے سب کچھ سمیٹ کر نکل چکے تھے کہ ایسے لوگوں کے کئی ٹھکانے ہوتے تھے اور آشنا بھی کئی ہوتے ہیں جو انہیں خبر کر دیتے۔

غاذان اندر آتا پاگلوں کی طرح ادھر ادھر اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہا تھا کوٹھے کا ہر کونا اسنے خود دیکھا تھا لیکن ہیر کا کہی وجود نا ملا۔۔

وہ لب بھینچے اس چھوٹے سے کمرے سے پلٹا تھا جب وہ بیڈ پر پڑی کالی چادر دیکھ کر ٹھٹھکا تھا۔

وہ آہستہ قدموں سے بیڈ پر پڑی چادر کسی متاع حیات کی طرح اٹھا چکا تھا۔

اس دن یونی میں اس نے یہی چادر بہت اچھے سے خود پر اوڑھی ہوئی تھی۔

سر جھکائے، وہ سر ہلا کر بات مانتی اسے بری شدت سے یاد آئی تھی۔

ہیر!!!!

وہ چادر پکڑتا خلق کے بل چیخا تھا۔

ساری فورس سردار کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھی پریشان تھی۔۔

جلدی چلو وہ لوگ یہاں سے ابھی اتنی دور نہیں گئے ہوں گئے۔

اسکا دوست آفسر اپنے ماتحتوں سے بولا تھا جبکہ رانا نے کمینگی سی مسکان سے سردار کے چہرے پر اذیت دیکھی تھی۔

وہ اب کیسے بتاتا اسے سردار کو ایسے دیکھ کر کتنی خوشی ہو رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اللہ کرے تمہیں کبھی ہیر نا ملے سردار اور تم اسکی راہ میں پاگل ہو کر مر جاو تو میرے دل کو کتنا سکون ملے گا میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔۔

وہ مسکراتا ہوا دل سے اسے بد عا دے رہا تھا۔۔۔

وہ سب وہاں سے نکلتے ہی دائیں طرف جاتے روڈ کی طرف گئے تھے۔۔

غاذان اسکی چادر گود میں رکھے اس معصوم لڑکی بارے میں بے انتہا فکر مند تھا چہرے پر اذیت سی رقم تھی۔۔

کچھ پتا چلا ہیر کا۔۔

مہرینہ نے اسے تھکا ہارا اندر آتے دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔

وہ سر نفی میں ہلاتا ہوا صوفے پر بے حال گرا تھا۔

مہرینہ نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔

وہ رف سے کھلے ٹروزر پر لمبی گھٹنوں تک آتی فیروزی قمیض پہنے ہوئے تھی بالوں کا اونچا جوڑا بنائے وہ اسے دیکھ رہی تھی وہ خقیقتاً خود اس لڑکی کے لیے بہت پریشان تھی۔

آپی آپ کہاں؟

وہ آنکھیں موندے دلگرفتی سے بڑبڑایا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ پریشانی سے لب کاٹتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی۔

پتا نہیں کیسے پولیس ہمارے مین اڈے پر پہنچ گئی پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔

دلنشین بیگم پریشانی سے اِدھر اُدھر چکر لگاتی ہوئی بولی تھی۔

وہ جی بِلو کہہ رہا تھا وہ کسی لڑکی کی تلاش میں ہیں مجھے لگتا ہے یہ جو لڑکی نئی آئی ہے اسکی تلاش میں ہوں گئے۔

ان کے خاص ملازم (خواجہ سر) نے پاندان سے پان بنا کر دلنشین کو دیتے ہوِے پتے کی بات بتائی۔

دلنشین اور ساریا نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا تھا۔

اتنی پولیس اس عام سی لڑکی کے لیے نہیں آسکتی۔

دلنشین نے سر جھٹکتے ہوئے یقین سے کہا۔

جبکہ ساریا لب بھینچے کسی سوچ میں گھم ہو چکی تھی۔

تم کس مراقبے میں چلی گئی ہو۔

وہ اسے ٹہوکا مارتی ہوئی نخوت سے بولی۔

خالہ مجھے لگتا ہے شینو ٹھیک کہہ رہی ہے اس ہیر میں کچھ بات تو ہے آپکو پتا ہے وہ سردار کی خاص ملازمہ ہے اس دن یونی میں وہ سب کو پیچھے چھوڑے خود اسکے پاس آئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساریا سیدھی ہو کر بیٹھتی ایک دم سے یاد آنے پر بولی تھی۔

دلنشین بیگم نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

تو یہ تُواب بتا رہی ہے کم بخت وہ لڑکی ہمارے لیے کہی کوئی مصیبت کھڑی کر دے گئی۔

دلنشین نے اسے جھانپر مارتے ہوئے غصے سے کہا۔

اسے چھوڑ بھی تو نہیں سکتے وہ ہمیں چھوڑے گی؟اسے اگر چھوڑ دیا تو۔

ساریا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

جس پر دل بیگم نے سر ہلایا۔

اسے تیار کروا دیا ہے۔

دل نے پان منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں تیار کروا دیا ہے چوہدری اسے دیکھ کر اپنے ہوش وحواس گھم کر بیٹھے گا اور منہ مانگے پیسے دے گا یارانہ سے تیار کروایا ہے آپکو تو پتا ہے وہ اگلے بندے کی ایسی لک چینج کرتی ہے کہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔

اپنے کمرے کی طرف جاتی ہوئی بولی۔

وہ پلنگ پر پڑی ہوش وحواس کی دنیا سے بیگانی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد اسکی آنکھوں اور ہاتھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اودھ کھلی آنکھیں کھولے سرعت سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

یہ ایک درمیانے درجے کا کمرہ تھا جسکے چاروں طرف ریشمی پردے تھے جو ہوا سے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے،

وہ گلاتر کرتی بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی تب ہی فضا میں چوڑیوں اور پائل کی گونج بہت زور سے ہوئی تھی۔

وہ چونک کر ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔

پر اسکی نظر گھوم پھر کر خود پر ہی آئی تھی،

وہ خود کو حیرت و بے یقینی سے دیکھنے لگی تھی۔

دونوں ہاتھوں میں ہری اور سرخ چوڑیاں تھیں جو خوب بھر بھر کا پہنائیں گئی تھیں۔

سبز ریشمی لہنگا سرخ کامدار کرتی جس میں اسکا پیٹ بہت مشکل سے کور تھا ریشمی دوپٹہ جو کندھے پر بہت مہارت سے سیٹ کیا گیا تھا لیئر میں کٹے بالوں کی سیدھی مانگ نکال کر دونوں طرف سے پھلے ہوئے رول بنائے ہوئے تھے گہرا میک اپ۔۔

وہ ٹھٹھک کر خود کو آئنے میں دیکھ رہی تھی۔

نہیں یہ میں نہیں ہوں۔۔

وہ پیچھے ہوتی ہوئی جیسے خود سے بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر اس نے وحشت سے اپنا گلا ٹٹولا تھا جس میں ہیر والا پینڈنٹ غائب تھا کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس بھی نہیں تھے انکی جگہ بھاری ارٹیفیشل بڑے بڑے جھمکے تھے۔۔

میرا لاکٹ سیٹ کہاں گیا سردار کیا سوچیں گے انکی ہیر انکے دیئے ہوئے تحفے کی حفاظت بھی نہیں کر سکی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

وہ گال پر تھپڑ مارتی چیخی تھی وہ پاگل ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ میں نہیں ہوں ہیر رضا ایسی بیہودہ نہیں ہے وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتی وہ اتنا سجتی نہیں ہے وہ اتنی خوبصورت نہیں ہے یہ میں نہیں ہوں۔اور میرا لاکٹ سیٹ کہاں گیا۔

وہ چیخی تھی۔

ہال میں بیٹھی ساریا ایک دم سے ہڑبڑاتی ہوئی ہیر کے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔

کیا تکلیف ہے کیوں چلا رہی ہو تم بہرہ سمجھا ہوا ہے کیا ہمیں،

جو یوں ہمارے کان کے پردے پھاڑ رہی ہو۔

تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے یہ بیہودہ کپڑے پہنانے کی اور یوں میری بے ہوشی پر مجھے ہاتھ لگانے کی۔

کیا تم جانتی نہیں ہو ایک عورت کا ایک عورت سے اتنا ہی پردہ ہے جتنا ایک مرد کے سے پھر تم مجھے ہاتھ کیسے لگا سکتی ہو مجھے نہیں رہنا یہاں اور ہاں میں اپنا لاکٹ سیٹ تم سے لے لوں گئی اپنے سردار سے کہلوا کر۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے پناغصے سے کہتی ہوئی باہر کی طرف دوڑی تھی پیچھے ساریا بھی حیرت سے نکلتی ہوائی دوڑی۔۔

ہال میں آتے آدمی سے وہ زور سے ٹکڑاتی ہوئی نیچے جا گری تھی۔۔

سامنے کوئی لمبا تڑنگا آدمی کھڑا اسے ہوس زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ خوف سے ارد گرد دیکھتی ہوئی پیچھے کی طرف سرکی تھی۔

کون ہے یہ لڑکی۔

وہ لمبا آدمی اسکے قریب بیٹھتا ہوا ساریا سے بولا۔۔

ساریا نے اسے دیکھ کر تھوک نگلا تھا۔

یہ نئی آئی ہے اور اسکا سودا ہم نے چوہدری جی سے کر دیا ہے یہ آج رات انہی کے لیے تیار کروائی ہے۔

وہ ہیر کو دیکھتی ہوئی بولی جو بے ہوش ہونے کے قریب تھی کہ وہ بہت مشکل سے کھڑا ہونے کی کوشش کر رہی تھی

۔۔

بھاڑ میں گیا چوہدری اس سے تین گنا زیادہ رقم دوں گا بس یہ لڑکی آج رات میری ہے۔

وہ ایک جھٹکے سے دکھوں کی ماری لڑکی کی کلائی ہاتھ میں جھکڑتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے حیرت سے اپنی کلائی اس آدمی کی گرفت میں دیکھی۔

اس وہ پل یاد آیا جب سردار نے کتنی نرمی سے اسکی کلائی تھام کر بٹھایا تھا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک بار اسکا نرمی سے ہاتھ تھپکا تھا۔

انکے زیر لب مسکراتے ہونٹ اس سے کچھ کہہ رہے تھے۔

"ہیر رات کو فری ہوں میں تم سے ملاقات ہو گئی تفصیل سے "

"ہیر رات کو فری ہوں میں تم سے ملاقات ہو گئی تفصیل سے "

سردار غاذان کا نرم لہجہ سماعتوں میں جیسے چکرانے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس آدمی کو دیکھتی ہوئی کچھ بول بھی رہی تھی۔

جب اس آدمی نے کھینچ کر اسے گلے لگانے کی کوشش کرنی چاہی تھی۔

یہ خوشبو اسکے سردار کی تو نہیں تھی پھر یہ بھلا کون تھا؟

وہ ایک جھٹکے سے اس آدمی کی گرفت سے نکلتی تین چار قدم پیچھے ہوتی اس آدمی کے مکروہ چہرے کو دیکھنے لگی۔

بہت دم ہے بھئی لڑکی میں بس دیکھنے میں ہی کمزور لگتی ہے۔

وہ آدمی قہقہ لگا گیا تھا سارا یا اور دلنشین بھی ہنس دیں پیسے جو نظر آرہے تھے دونوں کو۔

ہیر کی آنکھوں سے آنسو قطار کی صورت نکلتے اسکا چہرہ بھیگونے لگے تھے۔۔

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی سردار کو پکار رہی تھی۔

آپ کہاں ہیں؟

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیوں نہیں ڈھونڈ رہے آپ ہیر کو؟

وہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں اسے فریاد کناں تھی جو بہت دور تھا لیکن پھر بھی قریب ہی تھا۔۔

یہ کیا طریقہ ہے تم خود کو بھول چکے ہو،

ایک سردار کو بھول چکے ہو،

کیا تم جانتے نہیں تم ایک سردار ہو تمہارے کندھوں پر اس ریاست کی بہت سیں زمہ داریاں ہیں لیکن تم شاید اس غریب لڑکی کے پیچھے سب بھول بیٹھے ہو آخر کیا ہے اس عام سی لڑکی میں ایسا۔۔

تیمور صاحب اسے راستے میں ہی پکڑ چکے تھے کہ گھر تو وہ اس دن سے گھسا نہیں تھا۔

اور اب وہ بہت غصے سے اپنے سر پھرے بیٹے سے مخاطب تھے۔

کیا چاہتے ہیں آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاوں اس لڑکی کو ناڈھونڈو جو میری بیوی ہے جس کا اس دنیا میں میرے علاوہ اور کوئی سہارا نہیں ہے آخر چاہتے کیا ہیں آپ۔

وہ آج بہت تیکھے لہجے میں باپ سے مخاطب تھا۔

سردار غاذان اگر اس لڑکی کو ڈھونڈنا اتنا ہی ضروری ہے تو اس لڑکی کو ساری پولیس ڈھونڈ رہی ہے مل جائے گئی وہ ، تم اپنی ریاست کو سنبھالو تو یہ بہتر ہو گا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دونوں باپ بیٹا سڑک کے بیچ و بیچ آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔

نو ڈیڈ اس لڑکی کی زمے داری میرے رب نے مجھے سونپی ہے میں اپنی زمے داری کسی دوسرے پر نہیں ڈال سکتا کل کو میں اس رب کو کیا جواب دوں گا میری غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ میری بیوی غائب رہے اور میں گھر بیٹھ کر کھانا کھاوں، کپڑے بدلوں لوگوں کے مسلے دیکھوں جبکہ میرا اپنا مسلہ بہت بڑا ہے وہ غائب ہے ڈیڈ اور لڑکی ہے سمجھیں آپ، مجھے دیر ہو رہی ہے اور ہاں میرے ساتھ والا جو روم بند رہتا ہے اسے اچھے صاف کروا دیجئے گا پردے اور بیڈ شیٹ بدلوا دیجئے گا۔

وہ گاڑی کی طرف بڑھتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

کیوں!

انہوں نے غصے سے زیادہ حیرت سے پوچھا تھا۔

ابھی ٹائم نہیں ہے میرے پاس بتانے کے لیے دیر ہو رہی ہے مجھے اللہ خافظ۔۔

کہتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھا چار پانچ گاڑیاں تھیں اسکے ساتھ،

دو اسکے آگے اور تین اسکی گاڑی کے پیچھے تھیں۔

تیمور صاحب نے زور سے مکہ گاڑی پر مارا انکا بیٹا شیو کرنا بھی بھول چکا تھا دو دن سے وہی کالی شرٹ۔

اس غریب لڑکی نے میرے بیٹے پر کیا پڑھ کر پھونک دیا ہے آخر۔۔

وہ شدید جھنجھلاہٹ میں تھے ادھر ریاض نے الگ ہنگامہ برپا کیا ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا کریں آخر وہ اپنے خود سر بیٹے کا۔

وہ غصے سے چشمہ لگاتے گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔

،

اس بار ریڈ بہت ہی رازداری سے ہونی چاہئیے پچھلی بار کسی نے انہیں خبر کر دی تھی تب ہی وہ لوگ ہمارے آنے سے پہلے وہاں سے نکل گئے تھے ورنہ انہیں کیا پتا کہ پولیس آ رہی ہے یا نہیں۔

وہ گاڑی کی جانب بڑھتا ہوا سرد لہجے میں بول رہا تھا۔۔

ایسا ہی ہو گا سردار جی!

اسکے آفسر دوست نے سر ہلا دیا تھا۔

جبکہ وہ گاڑی میں بیٹھتا ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا جب اسکا فون رنگ ہوا تھا۔

سرعت سے فون اٹھایا تھا اس نے۔

سردار غاذان سپیکنگ۔

سردار ایک اچھی خبر ہے مجھے لوکیشن مل چکی ہے اس لڑکی (ساریا) کے ایک گاہک نے ہی مجھے لوکیشن دی ہے آپ جلدی سے وہاں پہنچنے کی تیار کریں کہ خبر یہ ہے آج رات بہت سی لڑکیوں کا سودا ہوا ہے وہاں اور۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سینڈ می اڈریس۔۔

وہ ابھی بول رہا تھا جب سردار کی سپاٹ اور درشت آواز پر اس نے سر ہلایا اور اسکے نمبر پر پورا ایڈریس ڈیٹیل کے ساتھ سینڈ کر دیا۔

ڈریس دیکھ کر اسکے آنکھوں میں ایک سرد پن سا اتر آیا تھا۔۔

کیسا سردار ہے یہ ایک لڑکی کے لیے دو دن سے کھجل خوار ہو رہا ہے تیمور صاحب معاف کریئے گا لیکن ایک سردار کو یہ سب سوٹ نہیں کرتا۔۔

ریاض کے ساتھ آئے ایک آدمی نے بہت غصے سے کہا تھا جبکہ تیمور صاحب خاموش ہی رہے۔۔

خیر آج سے پندراں دن بعد کی ڈیٹ رکھی ہے ہم بڑوں نے سردار اور ریاض کی بیٹی کی شادی کی،

آپ لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں۔

پنچائت کے ایک بڑے نے سنجیدگی سے غاذان کے گھر والوں سے پوچھا۔

سہیر نے اسے کچھ بھی کہنے سے منع کیا کہ وہ انکی بات سے انکار کر کے کوئی مصیبت نہیں مول لینا چاہتے تھے۔

ریاض نے خوشی سے چمکتے چہرے سے تینوں بھائیوں کو طنزیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیاس کے مارے اسکے گلے میں کانٹے اُگ آگے تھے۔

دونوں ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھے وہ بس روئے جارہی تھی اب تو آنسوں بھی خشک ہو چکے تھے۔

آنکھیں سوج چکیں تھی سر الگ سے رو رو کر بے انتہا درد کر رہا تھا کہ اس سے درد اب سہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

سمجھ نہیں آرہا میں کہاں ہوں کوئی مجھے ڈھونڈ کیوں نہیں رہا کیا میں اس بدنام جگہ پر ہی مر جاوں گئی اور کسی کو ہیر کی لاش تک نہیں ملے گئی یہی سزا ہونی چاہئے ہیر تمہاری۔۔۔۔

بھرائے ہوئے لہجے میں وہ خود ترسی میں مبتلا تھی سے۔

یااللہ ہی ـــــــر کو موت دے دے میں یہاں ایک ایک پل بہت مشکل سے گزار رہی ہوں۔۔۔

وہ اب اللہ سے اپنی موت کی دعا کر رہی تھی کہ جب دروازے پر زور سے دستک ہوئی کہ اس نے ڈر کر اندر سے دروازہ لاک کر رکھا تھا۔۔

دروازہ کھولو!

ساریا نے غصے سے دروازہ کھٹکایا تھا۔

اس نے کنڈی چڑھائی ہوئی تھی یہ پرانے دور کا دروازہ تھا اس میں کوئی جدید لاک نہیں لگے ہوئے تھے اسکی باہر بھی موٹی سی کنڈی تھی اور اندر بھی۔

دروازہ کھولو ہی ـــــــر ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساریا کی دھمکی پر وہ کھڑی ہوتی ارد گرد دیکھنے لگی یہ تو طے تھا ہیر نے دروازہ آج کی تاریخ میں نہیں کھولنا تھا۔

شینو جاو جا کر بخشو کو بلاو اور کہو دو تین لڑکے لے آئے ساتھ دروازہ توڑنا پڑے گا اور ہی ــــــــــــ ریا در کھنا دروازہ توڑ کر تمہیں تیر کی طرح سیدھا کر دوں گئی میں۔۔

ساریا نے غصے سے اسے دھمکی دی۔

ہی ــــــــ رلب کاٹتی بند کھڑکیوں کو درزیدہ نظروں سے دیکھنے لگی پھر وہ چونکی تینوں کھڑکیوں پر بھاری تالے تھے جبکہ ایک کھڑکی پر تالہ نہیں تھا۔

باہر سے اب دھڑ دھڑ دروازہ توڑنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی اس کھڑکی کی طرف آئی کھڑکی پر بہت زنگ لگ چکا تھا شاید برسوں سے بند تھی۔۔

اسکے بہت زور لگانے پر بھی کھڑکی نہیں کھلی تھی۔

یااللہ میری مدد کر۔۔

وہ لب بھینچے بڑبڑائی تھی لیکن وہ بھولی جانتی نہیں تھی کہ اس کھڑکی کو باہر سے لاک لگایا گیا ہے کہ وہ کھڑکی لمبی سی راہدری میں کھلتی تھی وہ لوگ کچا کام نہیں کرتے تھے۔

دروازہ دھڑ دھڑا کھاڑنے کی کوشش کی جا رہی تھی اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

تب ہی دروازہ ٹوٹ کر اندر کی طرف گرا تھا ہیر کے پیر پر دروازے کا تھوڑا سا حصہ لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس سے اسکی چیخ بڑی بے ساختہ تھی۔

وہ پیر پکڑ کر چیختی ہوئی نیچے بیٹھی تھی۔

سردار غاذان آپ کہاں ہیں۔۔

فون میں ریاست کا کوئی بڑا آدمی بول رہا تھا۔۔

میں مصر ہوں کل سے۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

او مجھے تو آپ سے بہت ضروری کام تھا۔

وہ آدمی تاسف سے بولا۔

کوئی نہیں مصر سے آکر سب سے پہلے آپ سے ہی میٹنگ ہو گئی ڈونٹ وری ابھی رکھتا ہوں جلدی میں ہوں۔

سنجیدگی سے کہتا وہ فون رکھ چکا تھا۔

جبکہ خادم نے حیرانی سے اسے دیکھا کتنی آسانی سے جھوٹ بول گیا تھا وہ خلانکہ جانتا تھا ملک صاحب جانتے ہیں وہ پاکستان میں ہی ہیں۔۔

سردار کہاں چلیں۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم نے پیچھے کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا۔

گرین ٹون۔۔

وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا جیسے آج آڑ یا پار کرنے کا ارداہ ہو۔۔۔

کیوں رے بہت پر نکل آئے ہیں تمہارے۔۔

ساریا نے اسکا بازو مڑوڑتے ہوئے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

ہی۔۔۔۔۔ر تکلیف سے سی کر کے رہ گئی۔۔۔

تمہیں کیا لگا تھا تم دروازہ نہیں کھولو گئی تو بچ جاو گئی ہاں۔۔

ساریا نے پوچھنے کے ساتھ ہی غصے سے اسے زور سے تھپر مارا تھا کہ اسکا نازک گال سرخ ہو گیا تھا۔۔

وہ جواباً آنکھوں میں ڈھیروں نمی لیے لب بھینچے اسے دیکھے گئی بنا کچھ بولے بنا آنسو بہائے۔۔

چلو اسے لے کر جوزف کے پاس۔

ساریا نے اسے کھینچ کر اٹھاتے ہوئے غصے سے کہا۔

وہ اسے گھسیٹ کر بائیں طرف بنے کوریڈور کی طرف لے کر جا رہے تھے جہاں قطار میں بہت سے روم بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے ایک روم میں لے آئے اس روم میں صرف ایک بیڈ تھا اور سامنے دیوار پر ایک بڑے سائز کا مرر لگا ہوا تھا۔۔

"وہ لوگ ہی ــــــــــر کو بیڈ پر پھینک کر باہر سے دروازہ بند کر کے جا چکے تھے۔۔

وہ چونک کر اٹھتی ارد گرد حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

کہ کمرے میں بہت گندے گندے پوسٹر لگے ہوئے تھے۔۔

وہ بامشکل بیڈ سے کھڑی ہوتی دروازے کی جانب بڑھی تھی جب زور سے دروازہ کھلا تھا۔۔

اور کوئی اندر آیا تھا۔

ہیر انجان آدمی کو دیکھ کر بے ساختہ خوف سے پیچھے ہوئی۔

وہ آدمی کمینگی مسکان ہونٹوں میں لیے اس معصوم لڑکی کی طرف بڑھا تھا۔

ہیر نے لرز کر اسکی نظروں کو اپنے جسم کے آر پار ہوتے دیکھا تھا۔

وہ جلدی سے کامدار ریشمی دوپٹہ اپنے ارد گرد لپیٹ گئی۔۔

کوئی فائدہ نہیں دوپٹہ لینے کا ڈارلنگ۔

وہ آدمی جلدی سے شرٹ کے بٹن کھول کر اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

ہیر کا دل رک سا گیا تھا۔

وہ اسکے قریب سے ہوتی باہر بھاگنے لگی تھی جب وہ آدمی اسے پکڑ کر بیڈ پر دھکیل چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ؑبھاگنا نہیں پاس آنا ہے جانے من۔

ہی ـــــــــ رنے چیخ مارنی چاہی جب وہ اسکے ہونٹوں پر سخت ہاتھ مضبوطی سے جما گیا تھا۔

وہ ہوس کا مارا انسان اسے بیڈ پر جھکڑ چکا تھا جب باہر سے ٹھاہ ٹھاہ کی دو تین آواز آئیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ آدمی بھوکھلاتا ہوا سیدھا ہوا پھر شرٹ ہاتھ میں پکڑتا وہ باہر بھاگا تھا اسے لگا شاید پولیس نے ریڈ مار دی ہے۔۔

ہی ـــــــــ ر بامشکل نیچے گرا دوپٹہ اٹھاتی ہوئی باہر جانے لگی تھی جب وہ پیر کی تکلیف سے وہی دوہڑی ہوتی بیٹھ گئی تھی۔

اور وہی بیٹھ کر زور و شور سے رونے لگی تھی۔۔

وہ سر چھٹ کی طرف اٹھائے لوب چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔

لمبے سے ہال میں وہ دونوں بیٹھیں پیسے گن رہیں تھی آس پاس اور بھی لڑکیاں بیٹھیں ہوئیں تھیں جو مردوں کو اپنے قابو میں کرنے کے طریقے ایک دوسرے کو بتا رہیں تھیں۔

اس لڑکی کو اب چوہدری صاحب کو دیتے ہیں ایسے ہی تیار کروانا پھر دیکھنا وہ بھی منہ مانگا پیسہ دے گا۔

دلنشین بیگم پیسوں کو سونگ سونگ کر جھولی میں رکھتی شرشار سے لہجے میں بول رہی تھی جب ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا تھا اور بہت سارے مرد اور لیڈی پولیس آفسر زاندر آئیں تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سب بھوکھلاتیں ہوئیں کھڑی ہوئیں تھیں چہروں پر دم بخود خردہ تاثرات رقم ہو چکے تھے انہوں نے تو ایسا خوبوں خیالوں میں بھی نہیں سوچ تھا۔

آگے آگے تیز تیز قدموں سے چلتا سردار غاذان تیمور تھا اسی سلوٹوں زدہ سوٹ میں چہرے پر غضب ناک تاثرات لیے ماتھوں پر ڈھیوں بل ڈالے اس کے ہاتھ میں جدید دور کی پسٹل تھی اس نے آتے ہی چمکیلا لباس پہنی ساریا پر کھینچ کر تین چار تھپڑ برسائے تھے وہ عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کا قائل نہیں تھا لیکن یہ عورتیں نہیں معاشرے کا ناسور تھیں جنہیں ختم کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے جنہں برے کاموں سے حرام کھانے کی لت پڑ چکی ہو وہ بھلا کب سدھرتے ہیں۔۔

ساریا اسکے بھاری تھپڑوں کی تاب نا سہتے ہوئے دور جا گری تھی مہ سے خون چھوٹ گیا تھا۔۔

جبکہ دلنشین بیگم تو آنکھیں پھاڑیں انہیں دیکھ رہیں تھیں بھلا ایسا کب سوچا تھا اس نے ایسا تو وہ خواب میں بھی نا دیکھتی جو حقیقت بنا اسکے سامنے ہو رہا تھا۔

ہی ــــــــــر کہاں ہے۔۔

وہ اسکے بال پکڑتا بولا نہیں تھا بلکہ پھنکاڑا تھا۔

دل بیگم اور ساریا نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

ہی ــــــــــر؟

وہ لرز کر اسکا نام بڑبڑائی تھی اسکے ہونٹوں سے خون بہنے لگا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہاں ہے ہی ـــــــر۔۔

وہ درشت لہجے میں چلایا تھا۔۔۔

پولیس انکو چاروں طرف سے گھیرے کھڑی تھی اور اب حیرت سے سردار کا مشتعل روپ دیکھ رہے تھے۔۔

کون ہی ـــــــر ہم کسی ہیر کو نہیں جانتے آپ لوگ کہی اور جا کر ڈھونڈیں اپنی ہی ـــــــر بی بی کو۔

دلنشین بیگم بڑے مضبوط لہجے میں کہتی میدان میں اتری تھی۔

تب ہی سردار غاذان نے ہوا میں دو تین فائر بلند کیے تھے۔۔

دلنشین اور ساریا کی تو سٹی ہی گھم ہو چکی تھی۔

وووہ اس طرف۔۔۔

ساریا سہمے لہجے میں لڑکھراتے ہوئے بولی تھی۔

سردار غاذان بائیں سائیڈ کوریڈور کی طرف بھاگا تھا پیچھے اسکا دوست بھی تھا جو حال میں ہی اسکا بہت اچھا دوست بن چکا تھا۔

جبکہ رانا لب بھینچے کھڑا تھا اگر سردار کو ہی ـــــــر مل گئی تو!

وہ شدید پریشان ہوا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے پتا نہیں تھا کس جگہ ریڈ پڑنی ہے ورنہ کسی طرح ان لوگوں کو خبر کر دیتا کیونکہ نئے آفسر نے انہیں بس چلنے کو کہا تھا پر یہ نہیں بتایا تھا کہ کس جگہ جا رہے ہیں اس نے پوچھا بھی لیکن ڈی ایس پی درید مل نے بات آئی گئی کر دی تھی

۔۔

وہ بھاگتا ہوا کوریڈور کی طرف آیا تھا سامنے سے آتے مرد کو وہ درشتگی سے پکڑ کر پیچھے آتے خادم کو پکڑا گیا تھا اور خود وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا لیکن قدم بے ساختہ آگے جا کر رکے تھے۔۔

وہ تیزی سے الٹے قدم پیچھے آیا تھا۔۔۔

کھلے دروازے سے اندر بیٹھے وجود کو دیکھ کر پہلی بار سردار غاذان کا دل دھڑکا تھا اس عام سی لڑکی کے لیے جس کے لیے وہ کھانا پینا سونا جاگنا حتیٰ کے دنیا کا ہر کام بھولا بیٹھا تھا۔

وہ لڑکی سبز لہنگے میں سر جھکائے بیٹھی بس اپنے پیر کی طرف متوجہ تھی بال بکھڑے ہوئے تھے ہیئر سٹائل خراب ہو چکا تھا سیدھی نکلی مانگ میں پہنی بندیا بائیں کان کی طرف جھول رہی تھی۔۔۔۔

ہی ـــــــر !

وہ جو پاوں پکڑے چھلے ہوئے ماس پر پھونکیں مار رہی تھی گھمبیر دھیمی آواز پر ہی ـــــــر کا دل رک سا گیا تھا۔۔۔

وہ ہنوز سر جھکائے اسکی آواز کی بازگشت اپنے ارد گرد محسوس کرنے لگی تھی۔

ہی ـــــــر !

وہ اندر آتا ہوا بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی ـــــــر نے ایک جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا تھا،

اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر ہی ـــــــــر کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا،

وہ زور زور سے آنکھوں کو مسلنے لگی تھی۔۔

لیکن اسکا وجود حقیقت یناا سکے سامنے کھڑا تھا بھینچے ہوئے ہونٹ سرد آنکھیں اسکی روئی روئی آنکھوں پر جمائے وہ حقیقت یناا سکے سامنے کھڑا تھا۔

آپ سچ میں ہیں۔

وہ کھڑا ہونے کی کوشش کرتی ہوئی بھولپن سے بولی تھی۔

ہی ـــــــــر مجھے معاف کر دو میں تمہیں اتنے دن تکلیف میں رہنے سے روک نہیں پایا۔

پسٹل پاکٹ میں اڑستا وہ بے ساختہ اسے کندھوں سے تھام گیا تھا۔

ہی ـــــــــــر ہونٹوں پر ہاتھ رکھے گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی تھی وجود ہچکولے کھانے لگا تھا،اب شاید موت بھی آجاتی تو ہی ـــــــــــر کو غم نا ہوتا۔

سردار غاذان نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔۔

پھر وہ چونکا اسکی نظر اچانک ہی ہی ـــــــــر کے سراپے پر گئی تھی۔

لمبا لہنگا اوپر پہنی چولی سے جھانکتا جسم چھوٹے سے لیئر میں کٹے بال بازوں آدھی سے زیادہ ننگی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکا حلیہ دیکھ کر اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑنے لگا تھے اور پھر نظر اسکے وجود سے سرعت سے ہٹا گیا تھا۔۔

وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔۔

ہی ــــــــــر نے بہتی آنکھوں سے اسے دیکھا لیکن پھر وہ بھی ٹھٹھکی اسکی نظریں اپنے سراپے پر دیکھ کر وّہ خود شرم سے خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔

ان لوگوں نے زبردستی پہنایا ہے۔۔

وہ بمشکل بول پائی تھی۔

میں جانتا ہوں ہی ــــــــــر۔۔

وہ کہتے ہی صوفے پر پڑی سفید چادر کی طرف بڑھا تھا جو شاید باہر جانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی کہ چادر بہت بڑی تھی۔

وہ چادر کو پکڑ کر اسکے سر سے لے کر پاوں کر اس چادر میں اچھے سے چھپا گیا تھا۔۔

"ہی ــــــــــر کا دل کیسے نا اسکا روگ لیتا وہ شخص تھا ہی بہار کی پہلی ہوا جیسا تپتی دھوپ میں ٹھنڈی چھاوّں جیسا زخم سے مسیحا جیسا، تپتے صحرا میں ساون جیسا وہ ہی ــــــــــر کو اپنا دیوانہ ایسے تو نہیں کر گیا تھا۔"

سردار باہر آئیں وہ عورت دست بردازی پر اتر آئی ہے۔

ایک حوالدر اندر آتا ہوا اس سے مخاطب تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پلٹ کر اسے دیکھتا سر ہلا گیا تھا۔

میرا پیر!

وہ اسکا ہاتھ پکڑ اسے لے جانے لگا تھا جب ہی ـــــــر نے پیر کی طرف اشارا کیا تھا۔۔

اس نے چونک کر اسکے پیر کی طرف دیکھا جہاں پیر کے اوپر کی جلد اچھی خاصی اترگ ۓ ی تھی اور وہاں خون جمع ہوا تھا۔

ہی ـــــــر یہ کیسے ہوا؟

وہ غصے سے بولا۔

وہ سر جھکائے بس رو دی۔

شوں شوں کرتی وہ سردار کو لب بھینچنے پر مجبور کر گئی۔

پھر وہ ہوا جو ہی ـــــــر کبھی نہیں سوچ سکتی تھی جو اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

_____ ✻ ✻ ____ ____ ✻ ✻ ✻ ____ ✻ ✻ ✻ ____

اور پھر سردار غاذان تیمور اسکے قدموں دوزانو بیٹھا۔۔

ہی ـــــــر کا وجود دنگ رہ گیا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکا ننھا سا دل لرز کر رہ گیا تھا۔۔

وہ دنگ نظروں اور ساکت وجود سے بہت عظیم انسان کو اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھ رہی تھی۔۔

وہ اب پاکٹ سے سفید رومال نکال کر اسکے چھلے ہوئے پاؤں میں باندھنے لگا تھا۔

ہی ـــــــــر کے وجود میں ایک کرنٹ سا دوڑا تھا اسکے نرم اور تحفظ بھرے لمس پر۔۔

اس نے پیر پیچھے کرنا چاہا تھا،

لیکن وہ اسکا پاؤں نرم لیکن مضبوط گرفت میں لیے ہوِے تھے،

وہ اب اپنا سفید رومال اسکے داہنے پاؤں پر نرمی سے باندھ رہا تھا،

ہی ـــــــــر کے پاؤں کا درد اسکے لمس اور توجہ پر جاتا رہا تھا،

اسکی نرمی اور توجہ پر وہ ایسے ہزاروں زخم کھا سکتی تھی بنا اف کرئے، کاش وہ اسے اپنے دل کا درد بھی بتا سکتی۔۔۔

ہی ـــــــــر حیران تھی کوئی بھلا کب اتنا اچھا ہوتا ہے،

وہ کتنا اچھا شخص تھا کاش کوئی ہی ـــــــــر سے پوچھتا۔۔۔

اس شخص نے ہمیشہ اس غریب لڑکی کو تھاما تھا کبھی گرنے نہیں دیا تھا،

وہ رومال باندھ کر اٹھا تھا،

وہ اس سے قد اور رتبے میں بہت بڑا تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اب نرم نظروں سے اسکے لرزتے وجود کو دیکھ رہا تھا،

اسکے التفات پر آنکھیں پھر سے برسنے لگی تھیں۔

پھر وہ ہونٹوں پر انگلیاں رکھتی گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی تھی۔

وہ بنا کچھ بولے ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا،

نظروں سے نرمی جاتی رہی تھی اسکے سانولے گال پر سرخ انگلیوں کے نشان دیکھ کر۔۔۔۔

اسکا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے کر چلنے لگے تھا، ہی ــــــ اسکے ساتھ چلنے لگی تھی لیکن سسکیاں ابھی جاریں تھیں۔۔

باہر نکلتے ہوئے اسنے ٹوٹے ہوِے ایک طرف پڑے دروزے کو سنجیدگی سے دیکھا تھا۔۔

پیچھے دو گارڈ بھی تھے جو دروازے سے تھوڑا دور کھڑے تھے۔۔

ہیر اسکے ساتھ کسی ٹرانس سی کیفیت میں چل رہی پاؤں کا درد کہی دور چلا گیا تھا جیسے وہ تھا ہی نہیں اسکے لمس نے

ہی ــــــــ پر کسی جادو سا اثر کیا تھا۔

وہ اسے لیے ہال میں چلا آیا تھا،

جہاں دل بیگم نے خوب شور مچا ہوا تھا وہ لڑ رہی تھی ہتھکڑیاں کھولنے کے لیے مچل رہی تھی جب سردار ہی ــــــــ ر

کو اسکے سامنے لایا۔

دل بیگم ہیر کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی ـــــر کی سوکھی آنکھیں پھر سے بہنے لگیں تھیں۔

ہی ـــــــــر جتنا زور کا تھپڑ تم مار سکتی ہو اس عورت کے منہ پر مارو۔

اسکے سرد بے لچک لہجے پر ہی ـــــــــر نے چونک کر اپنے ساتھ کھڑے ڈھال بنے وجود کو دیکھا۔

سردار غاذان تیمور نے اسکے دیکھنے پر نرمی سے سر ہلایا۔

غاذان کو بے انتہا غصہ آرہا تھا دل کر رہا تھا کہ ان دو عورتوں کو آگ لگا دے جنہوں نے ہیر پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے تھے۔

دل بیگم تھوڑا پیچھے ہوئی جبکہ ساریا کی حیران نظریں ہی ـــــر پر تھیں اس نے اسے کیا سمجھا تھا اور وہ کیا نکلی تھی وہ پریشان تھی اور حیران بھی بہت تھی۔۔

ہی ـــــــر!

اسنے اسے مارنے کو اشارا کیا تھا۔

میں کیسے مار سکتی ہوں میں تو کمزور ہوں۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں اسے بتانے لگی تھی۔

ہی ـــــر میں چاہتا ہوں تم ان دو عورتوں کے منہ پر تھپڑ مارو تاکہ تمہارے ساتھ جو انہوں نے سلوک کیا ہے اسکی کچھ سزا تو تم اپنے ہاتھوں سے انہیں دو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سرد لہجے میں ہیر سے مخاطب تھا وہاں کھڑے سب سردار اور اس لڑکی پر نظریں جمائے ہوئے کھڑے تھے جبکہ رانا پریشان تھا اور سردار غاذان کو قہر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہیر کو دوبارہ سردار غاذان سے چھین کر اسے بے چین پھر سے کر دے اور خود سکون سے اسکی بے چینی دیکھے۔۔

ہیر کیا کہہ رہا ہوں میں۔

اب کی بار وہ خاصے غصے سے بولا تھا۔

ہیر ڈر سی گئی تھی اسکے تیز لہجے پر۔

وہ ہمت مجتمع کرتی ہوئی

آگے بڑھی اور دل بیگم کے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا اسنے,

لیکن تھپڑ ایسا تھا جیسے کسی چھوٹے بچے کو مارا جاتا ہے اسکی چھوٹی سی غلطی پر۔

ہی ـــــــر جتنا کھایا ہے نا زندگی میں اتنا زور لگا کر ان دو عورتوں کو مزہ چکھاؤ تاکہ غاذان تیمور کے دل میں ٹھنڈک پڑے وہ سکون میں آئے۔۔۔

اسکے چلانے پر ہی ـــــــر نے ڈر کے مارے اس بار واقعے اتنا زور کا تھپڑ مارا تھا کہ تھپڑ کی گونج پورے ہال میں گونجی تھی۔۔

READERS CHOICE

لوگ سانس روکے اس لڑکی اور سردار غاذان کو دیکھنے لگے تھے۔

ہی ـــــــر مارتی جاوا نہیں دل کا بوجھ ہلکا کر دو۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس بار نرم لہجے میں ہی ـــــــر سے مخاطب تھا۔۔

ساریا نے خوف سے ہی ـــــــر کو دیکھا جو اسکے سامنے آ رکی تھی۔۔

میں نے تمہیں اپنی واحد دوست کہا تھا ساریا تم پر یقین اور اعتبار کیا میرا ابھی پہلی بار کسی کو دوست بنانے کو دل چاہا تھا کہ سکول میں تو کوئی مجھے دوست بناتا ہی نہیں تھا لیکن تم نے جب میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو مجھے بہت اچھا لگا مجھے لگا میری بھی کوئی دوست ہو گئی جسکے ساتھ میں ہنسوں گئی کھیلوں گئی اور شرارتیں کروں گئی۔

تم نے پہلے میرے سارے بال کٹوا کر بیچ دیئے پھر تم نے معافی مانگی تو میں نے معاف کر دیا حالانکہ میں پورے تین دن روتی رہی تھی اپنے بالوں کے غم میں لیکن پھر بھی تمہیں معاف کیا تمہارے ساتھ تمہاری خالہ کے گھر آئی اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا ساریا کوئی ایسا کرتا ہے کسی کے ساتھ جیسا تم نے میرے ساتھ کیا۔۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

جبکہ سردار نے ٹھٹھک کر اسکے بالوں کو دیکھا تو ہی ـــــــر کے چھوٹے بالوں کی وجہ یہ لڑکی تھی۔۔

وہ اسی لنگے میں تھی لیکن اب فرق یہ تھا کہ اسنے سردار کی دی ہوئی بھاری چادر اپنے ارد گرد اچھے سے لی ہوئی تھی وجود جو عیاں تھا وہ اب مخفی تھا۔

بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے آنکھوں سے کاجل بہہ کر اسکے گالوں پر آ چکا تھا۔

ساریا نے ارد گرد دیکھ کر سر جھکایا لیکن اسکے چہرے پر شرمندگی دیکھنے سے وہ قاصر تھی۔۔

سردار نے ہونٹ بھینچ کر ہیر کو دیکھا جو غصہ تھا اس لڑکی پر اب وہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن اگلا جھٹکا ساریا کے لیے شدید تھا جب ہی ـــــــر کا زوردار تھپڑ اسکے چودہ طبق روشن کر گیا تھا اسنے واقعے جو کھایا پیا تھا ساریا کو تھپڑ مارنے میں دکھادیا تھا کہ ساریا تھپڑ کے وار کو نا سہتے ہوئے پیچھے صوفے پر جا گری تھی۔

تم بہت ہی نیچ لڑکی ہو۔۔

وہ نفرت سے چلائی تھی۔

ہی ـــــــــر چلو یہاں سے۔۔۔

اسکا بازو پکڑ کر وہ اسے ساتھ لے جاتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا ساریا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

رانا نے شدید غصے سے سردار کے ساتھ چلتی ہوئی اس لڑکی کو دیکھا تھا جس میں پتا نہیں اتنی ہمت اور چینج کہاں سے آگیا تھا۔۔

سردار غاذان اسکا ہاتھ تھامے اس وسیع ہال سے لے جانے لگا تھا,

ہیر کا وجود بہت ہلکا پھلکا ہو گیا تھا،

اور دل میں اسکے لیے محبت اب شدت کڑنے لگی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا ساری دنیا کہی غائب ہو جائے اور وہ اپنے سر ادر غاذان کو دیکھتی رہے تا عمر بنا اپنا ہوش سنبھالے وہ اس مہربان شخص پر اپنی زندگی کی آخری سانس بھی وار دے

۔۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی ــــــــــر میری واچ اندر ہی کہی گر گئی ہے میں ابھی آتا ہوں تم بیٹھو آرام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں گارڈز یہی ہیں۔۔

ہیر کو گاڑی کے اندر بٹھانے کے بعد وہ اچانک ہی بولتا اندر کی طرف دوڑا تھا۔۔

۔

ہ ــــیر نے تیز قدموں سے چلتے سردار کو حیرت سے دیکھا تھا کہ بروان وان اسکی مضبوط کلائی پر طاندھی نظر آرہی تھی پھر انہوں نے ایسا کیوں کہا بھلا۔۔

وہ سر جھٹکتی اسکی پشت کو دیکھتی رہی اسکی پشت نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد وہ ٹھیک سے بیٹھی تھی خادم اور ڈرائیور آگے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کچھ گارڈز اسکے پیچھے ہی دوڑے تھے وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑتے تھے اسکے کہنے پر بھی نہیں کہ یہ انکے سردار کی زندگی کا سوال تھا۔۔

وہ جب واپس ہال میں آیا تو !

سارا پولیس والوں کو گالیاں بک رہی تھی جبکہ دلنشین بیگم ہاتھ پاوں چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ انہیں رشوت کا لالچ دینے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ بیکار کوشش تھی۔۔

چپ ایک دم چپ !!!

غاذان کی سرد آواز ان دونوں کی حرکات کو ایک دم بریک لگا گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دونوں ساکت سی اسے دیکھنے لگیں تھیں جو دوبارہ وہاں آچکا تھا اور اب ان دونوں کو لہو رنگ ہوتی نظروں سے دیکھ رہا تھا انکی خوش قسمتی تھی جو وہ عورتیں تھیں ورنہ اب تک وہ زمین کے اندر ہوتیں۔

خیر سزا تو انہیں ملنی تھی آخر کو انہوں نے سردار غازان کی عزت کی طرف نا صرف دیکھا تھا بالکہ اسے پریشان بھی کیا تھا تو پھر وہ کیسے وہاں سے جا سکتا تھا بنا انہیں کوئی معمولی سزا دیئے۔۔

وہ تیز قدموں سے چلتا اس آدمی کی طرف آیا تھا جسنے ہیر پر ہاتھ ڈالنا چاہا تھا اور اسکی سلیوز پھاڑیں تھیں۔

وہ آدمی سردار غازان کی سرد نظروں سے پسینہ پسینہ ہو چکا تھا۔

مجھے معاف کر دیں سردار مجھے نہیں پتا تھا وہ آپکی رشتہ دار ہے۔

وہ آدمی ہاتھ جوڑتا گڑگڑایا تھا۔

سردار غازان نے آنکھ سے خادم کو کوئی اشارا کیا تھا خادم سر ہلاتا جھٹ سے اس آدمی کا گریبان جھٹکتا ہوا اسکی گردن نیچے جھکا گیا تھا۔

دوسرا لمحہ سب کے لیے حیرت سے زیادہ کسی شاک سے کم نہیں تھا کیونکہ سرادر غازان کا پسٹل اسکا دماغ اڑا گیا تھا۔

سردار غازان نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا اس آدمی کو۔۔

ساریا اور دلنشین کی چیخیں سردار غازان کے بھینچے ہوئے ہونٹوں میں سرد سی مسکراہٹ لے آئی تھی۔۔

یہ اسکی سزا تھی اور میری نظر میں معمولی ہے کیونکہ میری عزت کی طرف ہاتھ ڈالنے کی اسے گندی نظر سے دیکھنے والے کے تو جسم سے ریشہ ریشہ الگ کر دینا چاہیئے تھا، خیر

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم دونوں سوچ لو تم دونوں کے ساتھ کیا ہو گا۔

اسکے مسکراتے لہجے پر ان دونوں کی ریڑ کی ہڈی میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی۔

ہمیں معاف کر دیں سر دار۔

وہ دونوں خوف سے اسکے قدموں میں گریں تھیں باقی سب خاموشی سے کھڑے نظریں ان دونوں پر جمائے ہوئے تھے ایک صرف رانا تھا جسکا موبائل آن تھا اور ہونٹوں پر دھمی سی مسکان تھی۔

تم دونوں کو ہاتھ لگانا میں اپنی توہین سمجھتا ہوں ماریا۔

اسنے کہتے ہی لیڈی آفسر کو آواز لگائی تھی۔

ماریا ہاتھ پیچھے باندھے جھٹ سے آگے آئی تھی۔

جی سر دار۔۔

احترام سے سر جھکائے وہ پوچھ رہی تھی۔

ان دونوں کے ساتھ جو کرنا ہے تم جانتی ہو اور ہاں میں انہیں دیکھنے ضرور آوں گا اور ایک بات جو سزا لازمی اس لڑکی کو ملنی چاہیئے وہ ہے اس لڑکی کے جڑ سے لے کر سارے بال کاٹ دینا اور اگر یہ کام آج کے وقت میں نا ہوا تو یاد رکھنا تم بھی۔۔

READERS CHOICE

سرد لہجے میں کہتا وہ کوئی نرم دل سر دار غاذان تو نہیں لگ رہا تھا، یہ اسکا کوئی اور ہی روپ تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی سردار جیسے آپکا حکم۔

وہ مودبانہ انداز میں بولتی پیچھے ہوئی تھی۔

جبکہ نیچے گری ساری کا رنگ اسکی بات سن کر فق ہوا تھا نہیں یہ نہیں ہو سکتا تھا،اسے تو اپنے بال بہت پسند تھے انہی زلفوں سے تو ہی وہ بڑے بڑے زاہدوں کو اپنے آگے جھکا دیتی تھی اسکا حسن ہی اسکے بال تھے۔

وہ کانپ اٹھی تھی پہلی بار اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے،

ان دو عورتوں کو قہر بھری نظروں سے دیکھتا وہ وہاں سے پلٹا تھا،

اسے ایک بہت ضروری میٹنگ میں بھی جانا تھا آج۔

پیچھے ان دونوں کے منت ترلے جاری تھے جو اسنے سنا گوارہ نہیں کیے تھے م؟۔۔

آنکھوں پر گاگلز لگائے وہ ایک شان سے چلتا وہاں سے نکلا تھا پیچھے پیچھے گارڈ پولیس آفسر وغیرہ بھی تھے۔

جبکہ رانا داڑھی کھجاتا ہوا کچھ سوچتا ہوا آرام سے چل رہا تھا۔۔

پیچھے ان دونوں کی چیخیں باخوبی سنائی دے رہیں تھیں جس سے اسکے چہرے کے اعضا میں سکون سا آیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھی وہ باہر ہی دیکھ رہی تھی۔

پھر اسکی آنکھوں میں چمک آئی تھی اسے سیڑیاں اترتا دیکھ کر۔

وہ پیچھے آتے آفسر سے کچھ کہہ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چال میں اسکی تیزی تھی وہ رف سے خلیے میں بھی شاندار ہی لگتا تھا۔

پھر الوداعی کلام کہتا وہ اپنی شاندار بلیک گاڑی کی جانب بڑھنے لگا تھا جسکے اندر بیٹھا وجود اسکی راہ تک رہا تھا۔

ہیر ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھتا اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا تھا۔

جسکے بال چادر سے باہر جھانک رہے تھے۔

وہ سر جھکا گئی۔

گاڑی سٹارٹ ہوتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔

تب ہی اسکے فون میں رنگ ہوئی تھی۔

۔

ریلکس وہ میرے ساتھ ہے اور ہم محل جا رہے ہیں آج سے وہ میرے گھر رہے گی ڈونٹ وری یار باقی باتیں کل ابھی بہت تھک گیا ہوں۔

آہستہ سے کہتا وہ فون بند کر چکا تھا۔

ہی ـــــــر کو پتا تھا وہ کس سے مخاطب تھا۔

خیام کی تکلیف پر اسکی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار نے چونک کر اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی جہاں اسے نمی سی محسوس ہوئی تھی وہاں ایک چھوٹا سا پانی کا قطرہ تھا۔

سردار غاذان تیمور نے ہونٹ بھینچے تھے پتا نہیں کیوں لیکن اسے ہیر کے آنسو زرا اچھے نہیں لگے تھے۔۔

وہ ہیر کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا تھا جسکے سر سے چادر تھوڑی سی کسکی ہوئی تھی۔

اگلے ہی پل ہیر کا وجود دنگ ہوا تھا جب اسنے اسکے سر پر چادر اپنی انگلیوں سے درست کر کے اسکی چھوٹی چھوٹی لٹیں چادر کے اندر کیں تھیں۔

وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا اور فون پر آئی ضروری کال سننے لگا تھا جو کہ بہت ضروری تھی،

اور وہ تو جیسے اسی پل میں ہی کہی ٹھہر گئی تھی،

سر پر ابھی بھی اسکا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

گاڑی میں پھیلی بھنی بھنی خوشبو ہیر کو بہت اچھی لگی۔

بھرے بھرے ہونٹ بڑے برسوں بعد ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، وہ زندگی میں پہلی بار دل سے مسکرادی تھی۔

اور کسی نے چونک کر اسکی بلاوجہ مسکراہٹ دیکھی،

READERS CHOICE

خیام۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

محل کے دروازے کے باہر اسے خیام نظر آیا تھا۔

گاڑی رکی تھی سردار کے اشارے پر۔۔

وہ عجلت سے گاڑی سے نکلتی بھاگ کر اسکے سینے سے لگتی بلک اٹھی تھی۔

ارد گرد کا ہوش اسے نہیں رہا تھا۔

اسکے سینے میں سر دیئے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی کہ اسکا بھائی اسکے سامنے تھا اسکا واحد رشتہ۔

آپی پلیز مجھے تکلیف ہوتی ہے آپکو اس طرح روتا دیکھ کر۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں اسکا سر تھپکنے لگا تھا۔

سردار غاذان نے گلاسز اتار کر سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔

خیام۔

اسکی سنجیدہ آواز پر وہ دونوں ایک دم سے ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

ہی۔۔۔۔۔رنے ایک نظر سنجیدہ چہرہ لیے سردار کو دیکھا پھر بے ساختہ اپنے بھائی کا ماتھا چوم گئی تھی۔

خیام آنکھوں میں نمی لیے مسکرایا تھا بڑی بہن جو ٹھیک سلامت تھی اور یہ ایک وجود کی ہی مرہونِ منت تھا۔

وہ اللہ کا جتنا شکر کرتا کم تھا اسنے اسکی بہن اسے لوٹا دی تھی شکر کے نوافل پڑھنا تو اس پر واجب ہو گیا تھا،

اور پھر اس شخص کا جسنے انکی زندگی میں آکر انکی تکلیفیں کافی حد تک کم کر دیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے تشکر لیے آنکھوں سے سردار غاذان کو دیکھا تھا۔

جو گاڑی سے ٹیک لگائے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ بار بار واچ بھی دیکھ رہا تھا شاید اسے کہی اور بھی جانا تھا۔

خیام گھر جاو شام ہونے والی ہے کل ان شاءاللہ ملاقات ہو گئی۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ گاڑی کے اندر بیٹھا تھا۔

اسکے لہجے میں پتا نہیں کیا تھا کہ خیام بنا کچھ کہے سر ہلاتا اپنی بائیک کی طرف بڑھا تھا۔

خیام اپنا خیال رکھنا۔

وہ خیام کی پشت دیکھ کر بے ساختہ بولی تھی۔

وہ پلٹ کر سر ہلاتا پھر سے بائیک کی طرف بڑھا تھا۔

ہی۔۔۔۔۔

وہ موبائل میں کچھ دیکھتا اسے پکار گیا تھا جو ہنوز وہی کھڑی تھی۔

اللہ کی پناہ میں خیام۔

وہ اسکی بائیک کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جو نظروں سے اوجھل ہونے کو تھا۔

اور اب سردار کی پکار پر اسکا وجود پھر سے منجمد ہونے لگا تھا آخر کیا تھا وہ شخص،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر سردار نے بائیاں آئی بروا چکا کر اس کمزور سی لڑکی کو دیکھا تھا جو کہ ہنوز وہی کھڑی تھی۔

ہیر کم ان خیام چلا گیا ہے,

اسکی تنبیہ پر وہ جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھی تھی،

وہ اودھ کھلے دروازے سے اندر بیٹھی تھی بنا سردار کی جانب دیکھے،

اور گاڑی کھلے گیٹ سے اندر بڑے سے پورچ کی طرف دوڑ گئی تھی اس میں سات آٹھ گاڑیاں پہلے سے ہی کھڑیں تھیں۔

گاڑی کے رکتے ہی خادم نے بھاگ کر سردار کی طرف کا دروازہ کھولا تھا۔

وہ آگے بڑھا تھا دھیان فون میں تھا لیکن وہ رکا تھا اپنے پیچھے اسکی غیر موجودگی محسوس کر کے۔

ہی ــــــــــر!

وہ پلٹا تھا اور اسے پکار بھی گیا تھا جو گاڑی کے پاس ہی کھڑی انگلیاں مڑور رہی رہی تھی نظریں نیچے تھی تو نچلا ہونٹ اوپر والے ہونٹ میں دبائے وہ سخت پریشان تھی وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی یہاں کے لوگ ظالم تھے اور وہ جانتی تھی۔

اسکی سنجیدہ سی پکار پر وہ ایک نظر سردار غاذان کو دیکھ کر پھر سے نظریں جھکا گئی تھی۔

اندر آو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ وہی کھڑا نرمی سے بولا تھا۔

مجھے نہیں آنا آپ پلیز مجھے ہوٹل چھوڑ آئیں۔

وہ کچھ جھجھک کر بولی تھی لہجے میں خوا ور ڈر نمایا تھا،

اسکے ڈرے سہمے لہجے پر وہ ہونٹ بھینچ گیا تھا،

پھر اسکی طرف تیزی سے بڑھا تھا۔

بنا اسے کچھ کہے وہ اسکا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف بڑھا تھا قدموں کی رفتار بہت تیز تھی۔

ہی ــــــ را اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی۔

سر سے چادر اتر چکی تھی چھوٹے لیئر میں کٹے بال دیکھنے لگے تھے۔

خادم ہاتھ پیچھے باندھے آہستہ سے چل رہا تھا نظریں جھکی ہوئیں تھیں لیکن وہ پریشان تھا کہ حالات اب کس رخ کروٹ بدل لیں گئے یہ سردار غاذان تو شاید حالات سے انجان تھا جو آنے والے تھے یا پھر جان کر بھی انجان بنا بیٹھا تھا۔



بڑے سے گول ہال میں سفید صوفوں پر بیٹھے وہ ساتھ والے گاوں میں ہونے والے جلسے کو لے کر بتا تیں کر رہے تھے جب سردار پر سہیر خانم کی اچانک ہی نظر پڑی تھی پھر ہٹنے سے انکاری ہوئی تھی اسکے ساتھ اس لڑکی کو دیکھ کر وہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک دم سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے انکی دیکھا دیکھی سب ہی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگے تھے اور ساکت رہ گئے تھے۔۔۔

تیمور خانم کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا انہوں نے آنکھیں میچیں پھر کھولیں لیکن وہ حقیقت یناانکے سامنے تھا اور اب دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا ان تینوں کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔

ہی ـــــــر سر پر چادر جماتی جھٹ سے اسکی پشت کے پیچھے ہوئی تھی۔

وہ بری طرح سہم چکی تھی ان سب کو خود کو گھورتا پاکر کیا وہ اسے ماریں گے یا پھر اس گھر سے دھکے دے کر نکالیں گئے اس خوف سے ہی ـــــــر کا بی پی اپ ڈون ہونے لگا تھا۔

اسے کیوں ساتھ لے آئے ہو غاذان یہ گھر ہے ہوٹل نہیں شاید تم بھول چکے ہو یہ بات۔

تیمور صاحب آگے بڑھتے ہوئے بھینچے ہوِے لہجے میں بیٹے پر برسے تھے۔

وہ بھی جواباً تھوڑا آگے بڑھا۔

ایک بیوی اپنے شوہر کے گھر میں رہتی ہے نا کہ ہوٹل میں،

سو میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا ٹھیک کہہ رہا ہوں ناڈیڈ،

وہ کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے بولا تھا۔

بیوی!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیوی!

ہیر کو ایسے لگا جیسے ہر طرف اس خوبصورت لفظ کی سماعت اسکے ارد گرد رقص کرنے لگی ہو۔

اسکا ننھا سا دل صرف اس لفظ پر ہی دھڑکنے لگا تھا چہرہ زرد رنگ سے سرخ رنگ میں ڈھلنے لگا تھا،

واٹ ربش یہ کیا تماشا ہے، کیا سر ادر ہو تو کچھ بھی کرتے پھرو گے،

مت بھولو تم اس ریاست کے سردار ہو یہ بھکارن اس لائق ہے کہ اسے اس سردار محل میں رکھا جائے بیوی تو دور کی بات ہے سردار صاحب یہ تو تمہاری ملازمہ بننے کا درجہ بھی نہیں رکھتی۔

سہیر خانم درشتگی سے اتنا اونچا بولے تھے کہ گھر کے سارے افراد بھاگ کر لاونج میں آئے تھے اور اب ناسمجھی سے اس لڑکی اور سردار کو دیکھ رہے تھے،

جسکی آنکھوں میں بھکاری لفظ کے نام پر تلخی سی چھائی تھی۔

انکی اونچی آواز سے سہمتی وہ سردار غاذان کی شرٹ پشت سے تھام گئی تھی دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا تھا قدم جسم کا بوجھ سہنے سے انکاری تھے لیکن وہ کھڑی رہی تھی کہ اسے ایک شخص کا سہارا حاصل تھا وہ اسکی شرٹ کو تھامے ہوئے تھی مضبوطی سے کبھی نا چھوڑنے کے لیے۔۔۔

چاچو پلیز میں بہت بار آپکا لحاظ کر چکا ہوں لیکن آپ ہیں کہ باز نہیں آتے مجھے اس حد تک مت لائیں کہ میں آپکا اور اپنا رشتہ بھول جاوں اور ایک بات اور ملازمہ کا درجہ دیا بھی نہیں ہے اسے کیونکہ بیوی ملازمہ نہیں ہوتی لیکن آپ لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے خیر باقی باتیں بعد میں نوراں،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرد اور سپاٹ لہجے میں ان سے کہہ کر وہ آخر میں گھر کی ہرانی ملازمہ کو پکار گیا تھا جو پیچھے ہی کھڑی تھی۔

جی سردار حکم!

ملازمہ جھٹ سے آگے آئی۔

جو کمرہ صاف کروایا تھا بی بی کو اس کمرے میں چھوڑ آو۔

روعب دار لہجے میں کہتا وہ سب کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔

گھر کی خواتین کی نظریں ہی ــــر رضا پر تھیں جو کافی ڈری سی تھی۔

ہی ــــــــــر جاو۔

اس سے اپنی شرٹ بمشکل چھڑاتا ہوا وہ بولا تھا۔

ہیر نے التجائی و بھرائی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

ڈونٹ وری ہی ــــــر میں ہوں یہاں۔

اسکے آدھے چادر میں ڈھکے سر پر ہاتھ رکھے وہ بہت نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

باقی سب حیرت ورطہ میں تھے آخر یہ کونسا روپ تھا سردار غاذان کا۔

ہیر کا ہاتھ تھام کر نوراں اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

لیکن وہ مڑ مڑ کر سردار کو ہی دیکھ رہی تھی جیسے اسکے چلے جانے کا ڈر ہو۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نوشین اور شرمین نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اپنے شوہروں کو جو خود غصے میں تھے لیکن بے بس تھے۔

مجھے آفسوس ہے تمہیں سردار کی گدی پر بٹھانے کا۔

تیمور خانم کے غصیلے لہجے پر وہ پہلی دفعہ اتنے عرصے میں مسکرایا تھا۔

اسکی طنزیہ مسکان پر وہ تینوں بھائی جی جان سے سلگے تھے۔

بھتیجے میں بھی دیکھتا ہوں تم اس کمتر لڑکی کو کتنے دن اس گھر میں رکھو گئے تمہاری اور ہماری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہے وہ لڑکی اور ہم اس لڑکی کو اس گھر میں زیادہ عرصہ ٹھہرنے نہیں دیں گے یاد رکھنا یہ تم۔

سہیر خانم کے لہجے میں پتا نہیں کیا تھا کہ غاذان نے ہونٹ بھینچے پھر انکے قریب آیا۔

جب تک میں ہوں ہیر کو آپ تو کیا کوئی بھی اس گھر سے نکال نہیں سکتا آپ بھی یاد رکھیئے گا یہ۔

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا باہر کی طرف بڑھ گیا کہ آج اسکی بہت اہم میٹنگ تھی جو سے ہر حال میں اٹینڈ کرنی تھی چینج وغیرہ وہ اپنے آفس میں بھی کر سکتا تھا کہ وہاں بھی اسکے سوٹ اور باقی چیزیں ہمشہ رہتیں تھیں۔۔

خادم بھی سردار کے پیچھے بڑھ گیا تھا۔۔

تیمور دیکھ رہے ہو اپنے بیٹے کو یہ تمہاری ہی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے کتنی دفعہ کہا تھا وہ اہل نہیں ہے سردار کی پگڑی کا لیکن تم سمجھتے کب ہو۔۔

سہیر خانم درشتگی سے کہتے وہاں رکے نہیں تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خشام بھی سر جھٹکتے سہیر خانم کے پیچھے چلے گئے۔

تیمور صاحب ہونٹ بھینچے غصے کی انتہا پر تھے انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دیں وہ اس بیٹے کا جس نے انہیں سب کے سامنے شرمدہ کر رکھا تھا۔

وہ غصے سے اسکے پیچھے ہی لپکے تھے۔

لو بھلا کر لو بات بھا بھی اب یہ ہمارے ساتھ رہے گئ جسکی حیثیت ہمارے گھر میں کام کرنے والی ملازمہ سے بھی کم ہے۔

نوشین نے غصے سے شرمین سے کہا تھا

شرمین نے بھی سر ہلا دیا انہیں بھی وہ لڑکی اپنے اس گھر میں بھائی نہیں تھی لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھیں ہاں وہ یہ بھی جانتیں تھیں وہ لڑکی زیادہ عرصہ اس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔

،

کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی وہ تذبذب میں تھی۔

کمرہ اتنا کشادہ تھا کہ اس کمرے جتنے انکے دو کمرے تھے۔

چادر اب پوری سر سے اتر چکی تھی وہ چاروں طرف گھوم گھوم کر دیکھ رہی تھی۔

نوراں اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دھیرے سے شیشے کی بڑی سی کھڑکی کی طرف بے ساختہ آئی تھی۔

کھڑکیاں اسے کتنی پسند تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا،

اپنے کمرے کی چھوٹی سے کھڑکی جو گلی میں کھلتی تھی وہ گھنٹوں اسکے آگے بیٹھی رہتی لیکن یہاں تو پوری وال جتنی کھڑکی تھی جو ڈر تھا خوف تھا وہ کھڑکی کو دیکھ کر کہی پس منظر میں چلا گیا تھا۔۔

کھڑکی پر نیلے کلر کے ریشمی پردے پڑے ہوئے تھے۔

کہی یہ خواب تو نہیں میں اس محل میں کیسے آسکتی ہوں جس کی خوبصورتی کے بارے میں امی بتایا کرتی تھی آج میں یہاں ہوں کیا یہ سچ ہے۔

وہ ہوا سے اڑتے پردوں کو تھامتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

"وہ اسی لہنگے چولی میں تھی ہاں چادر تھی تو اسکا وجود کور تھا اس میں۔

کاش میں آپکو بتا سکتی سردار کے آپکا میرے سر پر ہاتھ رکھ کر بولنا مجھے کس جہاں میں پہنچا دیتا ہے دل کرتا ہے میں ساکت ہو جاوں اور آپکو دیکھتی رہی اور آپ تا عمر ایسے ہی میرے سامنے کھڑے بولتے رہیں۔۔

وہ حیرت سے پردے کو تھامے بڑبڑا رہی تھی جب ایک جھٹکے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔

وہ پلٹی تھی۔

کالی قمیض شلوار میں کوئی اور نہیں شائنہ خانم کھڑی تھی اجڑی ہوئی حالت لیے وہ شائنہ نہیں لگ رہی تھی جو وہ لگتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھوں میں غیض وغضب لیے ہی ـــــر کی طرف آئی تھی۔۔

کون ہو تم؟

اسکے قریب آتی وہ انداز میں وحشت لیے ہوئے بولی تھی۔

ہی ـــــــر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ شائنہ کا اس گھر سے کوئی تعلق ہو گا۔

جی!

وہ پریشانی سے بولی تھی۔

یہی جی جی کر کے تم نے میرے سردار کو مجھ سے چھینا ہے نا،

شائنہ درشتگی سے اونچا بولی تھی۔

ہیر حیرت و نا سمجھی سے اسے دیکھے گئی۔

--_____

تم جانتی ہو میرا اور سردار کا کیا رشتہ ہے؟

اسکے قریب آتی وہ اس بار سرد لہجے میں اس سے پوچھنے لگی تھی۔

ہی ـــــــر نے الجھن لیے نظروں سے اسے دیکھا اور دو قدم پیچھے کی طرف سرکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

منگ ہوں میں سردار غاذان کی اور کچھ ہی دن میں ہمارا نکاح ہونے والا تھا لیکن تم پتا نہیں کہاں سے بیچ میں آ گئی ہو،

ہیر ساکت وجود سے اسکے نقوش کو دیکھ رہی تھی جن میں اسکے لیے نفرت کے شعلے تھے جو اسکی طرف لپکتے اسے جلا دینے کے درپے تھے۔

انہوں نے ترس کھا کر تمہیں سہارا کیا دیا تم تو جونک کی طرح انکی جان سے ہی چمٹ گئی ہو۔

شائنہ کا پھنکارتا لہجہ ہی ــــــــــ رضا کے پیروں سے زمین سرکا گیا تھا وہ فق ہوتے چہرے سے شائنہ کو دیکھ رہی تھی

۔

اسنے پردے کا کمزور سا سہارا لیا تھا جس پر شائنہ کے خوبصورت ہونٹوں پر مسکراہٹ سی چمکی تھی۔

تم جیسیوں کو تو ہم لوگ گھر پر ملازمہ نا رکھیں اور کہاں تم نیچ زات کی لڑکی ہماری برابری میں آنے کے خواب دیکھ رہی ہو میں تمہاری آنکھیں نا نوچ لوں گئی جن سے تم انہیں دیکھتی ہو۔

شائنہ کا خوبصورت چہرہ عجیب سے نقوش میں ڈھل چکا تھا وہ اس وقت کہی سے بھی خوبصورت نہیں لگی تھی ہیر کو۔

ہی ــــــــــ رکا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

اگر اپنی اور اپنے اس بھائی کی زندگی پیاری ہے تو نکل جاو میرے سردر کی زندگی سے۔

اسکا بازو درشتگی سے تھامتی وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔

ہیر نے ایک جھٹکے سے بازو چھڑایا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنی نے حیرت سے اسکا غصہ دیکھا۔

اوقات میں رہنا سیکھو اور جلد اگر تمہیں سردار اور اس گھر سے چلتا نا کیا تو شائنہ ریاض نام نہیں میرا آخر کب تک تمہاری قسمت تمہارا ساتھ دے گئی۔۔

وہ زرد چہرے سے اسے دیکھے گئی تھی۔

اور ہاں میرے سردار سے دور رہنا ورنہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں کیا کروں گی تمہارے ساتھ۔

شائنہ تمسخر سے اسکے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھ کر کہتی ٹک ٹک کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔

وہ خالی خالی نظروں سے اودھ کھلے دروازے کو دیکھنے لگی تھی۔

چہرے سے پسینہ صاف کرتی وہ دھڑم سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

کیا میری زندگی ایسی ہی مشکلوں میں گری رہے گئی کیا میں کبھی سکون کا سانس نہیں لے پاوں گئی کیوں ہر بار ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے آخر کب ختم ہوں گئی یہ پریشانیاں اور تکلیفیں میں تھک چکی ہوں اب اور نہیں سہا جاتا اب۔

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ لرزتے لہجے میں اپنے رب سے مخاطب تھی۔

اور یہ سچ ہی ہے اللہ اپنے بندوں کو ہی آزماتا ہے یہ تو وہی جانتا تھا کہ ابھی اور کتنی تکلیفیں اس لڑکی نے سہنی تھیں اور یا پھر اسے خوشیاں نصیب ہونی تھیں یا پھر ہونی بھی تھیں یا نہیں؟

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ تم ہوش میں تو ہو،

وہ اسکا بازو پکڑتا بھینچے ہوئے لہجے میں بولا تھا وہ کچھ لڑکوں سے لڑنے میں مصروف تھی۔

مہرینہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

اچھا ہوا تم آگے ان لڑکوں کو دیکھو زرا میں یہاں سے گزر رہی تھی تو گانا گنگنا شروع کر دیا کیا ان کے گھر میں مان بہن نہیں ہیں۔

وہ ان دونوں لڑکوں کو گھورتی ہوئی غصے سے بولی تھی۔

وہ لڑکے حیران پریشان سے کھڑے تھے۔

خیام نے ان لڑکوں کو دیکھا تھا، جیسے وضاحت چاہ رہا ہو۔

خیام بھائی ہم تو انکے آنے سے پہلے ہی گانا گا رہے تھے۔

وہ لڑکے منمنائے تھے،،

تم دونوں جانتے نہیں مجھے سردار غاذان کی بہن ہوں اور اس ہوٹل کی مالکن یہاں تم دونوں رہ رہے ہو ایک چٹکی بجانے کی دیر ہے اور تم دونوں اس ہوٹل سے تو کیا اس سٹی سے بھی باہر ہو گئے سمجھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ تیوری چڑھائے ان پر پھر سے چڑ دوڑی تھی پتا نہیں اسے کس بات کا اتنا غصہ تھا جو وہ ان بے چاروں پر نکال رہی تھی۔

خیام نے تاسف سے مہرینہ کو دیکھا پھر ان لڑکوں کو جو خقیقتاً پریشان ہو چکے تھے۔

میم کیا آپ چٹکی بجا کر ہمیں آوٹ آف کنٹری بھیجوا سکتیں ہیں کیونکہ ہمیں وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

پہلی رو میں کھڑا شرارتی لڑکا اچانک سے ہی بولا تھا۔

مہرینہ کو چڑ غصہ گیا تھا۔

تمہیں تو ابھی میں بھیجتی ہوں ٹھہر وزرا۔

وہ انکی طرف لپکی تھی جب خیام نے اسکا بازو تھاما تھا اور ان تینوں کو جانے کا اشارا کیا تھا،

وہ دونوں اسی کی عمر کے تھے اور اس ہوٹل میں انہیں آئے کچھ دن ہی ہوئے تھے خیام سے انکی اچھی اسلام دعا تھی وہ جانتا تھا وہ شرارتی تھے لیکن نظر باز نہیں۔

وہ تینوں وہاں سے سرعت سے وہاں سے بھاگے تھے۔

تمہاری ہمت کیسی ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی وہ مجھ پر گانا گا رہے تھے اور تم انکی سائیڈ لے رہے تھے افرین ہے تم پر!

--

وہ بازو چھڑاتی غصے سے پھنکاری تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بائے داوے کونسا گانا گنگنا رہے تھے وہ دونوں۔

وہ اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتا ہوا نرم لہجے میں بولا تھا۔

کیا تھا ہاں دل مانگے موڑ۔

پہلے تو اسکی بات پر اسنے تیوڑی چڑھائی تھی لیکن بعد میں سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی وہ تیکھے لب و لہجے میں بولی تھی۔

خیام نے تاسف سے سر دائیں بائیں ہلایا تھا کہ اس لڑکی کا اللہ ہی خافظ تھا۔

تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے وہ آپکو چھیڑ رہے تھے۔

وہ پہلی دفعہ ہلکی مسکان سے بولا تھا وہ آج کچھ زیادہ ہی ریلکس تھا روح پر لگے زخم ایک دم سے منجمد ہوئے تھے اسکی بہن ٹھیک تھی اور سب سے بڑی بات سردار غاذان کی پناہ میں تھی اس سے بھر کیا بات ہو سکتی تھی بھلا اسکے لیے۔

میں خوبصورت ہوں اور خوبصورت لڑکی پر لڑکے لائنیں مارتے ہیں وہ پہلے خاموش تھے مجھے دیکھ کر گنگنائے تھے وہ تو تم نے انہیں بھاگا دیا خیر پکڑ تو میں انہیں لوں گئی مجھے سے پنگا لیا ہے نجام تو بھگتنا ہو گا انہیں۔

غصے سے چباچبا کر کہتی وہ ہوٹل کے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

وہ آئی برو اچکاتا پہلے تو حیران ہوا پھر ہولے سے ہنس دیا۔

اتنے دن بعد وہ ہنسا تھا بڑھی ہوئی شیو اسے اسکی عمر سے زیادہ ہی بتا رہی تھی۔

وہ ریلکس فیل کرتا اسکے پیچھے پیچھے آہستہ قدموں سے بڑھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہ ایک اور فیصلہ اسے ابھی سنانا تھا یقیناً وہ ہنگامہ لازمی کرے گئی لیکن اب اور نہیں۔

وہ سوچتا ہوا لفٹ میں اسکے ساتھ ہی اینٹر ہوا تھا۔

دیل ڈن۔

وہ پیپر زپر سائن کرتا ہوا ریلکس سے انداز میں چیئر سے ٹیک لگا گیا تھا۔

ڈیلرز اس سے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے بڑے سے لمبے کمرے میں وہ کیلا رہ گیا تھا۔

آنکھیں میچے وہ خود کو ریلکس کر رہا تھا تھکن حد سے زیادہ تھی اور مشکلوں کے انبار تھے جن کا کوئی حک نظر نہیں آرہا تھا۔

وہ تین چار دن کا تھکا ہوا تھا، نیند میں چلا جاتا یوں بیٹھے بیٹھے ہی لیکن زوردار آواز میں کھلتے دروازے نے اسکی نیند سے بند ہوتی آنکھ ایک دم سے کھول دی تھی۔

سامنے ہی اسکی عزیز ترین ہستی کھڑی تھی۔

تیمور خانم کو خوفناک تاثرات لیے دیکھ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

ہائے ڈیڈ گڈ ایوننگ۔

وہ آنکھیں مسلتا ہوا نیند سے بوجھل آواز میں بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہاری اتنی جرات کہ تم اس لڑکی کو ہمارے مقابل لاو غاذان میری دی ہوئی ڈھیل کو تم نے کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر لیا ہے اب دیکھو میں کرتا کیا ہوں تمہارے ساتھ۔

وہ اسکے قریب آتے بلند آواز میں دھاڑے تھے۔

"وہ سنجیدہ ہوتا کھڑا ہوا تھا۔

ڈیڈ جیسے آپکو ٹھیک لگتا ہے آپ کریں جیسے مجھے ٹھیک لگے میں کروں گا ڈیٹس اٹ۔

وہ گرے کوٹ کے بٹن بند کرتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

تیمور صاحب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی اگر کوئی اور ہوتا تو وہ اس زمین سے اٹھ چکا ہوتا انہیں آفسوس تھا وہ انکا بیٹا تھا لیکن ان جیسا نہیں تھا۔

غاذان مجھے مجبور مت کرو کہ میں تم سے اپنے بیٹے ہونے کا حق چھین لوں اپنی حد میں رہو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے صبح اس لڑکی کو ہمارے گھر سے چلتا کرو تو بہتر ہو گا اس لڑکی کے لیے۔

وہ اسے سنجیدگی سے وارننگ دے کر وہاں رکے نہیں تھے۔

انکے جانے کے بعد وہ اس راہ کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ گئے تھے۔

دونوں ہاتھ پاکٹس میں اڑسے وہ دھیمے قدموں سے باہر کی طرف بڑھا تھا چہرے پر کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی

۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم جو دروازے کے پاس کھڑا تھا جھٹ سے اندر آیا اسکا لیپ ٹاپ کا بیگ اٹھا کر اسکے پیچھے لپکا تھا وہ حقیقتاً اپنے سردار کے لیے پریشان ہو چکا تھا کہ آنے والا وقت آسان نہیں تھا کسی کے لیے بھی،

اسے اس محل میں آئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن شائنہ کے بعد سے اسکے کمرے میں کوئی نہیں آیا تھا۔

کھانا بھی وہی جوں کا توں پڑا تھا جو سردار غاذان نے گھر سے نکلتے وقت نوراں کو ہدایت دی تھی اسے دینے کی۔

ہلکی سی روشنی تھی جو کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے باہر سے نمودار ہو رہی تھی۔

کیا سردار غاذان مجھے شائنہ جی کہ کہنے پر چھوڑ دیں گئے۔

لب کاٹتی وہ پریشان سی یہی ایک بات سوچے جا رہی تھی۔

تب ہی باہر بہت سی گاڑیاں رکنے کی آواز تھی۔

وہ چونک کر بے ساختہ اٹھتی کھڑکی میں آئی تھی۔

جہاں چار گاڑیاں رکیں تھیں اور دو گارڈز نے بھاگ کا دوسری بلیک پراڈو کا دروازہ سرعت سے کھولا تھا۔

ہیر کا دل رک کر دھڑک اٹھا تھا۔

وہ وائٹ شرٹ کی سلیز کو کہنیوں تک موڑے کوٹ ملازم کو پکڑاتا پلٹا تھا۔

کھڑکی میں کھڑی لڑکی پتھر کا مجسمہ بن چکی تھی وہ تھا ہی شاندار پھر مسکراتا تو اگلے بندے پر قیامت ڈھاتا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب بھی وہ کان میں بلیو توتھ لگائے کسی سے بات کرتا کھل کر مسکرایا تھا۔

اندر کی طرف بڑھتے اسکی اچانک ہی اچٹتی سی نگاہ کھڑکی میں کھڑی لڑکی پر پڑی تھی۔

وہ چونکا پھر بنا کوئی تاثرات چہرے پر لائے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

ہیر مر جا کہی جا کر تجھے شرم تو آئے گئی نہیں۔

سر پر ہلکی سی چپت لگاتی وہ تاسف سے خود سے مخاطب تھی۔

سردار کیا سوچیں گے میرے بارے میں کہ یہ لڑکی اتنی رات میں کھڑکی میں کیوں کھڑی تھی برا لگتا ہے ایسے نا۔

اب وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔

اسے بیڈ پر بیٹھے پندراں منٹ ہوئے تھے جب دروازہ ہلکا سا نوک ہوا تھا۔

وہ چونک کر دروازے کو دیکھنے لگی۔

کون ہے؟

چادر سر پر جماتی وہ دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

بی بی میں نوراں ہوں۔

ملازمہ کی آواز پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

اور مجھے لگا وہ ہوں گئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تاسف سے بڑبڑائی تھی۔

اجاو۔

اسکی دھیمی آواز پر ملازمہ سر جھکاے اندر آئی۔

بی بی آپکو سردار غاذان بلا رہے ہیں۔

ملازمہ کہ کہنے کی دیر تھی ہی ـــــــ رضا ایک دم سے بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی۔

وہ آنکھیں پھاڑے ملازمہ کو دیکھنے لگی تھی۔

کیوں!

وہ گھبرائی تھی کہ شاید وہ اسے کھڑکی میں کھڑا ہونے پر ڈانٹیں۔

وہ تھوک نگلتی ہوئی ہلکا سا منمنائی تھی۔

جی پتا نہیں آپ آئیں میرے ساتھ سردار جی کو زیادہ انتظار نہیں کروایا جا سکتا۔

ملازمہ نے اسے اپنی جگہ پر جمے دیکھ کر بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔

سر ہلاتی،

کانپتے ہاتھوں سے پونی سے نکلی لٹوں کو جلدی سے کانوں کے پیچھے کیا چادر کو ٹھیک سے سر پر جمایا سوکھے ہونٹ تر کیے اور ملازمہ کے پیچھے چلنے لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اونچی اونچی خوبصورت نقش و نگار سے سجی دیواریں کوریڈور میں بہت سی فینسی لائٹ جل رہیں تھیں جن سے رات کا پتا نہیں چل رہا تھا، قیمتی سامان قیمتی پینٹنگ وہ حیرت سے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

جائیں!

ملازمہ سردار کے دروازے کے سامنے آتی ہی ــــــــــــر سے بولی تھی۔

اسنے سفید دروازے کو دھک دھک کرتے دل سے دیکھا،

باریک نقش و نگار سے سجا بھاری دروازہ اپنی مثال آپ تھا،

وہ ملازمہ کو دیکھتی دھک دھک دل سے پریشان ہوتی ہلکی نوک سے دروازہ نوک کرنے لگی تھی۔

یس کم ان۔

اندر سے آتی گھمبیر بھاری آواز جیسے ہیر کے جسم کا سارا خون چہرے پر لے آئی تھی۔

چہرہ انتہا سے زیادہ سرخ پڑ چکا تھا۔

افففف یہ کیا ہو گیا ہے مجھے میں کیوں انکے سامنے ایسی ہو جاتی ہوں تف ہے ہی ــــــــــــر تم پر اپنی حرکتیں دیکھو زرا ،ڈھوب مرو کہی جا کر وہ کیا سوچیں گئے میرے بارے میں۔

وہ اپنی غیر ہوتی حالت پر جیسے خوب برسی تھی اور دل ہی دل میں خود کو سرزنش بھی کر رہی تھی۔ملازمہ کب کی جا چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کم ان۔

اندر سے پھر سے آواز آئی تھی لیکن اس بار آواز ہلکی سی تنبیہ لیے ہوئے تھی۔

ہڑ بڑا کر کانپتے ہاتھوں سے دروازے کے ہینڈل پر دباو ڈال کر وہ اندر آئی تھی۔

وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

بلیک بٹن والی سکن شرٹ، اوپر والے دو بٹن کھلے ہوئے تھے سلیوز کہنیوں تک موڑے وہ اپنا محصوص کافی کا مگ پکڑے سامنے کھلے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا۔

اسلام علیکم۔

چادر کو پیشانی تک کھینچتی وہ لرزتی آواز میں بولی تھی۔

وعلیکم السلام بیٹھو!

وہ بنا اسے دیکھے سامنے والے صوفے کی جانب اشارا کر رہا تھا۔

ہی ـــــــ سر جھکائے ہی اسکے سامنے پڑے صوفے پر تھوڑا سا ٹکی تھی جیسے حکم ملتے ہی بھاگ جانا چاہتی ہو۔۔

کیسی ہو اب۔

وہ کافی کا سپ لیتا، اس بار ہیر کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

جی ٹھیک ہوں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی،

نظریں اب غاذان تیمور کے پیروں پر تھیں سفید خوبصورت پاوں اس وقت براون ایزی چپل میں مقید تھے۔

وہ شخص انتہا سے زیادہ خوبصورت تھا یہ ہیر کو ابھی ابھی خیال آیا تھا۔

ہمم!

وہ ہنکار بھرتا ہیر کو غور سے دیکھ رہا تھا جس پر اسکی دل کی ڈھڑکنیں منتشر ہوتیں ایک لاگ ہی ساز چھیڑے ہوئیں تھیں۔

کھانا کھایا۔

اب کے وہ مگ رکھتا موبائیل پر آیا میسج پڑھتا ہوا بولا تھا۔

نہیں۔

وہ جلدی سے بولی تھی۔

کیوں۔

اسکے جواب پر وہ سرزنش کرتی نظروں سے اسے دیکھتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

بھوک نہیں تھیں۔

ہیر نے سر جیسے نا اٹھانے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اوراب۔

وہ بھاری آواز میں بولا۔

اب بھوک ہے۔

وہ منمنائی تھی جیسے۔

دوپٹہ سر سے سرکا تھااور سرادر کی نظریں اسکے شارٹ کٹے ہوئے بالوں پر پڑیں تھیں۔۔۔

وہ اسکے کندھوں تک آتے بالوں کو دیکھ کر ہونٹ بھینچ گیا تھا۔۔

اسکی نظروں میں چانک ہی ناگواری چھائی تھی۔۔

جب ساریا نے تمہارے بال کٹوائے تھے تو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔

وہ بے حد سرد لہجے میں اس سے مخاطب تھا کہ ہیر کی ہتھیلیاں پسینہ چھوڑنے لگیں تھیں،وجود لرزنے لگا تھا۔

ہیر میں کچھ پوچھ رہا ہوں مجھے جواب چاہیئے۔

وہ اس بار تھوڑا اونچا بولا تھا کہ وہ بے ساختہ صوفے سے کھڑی ہوئی تھی۔

وجود سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگ اتھا خلق الگ خشک ہو گیا تھا۔

بیٹھ کر جواب دو مجھے۔

وہ درشتگی سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پھر سے بے ساختہ بیٹھی تھی،

ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتی وہ آنسو باہر آنے سے روکنے کی تگ ودو میں تھی۔

ہیر کیا میں نے تمہیں وارن نہیں کیا تھا کہ یونی میں دوست بنانا لیکن ان پر بھروسہ مت کرنا ہم ہر کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتے اور کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی ہر غیر معمولی بات تم نے مجھے یا خادم کو بتانی ہے پھر بھی تم نے مجھے انجان رکھا تم سوچ سکتی ہو اگر آج میں وہاں ٹائم پر نا پہنچتا تو کیا ہوتا تمہارے ساتھ آخر کب تم بڑی ہو گی اگر تم کچھ سمجھدار ہوتی تو مجھے اتنی ٹینشن نا ہوتی،

اب کہ وہ سپاٹ لہجے میں لرزتے وجود سے مخاطب تھا۔

وہ چپ رہی لیکن اب یہ ہوا کہ وہ رونے لگی تھی چادر پھر سے سلکی بالوں سے سرک گئی تھی۔

ہاتھ کی مٹھی بنائے سختی سے ہونٹوں پر جمائے وہ سنجیدگی سے اسکے ہلتے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

ہی ــــــــر!

اسکی بھاری آواز پر لرزتا وجود ساکت ہوا تھا۔

مجھے لگا اس سے غلطی ہوئی ہے میرے بال وہ جان بوجھ کر کیوں کٹوائیں گئی وہ تو میری دوست تھی نا پھر میں کیسے اس پر شک کرتی،

اور میں شاک میں تھی لیکن آپکو نہیں بتا پائی اب آپکو کتنا پریشان کرتی اپنی وجہ سے اور پھر سار یا نے معافی مانگی تھی کہ اسنے جان بوجھ کر نہیں کٹوائے تھے میں مان گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن اس دن وہ زبردستی مجھے خالہ کے گھر کا کہہ کر یونی سے لے گئی پتا نہیں میں کیوں چلی گئی شاید میں اس پر بہت بھروسہ کرنے لگی تھی یا پھر وہ تکلیفیں جو میں نے وہاں سہیں وہ میرے نصیب میں تھیں۔۔

آنسو لیے دھیمے لہجے میں وہ بولتی جا رہی تھی،

اور وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا،

مجھے معاف کر دیں آئندہ میں کچھ بھی آپکو بتائے بنا نہیں کروں گی،

وہ بونچکار کر رہ گیا تھا کہ ہیر صوفے سے اٹھ کر اچانک ہی اسکے قدموں میں بیٹھ گئی تھی وہ اسکی خاموشی کو اسکی ناراضگی قرار دے رہی تھی۔

ہیر اٹھو نیچے سے۔

وہ ایک دم اونچے لہجے میں بولا تھا۔

وہ اٹھی نہیں لیکن پریشان بہت ہوئی تھی اسکے سخت لہجے پر۔

ہیر کا ہاتھ اسکے پاؤں پر تھا،

وہ گہری سانس لے کر اچانک ہی جھکا تھا اسی پل ہیر نے بھی نظریں اٹھائیں تھیں،

نظروں کا تصادم بڑا شدید تھا بھوری اور روئی روئی کالی آنکھیں دونوں جیسے خود میں بندھنے لگیں تھیں۔

ہیر سرعت سے سر جھکا گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسی لہنگا چولی میں تھی۔

وہ اسے کندھوں سے تھام کر اسے کھڑا کر چکا تھا اور اب اپنے پورے قد سے کھڑا جھکے سر والی لڑکی کو بغور دیکھ رہا تھا۔

ہیر بہادر بنو دوسروں کو منہ توڑ جواب دینا سیکھو مضبوط بنو میں کب تک تمہیں بچاتا پھروں گا اگر کل کو میں نا ہوا تو؟

وہ اب تھوڑا پیچھے ہوتا اسے سمجھا رہا تھا,

اسکا دلفریب گھمبیر لہجہ ہیر کے کانوں میں رس گھلنے لگا تھا کندھوں پر اسکا محسوس ہوتا لمس ارد گرد پھول سا کھلانے لگا تھا،

لیکن اسکے آخری الفاظ پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی تھی،

اس لڑکی کو سمجھانا مشکل تھا تو پھر طے تھا ہیر نے ڈرنا بھی تھا اور بے وقوفی بھی نہیں چھوڑنی تھی۔

کپڑے کیوں نہیں چینج کیے۔

وہ اس بار بہت ہی نرم لہجے میں ڈری سہمی لڑکی سے مخاطب تھا۔

وہ می میرے پاس دوسرا جوڑا نہیں تھا۔

وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

سر شاید جھکائے ہی رکھنا تھا اسنے۔

ہمم۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چلو میرے ساتھ،

وہ کچھ سوچتا ہوا آگے چلا تھا،

اور وہ اس بہار کے موسم جیسے شخص کے پیچھے بے ساختگی سے بڑھی تھی۔۔

محل میں گہری خاموشی تھی،

وہ ناک کی سیدھ میں ایک ہاتھ پاکٹ میں گھسائے بے فکری سے چل رہا تھا اور وہ اسکی پشت کو دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

وہ دائیں سائیڈ بنے کوریڈور کی طرف مڑا تھا اور پہلی رو میں بنے کمرے کے ہینڈل پر دباو ڈال کر کھولتا اندر چلا آیا تھا۔

ہیر بھی ناسمجھی سے کمرے کو دیکھتی اب انہیں دیکھ رہی تھی۔

جو دیوار میں بنے کبڈ کو کھولے طرائنہ نظر اندر دوڑا رہا تھا۔

افف سردار کو اس لڑکی کے لیے کیا کیا کرنے پڑے گا یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا شاید۔

وہ ایک ہینگڑ باہر نکال لایا تھا گلابی رنگ کا سادہ سوٹ اس پر لٹک رہا تھا جو وہ ہیر کی طرف بڑھا رہا تھا۔

مہرینہ کا ہے اسنے ابھی پہنا نہیں ہے تم اسے پہن سکتی ہو اور بھی جب دل کرے یہاں سے لے سکتی ہو جب تک تمہاری شاپنگ نہیں ہو جاتی کل یا پرسوں تم مہرینہ کے ساتھ اپنی شاپنگ کر لینا ٹھیک ہے۔

وہ اسے سوٹ تھمانے کے بعد باہر کی سمت بڑھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی سوٹ تھامے اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

وہ اچانک رکا تھا اور اسکے تعاقب میں آتی لڑکی بھی رکی تھی۔

ہیر میں باہر جارہا ہوں تم اپنے روم میں جاو کھانا بھیجواتا ہوں وہ کھا کر سونا۔

وہ کہتے ہی لوہے کا بنا دروازہ کھولتا عقب میں بنے لان کی طرف جانے لگا تھا لیکن ہیر کا وجود وہی رکا ہوا تھا۔

ہیر کچھ کہنا ہے۔

وہ وہی کھڑا پوچھ رہا تھا یقیناً وہ اسکا وہی رکا ہوا محسوس کر گیا تھا۔

ک کمرہ بھول گیا ہے مجھے اپنا۔

شرمندگی سے چور لہجہ تھا ہیر کا۔

وہ بجائے ناراض ہونے کے سر ہلاتا پھر سے اندر آتا اسلیے اگے بڑھا تھا۔

اگر ہیر اسکی دیوانی تھی تو اسکا کوئی قصور نہیں تھا وہ شخص چاہنے کے ہی قابل تھا یا پھر عشق کرنے کے قابل تھا کہ وہ سراپا رہنما تھا ہی ـــــــ رضا کے لیے یا پھر سردار غاذان تیمور نے اس لڑکی کی زمے داری جیسے خود پر فرض کرلی تھی۔۔۔

یہ کیا ہے!

وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گھر!

وہ بیگ اندر لاتا بڑے آرام سے بولا تھا۔

واٹ یہ گھر ہے یا مرغی کا ڈربہ میں اتنی تنگ جگہ پر ہر گز نہیں رہوں گئی مجھے واپس ہوٹل چھوڑ دو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے اور میرے لیے بھی۔

اسکے نخوت بھرے لہجے پر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

مہرینہ آپ کو ایڈجیسٹ تو یہی کرنا ہو گا آپ جانتی ہیں میں بڑا گھر افورڈ نہیں کر سکتا دوسرا ہوٹل میں، میں زیادہ عرصہ نہیں رک سکتا تھا جو رہ لیے وہی بہت تھا،

وہ واپس اس تک آتا سنجیدگی سے بول رہا تھا انداز اسے سمجھانے والا تھا۔

لیکن وہ تو چھوٹے اور تنگ سے گھر کو دیکھ کر پریشان ہوا ٹھی تھی اگر سردار کی سختی لیے ہدایت نا ہوتی تو وہ ایک منٹ خیام کے ساتھ نا رہتی لیکن مجبوری تھی لیکن یہ تنگ حبس زدہ خانہ جسے وہ گھر کہہ رہا تھا وہ کیسے یہاں رہ سکتی تھی وہ تو محل میں پلی بڑی تھی پھر اتنا بڑا سمجھوتا وہ کیسے کرتی آخر,

دو کمرے تھے درمیانے درجے کے، چھوٹا سا لاونج اوپن کچن بس یہ تھا مہرینہ کا گھر وہ محلوں میں رہنے والی اس چھوٹے سے مکان کو دیکھ کر خفیقتاً پریشان ہوا ٹھی تھی۔

مجھے واپس ہوٹل جانا ہے۔

سینے پر بازو باندھتی وہ ضد بھرے لہجے میں بولی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

میں سردار غاذان کو فون کرتا ہوں آپ ان سے اجازت لے لیں اگر وہ اجازت دیں تو آپ شوق سے ہوٹل رہ سکتیں ہیں۔

وہ سامان دوبارہ اٹھاتا ہوا کندھے اچکا کر بے فکری سے بولا تھا۔

مہرینہ نے دانت پیسے۔

کرسی کو غصے سے ٹھوکر مارتی وہ لاونج میں ہی بیٹھ گئی تھی آخر کار سردار کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی۔

وہ سامان بیڈ پر رکھتا بے ساختہ مسکرایا تھا۔

جبکہ وہ اب ناک منہ چڑھائے کچن میں بڑی سی ونڈو کو دیکھ رہی تھی،

جہاں سے چھوٹا سا ویران میدان نظر آرہا تھا اونچے اونچے درخت گھنی جھاڑیاں، خوفناک سا ماحول تھا اس ویران میدان کا۔

میں زیادہ عرصہ یہاں نہیں رہوں گئی خیام کے بچے دیکھ لینا تم۔



صبح کی روپیلی روشنی پردوں سے جھانک کر اندر آتی اسکے چہرے سے ہلکی ہلکی مس ہونے لگی تھی۔

اسکی گہری نیند میں سوئی آنکھیں ایک دم سے کھلیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

افففف میں اتنا زیادہ سوئی ہوں،

سات بج کر بیس منٹ ہو چکے تھے صبح کی نماز بھی نکل چکی تھی،

جس کا ہیر رضا کو بہت افسوس ہوا تھا۔

کمرے کو اجنبی نظروں سے دیکھتی وہ ملائم گداز بیڈ سے آہستہ سے اٹھی تھی۔

گلابی شارٹ قمیض سکن تنگ ٹروزر گلابی دوپٹہ اسکی جسامت پر خوب جچ رہا تھا،

بالوں کو چھوٹے سے کیچر میں قید کیے وہ واش روم کی طرف بڑھی تھی۔

وہ تو واش روم دیکھ کر ہی مبہوت رہ گئی تھی سفید اور نیلا ماربلز جدید ٹیپ واٹرز بڑا سا نیلا باتھ ٹب,

وہ حیران سی دیکھ رہی تھی۔

وہ لب بھینچے اب ٹیپ کھولنے کی کوشش میں تھی جو کہ کھل ہی نہیں رہی تھی۔

وہ جھنجھلائی سے باہر آچکی تھی دباد باغصہ تھا جو چہرے سے جھلک رہا تھا۔

مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا کتنا برے لگے گا جب کسی کو پتا چلے گا کہ ہیر کو پانی والی ٹونٹی نہیں کھلنی آتی۔

بیڈ پر بیٹھی وہ پریشان تھی جب دروازہ ہلکا سا نوک ہوا تھا اور ساتھ ہی کھل بھی چکا تھا۔

وہ حیران پریشان سی سامنے کھڑے دلکش شخص کو دیکھ رہی تھی وہ رف سے بلیک ٹروزر شرٹ میں تھا چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے جو سفید رنگت پر خوب چمک رہے تھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گڈ مارننگ۔

وہ بھاری آواز سے ساکت وجود سے مخاطب تھا۔

وہ آہستہ سے جواب دے سکی تھی اسکی وش کا۔

ہیر نیند ٹھیک سے آئی اور ہاں اگر کچھ چاہیئے روزمرہ کی چیزیں تو مجھے بتا دینا اگر مجھے نہیں بتا سکتی تو نوراں کو بتا دینا ٹھیک ہے۔

وہ بہت نرمی سے اس سے مخاطب تھا۔

سردار غازان صرف دو کمروں میں آج تک گیا تھا ایک اپنے کمرے اور آج ہیر رضا کے کمرے میں،

قسمت کے کھیل بھی عجیب ہوتے ہیں محلوں میں رہنے والوں کو جھونپڑی میں لے آتی ہے اور جھونپڑی میں رہنے والی کو محل میں لے آتی ہے،

اس میں کسی انسان کا تو کوئی دخل نہیں ہوتا یہ سب وار تو قسمت کے ہوتے ہیں۔۔۔

فریش ہو کر اور ناشتہ کر کے باہر لون میں آجانا یونی میں تمہیں خود چھوڑنے جاوں گا،

سنیں

وہ اس سے کہتا پلٹا تھا جب وہ پریشان سی ہوتی اسے پکار گئی تھی۔

کچھ کہنا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے انتہا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ ٹیپ واٹر شاید خراب ہے کھل نہیں رہی مجھ سے۔

شرمندگی سے چور لہجہ تھا اسکا۔

بغور اسکا سرخ چہرہ دیکھتا اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتا وہ واش روم کی طرف بڑھا تھا۔

دیکھو اسے ایسے کھولنا ہے اور اسے ایسے۔

وہ باتھ شاور ٹیپ واٹر اسے کھول کھول کر بتا رہا تھا۔

اور ہاں اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں تھی ہر چیز میں شرمندہ ہونا چھوڑ دو آدھے گھنٹے میں باہر آو ہری اپ۔

سنجیدگی سے کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا۔

جبکہ وہ اسکی مہک کو ناک کے نتھوں میں کھینچی بے ساختہ مسکرائی تھی۔

_____ 🍁🍁🍁🍁🍁 _____

تیمور صاحب کی خشمگیں نظروں پر وہ مسکراتا ہوا اندر آیا تھا۔

افسوس ہے مجھے اپنے سردار بیٹے پر غاذان آخر کیا نظر آتا ہے تمہیں اس عام سی لڑکی میں مجھے آج بتا دو زرا تم، میں سننا چاہتا ہوں تم سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شدید جھنجھلائے ہوئے تھے کہ وہ بیٹے کو اسکے کمرے میں جاتا دیکھ چکے تھے اور حیران بھی بہت ہوئے تھے۔

گہری سانس لیتا وہ بڑی سی گلاس ونڈو کے پاس آیا تھا بولا کچھ نہیں تھا۔

سردار غاذان!

باپ تم سے مخاطب ہے، کیا اب باپ کی بات کا جواب دینا بھی تم پر فرض نہیں ہے۔

وہ اس بار سخت لہجے میں بولے تھے۔

ڈیڈ وہ زمے داری ہے میری۔

وہ بس اتنا ہی بولا تھا جبکہ خادم اب اسکے کپڑے کبڈ سے نکال کر واش روم میں رکھ آیا تھا وہ اسکے ساتھ ہی رہتا تھا اسکے کھانے پینے کپڑوں تک کا خیال اسے ہی رکھنا ہوتا تھا۔

زمے داری ہے نا تو ٹھیک ہے اسے کسی ہوسٹل میں شفٹ کر دو پڑھاو لکھاو اسے جتنے مرضی پیسے دینے ہیں دو میں کچھ نہیں بولوں گا بس اسے اس گھر سے اور اپنے اس بے معنی رشتے سے آزاد کر دو۔

وہ بھی بیٹے کے ساتھ آ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولے تھے۔

دونوں باپ بیٹے کا قد برابر تھا بس تھوڑا سا فرق تھا غاذان کا قد دو تین انچ بڑا تھا باپ سے،

نقوش خوبخوماں جیسے بے انتہا بریک پر تیکھی ناک تو باپ پر ہی تھی جو اسکے حسن کو چار چاند لگاتی تھی دودھیا رنگت سنہری آنکھیں سنہری بال وہ واقعے ہی حکمرانی کرنے کے لیے پیدا ہوا لگتا تھا وہ سچ کہتے تھے ہیر تو اسکے برابر کچھ بھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں تھی لیکن وہ شخص خوبصورتی پر مرٹنے والا نہیں تھا وہ انسان میں اچھی صفات کا قائل تھا کہ اسکی تربیت اسکی ماں نے کی تھی جو مصر کی مشہور یونی میں لیکچرار تھی جو خوددار تھی،

ڈیڈ ایک بات کہوں میں جب اس لڑکی سے ملا نہیں تھا، اسے جانتا تک نہیں تھا، وہ میرے خواب میں آتی تھی روتی ہوئی مدد کے لیے التجا کرتی ہوئی اسکی روئی رئی آنکھیں آج بھی میرے زہن میں نقش ہیں میں اس لڑکی کو کسی قیمت پر دنیا کے رحم کرم پر نہیں چھوڑ سکتا

چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی ڈیڈ۔

اسکا لہجہ بڑا مطمئن اور مضبوط تھا کہ تیمور صاحب شاک سے بیٹے کو دیکھنے لگے تھے۔

باپ کے حیرت زدہ تاثرات پر وہ مسکرایا تھا۔

مجھے تیار ہونا ہے شام کو ملتے ہیں کیا کہتے ہیں آج لنچ پر نا چلیں اگر آپ فارغ ہیں تو۔

واش روم کی طرف جاتا وہ بت بنے باپ سے مخاطب تھا،

انہوں نے گہری سانس لی خود کو پر سکون کیا اور بیٹے کو خشمگیں نظروں سے دیکھ کر اسکے کمرے سے چلے گئے لیکن وہ جانتا تھا دوپہر کا لنچ اسکا باپ چاہے کچھ بھی ہو وہ اسی کے ساتھ ہی کریں گئے۔۔

READERS CHOICE

_____ 🍁🍁🍁🍁🍁 _____

وہ ہنوز صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ وہ کچن میں کچھ بنانے میں مصروف تھا سفید ٹی شرٹ پہنے وہ بڑی مہارت سے سبزی کاٹ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک دو گھوری سے اسے نواز لیتی لیکن وہ جناب کوکنگ میں مصروف اسے بری طرح اگنور کر رہے تھے۔

ٹھیک پندراں منٹ بعد وہ اسکے سامنے ویجیٹیبل نوڈلز رکھ رہا تھا،

بھاپ اڑاتے نوڈلز کی خوشبو اسکے منہ میں پانی لے آئی تھی۔

کھا کر بتائیں کیسے بنے ہیں میری آپی کہتی ہیں میں صرف ایک چیز ہی اچھی بنا سکتا ہوں صرف نوڈلز وہ تو بہت شوق سے کھاتیں تھیں خیر آپ شروع کریں۔

بہن کا ذکر اسے ہمیشہ ہی ارد گرد سے بیگانہ کر دیتا تھا۔

وہ جو اسے بولتا دیکھ رہی تھی اسکے خاموش ہونے پر سر جھٹک کر رہ گئی۔

مجھے نہیں کھانا یہ سستی ڈشیز مجھے کسی بڑے ہوٹل سے لارج سائز پیزا منگوا کر دو ابھی ورنہ میں کچھ نہیں کھاوں گئی۔

وہ تیکھے لہجے میں بولی تھی اور ناک تو بات کرتے وقت اپنے سردار بھائی کی طرح ہی چڑھاتی تھی۔

وہ بھنویں اچکائے اسے دیکھ رہا تھا۔

سوری آپکا شوہر ابھی اتنا امیر نہیں ہوا کھانا ہے تو یہی کھالیں کیونکہ میں پیزا فورڈ نہیں کر سکتا ہاں مستقبل میں آپکو ضرور کھلا سکتا ہوں جب میرے پاس اچھی جاب ہو گئی۔

وہ سنجیدگی سے بولتا بنا اسکے چہرے کے تاثرات پر غور کیے محویت سے کھانا شروع کر چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غصے سے پاوں پٹختی منہ میں اونچا اونچا بڑبڑاتی ہوئی بیڈ روم میں جا چکی تھی اور دھاڑ سے دروازہ بھی بند کر چکی تھی

۔

وہ تاسف سے بند دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔

سر جھٹکتا وہ پھر سے اپنی پلیٹ پر جھک گیا تھا۔

اسکی پلیٹ اٹھا کر وہ کچن کی طرف چلا گیا۔

جبکہ وہ تکیے پر سر رکھے رونے میں مشغول تھی۔

ٹھیک ایک گھنٹے پر اسکے روم کا دروازہ کھلا تھا اسکے پاس پلیٹ رکھ کر وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا بھی گیا تھا۔

وہ چونک کر بیٹھی پھر حیرت سے آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے درمیانے سائز کے پیزے کو دیکھنے لگی تھی۔

پھر مغروریت سے مسکرا دی۔

وہ چھوڑی اٹھا کر پیزے کا ایک ٹکڑا کاٹ کر منہ میں رکھ چکی تھی لیکن اتنا بدمزہ پیزا کون سے رسٹورینٹ میں بنتا تھا بھلا۔

وہ بے پناہ حیرت سے سوچ رہی تھی۔

READERS CHOICE



براون شیڈز کے گلاسز لگائے وہ سامنے دیکھ رہا تھا اور وہ اسکے ساتھ بیٹھی تھی خوش قسمت تھی وہ لڑکی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر مہرینہ کے ساتھ رہنا ہے دوست بناو تو سوچ سمجھ کر بنانا اور ہاں یونی سے چھٹی ہوتے ہی مجھ رنگ کرنا میں تمہارا ایڈمشن جوڈو کراٹے سکول میں کرواوں گا وہاں اپنے ڈیفینس کے لیے لڑنا سیکھایا جاتا ہے آپکو پوراٹرین کیا جاتا ہے وہاں بہت کچھ سیکھنے کے لیے ہو گا جو آپ کو سیکھنا ہے۔

وہ بولتا جارہا تھا اور ہیر خوف زدہ ہوتی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم سن رہی ہو۔

وہ اسکی خاموشی پر بولا تھا۔

جی۔

خوف زدہ لہجہ گاڑی میں گونجا تھا، لیکن اسنے کوئی تاثر نہیں لیا وہ اب اس لڑکی کو مضبوط بنا کر ہی سکھ کا سانس لینا چاہتا تھا۔

گاڑی یونی کے دروازے پر رکی تھی آگے والی گاڑی بھی رکی تھی اور پیچھے والی تین گاڑیاں بھی رکیں تھیں گارڈز اسکی گاڑی کے ارد گرد بندوقیں سنبھالیں کھڑے ہو گئے تھے۔

وہ بہت دقت سے گاڑی سے اتری تھی۔

وہ بھی اترا تھا۔

ہیر!

جاتی لڑکی کو پکارا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی۔

سہماسالہجہ سردار کو مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔

یہ کارڈ رکھو شام کو شاپنگ کرنی ہے اور ہاں اکیلے کرنی ہے لیکن دو گارڈز تمہارے ساتھ ہوں گ ۓ ڈونٹ وری

۔

وہ کریڈٹ کارڈ اسکی طرف بڑھاتا ہوا بول رہا تھا۔

فیروزی قمیض وائٹ چکن والا تنگ ٹروزر وائٹ ہی چکن کی بڑی سی چادر جسکے کناروں پر باریک چکن لیس لگی ہوئی تھی،

بروان بیگ لیے وائٹ ہی نازک سی سینڈل وہ لڑکی بہت اچھی لگ رہی تھی شفاف گندمی رنگت چہرے پر کالی لٹیں جھول رہی تھیں اور آنکھوں میں خوف نمایا تھا۔

اللہ خافظ۔

وہ جا چکا تھا کہہ کر وہ مرے مرے قدموں سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

کلاس میں وہ سارا دن پریشان ہی رہی تھی۔

فری پریڈ میں وہ آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھی تھی۔

اونچی سیڑیوں پر بیٹھی وہ سہمی سی ہرنی ہی لگتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے نہیں کہی جانا۔

وہ خود سی منمائی تھی۔

ہائے آئی ایم شہنام صدیقی نام تو سنا ہو گا آپ نے۔

وہ چونک کر اٹھی تھی سامنے ہی اسکا بوس کھڑا تھا۔

وہ آنکھوں میں شرارت لیے ہیر کو دیکھ رہا تھا جو اسے بہت اچھے سے پہچان گئی تھی۔

سردار غاذان کو اس لڑکی کا کتنا خیال تھا یہ شہنام جان گیا تھا اسنے شارٹ نوٹس پر اسے یہاں بلایا تھا اور اب یہاں ہی اسکا ایڈمشن کروادیا تھا کیوں صرف ایک معصوم لڑکی کے لیے جو شاید خوف زدہ رہنا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

پھر وہ کہتی تھی انہیں اسکا کیوں خیال آئے گا پگلی تھی نا وہ پوری۔

آپ یہاں؟

وہ بے پناہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

بس مصر میں دل نہیں لگا آپکے بغیر تو یہاں چلا یا۔

وہ ہلکی مسکان سے کندھے اچکاتا ہوا لاپرواہی سے بولا تھا۔

کیا مطلب؟

وہ بیگ کندھے پر ڈالتی ہوئی پھر سے پریشان ہوا تھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مزاق تھا یار میں نے اس یونی میں ایڈمشن لیا ہے آج ہی اور میرا کوئی دوست بھی نہیں ہے تمہارے بنا تو چلا آیا تمہارے پاس کیا کینٹین میں چلیں وہی پر باقی باتیں کریں گے۔

دونوں ہاتھ پاکٹ میں گھسائے ہوئے وہ شرارت سے بولا۔

جبکہ ہیر نے بے ساختہ اسے گھورا تھا۔

میرا نام ہیر رضا ہے اور آپ شاید جانتے ہیں سو مجھے میرے نام سے پکاریں آپ۔

ناراضگی لیے لہجہ شہنام صدیقی کو چونکا گیا تھا۔

وہ اسے دیکھتا مسکرایا پھر سمجھ کر سر ہلا دیا، بس یونہی ہلا دیا کیونکہ

ہیر کو دوست بھی تو بنانا تھا نا۔

تو مس ہیر رضا کیا آپ میرے ساتھ کینٹین چلیں گئی۔

وہ اب اسکے ساتھ چلتا پھر سے بولا تھا۔

نہیں مجھے کلاس لینی ہے۔

سردار غاذان صاحب ہیر رضا میرے ساتھ کینٹیں نہیں چل رہی آپ پلیز انہیں ڈانٹیں یا پھر ہو سکے تو ایک تھپڑ جڑ دیں فون میں سے ہی،

ہیر جو ابھی تھوڑا ہی آگے چلی تھی بے ساختہ نا صرف رکی تھی بالکہ حیرت سے اسکی طرف پلٹی بھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھتا سچ میں غاذان سے ہی مخاطب تھا۔

سردار آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں مس ہیر رضا!

وہ فون اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔

ہیر آگے آئی اور حیرانگی سے فون لے کر کان سے لگا بھی لیا۔

ہیر!

کانوں میں گونجتا گھمبیر مصروف لہجہ کانوں میں بڑا میٹھا سا رس گھول گیا تھا,

جی اسلام علیکم!

وہ ادب سے بولتی سر جھکا گئی تھی،

ہیر شہنام تمہاری یونی میں پڑھے گا تم اسے کمپنی دو اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو یا کسی سے کوئی شکایت ہو اسے کہنا اس پر بھروسہ تم کر سکتی ہو ٹھیک ہے۔

وہ نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

اسکی جھکی نظریں اب شہنام صدیقی پر پڑیں تھیں۔

جو مسکرا رہا تھا,

اور اب اس سے فون چھین کر کان سے لگا کر تھوڑا دور جا کھڑا ہو چکا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر پہلے تو حیرت زدہ ہوئی اسکا یوں اچانک ہی فون چھین کر اپنے کان سے لگانا پھر جب حیرت سے نکلی تو اسے غصے سے گھورا۔

کیا آپ کچھ دن تک اس ناچیز کی دوست بننا پسند کریں گئی مس ہیر رضا۔

وہ اسکے قریب آتا سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑا مصنوعی ادب سے بولا تھا۔

میں لڑکوں سے نا دوستی کرتی ہوں نا انکے ساتھ بات کرتی ہوں لیکن سردار کے کہنے پر آپکے ساتھ صرف کینٹین جا سکتی ہوں لیکن میں کوئی بات نہیں کروں گئی اور نا ہی آپ مجھ سے کوئی فضول گفتگو کریں گئے۔

وہ کہتے ہی کینٹین والے راستے کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ اس معصوم بلا کو حیرت سے دیکھتا اسکے پیچھے بڑھا تھا۔

کیا کھانا پسند کریں گئی آپ!

وہ اپنے لیے جوس اور سینڈوچ آرڈر کر کے اب اسکی طرف متوجہ ہوا تھا جو سر جھکائے اپنی بک کو دیکھ رہی تھی اسکے بلانے پر اسے دیکھ کر وہ ویٹر کو دیکھنے لگی تھی۔

بھائی مکس چناچاٹ اور ساتھ کولڈ رنکس۔

آرڈر کر کے وہ اب ادھر ادھر دیکھ رہی تھی بھوک تو اسے بھی لگی تھی صبح کا صرف ایک گلاس جوس پیا ہوا تھا۔

اور سردار کی سکول والی بات پر پریشانی نے ساری انرجی ہڑپ کر لی تھی۔

شہنام سینڈوچ کھاتے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو بڑی محویت سے چاٹ کھا رہی تھی،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے اچھی لگی تھی یہ سادہ سی لڑکی۔



مہرینہ سارا دن ادھر ادھر پھرتی رہی تھی۔

سارا دن اسکا بہت بورنگ گزرا تھا نیند بھی نہیں آئی موبائل پر گیمز کھیلتی رہی دوستوں سے بات چیت کی پھر بھی دن بہت لمبا گزرا تھا اسکا،

اور خیام صبح کالج پھر شاید ٹویشن پڑھاتا تھا اسکے بعد سردار غاذان کا ایک دو گھنٹہ کام کرتا تھا۔

وہ آج یونی نہیں گئی تھی بس اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا تو وہ نہیں گئی, خیام نے دو تین بار کہا بھی لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوئی تو وہ تاسف سے سر جھٹک کر چلا گیا۔

پہلے شاور لیا پھر بال سکھا کر انہیں ہاف باندھ لیا۔

وہ اورنج قمیض کے ساتھ بلیک رنگ کی کیپری پہنے ہوئے تھی دوپٹہ لینا اسے خاص پسند نہیں تھا سو اسنے نہیں لیا

اب وہ اپنے لیے چائے بنا رہی تھی چاے بنا کر ساتھ ایک بسکٹ کا پیکٹ برامد کر ہی لیا تھا اسنے کیبنٹ سے۔

شام کے سات بج رہے تھے۔

اب اسے ڈر لگ رہا تھا کھڑکی سے نظر آتا ویران میدان اندھیرے میں ڈوب کر اور زیادہ خوفناک لگ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

درخت ہوا سے ہل رہے تھے، جھاڑیوں میں بھی ہلچل تھی منڈکوں جھینگڑوں کی خوفناک آوازیں ماحول کو اور خوفناک بنا رہیں تھیں۔۔

اللہ یہاں تو پکا کوئی جن بھوت بھی ہوں گئے چاچی کہتیں تھیں جنوں کو تو معصوم اور خوبصورت لڑکیاں بہت پسند آ جاتیں ہیں اور میں خوبصورت ہوں ایکسٹرا معصوم بھی۔

وہ خوف سے خود سے بولتی صوفے پر بیٹھی تھی نظریں گود پر ہی رکھیں بھول کر بھی ڈر سے ادھر ادھر نہیں دیکھا تھا اسنے۔،

تب ہی دروازے پر ہلکا سا کھٹکا ہوا تھا۔

وہ خوف سے بوکھلا رہ گئی،

نہیں جن جی میں کوئی پیاری وریای نہیں یہ تو میک اپ کیا ہوا ہے میرا رنگ تو کالی رات سے بھی زیادہ کالا ہے معصوم تو بالکل نہیں دو تین خون تو ویسے ہی کر دیتی ہوں ایسے ہی بلاوجہ ہی۔۔۔

کشن چہرے کے آگے رکھے وہ لرزتے وجود سے جن سے مخاطب تھی اور جن صاحب ورطہ حیرت میں ڈوبے کالی اور قاتل لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

میرا شوہر بڑا پیارا ہے آپ چاہیں تو اپنی بہن کی شادی اس سے کروا سکتے ہیں مجھے زرا اعتراض نہیں۔۔۔

مہرینہ میں ہوں خیام۔

وہ ڈرے کانپتے لہجے میں بولتی خوبصورت آواز پر ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر ڈر سے کشن چہرے سے ہٹایا سامنے ہی وہ سفید شرٹ بلیو جینز پہنے کم سن لڑکا بڑی حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا،

خیام!

کہتے ہی وہ بھاگ کر اسکے سینے سے چپکی تھی۔

خیام کا وجود ایک دم سے ساکت ہوا تھا۔



اسکا خون خشک ہو چکا تھا اسکا ایڈمشن وہ یہاں کیسے کروا سکتے تھے،

بڑی بڑی مشینیں پنچنگ بوکس یہاں لڑکیاں تھیں لڑکوں کا ساتھ والا پورشن تھا سکھانے والے مرد بھی تھے اور مضبوط قسم کی عورتیں بھی،

جو چہرے پر سخت تاثرات سجائے لڑکیوں کو سخت مشک کروانے میں مصروف تھیں۔۔

سردار خود آیا تھا اسکے لیے اب وہ کچھ دور کھڑا تھا ایک درمیانی عمر کی عورت سے کوئی بات کر رہا تھا شاید وہ یہاں کی اونر اور استاد تھی ساتھ ایک مرد بھی ساتھ اس عورت کے۔

وہ کافی مودب سی انکی بات سنتی کمزور سے ہیر کو بھی دیکھ رہی تھیں جسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔

آپ فون کر دیتے یا ہمیں بلا والیتے سردار غاذان۔

اس عورت کے ساتھ کھڑا مرد نہایت خوش اخلاقی سے بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرایا۔

کہاوت تو سنی ہو گئی تم نے کویں پیاسے کے پاس نہیں جاتا پیاسا خود چل کر کوئیں کے پاس آتا ہے مسٹر احمر اس لڑکی پر آپ لوگوں کو خصوصی محنت کی ضرورت ہے میں ہر ہفتے ہیر رضا کی کارکردگی چیک کرنے لازمی آیا کروں گا اور ہاں آپ سختی سے ہی کام لیجئے گا جیسے باقی سٹوڈینٹ سے لیتے ہیں۔

وہ ہیر کو غور سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

جبکہ مرد اور عورت آج اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے کہ سردار غاذان خود چل کر انکے سکول آئے تھے۔

ہیر!

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا تھا۔

وہ پریشان سے انہیں دیکھنے لگی۔

جو نیوی بلیو شرٹ ہاف وائٹ پینٹ پہنے بے انتہا وجیہہ لگ رہے تھے۔۔

مج مجھ مجھے گھر جانا ہے یہاں نہیں رہنا۔۔

پہلے تو وہ لڑکھڑائی تھی پھر جلدی سے کہہ کر سر جھکا گئی۔

جبکہ وہ سنجیدہ سا اسکے پاس آیا تھا دو قدموں کا فیصلہ تھا ان دونوں کے بیچ۔

ہیر یہاں تم نے روز کلاس لینی ہے بس جمعہ کے دن چھٹی ہو گئی اور ہاں مجھے کوئی شکایت نا ملے انڈر سٹینڈ۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سختی سے کہتا وہ جانے کے لیے پلٹ گیا تھا۔

جبکہ کب سے رو کے آنسو اب گالوں پر بہہ نکلے تھے۔

علینہ ہیر کو تم نے ہینڈل کرنا ہے اور اس پر خصوصی محنت درکار ہے تمہیں۔۔

وہ عورت اپنی ایک ٹرینر سے مخاطب تھی۔

وہ ہیر کو دیکھ کر سر ہلا گئی۔

چلو میرے ساتھ۔

وہی لڑکی اسکے پاس آتی ہوئی بولی۔

وہ آنسو صاف کرتی قدم گھسیٹتی ہوئی اسکے پیچھے چلنے لگی تھی۔

وہ علینہ نامی لڑکی اسے کھلے آسمان تلے لے آئی تھی۔

جو تم سیکھنے آئی ہو نا اسکے لیے روح اور دماغ کا پر سکون ہونا بہت ضروری ہے تم کمزور ہو لکن آہستہ آہستہ مضبوط ہو جاو گئی جاوّ وہاں اور پورے تیس منٹ تک بھاگو ہری اپ۔

وہ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی تھی چہرہ زرد پڑ چکا تھا جبکہ آنکھیں معمول سے زیادہ بڑی ہو چکیں تھیں۔

میں اتنا نہیں بھاگ سکتی میں کبھی اتنا بھاگی ہی نہیں ہوں۔

وہ پریشانی سے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کپڑے چینج کر چکی تھی نیلا کھلا سا ٹروزر سفید نیلی داریوں والی شرٹ میں وہ ملبوس تھی چادر ہنوز لے رکھی تھی۔

بھاگی نہیں ہو لیکن اب بھاگا کرو گئی جاو شاباش ورنہ سزا کے طور پر تمہارے تیس سے ساٹھ منٹ بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لڑکی اچانک ہی سخت لہجے میں اس ڈری سہمی لڑکی سے مخاطب تھی۔۔

بھاگو ورنہ!

اسکے لڑکی کے سخت لہجے پر وہ ہڑبڑاتی ہوئی اچانک ہی بھاگنا شروع کر چکی تھی۔

افف اس لڑکی کو تو تیز بھاگنا تک نہیں آتا۔

علینہ بڑبڑائی تھی۔۔

ہیر رضا تیز بھاگو۔

وہ اسکے ساتھ بھاگتی ہوئی بولی تھی۔

وہ ایک دم اسکی آواز سے ڈر کر نیچے گری تھی کہ وہ اچانک ہی بولی تھی نا۔۔

منہ کے بل نیچے گری لڑکی پر علینہ کو ترس تو آیا تھا لیکن وہ کیا کرتی! وہ اپنے سٹوڈینٹ پر ترس نہیں کھا سکتی تھی، اگر ترس کھاتی تو انہیں سکھاتی کیا۔۔۔

ہیر اٹھو۔

ہتھیلیاں مٹی پر جماتی وہ بیٹھی تھی,

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب کی دفع اگر تم تیز نا بھاگی تو بہت بری سزا ملے گئی گھر جانے کی پرمیشن نہیں ملے گئی تمہیں۔

وہ سخت لہجے میں پریشان حال بیٹھی لڑکی سے مخاطب تھی۔

نہیں پلیز زمجھے گھر جانا ہے مجھے کوئی اور سزا دے لیں۔

وہ اب کی دفع ایک دم سے کھڑی ہوتی نہایت معصومیت سے بولی تھی.

جس پر علینہ نے دانت پیسے۔

افف میم نے کس لڑکی کی ٹریننگ پر لگا دیا ہے مجھے۔

وہ جھنجھلائی تھی۔

تو کیا تم بھاگو گئی نہیں اسی طرح تم سزا لیتی رہو گئی وہ بھی اپنی مرضی کی۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی اب کی دفع پر سکون لہجے میں بولی تھی۔

وہ ہیر سے کوئی پانچ سال ہی بڑی ہو گئی اونچی لمبی نہایت مضبوط سے دیکھنے والی وہ لڑکی کافی پیاری تھی،

بالوں کا اونچا جوڑا بنائے نیلی وردی میں ملبوس وہ یہاں کی سخت ٹرینر تھی اسی لیے ہیر کی زمے داری اسے سونپی گئی تھی۔

READERS CHOICE

بھاگو ہیر۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر گہرا سانس لے کر کچے راستے پر بھاگنے لگی تھی۔

وہ مسلسل بیس منٹ سے بھاگ رہی تھی بیچ میں وہ رک کر سانس بھی درست کر لیتی چار بار تو وہ گری بھی تھی جب وہ رکتی تو علینہ کی تنبیہہ پر وہ پھر سے بھاگ پڑتی وہاں اور بھی کافی لڑکیاں تھیں جو کافی تیز بھاگ رہیں تھی وہی تھی جو کبھی نہایت آہستگی سے بھاگنا شروع کر دیتی تو کبھی تھوڑا تیز بھاگ لیتی وہ بھی علینہ کے گھورنے پر.



oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

بیڈ پر چت لیتی وہ روئی روئی آنکھوں سے خیالوں میں اس دلربا شخص سے شکوہ کناں تھی۔

تھکن سے جسم چور چور تھا،

ٹانگوں میں شدید درد تھا اسنے آج صرف بھاگنے کی ہی پریکٹس کی تھی اور اسے خوب بھگایا گیا تھا۔

شوں شوں۔

کب سے کمرے میں شوں شوں جاری تھی، اسی صبح والے سوٹ میں تھی نوراں نے پوچھا تھا کھانے کا لیکن وہ بنا کچھ بولے ایسے ہی پڑی رہی۔

نوشین بیگم کی گھوری شائنہ کا ہتک آمیز رویہ۔۔

وہ جب سکول سے تھکی ہاری آئی تھی تو کیسے شائنہ نے سب کے سامنے اسے نوکرانی بول کر اسے کھانا اور پانی دینے سے ملازمہ کو منع کر دیا تھا ہیر کو برا لگا تھا لیکن سر جھکا کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی تب سے وہ ایسے ہی پڑی تھی,

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر!

دروازہ نوک ہوتے ہی وہ بہار سا شخص اندر آیا تھا،

ہیر ایک جھٹکے سے اٹھی چادر کو ٹھیک سے خود پر اوڑھا،

تھک گئی ہو!

بڑا نرم لہجہ تھا۔

آنکھیں چھم چھم برسنا شروع ہو چکیں تھیں۔

ہاں۔

جواب دینا تو فرض تھا ناویسے اندر سے وہ ان سے ناراض تھی۔۔

کھانا کیوں نہیں کھایا۔

وہ کھڑے کھڑے ہی اس سے سوال جواب کر رہا تھا۔

تھک گئی تھی۔

ہمم شاور لے کر میرے کمرے میں آو،

کہہ کر وہ چلا گیا تھا،

وہ کافی دیر کھلے دروازے کو دیکھتی رہی پھر واش روم چلی گئی،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپکو سردار نے عقب کے گارڈن میں بلایا ہے آئیں میرے ساتھ۔

وہ نہا کر بیڈ پر بیٹھی تھی جب نوراں نوک کرتی ہوئی اندر آئی تھی۔

وہ گیلے بالوں کو ہاف کور کرتی نوراں کے پیچھے دھیمے دھیمے قدموں سے چلی تھی چلنا دشوار تھا ٹانگوں کے ساتھ ایسے تھا جیسے کسی نے بھاری پتھر باندھ دئیں ہوں۔۔



oooooooooo^^^^^oooooooooo^^^^^oooooooooooooo

مہرینہ کو ایک دم سے اپنی بے ساختہ حرکت کا احساس ہوا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔

یہ کیا حرکت تھی۔

وہ بے انتہا غصے سے بولی تھی جبکہ وہ حیران ہوا،

لیکن گلے تو آپ لگیں تھیں۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتا ہوا بولا تھا۔

شٹ اپ میں لیٹ آنے کا کہہ رہی ہوں اور میں جان بوجھ کر تمہارے گلے نہیں لگی تھی خوش فہمی سے نکل آو سمجھے تم، میرے تو لیول کے ہی نہیں ہو تم۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نخوت بھرا لہجہ خیام کو ہونٹ بھینچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

تو اگر کوئی آپکے لیول کا ہو تو اسکے گلے سے ایسے ہی لگ جاتی ہیں آپ۔

وہ بیگ صوفے پر رکھتا سنجیدگی سے کہتا کچن کی طرف بڑھا تھا۔

جبکہ اسکا چہرہ ایک دم سے سرخ ہوا تھا۔

مائنڈ یور لینگویج اتنی گری ہوئی نہیں ہوں میں سمجھے تم اور ہاں میں یہاں نہیں رہوں گئی مجھے یہاں ڈر لگتا ہے یہاں جن بھوٹ رہتے ہیں جو مجھے ڈراتے ہیں۔

وہ اسکے پیچھے آتی تپا سا انداز لیے ہوئے بولی تھی۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

تو کیا آپ واقعے خوبصورت نہیں ہیں کیا کہہ رہی تھی آپ،

آپ کالی ہیں یہ بیوٹی میک اپ کا کمال ہے اور خون بھی کر لیتی ہیں بائی داوے آپ جن کو ڈرا رہی تھی یا خود کو۔

ہاہاہا۔۔۔

کہتے ہی وہ قہقہ لگا گیا تھا،

جبکہ مہرینہ نے زور سے چھوٹی ہیل والی جوتی اسکے شوز پر ماری تھی۔۔

مزاق کر رہی تھی مجھے پتا تھا تم ہو سمجھے ڈرتی ورتی نہیں ہوں میں کسی سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سینے پر ہاتھ باندھتی وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔

پانی پیتا وہ سر ہلا گیا کہ وہ اسے اور تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا,

وہ اسے غصے سے دیکھتی دوبارہ چھوٹے سے لاونج میں جا کر بیٹھی گئی تھی۔۔

جبکہ وہ اسے بڑی اچھی لگی تھی پتا نہیں کیوں،

نوراں اسے پائیں باغ چھوڑ گئی تھی جو محل کے پچھلی طرف تھا۔

وہ وہی ساکت سی مسمرائز سی کھڑی رہ گئی تھی۔

تاروں بھرا کالا آسمان ہلکی ہلکی ٹھنڈی میٹھی چلتی ہوا۔۔

تمام فینسی لائٹس آن تھی پھولوں کی کافی کثرت تھی یہاں خاص کر رات کی رانی کی چاروں طرف پھیلی مہک بہت بھلی لگی رہی تھی۔

اور خاص کر وہ دلفریب شخص جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس براون گھنے بال ماتھے پر بکھیڑے نیلگوں پانی میں تیرتی مچھلیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

افففف پائیں باغ اتنا خوبصورت تھا اسے آج پتا چلا تھا،

ہیر کم ہیئر۔

وہ اب ہیر کی طرف متوجہ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دھیرے دھیرے قدم اسکی طرف بڑھاتی شیشے کے کالے میز کے پاس آرکی تھی جہاں مختلف ڈشز ڈھکی ہوئیں تھیں۔

بیٹھو۔

ہیر کیا مجھے اب ہر چیز تمہیں بتانی ہو گئی بیٹھ جاواب۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

وہ اسکا غصہ محسوس کرتی جھٹ سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھی۔

کھانا شروع کرو۔

وہ اپنی پلیٹ میں چکن رائس ڈالتا اس سے کہہ رہا تھا۔

جبکہ وہ ناراض تھی اس سے۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔

دھیما احتجاج کرتا لہجہ ہیر کا ہی ہو سکتا تھا۔

کیوں بھوک نہیں ہے۔

وہ اب اسکے زرد چہرے کو دیکھتا پھر سے سنجیدگی سے بولا تھا۔

میں نے کھالیا تھا کینٹین اور پھر سکول میں بھی جوس خرید کر پیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر جھکا کر بولتی وہ سردار غاذان کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی ننھی سی ناک چڑھا رکھی تھی تو بھرے بھرے ہونٹ جیسے اسکی ناراضگی کا واضع پتا دے رہے تھے۔

وہ دن میں دوسری بار مسکرایا تھا،

اوکے جیسے تمہاری مرضی۔

وہ کندھے اچکا کر کہتا اپنا کھانا شروع کر چکا تھا۔

ہیر کی آنکھوں میں مایوسی در آئی تھی، جبکہ نظریں اب اسکے سفید متحرک ہاتھ پر تھیں۔

وہ بہت توجہ سے کھانا کھا رہا تھا،

میں نے کینٹین میں صرف چاٹ اور کولڈ رنکس ہی پی تھی۔

وہ دھیمے نرم لہجے میں انہیں بتا رہی تھی۔

جبکہ وہ سر ہلا گیا تھا۔

اور سکول کی کینٹین سے صرف جوس خرید کر پیا تھا۔

ہمممم۔

اسکے بتانے پر وہ پھر سے سر ہلا گیا،

ہیر پھر سے مایوس ہوئی وہ ایک سردار سے کیا ایکسپیکٹ کر رہی تھی کہ وہ اسے منائے بہت پگلی تھی ہیر بھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جاوں کیا۔۔

نہیں۔۔

اسکے پوچھنے پر جھٹ سے انکار آیا تھا۔

تو کیا مجھے یہاں انہوں نے اپنے نوالے گننے کے لیے بلایا تھا،

وہ نروٹھے پن سے سوچ رہی تھی۔

وہ اب بڑی سے پلیٹ میں دو کباب تھوڑا سا سالاد, چکن رائس ڈال کر وہ بڑی سی سفید پلیٹ ہیر کے آگے کھسکا گیا تھا

۔

ہیر نے حیران نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا۔

کھانا کھاو ہیر ناراضگی مجھ سے ہے نا کھانے سے تو نہیں, کھانا کھاو صبح پھر بھاگنا ہے نا تو انرجی کھانے سے ہی آئے گی۔

دور کھڑے خادم نے دنگ نظروں سے سردار کا دلکش روپ دیکھا تھا۔

خوبصورت دھیمی مسکان،اور آنکھوں میں نرم تاثرات صرف اس لڑکی کے لیے ہی تھے،

کتنی خوش نصیب تھی نا وہ لڑکی۔

خادم کو رشک آیا تھا ہیر رضا پر وہ زندگی میں پہلی بار کسی کو خود کھانا نکال کر دے رہا تھا۔

ہیر کی آنکھیں جھلملائیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر پلیٹ اپنے قریب کرتی کھانا کھانے لگی تھی۔

جبکہ وہ کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہونٹوں پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھے اسکے جھکے سر کو نرمی سے دیکھ رہا تھا۔

اسے محویت سے کھانا کھاتے دیکھ جانے کیوں سرادر کو سکون سا آیا تھا۔

کھانا ختم کر کے وہ پانی پیتی کھڑی ہوئی تھی کیونکہ وہ بھی تو کھڑا ہو چکا تھا۔۔

جاو جا کر ایک اچھی نیند لو ہمیں خود کو فریش رکھنے اور صحت مند رکھنے کے لیے اچھی نیند کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

اسکی موجودگی اپنے پیچھے محسوس کرتا وہ انتہائی نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

وہ سر ہلاتی جانے کے لیے پلٹ گئی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ لمبی سی راہدری میں آئی تھی ساری خوشگواری،

خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے شائنہ خانم کو دیکھ کر بھک سے اڑی تھی.

وہ سفید رشمی سوٹ میں تھی دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔

وہ سر جھکا کر پاس سے گزر جانا چاہتی تھی لیکن شائنہ نے اسکی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔

اسکا بازو دبوچتی وہ اسے ایک سنسان گوشے میں لے آئی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

تم مجھے بہت ہلکا لے رہی ہو، لیکن شائنہ خانم کو ہلکا لینے والے کبھی خوش نہیں رہ سکتے یاد رکھنا۔

تم نے میرے سردار کو چھیننے کی پوری پلیننگ کر رکھی ہے پر اب تم دیکھو میں کرتی کیا ہوں تمہارے ساتھ بد تر سے بد تر نا بنادی تمہاری زندگی تو میرا نام شائنی نہیں۔

سرخ آنکھیں غصے سے تنے تاثرات لیے وہ ہیر پر غرا رہی تھی۔۔

ہیر پریشانی سے اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

ہیر چلی جاو یہاں سے میں تمہیں بخش دوں گئی۔

اب کی دفع وہ سرد لہجے میں اس سے مخاطب تھی۔

ہیر اسے دیکھتی رہی بولی کچھ نہیں۔۔

تو تم نہیں جاو گئی۔

وہ پھر سے نفرت سے پوچھ رہی تھی۔

جس پر ہیر نے بے چارگی سے سر نفی میں ہلا دیا تھا۔

تو پھر تم خود کی دشمن ہو تمہیں اپنی زندگی اپنی خوشیاں پیاری نہیں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

اسے دیوار کی طرف ہلکا سا دھکا دیتی وہ شدید غصے میں کہتی چلی گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے سرعت سے سر کی پچھلی جگہ ہاتھ رکھا کہ سر دیوار سے زور سے ٹکرایا تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

oooooooooooooo•••••••••••••••••oooooooooooooo

آخر کب تک وہ لڑکی ہمارے گھر ہمارے بیچ میں رہے گئی۔

سہیر خانم غصے سے بڑے بھائی سے مخاطب تھے۔

وہ خود پریشان تھے بھائی سے کیا کہتے۔

وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ہے میں اس سے بار بار کہہ چکا ہوں لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہے۔

تیمور خانم نے سپاٹ سے انداز میں انہیں بتایا۔۔

کیا مطلب کہ تیار نہیں ہے کیا اب ہم اسکی مانے گئے مجھے وہ لڑکی اپنے گھر میں نہیں چاہیئے سمجھے تیمور خانم اور دوسرا ریاض اور پنچائت کے بڑے لوگوں نے تاریخ کے لیے الگ سے رٹ لگا رکھی ہے کیا کرنا ہے اسکا سوچو جلدی۔

سہیر خانم غصے سے کھولتے ہوئے بولے آخر میں پریشانی سے انہیں بتانے لگے تھے۔

جبکہ اختشام صاحب خاموش تھے وہ زیادہ تر دونوں بھائیوں کے مسلوں میں نہیں پڑتے تھے کہ کرنی انہوں نے اپنی ہی مرضی ہوتی تھی۔

تیمور ہمیں کچھ ایسا کرنا ہوگا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نا ٹوٹے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سہیر کے زہریلے لہجے پر تیمور خانم اور اختشام خانم چونک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔

جبکہ دروازے میں کھڑا اور بھی مسکرا دیا تھا۔

کیا مطلب۔

اختشام تجسس سے بولا تھا۔

مطلب یہ کہ اس عام زات کی لڑکی کو سرادر کے راستے سے ہٹانا ہو گا۔۔

صاف بات کرو سہیر۔

تیمور خانم بولے تھے۔

مطلب اسکی موت،

سہیر خانم کا پھنکارتا لہجہ دونوں بھائیوں کو حیران کر گیا تھا۔

_____ _____

مہرینہ کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔اتنے دن سے اپنی اسپیشل ڈوز جو نہیں لی تھی۔

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔

نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اور گھبراہٹ حد سے سوا تھی۔

نشہ چاہیئے تھا اسے جو کہ اسکے پاس نہیں تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چکراتے سر کو تھامے باہر لاونج میں چلی آئی تھی۔

لاونج کی ہلکی روشنی میں وہ اسے نظر آیا تھا,

موٹی دری پر وہ چت لیٹا سو رہا تھا کتاب سینے پر رکھے وہ گہری نیند میں تھا۔

وہ صبح پانچ بجے اٹھتا تھا پھر نماز، ہلکی پھلکی واک، ناشتہ بنانا، کالج جانا، وہاں سے مختلف گھروں میں جا کر ٹیوشن دینا،

پھر اب اسنے کل سے اکیڈمی جوائن کر لی تھی جس میں اسنے دو گھنٹے 9/10 کلاس کو میتھ پڑھانا تھا،

وہاں سے دو گھنٹہ سردار کے ساتھ کام کرنا پھر گھر آ کر فریش ہو کر کھانا کھانا جو وہ بازار سے لے کر آتا تھا اپنی پڑھائی کرنا،،،۔

وہ کم سن لڑکا کتنا تھک جاتا تھا مہرینہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ بمشکل اسکے پاس چلتی ہوئی آ کر بیٹھی تھی۔

خیام!

خیام!

وہ اسکا کندھا ہلا رہی تھی۔

اسکی دوسری پکار پر وہ اودھ کھلی آنکھوں سے اپنے پاس بیٹھی مہرینہ کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا تھا۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کتاب سینے سے ہٹا کر اپنے پاس رکھتا وہ اٹھ کر بیٹھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

خیام میں بہت تکلیف میں ہوں مجھے وہ چاہیئے ورنہ میں مر جاوں گئی۔

وہ کہتے ہی گھٹے گھٹے لہجے میں رونے لگی تھی۔

مہرینہ آپ ٹھیک نہیں ہیں میں پانی لاتا ہوں آپکے لیے۔

وہ پریشانی سے کہتا اٹھا تھا جب وہ اسکی کلائی تھام گئی تھی۔

مجھے پانی نہیں میرا ڈوز (نشہ) چاہیئے۔

وہ اب کہ تھوڑے غصے سے بولی تھی۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا جسکے بال بکھڑے ہوئے تھے حلیہ بھی کافی ابتر تھا،

سرخ روئی آنکھوں میں واضع نشے کی طلب تھی۔

وہ سمجھ گیا تھا وہ بے چین کیوں ہیں۔

مہرینہ یہ عادت آپکو کب لگی تھی۔

اسکے پاس دوزانو بیٹھتا وہ نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ کچھ نہیں بولی بس غصے سے اسے دیکھے گئی۔

تم نہیں لا کر دو گے۔

وہ غصے سے پوچھ رہی تھی جس پر اسنے بے چارگی سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیاا۔

وہ کھڑی ہوتی ہوئی شدت سے چلا ئی تھی۔

پھر ادھر ادھر غصے سے دیکھتی وہ صوفے پر رکھے کشن فرش پر پھینکنے لگی تھی چھوٹا موٹا سارا سامان وہ فرش پر پھینک کر اب کچن کی طرف گئی تھی کچن میں رکھے سارے برتن بھی وہ نیچے پھینکتی جا رہی تھی,

جبکہ وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسکا مشتعل روپ دیکھ رہا تھا۔۔

وہ بھاگ کر اسکے قریب آتا اسے کندھوں سے تھام گیا تھا۔

وحشت بھری نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

خیام کو بہت دکھ پہنچا تھا اس لڑکی کی حالت سے وہ قابل رحم لگ رہی تھی۔

آپکو کو چاہیئے میں دیتا ہوں آپ آئیں میرے ساتھ۔

بہت ہی نرم لہجے میں کہتا وہ اسے روم میں زبردستی لے آیا تھا۔

آپ یہاں بیٹھیں میں آتا ہوں۔

اسے بیڈ پر بٹھا کر کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

وہ خالی خالی نظروں سے کھلے دروازے کو دیکھے گئی۔

پانچ منٹ بعد وہ اندر آیا تھا اور اسکے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ لیں۔

وہ اسکی طرف کافی بڑھا رہا تھا۔

مہرینہ نے اسے غصے سے دیکھا۔

مجھے کافی نہیں چاہیئے سمجھے تم مجھے میرا نشہ چاہیئے۔

وہ چلائی تھی۔

اوکے لادوں گا بس کافی پی کر بتائیں کیسی بنی ہے پھر وعدہ لادوں گا۔

اسکے ساتھ بیٹھتا وہ پر یقین لہجے میں بولا تھا۔

تم پاگل ہو مجھے کافی نہیں میرا اسپیشل ڈوز چاہیئے۔

وہ چلائی تھی۔

کہا نا لا کر دوں لیکن پہلے آپکو کافی پینی ہو گئی۔۔

مگ بڑھاتا وہ بولا تھا۔

وہ اسے دیکھتی رہی کافی کا مگ نہیں پکڑا تھا اس نے،

اسکی طلب جو تھی وہ خیام کے پاس نہیں تھی۔

اس نے خود ہی وہ کافی کا مگ اسکے ہونٹوں سے لگا دیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے ہاتھ سے لے کر پینے لگی تھی۔

کافی بہت اچھی تھی۔

وہ پی ہی گئی تھی۔

لیٹ جائیں۔

اسے ہنوز بیٹھا دیکھ کر وہ بولا تھا۔

مہرینہ چہرہ چھپا کر رو دی۔

مہرینہ۔

وہ پریشانی سے اسے خود سے لگا گیا تھا۔

خیام مجھے میرا ڈوز چاہیئے ورنہ میں مر جاوں گئی۔

اسکے سینے میں منہ دیئے وہ بھرائے ہوِے لہجے میں بول رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ نیند میں تھی۔

اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹا کر اور کمبل ڈال کر وہ خود باہر نکل آیا تھا۔

اسنے ایک نشے کو مارنے کے لیے اسے دوسرا نشہ دیا تھا جو ضروری تھا اسے نیند کی ضرورت تھی۔

مجھے سردار کو مہرینہ کی کنڈیشن بتانی ہو گئی کہی دیر نا ہو جائے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ادھر ادھر ٹہلتا ہوا پریشانی سے بولا تھا۔

پھر ایک نظر بکھرے لاونج اور کچن کو دیکھنے لگا کافی محنت درکار تھی یہ سب سمیٹنے میں۔

_____ _____

نہانے سے ہیر کی جان جاتی تھی وہ ان لوگوں پر رشک کرتی تھی جو لوگ روز نہا لیتے تھے چاہے گرمیاں ہوں یا سردیاں اسے نہانے سے موت ہی پڑتی تھی۔

اس لیے بنا نہائے ہاتھ منہ اچھے سے دھو کر سفید قمیض بلیک ٹروزر سفید ہی لیس والا کریب کا دوپٹہ , بالوں کی منی سی پونی بنائے وہ یونی جانے جانے کے لیے ریڈی تھی۔

ڈرتے ڈرتے قدم کمرے سے باہر نکالا تھا،

کوریڈور سنسان تھا۔

گہرا سانس لیتی وہ چوڑی بڑی سی سیڑیاں اترنے لگی۔

لیکن پھر رکنا پڑا تھا اسے۔

سہیر خانم کی نگاہوں میں اچانک ہی شدید ناگواری در آئی تھی۔

ٹیبل پر جوس کا جگ رکھتی مہدیہ بھی ٹھٹھک کر رکی تھی۔

ہیر خوف سے مٹھیوں میں دوپٹہ بھینچتی سر جھکا گئی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہاری جرات کیسے ہوئی ہمارے سامنے آنی کی بدزات لڑکی۔

وہ بہت غصے سے غرائے تھے سہمی سی لڑکی پر۔

ہیر کا رنگ اڑا تھا انکے غصے پر۔

دفع ہو جاو ہماری نظروں کے سامنے سے۔

وہ چلائے تھے۔

انکے چلانے پر وہ سرعت سی وہاں سے بھاگتی باہر کی طرف دوڑ گئی تھی۔

سوئمنگ پول کے قریب رکتی وہ سانسیں درست کرتی بے پناہ خوف میں تھی۔

اہانت کے احساس سے آنکھوں میں نمی سی جھلکنے لگی تھی،

وہاں سب تھے نوشین شاہین اختشام گھر کی لڑکیاں انہوں نے انکے سامنے اسکی بلاوجہ انسلٹ کر کے رکھ دی تھی۔

شوں شوں کرتی وہ چوڑے درخت سے ٹیک لگائے خود کو ریلکس کر رہی تھی۔

ہیر بی بی سردار آپکا کھانے پر انتظار کر رہے ہیں۔

نوراں نے اچانک ہی کہی سے آکر اس سے کہا تھا۔

سرعت سے آنکھیں صاف کرتی وہ اسکی طرف حیران سی پلٹی تھی۔

میں تو کھا چکی ہوں صبح سویرے ہی تم سردار صاحب کو بتا دو جا کر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوبارہ ان سب کا سامنا وہ نہیں کر سکتی تھی غریب تھی تو کیا اس میں عزت نفس نہیں تھی اس میں بھی عزتِ نفس تھی جب کوئی اسکی انسلٹ کرتا تھا اسے بھی بہت برا لگتا تھا لیکن وہ کمزور لڑکی صرف دل میں ہی اس انسان کو برا بھلا کہہ سکتی تھی۔

آپکو خود جا کر بتانا ہونا ہو گا بی بی ہماری یہ جرات کہاں۔

نوراں بے بسی سے بولی کہ اسے اس معصوم سی لڑکی پر ترس بھی آیا تھا۔

ہیر پریشان ہوئی۔

لیکن اندر تو جانا ہی تھا نا۔

سر ہلاتی وہ اندر جانے کے لیے ہمت مجتمع کرنے لگی تھی۔

نوراں کے پیچھے پیچھے وہ بہت دقت سے خود کو دوبارہ اس ہال میں جانے کے لیے مجبور کر رہی تھی۔

بہت بڑا گول سا ہال تھا ہال سے بہت سی راہداریاں نکلتی تھی ایک طرف بڑی سی چمکتی ٹائلز والی سیڑیاں ہال کے وسط میں بے پناہ خوبصورت جھومر تھا جو دیکھنے والے کی ساری توجہ اپنی طرف کھینچ لے جاتا تھا۔

بائیں طرف چوکور سائیڈ ڈائننگ ہال تھا جہاں بیٹھے لوگوں کے چہروں پر ہمہ وقت ناگواری چھائی تھی اسے دیکھ کر۔

لیکن سر براہی کرسی پر بیٹھا شخص اسکے انتظار میں تھا۔

سبز رنگ کے سوٹ پر آتشی گلابی گوٹے والا دوپٹہ لیے شائنہ غصے سے پیچ وتاب کھا رہی تھی لیکن بولنے سے قاصر تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے اس معمولی سی لڑکی پر بے پناہ رشک بھی آیا تھا۔

سفید شرٹ، براون پینٹ میں ملبوس سردار غاذان اورنج جوس کا گلاس اٹھا چکا تھا اسے آتا دیکھ کر۔

بیٹھو اور ناشتہ کرو۔

پوچھا نہیں گیا تھا حکم دیا گیا تھا ناچار اسے بیٹھنا ہی پڑا تھا۔

لیکن یہ کیا اسکے بیٹھتے ہی سب بڑے چھوٹے اٹھ کر وہاں سے چلتے بنے تھے۔

زلت کا گہرا احساس جاگا تھا ہیر کو۔

چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور سر مزید جھک گیا تھا۔

اب ٹیبل پر بس مہدیہ اور شائنہ ہی تھیں۔

شائنہ کی آنکھیں مسکرائیں تھیں جبکہ مہدیہ کو ہمدردی ہوئی تھی اس سے۔۔

ہیر کیا کھاؤ گئی۔

اسنے ملائم سے لہجے میں پوچھا تھا۔

بھوک نہیں ہے ابھی۔

وہ ایسے ماحول میں کھانا کیسے کھا سکتی تھی بھلا۔

نوراں ہیر کو اورنج جوس سرو کرو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حکم بھرا لہجہ پھر سے گونجا تھا۔

جوس کا گلاس بہت مشکل سے خلق سے اتار کر وہ سردار کے پیچھے پیچھے ہی نکلی تھی۔

شائنی نے ایک جھٹکے سے اپنی پلیٹ دور کھسکائی تھی۔

مجھے یہاں نہیں رہنا۔

گاڑی میں سہما سا لہجہ گونجا تھا۔

اسنے چونک کر اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔

جو ہاتھ کی انگلیاں مڑوڑتی پتا نہیں کتنی مشکل سے یہ چار الفاظ بول پائی تھی۔

وہ جواباً کچھ نہیں بولا تھا۔

ہیر نے انہیں دیکھا۔

جو ناک کی سیدھ میں دیکھ رہے تھے۔

ہیر لوگوں کے ڈر سے جینا نہیں چھوڑ جاتا تم نے ہمت نہیں ہارنی انڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔،

کچھ دیر بعد سنجیدگی بھرا لہجہ گاڑی میں پھر سے گونجا تھا۔

مجھے ڈر لگتا ہے وہاں کے لوگوں سے۔

نم زدہ لہجہ تھا اسکا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر سردار غاذان نے سر گھما کر اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

اسنے بھی اسی وقت بہت مشکل سے انہیں دیکھا تھا۔

اسکے کانوں میں پڑے سلور کلر کے ٹوکری والے جھمکے ہلے تھے جنکے نیچے لگے ننھے ننھے موتی اِدھر اُدھر ہوئے تھے۔

سردار کی نظران جھمکوں پر اچانک ہی تھی۔

یہ جھمکے ہیر نے خود خریدے تھے اسکے سامان میں تھے یہ جھمکے جو اسے ہوٹل سے مل چکا تھا خیام دے گیا تھا۔

سردار غاذان نے پہلی بار اتنے قریب سے کسی لڑکی کے کانوں میں پڑے جھمکوں کو بغور دیکھا تھا۔

اسے بہت اچھے لگے تھے ہیر کے کانوں میں پڑے وہ بھاری ہلتے جھمکے۔

ہیر تم ڈرنا چھوڑو گئی تو آگے بڑھو گ ؔی خیر اب تم ڈرو یا نا ڈرو لیکن انہی لوگوں کا سامنا تم نے کرنا ہے اور بار بار کرنا ہے۔

سختی بھرا لہجہ ہیر کو سر جھکانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

یونی میں شہنام سے اسکی ہائے ہیلو اچھی ہو گئی تھی وہ اسکا بہت خیال رکھتا تھا کلاس کے بعد ہر وقت وہ اسکے ساتھ کسی سائے کی طرح رہتا جو ڈو کراٹے سکول میں بہت مشکل ٹرینگ تھی۔

بھاگ بھاگ کر اسکی ٹانگیں رات کو اتنی دکھتی تھی کہ اسے ساری رات نیند بھی بمشکل آتی تھی۔

شہنام کو کوئی کام تھا تو وہ چلا گیا تھا تھوڑی دیر کے لیے کینٹین میں وہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیلو مسز سردار!

سنجیدہ بھرے لہجے پر وہ سر اٹھا کر ساتھ کھڑے آدمی کو دیکھنے لگی تھی۔

رانا مسکرایا تھا اسکے ساکت وجود کو دیکھ کر۔

بنا اسکی اجازت لیے وہ بیٹھ چکا تھا اسکے سامنے والی کرسی پر۔

بیٹھو تم بھی ضروری بات کرنی ہے ورنہ تمہارے سردار محل بھی آسکتا ہوں وہاں کافی میرے جاننے والے بھی ہیں۔

اسے کھڑا ہوتے دیکھ کر وہ تمسخرانہ لہجے میں بولا تھا۔

وہ پھر سے بیٹھ گئی تھی,

تمہیں یاد ہو گا تم نے چوری کی تھی اور میں۔

میں نے چوری نہیں کی تھی۔

اسکی بات کاٹتی ہوئی وہ بولی تھی۔

خیر یہ تم بھی جانتی ہو تمہارے پاس اسکا کوئی ثبوت نہیں تھا،

وہ پھر سے تمسخر سے بولتا ہیر کو پریشان کر گیا تھا۔

اور آزاد ہونے کے لیے تم نے کچھ پیپرز بھی تو سائن کیے تھے۔

وہ اس بار مکروہ ہنسی ہنسا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن میں غریب ہوں میرے نام تو کوئی جائیداد بھی نہیں ہے آپ ان پیپرز کا کیا کریں گئے۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ پھر سے کمینگی مسکان سے اسے دیکھتا سر ہلا گیا تھا۔

تمہارے پاس تو وہ ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے پاگل لڑکی۔۔

وہ ابھی بول رہا تھا جب ہیر کا فون رنگ ہوا تھا۔

میرا سوہنا خیام°

کالنگ لکھا آرہا تھا۔

فون اور بیگ پکڑ کر وہ وہاں سے خوف سے بھاگی تھی اسے اس مقرو شخص سے خوف سا آیا تھا۔۔

پیچھے وہ زور سے ہنسا تھا۔۔

آخر کب تک بھاگو گی مسز غاذان۔

وہ بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔



کیسے ہو تم۔۔

خیام پارکنگ میں کھڑا اسکا ویٹ کر رہا تھا وہاں پہنچتے ہی وہ بے تابی سے بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ٹھیک ہوں آپی آپ کیسی ہیں۔

اسکا ماتھا چومتا وہ شفقت سے بولتا ہیر کو بڑا پیارا لگا تھا۔

بھائی کی محبت پر آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا تھا لیکن وہ پلیکیں جھپکتی نمی اندر ہی کہی روک گئی تھی۔

آج مجھے سیلری ملی ہے تو سوچا آپ کو لنچ کروادوں۔

وہ محبت سے بولتا بائیک سٹارٹ کرنے لگا تھا۔

ہیر مسکراتی ہوئی اسکے پیچھے بیٹھی تھی وہ بھی اسکے ساتھ پر سکون وقت گزارنا چاہتی تھی۔۔

پتا ہے مجھے بھوک بھی لگی ہے ارے ہاں مہرینہ جی کیوں نہیں آرہی یونی۔

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی اچانک سے یاد آنے پر وہ بولی تھی۔

انہیں کولڈ تھا اس لیے، لیکن کل سے ان شاءاللہ وہ آئیں گی۔

بائیک کو سڑک پر لاتا وہ فکر مندی سے بولا تھا۔

او!

ہیر بھی فکر مند ہوئی ہی تھی۔۔

READERS CHOICE



وہ دلفریب سا ہنسا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر وہ چونک سی گئی تھی۔۔

تھکن زدہ وجود حیرت میں تھا بہت سارے شاپنگ بیگ پکڑے وہ اسکے قریب ہی آ رہا تھا۔۔

وہ دلفریبی سے ہنستا اسکے قریب آ رکا تھا،

جبکہ وہ حیرت میں تھی۔

یس ابھی آپکی چھوٹی سی فرینڈ کے پاس آیا ہوں اور سامان بھی میرے پاس ہے آپ بات کر سکتیں ہیں اس سے پاس ہی ہے۔

ہیر کو پیچھے آنے کا کہتا وہ کسی سے بڑے خوش اخلاقی سے مخاطب تھا۔

وہ حیرت سے اسکے پیچھے چلی آئی تھی۔

صبح والے کپڑے ہی تھے وہ ابھی آئی تھی سکول سے رات نو بجے چھوٹی ہوتی تھی آتے ساڑھے نو بج جاتے تھے تو کسی سے خاص سامنا نہیں ہوتا تھا اسکا۔

وہ تین چار بلیک پلاسٹک کے بیگز ٹیبل پر رکھ چکا تھا اور فون اسکی طرف بڑھا رہا تھا۔

خادم نے اسکے لیے فوراً سے فریش جوس آرڈر کیا تھا۔

وہ حیرانی سے فون اسکے ہاتھ سے لیتی کان سے لگا گئی تھی۔

ہیر بچے کیسی ہو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شفیق، مترنم سی آواز صرف رانیہ تیمور کی ہی ہو سکتی تھی۔

وہ مسکرادی۔

میں ٹھیک ہوں انٹی آپ کیسی ہیں گھر میں سب ٹھیک ہیں۔

وہ ادب سے دھیمے لہجے میں پوچھ رہی تھی جبکہ وہ اب خادم سی کچھ بات چیت کر رہا تھا۔

یہاں کب چکر لگاو گئی، میں تمہیں اور اپنے بیٹے کو بہت مس کر رہی ہوں۔

وہ بہت محبت سے بول رہیں تھیں۔

جبکہ اسکی نظریں بے ساختہ ان پر گئیں تھیں۔

وہ دھک سے رہ گئی تھی، وہ جوس کا گلاس پکڑے ہیر کو ہی بغور دیکھ رہے تھے۔

وہ بے ساختہ انکی طرف سے اپنی پشت کر گئی تھی۔

کہی کوئی غلطی تو نہیں کر دی میں نے جو یہ ایسے دیکھ رہے ہیں۔

وہ دھک دھک کرتے دل سے سوچ رہی تھی۔

کچھ دن پہلے شاپنگ پر گئی تھی تمہارے لیے کچھ چیزیں خریدے تھیں تم دیکھ لینا، غاذان کہہ رہا تھا ہیر ایسے ڈریسز نہیں پہنتی میں نے کہا تمہیں بڑا پتا ہے تو ہنس دیا تھا تم دیکھ لوا گر پسند نہیں تو نیکسٹ ٹائم تم سے پوچھ کر خریدوں گئی اچھا بیٹا پھر بات ہو گئی ابھی زرا باہر جانا ہے مجھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہوں نے کہتے ہی فون رکھ دیا تھا۔

ہیر کو پیچھے پلٹنے کے لیے ہمت چاہیئے تھی جو کہ ناپید تھی۔

ہیر سیل فون پاس رکھنے کا ارادہ ہے کیا؟

سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا گیا تھا۔

وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

ہمت سے واپس پلٹتی وہ بنا انہیں دیکھے موبائل انکی طرف بڑھا رہی تھی۔

شاپنگ دیکھ لو اپنی موم نے بھیجوائے ہیں۔

وہ فون لیتا نرمی سے بولا تھا۔

سر جھکا کر بیگز پکڑے اور وہاں سے سرعت سے دور گئی تھی۔

خادم نے اپنے سردار کو دیکھا،

پھر گہرا سانس لیا کہ وہ ابھی تک وہی دیکھ رہے تھے جہاں سے وہ گئی تھی۔

ہیر کی ٹرینر نے کچھ بتایا ہیر کے بارے میں۔

وہ اب خادم کی طرف متوجہ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی انہوں نے کہا ہے میم پر محنت کی اشد ضرورت ہے وہ ابھی بھاگ بھی ٹھیک سے نہیں رہیں وہ زیادہ نہیں بھاگ پاتیں انہیں ٹرین کرنے میں وقت لگے گا۔

خادم آج علینہ سے اسکی کارکردگی کے بارے میں جاننے گیا تھا۔

علینہ کی کہی بات وہ انہیں بتاتا سیدھا ہو کر کھڑا ہوا تھا۔

ہمم،

سر ہلاتے اسکے نظر ہیر کی کھڑکی پر پڑی تھی جو کہ کھلی ہوئی تھی لیکن اندر اندھیرا تھا۔

تب ہی سردار کا فون رنگ ہوا تھا اور وہ فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

پھر اگلے بندے کی بات سن کر وہ پریشان ہوا تھا۔۔

_____ _____ _____

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی، چہرے پر ڈرے سہمے تاثرات شدید تھے۔

مہرینہ جواب دو کب سے ہو تم اس نشے میں مبتلا۔

وہ بہت غصے سے پوچھ رہا تھا۔

خیام ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

مہرینہ!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس بار وہ ضبط سے چلایا تھا جس پر وہ ہڑ بڑا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

سال ہو گیا ہے۔

وہ جلدی سے بولی تھی۔

مجھے یقین نہیں آرہا مہرینہ مجھے اگر کوئی کہتا تمہارے بارے میں تو میں اسے تھپڑ دے مارتا مہر تم لڑکی ہو سردار محل میں تو لڑکوں کو سگریٹ پینے کی پرمیشن نہیں اور تم نشے پر لگ گئی شرم آرہی ہے مجھے خود سے۔

سردار غاذان کا لہجہ دکھ سے چور تھا۔

مہرینہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی رو دی تھی۔

کس نے لگایا تمہیں اس مرض میں۔

وہ بھینچے بھینچے لہجے میں پوچھنے لگا۔

جواباً کچھ سیکنڈ کے لیے گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

مہر تم نہیں بتاو گئی تو پھر بھی مجھے پتا چل جائے گا آج سے تمہارا یونی جانا تب تک بند رہے گا جب تک تم سروائیو کرنے نہیں لگ جاتی تمہارا اٹریٹمنٹ کرواوں گا، خیام مہر کو کوئی رقم نہیں دینی اور جہاں کہے اسکے ساتھ جانا باقی ان لوگوں کو عبرت کی سزا دوں گا جنہوں نے میری مہر کو نشے پر لگایا ہے۔

وہ گہرا سانس لیتا بولتا پھر سے مہر کو دیکھنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہر تمہیں اس کنڈیشن سے باہر آنا ہے نا۔

وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

ہاں مجھے سروائیو کرنا ہے آپکے لیے خود کے لیے میں ایسے نہیں جی سکتی سردار۔

وہ روتے ہوئے بولتی اسکے بازو پر سر ٹکا گئی تھی۔

سر ہلاتا وہ کسی کو فون کرنے لگا تھا،

مہرینہ کی کنڈیشن شاید کسی کو بتا رہا تھا۔

جبکہ خیام کی نظریں ابتر حال میں بیٹھی مہر پر تھیں۔

وہ لڑکی دو ہی دن میں کیا سے کیا ہو گئی تھی وہ تو بڑی نک سک سی فیشن ایبل لڑکی تھی۔

خیام کو بہت افسوس ہوا تھا۔

خیام مہر کا خیال رکھنا ڈاکٹر آنے والے ہیں تم انہیں دروازے سے پک کر لینا اور جیسے وہ کہے وہی کرنا مجھے ابھی چلنا ہو گا ڈاکٹر سے میں صبح نل لوں گا اور مہرینہ تم نے خیام کو تنگ نہیں کرنا انڈر سٹینڈ۔

وہ خیام سے بولتا آخر میں مہر کو تنبیہ کر گیا تھا نرمی سے۔

وہ خیام کو خشمگیں نظروں سے دیکھ کر سر ہلا گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چار پانچ ڈریس تھے، دو سٹائلش بیگ، میک اپ کا سامان، ہیئر سٹریٹر، ہیئر ڈرائے، دو سینڈلز ایک براون اور ایک بلیک تھی جو ہیل والی تھی,

شارٹ گھٹنوں تک آتیں فراکیں تھیں اور نیچے تنگ کیپریز۔

وہ حیران پریشان تھی اتنا کچھ دیکھ کر۔

کیا یہ سب واقعے میں میرا لیے خریدا گیا ہے۔

سب چیزوں کو اشتیاق سے چھوتی وہ بے یقینی سی تھی۔

صبح یہ والا پہنوں گئی۔

ایک پنک سوٹ ہاتھ میں لیتی وہ کہتے ہوئے جیسے کھلکھلائی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

بابا وہ مجھے دیکھتا تک نہیں ہے اسے صرف اس لڑکی کی ٹینشن رہتی ہے اسنے کھانا کھایا یا نہیں اسے یونی سے پک کیا یا نہیں ہر وقت سردار کو اسی غریب سی عام سی لڑکی کی ٹینشن رہتی ہے میں تو کہی نظر ہی نہیں آتی اسے۔

وہ ریاض خانم کے سینے سے لگی بلک رہی تھی جبکہ وہ بیٹی کے غم میں شدید پریشان اور غصہ تھے۔

بابا وہ اسے نہیں چھوڑے گا مجھے پتا لگ گیا ہے۔

وہ سر باپ کے سینے سے اٹھاتی رو دی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریاض خانم کے پاس بیٹی کو تسلی دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

شائنی تم حوصلہ رکھو کرتا ہوں میں کچھ پریشان مت ہونا تمہارا باپ ہے ابھی تم رونا نہیں اب۔

اسکے آنسو صاف کرتا ریاض جیسے بیٹی سے زیادہ خود کو باور کروا رہا تھا۔



فجر کی نماز کے بعد وہ چپکے سے اپنے کمرے سے نکلی تھی چاروں طرف خاموشی اور مدھم سا اندھیرا تھا۔

ڈم لائٹس جل رہی تھی جو آنکھوں کو بہت بھلی لگ رہیں تھیں۔

ارد گرد دیکھتی دھیمے قدموں سے چل رہی تھی وہ ننگے پاوں تھی دوپٹہ نماز کے سٹائل میں باندھ رکھا تھا۔

سفید مضبوط دروازے بند تھے، قطار میں بہت سے کمرے تھے جو بند ہی تھے وہ اب ہال میں آچکی تھی جہاں کی سجاوٹ دیکھنے لائیک تھی وہ کونسی قیمتی چیز تھی جو اس ہال میں نہیں تھی سفید گولڈن صوفے سفید فانونس، گولڈ ڈیکوریشن سب چیزوں نے مل کر بہت خوبصورت سا ہال کو بنا دیا تھا۔

وہ مبہوت سی ہر چیز کو چھو کر دیکھ رہی تھی،

چیزوں کو اچھے سے دیکھ کر وہ صوفے پر بیٹھی تھی نرم گداز صوفہ جیسے خود میں اسے گھم کرنے لگا تھا، وہ خوش ہوتی ایک بار پھر اچھل کر بیٹھی تھی وہ لڑکی بہت پرجوش سی نظر آرہی تھی۔

اوپر کھڑا وجود شدید حیرت میں تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

افففف کتنا مزہ آرہا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے میں اس محل کی مالکن ہوں۔

صوفے پر پاوں رکھتی وہ دھیمے سے بڑبڑائی تھی۔۔

ہیر!

ہیر کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے وہ سہم کر ایک دم سے صوفے سے کھڑی ہوئی تھی۔

وہ مسکراتی نظروں سے اسکا ہونق چہرہ دیکھ رہا تھا۔

کیا کر رہی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

کچھ نہیں،

آواز شرمندگی سے چور تھی وہ سر اٹھانے کے لائیک نہیں رہی تھی۔

ہیر تمہارے شوز کہاں ہیں۔

اسکی نظر بے ساختہ اسکے ننگے پاوں پر پڑی تھی تو پوچھ بیٹھا تھا۔۔

افففف۔

ہیر بڑی شرمندہ ہوئی تھی۔

پھر پاوں پیچھے کیے لیکن کیا فائدہ اب۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مجھے یاد نہیں رہا پہننے کا۔

اب کچھ تو کہنا ہی تھا نا۔۔

ہمم ایندہ یہ بے احتیاطی مت کرنا، کافی بنانی آتی ہے۔

سنجیدگی سے تنبیہ کر کے وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے زرا سی نظریں اٹھائی پھر جھکا لیں کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ براون نائٹ سوٹ میں ملبوس تھا۔

نہیں!

شرمندہ سا لہجہ تھا ہیر کا۔

اوکے آو میرے ساتھ۔

وہ کہتے ہی کچن کی طرف بڑھا تھا۔

وہ بھی پیچھے پیچھے تھی.

مصر میں ملازموں کے باوجود موم کچن کا کام خود کرتیں تھیں انہیں کوکنگ سے بے حد لگاو ہے تو انکو دیکھا دیکھی بچپن سے کافی چاے میں خود بنا لیتا تھا بس اتنا ہی کر لیتا ہوں اور موم کو تو میرے ہاتھ کی کافی سے عشق ہے اور مزے کی بات ڈیڈ کو بھی بہت پسند ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مہارت سے کافی بناتا اس سے اپنے دل کی باتیں شیئر کر رہا تھا جو بہت غور سے سنتی انکے چہرے کو چوری چوری دیکھ رہی تھی سفید ہاتھ متحرک سے چل رہے تھے اپنے لیے بلیک وود آوٹ ملک کافی جبکہ اسکے لیے ملک والی کافی بناتا وہ اسے کپ پکڑا رہا تھا۔

ہیر مسمرائز سی ہوئی تھی ریاست کا سردار جسکے ارد گرد ڈھیروں ملازموں کی فوج ہوا کرتی ہے وہ اس عام سی لڑکی کے لیے کافی بنا کر اسے تھما رہے ہیں۔

ہیر مت پکڑنا یہ خواب ہے حقیقت کا اس سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔

انکے چہرے کو ہونقوں کی طرح دیکھتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی وہ۔

ہیر کافی لو۔۔

وہ اسے متوجہ کر رہا تھا۔

جاور وم میں جا کر پیو میں واک پر جا رہا ہوں۔

وہ کافی ساتھ لے جاتا اس سے مخاطب ہوتا باہر نکل گیا تھا۔

اور ہاں کچھ کھانے کو بھی لے لینا۔

وہ جاتا جاتا بھی اسے تلقین کرنا نہیں بھولا تھا۔

اللہ اللہ یہ کیا تھا یہ سچ تھا۔ کیا۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی کی مہک کو سانسوں میں اتارتی وہ حیران سے زیادہ پریشان تھی۔

تم نے کیوں بتایا انہیں۔

سینے پر ہاتھ باندھے وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔نوٹس پر لکھتا ہاتھ تھما تھا اسکی سپاٹ آواز پر۔

تو کیا آپکو ایسے ہی تکلیف میں چھوڑ دیتا۔

وہ دوبارہ ہاتھ کو حرکت دیتا بنا اسے دیکھے بولا تھا۔

جان سے مار دوں گئی میں تمہیں تم جانتے ہو جب وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے تو میرا کیا دل کر رہا تھا میرا دل کر رہا تھا میں مر جاوں انکی نظروں سے چھپ جاوں کہی دوبارہ نظر نا آوں انہیں۔۔۔

وہ کہتے ہی اسکے ہاتھ سے نوٹس چھینتی دور پھینک چکی تھی۔

خیام نے اسے سنجیدگی سے دیکھا تھا۔

اسکی اب طبیعت کچھ بہتر نظر آرہی تھی۔

آئی ایم سوری وہ آپکے بھائی ہیں انہیں آپکے بارے میں جاننے کا حق ہے وہ تو مجھے ڈانٹ رہے تھے کہ میں نے پہلے کیوں نہیں بتایا انہیں۔

وہ کھڑا ہوتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

مجھے صبح یونی جانا ہے۔

سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی وہ بولی تھی۔

اپ ان سے اجازت لے لیں اگر وہ دیں تو آپ جا سکتیں ہیں۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا بولا تھا۔

مہر نے غصے سے اسے دیکھا۔

ان سے اجازت لینا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے سمجھے تم۔

موبائل جھپٹتی ہوئی وہ انکا نمبر ملاتی کان سے لگا گئی تھی۔

خیام مسکرا دیا تھا۔

اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات پر۔

مل گئی اجازت۔

اسے واپس آتا دیکھ کر پشت پر ہاتھ باندھتا ہوا وہ شرارت سے بولا تھا۔

مہرینہ کے تاثرات بدلے۔

نہیں وہ ابھی بزی ہیں بعد میں بات کریں گے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شرارتی مسکان ہونٹوں پر لاتا سر ہلا گیا۔

آپکی میڈیسن کا وقت ہو چکا ہے۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

تم کھالو اور جان چھوڑو میری۔

وہ پٹی تھی اسکی شرارت بھری مسکان پر۔

لیکن ضرورت تو آپکو ہے نا۔

وہ اسکے ساتھ چلتا ہوا بولا تھا۔

خیام میرے ہاتھ مت کھلاو سمجھے تم لحاظ نہیں کروں گئی میں اب اور ہاں میں اپنچ منٹ میں آرہی ہوں مجھے باہر لے کر چلو انکار تو مجھے سننا ہی نہیں ہے۔

غصے سے کہتی وہ پیر پٹختی ہوئی کمرے میں چلی گئی تھی۔

پیچھے وہ بے چارگی سے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر رہ گیا،

بڑی غصے والی تھی وہ۔

READERS CHOICE

ٹرپ پر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے شہنام کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

ہاں سب جا رہے ہیں تمہاری تو ساری کلاس جا رہی ہے۔

وہ کندھے اچکاتا ہوا لاپرواہی سے بولا تھا جو اسکا خاصا تھی۔

ہیر نے لب بھینچے۔

تم بھی چل رہی ہو نا۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھتا پر یقین لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ اجازت نہیں دیں گئے۔

وہ سر جھکاتی ہوئی بولی تھی۔

وہ کون؟

وہ حیرت سے بولا تھا۔

ہیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

وہ کون کیا خیام تمہارا بھائی۔

وہ اسکی طرف دیکھتا آئی برو اچکا کر بولا۔

ہیر نے ہونٹ بھینچے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں سردار کی بات کر رہی ہوں میرا بھائی مجھ سے چھوٹا ہے اور وہ مجھے کبھی نہیں روکے گا۔

وہ اس بار تھوڑا غصے سے بولی تھی،

جبکہ وہ حیران ہوا۔

سردار تو کہتے تھے ہیر کو زرا غصہ نہیں آتا مجھ پر تو ہر وقت غصہ کرتی ہے۔

وہ اسکے غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر حیرت سے سوچ رہا تھا۔۔

وہ اجازت نہیں دیتے بلاوجہ باہر جانے کی۔

وہ کتاب کا کورنا خن سے کھرچتی ہوئی مایوسی سے بولی تھی۔

شہنام صدیقی مسکرایا۔

کیا میں بات کروں؟

نہیں ہر گز نہیں،

وہ دہل کر بولی تھی۔

جبکہ شہنام نے اسے گھورا تھا۔

تم بات کرنا وہ منع نہیں کریں گئے ہیر وہ بہت پولائٹ ہیں۔

وہ سیڑی سے اٹھتا بولتا ہوا اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پیچھے اکیلی بیٹھی رہ گئی۔

میرا تو بچپن سے بہت دل ہے ٹرپ پر جانے کا لیکن کبھی جا نہیں سکی کیا ان سے بات کروں ایک دو دن کی تو بات ہے

پورے گراونڈ کا گول چکر لگاتی وہ ہانپتی ہوئی خود سے بولی تھی۔

ہیر تمہارا دھیان کہاں ہے۔

علینہ کی آواز پر وہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی۔

علینہ کمر پر ہاتھ رکھے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

خیر سردار آئیں ہیں کپڑے چینج کر کے آجاو، ویسے تم انکی کیا لگتی ہو بہت کیئر کرتے ہیں وہ تمہاری۔

وہ پلٹتی کچھ یاد آنے پر دوبارہ سے پلٹتی ہوئی بولی تھی۔

قوس وقزاع کے سارے رنگ بیک وقت ہیر رضا کے چہرے پر رقص کرنے آئے تھے۔

علینہ بھی حیران ہوئی تھی اسکے ریکشن اور دھیمی مسکان پر۔۔

اسکے پاس سے سر جھکاتی وہ گزر گئی تھی جبکہ علینہ نے حیرت سے بھاگتی ہیر کو دیکھا تھا۔

ویسے بھاگنے میں جان جاتی ہے میڈیم کی اور اب ایسے بھاگی ہے جیسے ریس میں حصہ لے رکھا ہو۔

اسکے وہاں سے پل میں رفو چکر ہونے پر اسنے حیرت کا بے پناہ اظہار کیا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پنک گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک جسکی سلیوز بہت کھلی اور چونٹوں والی تھیں، نیلی کیپری پہنے بڑی سی سفید چادر لیے وہ اسکے نزدیک آ رہی تھی۔

ہیر پہلے سے تیز بھاگنے کی ریس میں شامل ہو چکی ہے ہم جلد ہی ہیر کی پوزیشن چینج کر دیں گئے بے فکر رہیں آپ۔۔

اس سکول کی اونر نے تعظیم سے سردار سے کہا تھا۔

جبکہ اسکی آنکھیں پاس رکتی ہیر پر تھیں۔

اوکے شکریہ مسز میری،

وہ ہلکی مسکان سے کہتا ہیر کو پیچھے آنے کا کہتا پلٹ گیا تھا۔

وہ اسکی پشت کو محبت سے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

ہیر!

گاڑی میں اسکا سنجیدہ لہجہ گونجا تھا۔

ڈینر کرنا ہے باہر۔

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

جبکہ وہ حیران ہوئی تھی انکی آفر پر۔۔

READERS CHOICE

جی!

وہ حیران ہوئی تھی۔

جواباً وہ نرمی سے مسکرایا تھا۔

وہ بھی مسکرائی تھی اسکی دلکش مسکراہٹ دیکھ کر۔

افففف اللہ کسی کو اتنا خوبصورت بھی نہیں ہونا چاہیئے نا ہیر ماشاءاللہ کہتے ہیں۔

وہ شدید کمپلیکس کا شکار ہوئی تھی پھر خود کو غصے سے سرزنش بھی کر گئی تھی۔

گاڑیاں بہت بڑے ہوٹل کے سامنے رکیں تھیں رات کا سماں تھا تو کافی رش تھا ہوٹل کے باہر اور اندر بھی۔

بلیک پینٹ شرٹ ہاف وائٹ سلک کی ٹائی نوٹ ڈھیلی کر رکھی تھی۔

خادم دو قدم پیچھے جبکہ وہ اس سے ایک قدم پیچھے تھی پیچھے چار پانچ گارڈ تھے،

سب لوگ حیرانی سے کھانا ترک کیے سردار کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔

کچھ لڑکیاں تو پر جوش سی اپنی جگہ سے کھڑی ہوں گئی تھیں۔

وہ اسکی پشت کو محبت سے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی وہ اسکے قدم سے قدم ملا کر بھی چل سکتی تھی لیکن وہ انسے ایک قدم پیچھے چلنا چاہتی تھی انکے قدموں پر اپنا قدم رکھنا چاہتی تھی۔

ہوٹل کا سفید ٹائلز لگا فرش رات کے وقت بھی چمچما رہا تھا ہوٹل بے پناہ صاف ستھرا اور پر سکون تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوٹل کے مالک اور مینجر کو جیسے ہی پتا چلا کہ انکے ہوٹل میں سردار غاذان آئے ہیں وہ بھاگ کر انکے آگے آئے تھے۔

سردار غاذان ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمارے اس غریب خانے میں آئے ہیں پلیز اس طرف آئیں۔

پول سائیڈ کی طرف اشارا کرتے وہ بے حد خوش تھے۔

وہ سر ہلاتا انکے ہم قدم ہوا تھا۔

ایک ٹیبل پر گارڈز اور خادم تھے جبکہ وہ دونوں ایک ٹیبل پر تھے۔

ہیر کسی خواب سی کیفیت میں تھی۔

وہ سرخ تمتماتا چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی وہ اب آرڈر کر رہا تھا۔

آج صبح سے کچھ نہیں کھایا بزی ہی بہت رہا ہوں اب بھوک شدید ہے۔

جوس ک گلاس منہ کو لگاتا وہ حیران سی بیٹھی ہیر سے مخاطب تھا۔

وہ دھیمی سی مسکان سے انہیں دیکھتی سر ہلا گئی۔

یونی کیسی جا رہی ہے۔

اسے کھانا کھانے کا اشارا کرتا وہ بولا تھا۔

ٹھیک جا رہی ہے۔

وہ بس اتنا ہی بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمم!

وہ سر ہلا گیا۔

ہیر نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

کیسے بات کروں! ایک بار کہتی ہوں بھلا کیا کہتے ہیں۔

دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب تھی۔

گہرا سانس لے کر تھوڑی ہمت جمع کی اور انہیں دیکھا جو بڑی محویت سے کھانے کی طرف متوجہ تھے۔

وہ ہم ہماری۔۔

وہ بول نہیں پا رہی تھی نوالہ منہ میں ڈالتا وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔

ہیر فقرہ کمپلیٹ کرو۔

پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتا وہ بولا تھا۔

ہماری یونی نادران ایریاٹرپ پر جا رہی ہے۔

وہ سر جھکا کر کہتی چپ ہو گئی تھی جبکہ اسنے ہیر کو سنجیدگی سے دیکھا تھا۔

تو!

نیپکن سے ہاتھ منہ پونچھتا وہ بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر پریشان ہوئی۔

بس ایسے ہی بتا رہی تھی۔

وہ پھیکی سی مسکان سے بولی تھی۔

جبکہ اسنے اسکے جھکے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔

بہت خوب یہاں پر تو ڈیز ہو رہا ہے واوا لگتا ہے غلط وقت پر آ گیا ہوں میں۔

تیمور خانم کی سرد آواز پر ہیر کے ہاتھ کانپے تھے جبکہ وہ بنا شرمندہ ہوئے مسکرایا تھا۔

تو کیا اب ڈیز پر جانے کے لیے مجھے بتانا ہو گا ڈیڈ۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

تیمور خانم نے ایک نظر کمزور سی لڑکی کو دیکھا پھر ہلکی مسکان سے خود کو دیکھتے بیٹے کو گھورا تھا۔

بیٹھیں ہمیں جوائن کریں پلیز ز۔

اسکے کہنے پر وہ بیٹھ گئے تھے جبکہ سر جھکا کر بیٹھی لڑکی کا وجود لرزا اٹھا تھا۔

کیا لیں گئے ڈیڈ۔

وہ اب اپنے باپ سے مخاطب تھا۔

کچھ نہیں یہاں میں اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا تمہیں دیکھا تو چلا آیا یہاں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر جھکائے بیٹھی لڑکی کو غور سے دیکھتے ہوئے اسے بتانے لگے تھے۔

وہ سر ہلا گیا پھر ایک نظر ہیر کو دیکھا اسی وقت اسنے بھی اسے دیکھا تھا۔

ہیر کی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر اسنے ہونٹ بھینچے تھے۔

خاوم ہیر کو گاڑی میں چھوڑ آو اسکا کھانا ہو چکا ہے۔

خادم کو اشارا کر کے کہتا وہ ہیر کی مشکل آسان کر گیا تھا۔

تشکر آمیز نگاہوں سے اسے دیکھ کر وہ چلی گئی تھی لیکن جلدی میں وہ اپنی نوٹ بک اٹھانا بھول چکی تھی۔

سردار غاذان میں حیران ہوں تم پر۔

وہ بیٹے سے بولے تھے جو باپ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اسنے جواباً سوالیہ آئی برو اچکائے تھے،

اس معمولی سی لڑکی کے لیے تم اتنی اہم میٹنگ چھوڑ کر اسے سکول لینے گئے پھر ڈیز پر لے آئے آخر کیوں غاذان کیا تم اس سے محبت کرنے لگے ہو۔۔

وہ سنجیدگی سے مخاطب تھے۔

وہ خاموش رہا لیکن سنجیدگی سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔

غاذان تمہاری چپ کا کیا مطلب نکالوں میں آخر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس بار مسکرایا تھا۔

پوری بھلکڑ ہے یہ لڑکی دیکھیں اپنی نوٹ بک یہی چھوڑ گئی ہے کوئی امپورٹنٹ لیکچر نوٹ کیا ہوتا تو۔

اسکی اچانک ہی نظر اسکے نیلے کور والی بک پر پڑی تھی اور وہ بک اٹھاتا بے ساختہ بولا تھا جس پر تیمور خانم حیرت زدہ ہوئے تھے وہ اب کچھ بولنے لائیک ہی نہیں رہے تھے۔

ڈیڈ آپ اسے ڈرانا چھوڑ دیں، کیوں ناپسند کرتے ہیں آپ سب اسے صرف کم خیثیت ہونے کی وجہ سے ناتو اگر میں اپنی آدھی جائیداد اسکے نام کر دوں تو مجھے مجبور مت کریں کہ میں کوئی اور قدم اٹھاوں باقیوں سے مجھے کوئی گلہ نہیں لیکن میں چاہتا ہوں آپ رشتوں کہ ترسی اس لڑکی کو پیار دیں کیونکہ وہ آپکے بیٹے کی بیوی ہے اتنا سوچ لیجئے گا اور دوسری بات اگر کسی نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو آپ سب میرا وہ روپ دیکھیں گئے جو میں آپ سب کو نہیں دیکھنا چاہتا سو پلیز زہیر کو ٹارچر کرنا بند کر دیں آپ سب کیونکہ وہ وہی رہے گئی جہاں سردار غاذان تیمور رہے گا ڈیٹس اٹ۔

سنجیدگی سے کہتا بک ہاتھ میں لیے وہ وہاں رکا نہیں تھا۔

وہ صاف صاف بات کرنے کا قائل تھا سو آج کر گیا تھا۔

اور پیچھے تیمور صاحب پتھر بنے بیٹھے رہ گئے تھے انکا بیٹا انکی سوچ سے اگے نکل چکا تھا آخر کس راہ پر چل نکلا تھا وہ۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سردار غاذان آپ ابھی نکاح کر لیں شادی بعد میں دھوم دھام سے ہو گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گول بیٹھک نما کمرے میں دس پندراں افراد بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے خانوش بیٹھے سردار غاذان کے آگے ریاض خانم کا مطالبہ رکھا تھا۔۔

تیمور خانم نے بیٹے کو دیکھا تھا جس کی نگاہیں ریاض خانم پر تھیں۔

اور اگر میری طرف سے انکار ہو تو۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

تو سردار غاذان صاحب ایک کمرہ اپنی پھوپھی بیگم کے لیے بھی ہمیشہ کے لیے صاف کروالیجئے گا۔

ریاض خانم ضبط سے بولے تھے۔

تیمور خانم اور سمیر خانم پریشان ہوئے تھے ریاض کی سفاک بات پر۔۔

کمرہ کیا یہ محل انکا بھی ہے اگر آپ طلاق کی بات کرنا چاہتے ہیں تو ایک بات میری بھی سن لیں زرا آپ غور سے، اگر میری پھوپھی کو طلاق دینا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنا محل خالی کر دیجئے گا جو یقیناً آپکے والد صاحب میری پھوپھو کے نام کر گئے تھے دوسری بات جائیداد میں انکا الگ حصہ بنتا ہے وہ بھی انکے نام ٹرانسفر ہو جانا چاہیئے تیسری بات جیل جانے کے لیے بھی تیار ہو جائے گ کیونکہ آپ ناحق میری پھوپھو کو طلاق دیں گئے تو جیل تو دو سال کے لیے آپکو جانا ہی پڑے گا چوتھی بات پھر ہمارا اور آپکا تعلق ہمیشہ کے لیے ختم آپ ہمیں بھول جایئے گا ہم آپ لوگوں کو منظور ہے نا آپکو۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھوڑا آگے جھکتے ہوئے جو جو اسنے کہا تھا وہاں بیٹھے سب افراد کے چہروں کو فق کر گیا تھا ریلکس صرف اسی کا چہرہ تھا۔

سہیر خانم تیمور خانم ساکت چہرے سے سردار کو دیکھ رہے تھے۔

جبکہ ریاض خانم کی حاکت تو ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

ہال میں موت سی خاموشی تھی۔

سوچ کر بتا دیجئے گا ہمیں کوئی جلدی نہیں چلتا ہوں ایک میٹنگ میں ارجنٹ پہنچنا ہے باقی باتیں ڈیڈ سے کر لیجئے گا وہ مجھ تک آپ سب کی بات پہنچا دیں گئے ابھی کے لیے معذرت۔۔

اٹھ کر ایک ایک کے چہرے کو دیکھ کر کہتا وہ رکا نہیں تھا۔

ہال سے باہر آتے ہی اسکے لبوں پر زیرے لب مسکان در آئی تھی۔

مہدیہ بچے ادھر آؤ۔

مہدیہ کو سیڑیوں پر بیٹھا دیکھ وہ اسے پکار گیا تھا۔

جی سردار!

وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی،

پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پچھلے گارڈن کی طرف بڑھتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

اچھی جا رہی ہے۔

وہ خوش ہوتی ہوِئی بولی تھی۔

بیٹھو تم سے خاص بات کرنے ہی ہے مجھے۔

اسے بیٹھنے کا اشارا کرتا وہ خود بھی بیٹھا تھا۔

جی۔

وہ حیران ہوئی کہ کیا بات کرنی ہو گئی انہیں چلو پڑھائی کا تو وہ پوچھتے رہتے تھے آتے جاتے لیکن آج کچھ خاص بات کرنی تھی شاید۔

ہیر اور تمہاری ایج برابر ہی ہے مہدیہ میں جانتا ہوں تم باقی لڑکیوں کی طرح نہیں ہو۔

مہدیہ ہمہ تن گوش ہوئی تھی۔

وہ اس گھر میں نئی ہے کوئی اس سے بات چیت نہیں کرتا اور وہ تھوڑا سہمی سی رہتی ہے میں چاہتا ہوں تم اسکی دوست بنو اور اچھی والی دوست بنو اسکے ساتھ رہا کرو تاکہ اسے تنہائی اتنی فیل نا ہو۔

وہ کہتے ہوئے مہدیہ کو ہی دیکھ رہا تھا جبکہ مہدیہ حیران سی ان کی بات سن رہی تھی۔

تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں نا مہدیہ۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ جھٹ سے سر نفی میں ہلا گئی تھی۔

نہیں سردار وہ مجھے تو بہت پسند ہے لیکن ابو اور امی سے ڈر لگتا ہے۔

وہ اصل مسلہ انہیں بتا ہی گئی تھی۔

جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔

انکی فکر مت کرو میں دیکھ لوں انہیں اگر انہوں نے تمہیں ڈانٹا تو۔

اسکے شرارت سے کہنے پر وہ بھی ہنسی تھی۔

مہر سے بات ہوتی ہے۔

وہ اب خادم کو پاس آتا دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

جی کل ہوئی تھی۔

کرتی رہا کرو اس سے بات جا و اب اپنی نئی فرینڈ کو امپریس کرو جا کر۔

وہ خادم کا پاس رکنا محسوس کر کے بولا تھا۔۔

وہ سر ہلاتی پل سے وہاں سے بھاگی تھی۔

کہو کیا بات ہے۔

وہ اب خادم سے مخاطب تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ خادم نے اسے کچھ بتایا تھا۔

جس پر اسنے سنجیدگی سے سر ہلا دیا لیکن چہرے کے اعضلات تن سے گئے تھے۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

آپی آپ ان سے بات کریں وہ مان جائیں گئے۔

خیام نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے نرمی سے اسے سمجھایا۔

خیام وہ نہیں مانے گئے میں نے کہا تھا تو آگے سے کہتے ہیں تو! میں اتنا شرمندہ ہوئی نا پوچھو مت۔

وہ خیام کے ساتھ اسکے گھر میں آئی تھی اب لاونج میں ٹہلتی ہوئی وہ پریشانی سے بولی تھی۔

کیا آپکا جانے کا بہت دل ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

ہیر مسکرائی۔

ہاں نا میں نے ان جگہوں کے بارے میں بہت سنا ہے بہت پیاری ہیں بس دیکھنا چاہتی ہوں قدرت کے حسین مناظر کو۔

وہ واپس صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ مہرینہ آج چائے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی اب اسکے ہوتے اسکے بھائی سے تھوڑی نا چائے بنواتی اتنی عقل اس میں تھی۔

میں بات کروں ان سے۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا جس پر ہیر نے اسے گھورا تھا.

ہر گز نہیں۔

وہ ایک دم سے بولی تھی۔

تب ہی مہرینہ چائے لے آئی تھی چائے وہ بنالیتی تھی وہاں بھی اپنی باری پر بنایا کرتی تھی۔

آپ نے کیوں بنائی میں بنالاتی نا۔

ہیر شرمندہ سی ہوئی تھی۔

مہرینہ مسکرائی۔

ہیر چائے ہی تو بنائی ہے ویسے سردار غاذان کہتے ہیں مہر چائے اچھی بنالیتی ہے تم بتاو وہ سچ کہتے ہیں یا میرا دل رکھتے ہیں۔

اسے کپ تھماتی ہوئی وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

سردار کا نام ہی ہیر کے لیے باعث سکون بن جایا کرتا تھا ابھی بھی وہ مسکرائی تھی انکے ذکر پر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چائے کا سپ لیتے ہی اسے لگا تھا سردار اس لڑکی سے بہت محبت کرتے ہیں کیونکہ چائے صرف گزارے لائیک تھی

۔۔

کیا سچ کہتے ہیں سردار۔

مہرینہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی جس پر اسنے سرعت سے سر ہاں میں ہلایا تھا۔

آج سنڈے تھا تو وہ صبح سویرے ہی خادم کے ساتھ اپنے بھائی کے گھر آگئی تھی۔

اب وہ گھر کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی کہ گھر چھوٹا تھا لیکن گند بہت پھیلا ہوا تھا صوفوں میزوں پر دھول سی جمی ہوئی تھی سفید فرش بھی میلا سا تھا اسے مہرینہ پر شکوہ نہیں تھا ظاہر ہے وہ کہاں یہ سب کرنا جانتی تھی لیکن وہ تو جانتی تھی نا

۔

اس لیے وہ چائے ختم کر کے جٹ گئی تھی گھر کی صفائی پر مہر اور خیام نے اسے بہت منع کیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کرا دیا کہ یہ گھر اس کا بھی تو ہے۔

دوپٹہ صوفے پر پھینکے وہ جھاڑو پکڑ کر دونوں کمروں لاونج کچن باتھروم سب کی صفائی کر رہی تھی جبکہ مہرینہ حیران سی اسے مہارت سے کام کرتا دیکھ رہی تھی۔

چھت سے جالے اتارتی پردوں کو واشنگ مشین میں ڈالتی وہ لڑکی ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بیٹھی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام اسکے لیے باہر سے اسپیشل سا لنچ لینے چلا گیا تھا جبکہ مہرینہ بھی اسکی ہیلپ کر رہی تھی ہیر نے منع کیا لیکن وہ بھی بنا اسکی سنے اسکے ساتھ اب واشنگ مشین سے کپڑے نکال رہی تھی اور ہیر کپڑوں کو کھنگال کر باہر باندھی رسی پر ڈال رہی تھی۔۔

اسکی فیروزی فراک گیلی اور میلی ہو چکی تھی وائٹ تنگ ٹروزر اسکا تو اسنے حشر نشر ہی کر دیا تھا۔

اب وہ سارے ہال کو دھو رہی تھی اور مہرینہ پیچھے پیچھے وائپر لگا رہی تھی،

ہیر کے ہاتھ سے جھاڑو ایک دم چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔

وہ پوری آنکھیں کھولے ان میں بے پناہ حیرت سموئے اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہی تھی جو خود بھی حیرت سے میلی سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

بالوں پر جالے لگے تھے تو ساری فراک بھیگوئے وہ صبح والی ہیر تو نہیں لگ رہی تھی۔۔

ہیر!

سردار غازان حیرت زدہ سا اسے پکار گیا تھا۔

جی!

وہ حیران پریشان تھی۔

یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سخت غصہ ہوا تھا اس پر۔

جاو چادر لو جا کر۔

اسکے سراپے سے نظر ہٹاتا وہ غصے سے بولا تھا۔

ہیر بھاگ کر لاونج کے صوفے سے چادر اٹھا کر اپنے ارد گرد اچھے سے لے چکی تھی۔

مہرینہ مسکراتی ہوئی انکے ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔

آئیں نا اندر۔

انکا بازو پکڑے وہ اسے لاونج میں لے آئی تھی جبکہ ہیر واش روم میں بھاگ گئی تھی۔

افففف کتنی گندی لگ رہی ہوں وہ کیا سوچیں گئے میرے بارے میں۔

منہ ہاتھ اچھے سے دھوتی وہ سخت پریشانی سے بڑبڑائی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ چاے لے آئی تھی انکے لیے تب تک خیام بھی آچکا تھا اور اب حیران تھا سردار کو دیکھ کر جو انکے چھوٹے سے لاونج میں بے تکلف سے بیٹھے ہوئے تھے۔

چائے پی کر وہ چلے گئے تھے کہ وہ مہرینہ کی کنڈیشن چیک کرنے آیا تھا،،، جبکہ ہیر تب سے ویسے ہی شرمندہ سی بیٹھی ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

~~~~~~•••••••~~~~~•••••••~~~~~~~

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
~~~~~~

وہ سخت ٹینشن میں تھی،

آج اس سے چھوٹے چھوٹے ڈمبل اٹھانے کی مشک کروائی جارہی تھی جو کہ ہیر جیسی نازک لڑکی کے لیے اٹھانا بہت مشکل تھا۔

لیکن ٹینشن ڈمبل کی نہیں ٹینشن تھی ٹرپ کی کہ آج صبح شہنام نے بناہیر سے پوچھے اسکا ٹرپ پر جانے والے سٹوڈینٹ میں نام لکھوادیا تھا،

افففف اب ان سے کیا کہوں گئی میں،

ڈمبل تو اٹھائے نہیں جارہے تھے لیکن کوشش وہ جاری رکھے ہوئے تھی,

ہیر دھیان کہاں ہے تمہارا پیر پر لگ جائے گا ٹھیک سے پکڑنے کی کوشش کرو۔

علینہ نے اسکی بے دھیانی پر اسے ٹوکا تھا۔

وہ ہونٹ بھینچے سر ہلا گئی تھی۔۔

رات کے دس بج رہے تھے لیکن اسے نیند نہیں آرہی تھی کہ کل ٹرپ جانی تھی اور اس نے ابھی تک ان سے پرمشن نہیں لی تھی ہمت ہی نہیں ہورہی تھی اجازت کیا خاک لیتی۔

اب تو سب سو گئے ہوں گئے ٹرائے کرتی ہوں شاید میں بول دوں اور وہ مان جائیں۔

کہتے ہی جھپاک سے وہ کمرے سے نکلی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

محل میں سب جلدی سو جاتے تھے گہری خاموشی تھی کوریڈور میں۔

خود کو کمپوز کرتی وہ انکے دروازے کے سامنے تھی لائٹ تو بجھی ہوئی تھی,

شاید وہ سو چکے تھے۔

ہیر!

وہ پلٹ رہی تھی جب دروازہ کھلا تھا اور غاذان نے جاتی ہیر کو حیرت سے آواز لگائی تھی۔

ہیر کے قدم ساکت ہوئے تھے دل کی دھڑکن سناٹے میں شور سی مچانے لگی تھی،

جی!

وہ آخر انکی طرف پلٹ ہی گئی تھی۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو،

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

انہیں کیسے پتا میں دروازے پر کھڑی تھی۔

کیمرہ لگا ہوا ہے اوپر دیکھو۔

وہ ہلکی مسکان سے دروازے کے اوپر اشارا کر کے کہتا کوریڈور کی بالکنی کی طرف بڑھا تھا۔

وہ بھی پیچھے پیچھے تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کالا گھور آسمان تھا آج کوئی کوئی تارا نظر آرہا تھا، گہری رات تھی چاند بھی نہیں تھا لیکن مدھم روشنی تھی ڈم لائٹ کی۔

وہ انکے پیچھے ہی کھڑی تھی کہ ساتھ کھڑا ہونے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔

ہیر تم کوئی بات کرنا چاہتی تھی۔

افف جب وہ ہیر کہتے تھے نا ہیر کو اپنا نام بہت ہی کوئی خوبصورت لگتا تھا اپنے نام پر رشک سا آتا تھا۔

ہیر کہاں گھم ہو۔

وہ اچانک ہی اسکی طرف پلٹا تھا۔

وہ وہ صبح ٹرپ جارہی ہے ساری یونی جارہی ہے شہنام بھائی نے میرا نام بھی لکھوادیا تھا مجھے سے پوچھے بنا تو کیا میں چلی جاوں سب کے ساتھ۔

انگلیاں مڑوڑتی وہ سخت نروس تھی لیکن کہہ گئی تھی۔۔

نہیں!

گہری سانس لیتا وہ قطیعت سے بولا تھا۔

بس اسکے کہنے کی دیر تھی اور ہیر کی آنکھوں پانی بہنا شروع ہو گیا تھا۔

ہیر تم رو رہی ہو۔۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں تو!

سرعت سے آنسو صاف کرتی وہ شوں شوں کرتی ہوئی بولی تھی۔

غاذان نے بغور سے اسکے چہرے کو دیکھا۔

ہیر یہاں میں ہوں خادم ہے خیام ہے وہاں کون ہو گا تمہارے ساتھ صرف شہنام تم نہیں جانتی دنیا کو پھر کبھی چلی جانا بلکہ ایک دو ماہ میں میں لے چلوں گا۔

بہت نرم لہجہ تھا جو ہیر کے ارد گرد چکرانے لگا تھا۔

وہ جواباً خاموش رہی۔

وہ سر نفی میں ہلاتا دور درختوں کے جھڑمٹ کو دیکھنے لگا تھا۔

ٹھیک ہے چلی جانا لیکن بہت احتیاط۔۔

ابھی الفاظ اسکے ہونٹوں میں ہی تھے جب وہ دنگ ہوا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے مسکراتی سرعت سے اسکے ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگا گئی تھی یہی تک نہیں بلکہ عقیدت سے اسکے ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھتی وہ بھی ایک دم سے ساکت ہوئی تھی۔

یہ حرکت ہیر بے سختگی میں کر گئی تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان تیمور ساکت نگاہوں سے ہیر کے سرخ چہرے کو دیکھتا ایک قدم پیچھے ہوا تھا ہاتھ ابھی بھی ہیر کے ہاتھوں میں قید تھے چھڑائے نہیں نجانے کیوں۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ہیر کے ہاتھ کانپے تھے۔

یہ وہ کیا کر گئی تھی بے حودی میں،

ہاتھ نہیں چھوڑے گئے اور نا ہی سر اٹھایا گیا تھا وہ پتھر ہو گئی تھی۔۔

مدھم اندھیرے میں بھی وہ ہیر کا سرخ چہرہ اور نم ہوتے ہاتھ محسوس کر گیا تھا۔

ہیر!

وہ بھاری آواز میں اس سے بولا تھا۔

ہاتھ چھوڑتی وہ دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی،

ریلکس کچھ نہیں ہوا۔

وہ بے ساختہ بولا تھا۔

ہیر سے سر اٹھایا ہی نہیں گیا تھا۔

سردار نے چمکتی آنکھوں سے گندمی چہرے والی لڑکی کو غور سے دیکھا تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جھکا سر سیدھی نکلی مانگ پر آدھی ٹھہری براون چادر کان خالی تھے جو اسے پتا نہیں کیوں اچھے نہیں لگے تھے۔

ہیر بے دردی سے ہونٹ کاٹتی خود پر شرمندہ تھی۔

ہیر سو جاو اب جا کر صبح جلدی بھی تو اٹھنا ہے نا۔

وہ اسکے پاس آتا اسکی مشکل آسان کر گیا تھا۔

وہ سر ہلاتی الٹے قدموں سے دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی پھر ایک دم سے پلٹتی وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

اگر وہ ایک بار سر اٹھا کر دیکھتی تو مبہوت رہ جاتی کہ سردار غاذان کے کٹاوادار دلکش ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان ٹھہری ہوئی تھی ہیر کی بے حودی پر اسکے شرمانے پر اسکی بدحواسی پر۔۔

وہ اب ہاتھ کی پشت دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے نرم ہونٹوں کا لمس کچھ سینکڈ کے لیے ٹھہرا تھا۔

وہ اب خالی راہدری کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔

پھر وہ سر جھٹکتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

اور پلڑ کے پیچھے کھڑے تیمور خانم دنگ ہوئے تھے بیٹے کے تاثرات پر۔

تو کیا وہ اسے اپنی بیوی تسلیم کر چکا تھا۔

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے وہ جیسے اسکے نادیدہ وجود سے مخاطب تھے۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساری رات وہ سو نہیں سکی تھی۔

لیٹی بھی نہیں تھی بس بیٹھی رہی۔

افففف پتا نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے وہ کیا سوچیں گے میرے بارے میں،

وہ شرمندگی سے سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی۔

اب میں انکے سامنے کیسے جاوں گئی وہ کہیں گئے کتنی واہیات لڑکی ہے،

بیڈ سے کھڑی ہوتی ہوئی وی جیسے بہت بے چین تھی۔

آنکھوں سوجی ہوئیں تھیں شاید روتی رہی تھی وہ۔

صبح والے ہی کپڑے پہنے بالوں کو ہاف کیچر میں جھکڑے وہ بہت پریشان تھی۔۔۔

اللہ پلیز زانکے دل میں میرے لیے کوئی بدگمانی نا آِئے ورنہ میں مر جاوں گئی میں انکی آنکھوں میں اپنے لیے فخر دیکھنا چاہتی ہوں۔

محبت نہیں دیکھنا چاہتی میں کیونکہ میں جانتی ہوں میں انکے لائیک نہیں ہوں لیکن اللہ مجھے ان سے جدامت کریئے گا بس باقی زندگی انکے قدموں میں ہی گزرے یہی میری تجھ سے التجا ہے میری یہ دعا قبول کر لینا اللہ۔

وہ بھرائے لہجے میں بولتی ایسے ہی نیچے بیٹھتی بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگا گئی تھی۔

پتا نہیں کب اسکی آنکھ لگی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

****

صبح سات بجے کا وقت تھا وہ ناشتہ کرتے بار بار اپنی واچ بھی دیکھ رہا تھا۔

ہیر کی ٹرپ ٹائمنگ کیا ہے۔

وہ خادم سے پوچھ رہا تھا۔

جس پر ناشتے کرتے افراد ناشتہ ترک کیے اسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے وہ کب بھلا معمولی سی چیزوں کے بارے میں حساب رکھنے لگا تھا۔

سردار نو بجے۔

پاس کھڑے خادم نے ادب سے سرعت سے جواب دیا تھا۔

نوشین بیگم تو جل کر خاک ہوئیں تھیں۔

کاش انکی ہی کسی بیٹی سے وہ شادی کر لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

وہ جلن سے سوچ رہیں تھیں دھیان اپنی بیٹی سفینہ پر تھا جو مہدیہ کے ساتھ بیٹھی پتا نہیں کیا بات کر رہی تھی انہیں اپنی بیٹی پر خوب غصہ چڑھا تھا وہ معمولی سی لڑکی سردار غاذان کو پھانس گئی تھی اور انکی بیٹی کو فیشن سے ہی فرصت نہیں تھی۔۔

میرا سامان گاڑی میں رکھواو میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کہتے ہوئے سیڑیوں کی طرف بڑھا تھا۔

نوراں ہیر کو ناشتہ دیا۔

وہ راستے میں کھڑی نوراں سے سنجیدگی سے مخاطب تھا۔

جی میں گئی تھی دو بار لیکن انہوں نے دروازہ ہی نہیں کھولا شاید وہ سو رہی ہیں۔

ملازمہ سر جھکائے ادب سے بتانے لگی تھی۔

جبکہ وہ لب بھینچتا اسکے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھا تھا۔

باقی پیچھے سب دنگ بیٹھے رہ گئے تھے لیکن کچھ کہنے کی جرات کسی میں نہیں تھی سہیر خانم میں بھی نہیں جو صرف صبر کے گھونٹ ہی بھرتے رہ گئے تھے۔۔



ہیر!

اسنے دو تین بار دستک دی تھی۔

لیکن دروازہ نہیں کھلا تھا۔

وہ گہری سانس لیتا دروازے کے ہینڈل پر دباؤ ڈال کر دروازہ کھولتا کمرے کی دہلیز پر آیا تھا۔

وہ پہلی ہی نظر میں دیکھ گئی تھی۔

میٹ پر بے فکر سی سوئی ہوئی اپنے حلیے سے لاپرواہ دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے وہ گہری نیند میں تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان پریشان ہوتا

سرعت سے اسکی طرف بڑھا تھا،

ہیر۔

اسکے پاس اکڑو سٹائل میں بیٹھتا وہ فکر مندی سے اسے پکارنے لگا تھا۔

ہیر!

اب کی دفع اسنے اسکے کندھے کو نرمی سے ہلایا تھا۔

ہیر نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

سردار غاذان کو اپنے اتنے قریب بیٹھا دیکھ کر وہ حیران ہوئی پھر پریشان ہوتی ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی۔

آپ؟

وہ کہتے ہی جلدی سے بیڈ پر پڑی چادر اٹھا کر خود پر لے چکی تھی۔

جبکہ وہ کھڑا ہوتا بغور اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو ستا ہوا تھا۔

ہیر طبیعت ٹھیک ہے۔

وہ اسکے گال چھوتا ہوا بولا تھا وہ حرارت چیک کرنا چاہ رہا تھا لیکن ہیر کرنٹ کھا کے دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی اسکے ٹھنڈے ہاتھ کا بھاری لمس ہیر جیسی نازک لڑکی کہاں برداشت کر سکتی تھی بھلا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان نے حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھا تھا۔

ادھر بیٹھو اور بتاو کیا بات ہے۔

سنجیدگی سے اسے صوفے پر اشارا کرتا ہوا وہ بولا تھا۔

وہ سر جھکاتی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔

ہیر بات بتاو میرے پاس وقت نہیں ہے اور تمہیں آج ٹرپ پر بھی تو جانا ہے نا۔

وہ چیئر گھسیٹ کر اسکے پاس بیٹھتا تھوڑے غصے سے بولا۔

آپ ناراض تو نہیں ہے نا مجھے سے۔

وہ پہلی بار سر اٹھاتی فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

پاگل ہو تم میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے۔

وہ حیرت سے بولا تھا۔

میں اچھی لڑکی ہوں شرم وحیا بھی ہے مجھ میں کل میں۔۔

ہیر میں جانتا ہوں تم ایک اچھی لڑکی ہو شرم وحیا ہے بھی ہے تم میں تمہارے کردار کا سرٹیفیکٹ مجھے تم سے بھی نہیں چاہیئے،

وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی تھی آنکھوں میں کھوئی ہوئی چمک لوٹنے لگی تھی،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ریلکس زرا سا ہاتھ ہی تو چوما تھا کیا ہو گیا ہے ہیر بریو بنو بس اسی بات نے تمہیں ساری رات سونے نہیں دیا حد ہے ہیر کیا میں نے تمہیں ڈانٹا جو تم پریشان رہی ہو،

وہ سنجیدگی سے بولتا آخر میں تاسف سے سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔۔

جبکہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کیا یہ سردار غاذان ہی تھے نا۔

وہ بہت حیران تھی ان پر کتنے دوستانہ انداز میں بیٹھے وہ اسے سمجھا رہے تھے۔۔

ہیر منہمک سی انہیں دیکھنے لگی تھی وہ جب سامنے ہوتے تھے تو وہ خود سے غافل ہونے لگتی تھی۔

چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا پلکیں اٹھنے گرنے لگیں تھیں۔

سردار غاذان نے غور سے اسے دیکھا تھا،

اب اٹھو جلدی جلدی پیکنگ کرو فریش ہو کر نیچے آو میں ویٹ کر رہا ہوں۔

وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

پیچھے وہ اب بھی حیران سی بیٹھی رہ گئی تھی۔

بچہ نہیں تھا اسکے محسوسات وہ جانچ گیا تھا، لیکن وہ اس لڑکی کو ٹوک نہیں پاتا تھا نجانے کیوں وہ اسے بہت عزیز ہو چکی تھی ایسے جیسے وہ شروع سے ہی اسکی زمے داری میں رہی ہو۔۔

ooooo

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تیار ہو کر پیکنگ کر رہی تھی جب نوک کرتی ہوئی مہدیہ اندر آئی تھی۔

ہیر حیرانگی سے پہلی بار سردار کے سوا اپنے کمرے میں کسی اور کو دیکھ رہی تھی۔

اسکے ہاتھ میں ٹرے تھا، جس میں جوس کا گلاس اور دو بٹر لگے توس تھے۔

گڈ مارننگ یہ رہا آپکا ناشتہ اب جلدی سے کر لیں سردار آپکا باہر گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں، ویسے وہ کسی کا انتظار نہیں کرتے،

وہ خوش اخلاقی سے اندر آتی ہوئی بولی تھی۔

ہیر نے مسکرا کر خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تھا جسکے نقوش اپنی بہن سے بہت ملتے جلتے تھے جبکہ رنگ بہت سفید تھا مہدیہ کا،

پہلے ناشتہ کر لیں پھر میں آپکا خوبصورت سا سٹائل بناتی ہوں مجھے بڑا شوق ہے ہیئر سٹائل بنانے کا۔

مہدیہ جوس اسے پکڑاتی ہوئی بولی تھی۔

میں مہدیہ ہوں مہرینہ کی بہن میں تھرڈ ایئر کی سٹوڈینٹ ہوں ان شاءاللہ جلد اپکی یونی میں ایڈمشن لوں گئی۔

وہ بہت باتونی تھی بولتی ہوئی اسکے بال بھی بنانے لگ گئی تھی۔

ہیر دل سے مسکرا رہی تھی شکر تھا کوئی تو اس محل میں اس سے بات کر رہا تھا یہ لڑکی تو اسے دل سے بہت پیاری لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے بالوں کو آگے سے مانگ نکال کر وہ پھولے ہوئے رول بنا رہی تھی۔

کیا آج سے ہم۔دوست بن سکتیں ہیں۔

وہ ہاتھ بڑھاتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

ہیر کی انکھیں جھلملائی تھیں۔

سر جلدی سے ہاں میں ہلاتی وہ اسکے گلے سے لگی تھی۔

مہدیہ بھی مسکرائی تھی۔

چلو اچھی لڑکی ورنہ سردار بھائی ہمارا قیمہ بنا دیں گئے انہیں غصہ بہت کم آتا ہے زیادہ غصے میں نہیں آتے لیکن اگر آجائیں نا تو اگلے بندے کے ڈھیلے پیچ سیکنڈ میں کس دیتے ہیں۔

وہ سیڑیاں اترتی ہوئی ساتھ ساتھ خاموش چلتی لڑکی کو بتا رہی تھی۔

اللہ خافظ بہت سارا انجوائے کرنا اور میرے لیے گفٹ بھی لانا۔

مہدیہ اسکے ہاتھ تھامتی ہوئی بولی تھی۔

اللہ خافظ میں اپنی نئی دوست کو مس کروں گئی اور گفٹ بھی لازمی لاوں گئی۔

وہ مسکراتی ہوئی بولتی ہال کا بڑا سا دروازہ پار کر گئی تھی۔

جبکہ مہدیہ وہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تیمور صاحب کے ساتھ کھڑا کچھ اہم بات چیت کر رہا تھا جب وہ اسے اس طرف آتی دیکھائی دی تھی۔۔

یلو فراک جسکے کناروں پر شیشے لگے ہوئے تھے بازوں نیٹ کے تھے جن کے اگے چوڑی وائٹ نٹ کی لیس لگی ہوئی تھی۔وائٹ کڑھائی والا پجامہ یلو ہی دوپٹہ جس پر کہی کہی چھوٹے چھوٹے شیشے لگے ہوئے تھے بہترین سوٹ پہنا ہوا تھا اسنے جو اسکے دراز سراپے پر بہت جچ رہا تھا چہرہ میک اپ سے پاک تھا سوائے کاجل کے جو موٹی آنکھوں میں ہلکا سا لگا نظر آرہا تھا سچ میں اس پر یہ ہیئر سٹائل بہت زیادہ سوٹ کر رہا تھا۔

وہ تھوڑا دور ہی رک گئی تھی کہ تیمور صاحب کا سامنا اسکے لیے بہت مشکل ہوتا تھا۔

جبکہ غاذان تیمور نے گہری نظروں سے اسکے سراپے کا جائزہ لیا تھا۔

تیمور صاحب الوداعی بات کرتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے۔

آو ہیر آئی ایم آلریڈی گیٹنگ لیٹ،،،،

وہ براون چشمہ لگاتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

وہ سر ہلاتی جلدی سے اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔

وہ خود نیوی بلیو شرٹ وائٹ تنگ پینٹ زیب تن کیے بے انتہا خوبرو لگ رہا تھا۔

کان میں بلیو توتھ فٹ کرتا وہ اب کسی سے کاروباری باتیں کر رہا تھا۔

ہم بعد میں بات ہوتی ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہتے ہی اسنے ہیر کو دیکھا تھا جو ہاتھ مڑورتی نروس سی تھی۔

ہیر میری بات دھیان سے سنو تم سارا وقت شہنام کے ساتھ رہو گئی کچھ بھی کھانا پینا ہو شہنام سے کہنا ہے اکیلے کہی نہیں جانا چاہے کچھ بھی ہو جائے اور کچھ بھی غیر معمولی لگے تو مجھے فوراً کال کرنے ہے یا شہنام کو بتانا ہے

..do you understand what i am saying u

وہ بھرپور سنجیدگی سے بولا تھا۔

جی میں سمجھ رہی ہوں۔

وہ سر اٹھا کر انہیں دیکھتی سر ہلا گئی تھی۔

اسکے سر ہلانے پر کانوں میں پہنے چھوٹے سے جھمکے بھرپور طریقے سے ہلے تھے۔

اسکا دھیان بھٹکا تھا, اسکی سیدھی شفاف نکلی مانگ ستواں ناک بھرے بھرے عنابی ہونٹ,

افففف سردار غاذان ہوش میں تو ہو تم۔

وہ خود کو سرزنش کرتا اس سے دھیان ہٹا گیا تھا۔

یہ لو کریڈٹ کارڈ دل کھول کر شاپنگ کرنا مجھے اچھا لگے گا۔

کریڈٹ کارڈ نکال کر اسکی بڑھاتا ہوا وہ بولا تھا۔

شہنام کو میسج اسنے کر دیا تھا وہ بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام سردار غازان صاحب۔

وہ زبردستی اسکے گلے لگنے کی کوشش کرتا ہوا بولا تھا۔

شہنام بی سیریس,

وہ ارد گرد لوگوں کو اکٹھا ہوتا دیکھ دھیمی آواز میں اسے ٹوک گیا تھا۔

جبکہ وہ حیرت سی انہیں دیکھ رہی تھی جو کافی سنجیدہ تھے۔

لیکن شہنام کو کیا پرواہ وہ زور کی جھپی اسے مار ہی چکا تھا۔

شہنام تھپڑ لگادوں گا اب کوئی فضول حرکت کی تو،

اسے پراں کرتا وہ خفا سا ہوا تھا،

شہنام نے منہ بسورا تھا۔

اب دھیان سے بات سنو ٹائم نہیں ہے میرے پاس ہیر کا خیال رکھنا تمہارے زمے بھیج رہا ہوں یاد رکھنا میری بات

۔

سنجیدگی سے کہتا وہ پھر ہیر کے سامنے آیا تھا۔

جو اسے ہی معصوم سا منہ بنائے دیکھ رہی تھی اسکے پاس آنے پر وہ سرعت سے سر جھکا گئی تھی۔۔

اللہ حافظ۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنجیدگی سے اسکے سر پر بھاری ہاتھ رکھ کر کہتا وہ جانے کے لیے پلٹ گیا تھا۔

ہیر نے ڈبڈبائی نظروں سے آنکھوں سے اوجھل ہوتی اسکی بلیک سوک دیکھی تھی دل ایک دم سے ویران ہوا تھا اسکا دل کیا انکار کر دے پر وہ اب ہاں کر چکی تھی نام لکھوا چکی تھی ایسے کیسے انکار کر دیتی۔

اللہ حافظ۔

دھیمے سروں میں وہ بڑبڑائی تھی۔

جبکہ شہنام نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

کیا یہاں سے سردار کی گاڑی گئی ہے وہ راستہ خافظ کر رہی ہو چلو دیر ہو رہی ہے ورنہ کھڑے ہو کر جانا پڑے گا۔

اسکا کندھا ہلاتا وہ مصنوعی رعب سے بولا تھا.

جبکہ وہ زبردستی کی مسکراہٹ سے اسکے ہم قدم ہوئی تھی۔۔

ویسے آج کوئی بہت لشکارے مار رہا ہے خیریت ہے نا کہی مجھے امپریس کرنا تو نہیں چاہ رہی۔

وہ سنجیدگی سے ساتھ چلتی لڑکی سے بولا تھا۔

ابھی میرے اتنے برے دن بھی نہیں آئے۔

نک سکوڑ کر کہتی وہ بس کی سیڑیاں چڑھ گئی تھی۔

ہیں۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شہنام حیران ہوا تھا اسکے اٹیٹوڈ پر۔

:::::::

چار گھنٹوں میں وہ کشمیر پوائنٹ پر پہنچ چکے تھے راستے میں انہوں نے ہیوی لنچ سا کیا تھا اور فریش وغیرہ بھی ہو گئے تھے۔

شائنہ نے ہیر کو چپس کا بڑے سائز والا پیکٹ لے کر دیا تھا۔

اسنے بہت منع کیا لیکن وہ زبردستی اسکی گود میں رکھتی جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گی تھی۔

ہیر نے بے چارگی سے شہنام کو دیکھا۔

کھالو کنجوس سی ہے آج اگر دل کھولا ہے اسنے تو فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

وہ پیکٹ کھولتا ہوا لاپرواہی سے بولا تھا۔

وہ فقط اسے دیکھ کر ہی رہ گئی تھی لیکن دل میں سو طرح کے خدشات پیدا ہونے لگے تھے۔

تب ہی اسکا فون بجا تھا۔

خیام کا تھا۔

وہ کال پک کرتی مسکرا دی تھی۔

جب تک وہ ہوٹل نہیں پہنچے وہ خیام سے باتیں کرتی رہی تھی اور مہرینہ سے بھی بات ہوئی تھی۔

آج کا اور کل کا دن تھا پرسوں انہوں نے رات کو واپس چلے جانا تھا۔

ایک کمرہ تین تین لڑکیاں شیئر کر رہی تھیں،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ ہیر اور ایک دوسری لڑکی تھی انکی روم میٹ شیزا،

ہیر تو شائنہ کو دیکھ کر پریشان تھی کہ کہی وہ سب کے سامنے اسکی بے عزتی نا کر دے اس سے اور امید بھی وہ کیا کر سکتی تھی۔

شائنی اور شیز افریش ہو کر باہر نکل گئی تھیں اسے بھی کہا تھا شیزا نے لیکن اسنے منع کر دیا کہ وہ تھک گئی ہے اسنے زندگی میں پہلی بار اتنا سفر کیا تھا تھک تو وہ وقعے ہی گئی تھی۔

وہ نہا کر بالوں کو سلجھا کر کھڑکی میں کھڑی قدرت کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

انہیں کال کروں! انہوں نے کہا بھی تھا کہ پہنچ کر انہیں کال کر دوں۔

موبائل پکڑے وہ بولتی ان کا نمبر پریس کر گئی ہی تھی۔

ٹوں ٹوں۔

وہ قد آور مرر کے آگے کھڑا بال تولیے سے خشک کر رہا تھا جب موبائل بجا تھا۔

بال اچھے سے خشک کر کے وہ موبائل کی طرف بڑھا تھا۔

وہ اس وقت شرٹ لیس تھا سفید مضبوط، مضبوط کشادہ سینہ وہ ایک پر کشش مرد تھا،

موبائل اب بند ہو چکا تھا،

سارا دن بہت مصروف گزرا تھا اسکا تین میٹنگز جلسے پھر دعوت،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے پناہ تھک چکا تھا۔

سردار کافی۔

خادم کافی کا مگ اسکے پاس رکھ کر سر جھکا کر چلا گیا تھا۔

کافی کا مگ پکڑے وہ موبائل اٹھا گیا تھا۔

کال ہسٹری میں سب سے اوپر ہیر کا نمبر دیکھ کر وہ چونکا تھا۔

پھر کھڑکی میں آتا اسکا نمبر ڈائل کر چکا تھا۔

وہ جو مایوس ہو چکی تھی لیٹنے لگی تھی موبائل وائبریٹ کرنے پر وہ جلدی سے فون پکڑ چکی تھی۔

سردار کالنگ لکھا دیکھ کر وہ بے انتہا خوش ہوئی تھی۔

دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر وہ کال اٹینڈ کر چکی تھی۔

اسلام علیکم۔

دھیمے سروں کی سلامتی میلوں دور کھڑے انسان پر پہنچ چکی تھی۔

وعلیکم اسلام کیسی ہو ٹھیک سے پہنچ گئی نا راستے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی نا۔

وہ مگ گرل میں رکھتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

وہ دھک دھک کرتے دل کی پروا نا کرتے مسکرائی تھی،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی ٹھیک سے پہنچ گئی تھی اور مشکل بھی نہیں ہوئی ابھی ہم پہنچے ہیں تو سوچا آپ کو آگاہ کر دوں۔

میں جانتا تھا ہیر تم آدھا گھنٹہ پہلے پہنچ چکی تھی ابھی گھر پہنچا ہوں تو تم سے بات نہیں کر سکا اسکے لیے معذرت سویٹ گرل۔

اسکے دلکش گھمبیر لہجے پر ہیر کے ہاتھوں سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔

آنکھیں بند کر کے وہ وہی پہنچ چکی تھی جہاں وہ تھے،

ہیر تم سن رہی ہو۔

وہ کافی کا سپ لیتا ہوا بولا تھا.

جی۔

وہ بس یہی کہہ سکی۔

ہمم فون رکھتا ہوں تم تھوڑا آرام کرو پھر ہوٹل کے گارڈن میں گھومو ساتھ شہنام کو بھی لے لینا اوکے۔

وہ بھاری آواز میں اس دیوانی لڑکی کو تاکید کر رہا تھا۔

جی۔

اسنے کہا تھا اور سردار غاذان نے فون رکھ دیا تھا۔

دروازے میں کھڑی شائنہ کا وجود جیسے جلتی آگ میں جلنے لگا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صبر کے گھونٹ بھرتی وہ مسکراتی ہوئی اسکی طرف بڑھی تھی۔۔۔

ہیر!

وہ فون ٹھوڑی نیچے رکھے دھیمی سی مسکان ہونٹوں پر سجائے انہوں لمحوں کے سحر میں تھی جب انکی نرم آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی کہ وہ چونک کر پیچھے مڑی جہاں شائنہ وائٹ سلک کے کھلے ٹروزر پر مہرون گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنے لمبے بالوں کو ہاف باندھے اپنے خوبصورت دلکش چہرے پر مسکان سجائے اسی سے مخاطب تھی۔

ہیر بجائے خوش ہونے کے پریشان ہوئی تھی کہ یہ بھلا ایک دم سے کیسے اتنی بدل سکتی تھی۔۔

آو ہم سب نیچے واک پر جا رہے ہیں چلو گئی،

وہ اسکے قریب آتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

اس وقت۔

واچ پر آٹھ کا ہندسہ دیکھ کر وہ حیرت سے بولی۔

ارے یار ابھی تو مزہ آئے گا چلو شہنام بھی نیچے ہی ہے۔

وہ اپنا بیگ پکڑتی ہیر سے عجلت میں مخاطب تھی۔

ایک منٹ میں چادر لے لوں۔

چیئر پر پڑی چادر اٹھا کر وہ خود پر اچھے سے اوڑھتی ہوئی اسکے ہم قدم ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوٹل بہت خوبصورت تھا۔وہ ہوٹل کی خوبصورتی دل میں سراہے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

نیچے لابی میں واقعے سب سٹوڈینٹ واک کے لیے تیار تھے دو میل اور فی میل ٹیچرز انکے ساتھ جا رہے تھے،

شہنام دو لڑکوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا جب ہیر کو دیکھ کر ہاتھ ہلا گیا تھا۔

وہ بنا جواباً ہاتھ ہلائے اسکے پاس آ رکی تھی آخر سردار غاذان کا حکم جو تھا کہ شہنام صدیقی کے ساتھ ہی رہنا ہے۔

بے مروت عورت۔

وہ جل کر بولا تھا۔

شٹ اپ تم سے چھوٹی ہی ہوں۔

وہ ناک سکوڑ کر بولتی شہنام کو پریشان کر گئی۔

بات سنو سردار نے مجھے کہا تھا تم بہت معصوم ہو تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے وغیرہ وغیرہ انکے سامنے تمہارے اندر کی خرانٹ عورت کہاں چلی جاتی ہے ہاں۔

وہ حیرت سے چلتے ہوئے اس لڑکی سے مخاطب تھا جو ہلکا سا مسکراتی ہوئی سامنے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

سردار غاذان جھوٹ نہیں بولتے میں واقعی معصوم سی ہوں تم خود چالاک ہو اسلیے تمہیں سب چالاک نظر آتے ہیں۔

ساتھ چلتی لڑکی تھوڑی شرارت سے بولتی شہنام کو غصہ چڑھا گئی تھی۔

نہیں رکھوں گا میں خیال تمہارا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھنا کر بولتا دو قدم آگے ہوا تھا۔

سردار پوچھ لیں گئے تم سے۔

وہ پھر سے شرارت پر آمادہ تھی۔

پوچھ لیں میں بھی کہہ دوں گا میرے کان بہرے کر دیئے ہیں انکی معصوم چڑیل نے۔

وہ جھلا کر بولتا اپنے دوستوں میں شامل ہو چکا تھا۔

انکی معصوم چڑیل۔۔۔۔

یہ فقرہ اسے بہت پسند آیا تھا۔

کاش میں ساری زندگی انکے ساتھ رہوں۔

وہ دل میں حسرت سے بڑبڑائی تھی۔

شیزا اور ایک دوسری لڑکی کے ساتھ چلتی شائنی انگاروں پر لوٹ رہی تھی۔

ہیر تم نے میری دنیا مجھ سے چھینی ہے سزا تو بہت بھیانک ملے گئی تمہیں یاد کرنے کے لیے تمہیں مہلت بھی نہیں ملے گئی۔

وہ جلتے دل سے سوچتی اسکی پشت کو نفرت آمیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ سب آدھا گھنٹہ گھوم پھر کر واپس آ چکے تھے،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آتے وقت سب کے ہاتھوں میں کون آئس کریم تھی۔

شہنام کے پاس چاکلیٹ فلور تھا جبکہ ہیر کے ہاتھ میں سٹرابری فلیور تھا اسے بہت پسند آیا تھا یہ فلیور اس لیے اسکے ہاتھ میں دو آئس کریم تھیں پیسے جلتے بھنتے شہنام نے ہی دیئے تھے۔

جا کر ایک ایک پیسہ سردار صاحب سے لوں گا کس بھوکی کو میرے ساتھ بھیج دیا ہے پورے دو سو خرچ کرا دیئے میرے۔

وہ جل کر بول رہا تھا جبکہ وہ بنا اسکی بات پر کان دھرے مسکراتی ہوئی باری باری دونوں آئس کرم کی بائٹ لے رہی تھی،،

شائنہ نے اچانک ہی پیچھے سے اسے دھکا مارا تھا اور وہ جو اپنے دھیان میں تھی دھکے کے لیے تیار نہیں تھی سنبھل نہیں سکی تھی لہرا کر گری تھی دونوں آدھی آدھی کھائی آئس کریم نیچے گھاس پر گر گئیں تھیں۔

اوسو سوری مجھے پیچھے سے دھک لگ اور میں تم پر گر گئی تمہیں چوٹ تو نہیں لگی۔

اسے اٹھاتے ہوئے وہ پریشانی سے بولی تھی۔

نہیں چوٹ نہیں لگی ٹھیک ہوں میں۔

کھڑی ہو کر کپڑے جھاڑتی وہ بولی تھی۔

مجھے افسوس ہے تمہاری آئس کریمز گر گئیں۔

شائنہ کو افسوس ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کوئی بات نہیں میرے نصیب میں اتنی ہی کھانی لکھی تھی۔

وہ ہلکی سی مسکان سے بولتی

آگے بڑھ گئی تھی جبکہ شہنام تھوڑااس سے آگے تھاایک لڑکی کے ساتھ بڑاہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا،

شائنہ نے مسکراتی نظروں سے اسکی آئسکریم کو ملیامیٹ ہوتے دیکھا تھا۔

شہنام تمہاری نظر بہت بری ہے میری دونوں آئسکریم نیچے گر گئی ہیں۔

اسکے ہم قدم ہوتی وہ مایوسی سے بولی تھی۔

شہنام نے اپنی آئس کریم اسکی طرف بڑھ دی تھی بنااس لڑکی سے نظر ہٹائے۔

جھوٹی نہیں کھاتی میں۔

وہ سنجیدگی سے کہتی آگے بڑھ گئی جبکہ وہ اس لڑکی کے سامنے شرمندہ ہو گیا تھا۔

وہ غصے سے دانت پیس کر رہ گیا تھا۔

اسے لا کر میں نے غلطی ہی کی ہے لیکن اگر اسے نالاتا تو لارڈ صاحب نے مجھے کونسا آنے دینا تھا۔

وہ غصے سے کھول کر رہ گیا تھا۔

READERS CHOICE

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ ایک بہت خوبصورت جگہ تھی جسکے نام سے وہ انجان ادھر ادھر ٹہل رہا تھا وہ سفید سوٹ میں تھا حلانکہ سوٹ اسے زرا پسند نہیں تھے لیکن اس وقت وہ سفید سوٹ میں ہی تھا،

آسمان نیلا تھا لیکن کہی کہی سفید بادلوں کے ٹکڑے بھی اڑ رہے تھے،

بہت ہی پر سکون جگہ تھی،

وہ ٹہلتے ٹہلتے اچانک رکا تھا،

بہتے جھڑنے کے پاس اسکی طرف پشت کیے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی،

وہ بے ساختہ اس لڑکی کی طرف بڑھا تھا۔

اے کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو۔

وہ بھاری آواز میں پشت کیے بیٹھی لڑکی سے مخاطب تھا۔

پشت کیے بیٹھی لڑکی اچانک ہی اسکی طرف مڑی تھی۔

وہ لڑکی بھی سفید ریشمی سوٹ میں تھی سفید چادر سر پر لیے وہ اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

جبکہ وہ ساکت رہ گیا تھا،

READERS CHOICE

ہیر۔

وہ پریشان ہوا اٹھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی آنکھوں سے لہو بہہ رہا تھا لیکن اسکے ہونٹ تو مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔

وہ اسکی طرف پریشانی سے بڑھا تھا لیکن خاموش بہتا جھڑنا اچانک ہی اوپر اچھلا تھا اور اسکے وجود کو ساتھ بہہ لے گیا تھا۔

ہیر!

وہ دل خراش چیخ سے چیختا

اٹھ بیٹھا تھا،

شرٹ کے بغیر سینہ پسینے سے تر ہو ہو چکا تھا مدھم روشنی میں بیڈ پر بیٹھا وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا،

نہیں اب اسے کچھ نہیں ہو گا۔

خود کو کمپوز کرتا وہ فون کو جھپٹ کر شہنام کا نمبر ملا چکا تھا رات کے تین کا وقت تھا۔

چار پانچ بیل پر اسکا فون رسیو ہو چکا تھا۔

ہیر کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا تم اسکا خیال رکھ رہے ہو یا نہیں۔

وہ فون رسیو ہوتے ہی تیز تیز لہجے میں بولے گیا تھا۔

شہنام نے حیرت سے فون کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار صاحب رات کے تین کا وقت ہے اور وہ معصوم چڑیل کب کی سو چکی ہے آپ کو بڑا خیال رہتا ہے اس خرانٹ عورت کا کبھی میرے لیے تو فکر مندی کا اظہار نہیں کیا آپ نے۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ ایڈیٹ مین

وہ تیکھے لہجے میں بول رہا تھا جب سردار کی غضب ناک آواز پر اسکی سٹی گھم ہوئی تھی۔

تمیز سے بات کرو اسکے بارے میں شرم آنی چاہیئے تمہیں اس معصوم لڑکی کے لیے ایسے الفاظ یوز کرتے ہوئے۔

وہ اس پر غصے سے برس تھا۔

شہنام حیران و پریشان ہوا تھا۔

جی معذرت چاہتا ہوں لیکن آپ کو اس وقت اس معصوم لڑکی کی حیرت کیوں مطلوب تھی۔

وہ اب کی دفعے ناک چڑھاتا نرم لیکن غصیلے لہجے میں مخاطب تھا۔

ہیر کا خیال رکھنا۔

کہتے ہی اسنے فون رکھ دیا تھا۔

گہری سانس لیتا وہ شیشے کا ڈور دھکیل کر کھلی سی بالکنی میں آ چکا تھا۔

اس لڑکی کے حوالے سے مجھے ہمیشہ سچے خواب ہی آئے ہیں کیا کچھ ہونے والا ہے نہیں کچھ نہیں ہو گا بس ایسے ہی دھیان اسکی طرف تھا تو خواب میں چلی آئی شاید۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خود کو ریلکس کرتا وہ دونوں ہاتھ باونڈری پر جماتا سامنے گہرے اندھیرے میں ڈوبے گھنے جھنگل کو دیکھنے لگا تھا۔

پھر اچانک ہی نظریں اپنے ہاتھ کی پشت پر پڑیں تھیں جہاں اسکے نرم ہونٹوں کا لمس ابھی ابھی پھر سے محسوس ہوا تھا

۔

_____''''''''''_____

آج کا سارا دن انہوں نے گھومنے پھرنے میں گزارا تھا وہ کافی خوش تھی۔

یہاں کافی ٹھنڈ تھی تو اسنے سویٹر اور مہرون بھاری شال خود پر اچھے سے اوڑھے رکھی تھی پورا وجود اس بھاری چادر میں مقید سا تھا۔

شہنام اور اس میں کافی دوستی ہو چکی تھی شہنام ویسے تو بہت کنجوس تھا لیکن اسنے کسی بھی کھانے والی چیز کا بل اسے نہیں دینے دیا تھا، وہ جھنجھلا جاتی تھی لیکن وہ کون سا اسکی سنتا تھا۔۔۔۔

یہ ایک کافی رش والا بازار تھا سب سٹوڈینٹ ٹولیاں بنائے کچھ نا کچھ لے رہے تھے اپنے پیاروں کے لیے۔

وہ آئس کریم والا کپ پکڑے غور سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی خیام کے لیے بھاری گرے شال ایک سنہری خوبصورت پن، مہرینہ کے لیے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا لے اور نا ہی مہدیہ کے لیے ان دونوں کی پسند کا اسے کچھ پتا نہیں تھا،

وہ چلتی ہوئی ایک دم سے رکی تھی جہاں مردانہ ورائٹی کی شاپ میں شہنام اور بہت سے لڑکے لڑکیاں گھوم۔ پھر رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی شیشے کا گلاس ڈور دھکیل کر اندر چلی آئی تھی باہر کی نسبت اندر کا ماحول کافی گرم تھا جو جسم کو بہت بھلا لگا تھا۔

وہ ایسے ہی دیکھتی رہی جبکہ شہنام اسے مشکوک نظروں سے گھورتا رہا تھا۔

شائنہ بھی اسی شاپ میں چلی آئی تھی ساتھ تین چار لڑکیاں بھی تھیں۔

جیولری سٹال میں بلیک کلر کی ایک رنگ اسے بہت پسند آئی تھی بلیک بڑا سا سٹون رنگ پر لگا اسکی شان بڑھا رہا تھا باقی سلور کا باریک سا ڈیزائن کیا ہوا تھا۔۔

اسے وہ رنگ دیکھ کر نجانے کیوں سفید مضبوط ہاتھ یاد آئے تھے شہادت کی انگلی پر ایک سنہری کلر کا چھلا اسنے ہمیشہ انکے ہاتھوں پر دیکھا تھا۔

رنگ پکڑ کر وہ تصور میں انکے ہاتھ دیکھتی زیرے لب مسکرائی تھی۔

یہ کہی تم میرے لیے تو نہیں لے رہی۔

وہ خفگی سے رنگ کی طرف اشارا کرتا ہوا بولا تھا۔

جس پر وہ غصے سے اسے دیکھتی سر جھٹک کر رہ گئی تھی۔

اتنی خوش فہمی بھی صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔

وہ غصے سے بولی تھی۔

چالاک عورت!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بڑبڑایا تھا۔

****

ایک ہاتھ سے ریلنگ تھامے دوسرے میں کافی کا سپ لیتا وہ مین اینٹرس سے داخل ہوتی شخصیت کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

جامنی رنگ کا سوٹ بلیک سینڈل دوپٹہ آدھے سر پر اٹکائے وہ ڈرتی ڈرتی اندر آرہی تھی۔

ہال میں بیٹھی نوشین ایک دم سے اسے دیکھتی کھڑی ہوئی تھی پھر بھاگ کر بیٹی کے گلے سے لگی تھیں۔

مہرینہ یہ تم ہو میری بچی کیا حال بنا رکھا ہے تم نے کتنی کمزور ہو چکی ہو۔

اسکا ماتھا سرچومتی وہ ممتا کے بھرپور لہجہ لیے بولیں تھیں۔

انکے ہاتھ تھامتی وہ مسکراتی دوبارہ ماں کے شفیق سینے سے لگی تھی۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی اس گھر میں آنے کی۔

سمیر خانم سیڑیاں اترے درشت لہجے میں اس پر برسے تھے۔

داور بھی شرٹ کے بٹن بند کرتا اپنے کمرے سے نکلا تھا۔

شرمین مہدیہ سفینہ صفا سب ہال میں آچکیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیوں ناآوں یہ میرا بھی گھر ہے،اور روز آیا کروں گئی اتنے دن اس لیے نہیں آئی کہ میں ایڈجیسٹ ہونے میں وقت لیناچاہتی تھی ورنہ مجھے کون نکال سکتا تھا یہاں سے۔

وہ انکے قریب آتی لاپرواہی سے شانے اچکاتی ہوئی بولی تھی انداز میں کوئی ڈر ور نہیں تھا۔

داور اسکے قریب آیا تھا۔

بابا کے آگے زبان چلاتی ہو شرم نہیں آتی۔

اسکے قریب آتا وہ پھنکارا تھا۔

زبان کہاں چلا رہی ہوں انکی بات کا جواب دیا ہے اور تم میرے معاملے سے سوفٹ کی دوری پر رہا کرو۔

وہ بھی اس بار خاصے غصے سے بولی تھی۔

اوپر کھڑا وجود آرام سے کافی کے گھونٹ بھرتا نیچے دیکھ رہا تھا چہرے کے اعضلات سنجیدگی میں ڈھلے ہوئے تھے۔

کیوں دل بھر گیا اس کنگلے شوہر سے آگئی اپنی اوقات میں چلی آئی اپنے اصلی ٹھکانے پر۔

داور استہزایہ لہجے میں بولتا طنز سے ہنسا تھا۔

مہرینہ نے ہونٹ بھینچ کر خاموش کھڑے ماں باپ کو دیکھا تھا۔

دل کیوں بھرے گا شوہر ہے وہ میرا شادی ہوئی تھی میری اس سے اور کنگلا وہ نہیں تم ہو جس کا دل نہایت غریب اور کدورت سے بھرا پڑا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ داور کو دیکھتی جو اباً اُس سے اونچی آواز میں چیخی تھی جب غصے سے داور نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا مار دیتا اسکے چہرے پر اگر مضبوط ہاتھ نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جھکڑ نا لیا ہوتا تو۔

داور نے پریشانی سے سردار کو دیکھا تھا۔

جبکہ مہرینہ نے دھندلائی نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

سفید سرخ چہرہ بے انتہا سنجیدہ تھا۔

اگلے پل داور زمین پر بے یقین سا پڑا

ہوا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی بہن پر ہاتھ اٹھانے کی اور تم نے سوچ کیسے لیا کہ تم سردار غاذان کے ہوتے ہوئے مہرینہ پر ہاتھ اٹھا سکو گئے میں تمہیں جان سے مار دوں گا کم ہمت انسان۔

اسکا گریبان سختی سے جھکڑے وہ سرد سے لہجے میں اس پر پھنکار رہا تھا، داور کی تو سٹی ہی گم ہو چکی تھی۔

نوشین نے ہول کر غاذان کو دیکھا جو پھر سے انکے بیٹے کو نیچے پٹخ چکا تھا۔

سردار غاذان معاف کر دیں اسے آئندہ یہ ایسی حرکت نہیں کرے گا بس اس بار اسے بخش دیں۔

ماں تھیں اکلوتے بیٹے کے منہ سے لہو چھوٹتا دیکھ برداشت نہیں کر سکیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ سہیر خانم ہاتھ پشت پر باندھے سنجیدگی بھری نظروں سے بھتیجے کو دیکھ رہے تھے بولے کچھ نہیں ناہی آگے بڑھے تھے۔

اگر اگلی بار اسنے کسی پر بھی ہاتھ اٹھایا تو پھر وہ ہاتھ اسکی تن سے علیحدہ کرنے میں مجھے زرا دکھ نہیں ہوگا تائی جان آپ سمجھا لیجئے گا اسے۔

مہرینہ تم آو بیٹھو کس کے ساتھ آئی تھی۔

تائی سے مخاطب ہو کر اب وہ مہرینہ سے شفقت سے پیش آرہا تھا۔

وہ جو داور کی بے عزتی اور کٹ پر خوش ہو رہی تھی سردار کے شفقت بھرے لہجے پر سرشار سی ہوتی انکے ساتھ آگے بڑھنے لگی تھی۔

سہیر خانم باہر بیٹھک میں چلے گئے تھے۔

مہدیہ اچانک ہی بہن کے گلے لگتی نم آنکھوں سے مسکرادی۔

سردار بھائی کیا اب مہرینہ یہاں آسکتی ہے۔

وہ مہرینہ کے لیے پانی لینے جاتی رک کر ان سے پوچھ رہی تھی۔

اسنے جواباً سر ہلادیا تھا۔

مہرینہ کے گرد ساری لڑکیاں بیٹھ چکیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ خیام کے ساتھ آئی ہو۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتا اچانک ہی یاد آنے پر پھر سے پوچھنے لگا تھا۔

جی سردار وہ اکیڈمی جاتے مجھے یہاں اتار گیا تھا۔

وہ پانی کا گلاس پکڑتی انکو جواب دینے لگی تھی۔

وہ سنجیدگی سے سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، کہ ابھی اسے آوٹ آف کنٹری میٹنگ کے سلسلے میں جانا تھا۔

سردار غاذان آج کی سبکی اور مار کا بدلہ تم سے بہت بھیانک لوں گا دیکھنا تم۔

سردار کی پشت کو دیکھتا وہ نفرت سے بڑبڑایا تھا۔

''''''

سینے پر ہاتھ رکھ کر اسنے لمبے سے لڑکے کو گھورا تھا۔

ایسا کون ایک دم سے بات کرتا ہے۔

وہ غصہ ہوئی تھی اس پر۔

چلو جلدی سب لوگ آج وادی نیل کی سیر پر جا رہے ہیں۔

وہ غصے سے بولتا آگے بڑھا تھا۔

وہ بھی شاپرز کو مضبوطی سے ہاتھوں میں تھامے اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

سامان واپس ہوٹل میں رکھ کر لنچ کرتے وہ اپنے اگلے ٹھکانے کی طرف نکل چکے تھے۔

شائنہ نے بس میں بیٹھتے ہیر کو دیکھا جو شہنام کی باتوں پر دھیما دھیما ہنس رہی تھی نیلی سفید بٹنوں والی جرسی پہنے نیلے ہی جاگرز پہنے وہ پہلے والی ہیر سے بہت مختلف لگتی تھی۔

اسکو دیکھ کر اسنے کسی کو میسج کیا تھا۔۔

مطمئن ہوتی وہ سیٹ سے سر ٹکا کر باہر کے دلکش مناظر دیکھنے لگی تھی۔

تم بہت کم کھاتی ہو۔

شہنام نے اسے ٹوکا تھا جو تھوڑا سا کھا کے ہی ہمیشہ پر اں ہو جایا کرتی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

زیادہ کھانا چاہتی ہوں لیکن کھا نہیں پاتی، شاید مجھے اتنا ہی کھانے کی عادت ہو چکی ہے زیادہ اب مجھ سے ہضم بھی نہیں ہوتا۔

وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

شہنام کو سمجھ تو کچھ نہیں آیا تھا لیکن سر ہلا دیا کہ چلو کہہ رہی تو ٹھیک کہہ رہی ہو گئی۔

واوا کتنا پیارا منظر ہے نا،

چاروں طرف ہرا بھرا جھنگل دور بہتا جھڑنا پرندوں کی دلفریب بولیاں رنگ برنگے پھول،

بہت سی لڑکیاں جھولے کی طرف بھاگیں تھیں۔

وہ بھی ایک جھولے پر اشتیاق سے بیٹھ چکی تھی۔

میں تمہیں جھولا دیتی ہوں۔

شیزا اچانک ہی پیچھے سے بولی تھی.

ہیر نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا وہ پر حوش سی جھولا لینے کے لیے تیار تھی۔

لڑکے سب فٹ بال کھیل رہے تھے شہنام سب سے آگے دوسرے لڑکوں کو پیچھے بھاگا رہا تھا اور ہاں انکی گالیاں بھی کھا رہا تھا کہ وہ انکو باری ہی نہیں دے رہا تھا۔

شیزا نے پہلے تو آہستہ آہستہ اسے جھولا دیا لیکن پھر آہستہ آہستہ بہت تیز کر دیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا دل دھک سے رہ گیا۔

شیزا پلیز آہستہ میں گر جاوں گئی۔

لوہے کی زنجیروں کو مضبوطی سے تھامتی وہ کانپتی آواز میں بولی تھی۔

ارے یار آہستہ کا وہ مزا کہاں جو تیز جھولا لینے میں ہے۔

کہتے ہی اسنے اسے پیچھے سے اسے زور سے جھولا دیا تھا جھولا بہت دور تک گیا تھا اسکے دھکا دینے سے وہ خود کو بیلنس نہیں کر سکی تھی جسکے نتیجے میں دل خراش چیخ سارے سبزے میں گونجی تھی۔

وہ ایک دم سے منہ کے بل نیچے گری تھی۔

ہاہاہا،

بہت سی لڑکیوں کے قہقہے بیک وقت وادی میں گونجے تھے۔

وہ سسکی سے ایک دم سے نیچے سے اٹھی تھی چوٹ لگی تھی لیکن محسوس نہیں ہونا دیا کسی کو لیکن شکایتی نظروں سے وہ شیزا کو دیکھتی اپنی طرف آتے شہنام کی طرف چلی گئی تھی۔

شیزا نے مسکرا کر دور جھولا لیتی لڑکی کو دیکھا تھا جس نے جواباً گوکڑی کا نشان بنایا تھا۔

ہیر تم ٹھیک ہو چوٹ تو نہیں لگی کہی۔

وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں۔

دھیمے بھرائے لہجے میں کہتی وہ دور بہتی ندی کی طرف چلی گئی تھی۔

سب ٹیچرز ایک طرف بیٹھے کوکیز انجوائے کر رہے تھے۔

شہنام کو اسکے دوست دوبارہ سے کھینچ کر کھیل میں شامل کر چکے تھے۔۔

ندی کافی دور تھی اور ارد گرد جھاڑیاں بھی بہت تھیں۔۔

پاوں کے انگھوٹھے پر چوٹ شدید تھی۔

آنسوں بھی گالوں پر لڑھک آئے تھے۔

میں ان جیسی نہیں بن سکتی یہ ہمیشہ میرا مزاق ہی اوڑائیں گئیں۔

ندی کے کنارے بیٹھی لڑکی دلگرفتی سے سوچتی پانی ہاتھوں کے پیالوں میں لیتی منہ دھونے لگی تھی کہ گالوں پر خشک مٹی لگ چکی تھی کپڑوں پر بھی لگی ہوئی تھی وہ ہاتھ گیلا کرتی کپڑے صاف کرنے لگی تھی سویٹر اتار کر وہ کہنیوں تک بازوں دھونے لگی تھی پانی یخ ٹھنڈ تھا لیکن اسکی کہنی پر گرنے سے رگڑ لگی تھی جس کی وجہ سے اس جگہ پر جلن سی ہو رہی تھی۔

بہتے سفید پانی کو دیکھتی وہ یہاں نہیں کہی اور ہی پہنچ چکی تھی جب اسکے ماں باپ زندہ تھے وہ آٹھ سال کی تھی وہ بہت خوش رہتی تھی،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے بابا کی وہ پری ہوا کرتی تھی تو ماں کی رانی بیٹی تائی کی دلاری چچا کی شہزادی کیسے اللہ نے ایک ایک کر کے سب کو اپنے پاس بلا کر اسے تنہا کر دیا تھا لیکن اللہ اگر کچھ لیتا ہے تو دیتا بھی تو ہے اسے بھی تو اللہ نے دیا تھا وہ کب کسی سے نا انصافی کرتا ہے بے شک وہ جو کرتا ہے بہترین کرتا ہے۔

کاش میں بھی انکے ساتھ اس جہاں سے اس جہاں میں چلی جاتی تو کتنا گپ۔اچھا ہوتا نا۔ ۹

بازوں گھٹنوں کے گرد باندھے وہ سوچ رہی تھی۔

شام کا نیلگوں اندھیرا ہر سمت پھیلنے لگا تھا۔

وہ کافی دیر اس پر سکون جگہ بیٹھی رہی تھی یہاں سے وہ سب نظر نہیں آتے تھے لیکن انکی آوازیں کچھ دیر پہلے آرہیں تھیں جو کہ اب نہیں آرہی تھیں۔

وہ کچھ سوچتی اچانک ہی پیچھے پلٹی تھی۔

اور پھر وہ بھاگی تھی،

وہ دھک سے رہ گئی تھی سر پر دھماکے سے ہونے لگے تھے کہ کچھ دیر پہلے جو جگہ سب سٹوڈینٹ سے بھری مختلف بولیوں سے ماحول گرما گرما تھا اب وہ جگہ پر سکون تھی،

شہنام، شہنام۔

وہ چلاتی بھاگتی ہوئی آگے بڑھنے لگی تھے جب وہ رکی تھی۔

اچانک ہی کہی سے تین موٹے سانڈ اسکے سامنے آرکے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ خوف سے اپنی جگہ تھمی تھی۔

ان تینوں کی غلیظ نظریں اسکے چھپے وجود کا جائزہ لینے لگیں تھیں۔

سوکھے خلق کو تر کرتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب ایک نے لپک کر اسکی کلائی پکڑی تھی۔

ہیر کا وجود ساکت ہوا تھا خوف اور وحشت سے۔

کہاں جانے کی تیاری پر نسس۔

ایک جوان سے زرا پتلا تھا اس کے قریب آتا بہکے سے انداز میں بولا تھا۔

ہیر کو کوٹھے کا وہ دلخراش منظر یاد آیا تھا جب وہ وحشی انسان اس پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا تھا۔

شہنام!

وہ اپنی پوری طاقت صرف کرتی ہوئی چلائی تھی۔

ہاہاہا جواباً وہ تینوں ہنسے تھے۔

ہیر کے خوف سے رونگھٹے کھڑے ہو چکے تھے ٹانگیں جسم کا بوجھ سہنے سے انکاری تھیں۔

سردار!

وہ ان سے بازو چھڑاتی پیچھے کی طرف بھاگی تھی۔

پکڑو اسے اور بے ہوش کر کے جلدی سے نکلتے ہیں کہی وہ لوگ یہاں پہنچ نا جائیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ان میں سے ایک ہیر کے پیچھے بھاگتا ہوا بولا تھا۔

بھاگنے کی پریکٹس ہیر نے خوب دیکھائی تھی۔

وہ بہت تیزی سے دکھتے پیر سے بھاگ رہی تھی،

کہ وہ اس بہتی ندی کے پاس پہنچ چکی تھی جسکا شفاف ٹھنڈا پانی پتا نہیں کہاں سے کہاں جا رہا تھا۔

وہ اسکی چادر کھینچ کر اسے نیچے گرا چکے تھے۔

تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دو۔

وہ کانپتے ہاتھ جوڑتی شدت سے روتی ہوئی چلائی تھی۔

بے ہوش کرو اسے ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس جلدی ہری اپ۔

وہی آدمی پھر سے بولا تھا۔

ہیر نے دہشت سے اس ادمی کو دیکھا آنکھیں سے بہتا پانی خوف سے ایک دم ساکت ہوا تھا۔

یار کیا معصومیت سے دیکھتی ہے اسے تو میں تین چار دن اپنے پاس رکھ کر اگلے جہاں پہنچاوگا۔

ان میں سے موٹا آدمی اسے للچائی نظروں سے دیکھتا خباثت سے بولتا ہیر کو پتھر کا کر گیا تھا۔

مٹھیاں زمین پر مضبوطی سے جماتی ایک دم سے اٹھتی وی صاف شفاف پانی میں بنا انہیں کچھ بھی کرنے کا موقع دیئے

اس پتھروں کی بنی ندی میں کود گئی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تینوں حق دق کھڑے رہ گئے تھے انہیں کہاں اس چھوئی موئی لڑکی یہ توقع تھی۔۔

''''''

دوسرا صفحہ پلٹا گیا تھا۔۔

ہے ایک ایسا شخص؛

*جو صبح کی ٹھنڈی ہوا جیسا ہے؛

* گرم دوپہر میں ٹھنڈی پھوار جیسا ہے؛

*کالی سیاہ رات میں چمکتے ستاروں جیسا ہے؛

*وہ عطر کی دلفریب مہک جیسا ہے؛

* ہے ایک ایسا شخص جو غیروں میں؛اپنے جیسا ہے؛

بہت ہی خوبصورت لکھائی میں یہ لائنیں نیلی روشنائی سے لکھی گئیں تھیں کہ وہ ٹھٹھک سا گیا تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ اگلا صفحہ پلٹ چکا تھا۔

افففف کیا کوئی ہے ان جیسا۔

اگلے ورق میں صرف ایک یہی چھوٹی سی لائن لکھی گئی تھی۔

کیا کسی کو بلیک کلر اتنا سوٹ کرتا ہے جتنا انہیں سوٹ کرتا ہے یقیناً نہیں بلیک کلر تو جیسے بنا ہی انکے لیے ہے۔

وہ ساکت سا یہ الفاظ پڑھ پایا تھا،

نظر اپنی بلیک شرٹ پر بے ساختہ گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سختی سے ہونٹ بھینچے وہ ساکت سا تھا۔

اگلا صفحہ ہوا سے خود بخود اوڑ کر کھل چکا تھا۔

ہی ــــــــــ رغاذان تیمور 🌹

چھوٹا سا نام لکھا ہوا تھا بہت ہی پیاری ہینڈ رائٹنگ میں آگے چھوٹا سا پھول بنا کر اس میں کلر کیا گیا ہوا تھا۔۔۔

اسکے سر پر دھماکا سا ہوا تھا۔

فولڈر اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔

اوپر والا گریبان لرزتی انگلیوں سے کھولتا وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا تھا۔

خانوش ساکت فضا میں ایک دم سے فون کا شور بہت چبا تھا۔

خود کو کمپوز کرتا وہ لگتار بجتے فون کی طرف تیز قدموں سے بڑھا تھا۔

سکرین پر شہنام کالنگ لکھا آرہا تھا۔

شہنام کا نام دیکھ کر وہ کچھ ساعت کو بے دھیانی سے نمبر کو دیکھتا رہا،

پھر گہرا سانس خارج کرتا یس کا بٹن دبا کر وہ کان سے لگا گیا تھا۔

بولو شہنام۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان ساکت ہوا تھا اسکی بات پر۔

تم کہاں تھے۔

بھینچے ہوئے لہجے میں وہ بہت مشکل سے بول پایا تھا۔

آگے سے پتا نہیں کیا کہا گیا تھا کہ وہ سختی سے ہونٹ بھینچ گیا تھا۔

کہاں ہو تم اس وقت ؟

انتہائی سرد لہجہ تھا اسکا میلوں دور کھڑا وجود اسکا سرد لہجہ محسوس کر کے اور زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔

فون بند کر کے وہ تیز قدموں سے باہر کی طرف دوڑا تھا۔

سارا محل رات کے اندھیرا میں ڈوبا ہوا تھا وہ دوڑتا ہوا سیڑیاں اتر رہا تھا۔

چہرے کے تاثرات سرد سے تھے پتا نہیں لگ رہا تھا کہ اسکے اندر کیا کیا چل رہا تھا۔

باہر والے لاونج میں سہیر اور تیمور صاحب بیٹھے ہوئے تھے انکے آگے چائے کے کپس اور فائلیں رکھیں ہوئیں تھیں۔

خادم جو لاونج کی چیئر پر بیٹھا ہوا تھا عجلت سے اسے باہر آتے دیکھ کر وہ چوکس سا کھڑا ہوا تھا۔

غاذان کیا ہوا ہے کہاں جا رہے ہو اس وقت۔

تیمور صاحب نے اسے بھاگتے دیکھ کر پریشانی سے پوچھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ خود پر ضبط کرتا رکا تھا کہ باپ کی بات کی جواب دینا لازم تھا اس پر۔

ڈیڈ ایک ضروری کام آ گیا ہے آوٹ آف سٹی جا رہا ہوں بعد میں تفصیل سے بات ہو گئی اللہ خافظ۔۔

سنجیدگی سے کہتا وہ گاڑی کی طرف دوڑا تھا گارڈز اسے دیکھ کر پہلے سے ہی چوکنا کھڑے تھے،

اسکے بیٹھتے ہی گاڑیاں سٹارٹ ہوتیں رات کے وقت میں نکل چکیں تھی انجانی منزل کی طرف۔

بھائی صاحب بات کوئی بڑی ہے ورنہ سردار ایسا ریکٹ کب کرتا ہے۔

سہیر خانم دوبارہ بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔

ہاں ایسا ہی لگ رہا ہے مجھے بھی۔

تیمور صاحب سہیر خانم کو کہہ نہیں سکے تھے کہ ایسی پریشانی تو تب ہی دیکھنے کو ملتی تھی جب اس لڑکی پر کوئی پریشانی نازل ہو چکی ہو تو کیا وہ اس وقت اس لڑکی کے پاس گیا تھا کیا وہ لڑکی کسی مصیبت میں تھی۔۔

چائے کے سپ لیتے وہ بے دھیانی میں اسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہے تھے آخر باپ تھے بیٹے کو اچھے سے جانتے تھے۔



اپنے پرائیوٹ جیک سے وہ ایک گھنٹے میں مری میں تھا۔

شہنام جو بے حال سا کھڑا تھا اسی پارک کے مین اینٹرس سے گارڈز پیچھے لیے وہ ایک شان سے تیز قدموں سے چلتا شہنام کے قریب آ چکا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کہاں ہے؟

اسکے قریب آتا وہ عجیب ٹھنڈے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

کہ شہنام کی ریڑ کی ہڈی میں سنسنی خیز سی لہر دوڑ گئی تھی۔

وہ یہی تھی کہ۔۔۔۔

چٹاخ!

سردار کے بھاری تھپڑ پر آس پاس کھڑے سٹوڈینٹ سمیت ٹیچرز بھی حیرت سے دنگ ہوئے تھے۔

جبکہ شہنام گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے سردار غاذان کا پہلی بار مشتعل سا روپ دیکھ رہا تھا۔

یہی تھی پھر کہاں گئی وہ تمہارے ساتھ بھیجا تھا نا پھر کیوں نہیں رکھا اسکا خیال، یاد رکھنا اگر اسے کچھ ہوا تو اپنا انجام بھی سوچ رکھنا تم،

ڈھونڈ تو میں لوں گا اسے لیکن اسکی ساری تکلیفوں کا حساب تم دو گئے تمہارے ساتھ تم پر بھروسہ کر کے اس معصوم کمزور لڑکی کو بھیجا تھا تم نے اسکا نام بنا پوچھے لکھوا دیا تھا تم نے مجبور کیا وہ مجھ سے اجازت لے ورنہ وہ مجھے سے کبھی نا کہتی اور نا میں اسے اجازت دیتا۔

وہ بول نہیں چیخ رہا تھا۔

جبکہ شہنام گھم صم کھڑا اپنے کزن کا دیوانہ اور آگ برساتا روپ دیکھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میری غلطی ہے سردار لیکن اتنی نہیں ہے وہ مجھے بتائے بنا اس ندی کی طرف چلی گئی تھی مجھے اسکا میسج آیا تھا کہ وہ کیفے جارہی ہے تو ہم سب بھی چلے گئے مجھے کیا پتا تھا وہ یہی کہی تھی اسنے جھوٹ بولا تھا۔۔

وہ تیز قدموں سے چلتے سردار کے پیچھے دوڑتا ہوا اپنی صفائی دے رہا تھا۔

لیکن وہ کونسا اسکی سن رہا تھا۔۔

سب سٹوڈینٹ پریشان تھے لڑکیوں کو ہوٹل بھیجوادیا گیا تھا,

ندی اندھیرے میں صاف شفاف خوبصورت لگ رہی تھی وہ اس ندی کو دیکھ کر چونکا تھا یہ وہی ندی تھی جیسی اسنے خواب میں دیکھی تھی۔

غاذان نے ضبط سے آنکھیں میچیں تھیں۔

افففف اس لڑکی کو کچھ ناہو میرے خدا ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کرسکوں گا وہ میری زمے داری تھی میں کیسے اپنی زمے داری کسی اور کو سونپ گیا غلطی میری ہی تھی مجھے اختیاط کرنی چاہیئے تھی..

بہتی ندی پر نظریں جمائے وہ ساکت تھا۔

سردار انکا میسج رسیو ہوا تھا شہنام کو کہ اوپر سڑک پر ٹی کیفے ہے وہ وہی جارہیں تم سب بھی آجاو ہم چلے گئے لیکن وہ ہمیں وہاں نہیں ملی تھی بس میں بھی دیکھ لیا انکا فون ٹرائے کیا لیکن رسپونس صفر رہا سو ہم سب یہی چلے آئے اسی پارک میں ہم سب گروپ کی شکل میں انکی تلاش میں تھے کہ کچھ سٹوڈینٹ کو ندی کے پاس انکی چادر اور گرا ہوا بیگ ملا تھا اور انکی چپل ندی کی جھاڑیوں میں پھنسی ہوئی ملی ہے وہ شاید سلپ ہو کہ ندی میں گر چکیں ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہم نے یہاں کی انتظامہ سے مدد لی ہے پتا چل جائے گا مس ہیر رضا کا۔

بڑی عمر کا ٹیچر پریشان حال کھڑے سردار کو تفصیل سے بتا رہا تھا۔

کہاں جاتا ہے اس ندی کا پانی۔

وہ وہاں کی انتظامیہ سے درشتگی سے مخاطب تھا۔

جی یہ پانی تو تین چار جگہوں پر جاتا ہے ہم ٹرائے کر رہے ہیں۔

مجھے تم لوگوں کا ٹرائے نہیں چاہئے سمجھے مجھے میری ہیر چاہئے۔

وہ ایک دم مشتعل سا چیخا تھا۔

جس پر سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے لیکن شہنام تو پتھر کا بن چکا تھا اسکے الفاظ سے میری ہیر تو کیا سردار ہیر کو لائیک کرتے ہیں۔

وہ حیرت سے بڑبڑایا تھا وہ انکے رشتے سے انجان تھا وہ تو صرف ہمدری کا رشتہ سمجھا تھا لیکن یہاں تو اسے کچھ اور ہی نظر آ رہا تھا۔

ہم چل رہے ہیں تینوں جگہوں پر مین تو جنگل کی طرف ہے باقی دو دور ہیں لیکن زیادہ پانی جنگل کے پاس بہت بڑی نہر ہے وہی ہوتا ہے۔

انتظامیہ کا ایک خاص آدمی بہت سنبھل کر بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہر کی طرف چلو۔

وہ کہتے ہی بھاگا تھا پیچھے سب گارڈز بھی تھے۔

میرے پیچھے کوئی نا آئے صرف انتظامیہ اور میرے گارڈز انف از انف۔

وہ درشتگی سے کہتا اوپر سڑک پر کھڑی گاڑی کی سمت تیزی سے دوڑا تھا۔

ہیر کو تیرنا نہیں آتا تو کیا نہیں نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں وہ ٹھیک ہو گئی۔

گاڑی کے شیشے سے باہر کی طرف دیکھتا وہ سوچ رہا تھا۔

خادم خود بہت پریشان تھا سردار غاذان کو تسلی دیتا وہ ہیر کو مرا ہوا ہی سمجھ رہا تھا،

وہ بھی اُسی وقت سمجھ چکا تھا جب سردار غاذان عجلت میں گھر سے نکلا تھا وہ جان گیا تھا کہ ضرور ہیر مشکل میں ہے۔

سردار وہ مل جائیں گئی نا۔

خادم نے پہلی بار لب کشائی کی تھی۔

ہاں۔

بنا اسے دیکھے وہ یقین سے بولا تھا کہ اسکے یقین پر خادم دنگ ہوا تھا خلانکہ وہ بھی جانتا تھا اس لڑکی کو تیرنا نہیں آتا تھا اور پانی کے تیز بہاو میں وہ بھلا کہاں زندہ رہ پائی ہو گئی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

یہ شام کا وقت تھا جب ایک لڑکا جو کہ تقریباً بیس کا تھا اور ایک بوڑھی عورت جو کہ دیکھنے میں پچپن کی لگتی تھی سر پر لکڑیوں کی گٹھڑی رکھے ہاتھ میں دودھ کی بالٹی پکڑے غالباً گھر کی طرف رواں تھے۔

اماں اس بار تو فصل اچھی ہے اچھے داموں میں فروخت کروں گا۔

وہ لڑکا پر جوش سے لب و لہجے میں ماں سے مخاطب تھا اسکے ہاتھ میں کلہاڑی اور پرانی چادر تھی۔

بچے جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے جو اس سوہنے رب کو منظور ہو گا وہی ہو گا تو پہلے سے کیوں سوچ رکھنا جب چلنی اسی واحد ذات کی ہے۔

وہ عورت دھیمی مسکان سے بیٹے کو سمجھا رہی تھی۔

بیٹے نے سر ہلا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا لڑکے کے ساتھ ایک چھوٹا سا کتا تھا جو اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

وہ ڈھلوان اترتے نیچے نہر کے قریب سے گزرتے گھر کی طرف جا رہے تھے جب کتے نے اچانک ہی بھونکنا شروع کر دیا تھا۔

کیا ہوا شہزادے۔

وہ لڑکا لگتار بھونکتے کتے سے مخاطب تھا۔

کتا بھاگتا ہوا پتھروں پر پڑے بے جان وجود کی طرف دوڑا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

رات کا گہرا اندھیرا چار سوں پھیل چکا تھا لیکن اندھیرا اتنا بھی گہرا نہیں تھا کہ اوپر پہاڑی پر لوگوں کے گھر تھے جہاں لگے بڑے بڑے زرد بلبوں کی روشنی نیچے تک آ رہی تھی تو پھر اس کتے کی نظر اس وجود پر کیسے نا پڑتی جو کنارے سے لگا بے جان سا تھا شاید۔

وہ نہر کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان دونوں کی بھی نظر اس وجود پر اچانک ہی پڑی تھی۔۔

اماں!

وہ لڑکا شاید ڈر گیا تھا اسلیے ماں کے ساتھ ہوا تھا۔

جبکہ وہ عورت لڑکیوں کو نیچے پھینکتی اس طرف بھاگی تھی جہاں وہ سرد وجود ساکت سا پڑا ہوا تھا۔

وہ لڑکا بھی ماں کے پیچھے ہی بھاگا تھا۔

نہر کے کنارے ایک ٹھنڈا اکڑا وجود شاید اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہا تھا۔

وہ عورت اسکی سرد کلائی پکڑ کر شاید اس میں زندگی کی کوئی رمق محسوس کرنا چاہ رہی تھیں۔

جانی جلدی کر اسے گھر لے کر جانا ہے ورنہ یہ مر جائے گی۔

وہ عورت ساکت کھڑے لڑکے سے مخاطب تھی۔

وہ لڑکا حیرانگی سے نازک سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

شاید اوپر سے کہی پانی میں گر گئی ہو گی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ عورت بولتی ہی اس لڑکی کو اپنے بازو کے دم پر کھینچتی گھاس پر لے آئی تھی۔

جانی جلدی کر لڑکی کا وجود بہت زیادہ ٹھنڈا پڑ چکا ہے اور لگتا ہے پانی بھی ناک اور منہ سے اندر چلا گیا ہے تم بھاگ کر اپنی ریڑی لے آمیں جب تک اسکے اندر سے پانی نکالتی ہوں۔

وہ عورت لڑکی کو سیدھا کرتی ہونق بنے اپنے لڑکے سے مخاطب تھی وہ لڑکا سر ہلاتا تیزی سے وہاں سے بھاگا تھا۔

وہ عورت اسکے ناک کے آگے ہاتھ رکھے اسکی مدھم سانسیں محسوس کرتی اسے الٹا لٹا کر کمر پر ہاتھوں کا دباو ڈالتی پانی نکال رہی تھی پانی اسکے منہ اور ناک سے باہر بہنے لگا تھا۔

دس منٹ بعد جانی اپنی گدھا گاڑی لے آیا تھا۔

ان ماں بیٹے نے اسے اوپر لٹایا اور جلدی سے گھر والے راستے پر گدھے کو بھاگنا شروع کر دیا تھا۔

اسے اندر نرم گرم چارپائی پر لٹا کر وہ اس کے اوپر لحاف ڈال چکی تھی لڑکی کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا تھا۔

اماں لڑکی بہت ٹھنڈی ہے اور اسکے ہونٹ دیکھ کیسے نیلے ہو گئے ہیں۔

وہ لڑکا پریشانی سے بولا۔

ہاں پتا نہیں بے چاری کب سے وہاں اس پانی میں پڑی ہوئی تھی سچ پوچھو تو مجھے اس پر اتنا ترس آرہا ہے کہ بتا نہیں سکتی ک تجھے اللہ اسے زندگی دے ابھی اسکی عمر ہی کیا ہے۔

وہ عورت لحاف ٹھیک سے اس پر اوڑھتی مٹی کی تیل والے چولہے پر پانی گرم کرنا رکھ چکی تھی،۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

یہ جھونپڑی نما ایک کمرہ تھا جہاں چارپائی پر وہ کمزور سی لڑکی خود سے بیگانہ ہاتھ پاوں چھوڑے پڑی ہوئی تھی اس کی زرد رنگت سے اس میں زندگی کی رمق بہت کم نظر آتی تھی۔

اماں مجھے لگتا ہے مر گئی ہے یہ۔

وہ لڑکا پریشانی سے بولا۔

اس عورت نے پریشانی سے اس لڑکی کی ٹھنڈی پیشانی چھوئی تھی،

پھر اسکی نبض ٹٹولی تھی۔

نہیں زندہ ہے ابھی تم جاوفیقے حکیم کو بلا لاو وہ بہت سیانا ہے جلدی بھاگ جا سائیکل پر جانا۔

وہ عورت اس لڑکی پر لحاف کے اوپر ہی سے گرم کھیس ڈالتی ہوئی اپنے بیٹے سے مخاطب تھی۔

وہ لڑکا سر ہلاتا ہوا عجلت سے باہر بھاگ گیا تھا۔

اس کمزور سی لڑکی کے چہرے پر زخموں کے نشان بہت واضع تھے زخموں پر سے خون سوکھ چکا تھا نچلے ہونٹ کا کنارہ بہت زخمی تھا شاید وہاں کوئی نوکیلی چیز چبی تھی۔،

اس عورت کو اس لڑکی پر بے پناہ ترس آیا تھا پھر گرم پانی سے اسکے زخموں کو صاف کرنے لگی تھی۔



وہ بیس منٹ سے گہرے اندھیرے میں اس نہر کے اندر تھا سب نے منع کیا کہ یہاں بہت زہریلے کیڑے ہیں ہو سکتا ہے اندر سانپ بھی ہوں لیکن وہ ٹھنڈی ٹھاڑ نہر میں خود کود گیا تھا شہنام بھی نہر کے چاروں طرف گھوم پھر آیا تھا,

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پانی کے اندر گھم وجود کو جسکا وجود مطلوب تھا وہ ملا نہیں تھا۔

خادم فون کرو انتظامیہ کو شاید وہ اس طرف بہہ گی ہو۔

وہ باہر آتا گہرے گہرے سانس لیتا ہوا پریشانی سے بولا۔

اتنی ٹھنڈ تھی اور اسے پریشانی میں محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی بھیگی شرٹ اسکے جسم سے چپک چکی تھی۔

جی سردار۔

وہ انکا نمبر لے چکا تھا اس لیے انہیں فون ملا گیا تھا۔

بہت روشنی ہو گئی تھی نہر کے کنارے کے ان سب کے ہاتھوں میں سو واٹ والی لائٹیں تھیں کچھ کے ہاتھوں میں موبائل ٹارچ تھیں۔

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وہ درزیدہ نگاہوں سے اچھلتے کودتے پانی کو دیکھ رہا تھا۔

نہیں سردار ان دونوں جگہوں پر بھی ابھی کچھ نہیں ملا۔

خادم بے بسی سے بولا تھا۔

وہ ہونٹ بھینچتا قہر بھری نظروں سے شہنام کو دیکھنے لگا تھا جو اباً وہ دور جا کھڑا ہوا تھا پریشان تو وہ بھی بہت تھا۔

سردار ہمیں آس پاس کے لوگوں سے پوچھنا چاہیئے شاید کسی نے دیکھا ہو یا شاید کسی کو کچھ پتا ہو۔

خادم سردار کی حالت کو پریشانی سے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھیل جاواس علاقے میں سب کے گھروں میں جا کر پتا کرو۔

وہ بنا انکی طرف پلٹے حکم دیتا پانی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اور آپ سردار۔

شہنام نے درتے ڈرتے پوچھا تھا۔

شٹ اپ تمہاری آواز نا آئے اب مجھے۔

وہ اچانک ہی درشتگی سے بولتا ہنوز ساکت کھڑا رہا۔

وہ سب اُدھر سے چلے گئے تھے۔

ہیر!

وہ انکے دور جانے کا یقین کرتا غم سے چور آواز میں چلایا تھا۔

خاموش ویرانے میں اسکی آواز پلٹ کر اسے کے پاس ہی گونجی تھی۔

میں نااہل ہوں ہیر تمہاری زمے داری آج تک میں ٹھیک سے نبھا ہی نہیں پایا تمہاری زمے داری مجھے نہیں سونپنی چاہئے تھی میں ایک اچھا پوٹیکٹر نہیں ہوں ہیر۔

وہ وہی بیٹھتا ہوا مدھم لہجے میں بولا تھا۔

چاند کی خفیف روشنی میں اسکی نظر اچانک ہی ساکت ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈیڈھ انچ اُگے گھاس پر ایک ہلکے سرمئی کلر کا وہ بھاری جھمکا تھا،

شاید انہوں نے جب ہیر کو کھینچا تھا تب وہ گرا تھا۔

وہ لرزتی دو انگلیوں سے وہ جھمکا اٹھا چکا تھا۔

اسنے اس جھمکے کو اسکے کان میں نہیں دیکھا تھا لیکن وہ جانتا تھا یہ جھمکا اسکی ہیر کا ہی ہے اسے ہی تو ایسے جھمکے پسند تھے

۔

لب بھینچے وہ اچانک ہی اٹھتا بائیں طرف جاتے راستے کی طرف بڑھا تھا۔



لڑکی کافی دیر ٹھنڈ میں پڑی رہی ہے شاید،

حکیم اسے چیک کرتا فکر مندی سے بولا تھا۔

تو پھر کیا کریں حکیم جی۔

وہ عورت پریشانی سے بولی تھی۔

اسے زیادہ سے زیادہ گرمائش کی ضرورت ہے تم نے ٹھیک کیا جو اسکے اندر سے پانی نکال دیا ورنہ مر جاتی اب تک، تم

اسے گرم دودھ کے ساتھ یہ دوا دو رب نے چاہا تو شفا پائے گئی ورنہ جو اللہ کو منظور۔

وہ بوڑھا آدمی زرد روشنی میں اس زرد رنگت والی لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

جانی جاو حکیم صاحب کو چھوڑ آو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عورت دودھ سٹیل کی پتیلی میں ڈالتی بیٹے سے بولی تھی۔

جانی اور حکیم صاحب کے جانے کے بعد وہ عورت کپڑا گرم کر کے اسکی سر د پیشانی میں رکھنے لگی تھی۔

سرد۔۔۔

ہونٹ ہلکے سے کانپے تھے۔

وہ عورت سرعت سے اسکے نزدیک جھکی تھی۔

بیٹی۔

وہ عورت گرم پٹی اسکے سرد یخ ہاتھوں پر رکھتی ہوئی بولی تھی۔

سردا۔۔۔

ہونٹ پھر سے کانپے تھے۔

چیچ بے چاری پتا نہیں کہاں سے آئی ہے کیسے گر گی ندی میں پتا نہیں اسکے گھر والوں کی کیا حالت ہو گئی۔

گرم دودھ سٹیل کے گلاس میں ڈالتی وہ عورت تاسف سے بولی تھی۔

بہت تیز چلتا وہ جنگل سے نکل کر ایک کھلی جگہ پر آچکا تھا جہاں آبادی کم تھی صرف گنتی کے سات آٹھ گھر تھے۔

ایک لڑکا اور ایک بزرگ سائیکل میں اسکے پاس سے گزر گئے تھے۔

چہرہ تھکن سے چور تھا ہونٹ بھینچے وہ آگے بڑھا تھا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جب وہی لڑکا سائیل پر دوبارہ آتا دیکھا تھا اسے۔

کنپٹی دباتا وہ اس لڑکے کو رکنے کا اشارا کر گیا تھا۔۔

وہ لڑکا حیرانی سے اس خوبصورت مرد کو دیکھتا اسکے قریب آچکا تھا۔



مہرینہ نے حیرت سے خیام کو دیکھا جسکے ماتھے پر دو انچ جتنا زخم کا نشان تھا بال ماتھے پر بکھرے بیگ ٹیبل پر رکھتا وہ اسے اسلام کر رہا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں یہ چوٹ کیسے لگی۔

اسکے نڈھال چہرے کو دیکھتی وہ پریشانی سے بولتی خیام کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

ہلکی سی مسکان ہونٹوں پر سجاتا وہ اسکے قریب سے گزرتا جگ سے پانی انڈھیل کر پینے لگا تھا۔

میں نے تمہیں کوئی لطیفہ تو نہیں سنایا تھا جو ہنس دیئے ہو۔۔

وہ اسکے پیچھے کھڑی ہوتی تیکھے لہجے میں بولی تھی۔

بس زرا سی چوٹ ہے مائے ڈیئر۔

دھیمے سے کہتا وہ صوفے پر گر سا گیا تھا۔

مائے ڈیئر کیا ہوتا ہے بات سنو مہرینہ ہوں میں تو اسی نام سے پکارو عمر دیکھو اپنی اور حرکتیں دیکھو لائن مار رہو مجھ پر۔

لاونج میں پڑے ٹیبل کے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر لاتی وہ خاصے غصے سے مخاطب تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواباً اسے دیکھتا پھر سے ہنس دیا تھا۔

بیوی پر کون لائن مارتا ہے لِائن تو گرل فرینڈ پر ماری جاتی ہے۔

وہ محفوظ ہوتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا شرارت سے بولا۔

اسکی چوٹ پر بینڈ یج لگاتا ہاتھ رکا تھا۔

گرل فرینڈ ہے تمہاری کوِئی۔

وہ سپاٹ سے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

ہاں ایک دو ہے آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔

وہ سنجیدہ ہوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

ؒیری جوتی کو بھی اعتراض نہیں میری طرف سے ان سے شادی کر لو آئی ڈونٹ کی ؔر۔

غصے سے کہتی بنا اسے بینڈ یج لگائے وہ پیر پٹخ کر چلی گئی تھی۔

نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے وہ شرارت سے اس کمرے کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ گئی تھی۔

آپی کا فون نہیں آیا آج۔

فون نکالتا وہ فکر مندی سے بولتا ہیر کا نمبر ڈائل کر گیا تھا جو ان ریچبل جا رہا تھا۔

وہ اب پریشان ہوتا سردار غاذان کا نمبر ملا چکا تھا انکا بھی فون بند جا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیر ہو۔

وہ اب صحیح معنوں میں پریشان ہونے لگا تھا۔

سردار!

اب کی دفع ہونٹوں سے نام پورا اور صاف نکلا تھا وہ عورت ایک اور لحاف اس ٹھنڈ سے کانپتی لڑکی پر ڈال چکی تھی اور خود کے گرد کھیس اوڑھے وہ چولہا اسکے قریب کھینچ کر اسے گرم پٹی سے مساج کر رہی تھی وہ کوئی نیک عورت ہی تھی جو مرتی لڑکی کے لیے خود کو لگتی ٹھنڈ کو بھی فراموش کیے ہوئے تھی باہر اب روئی جیسے برف کے چھوٹے چھوٹے گولے گرنے لگے تھے۔

ٹھنڈ بہت بڑھ چکی تھی اس عورت کا جھونپڑی نما مکان لڑکی کی چھت کا تھا فرش بھی لکڑی کا تھا دیواریں سمٹ پتھر کی بنی ہوئیں تھیں کمرے میں مٹی کے تیل کے چولہے سے نکلتی آگ نے اچھی خاصی حرارت پھیلائی ہوئی تھی ہیر کے منہ سے اب کی دفع سرادر کا صحیح نام سن کر وہ کچھ ساعتیں اس لڑکی کا زرد چہرہ دیکھے گئیں وہ بہت کمزور جسامت کی لڑکی تھی چہرہ اتنا پتلا نہیں تھا گول شیپ میں ڈھلا چہرہ بھرے بھرے ہونٹ سوجے ہوئے تھے گال پر ایک انچ جتنا زخم تھا ماتھے پر رگڑ تھی تو کہنی بھی بہت بری طرح سے چھلی ہوئی تھی۔

اس بھلی عورت نے کوئی دوا اسکے زخموں پر بھر بھر کر لگائی ہوئی تھی۔

سردار۔

اب کی دفع ہچکی میں اسکا نام نکلا تھا، پلکیں کانپنے لگیں تھیں وہ چہرہ دائیں بائیں پٹخنے لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوش کرو آنکھیں کھولو میری بچی کیا تم ٹھیک ہو۔

وہ عورت اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکی تھی۔

وہ کہاں ہیں۔

وہ شاید بے ہوشی میں بڑبڑا رہی تھی۔

کون میری بچی۔

اسکے گیلے بال اب سوکھ چکے تھے ان پر ہاتھ پھیرتی وہ عورت پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ کہاں ہی ں می ں مر رہی ہ وں۔(وہ کہاں ہیں میں مر رہی ہوں)

وہ ٹوٹے پھوٹے فقرے ادا کر رہی تھی۔

وہ عورت تاسف سے اس لڑکی کو دیکھے گئی تھی۔۔

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

نیلا کھلا آسمان تھا تو خوبصورت سا سفید گھر وہ لڑکی نیلی فراک پہنے ادھر ادھر بھاگ رہی تھی، وہ شاید بہت خوش تھی بال کھلے ہوئے تھے اسکے پیچھے کوئی اسے پکڑ رہا تھا اور وہ کھلکھلاتی ہوئی بھاگتی پھر رہی تھی۔

رک جاو ورنہ پکڑ کر ماروں گا۔

کوئی محبت سے اسے سرزنش کر رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن آپ مجھے پکڑیں گئے تب ہی تو ماریں گئے نا۔

وہ دور کھڑی شرارت سے بول رہی تھی دھندلے نقوش والا مرد دونوں ہاتھ کمرے پر رکھے شاید اس نٹ کھٹ سی لڑکی کو گھور رہا تھا۔

تو تم میری بات نہیں مانو گئی۔

وہ لڑکی سے مخاطب تھا۔

آپکی بات میں مانے بغیر رہ ہی نہیں سکتی نا۔

وہ لڑکی شاید لاچاری سے بولی تھی جس پر اس مرد کا بہت خوبصورت ساقہقہ اس خوبصورت سفید رنگ وروغن والے گھر میں گونجا تھا۔

وہ عورت حیرت سے اس لڑکی کے ساکت چہرے پر نرمی گھلتی دیکھ رہی تھی سوجے ہونٹ ہلکی مسکان میں ڈھلے ہلکے ہلکے ہل رہے تھے جن کی اس عورت کو کوئی سمجھ نہیں لگ رہی تھی۔

لیکن وہ عورت تشویش میں مبتلا ہو چکی تھی۔

جی!

وہ لڑکا اس روعب دار شخص سے مرعوب ہوتا سائیکل سے اتر کر انکے قریب آیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دکھتی آنکھیں دباتا وہ لڑکے کو دیکھنے لگا تھا۔

اس آبادی میں کوئی آج غیر معمولی واقع ہوا ہے کیا؟

وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے سے آنکھیں دباتا تھکے تھکے لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

اونچا لمبا مضبوط مرد کافی تھکا تھکا لگا تھا جانی کو۔

جی پتا نہیں آپ کس غیر معمولی واقعے کا اظہار کر رہے ہیں۔

وہ لڑکا حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔

ایک لڑکی۔

جانی او جانی جلدی آ اسے ہوش آ گیا ہے۔

وہ عورت درخت کے پاس کھڑی بیٹے کو پرجوش سی بلا رہی تھی۔

جانی سائیکل لے کر بھاگ گیا تھا ماں کے پاس۔

جبکہ وہ حیرانی سے ان ماں بیٹے کو ساتھ والے گھر میں گھم ہوتا دیکھ رہا تھا۔

بہت خوبصورت جگہ تھی اونچے لمبے درخت ہری ہری گھاس اونچی نیچی جگہیں،

برف کی ہلکی ہلکی پھوار پر اسنے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تھا۔

اوپری سطح پر ایک پانی والا ہلکا لگا ہوا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پتھروں کی روش پر احتیاط سے چلتا اوپر آ چکا تھا جہاں بہت سے گھر تھے جنکی لائٹیں بجھی ہوئی تھیں سوائے اس گھر کے جہاں وہ ماں بیٹا گیا تھا۔

وہ پرانے سے نلکے کی طرف بڑھا تھا۔

نلکے کا ٹھنڈا ٹھار پانی غاذان تیمور کے ہاتھوں کو برف کی طرح یخ کر گیا تھا لیکن اسکے گلے میں اگے کانٹے اور جسم میں جلتی آگ کو یہ پانی کے ٹھنڈے قطرے ہی بجھا سکتے تھے۔

نلکے کے آگے ہتھیلی کر کے اسنے منہ لگایا تھا اسنے ٹھنڈا یخ پانی بہت مشکل سے خلق کے نیچے سے اتارا تھا۔

اسکا فون بجھا تھا۔

ایک موبائل کی بیٹری نہیں تھی لیکن اسکے پاس دو فون ہمیشہ رہتے تھے ایک تو بند ہو گیا تھا جبکہ دوسرے میں ساٹھ فیصد بیٹری تھی ابھی۔

ہمم۔

وہ آگے چلتا ہوا بولا تھا۔

سردار غاذان وہ ابھی تک نہیں ملی ہم نے اوپر والے گھر دوسری نہریں بھی دیکھ لیں ہیں وہ یہاں نہیں ہیں۔

خادم کی بات سن کر فون بند کر کے وہ آگے بڑھتا اس گھر کے دروازے کے سامنے تھا جو اندر سے مقفل تھا لیکن دروازے کے سوراخوں اور کھڑکی کے آگے لگے پھٹے ہوئے ٹاٹ سے اندر سے روشنی کا پتا لگ رہا تھا۔

اندر سے بولنے کی آوازیں بھی آ رہیں تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلیے وہ دستک کے لیے ہاتھ بڑھا گیا تھا اسے اس گھر کے نزدیک ایسے جیسے کوئی غیبی مدد ہی لے آئی تھی۔

اسکی جڑی پلیکیں بہت آہستہ آہستہ ہلنے لگیں تھیں وہ لڑکی شاید ہوش میں آتی اب آنکھیں وا کرنا چاہ رہی تھی۔

لڑکی بہت مشکل سے آنکھیں کھول پائی تھی۔

دھندلا دھندلا اندھیرا تھا آنکھوں کے آگے کچھ بھی واضع نہیں تھا۔

وہ پلکیں جھپک جھپک کر کھول رہی تھی کہ شاید کچھ نظر آئے۔

اب ایک عورت کا چہرہ واضع ہونے لگا تھا جو بہت شفقت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ اس عورت کو بے دھیانی میں دیکھے گئی جیسے زہن ابھی ہوش کی دنیا میں نا آیا تھا۔

لیکن پھر جیسے وہ اسے حقیقت کی تلخ حقیقت دیکھانے لگا تھا وہی دلخراش منظر بھاگتی ہیر ٹھوکر کھا کر گرتی بے چاری لڑکی چادر کھینچتے شیطانی ہاتھ پانی میں کودتی لڑکی جو موت کو گلے سے لگا گئی تھی،

تو کیا وہ مر چکی تھی لیکن پھر یہ سامنے بیٹھی عورت کون تھیں یہ چھوٹا سا زرد روشنی میں ڈوبا گھر کس کا تھا ٹانگ میں درد اٹھا تھا ہلانے پر تو کیا وہ زندہ تھی۔

یا اللہ آخر کب میری آزمائشیں ختم ہوں گئی آخر کیوں دی مجھے زندگی کیا تھا جو اگر تو مجھے اپنے پاس بلا لیتا تو۔

بہتی آنکھیں خدا سے دل ہی دل میں فریاد کناں تھیں۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیٹی کیوں رو رہی ہوں کہی تکلیف ہے کیا۔

وہ عورت اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی پیار سے پوچھ رہی تھی۔

سر جھکائے وہ جوابا زار و قطار رونے لگی تھی ہونت تکلیف سے ہل نہیں رہے تھے کہ نچلے ہونٹ کا زخم بہت تکلیف دے رہا تھا اور بائیں ٹانگ جیسے درد سے چیخ رہی تھی کچھ درد اور کچھ زندگی کی دی تکلیفیں اس رولا رہیں تھیں اور زار و قطار وا رہیں تھیں۔

وہ عورت اسکے تیز تیز رونے پر باہر بیٹے کو دیکھنے نکلی تھی تھوڑا سا آگے آئیں تو وہ اسے درخت کے جھڑمت میں ایک مرد کے پاس رکا نظر آیا تھا۔

اس عورت نے پریشانی سے بیٹے کو آواز لگائی تھی اور لڑکا بھاگ کر ماں کے پاس آتا سامنے والے گھر میں چلے گئے تھے۔

اب وہ ماں بیٹا روتی بکھڑتی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

بیٹا رونا بند کرو ہو جائیں گے زخم ٹھیک کچھ دن تو لگے گے نا دودھ پیو گئی نا دیکھو میں نے تمہارے لیے دودھ گرم کیا ہے تم پی لو گئی نا تو زیادہ درد نہیں ہو گا میں نے بیچ میں ہلدی ملائی ہے وہ تمہارے زخموں کو راحت دے گئی۔

وہ عورت اسکا سر دباتی پیار سے کہہ رہی تھی۔

روتی لڑکی ایک دم چپ ہوئی تھی۔

جانی پہچانی مہک رات کے خاموش اندھیرے میں بہت واضع محسوس ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی جیسے انکی خوشبو کو بے یقینی سے محسوس کر رہی ہو۔

تب ہی دروازہ ٹھک سے نوک ہوا تھا۔

وہ چونک کر دروازے کو دیکھے گئی۔

سردار ہیں۔

وہ اب کی دفع بولی تھی ایک دم بولنے سے ہونٹوں میں کھچاو سا لگا تھا درد بھی ہوا تھا لیکن پرواکسے تھی۔

وہ لڑکا چونک کر اس لڑکی کو دیکھتا ماں کے اشارے پر دروازے کے قریب گیا جو چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔

کون ہے۔

وہ لڑکا دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھ رہا تھا۔

مسافر ہوں۔

باہر سے آواز آئی تھی اور اندر بیٹھی لڑکی کی جان لبوں پر آئی تھی بھاری دلکش آواز تو اسکے سردار غاذان کی ہی تھی۔

وہ لڑکا ماں کے اشارہ کرنے پر دروازہ کھول چکا تھا۔

ہیر کی چارپائی بائیں دیوار کے ساتھ تھی تو اسے دروازے پر کھڑا وجود نظر نہیں آیا تھا کہ دروازہ دائیں طرف تھا اور بائیں طرف کا حصہ باہر سے نظر نہیں آتا تھا جب تک اندر نا آجاو،

آپ؟

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لڑکا حیرت سے اسی شاندار مرد کو اپنے دروازے پر دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

مجھے کچھ پوچھنا ہے۔

وہ سنجیدگی سے کہتا رکا تھا۔

وہ لڑکا اسکے بولنے کا منتظر تھا شاید۔

کیا یہاں ندی میں کسی کو کوئی لڑکی۔

بیٹا اندر آجاو۔

شفیق سی عورت اس مرد کا تھکا چہرہ ٹھنڈ سے پڑتے نیلے ہونٹ سفید دودھ جیسے رنگ والے مرد کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھیں کہ وہ بھی دروازے میں آچکی تھی۔

شکریہ میں اندر نہیں آسکتا کیا آج ندی میں کسی کو کوئی لڑکی ملی ہے۔

اسکی بھاری آواز اندر لیٹی لڑکی کو گھٹ گھٹ کر رونے پر مجبور کر رہی تھی آخر کب تک وہ انہیں یونہی اپنے لیے پریشان بے آرام کرتی رہے گی اِس سے اچھا تھا وہ مر جاتی سب کی زندگیوں میں سکون تو آتا۔۔

وہ پتا نہیں کب سے اتنی ٹھنڈ میں اسکے لیے کھجل خوار ہو رہے تھے اور وہ اندر گرم بستر میں لیٹی ہوئی تھی انکی آواز سے ہی انکی تھکان کا پتا لگا گئی تھی وہ اپنے وجود سے ہیر رضا کو نفرت سی ہوئی تھی۔

وہ لڑکی اندر ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لڑکا مرد سے بولا تھا اور مرد ساکت ہوا تھا حیران ہوا تھا اسکی بات پر۔

نہیں شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔

کیا کہا ہے تم نے ابھی۔

وہ دوبارہ تیز لہجے میں پوچھتا باہر رکا نہیں تھا اسے سامنے سے ہٹاتا اندر آچکا تھا اور دور چارپائی پر لیٹی کمزور لڑکی کو دیکھ کر اپنی جگہ جامد ہوا تھا پہلی بار اس مرد کی آنکھیں جھلملائیں تھیں جیسے اپنی قیمتی متاع کو زندہ دیکھ کر اس تھکے مرد کے وجود میں نئی روح پھونک دی گئی ہو وہ بے یقین سا اٹھ کر بیٹھتی لڑکی کو دیکھے گیا۔

وہ عورت اسکی بیٹھنے میں مدد کرنے لگی تھی جسکی نظریں بھی اس ایک مرد پر ساکت ہو پپ ۰ خ چکیں تھیں جیسے وہ بھی کسی خواب کے زیرے اثر ہو اور مرد تو جیسے پہلے مرا ہوا تھا لیکن اب اس کی آنکھوں سے بہتا بے رنگ مائع اسکے زندہ ہونے کی نشان دہی کر رہا تھا۔

ہیر!

وہ اسے بھاری لہجے میں پکارتا اس روتی لڑکی کی طرف قدم گھسیٹ کر بڑھانے لگا تھا۔

ہیر کے آنسوں گالوں پر ٹھہرنے لگے تھے۔

وہ ماں بیٹا حیرانی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

ہیر تم زندہ ہو ٹھیک ہو مجھے یقین نہیں آرہا پلیز مجھے یقین دلاو۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی چارپائی کے ساتھ نیچے بیٹھتا وہ بڑے مرتبے والا شخص کہی سے بھی سردار نہیں لگ رہا تھا یہ تو کوئی اور تھا جو قیمتی چیز کو کھو کر پھر سے پا چکا تھا۔

کیسے گر گئی تم اس بہتی ندی میں یہ خدا کا کوئی معجزہ ہے ہیر جو تم زندہ میری نظروں کے سامنے ہو۔

نیچے بیٹھا تھکا ماندہ مرد ہیر کو ساکت کر گیا تھا۔

آپ اوپر بیٹھیں۔

اسکا نیچے بیٹھنا ہیر کو اچھا نہیں لگا تھا۔

جواباً ہونٹ بھینچے وہ اسے دیکھتا رہا اسکے زخموں سے چور چہرہ غازان تیمور کو بہت تکلیف دے رہا تھا آخر کیا تھا وہ شخص ایک معمولی لڑکی کے لیے کون ایسے ویرانوں میں تڑپتا ہے اسے ڈھونڈتا ہے اسکے لیے اپنی جان کی پروا نہیں کرتا وہ شخص شاید خدا نے بنایا ہی اسی کے لیے تھا،

ہیر کہی درد تو نہیں ہے نا۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ جواباً سر نفی میں ہلا گئی سر ہلانے پر سر کے پیچھے درد سا ہوا تھا۔

ہیر کی آنکھیں برسنے لگیں تھیں اور یہی پر غازان تیمور کی بس ہوئی تھی اٹھ کر اسکی چارپائی پر اچانک ہی بیٹھتا وہ اس زخموں سے چُور لڑکی کو سینے میں کہی پیوست کر گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ماں بیٹا شاید ان کا رشتہ سمجھ چکے تھے۔ وہ دوسری چارپائی پر بیٹھتے ان دونوں کو دیکھنے لگے تھے جبکہ جانی کی ماں نے اسے دوسری طرف دیکھنے کو کہا تھا جس پر اس نے منہ بسور کر ماں کو دیکھا اور منہ دوسری طرف کر گیا تھا۔

ہیر اسکے سینے میں کہی چھپی ساکت سی تھی پلیکیں تک نہیں جھپکیں جو اسکے سینے سے چپکیں ہوئیں تھیں۔

وہ اچانک ہی جھکتا اسکا ماتھا چوم گیا تھا۔

اور ہیر کی تو جان ہی جانے لگی تھی وہ کسمسائی تھی اور سردار نے اسے خود سے الگ کیا تھا۔

وہ سر جھکا گئی تھی سردار کو دیکھنے کی جرات نہیں کی اور نا ہی اس میں اتنی ہمت تھی وہ کہاں یہ تصور کر سکتی تھی کہ ایک عام سی لڑکی کو وہ شہزادہ یوں سینے سے لگائے بیٹھے گا لیکن خدا نے اسکی محبت شاید اس مرد کے دل میں ازل سے ڈال رکھی تھی۔

اس سے اسکے رشتے لیے تھے تو جواباً بے مثال مرد اسکی نصیب میں بھی کیا تھا وہ کہتا ہے نا اگر میں کچھ لیتا ہوں تو اس سے بھر کر تمہیں دیتا بھی ہوں بس اسکی زات پر بھروسہ ہونا چاہیئے وہ تو اندھیرے میں بھی روشنی لے آتا ہے پھر وہ اس لڑکی کو کیسے نا وہ شخص دیتا جو خالص دل رکھتا تھا جو رشتوں کا احترام اپنی جان سے بھر کرتا تھا۔

بیٹا کیا یہ تمہاری بیوی ہے۔

وہ عورت اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔

غاذان تیمور نے ہیر سے نظریں ہٹا کر اس بوڑھی عورت کو دیکھا تھا۔

ہاں!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جواباًوہ بولا تھااور ہیر کو حیران پریشان کر گیا تھا۔

کیا تمہارا نام سردار ہے پترّ۔

وہ عورت پھر سے اشتیاق سے اس مرد سے مخاطب تھی۔

وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔

آپ کو کیسے پتا۔

وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا.

کچھ دیر پہلے تمہاری بیوی بے ہوشی میں صرف یہی نام پکارے جا رہی تھی۔

ہیر نے شرمندگی سے سر جھکا لیا جبکہ سردار غازان تیمور نے گہری نظروں سے جھکے سر والی لڑکی کو دیکھا تھا۔

چوٹیں بہت آئیں ہیں بچے میں نے ہلدی والا دودھ بنایا تھا اسنے پیا ہی نہیں ٹھنڈا ہو چکا ہے میں دوبارہ گرم کرتی ہوں تم اسے پلا دینا۔

وہ عورت اٹھتی ہوئی بولی تھی۔

اس نے زرا سی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے پلکیں گرا گئی۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا تب ہی اسکا فون بجا تھا۔

فون کی گھنٹی خاموش فضا میں اچانک ہی شور برپا کر گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاں۔"

وہ سپاٹ سے لہجے میں فون رسیو کرتا ہوا بولا تھا۔

ہیر مل چکی ہے تم لوگ گاڑیاں اور کچھ گرم کپڑوں کا بندوبست کر یہاں چلے آو۔

سنجیدگی سے انہیں بتاتا وہ فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ شہنام اور خادم حیران تھے کہ آخر انہوں نے کیسے اسے ڈھونڈ لیا تھا کیا وہ ٹھیک تھی۔

وہ دونوں یہی سوچتے گاڑیوں میں بیٹھے تھے۔

سردار کا حکم ہے آپ ہیر جی کا سامان ہواتل سے اٹھالیں انکے گرم کپڑوں والا بیگ۔

خادم نے اسے مخاطب کیا تھا اسنے سر ہلا دیا کیا وہ ٹھیک ہے اگر نہیں ہوئی تو وہ اسے چھوڑیں گے نہیں۔۔

گاڑیاں اب ہوٹل کی طرف رواں دواں تھیں رات کا اندھیرا چھٹنے لگا تھا صبح کی سپیدی ہر طرف رونما ہونے لگی تھی تو کیا پھر تکلیف دہ رات کا اختتام ہوا تھا۔

یہ آپکے لیے۔

اس عورت کی طرف بھاری رقم بڑھاتا ہوا وہ بولا تھا۔

ہیر نے اس عورت کا ڈھیلا سا قمیض شلوار پہنا ہوا تھا جو اسکے نازک سراپے پر عجیب ہی لگ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے سب گارڈز باہر اسکے انتظار میں کھڑے تھے دھوپ نہیں نکلی ہوئی تھی نیلے آکاش میں سفید بادلوں نے سورج کی روشنی کو ڈھک دیا ہوا تھا۔

اس عورت نے انہیں دودھ پتی والی سٹرونگ چائے اور ساتھ رسک کھلائے تھے۔

ہیر سے تو کچھ بھی نہیں کھایا گیا تھا کہ ہونٹ ہلانے سے درد سا اٹھنے لگتا تھا اور دوسرا جبڑے الگ سے دکھنے لگتے تھے بمشکل سردار غاذان نے اسے چائے اور دودھ پلایا تھا خود وہ چائے کے ساتھ دو رسک کھا چکا تھا جو اسنے پہلی بار کھائے تھے،

غاذان تیمور پر شاید سردی نے اپنا کام کر دکھایا تھا کہ اسکا چہرہ حد سے زیادہ سرخ تھا اسکے ہاتھ بھی بہت ٹھنڈے تھے جب اسے چائے پلاتے اسکے چہرے سے سردار کے ہاتھ مس ہوئے تھے تو ہیر نے بہت پریشانی اور فکر مندی سے اسے دیکھا تھا تو کیا انہیں سردی لگ گئی تھی۔

وہ بڑی بڑی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی جو اس عورت کو زبردستی پیسے دے رہے تھے۔

آپکے احسان کا بدلہ میں کبھی نہیں چکا سکتا جو آپ نے ہیر کے لیے کیا ہے نا شاید کوئی اپنا کر پاتا آپ کا شکریہ کہنے کے لائیک بھی نہیں میں یہ رقم صرف میں اپنی خوشی کے لیے تحفے کے طور پر دے رہا ہوں کوئی بدلہ نہیں چکا رہا۔

زبردستی پیسے انہیں پکڑاتا وہ بہت بھاری مگر نرم لہجے میں ان ماں بیٹے سے مخاطب تھا۔

جیسے آپکی مرضی۔

اس عورت نے شفیق سی مسکراہٹ سے کہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''''''**''****

.....

ہیر چینج کر لو گئی نا!

افففف اُس شخص کو ہر چیز کا خیال رہتا تھا وہ جان گیا تھا وہ اس سوٹ میں آرام دہ نہیں تھی۔

بیٹا ساتھ والی رسوئی میں کر لو کپڑے چینج اگر کر لو گئی تو۔

وہ عورت چارپائی پر بیٹھی کمزور سراپے والی لڑکی سے محبت سے مخاطب تھی۔

انٹی کر لوں گئی آپ مجھے بس رسوئی تک پہنچا دیں۔

سر جھکاتی ہاتھ کی انگلیاں مڑوڑتی ہوئی وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

دوسری چائے کی پیالی پیتا سردار بغور اسے دیکھ رہا تھا چہرہ کیسے زرد رنگ اختیار کر گیا تھا ہونٹ کی سوجن بھی کم نہیں ہو رہی تھی سردار غاذان نے ہونٹوں کو سختی سے بھینچا تھا اسکی نحیف حالت پر۔

ہیر بمشکل اس عورت کے سہارے چلتی وہاں سے جا چکی تھی۔

شہنام بایر گاڑی میں ہی تھا ایک بار اندر جھانکا تھا اپنی متجسس فطرت کے سبب اور اچھی خاصی بے عزتی بھی کروا چکا تھا۔۔

خود تو اندر چائے پر چائے پی رہے ہیں اور ہمیں سردی میں مرنے کے لیے چھوڑ رکھا ہے انہیں بس وہ چڑیل ہی دیکھتی ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ منہ بسور کر خادم سے بول رہا تھا۔

جبکہ خادم نے سنجیدگی سے اسے دیکھنے کے بعد کچھ نا کہا کہ سردار کے خلاف بولنے والے کا وہ حشر نشر کر دیتا تھا لیکن یہاں انکا بھائی نما کزن تھا جو انہیں عزیز بھی بہت تھا۔

شکر ہے آپی سے بات ہوئی وہ ٹھیک ہیں کہہ رہیں تھیں کل موبائیل کہی گر گیا تھا ملا نہیں ابھی شہنام کے نمبر پر میں نے کال کی تھی تو بات ہوئی لیکن ایک بات پریشانی والی ہے آپی کی آواز بہت بھاری تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بہت مشکل سے بول رہی ہوں۔

ناشتہ کرتا وہ تفصیل سے مہرینہ کو بات رہا تھا جو سبز سادے سوٹ میں بالوں کو حسب معمول کھلے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ناشتہ وہی بناتا تھا بس چائے مہرینہ کے زمے آچکی تھی وہ صدا کی کام چور لڑکی چائے بھی ناک منہ چڑھاتے ہوئی بناتی تھی۔

میری کوئی زندگی ہے نا کوئی ایڈونچر ہے نا کوئی موج مستی ہے سارا دن میں گھر پر بیکار چیز کی طرح پڑی رہتی ہوں میں نہیں جانتی مجھے گھومنے پھرنے کی اجازت لے کر دو سردار سے ورنہ چڑیل بننے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا یہاں پاس میں ہی پارک ہے میں وہاں روز جایا کروں گئی بچوں کے ساتھ کھیلا کروں گئی جلدی آجایا کروں گئی پڑھائی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ورھائی میں دل نہیں لگتا میرا اور ہاں دو گھنٹے پاس میں ہی کمپیوٹر ڈیزائنگ کا کورس کروایا جاتا ہے مجھے وہ کرنا ہے چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔

وہ اچانک ہی بولنا شروع ہو گئی تھی اور پھر بولتی ہی گئی تھی۔

جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

تو آپ یہاں سب گھوم پھر کر دیکھ چکیں ہیں پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہیں ہیں۔

وہ کپ رکھتا خاصے تیکھے لہجے میں بولا تھا جبکہ وہ بھنویں سکیڑے اسے غصے سے دیکھتی رہی۔

تم مجھے اکیڈمی میں داخلہ لے کر دو گئے یا نہیں۔

وہ اچانک ہی کھڑی ہوتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

لے کر دے رہا ہوں مس لیکن پارک جانے کا خیال دل سے نکال دیجئے گا میں یہاں کے لوگوں کو خاص جانتا نہیں ہوں آپ کی خفاظت میری اولین ترجیع ہے شام کو تیار رہئے گا کروادوں گا داخلہ۔

وہ بیگ پکڑتا سنجیدگی سے بولتا ہوا جا چکا تھا۔

جبکہ اسنے سر جھٹک کر چائے کا کپ منہ سے دوبارہ لگایا تھا۔

مہرینہ کو کوئی اسکے ارادوں سے باز رکھ سکتا ہے بھلا۔

وہ اب کہ مسکرائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خاصی مشکوک مسکراہٹ تھی میڈیم کی۔۔

وہ سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس جانے کے لیے تیار تھی جبکہ وہ شاندار سا شخص اس ٹوٹی پھوٹی چارائی پر بیٹھا اس عورت سے کوئی بات کر رہا تھا کہ جب وہ آئی تو وہ سرعت سے اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔

ہیر کو شاید حیران پر حیران کر کے مارنا تھا اسنے۔

اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اس عورت سے اب الوداعی اجازت چاہ رہا تھا۔

بیٹا زندگی رہی تو اسے لے کر آنا جب یہ ٹھیک ہو جائے گئی میں انتظار کروں گئی تم دونوں کا۔

وہ عورت ایک ڈبہ ہیر کی طرف بڑھاتی ہوئی سردار سے مخاطب تھی۔

ضرور آئیں گئے اور کچھ دن رہیں گئے بھی ابھی ہمیں اجازت دیں زندگی رہی تو پھر ملاقات ضرور ہو گئی۔

وہ نرم لہجے میں کہتا ہیر کو لے کر باہر بڑھا تھا گاڑیاں نیچے سڑک پر تھیں کہ گاڑیاں اندر جنگل میں نہیں آسکتیں تھیں۔

ہیر نے وہ سرخ رنگ کا ڈبہ جس پر سفید رنگ کا ڈھکن تھا پکڑ رکھا تھا اور بہت مشکل سے چل رہی تھی۔

یہ تم ایزی سے چل لو گئی یا نہیں۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

سر جھکاتی وہ نفی میں سر ہلا گئی کہ اسکی ٹانگ میں واقعے بہت درد ہو رہا تھا چلنے سے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اوکے۔

کہتے ہی وہ نازک سے اس لڑکی کو ایک لمحے میں بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔

ہیر کی جان ایک دم سے لبوں پر آئی تھی اس افتاد پر،

غاذان کا ایک ہاتھ اسکی کمر کے نیچے تھا تو دوسرا کندھے کے نیچے تھا اور وہ آرام سے چلنے لگا تھا بنا ہیر کے شاک سے کھلے ہوئے منہ پر دھیان دیئے،

وہ کسمسا رہی تھی اور پریشان بھی تھی اب اسکا یہ مطلب تو نہیں تھا نا کہ وہ اسے گود میں اٹھا لیں وہ بچی تھوڑا نا تھی، ہوہ جی بھر کر شرمندہ ہو رہی تھی زرد گھلی رنگت میں اب کہی کہی سرخ سی لہریں دوڑنے لگیں تھیں،

وہ اب نوکیلے پتھروں سے ہوتا نیچے اترنے لگا تھا۔

وہ دونوں ماں بیٹا پیچھے کھڑے ان دونوں کو محبت سے جاتا دیکھتے رہے تھے، جانی بیٹا چلو اندر۔

وہ بیٹے کو کھینچ کر اندر لیں گئیں تھیں جبکہ جانی نے پلٹ کر ضرور اپنی پسندیدہ جوڑی کو دیکھا تھا۔

صبح دس بجے کا وقت تھا پرندوں کی چہچاہٹ رنگے برنگے اگے جنگلی پھول۔ پھلوں سے لدی ٹہنیاں ہیر کے لیے یہ منظر بہت دلفریب ہوتا اگر وہ اس مضبوط شخص کی گرفت میں نا ہوتی۔

READERS CHOICE

بات سنیں۔

وہ دھیمے لہجے میں بمشکل بول پائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہیں۔

وہ نہر کے کنارے پر چلتا بڑے سکون سے بولا تھا۔

میری ٹانگ کا درد ایک دم سے ٹھیک ہو گیا ہے شاید دوا کا اثر ہے آپ مجھے اتار دیں میں اب چل سکتی ہوں۔

سر جھکا کر بولتی لڑکی کا لہجہ لرز رہا تھا آنکھیں میچ رکھیں تھیں اسنے، اسکے ایک ہاتھ میں ڈبا تھا تو دوسرا سینے سے چپکا رکھا تھا۔۔

سردار نے سر جھکا کر اسے دیکھا تھا جو آنکھیں سختی سے میچے سرخ پڑتے چہرے سے بڑی نازک حالت میں تھی۔

اوکے!

کہتے ہی وہ اسے زمین پر احتیاط سے کھڑا کر چکا تھا۔

ہیر نے میچیں آنکھیں ڈرتے ڈرتے کھولیں تھیں۔

وہ اسے نہیں نہر کے اچھلتے کودتے پانی کو دیکھ رہا تھا شکر تھا پانی بہاو والا تھا اگر پانی میں ٹھہراو ہوتا تو وہ ڈوب جاتی اسے کونسا تیرنا آتا تھا اسی اچھلتے کودتے پانی نے ہی اسکی ہیر کی جان بچائی تھی وہ تشکر سے پانی کو دیکھتا اسے چلنے کا اشارا کر رہا تھا۔

جی۔

کہتے ہی وہ چلنے کے لیے ہمت مجتمع کرنے لگی تھی،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر چل کیوں نہیں رہی" وہ بے انتہا سنجیدہ تھا۔

چل رہی ہوں۔

کہتے ہی وہ ٹانگ گھسیٹ کر چلنے لگی تھی چہرے پر تکلیف دہ تاثرات رقم ہونے لگے تھے لیکن اب وہ رک نہیں سکتی تھی۔

وہ اسکی چال کو بغور دیکھتا ہوا چل رہا تھا وہ اس سے ایک قدم پیچھے تھا۔

وہ ہچکچا کر اسکا مضبوط ہاتھ تھام گئی تھی کہ وہ اب اور کتنا خود پر ضبط کرتی۔

اسنے چونک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا جہاں نرم ہاتھ کی گرفت خاصی سخت تھی۔

وہ سڑک پر آچکے تھے جبکہ شہنام سرعت سے گاڑی کے اندر بیٹھا تھا کہ ان سب کے سامنے وہ اور مار یا ڈانٹ کھانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

بیٹھو،

گاڑی کا ڈور کھول کر اسنے اختیاط سے ہیر کو بٹھایا تھا کیا نصیب تھا اس لڑکی کا جس کے لیے گارڈز بھاگ کر ڈور کھولتے تھے اسکے لیے وہ مرد دروازہ کھولے کھڑا تھا پھر ہیر کہتی تھی میری قسمت اچھی نہیں ہے بڑی ناسمجھ تھی وہ آزمائشیں تو پھر اللہ اپنے لوگوں پر ہی لایا کرتا ہے نا،

کمر پر گرم سا احساس کندھے پر نرم لمس ہیر کی تو حواس ہی قابو میں نہیں آرہی تھے اس وقت سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھیں میچے ان پلوں سے نکلنے کے لیے مری جارہی تھی سرخ ڈبہ اسکی گود میں تھا،ہاتھوں پر دستانے پہنے وہ شرم سے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔

نو ڈیڈ راستے میں ہوں بائی روڈ ہی آوں گا ہیر پلین میں کنفرٹیبل فیل نہیں کرتی آپ فکر نا کریں رات کو پہنچ جاوں گا گارڈز سب ساتھ ہیں ڈونٹ وری،شاید ہر بات باپ سے کرنے کی اسکی عادت تھی۔

باپ سے بات کرتا وہ دو بار چھینکا تھا جس پر ہیر نے فکر مندی سے اسکے کندھے کو دیکھا کہ نظر بس یہی تک ہی اٹھ سکی تھی۔

نو ڈیڈ میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا فلو ہو گیا ہے ابھی رکھتا ہوں فون بعد میں بات ہوتی ہے اللہ خافظ۔۔

کہتے ہی اسنے فون رکھ دیا تھا شاید تیمور صاحب کا لیکچر شروع ہو چکا تھا۔

ہیر طبیعت بہتر ہے نا اگر نیند آرہی تو سیٹ پیچھے کر دوں۔

افف اتنا نرم لہجہ یہ شخص انسان تھا یا کوئی ہیر کے لیے فرشتہ کہی سے آگیا تھا وہ جان نہیں سکی تھی۔

نہیں ابھی نیند نہیں آرہی۔

وہ دھیمے سروں میں بولی تھی۔

جس پر اسنے سامنے سے نظر ہٹا کر جھکے سر والی لڑکی کو نرم نگاہوں سے دیکھا تھا پھر مسکرایا اسکے آدھے سر پر ٹکی چادر اسے بہت پسند تھی چادر سے جھانکتی شفاف مانگ آج کچھ ٹیڑی میڑی سی تھی شاید سوارا نہیں کیا گیا تھا۔

ہیر ڈبے میں کیا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ڈبے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

پتا نہیں شاید کچھ کھانے کا سامان ہو۔

وہ بولی تھی۔

ہونٹ کی سوجن پہلے سے کم تھی لیکن درد تھا جو بولنے سے ہوتا تھا۔

کھولوں،

وہ جازت چاہ رہی تھی۔

ہمم۔

وہ کھڑکی سے رخ ہٹاتا ہوا بولا تھا خادم اگلی سیٹ پر تھا وہ تو اپنے سردار کو دیکھ دیکھ کر حیران تھا آخر سردار غاذان کا یہ کونسا روپ تھا جو صرف اس لڑکی کے سامنے ہی دیکھنے کو نظر آتا تھا ورنہ وہ بہت سخت تھا ذرا سی غلطی پر انہیں جھاڑ کر رکھ دیتا تھا کسی کام کی دیری اسے پسند نہیں تھی زیادہ بولنے والے لوگ اسے پسند نہیں تھے جسکا وہ انکے سامنے اظہار بھی کر دیتا تھا اگلا بندہ بے چارہ شرمندہ سا ہو کر رہ جاتا تھا۔

ہیر نے سفید ڈھکن ڈبے سے ہٹایا تھا اور ہلکی سی مہک گاڑی کے گرم ماحول میں پھیلی تھی۔

گھی سے لتھڑے پراٹھے اور ساتھ آم مرچ کا فریش سا اچار تھا۔

اسکی بھوک اچانک ہی چمک اٹھی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تین پراٹھے تھے،

اسے معلوم تھا سردار غاذان کو ایسے دیسی کھانے پسند نہیں تھے اتنا تو وہ جان ہی گئی تھی انہیں۔

خادم بھائی کھائیں گے آپ۔

وہ پراٹھوں والا ڈبہ انکی طرف بڑھاتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

جی تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں میں اور دلدار۔

وہ ایک پراٹھا بے تکلفی سے اٹھاتا ہوا بولا تھا۔

آپ ایک اور لے لیں ناڈرائیور بھائی کے لیے بھی۔

وہ ایک پراٹھا انکی طرف بڑھاتی ہوئی بولی تھی دلدار کا بھی اسنے اٹھا لیا تھا اب ایک پراٹھا بچا تھا۔

اسنے ایک چھوٹا سا لقمہ لے کر منہ میں رکھا تھا اور آہستہ آہستہ سے چبانے لگی تھی۔۔

ہیر ویرا زمائے پراٹھا؟

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جبکہ ہیر نے پہلی بار حیرت سے اسے دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اونچی لمبی ناک سرخ تھی آج،

لیکن آپ تو یہ نہیں کھاتے نا۔

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن آج دل کر رہا ہے میرا اور بھوک بھی ہے۔

خادم نے ہلکی مسکان سے اپنے سردار کی بات سنی تھی تو انہیں اپنی بیوی کے ساتھ پراٹھا شیئر کرنا تھا شاید۔

آپ کھالیں پھر۔

وہ پراٹھا اسکی طرف بڑھا رہی تھی۔

نہیں میں بس تھوڑا سا لوں گا۔

کہتے ہی اسنے تھوڑا سا پراٹھا توڑا تھا ہیر نے حیرانگی سے انہیں پراٹھا کھاتے دیکھا تھا۔

ہمم نات آبیڈ۔

وہ لقمہ نگلتا ہوا بولا تھا تب ہی وہ زوروں سے چھینکا تھا اور ہیر کی جان پر بنی تھی۔

افف انہیں کیوں زکام لگ گیا مجھے لگ جانا انکے حصے کا۔

وہ پریشانی سے بڑبڑائی تھی۔

بیڈ پر بیٹھی دونوں ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھے وہ کب سے رو رہی تھی،

آخر کیوں سردار کیوں میں آپ کو نظر نہیں آتی وہ ناتو رتبے اور خیثیت سے مجھ سے برتر ہے نا حسن میں پھر کیوں وہ لڑکی آپکے لیے زیادہ اہم ہے آخر میں ایسا کیا کروں کہ آپ کی نظر مجھ پر ٹھہرے نہیں سردار شائنی ہار نہیں مانے گئی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آخر کیوں مانوں میں ہار آپ میرے منگیتر تھے آپ میرے کزن تھے کاش وہ لڑکی آپکی زندگی میں نا آتی تو آج میں آپکی بیوی ہوتی آپ نے اسے مجھ پر فوقیت دے کر اچھا نہیں کیا سردار غاذان تیمور۔

وہ روتے ہوئے شدت سے خلق پھاڑتی ہوئی چلائی تھی۔

شائنی آپکو کبھی اسکا نہیں ہونے دے گئی آخر کب تک اسے بچائیں گے مجھ سے۔

وہ اس بار نفرت سے ہولے سے بڑبڑائی تھی۔

راستے میں فوڈ پوائنٹ ریسٹورینٹ میں اسنے سارے گارڈز کو کھانا کھلوایا تھا ہیر گاڑی میں ہی تھی جبکہ چھپ چھپاتا شہنام اسکی گاڑی کے نزدیک آ گیا تھا۔

ہائے چڑیل کیسی ہو مجھے دو تھپڑ پر واکر پر گئی ٹھنڈک دل میں۔

وہ اسکی گاڑی کی کھڑکی میں آتا بھنبھنایا تھا۔

ہیر نے حیرت سے اسے دیکھا پھر مسکرائی تھی۔

ایسی ویسی ٹھنڈک نہیں پڑی، تمہیں تو اور دو تین تھپڑ پر واکر ہی مزہ آئے گا مجھے۔

وہ بمشکل مصنوعی غصے سے بولی تھی ایسا تھا پھر ایسا ہی سہی۔

تم خود گری تھی میں نے کوئی دھکا تو نہیں دیا تھا چڑیل رانی کو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھے چڑیل کہا تو شکایت کر دوں گئی تمہاری۔

وہ غصہ ہوئی تھی۔

اب تم جو ہو وہی تو بلاوں گا۔

وہ چلایا تھا۔

پھر سے کہو زرا جو ابھی کہا ہے۔

پیچھے سے اسکے کندھے پر اچانک ہی ہاتھ پڑا تھا۔

تم پریوں کی رانی ہو تو رانی ہی کہوں نا چڑیل تھوڑے نا کہوں گا اب آپ ہی بتائیں سردار غاذان کیا میں نے کچھ غلط کہا ہے۔

وہ پہلے تو پریشان ہوا تھا، پھر فق ہوتے چہرے سے منمنایا تھا۔

چلو اندر جا کر لنچ کرو اور ہاں فضول بکواس مت کیا کرو۔

وہ غصے سے بولتا اسے جانے کا اشارا کر گیا تھا جبکہ وہ جاتے جاتے بھی اسے چوری سے گھورنا نہیں بھولا تھا۔

جبکہ وہ مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کیے ہوئے تھی۔

کچھ کھانا ہے۔

شفقت بھرا لہجہ ہیر کے چارسوں گونجا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صرف چائے۔

وہ بولی تھی۔

ہمم۔

اسنے کسی کو اشارا کیا تھا اور تین چار منٹ میں ایک لڑکا نفیس سے کپس میں چاے لے آیا تھا۔

ہیر چاے پیتی باہر کھڑے سردار کو چوری چوری دیکھ لیتی تھی جو ایک ہاتھ سے چائے کا کپ تھامے تو دوسرے سے فون کان سے لگائے کسی سے ٹہلتا ہوا بات کر رہا تھا۔

ہیر کو اچانک ہی اپنے وجود کے گرد اسکی مضبوط جان لیوا گرفت محسوس ہوئی تھی،

پیشانی پر ٹھنڈے ہونٹوں کا لمس۔

افففف یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں ایسا ویسا کیوں سوچ رہی ہوں۔

وہ پریشان اور شرمندہ ہوئی تھی خود سے۔

وہ باقی کا سارا راستہ سوتی آئی تھی غاذان تیمور نے اسکی سیٹ پیچھے کی طرف کر دی تھی تو وہ ایزی سے سوتی رہی تھی ڈینر کے ٹائم وہ لوگ گھر پہنچے تھے لیکن غاذان نے اسے اس محل پہنچ کر اٹھایا تھا شہنام بھی ساتھ ہی تھا وہ ہنوز منہ بسورے ہوئے تھا جسکی سردار غاذان کو زرا پرواہ نہیں تھی آخر اسنے غلطی کی تھی تو اتنی سزا تو بنتی تھی نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نوراں،

مین ہال میں پہنچتے ہی اسنے خاص ملازمہ کو پُکارا تھا جو کسی بوتل جن کی طرح پل میں حاضر ہوئی تھی۔

سب لوگ حیرانگی سے ہیر کا چوٹوں سے بھرا چہرہ دیکھ رہے تھے لیکن پوچھا کسی نے نہیں تیمور صاحب اور سمیر خانم دعوت پر تھے اسلیے وہ نہیں تھے وہاں جبکہ مہدیہ دور کر ہیر کے پاس آتی نوراں سے پہلے ہی اسے تھام چکی تھی۔

سردار بھائی کیا ہوا ہے سردار بھابھی کو۔

وہ پریشانی سے کمزور لڑکی کو دیکھتی سردار غاذان سے مخاطب تھی جبکہ ان دونوں نے ہی ایک دم سے مہدیہ کو دیکھا تھا اِس نئے رتبے سے متعارف کروانے والی وہی لڑکی تھی۔

جبکہ تھوڑا پیچھے کھڑے شہنام نے دلچسپی سے اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تھا۔

ہیر کا چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا تم اسے کمرے میں لے جاو اور کھانا کھلا دو تب تک ڈاکٹر بھی پہنچ جائیں گئے۔

ماتھے کی کنٹی دباتا وہ شہنام کو پیچھے آنے کا اشارا کرتا اپنے نچلے والے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔

جبکہ شہنام نے چوری سے پیچھے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا تھا جو احتیاط سے ہیر کو سیڑیں چڑھا رہی تھی۔۔

ڈاکٹر نے اسکے زخموں پر بینڈیج کر دی تھی دو طاقتور انجیکشن بھی لگائے تھے۔

وہ دواؤں کے زیر اثر شام سے سوتی رہی تھی کہ پھر اسکی آنکھ رات کے پچھلے پہر کھلی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چہرہ پسینے سے تر لیے وہ اٹھی تھی۔

اسکا دل گھبرانے لگا تھا کہ دوائیں زیادہ گرم تھی اور اسنے کھایا کچھ خاص نہیں تھا۔

کمبل پرے ہٹا کر وہ اٹھتی ہوئی باہر نکل آئی تھی ٹانگ میں درد نہیں ہو رہا تھا اس لیے وہ ننگے پاوں چکنے فرش پر آسانی سے چل رہی تھی۔

کہاں جا رہی ہو،

پیچھے سے آتی رعب دار آواز اسکے قدم زمین سے جما گئی تھی۔

یہ آواز تو تیمور خانم کی تھی وہ پیچھے پلٹی نہیں تھی بس سہمے زرد چہرے سے سر جھکا گئی۔

رات کے اس وقت کہاں جا رہی ہو۔

وہ سنجیدگی سے اسکے قریب آتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

کچن میں۔

اسنے سچ ہی بولا تھا۔

کیوں!

اسکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے وہ پوچھ رہے تھے۔

ہیر کے خلق میں گولا سے بننے لگ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھوک لگی ہے۔

بھرائے ہوئے لہجے میں انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ بولی تھی۔

تو اس میں رونے والی کیا بات ہے اور انگلیاں مت چٹخاو بری عادت ہے یہ،

ہیر نے حیرت سے انکا نرم رویہ سنا تھا پھر انہیں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے پہلے کی طرح آنکھوں میں غصہ و نفرت نہیں تھی بلکہ نرم سا گوشہ ہیر رضا کو محسوس ہوا تھا۔

وہ اسکے معصوم چوٹوں بھرے چہرے کو آج پہلی بار تاسف سے دیکھ رہے تھے۔

جاو فریج میں کھانا ہو گا اسے اوون میں گرم کر کھالو اور ہاں رات کو کھا کر سویا کریں۔۔

کہتے ہی نرم نگاہوں سے اسے دیکھتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے جبکہ وہ دنگ نظروں سے پلٹ کر انکی پشت دیکھنے لگی تھی۔

کیا میں خواب میں ہوں۔

جلدی سے بازو پر چٹکی کاٹی لیکن نہیں یہ تو حقیقیت ہی تھی۔

نہیں یہ میرا وہم ہو گا پھر۔

وہ ابھی بھی اپنی نظروں کا وہم سمجھ رہی تھی۔

ہیر یہاں کیا کر رہی ہو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی اسی سائیڈ سے آرہا تھا جہاں سے تیمور صاحب آئے تھے شاید وہ دونوں کہی ساتھ گئے تھے۔

وہ چونک کر سامنے سے آتے دلکش شخص کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ رف سی سفید ٹی شرٹ جسکے سلیوز بہت ہاف تھے نیچے براون پینٹ پہنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں گھسائے نرمی سے اس سے استفسار کر رہ تھا۔

(بھوک کا کہا تو ڈانٹیں گئے کہ رات کو کھانا کھا کر سویا کرو)

وہ ایسے ہی بس نیند آرہی تھی تو باہر چلی آئی اب دوں گئی میں۔

وہ کہتے ہی پلٹ گئی تھی کہ انکا سامنا کرنے کے لیے اس میں ہمت ناپید تھی۔

رکو ہیر!

اسکی سنجیدہ بھاری آواز پر اسکے قدم زنجیر ہوئے تھے ماتھے پر وجود پر نرم گرم لمس پھر سے جگنے لگا تھا ہیر کی آنکھیں نمی سی چھلکیں تھی اپنی غیر ہوتی حالت پر۔

ہیر کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

وہ اسکے سامنے آتا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ متورم بھیگی پلکیں اٹھاتی انہیں دیکھنے لگی تھی اسکی گیلی آنکھیں دیکھ وہ بری طرح چونکا تھا۔

کیا ہوا کیا پین ہے کہی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پریشان ہوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

نہیں۔

رندھے گلے سے وہ بمشکل بول پائی تھی۔

تو پھر کیوں رو رہی ہو کوئی بلاوجہ نہیں روتا ہیر اس لیے رونے کی وجہ بتاو، یوں پریشان مت کرو مجھے۔

وہ اسکے کندھوں کو تھامتا ہوا پریشان ہوا تھا۔

بھوک لگ رہی ہے اور سر بھی درد ہے اس لیے روئی ہوں۔

بہت ہی معصومانہ لہجہ تھا اسکا جس پر وہ حیرانگی سے اسکی بھیگیں پلکوں کو دیکھتا ایک قدم پیچھے ہوا تھا۔

تو اس میں رونے والی کا بات تھی ہیر کوئی کام کانفیڈینس سے بھی کیا کرو یوں رونے سے مسلے حل ہوتے تو ساری دنیا رونے بیٹھ جاتی خبردار آئندہ یوں بلاوجہ روئی تو۔

وہ اب کہ اسے سختی سے ڈانٹ رہا تھا۔

ہیر لرز کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

اسے ڈرتے دیکھ وہ پیشانی تھامتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

جبکہ وہ ساکت وجود سے کافی دیر وہی ٹھہری رہی تھی۔

انکا یوں چلے جانا اسے پریشان کر گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیاضروت تھی رونے کی وجہ چاہیے بس ان آنسو کو نکلنے کی۔

سختی سے آنسو پونچھے اور ان پر غصہ بھی ہوتی وہ سامنے کوڑیڈور کے سرے پر بنی بالکنی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

سفید ریلنگ پر ہاتھ جمائے وہ آسمان کو تکنے لگی تھی۔

آج آسمان سیاہ تھا بادلوں نے آسمان پر اندھیرا کرر کھا تھا کوئی کوئی ستارا نظر آرہا تھا ٹھنڈی ہوا جنگل کی گہری تاریکی وہاں سے آتی کسی جانور کی خوفناک آواز پر وہ ڈر سی گئی تھی۔

کہی کوئی ڈائن یا جن نا ہو میں ہوں بھی یہاں اکیلی بھاگ جا ہیر یہاں سے۔

جنگل کو سہمی نظروں سے دیکھتی وہ پلٹ کر چیخی تھی ایک دم سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اسنے بے ساختہ ہیر کے ہونٹوں پر نرمی سے ہتھیلی جمائی تھی۔

ہیر۔

تنبیہ کرتی آواز اسکے کپکپاتے وجود کو ساکت کر گی تھی

وہ اندھیرے میں انہیں دیکھ نہیں سکی تھی اسلیے بے ساختگی میں ڈر سی گئی تھی۔

وہ ایک ہاتھ میں ٹرے پکڑے دوسرے سے اسکے سوجے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھے اپنے پورے قد سے کھڑا ہیر کو مبہوت کر گیا تھا۔

کیوں چیخی ڈر گئی تھی کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہتھیلی ہٹاتا اسکی اسی ہاتھ سے کلائی پکڑے ساتھ لیجاتا ہوا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

جی۔

ساتھ چلتی لڑکی کی پھنسی سی آواز نکلی تھی۔

وہ اسے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔

بیٹھو!

اسے بیٹھنے کا شارا کرتا ٹرے شیشے کے چمکتے ٹیبل پر رکھتا وہ لائٹ آن کرنے بڑھا تھا۔

بیٹھو اور سٹارٹ کرو۔

وہ کھانے کی طرف اشارا کر رہا تھا۔

وہ جھکی نظروں سے ہی ٹرے کا جائزہ لینے لگی تھی۔

چائے کے دو کپ ایک طرف چھوٹی سی پلیٹ میں سپائسی نوڈلز تھے جو رات کو مہدیہ نے بنائے تھے وہ وہی گرم کر کے لے آیا تھا۔

ہیر ٹھنڈے ہو جائیں گئے۔

وہ اپنا کپ اٹھا کر بالکنی میں آ کھڑا ہوا تھا اور اسے ٹوک بھی دیا جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے ساکت سی بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انکے کمرے میں پھیلی انکی دلفریب مہک اسے کھانا کھانے کہاں دے رہی تھی اسنے پہلی بار کمرے کا جائزہ لیناشروع کیا تھا۔

افف کمرہ بہت زیادہ بڑا تھا سارا کمرہ سفید تھا خٹی کے فرنیچر بھی سفید رنگ سے سجا بہت نمایا تھا اس بڑے سے کمرے میں دو شیشے کی والز تھیں، کمرے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا ایک حصے میں اسکا بیڈ تھا ڈریسنگ ٹیبل تھا جہاں رنگ برنگی پرفیومز کا ڈھیر تھا،

بیڈ پر لگے سفید کڑھائی والے ریشمی پردے بیڈ کو چاروں طرف سے کور کیے ہوئے تھے۔

ایک طرف اوپر کو جاتی سیڑیاں جو ساری سٹیل کی تھیں ان پر سفید پینٹ تھا ریلنگ پر ننھے قمقمے سجے ہوئے تھے شاید وہ سیڑیاں ٹیرس پر جاتی تھیں۔۔

سفید للی کے پھول کمرے میں جابجا گولدانوں میں سجے ہوئے تھے جبکہ دوسرے حصے میں سفید سلک کا صوفہ سیٹ پوری دیوار جتنی کبڈ جسکے دروازے سفید شیشے کے تھے دیواروں پر مہنگی نصب پیپرز گزاور پھر اسکی نظر ایک جگہ ساکت ہوئی تھی بلکہ ٹھہر سی گئی تھی وہ تھی غاذان تیمور کی کالج کے دنوں کی خوبصورت انلارج تصویر،

ایک ہاتھ میں گولڈ کا میڈل تو دوسرے میں سنہری چمک والا لمبا سا کپ سنہری آنکھوں میں بے انتہا چمک تھی جیسے سارے جہاں کے ستارے ان میں کُوٹ کر ڈال دیئے گئے ہوں گلے میں بلیک ٹائی سفید شرٹ بلیک پینٹ میں وہ نوجوانی کی تصویر تھی لیکن بے مثال تصویر تھی کہ نظر وہ تصویر اپنی طرف باندھ لیتی تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر روم پسند آیا کیا تمہیں بھی ایسا روم بنوانا ہے۔

وہ بڑے نرم لہجے میں عام سی لڑکی سے مخاطب تھا۔

ہیر ٹھٹھکی۔

تو کیا وہ اسکی جائزہ لیتی نظروں کو پکڑ چکا تھا۔

جواب نہیں دیا کیا ایسا روم چاہیئے۔

وہ اسکے قریب آکر بیٹھتا ہوا بولا تھا۔

نہیں میں تو بس ایسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ جلدی سے کہتی نوڈلز کا چمچ منہ میں رکھنے لگی تھی لیکن نوڈلز اسکی پکڑ سے پراں تھے وہ منہ میں جانے کی بجائے اسکی گود میں آ گرے تھے۔

ہیر نے بے ساختہ انہیں دیکھا۔

جبکہ وہ اسکی گود میں گرے نوڈلز کو دیکھ رہا تھا۔

ہیر جی بھر شرمندہ ہوئی تھی۔

وہ خود ہی گر گئے ہیں میں نے نہیں گرائے۔

وہ ہلکا سا منمنائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آئی نوانہیں کھانے کے لیے اس چیج کو یوز کرتے ہیں اور ایسے کر کے منہ میں ڈال لیے جاتے ہیں۔

وہ فورک کو پکڑ کر نوڈلز کو ان کے گرد لپیٹ کر بڑے نرمی سے کہہ کر اسکے ہونٹوں کے قریب کر گیا تھا۔

ہیر نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

جبکہ وہ زیرے لب مسکان سجائے فورک کو اسکے ہونٹوں کے مزید نزدیک کر گیا تھا۔

ہیر منہ کھولو۔

اسکے نرمی سے کہنے پر وہ منہ بے ساختہ کھول گئی تھی اور اب سر جھکائے منہ ہلا رہی تھی۔

ہیر یہ کھانے کے لیے ہیں دوبارہ منہ کھولو۔

وہ اسے ساکت بیٹھا دیکھ کر پھر سے فورک اسکے ہونٹوں کے نزدیک کر گیا تھا۔

ہیر کی نظریں اسکے سوفٹ ملائم اور مضبوط ہاتھوں پر جم گئی تھیں وہ بڑے پیار سے اسے کھلا رہا تھا اور وہ کھا رہی تھی بنا کوئی سوال جواب کیے بس کھائے جا رہی تھی۔

جبکہ نظریں اسکے متحرک ہاتھوں پر تھیں۔

شاباش گڈ گرل۔

وہ کہتے ہی ہاتھ نیپکن سے صاف کرتا واش روم میں چلا گیا تھا۔

اور وہ جلدی سے وہاں سے نکلنے کے لیے وہاں سے بھاگی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کمرے کو اسکے وجود سے خالی دیکھ مسکرایا تھا۔

پھر دروازہ ہلکا سا کھول کر لمبی سی راہداری پر نظریں جمائیں تھیں جہاں وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔

وہ چمکتی آنکھیں لیے روم میں واپس آتا تمام لائٹس گل کر کے اپنے مسٹر بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔

محل میں صبح سب جلدی اٹھ جایا کرتے تھے سورج نکلنے سے پہلے یہاں کے لوگ بستر چھوڑ دیتے تھے،

گھر کی خواتیں کے زمے بس کچن کا کام ہوتا تھا کہ مرد خضرات کو ملازموں کے ہاتھوں کا بنا کھانا پسند نہیں آتا تھا۔

ملازم اپنا اپنا کام مستعدی سے سرانجام دے رہے تھے,

وہ سیڑیوں پر کھڑی تذبذب میں تھی کہ نیچے جائے یا نہیں ہونٹ کی سوجن اب بالکل ختم ہو چکی تھی وہ دو دن سے اپنے کمرے میں ہی تھی خیام نے ملنے کے لیے کہا لیکن اسنے منع کر دیا کہ وہ پریشان ہو گا اسلیے سٹڈی کا بہانا بنا کر وہ اسے ٹال گئی تھی،

مہدیہ کا اسے بہت سہارا تھا وہ کالج سے آ کر کچھ وقت اسکے پاس بیٹھتی تھی پھر وہ سوتی تھی اسکے بعد کچن کے چھوٹے موٹے کام نبٹا کر پڑھائی لیکن رات کو وہ پھر اسکے پاس آ جاتی آدھے گھنٹے یا دس پندراں منٹس کے لیے، وہ بہت اچھی عادات کی مالک تھی غرور زرا نہیں تھا اسے کسی بات کا وہ بولتی رہتی اور ہیر بہت توجہ سے اسکی بے تو کی باتیں سنتی رہتی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان کل سے آوٹ آف سٹی تھے وہ ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔

اسنے بھاری پلر کے پیچھے ہوتے ڈائننگ ٹیبل پر نظریں دوڑائیں تھیں جہاں سب بڑے خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے آج تو ایک نئے چہرے کا بھی اضافہ تھا ڈائنگ ہال میں وہ تھا شامیر شرمین کا چھوٹا بیٹا جو رات کو ہی ابروڈ سے واپس آیا تھا سٹڈی کمپلیٹ کر کے، وہ ایک خوش شکل نوجوان تھا۔

لڑکیاں بھی جلدی جلدی ناشتے کا کام سرانجام دے رہی تھیں کہ انہیں کالج جو جانا تھا۔

وہ گہری سانس لیتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی ملازمہ اسکا ناشتہ لے آئی تھی ناشتہ رکھ کر وہ چلی گئی تب وہ ناشتہ کی پلیٹ کو بے دلی سے دیکھنے لگی تھی۔

چائے کا کپ دو تین سلائس جیم کی شیشی اور ساتھ ہاف فرائے انڈہ تھا۔

اسے یہ ناشتہ نہیں پسند تھا وہ تو شروع سے ہی صبح سویرے پراٹھا چائے کے ساتھ کھاتے تھے اور گھی نا ہو تو سوکھا پراٹھا بھی وہ شوق سے کھاتی تھی کبھی کبھی تو امی نائلہ دہی بھی جما لیتی تھی ان دونوں کے لیے جب کبھی دودھ بچ جاتا تو، اسے حقیقتاً دہی بہت پسند تھا اور پراٹھے کے ساتھ مل جاتا تو اسکی موج ہو جایا کرتی تھی اور یہاں وہ جب سے آئی تھی یہ سلائس اور کچا پکا آنڈہ جو اسے زرا پسند نہیں تھا۔

وہ منہ بسورے دور جا بیٹھی تھی۔

وہ آ کیوں نہیں رہے پرسوں دیکھا تھا انہیں اور انہوں نے فون بھی نہیں کیا مجھے۔

وہ نئے آئے نو بائل کو دیکھتی خفگی سے بڑبڑائی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھیں گیلی ہونے لگیں تھی بھوک اور انکی غیر موجودگی سے۔

آپ کب آئے گے جب آپ یہاں ہوتے ہیں نا تو اس محل کی ہوا بھی اپنی لگتی ہے اور جب آپ نہیں ہوتے تو ایسا لگتا ہے غیروں کی بھیڑ میں کہی گھم سی ہوں میں۔

وہ گیلی آنکھیں بے دردی سے پونچھتی خود سے ہم کلام تھی۔

پیلے رنگ کے سوٹ میں زرد رنگت چہرہ لیے وہ برسوں کی بیمار لگتی تھی۔

بالوں کو شاید کنگھی بھی نہیں کئی گئی تھی جو وہ الجھے سے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ کافی دیر اِدھر اُدھر ٹہلتی رہی تھی کھانا میں سے چائے کا کپ خالی تھا باقی سب کچھ جوں کا توں پڑا ہوا تھا۔

ملازمہ برتن اٹھا کر لے گئی تھی اور وہ میڈیسن کھا کر سونے کے لیے لیٹ گئی تھی کہ دل ہی نہیں لگ رہا تھا اسلیے وہ آنکھیں موندیں نیند کے انتظار میں تھی۔

مہرینہ صبح پارک جاتی دوپہر کو اکیڈمی پھر وہاں سے چار بجے آتی تھی خیام نے اسکے لیے گھر میں کیبل لگوادی تھی۔

وہ اب تھوڑا بہت کھانا بنالیتی مثلاً انڈے جو بہت بے ذائقہ ہوتے تھے چھوٹی سی روٹی بھی بنالیتی جو آدھی کچی ہوتی تو آدھی جل جاتی مکس سبزی بھی بنالیتی تھی خیام کو دیکھا دیکھی وہ کچھ نا کچھ بنالیتی تھی اسکے آنے سے پہلے کہ کہاں وہ بے چارہ تھکا آتا تھا پھر کچھ بنانے کو کھڑا ہو جاتا تھا اب وہ روز روز بازار سے تو لانے سے رہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

آج اسنے موبائیل سے دیکھ کر ویجیٹیبل رائس بنائے تھے جن کا رنگ بہت زیادہ پیلا تھا شاید اسنے ہلدی زیادہ ڈال دی تھی چاول گھل بھی زیادہ گئے تھے۔

چاول بنا کر انہیں ڈھک کر وہ نہانے چلی گئی تب ہی اسے لاونج میں خیام کی موجودگی کا احساس ہوا تھا وہ صوفے پر بیٹھا آستین کے بٹن کھول کر انہیں کہنیوں تک موڑے اسے دیکھتا ٹھٹھکا تھا۔

وہ شاکنگ گلابی رنگ کے سوٹ پر کالی چنڑی کندھے پر ڈالے گیلے بال کھولے اسکے قریب ہی آرہی تھی۔

آج تم پہلے سے لیٹ آئے ہو، کہاں تھے کیا کسی گرل فرینڈ سے ملنے چلے گئے تھے۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی تیکھے چتونوں سے اسے دیکھتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

وہ جواباً کھڑا ہوتا مسکرایا تھا۔

مہرینہ نے چبتی نظروں سے اسکی مسکان دیکھی تھی۔

وہ اسکے قریب آکر رک چکا تھا.

مہرینہ نے حیرانگی سے اسکی نزدیکی نوٹ کی۔

کیا مسلہ ہے مسکرائے کیوں جارہے ہو اور نظریں کہی اور جمالو کیا پہلی بار خوبصورت لڑکی دیکھ رہے ہو۔

وہ غصے سے پوچھتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

وہ جواباً پھر سے مسکرایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جس پر وہ تپی تھی۔

اپنی عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو کیسے دیکھ رہے ہو شرم نہیں آتی تمہیں۔

وہ پہلی بار اسکی مسکراتی نظروں سے خائف ہوتی ہوئی پھنکاری تھی۔

آئی تھنک بیوی کو بے شرمی سے دیکھا جاسکتا ہے۔

وہ کہتے ہی اسکی گیلی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا تھا جبکہ وہ کرنٹ کھا کر اسکا ہاتھ جھٹکتی ہوئی حیران ہوئی تھی۔

خبردار اگر مجھے بیوی سمجھا تو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور اگر ایسی چھچھوڑی حرکتوں سے باز نا آئے تو سردار سے شکایت کردوں گئی تمہاری۔

وہ کہتے ہی پلٹی تھی ارادہ کچن کی طرف جانے کا تھا۔

کیا کہیں گئی آپ سردار سے۔

وہ ایک دم سے اسکے سامنے آتا ہوا شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

جواباً اسکا رنگ سرخ پڑا تھا۔

تم سے مطلب جو بھی کہوں میں وہ میری ہر بات سنتے ہیں اور تم نازرا چھچھوڑے دوستوں سے دور رہا کرو کل دیکھے تھے میں نے تمہارے مسٹنڈے یار۔

غصے سے کہتی وہ کچن میں چلی گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ ہاتھ پشت پر باندھے اسکی پشت کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا۔

وہ اسکی نظریں خود پر محسوس کر کے خوب جل بھن رہی تھی۔

جبکہ وہ مسکرائے جا رہا تھا اسے تپانے کے لیے۔

پلیز مہرینہ آپ کوکنگ مت کیا کریں۔

وہ فریش ہو کر اسکے پیچھے آتا پریشانی سے چاول کو دیکھتا ہوا بے بسی سے بولا تھا۔

روز بنایا کروں گئی سمجھے تم اور یہی کھاو گئے تم آئے بڑے کوکنگ ایکسپرٹ کہی کے۔

وہ ڈونگا ڈائننگ ٹیبل پر پٹختی ہوئی چیخی تھی۔

جبکہ خیام کا قہقہ بڑا جاندار تھا۔

دوپہر 12 بجے کا وقت تھا جب باہر پارکنگ میں بہت سی گاڑیوں کے رکنے کی آوازیں آئیں تھیں۔

ہیر بیڈ سے سرعت سے اٹھتی کھلی کھڑکی میں دوڑتی ہوئی آئی تھی سب گارڈز ایک ساتھ پیچھے کھڑے تھے اور وہ براون چشمہ گریبان میں ٹکاتا مسکرا کر کسی آدمی سے محو گفتگو تھا چاکیلٹ کلر کی فٹنگ والی شرٹ خاکی کی کلر کی پینٹ میں وہ اپنے دراز قد سے نمایا تھا وہاں۔

اسکی مسکان ہیر کی ساری تھکن اتار لے گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا جبکہ خادم اسکا چھوٹا سا کیری پکڑے اندر چلا گیا تھا۔۔

الوداعی اس آدمی سے ہاتھ ملاتا وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔

ایک اچٹتی سی نگاہ کھڑکی میں کھڑے وجود پر ڈالتا وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ ہال میں بیٹھا تیمور سہیر خانم سے میٹینگ اور ڈیز کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

جبکہ اوپر کھڑا وجود پلڑ کے پیچھے چھپا اسکا چہرہ دیکھ دیکھ کر روح کو راحت پہنچا رہا تھا۔

وہ مسکراتی ہوئی پلڑ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی اب جا کر لگا تھا کوئی ہے جو اسکا اپنا ہے جسکے ہونے نا ہونے سے اسے بہت فرق پڑتا تھا۔

غاذان تیمور نے پلڑ کے پیچھے سے اڑتے پیلے انچل کو دیکھا تھا نگاہوں میں حیرانگی نہیں تھی وہ جانتا تھا ہیر اسے مس کر رہی ہو گئی اس لیے تو وہ جلدی آ گیا تھا کیونکہ وہ لنچ پر وہاں بطور خاص خیثیت انوائٹ تھا لیکن وہ آ گیا تھا ان سے بنا معذرت کیے۔

جاو بیٹا تھک گئے ہو گے۔

تیمور صاحب کو اسکی بے آرامی کا خیال آیا تھا وہ سر ہلاتا واچ پر ٹائم دیکھتا خادم کو جانے اشارا کرتا خود اوپر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

READERS CHOICE

نوشین اور شرمین دونوں کچن میں اسکے لیے تازہ کھانا بنانے کھڑیں ہو چکیں تھیں۔

ہیر۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواب کمرے میں جانے کی تیاری میں تھی اسکی نرم آواز پر ایک دم سے اسکی طرف پلٹی تھی۔

وہ اب اسکا جائزہ لے رہا تھا ملگجے سے کپڑے بکھرے بالوں کو پونی میں قید کر لیا گیا تھا پاوں ہنوز جوتی سے فارغ تھے

۔

میرے ساتھ آو۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اسکے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

وہ بھی حیرانگی سے اسے اپنی کمرے کی طرف بڑھتا دیکھ اسکے پیچھے ہی تھی۔

کپڑے لو اور شاور لے کر آو یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے برسوں کی مریضہ لگ رہی ہو تم، مرر میں دیکھو زرا خود کو ,تمہارے جتنی لڑکیاں کیسے ہر وقت بنی سنوری رہتیں اور تم۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اسے مرر کے سامنے لے آیا تھا۔

وہ ساکت سی اپنے ملگجے سے سراپے کو دیکھ کر اسکے نک سک سے سراپے کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ شرم سے مرنے کو تھی۔

ہیر مجھے خود کو مین ٹین رکھنے والے لوگ پسند ہیں تمہیں دیکھ کر ایک پل کو میں دھک سے رہ گیا تھا کیا کوئی ایسے لاپرواہی برتتا ہے خود سے جیسے میری ہیر نے برتی ہوئی ہے نہیں ہیر مجھے آج تم پر بہت غصہ آرہا ہے میں بیک گاڑدن جارہا ہوں فریش کو وہی آجاو لنچ تیار ہے تقریباً آئی نو ناشتہ بھی گول کر چکی ہو گئی تم۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی تیزی سے بھیگتی آنکھیں دیکھ کر وہ تاسف سے صرف یہی کہہ سکا تھا جبکہ اسکی آنکھیں تو کسی اور بات پر بھیگی تھیں انکی ڈانٹ پر تو نہیں۔

ہیر ہری اپ۔

کہتے ہی وہ وہاں سے پلٹ گیا تھا۔

میری ہیر،

میری ہیر،

میری ہیر،

نچلا ہونٹ اوپر والے ہونٹ میں دبائے وہ تو اس سمے کے فسوں میں تھی جب اسکے ہونٹوں نے تیزی سے میری ہیر کہا تھا شاید وہ تو کہہ کر بھول چکا ہو لیکن وہ بھولی نہیں تھی۔

شرم سے مرنے کا مکان ہے ہیر تم ایسے کیسے انکے سامنے گندے مندے حلیے میں جا سکتی ہو مر جاو کہی جا کر۔۔

اپنے رخسار پر زور سے چپٹ لگاتی وہ خود پر بے انتہا غصہ ہوئی تھی۔

انکی وارننگ یاد آنے پر جلدی سے کبڈ کھولا جبکہ چہرے پر الوہی سی مسکان تھی۔

سوٹ نکال کر جلدی سے وہ واش روم بھاگی تھی۔

بال خشک کر کے سیدھی مانگ نکالی انہیں چھوٹے سے کیچپچر میں ہاف باندھ لیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چہرے پر وائٹنگ کریم لگائی آنکھوں میں تیزی سے ہلکا سی کاجل کی تہہ جمائی،

ہاتھوں پر سوفٹ کریم لگا کر اسنے کانوں میں دو انچ جتنے جھمکے پہنے براون سینڈلز پہن کر وہ باہر بھاگی تھی۔

راستے میں اسکے قدم سست ہوئے تھے۔

کیونکہ داور اسے دیکھ کر رک چکا تھا،

ہونٹوں پر شاطر مسکراہٹ سجائے وہ اس سہمی سی لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔

وہ اسکی مسکراہٹ سے حائف ہوتی وہاں سے تیزی سے نکلی تھی۔

بس کچھ دن اور مسکرالو پھر تم دونوں کی زندگی میں مسکرانا نہیں رونا ہوگا اور ایسا میری وجہ سے ہوگا اور ضرور ہوگا۔

تیز قدموں سے بھاگتی ہیر کو دیکھ وہ بڑبڑایا تھا۔

پائیں بھاگ میں وہ جوس کا گلاس پکڑے ٹانگ پر ٹانگ رکھے غصے سے خادم کو کوئی ہدایت دے رہا تھا۔

وہ آہستہ سے چلتی ٹیبل کے نزدیک آچکی تھی جہاں ملازمہ کھانا لگا رہی تھی۔

بیٹھو۔

اسے کہتے وہ پھر سے سختی بھری نظروں سے خادم کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

بھار میں گیا نقصان تم جا سکتے ہو اب میں مزید اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غصے سے کہتا وہ جوس کے سپ لینے لگا تھا۔

خادم تعظیم میں سر جھکاتا ہیر کو گڈ آفٹر نون وش کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔

ہیر آج اسے غصے میں ہی دیکھ رہی تھی وہ جب سے آیا تھا ہر کسی کو ڈانٹ رہا تھا پہل تو اسی سے ہوئی تھی نا۔

سکول چلی جانا آج اور کل سے یونی۔

اسکی پلیٹ میں چکن مینچورین ڈالتا وہ بولا تھا۔

ہیر نے روہانسی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

سٹارٹ کرو اور ہاں آج سے اپنے کھانے پینے پر تم خاص دھیان دو گئی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ہیر مجھے کوئی شکایت نا ملے تمہارے کھانے کو لے کر۔

ہیر نے سر جھکا لیا آنکھوں میں خفگی چھانے لگی تھی۔

ہونٹ بھینچے وہ کھانا سٹارٹ کر چکا تھا۔

لیکن وہ میری ٹانگ میں ابھی درد۔۔

کوِی درد نہیں ہے اگر ہوا تو پین کلر لے لینا لیکن آج تم سکول لازمی جاو گئی ڈیٹس اٹ کچھ دن ٹھہر کر تمہیں میں خود وقت نکال کر سوئمنگ ٹریننگ دوں گا مجھ سے بہتر کون تیرک ہو سکتا ہے بھلا۔

وہ چائینز رائس کھاتا بھرپور سنجیدگی سے بولتا اسکا سارا خون خشک کر گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چمچ منہ میں ڈالنا بھول کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

اسنے کھانے سے نظریں ہٹا کر ساکت بیٹھے وجود کو غور سے دیکھا تھا جو تیار ہوئی کافی اچھی لگ رہی تھی۔

وہ زیرے لب مسکرایا تھا۔

میں صبح یونی جاوں, پھر وہاں سے ٹف وقت سکول میں گزاروں, پھر آپ سے سوئمنگ لوں میں تو تھک جاوں گئ آپ خود ہی کہتے ہیں ہیر کمزور ہے تو ایسے میں، میں اور کمزور ہو جاوں گئ مجھے سونے کا وقت نہیں ملے گا پڑھنے کا بھی وقت نہیں ملے گا مجھے نہیں سیکھنی سوئمنگ مجھے ڈر لگتا ہے گہرے پانی سے ویسے بھی یہ کام لڑکوں کا ہے نا۔

وہ خود میں ہمت پیدا کرتی غاذان تیمور کے منہ پر صاف صاف انکار کر گئ تھی مطلب اتنا کچھ وہ بول گئ تھی بنا اٹکے اور بنا ڈرے۔

وہ کہہ کر چمچ اب منہ میں ڈال گئ تھی۔

جبکہ اسکی حیران نگاہیں ہیر کے کتابی چہرے پر تھیں۔

ہاہاہا

پھر وہ مسکرایا تھا بالکہ چھوٹا سا قہقہ لگا گیا تھا۔

ہیر نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو کمزور سی ہیر سے اتنا کچھ نہیں ہو گا۔

وہ چمکتی آنکھوں سے اسکے حیرت میں ڈوبے چہرے کو دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ شرمندہ سی ہوئی تھی انکے مزاق اوڑانے پر۔

ہیر بات پتا کیا ہے تمہیں یہ تینوں چیزیں فالو کرنی ہیں چاہے تم کتنا ہی کمزور کیوں نا ہو اور دوسری بات ان سے تم کمزور نہیں ہو گئی مجھ پر بھروسہ کرو۔

وہ بلا کے نرم لہجے مگر مسکراتی نظروں سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

کل سے سکول چلی جاوں گئی آج نا جاوں دراصل میری کہنی میں درد تھا اور ہلکا سا پیر میں بھی تھا کل تک شاید ٹھیک ہو جائے۔

وہ اسکے دوستانہ رویہ پر پھر سے لاچاری سے بول گئی تھی۔

وہ مسکراتا اٹھا تھا۔

وہ بھی سرعت سے اٹھی تھی۔

ہیر سیر کر کے آئیں وہاں چلتے ہیں۔

وہ سنجیدگی سے جنگل کی طرف اشارا کرتا ہوا بولا تھا.

ہیر نے خوف سے گھنے جنگل کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیکن دوپہر کے ٹائم تو جن چڑیلیں باہر نکل آتے ہیں جنگل میں تو لازمی ہوں گئے۔

وہ خاصی ڈرپوک بھی تھی۔

دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے بنا اسکی بات پر ریئکٹ کیے وہ چلتا گیا۔

وہ بھی منہ بسورے انکے پیچھے پیچھے ہی تھی۔

ہیر اگر میں نا رہوں تو کیسے سروائیو کرو گئی اس دنیا میں۔

وہ سنجیدگی سے ایک قدم پیچھے چلتی لڑکی سے بولا تھا۔

ہیر نے دہل کر اسکی پشت دیکھی۔

اللہ نا کرئے اللہ آپکا سایہ ہمشہ ہم سب پر قائم رکھے۔

وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی بے ساختہ بولی تھی۔

ہیر میری بات مانو گئی نا۔

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

جی!

وہ پریشانی سے بولی۔

بیٹھو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے ایک پتھر پر بیٹھنے کا شارا کرتا ہوا بولا تھا۔

وہ بیٹھ گئی تو وہ اسکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

ہیر کا وجود کپکپا اٹھا تھا وہ سردار تھا وہ کیسے اسکے قدموں میں بیٹھ سکتے تھے۔

وہ بے ساختہ کھڑی ہوئی لیکن اسنے پھر سے اسے بٹھا دیا تھا۔

میری بات سنو ہیر زرا پریکٹیکل ہو کر سنو۔

وہ سنجیدگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔

میرے بہت سے دشمن ہیں ہیر بے شک زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے کوئی پتا نہیں کوئی کتنی عمر لکھوا کر لایا ہے اگر میں نہیں ہوں گا تو مجھے تمہیں لوگوں سے ڈرتے دیکھ پریشانی ہو گئی اگر تم دنیا کا مقابلہ خود کرنا سیکھو بنا کسی سہارے کے میں جہاں جاتا ہوں میرا دھیان تمہاری طرف لگا رہتا ہے اگر تم بہادر ہو دنیا کو منہ توڑ جواب دینا جانتی ہو تو میں کبھی پریشان نا ہوں مجھے فکر لگی رہتی ہے ہیر کے تمہیں کوئی ڈانٹ نا دے تمہیں کوئی نقصان نا پہنچا دے میں چاہتا ہوں تم میری بات مانو خود پر دھیان دو اپنی صلاحتوں کو پہنچانو یہاں اپنے حق کے لیے نا بولنے والوں کو دنیا پل میں پیروں تلے کچل ڈالتی ہے میں نہیں چاہتا میری ہیر دنیا کے پاوں تلے کچلی جائے میں چاہتا ہوں جو اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے وہ انہیں اپنے پاوں تلے کچل ڈالے۔

اسکے ہاتھ پر سر رکھے اسے کے چہرے کو دیکھتا وہ بہت مدھم انداز میں اسے سمجھا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کی آنکھیں تیزی سے گیلی ہونے لگیں تھی وہ ساکت سی بیٹھی انہیں ہی دیکھتی جا رہی تھی انکا بھاری ہاتھ سر پر تحفظ کا احساس دلا رہا تھا۔

میں سب کچھ کروں گئی جو جو آپ کہیں گئے لیکن آپ ایسی باتیں کبھی نہیں کریں گئے مجھے ڈر لگتا ہے اب کسی اپنے کو کھونے سے۔۔

نہایت معصومانہ لہجہ سردار غاذان کو اسے دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

گیلی سیاہ آنکھیں لرزتے ہونٹ کپکپاتا وجود۔

وہ اٹھا تھا۔

ہیر بھی اٹھی۔

اور پھر وہ ہلکا سا اسکے سر پر جھکا تھا اسکے چادر سے ڈھکے سر پر اسنے اپنے ہونٹ نرمی سے رکھے تھے۔

ہیر نے سر جھکانے کی بجائے دنگ پریشان نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

وہ جواباً مسکرایا تھا۔

مسکراتی رہا کرو تم مسکراتی اچھی لگتی ہوں۔

وہ دلفریب مسکان سے کہتا آگے بڑھا تھا۔

اسکی پشت کو حیرت سے دیکھتی ہونٹوں پر انگلیاں رکھتی وہ بے ساختہ مسکرا دی تھی,

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر پر نرم لمس آنکھیں میچ کر دوبارہ محسوس کرتی وہ مسکرا رہی تھی۔

آپ کی میں بات مانوں گئی تو کیا آپ بھی میری ایک بات مانیں گے۔

وہ اسکے پیچھے چلتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

آگے چلتا مرد دھیمے سے مسکرایا تھا۔

آفکورس لیکن یونی سکول کی چھٹی نا ہو اسکی اجازت تمہیں کبھی نہیں ملے گئی۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہیر نے خفا نظروں سے انکی پشت دیکھی۔

میں چھٹی کی بات نہیں کر رہی تھی۔

وہ خفگی سے بولی۔

تو پھر کیا منوانا ہے ہیر کو۔

وہ مسکان لبوں پر سجاتا نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ کیا آج سے میں آپکے لیے رات اور صبح کی چائے بنایا کروں۔

ہیر نے آس و حسرت سے پوچھا تھا لہجے میں ڈر بھی چھپا ہوا تھا۔

چائے بنالو گئی ہیر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے ساتھ ہوتا ہوا ہو چھ رہا تھا۔

ہیر نے رشک سے اسے دیکھا۔

چائے کے علاوہ اور بھی کوکنگ کر لیتی ہوں خیام کو تو میرے ہاتھ کی چاے بہت پسند ہے آپ کو بنا کر پلائی تھی نا خیام کے گھر۔

تو ہیر میں کونفیڈینس آنے لگا تھا کیا؟

وہ مسکراتا ہوا سر ہلا گیا مطلب اسے اجازت دے گیا تھا۔

ہیر نے مسکراتی نظروں سے انکے کندھے کو دیکھا تھا۔

سردار غاذان شاید اپنے رشتے کی حیثیت محسوس کرنے لگا تھا اسے بہت عزیز تھی اس سے ایک قدم پیچھے چلتی وہ لڑکی جس میں عام لڑکیوں جیسا کچھ نہیں تھا لیکن وہ اسکی بیوی تھی اور وہ جانتا تھا ایک دن وہ خود کو تبدیل کر لے گئی ایسے میں اسے سختی سے کام لینا تھا وہ تیار تھا اس پر سختی کرنے کے لیے۔

لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے پیار سے کہنا سمجھانا ہی ہیر غاذان کے لیے جان سے زیادہ عزیز تھا۔

READERS CHOICE

عشق نام ہے جسکا

انہیں سردار۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سیڑیوں پر بیٹھی نوٹ بک میں

کچھ لکھ رہی تھی۔

جب اسکے ہاتھ سے سرعت سے نوٹ بک چھین لی گئی تھی۔

ہیر نے حیرت سے چھیننے والے کو دیکھا جو سامنے ہی خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے ہیر کو گھور رہا تھا۔

میری نوٹ بک واپس کرو تم میں مینرز ہیں یا نہیں۔

وہ غصے سے بولی تھی۔

معصوم چڑیل آپ سے گزارش ہے ایک کہ آپ مجھ سے دور رہا کریں مجھے تو لڑکیاں اب لفٹ ہی نہیں کرواتی۔

وہ غرایا تھا اس پر جبکہ ہیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

وہ خفا ہوئی۔

مطلب یہ میری ساری گرل فرینڈ مجھے ٹاٹا بائے بائے بول گئیں ہیں کہتی ہیں جسے ہر وقت بغل سے لگائے رکھتے ہو اسی کے ساتھ فلرٹ کرو اسی کے ساتھ ڈیٹ پر جاو کیا میں اتنا برا ہوں جو تمہیں گرل فرینڈ بناوں حد ہے ویسے تم تو پوری چڑیل ہو خون پی جاو گئی میرا۔

وہ سٹارٹ ہو چکا تھا اسے تپانا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھوں میں بے انتہا غصہ لیے کھڑی ہوئی تھی۔۔

تم اپنی فرینڈز کو سمجھاو یا انکا آئی ٹیسٹ کرواو میں کہاں اور تم کہاں میں سلجھی سی لڑکی ہوں میرا تمہارا بھلا کیا جوڑ اور آئندہ انہوں نے ایسا کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

وہ بے انتہا غصے میں تھی کیا یہ ہیر ہی تھی۔

اسنے آنکھیں میچیں پھر کھولیں پھر میچیں پھر کھولیں۔

ہیر نے اسکے ہاتھ سے جھپٹ کر اپنی نوٹ بک چھینی۔

بات سنو تم پہلے جب میرے آفس میں کام کرتی تھی اس وقت تمہارے منہ زبان نہیں ہوتی تھی کیا سردار صاحب نے کسی کی ادھار لے کر لگوائی ہے۔

وہ بھرپور حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسکے تنے تنے نقوش دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ مسکرائی۔

بس تم لوگوں کو دیکھ دیکھ کر آگئی میرے منہ میں بھی میرا تو کوئی قصور نہیں اور سردار غاذان کہتے ہیں مجھے لوگوں کو جواب دینا چاہیئے بالکہ جہاں تھپڑ کی ضرورت ہو وہاں جڑ دوں باقی وہ خود سنبھال لیں گئے۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

شہنام نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے کینہ توز نگاہوں سے جانچا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بات سنو وہ آدمی پہلے سے بک ہے تم کوئی اور دیکھو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

جبکہ وہ خوبصورت سا مسکرائی۔

جانتی ہوں کوئی نئی بات کرو۔

تم میری گرل فرینڈ بن جاو دن کو شاپنگ رات کو شاپنگ بس لنچ ڈیز تمہاری طرف سے ہو گا تمہاری تو موجیں ہو گئیں تمہیں اتنا ہینڈسم سخی دل انسان جو ملے گا۔

وہ ساتھ چلتی لڑکی سے بولا تھا جو اسکی بکواس پر اب رک کر اسے گھور رہی تھی۔

شٹ اپ شرم نہیں آتی تمہیں ایسی واہیات باتیں کرتے ہوئے ابھی جا کر اگر شکایت کی نا تمہاری تو دو تھپڑ پڑیں گئے۔

وہ خوب جلے بھنے لہجے میں بولتی اسکی بولتی بند کر گئی۔

ارے پگلی مزاق تھا ورنہ تم کہاں اور میں کہاں۔

وہ سو واٹ کی مسکان ہونٹوں پر لاتا خوشامدی لہجے میں بولا۔

میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں کسی غلط فہمی میں مت رہنا۔

غصے سے کہہ کر وہ اپنی کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور سردار صاحب جی کہتے ہیں اسکا خیال رکھنا بہت معصوم ہے وہ۔

وہ غاذان تیمور کی نقل اتارتا بزنس ڈیپارٹمینٹ کی طرف بڑھا تھا۔

غاذان تیمور جانتے ہو کتنی اہم میٹنگ تھی جسے تم ادھوری چھوڑ آئے کڑوڑوں کا نقصان کروا چکے ہو تم ہمیں۔

سہیر خانم خوب تپے ہوئے تھے بھتیجے پر۔

وہ جواباً مسکرایا۔

چاچو وہ لوگ مجھے کچھ زیادہ امپریس نہیں کر سکے تھے اسلیے آ گیا میں۔

وہ انٹر کام پر کافی کا آرڈر دیتا لاپرواہی سے بولا تھا۔

غاذان بات کو سمجھو ہمیں پیسے سے مطلب ہے اور جھوٹ مت بولو تمہیں وہ لوگ پسند آئے تھے تب ہی ان سے میٹنگ کرنے گئے تھے تم۔

اب کی دفع تیمور خانم بولے تھے۔

تو پسند بدلنے میں دیر کتنی لگتی ہے۔

وہ دونوں کے تپے تپے چہروں کو دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

چھوڑیں بھائی صاحب آپ چلیں میں خود ان سے بات کرتا ہوں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تیمور صاحب سہیر کو اٹھنے کا اشارا کرتے ہوئے بولے سہیر جو کچھ کہنے لگے تھے چپ ہوتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کافی پی کر جایئے گا آتی ہو گئی۔۔

وہ زیرے لب مسکان سجاتا میز بانی کا فریضہ سر انجام دیتا ہوا بولا۔

وہ کافی ہماری طرف سے آپ ہی پیئے گا۔

سہیر خانم غصے سے کہتے ہی باہر نکل گئے تیمور صاحب بیٹے کو خفیف سی گھوری سے نواز کر باہر کی طرف چلے گئے۔

انکے جانے کے بعد وہ کرسی سے ٹیک لگاتا سنجیدگی سے بند ڈور کو دیکھتا کہی اور جا پہنچا تھا۔

مس ہیر بی بی کا ٹائم اوور ہو چکا ہے آپ انہیں باہر بھیج دیں میں کب سے انکے انتظار میں کھڑا ہوں۔

خادم نے پتلی سی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر کہا۔

ہیر بی بی کی بات کر رہے ہیں میں اس سے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں کہ ہیر چھٹی ہو گئی ہے بس کر دو لیکن وہ آج چھٹی ہی نہیں کر رہی عجیب لڑکی ہے پہلے کسی چیز میں دلچسپی نہیں لیتی تھی اور اب دو تین دن سے فارغ بیٹھی ہی نہیں۔

علینہ بے پناہ حیرت سے بولی تھی خادم بھی حیران ہوا تھا پھر غور سے اس لڑکی کو دیکھا جسکے چہرے پر غصہ بہت نمایا تھا۔

READERS CHOICE

آپ انہیں کہہ دیں خادم محمد آپکو لینے آیا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے بولا۔

علینہ اسے گھورتی ہوئی اندر وسیع و عریض ہال میں چلی گئی تھی۔

ہیر بی بی تمہیں لینے خادم محمد آئے ہیں آپ اب گھر جا سکتی ہیں۔

ٹریڈمل مشین پر بھاگتی ہیر سے وہ بھرپور طنز سے بولی تھی۔

ہیر کبھی گر جاتی کبھی لڑکھڑا جاتی اسے ابھی اس مشین کی کوئی خاص سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

پسینے سے چور چہرہ لیے وہ مشین سے اترتی کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔

وہ بہت تھک چکی تھی۔

خادم بھائی مجھے کچھ کھانے کو لیں دیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے میں نے دوپہر میں صرف سینڈوچ کھایا تھا

وہ روہانسے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

جی بی بی ابھی کوئی ریسٹورینٹ آتا ہے تو لے لیتے ہیں۔

وہ ادب سے بولتا ڈرائیور کو گاڑی تیز کرنے کا اشارا کر گیا تھا۔

سنو تم مجھے بچی سمجھتے ہو کیا۔

وہ غصے سے خیام سے مخاطب تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں بچی کیوں سمجھوں گا میں آپکو۔

اسنے مسکرا کر اسکی بات کا جواب دیا۔

تو پھر بے وقوف سمجھتے ہو تم مجھے تم نے اس دن بھی خود پیزا بیک کیا تھا جو میرے خلق سے نیچے نہیں اترا تھا اور آج بھی خود بنا کر لے آئے ہو مجھے کسی بڑے ہوٹل کا پیزا کھانا ہے سمجھے تم ابھی آرڈر کرو۔

وہ بیڈ سے کھڑی ہو کر اسکے نزدیک آتی غصے سے بولی۔

اسنے پیزے کو دیکھا پھر اسے۔

لیکن آج میں نے سچ میں آرڈر کیا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے اسکے چہرے کے تنے سے نقوش کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

تو تم جھوٹ بھی بولتے ہو۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی اگر وہ پیزے کی شکل دیکھ لیتی تو سمجھ جاتی آج اسنے نہیں بنایا لیکن وہ ٹھہری صدا کی جلد باز۔

ٹھیک ہے آپکو نہیں کھانا تو نا کھائیں میں تو کھانے جا رہا ہوں تین چار دن سے گھر کے بدزائقہ کھانے کھا کھا کر میرا معدہ خراب ہو گیا ہے تھینک گاڈ تم نے منع کر دیا میں سارا کھا تو سکوں گا اور ہاں میں نے ہی بنایا ہے مت کھانا پلیز۔۔

لہجے میں بھرپور شرارت سموئے کہتے ہوئے وہ پیزے والی درمیانی پلیٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ اسنے اب جا کر پیزے کی شکل دیکھی تھی۔

افففف گھونچو کہی کا اسکے تو پیچ کسنے پڑے گئے دیکھتا کیسے ہے بے شرم کہی کا پیزہ تو مہرینہ کسی کو کھانے نہیں دیتی بچو۔

غصے سے کہتی وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی تھی۔

وہ سامنے لگے ٹیلی ویژن کو دیکھتا پیزے کی بائٹ انجوائے کر رہا تھا جب اس نے سرعت سے اسکے آگے سے پلیٹ اٹھائی تھی۔

خیام نے نوالہ چباتے ہوئے اسے حیرت سے دیکھا۔

وہ پلیٹ گود میں رکھے کھانے لگی تھی۔

میرے ہاتھ کا بنا ہوا بدزائقہ پیزا ہے مہرینہ مت کھاو فوڈ پوائزنگ ہو جائے گا۔

وہ شرارت سے بولا۔

ہو جائے ڈونٹ وری علاج تو کروا ہی سکو گئے دو دو نوکریاں کرتے ہو مجھ اکیلی کا خرچا تو اٹھا ہی سکو گئے۔

وہ لاپرواہی سے شانے اچکاتی کھاتے ہوئے بولی تھی۔

جتنا تمہارا خرچا ہے نا اتنا تو لوگوں کے بچوں کا بھی نہیں ہوتا مس مہرینہ سہیر خانم۔

وہ اسکے ساتھ آ کر بیٹھتا ہوا بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنو شادی کی ہے تو خرچا بھی اٹھاوا بھی تو میں ترس کھا جاتی ہوں ورنہ مجھ سے زیادہ شاپنگ کون کرتا تھا بھلا خیر اتنی اچھی بھی نہیں ہوں اس مہینے کی آدھی سیلری میری لیکن اکیڈمی کی فیس تم دو گئے میں صرف ان پیسوں سے اپنے لیے کپڑے جوتے خریدوں گئی دو چار تو آ ہی جائیں گئے۔۔

بڑا سا ٹکڑا منہ میں ڈالتی ہوِئی بولی تھی۔

خیام نے نفی میں سر ہلایا۔

شادی کی زمے داری آپکو بھی تو نبھانی چاہئے نا مہرینہ بی بی۔

وہ اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

مہرینہ نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

پھر پیزہ اٹھا کر پیر پٹختی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔

پیچھے وہ بانہیں سر کے پیچھے رکھتا ہنسا تھا۔

چائے۔

وہ کوئی فائل چیک کر رہا تھا جب چائے کا محصوس بڑے سائز کا مگ اسکے قریب آیا تھا۔

اسنے چونک کر کالے سوٹ میں ملبوس لڑکی کو دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نظریں جھکائے ہی وہ چائے کا کپ اسکی ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔

ہیر تم نے بنائی ہے۔

وہ پین انگلیوں میں دبائے اس سے پوچھ رہا تھا۔

جی وہ دونوں آنٹیاں اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں تو میں نے جا کر بنالی۔

وہ سنجیدگی سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بتا رہی تھی۔

سردار غاذان نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔

وہ مکمل سیاہ سوٹ پر سرخ قریب کا دوپٹہ سلیقے سے اوڑھے سر جھکائے ہوئے تھی سیاہ سینڈل تھی آج تو تھوڑی سی کلائی میں سرخ چوڑیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔

وہ خود بھی بلیک پینٹ شرٹ میں تھا جو بڑی ہوئی شیو اس پر کافی جچ رہی تھی۔

اسکی نظریں ہیر کے چمکتے ٹاپس پر تھیں،

جبکہ وہ بطخوں، موڑ، کبوتروں، کو بٹے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔

بلیک چمکتے ٹاپس نے ہیر کے گول چہرے کو ایک الگ ہی چمک سے نوازا ہوا تھا۔

یہ پہلے تو یہاں نہیں تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بطخوں کو دیکھتی خود سے ہی بولی تھی۔

وہ اسکی نظروں کا تعاقب کرتا مسکرایا تھا۔

نہیں پہلے بھی یہی تھیں لیکن آپ نے شاید آج دیکھا ہے۔

وہ چائے کا کپ اٹھاتا ہوا بولا تھا۔

اب ہیر کی نظریں سردار پر تھیں جو چائے پیتے موبائیل میں کوئی ضروری میسج بھی ٹائپ کر رہے تھے۔

وہ ہیر کی نظریں خود پر محسوس کرتا دھیمے سے مسکرایا شاید وہ چائے کی تعریف سننا چاہ رہی تھی۔

میں نے چائے میں الائچی اور ادرک بھی ڈالی ہے ادرک سے ایک الگ سا ٹیسٹ آتا ہے چائے میں تو زیادہ مزہ آتا ہے

۔

وہ خود ہی اپنی چائے کی تعریف میں رطب الاسان تھی۔

ہیر چائے میں آپ نے نمک ڈالا ہے آئندہ مت ڈالنا۔

وہ جو بول رہی تھی سردار کی بات پر ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

وہ سنجیدگی سے کہہ کر خادم کی طرف بڑھا تھا۔

ہیر کی آنکھیں تیزی سے بھیگنے لگیں تھیں۔

کتنا دل لگا کر چائے بنائی تھی میں نے انہیں تو میری چائے زرا اچھی نہیں لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ رونے کو تھی جب وہ پلٹا تھا۔

وہ ٹھٹھکی۔

وہ وائلٹ نکال کر اس میں سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اسکی طرف بڑھا رہا تھا۔

سوری تحفہ تو اس ٹائم میرے پاس نہیں ہے تم نے اچھی چائے بنائی تھی بس نمک نا ہوتا تو اور زیادہ مزہ آتا اب اچھی چائے بنانے پر تمہیں انعام تو ملنا چاہیے نا۔۔

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

لیکن آپکو تو پسند نہیں آئی نا؟

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔

یہ میں نے کب کہا چائے اچھی نہیں بنی یقیناً اچھی بنی تھی اور دیکھو میں نے ساری پی بھی ہے،

وہ نرم لہجے میں کہتا خالی کپ کی طرف اشارا کر گیا۔

ہیر نے بے ساختہ ایڑیاں اٹھا کر دور ٹیبل پر پڑے خالی کپ میں جھانکا تھا۔

سردار غاذان دھیمے سے اسکی حرکت پر مسکراتا نوٹ ہنوز بڑھائے ہوئے تھا۔

اسکے دلکش نقوش کو دیکھتی مسمرائز ہوتی وہ نوٹ تھام گئی تھی سردار غاذان کی مسکراہٹ دنیا میں سب سے زیادہ پیاری مسکراہٹ تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ انہیں ٹکٹکی باندھے دیکھتی دل میں رشک سے سوچ رہی تھی۔

بعد میں بات ہوتی ہے ابھی مجھے کہی جانا ہے سو گڈ بائے۔

براون رولیکس کی واچ پر ٹائم دیکھتا وہ گھمبیر لہجے میں کہتا خادم کی طرف بڑھ گیا تھا چال میں مضبوطی لیے وہ اسکی نظروں سے جلد ہی اوجھل ہو گیا تھا۔۔

سردار بھابھی سردار بھائی تو کب کے چلے گئے ہیں واپس آجائیں انکے خیالوں سے۔

وہ جو ابھی بھی اسی سمت نظریں جمائے بیٹھی تھی مہدیہ کا کندھا تھام کر شرارت بھرے لہجے میں کہنے پر وہ شرماتی ہوئی نوٹ کو مٹھی میں دبا گئی تھی۔

ایک تو آپ شرماتی بہت ہیں انکے زکر سے اور اگر وہ سامنے ہوں تو آپکا چہرہ تو دیکھنے لائیک ہو گا قسم سے۔

مہدیہ کا لہجہ ہنوز شرارتی تھا۔

وہ میں تو ایسے ہی مسکرا رہی تھی آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اچھا اب میں چلتی ہوں سٹڈی بھی کرنی ہے نا۔

کہتے ہی وہ جھپاک سے وہاں سے نکلی تھی۔

جبکہ مہدیہ دیر تک وہاں کھڑی مسکراتی رہی اسے بہت پسند تھی وہ نازک سی لڑکی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آخر کب تک وہ غاذان سردار کی کرسی پر بیٹھا راج کرتا رہے گا اور ہم اسکا حکم ناچاہتے ہوئے بھی مانتے رہیں گئے اور ایک وہ لڑکی ہے اسکے لیے تو پاگل بنا پھرتا ہے سردار صاحب۔

داور نے نفرت سے سامنے بیٹھے سعید رانا سے کہا جو ڈرنک کے گھونٹ لیتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں سردار اس لڑکی کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب جائے کہ جب وہ اس سے دور ہو تو اسکا جینا مشکل ہو جائے اور تم ٹینشن نالو اسکے خلاف میرے پاس ایک ویڈیو ہے جو ایڈیٹنگ کے لیے دی ہوئی ہے جیسے ہی وہ آتی ہے سردار پر دھماکہ کریں گئے سردار کی کرسی جلد چھین لیں گئے تم ریلکس رہو تب تک۔

رانا گلاس شیشے کے چھوٹے سے میز پر رکھتا زہریلے لہجے میں بولا تھا۔

داور تھوڑا ریلکس ہوا اسکی پلیننگ پر۔

جو بھی کرو زرا جلدی کرو یار وہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا دل کرتا ہے گولیوں سے بھون دوں لیکن خود پر ہر بار ضبط کے پہرے بٹھانے پڑتے ہیں۔

وہ نفرت لیے لہجے میں پھنکار رہا تھا۔

رانا نے کمینی مسکان سے اسے دیکھ کر اسکے کندھے پر تھپکی دی۔

بس کچھ دن اور میری جان۔

وہ دوبارہ گلاس اٹھاتا ہوا بولا تھا۔

داور نے بھی گہری سانس لے کر اپنا گلاس اٹھا کر منہ کو لگا لیا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نوراں میرے کمرے میں چائے لے آو فٹافٹ۔

وہ نچلے پورشن کے کوریڈور میں تیز تیز چلتے خاص ملازمہ کو آواز لگا گئے تھے۔

پیچھے چلتی ہیر نے پریشانی سے انکی پشت دیکھی پھر ہمت کی۔

وہ تو گھر پر نہیں ہے۔

چلتے قدم رکے تھے سہمے سے لہجے پر وہ پلٹے تھے۔

نیلے جدید خراش کے سوٹ پر سفید چادر لیے وہ سر جھکائے بتا رہی تھی۔

کہاں گی ہے وہ۔

تیمور خانم سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

وہ میں نے انہیں بڑی گاڑی میں دونوں آنٹیوں کے ساتھ جاتے دیکھا تھا۔

وہ وہی کھڑی انکے سوال کے جواب میں بڑے آہستہ لہجے میں بولی تھی۔

ہمم۔

کیا میں بنا دوں آپکے لیے چائے؟

ہنکار بھرتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے جب پھر سے رکنا پڑا منمنائے سہمے لہجے پر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس عمر میں بھی بلا کی پرسنلٹی رکھتے تھے اپنے بیٹے سے کم ہی ہینڈسم دیکھتے تھے وہ۔

بنا دو لیکن نمک مت ڈالنا چائے میں,

وہ اسے غور سے دیکھتے بولے تھے۔

وہ کہتے ہی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے جبکہ وہ حیران پریشان سی کھڑی رہ گئی انہیں کیسے پتا میں چائے میں نمک ڈال دیتی ہوں۔

وہ پریشانی سے بڑبڑاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

آج گھر پر اس وقت کوئی نہیں تھا لڑکیاں کالجز جبکہ شرمین اور نوشین کسی رشتے دار کی عیادت کو گئیں ہوئیں تھیں اور سردار غاذان صبح کے نکلے ابھی تک نہیں لوٹے تھے۔

بڑا سا صاف شفاف کچن اس گھر کے لوگوں کی صفائی پسندیدگی کی زمانت تھا۔

سفید ٹائلز خوب چمک رہیں تھی۔

استعمال والے برتن ریک میں صاف ستھرے پڑے ہوئے تھے۔

امریکن سٹائل کچن اسے بہت پسند آیا تھا وہ جب کوئی نہیں دیکھتی تھی تو چلی آتی تھی کچن میں نوشین شرمین اسے کچھ کہتیں تو نہیں تھیں لیکن انکی نظریں جو وہ نہیں کہتیں تھی وہ کہہ دیتیں تھی اس لیے وہ کم ہی انکے سامنے آتی تھی۔

کیتلی میں ایک کپ پانی ڈال کر وہ ٹچ چولہے پر انگلیاں چلانے لگیں تھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہ اسے چلانا نوراں نے اسے سکھایا تھا۔

گھر میں ویسے تو بہت سے ملازم تھے لیکن کچن میں آنے کی اجازت صرف نوراں کو تھی باقی سب صرف دوسرے کام کرتے تھے۔

مختلف چیزوں سے بھرے پڑے جار دیکھ کر اسے اپنی وہ رسوئی یاد آئی تھی جہاں کبھی کوئی چیز پوری نہیں ملتی تھی ایک وقت کا کھانا انہیں نصیب سے ملتا تھا اور یہاں اللہ کی کتنی بڑی نعمت تھی نا۔

وہ بیتے دنوں کو دلگرفتی سے سوچ رہی تھی جب وہ بری طرح ڈری تھی۔

ائے ہیلو میرے لیے ایک کپ گرین ٹی بنا دو جلدی سے۔

وہ بھاری آواز پر بے ساختہ ڈر کر پلیٹی تھی۔

کوئی بڑے سے دروازے کے فریم میں کھڑا اسے آرڈر دے رہا تھا۔

وہ خاصا خوش شکل نوجوان لڑکا تھا۔

جو سلیو لیس شرٹ نیچے کھلا سا ٹروزر پہنے شاید ابھی ابھی نیند سے جگا تھا۔

وہ ہیر کو لاپرواہی سے دیکھتا آرڈر کرتا پلٹنے لگا تھا جب اسکی پکار پر رکا۔

سنے مجھے نہیں بنانی آتی گرین ٹی۔

وہ چہرے پر حیرانگی والے تاثرات لیے پلٹا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو تنخواہ کس چیز کی ملتی ہے میڈیم کو سب کام نا کرنے کے بہانے ہیں مجھے پانچ منٹ میں لاونج میں گرین ٹی مل جانی چاہیئے سمجھی۔

وہ تحکم سے کہتا پلٹ گیا تھا۔

جبکہ اسنے ہونٹ بھینچے۔

پھر پلٹ کر دھیان چائے پر لگا دیا دل لگا کر کاڑھ کاڑھ کر چائے بنائی چائے کا رنگ خوب اچھا آیا تھا۔

پیارے سے نفیس کپ میں چائے چھان کر ٹرے میں رکھ کر وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔

وہ اسے ٹرے میں کپ لاتا دیکھ کر طنزیہ مسکراتا کچھ کہنے ہی لگا تھا جب وہ مخالف کوریڈور کی طرف مڑی تھی۔

اے ہیلو ڈھیٹ لڑکی کہاں جا رہی ہو میں نظر نہیں آ رہا کیا۔

وہ پیچھے سے حیرت سے چلایا تھا۔

مجھے آپ نظر آ رہے ہیں لیکن مجھے گرین ٹی نہیں بنانی آتی آپ آج خود بنالیں۔

کہتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔

بڑا نخرہ ہے یہاں کی ملازموں کا۔

وہ حیرت سے چلایا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شام کا وقت تھا جب وہ کھانے کے لیے کچھ پیک کروانے اس چھوٹے سے ہوٹل میں آیا تھا لیکن سامنے بیٹھی نک سک سی لڑکی پر اسے گمان سا ہوا تھا ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔

خیام نے غوّر سے دیکھا وہ سرخ سوٹ میں مہرینہ ہی تھی بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ جوس پیتی شاید اس سے کچھ کہہ رہی تھی جب وہ آدمی مسکرایا تھا۔۔

خیام سے اور ضبط نہیں ہوا تھا وہ بے ساختہ اس ٹیبل کی طرف جارخانہ قدموں سے بڑھا تھا۔

مہرینہ آپ یہاں اس وقت کیا کر رہیں ہیں۔

جوس پیتی وہ سرد لہجے پر چونک کر سر اٹھ کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی تھی۔

مہرینہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔

تم یہاں کیسے۔

وہ کھڑی ہوتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

جبکہ وہ آدمی بھی کھڑا ہوا تھا۔

پوچھنا تو میں بھی آپ سے یہی چاہتا تھا، لیکن باقی باتیں گھر جا کر چلیں اپ میرے ساتھ۔

اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

خیام نے کھڑے ہوتے لڑکے کو ایک نظر دیکھنا پسند نہیں کیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو حیرانی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

خیام دیکھو یہاں میں اپنے فرینڈ۔۔۔

مہرینہ آپ چل رہیں ہیں یا نہیں۔

وہ اسکا بیگ دبوچ کر پکڑتا پھنکارا تھا۔

وہ لب بھینچے خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

مہرینہ کون ہے یہ۔۔

وہ آدمی بولا تھا خیام سے برداشت نہیں ہوا تھا اسکا بولنا۔

تم سے مطلب۔

مہرینہ کی اچانک ہی کلائی پکڑ کر بولتا وہ باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھا تھا۔

خیام کیا جہلانہ حرکت ہے یہ چھوڑو میرا ہاتھ۔

وہ لوگوں میں تماشا بنتی دبے دبے لہجے میں بولی تھی۔

جبکہ وہ بنا کچھ سنے اسے باہر لے آیا تھا جہاں اسکی بائیک کھڑی تھی۔

بیٹھیں۔

بائیک سٹارٹ کرتا وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بٹھا کر دیکھاو تم خود کو سمجھتے کیا ہو ہاں، نہیں جاوں گئی تمہارے ساتھ سمجھے۔

وہ اب کہ چلائی تھی۔

جبکہ وہ فون نکالتا اس پر تیزی سے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔

مہرینہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

کسے فون کر رہے ہو۔

وہ غصے سے بولی۔

سردار غاذان کو۔

وہ بولا تھا اور مہرینہ شاک میں آئی

جھپٹ کر فون اسکے کان سے ہٹانا چاہا تھا۔

لیکن وہ بھی خیام تھا۔

بیل جا رہی ہے اگر آپ نا بیٹھی تو تفصیل سے سب کچھ انہیں بتانے سے مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔

وہ دھمکی دے رہا تھا۔

مہرینہ نے زور سے مکہ اسکی پشت پر مارا اور پھر غصے سے اسے برا بھلا کہتی بائیک پر بیٹھی. اسنے ایک دم سے بائیک وہاں سے بھگائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہیں تو گھر جا کر سیٹ کروں گئی میں۔

وہ چلائی تھی۔

میرا بھی یہی خیال ہے۔

وہ بڑے آرام سے اسکا خون خشک کر گیا تھا۔

مہرینہ کی حیران نگاہیں اسکے ہوا سے اُڑتے بالوں پر تھیں۔

سفید چوڑی دار پجامے پر وہ شارٹ فیروزی فراک پہنے سفید کریب کا دوپٹہ جسکے ارد گرد خوب چوڑی لیس لگی ہوئی تھی جو اسکی آدھی مانگ پر بہت خوبصورت سی سجا ہوا تھا۔

کان آج خالی تھے, شارٹ بالوں کو ہاف کیچر میں جھکڑے وہ کہاں پہلے والی ہیر لگتی تھی۔

سیڑیوں (مخصوص جگہ) پر بیٹھی وہ پنسل منہ میں ڈالے کتاب پر نظریں جمائے ہوئے تھی شہنام کو گھنٹہ ہوا تھا کہی غائب ہوئے۔

کیسی ہو ہیر۔

وہ سرد لہجے پر نظریں اٹھا کر خوبصورت سی شائنی کو دیکھتی کھڑی ہوئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسیں ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

شائنہ اپنی تین عدد فرینڈز کے ساتھ تھی ہیر کی نرم مسکراہٹ اسکا دل جلا گئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں لیکن تمہارے عام سے چہرے کو تو زخموں نے اور خراب کر دیا ہے کوئی کریم لگایا کرو نا۔

وہ طنز سے بولتی تھوڑا سا ہنسی بھی تھی ساتھ اسکی چیلیاں بھی ہنس دیں۔

وہ غور سے شائنی کے چمکتے چہرے کو دیکھتی سر ہلا گئی۔

رنگ وروپ خدا کی دین ہے وہ جسے چاہے سفید دے جسے چاہے کالا گندمی دے لیکن میرا کالا نہیں گندمی ہے اور مجھ پر بہت سوٹ بھی کرتا ہے زخموں کا کیا ہے جلد بھر جائیں گئے دل صاف ہونا چاہئے جس پر اللہ کی نظر ہوتی ہے شائنہ آپی۔

وہ کتاب کو سینے سے لگائے اٹھی ہوئی گردن لیے بھرپور سنجیدگی سے بولی تھی۔

شائنہ نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا یہ ہیر ہی تھی نا وہی ڈری سہمی سی لڑکی لیکن اسکے آپی کہنے نے آگ ہی لگا دی تھی اسے۔۔

واٹ آپی کیسے بولا تم نے تم سے تو کوئی ایک آدھ ماہ ہی چھوٹی ہوں گی اور خود کا کی بن بیٹھی ہو تم واوا۔

وہ بھرپور طنز سے بولتی ہیر کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

لیکن مہد یہ تو کہہ رہیں تھیں آپ سردار سے صرف تین سال ہی چھوٹی ہیں جبکہ وہ مجھ سے آٹھ سال بڑے ہیں تو آپ بھی تو مجھ سے کافی بڑی ہوئیں نا اور امی نے چھوٹے بڑوں کی تمیز کرنا سکھایا ہے مجھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنجیدگی سے بولتی وہ اسکے قریب سے گزر گئی جبکہ وہ شاک سے لب بھینچے پلٹ کر اسکی پشت کو نفرت و حیرانگی سے گھورنے لگی تھی۔

ان دونوں بہنوں کو میں ہی نظر آتی ہوں ایک تو ٹھکانے لگایا ہے اس مہدیہ کی بھی جلد خبر لوں گئی میں۔

وہ جلتی بھنتی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف گئی تھی۔

ہیر کے دل میں سکون نے گہرے ڈھیرے جمائے تھے۔

ہلکی سی مسکان بھرے بھرے ہونٹوں پر لیے وہ شہنام کو گارڈن میں ڈھونڈ رہی تھی آخر کار وہ اسے نظر آ ہی گیا تھا۔

گھنی درخت کی چھاوں میں وہ ایک ماڈرن سی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا۔

شہنام ت یہاں ہو اور میں تمہیں ساری یونی میں دیکھ آئی ہوں۔

وہ شرارت سے مسکراتی ہوئی بول کر اسکے پاس ہی بیٹھ چکی تھی۔

شہنام نے ہول کر اسے دیکھا پھر نئی گرل فرینڈ کو۔

تم چلو میں آتا ہوں، یہ میری دور کی کزن ہے اسکی اماں نے اسکی زمے ساری مجھے سونپی ہے بے چاری کچھ زیادہ ہی معصوم ہے۔

وہ لڑکی کی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے غصے سے اسے دیکھا

اوتو یہ بات ہے کیا یہ تمہاری نئی دوست ہے اور جوٹینا تھی نہیں عائشہ بھی تو تھی ارے مدیحہ بھی تھی انہیں چھوڑ دیا ہے کیا اچھا کیا چھوڑ دیا مجھے تو وہ زرا پسند نہیں تھیں یہ والی اچھی ہے۔

وہ بہت سنجیدگی سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھتی ہوئی معصومیت سے بولی تھی۔

شہنام بے فق ہوتے چہرے سے سرخ چہرہ لیے اس لڑکی کو اٹھتے دیکھا تھا۔

بات سنو عیشا یہ جھوٹ بول رہی ہے تمہاری قسم میری زندگی میں تم واحد لڑکی آئی ہو پلیز جیلس پیپل کی طرف مت دھیان دو مجھ پر دو۔

وہ اس لڑکی کی منت سماجت کرتا ہیر کو قہقہ لگانے پر مجبور کر رہا تھا۔

شٹ اپ اپنی شکل مت دیکھانا مجھے تم تو کہہ رہے تھے میں واحد اور آخری لڑکی ہوں جس سے تم بات کرتے ہو نظر مت آنا مجھے۔

وہ لڑکی کافی غصے سے اسے جھڑکتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی۔

شہنام نے پلٹ کر غصہ لیے نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ ایک دم سے کھڑی ہوتی وہاں سے بھاگی تھی اور وہ اسکے پیچھے جارحانہ انداز میں بھاگا تھا۔

ٹھہر جا و چڑیل آج تمہیں بخش گیا تو کہنا مجھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ پیچھے سے چلایا تھا۔

شہنام میں سردار کو بتاوں گئی۔

بھاگتی لڑکی پریشانی سے اسے وارن کر رہی تھی۔

میری طرف سے انکے باپ کو بتادو لیکن تمہیں گنجی کر کے ہی سکون آئے گا مجھے۔

وہ بھی جواباً پھنکارا تھا۔

لوگوں نے حیرانی سے انہیں ایک دوسرے کے پیچھے پاگلوں کی طرح دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

وہ حیران ہوتی بلیک پورشے کے پاس آئی تھی۔

وہ موبائیل کان سے لگائے کسی سے سنجیدگی سے ہمکلام تھا۔۔

ہیر نے بے ساختہ انہیں دیکھا۔

وہ وائٹ تنگ شرٹ بروان پینٹ سلیوز کہنیوں تک موڑے بڑی ہوئی شیو چہرے پر سجائے وہ بے انتہا خوبصورت لگا تھا اسے،

پیشانی پر ہاتھ مارتا وہ سر ہلاتا فون بند کر کے اسکی طرف آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چار گاڑیاں گارڈز کی تھیں دو پیچھے دو آگے وہ سب بھی مستعد سے کھڑے ادھر ادھر چوکنی نظروں سے دیکھ رہے تھے جبکہ خادم ہاتھ باندھے اس سے تین چار قدم پیچھے تھا۔

السلام علیکم

وہ احترام سے سر جھکاتی ہوئی بولی۔

اسکے جواب پر ہیر کا دل رک رک کر دھڑکا تھا،

وعلیکم السلام مائے ڈیئر!

اسکے سر پر بھاری ہاتھ رکھتا ہوا وہ بولا تھا۔

ہیر سر اٹھائے ساکت سی انہیں دیکھتی پریوں کے جہاں میں رقص کرتی پریوں کے ساتھ رقص میں شامل ہونے لگی تھی جب اسنے زور سے چوٹکی بجائی۔

اے کیا ہوا بیٹھو آج میں خود ڈرائیو کروں گا اور تمہیں گھماوں گا۔

وہ گاڑی کا ڈور کھولے حیرت کے مجسمے سے بولا تھا۔

ہیر نے بے چاری صورت لیے ڈرائیور اور خادم کو دیکھا پھر جھجھکتی ہوئی شاندار سی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

ایسی گاڑیاں تو اسنے خواب میں بھی نہیں دیکھی تھی بیٹھنا تو دور کی بات تھی پتا نہیں کیوں اسکی آنکھیں گیلی ہوئیں تھی پلکیں جھپک جھپک کر وہ آنسوں پی گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم پچھلی سیٹ پر برجمان ہوا تھا جبکہ ڈرائیور گارڈز کی گاڑی کی طرف چلا گیا۔

لوگ حیران سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے کہاں وہ عام سی اور کہاں وہ ریاست کا خوبصورت سردار رشک و حسد تو لوگوں کا بنتا تھا نا۔

بہت عرصے بعد ڈرائیو کر رہا ہوں مصر میں تو خود ہی کرتا ہوں لیکن یہاں ڈیڈ نے سختی سے منع کیا ہے آج دل تھا دور تک سفر کروں اور خود کروں تو سوچا تمہیں بھی ساتھ لے لوں۔

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

ہیر مسمرائزسی اسے کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی ایک مضبوطی سے ویکنگ کو تھامے ہوئے تھا جبکہ دوسرے سے وہ اپنے سلکی جل لگے بالوں کو پیشانی سے پیچھے ہٹا رہا تھا۔

مجھے بہت خوشی ہوئی تمہارے پہلے سمسٹر میں اچھے مارکس آئیں ہیں شاباش، ہیر کیا چاہیئے اس خوشی میں۔

وہ سامنے دیکھتا ہوا نرم سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

کچھ بھی تو نہیں سب کچھ تو آپ نے دلا رکھا ہے۔

وہ شرارتی چھوٹی لٹوں کو کانوں کے پیچھے زبردستی جماتی ہوئی آہستہ سے بولی تھی۔

ہیر سیٹ بیلٹ باندھ لو تم نے باندھا نہیں اور مجھے خیال نہیں آیا۔

وہ اچانک ہی اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے سیٹ بیلٹ کو تھاما لیکن باندھنے کا طریقہ وہ نہیں جانتی تھی۔

ایک منٹ میں باندھتا ہوں, گاڑی روکتا وہ اسکے ہاتھ سے بیلٹ تھام کر اسے باندھنے لگا تھا ہلکی سی اسکی انگلیاں اسکے

دوپٹے میں چھپے سر اپے

سے ٹچ ہوئیں تھیں۔

ہیر کا دل رک گیا سانس رک گئی اور نظریں بے ساختہ پیچھے گئیں جہاں خادم محمد سر جھکائے کانوں میں ہینڈ فری لگائے کچھ دیکھ رہا تھا وہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو ہی نہیں سکتا مار کھانی تھی سردار غاذان سے اسے کیا۔

ہیر کی اب نظریں اسکی کلائی پر باندھی براون قیمتی چوڑی واچ پر تھیں اسے یہ واچ بہت پسند تھی کہ وہ ہر وقت انکی کلائی پر جو باندھی رہتی تھی۔

ہیر بتایا نہیں کیا چاہیئے۔

وہ موڑ کاٹتا ہوا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

واچ۔

وہ اچانک پتا نہیں کیسے بے ساختہ بول گئی تھی۔

واچ او کے کس برینڈ کی چاہیئے۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ والی چاہیئے۔

وہ پھر سے بولی تھی اشارا اسکی کلائی پر تھا۔

اسنے ہیر کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر چونکا پھر اسے دیکھتا نرمی سے مسکرایا۔

یہ والی یہ تو جینٹس ہے ہیر تمہیں لیڈیز دلادوں گا۔

وہ اسکے چہرے کو نرم نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے ہونٹ بھینچے نظریں ابھی بھی واچ پر تھیں۔

اس پر ٹائم اچھا نظر آتا ہے۔

وہ پھر سے بولی تھی۔

ہاہاہا مائی گاڈ ہیر ہر گھڑی پر ٹائم اچھا ہی نظر آتا ہے۔

وہ قہقہہ لگاتا شرارت سے بولا تھا۔

ہیر نے ڈبڈبائی نظروں سے انہیں دیکھا۔

وہ شیشے سے باہر کی دنیا دیکھنے لگی تھی۔

ہیر اتار لو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دل رکا تھا پھر زور زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ وہ پریشان ہوئی کہ کہی وہ اسکی دھڑکن سے آگاہ نا ہو جائیں گاڑی میں انکی مخصوص کلون کی مہک پھیلی ہوئی تھی اور انداز گھمبیر لیے وہ کلائی اسکی طرف بڑھائے ہوئے تھا ایسے میں دل اپنے ٹھکانے پر کیسے رہتا۔

ہیر ہری اپ آج سے یہ واچ تمہاری ہوئی۔

وہ اسے اتارنے کا اشارا کرتا ہوا بولا تھا۔

اسکی لرزتی انگلیاں اسکی کلائی پر باندھی واچ کھولنے لگی تھیں۔

اسکی لرزتی انگلیوں کے ٹھنڈے لمس پر غاذان تیمور بے ساختہ اسکی انگلیوں کو دیکھنے لگا تھا۔

غاذان تیمور کی نظریں اسکے خالی کانوں پر تھیں پھر وہاں سے ہوتی اسکی سیدھی نکلی مانگ پر۔

وہ سامنے کی طرف دیکھتا زیرے لب مسکرایا تھا۔

وہ واچ اتار کر کسی قیمیتی متاع کی طرح ہتھیلیوں میں لیے کافی دیر دیکھتی ہلکا سا مسکرائی اور اسکی یہ مسکراہٹ کسی کے دل پر بری طرح نقش ہوئی تھی۔

ہیر تمہاری کوئی نوٹ بک مس ہے کوئی۔

واچ کو مسکراتی نظروں سے دیکھتی لڑکی چونک کر سیدھی ہوتی غاذان تیمور کو دیکھنے لگی تھی۔

جی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

بھلا انہیں کیسے پتا میری ڈائری نہیں مل رہی کہی انہیں تو نہیں مل گئی اور اگر انہوں نے پڑھ لی تو بڑی بے عزتی اور شرمندگی سے دوچار ہونا پڑے گا ہیر۔

وہ ساکت چہرے سے انکے مسکاتے لب دیکھتی ہوئی سوچ میں گھم ہو چکی تھی۔

جواب نہیں دیا کوئی۔

گاڑی سمندر سے تھوڑی دور رکی تھی۔

نہیں تو میری تو سب بکس میرے پاس ہیں کوئی مسنگ نہیں ہے۔

وہ پریشانی چہرے سے چھپاتی ہوئی بولی۔

اچھا، کافی دنوں پہلے مجھے ایک نیلے رنگ کی ڈائری ملی تو تھی آج دیکھتا ہوں جا کر شاید مہدیہ کی ہو۔

سنجیدگی سے کہتے وہ گاڑی سے اترا تھا۔

شام کا وقت تھا ٹھنڈی میٹھی ہوا ہیر کو پریشان دیکھ کر ہلکے سے اسے چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔

باہر آجاو ہیر

وہ بھاری لہجے میں بولتا شوز اتار رہا تھا۔

ہیر دل مضبوط کرتی ہوئی باہر نکلی اور اسکی دیکھا دیکھی جوتی اتار دی تھی اسنے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر وہ ڈائری انکے کمرے سے اٹھانی ہو گئی کسی طرح بھی ورنہ بڑی بدنامی ہو گئی یہ کیا سوچیں گئے میرے بارے میں۔

وہ اس سے ایک قدم پیچھے ناخن دانتوں میں چباتی ہوئی سوچ رہی تھی جبکہ آگے چلتا مرد دونوں ہاتھ پاکٹ میں اڑسے پینٹ پنڈلیوں تک چڑھائے ہوئے بے فکر سا تھا۔۔

آہ۔۔

پانی کی لہر پر وہ ٹھوکر کھا کر گری تھی اسکا چہرہ پانی کو چھو آتا اگر آگے چلتے مرد نے سرعت سے اسے ہاتھوں مس سنبھالا نا ہوتا تو ہیر کا چہرہ اسکے سینے سے مس ہوا تھا اور دوپٹہ تیز ہوا سے دور جا گرا تھا۔

وہ ساکت سی رہ گئی جبکہ چہرہ اسکے سینے سے وہ اٹھا نہیں سکی تھی۔۔

غ۔۔۔۔۔ازان تیمور ساکت ہوا تھا دل کی دھڑکن نے پہلی بار اسے اپنا احساس دلایا تھا۔

اس سینے پر سر رکھنے کا شرف پہلی اور آخری بار بھی اسی لڑکی کو حاصل تھا،

وہ بے ساختہ اسے کندھوں سے تھام گیا تھا۔

وہ جھجھکتی ہوئی سر سینے سے اٹھا کر ایک دو قدم پیچھے سرکی تھی،

پانی اب گھٹنوں تک آنے لگا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر اٹھا کر وہ انہیں دیکھ نہیں سکی تھی جو اسی کی طرف متوجہ تھے۔

غ—اذان تیمور ہاتھ پیچھے باندھے اسکے خفت و شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ زیرے لب ہنسا تھا پھر لہروں پر گرے دوپٹے کو دیکھا

ہیر جاو اپنا دوپٹہ لے آو

وہ سنجیدگی سے جھکے سر والی لڑکی سے بولا تھا

ہیر نے پریشانی سے جھٹ سر اٹھایا تھا۔

میں کیسے لاوں میں تو پانی میں گر جاوں گئی۔

وہ بھول گئی کہ اسکا سر اپے بنا کسی چادر و دوپٹے کے ہے۔

اسکے دلکش سراپے سے نظریں ہٹاتا وہ سامنے دیکھنے لگا۔

جاو اور بھاگ کر دوپٹہ لے آو ورنہ دور چلا جائے گا۔

وہ سنجیدہ تھا۔

ہیر نے پریشانی سے دوپٹے کو دور ہوتے دیکھا۔

لیکن میں ڈوب جاوں گئی مجھے ڈر لگتا ہے پانی سے آپ لا دیں نا۔

خالص معصوم اور تھوڑا بیویوں والا بھی ٹچ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردارغ۔۔۔۔اذان نے میٹھی نظروں سے اسکے خفا سے چہرے کو دیکھا۔

اپنے دوپٹہ ہیر تمہیں خود لانا ہے جاوہری اپ ورنہ مشکل تمہیں ہو گئی۔

وہ اب کی دفعہ تھوڑا سنجیدہ ہوا تھا۔

ہیر ڈبڈبائی نگاہوں سے اسے دیکھتی دوپٹہ کے پیچھے لپکی جو لہروں کے سروں پر بھیگتا دور ہوتا جا رہا تھا۔

وہ تیز تیز دوڑنے پر گھٹنوں کے بل گری تھی پلٹ کر خفگی سے انہیں دیکھا، وہ مسکراتا ہوا شانے اچکاتا دوسری طرف دیکھنے لگا تھا۔

یہ کہی واچ لینے کا بدلہ تو نہیں لے رہے مجھ سے۔

وہ پریشان ہوتی ہوئی اٹھی تھی۔

پھر آگے بڑھ گئی اب پانی اسکے کمر تک تھا آخر کار وہ دوپٹہ پکڑ چکی تو فخر سے پلٹی لیکن وہاں تو کوئی تھا نہیں۔

وہ حیران پریشان ہوئی تھی۔

اِدھر اُدھر انہیں ڈھونڈا لیکن وہ ہوتے تو ملتے نا۔

آپ کہاں ہیں۔

وہ بھاگتی ہوئی خوف سے چیخی لیکن پاوں پر کسی چیز کا دباو بڑھا تھا اور وہ چیختی ہوئی نیچے گری تھی وہ کسی وجود کے اوپر گری تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار جی!

وہ دلخراش چیخ سے چیخی تھی لیکن پھر ہونٹ جس زاویہ پر تھے وہی رہ گئے وہ پانی سے ایک دم سے نکلتا ہنستا جا رہا تھا۔

گیلے بال پیشانی سے چپک چکے تھے بیگی شرٹ جس میں اسکا سینہ نمایا تھا بے خبر وہ ہیر کے خوف سے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر پہلی بار اتنا ہسنا تھا۔

آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں تاکہ آپ واچ واپس لے لیں۔

وہ گیلی آنکھیں ان پر ٹکائے ہوئے بولی تھی۔

ہیر تمہیں کیسے پتا مجھے وہ واچ تمہیں مار کر ملے گئی۔

گیلے شرابور ٹو پیس سوٹ میں سردار غاذان سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

تو پھر آپ نے مجھے کیوں بھیجا دوپٹہ لینے اتنی تیز لہریں تھیں اگر وہ مجھے کہی دور لے جاتی تو پھر آپ نے مجھے نیچے گرد یا اگر میں ڈوب جاتی تو مجھے بہت ڈر لگتا ہے بہتے پانی سے۔

وہ معصومیت سے شکایت کرتی غاذان تیمور کو دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔

آج وہ فارغ تھا جب وہ فارغ ہوتا تھا تو وہ یونہی سمندر کنارے چلا آتا تھا اور دیر تک وہی بیٹھا رہتا،

لیکن آج وہ ہیر کو بھی سکول سے ہاف چھٹی پر لے آیا تھا تاکہ وہ بھی اسکے ساتھ تھوڑا انجوائے کر لے اور وہ اسکا پانی سے تھوڑا سا ڈر بھی ختم کر دے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مائی گڈ نیس ہیر تم تو بہت ہی جھلی ہو ایسی سو واچ میں تم پر سے قربان کے کر اس سمندر میں پھینک سکتا ہوں امپورٹنٹ چیزوں کی نہیں انسانوں کی ہوتی ہے مائے ڈیئر اینڈہ ایسا کبھی مت سوچنا کہ غاذان تیمور کی نظر میں تم سے اہم کوئی چیز ہو سکتی ہے۔

اسکے بہت قریب کھڑا اسکی سیاہ بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا وہ اس پر کوئی سحر ہی تو پھونک رہا تھا۔

ہیر کی دل کی دھڑکنے منتشر ہوتیں کسی الگ ہی ساز پر رقص میں تھیں۔

ڈوبتے سورج کی نارنجی لالی بہت حد تک کم ہوتی اب سیاہی میں ڈھلنے لگی تھی وہ بہت پر سکون جگہ تھی شہر سے دور۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر تھوڑا دور ہوا لیکن ہیر کی نظریں اسی ایک چہرے پر جمی رہیں۔

ہیر مسکرا کر دیکھاو۔

وہ اب عجیب سی فرمائش کر رہا تھا۔

جی!

وہ حیرت سے دوچار ہوئی۔

اسے سردار غاذان کا حکم سمجھو لڑکی اور ابھی انہیں مسکرا کر دیکھاو جیسے انسان بہت خوش ہوتا ہو تو وہ دل سے مسکراتا ہے نا ویسے ہنسو میں نے کبھی تمہیں ہنستے نہیں دیکھا ہیر،

لڑکیاں تو بہت ہنستی ہیں ایک ہیر ہے جسے کبھی مسکرانا آتا ہی نہیں ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پھر سے قریب کھڑا جھکے سر والی لڑکی سے کہہ رہا تھا جسکی بھیگی سیدھی مانگ گیلے بالوں نے کور کرلی ہوئی تھی

چہرے پر پانی کے ننھے ننھے قطرے وہ اوپر والا لب نچلے ہونٹ میں دیئے جیسے ساکت تھی۔

چلو جب کبھی تمہارا دل خوش ہو تو مسکرا دینا لیکن اکیلے میں نہیں میرے سامنے اوکے۔

اسکی مشکل آسان کرتا وہ گیلی ریت کی طرف بڑھا تھا بائیں ہاتھ نے بے ساختہ ساکت کھڑی لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچ تھا۔

اسکی گیلی پشت کو دیکھتی وہ آنکھوں میں پانی کے سمندر لیے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی۔

وہ اب شوز پہن رہا تھا۔

ہیر نے بھی سینڈل پہنی بھیگے دوپٹے کو ٹھیک سے اپنے ارد گرد اوڑھا اور چلنے لگی اس سے ایک قدم پیچھے۔

کچھ کھانا ہے۔

راستہ میں خاموش بیٹھی لڑکی سے وہ مخاطب تھا لہجہ بھرا ہی پیار بھرا تھا۔

ہیر چونک کر انہیں دیکھتی ہاں میں سر ہلا گئی اب گاڑی ڈرائیور ڈرائیو کر رہا تھا خادم آگے تھا جبکہ وہ دونوں پیچھے۔

ہاں۔

کیا۔

وہ اسکے جواب میں بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چاکلیٹ۔

وہ بے ساختہ بولی تھی۔

کونسی والی۔

وہ فولڈ ہوئے گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

بڑی والی جیسی شہنام کھاتا ہے۔

وہ اودھ گیلی لٹ کو کان کے پیچھے ٹھیک سے جماتی ہوئی بولی تھی۔

وہ اب کی دفعہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ چاکلیٹ کھاتا ہے اور تمہیں نہیں دیتا۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں دیتا میرے سامنے بیٹھ کر کھاتا ہے میں مانگوں تو کہتا ہے تمہارے کھانے کی چیز نہیں تم خون پیو ہڈیاں اور گوشت کھاو تم بس یہی کھا سکتی ہوں۔

وہ روہانسے لہجے میں اس بے چارے کی شکایت کر رہی تھی۔

واٹ دا ہیل کیا وہ ایسے کہتا ہے تمہیں۔

وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی!

وہ معصومیت سے بولی۔

غاذان تیمور نے ہونٹ بھینچے۔

خادم وہ سامنے والی بیکری سے مختلف قسم کی چاکلیٹ لے آو۔

وہ بڑی سی شاندار بیکری کی طرف اشارا کرتا ہوا بولا تھا۔

خادم نے سر ہلایا اور ڈرائیور نے گاڑی اس بیکری کے سامنے روک دی۔

خادم کے جانے کے بعد وہ باہر تکتے مرد کو مسکراتی نظروں سے دیکھتی ہولے سے ہنسی تھی۔

بھلا زندگی کسی پر اتنی مہربان بھی ہو سکتی ہے، بے شک اللہ تو ں ہر چیز پر قادر ہے اللہ اس شخص کو کبھی میری نظروں سے اوجھل مت کرنا میں اپنی سب محرومیوں کو بھولنے لگی ہوں صرف انکی وجہ سے اللہ تیرا شکر ہے تو ں نے اس شخص کو مجھ سے ملوایا میں یہ احسان تیرا کبھی نہیں اتار سکوں گئ۔

وہ انکے چہرے کو دیکھتی اب اللہ سے مخاطب تھی۔۔

وہ اپنے چہرے پر اسکی نظروں کا ارتکاز بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔

تب ہی خادم دو بڑے سے سرخ کلر کے بیگ پکڑے آیا تھا بیگ ہیر کو پکڑا کر وہ بیٹھا اور گاڑی اپنی منزل کی سمت بڑھنے لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر اشتیاق سے چاکلیٹ کے ڈھیڑ دیکھتی بے انتہا خوش تھی۔

خیام کو بھی تو پسند ہیں۔

بھائی کا خیال تو اسے اپنے سے پہلے ہی آنا تھا نا۔

اسکے لیے بھی رکھ لیتی ہوں۔

وہ خوش تھی آج بہت اسکا سرخ چہرہ سردار غاذان کو سب بتا رہا تھا وہ دھیمے سے مسکرا تا اسے دیکھے گیا۔

کون تھا وہ لڑکا۔

وہ سنجیدگی سے سامنے بیٹھی خونخوار نظروں سے خود کو دیکھتی ہوئی مہر سے بولا تھا۔

تمہیں کیا تکلیف ہے ہاں تم نے جو آج حرکت کی ہے نا میرا دل کر رہا تمہارا سر پھاڑ دوں۔

وہ جواباً غصے سے چلائی۔

وہ لڑکا کون تھا۔

وہ پھر سے بولا۔

دوست اور کچھ۔

وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

خیام نے ہونٹ بھینچے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کب بناوہ آپ کا دوست۔

اکیڈمی میں۔

وہ دانت پیس کر بولی۔

خیام کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

آئندہ اگر آپ اسکے ساتھ گئی تو میں آپکا اکیڈمی جانا بند کروادوں گا انڈر سٹینڈ۔

وہ سنجیدگی سے اسے وارن کر رہا تھا۔

وہ حیران ہوئی اسکے حکم پر۔

میں تو جاوں گی کوئی روک نہیں سکتا مجھے۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتی وہ ہٹیلے پن سے بولی۔

خیام کھڑا ہوا کل سے آپ اکیڈمی نے جائیں گئی میں گھر کو باہر سے لاک کر کے جاوں گا پھر جا کر دیکھایئے گا مجھے۔

وہ آرام سے بولتا جانے کے لیے پلٹا تھا جب وہ چیخ کر کھڑی ہوئی۔

ایسا سوچا تو سر پھاڑ دوں گی تمہارا سمجھے لگتے کیا ہو تم میرے، ہلکا مت لینا مجھے اور دوسرا میں اکیلی نہیں گئی تھی میری فرینڈ بھی تھی جو تمہارے آنے سے تین چار منٹ پہلے ہی واش روم گئی تھی وہ اس لڑکے کی بیسٹ فرینڈ تھی تو وہ بھی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگیا ہمارے ساتھ مجھے تمہیں بتانا تو نہیں چاہیئے تھا لیکن بتا دیا ہے اسے میرا احسان سمجھو اور ہاں تمہاری دھمکی سے ڈرتی نہیں میں۔

وہ اسکے سامنے آتی پھنکاری۔

وہ جیسے ریلکس ہوا تھا۔

اتنی دیر واش روم میں کیا کر رہی تھی وہ۔

وہ سوچتی نگاہیں اس پر جماتا ہوا بولا۔

تم جا کر پوچھ لو کہ واش روم میں اتنی دیر کیا کیا جاتا ہے۔

وہ جیسے غصہ ہوئی تھی اسکی بے تکی بات پر۔

جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے آپکو اکیڈمی جوائن کیے اور دوست بھی بنالیں بہت کوئیک سروس ہے آپکی بہر حال آئندہ ان دونوں سے دور رہیئے گا تو بہتر ہو گا یہ۔

وہ کہتے ہی پلٹا تھا۔

کس کے لیے بہتر ہو گا زرا یہ بھی تو بتانا اور تمہاری ایک بھی بات نہیں مانوں گئی میں سمجھے بڑا آیا شوہر بننے والا۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی غصے سے بولی۔

وہ مسکراتا ہوا تھوڑا قریب آیا بڑی بے ساختگی سے مہرینہ کی کمر کے گرد ہاتھ حائل کیے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ کے چودہ پندراں طبق ایک دم سے روشن ہوتے جیسے پھر فیوز بھی ویسے ہی ہوئے تھے۔

وہ ہونٹ بھینچے اسکی بانہوں کو اپنے گرد دیکھ کر سرخ ہوتے چہرے سے اسے دھکا مار گئی لیکن خیام مسکراتا ہوا اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔

یہ بس ٹریلر تھا اگر اگلی بار اس لفنگے لڑکے کے ساتھ دیکھی یا بات کی تو اگلا ٹریلر بہت بڑا ہوا گا اور یقین جانے آپکا شوہر جھوٹ نہیں بولتا۔

وہ سنجیدگی سے اسکے سرخ اور غصے چھلکاتے نقوش کو دیکھتے مدھم لہجے میں گویا ہوا تھا۔

میں تمہارے ساتھ رہو گئی ہی نہیں سمجھے میں نے شہزادیوں جیسی زندگی جی ہے ایسی زندگی میں تو نہیں گزار سکتی جلد ہی تمہارے اس محل کو چھوڑ جاوں گئی میں۔

اپنا آپ چھوڑانے کی کوشش ترک کیے وہ بولی تھی۔

وہ مسکرایا۔

ایک دو سال کی بات ہے پھر آپ کو میں شہزادیوں جیسی ہی زندگی دوں گا ٹرسٹ می مہر۔

مدھم لہجے میں کہہ کر اسکی شکن آلود پیشانی پر ہونٹ رکھ کر اسکے شاک سے کھلے منہ پر بنا کوئی توجہ دیئے وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

READERS CHOICE

مہرینہ نے شاک سے ماتھے کو چھوا۔

چھچھوڑا کہی کا تمہیں تو میں سیدھا کر کے رکھ دوں گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ صدمے سے چلائی۔

میرا بھی آپ کے بارے میں یہی خیال ہے مہر۔

وہ اچانک ہی دروازے کے فریم سے سر نکال کر کہتا اسے تپا کر پھر سے کمرے میں کہی گھم ہو چکا تھا۔

افففف۔

وہ سرخ چہرے سے جھنجھلائی تھی۔

اور کر بھی کیا سکتی تھی وہ سوائے تپنے کے۔۔



سنو لڑکیوں جانتا ہوں تم سب مجھ سے ناراض ہو کہ میں تم لوگوں کے لیے کوئی گفٹ نہیں لایا تو میں نے سوچا کیوں نا تم سب کی ناراضگی آج دور کی جائے۔

وہ لاونج میں بیٹھی چاروں لڑکیوں سے بولا تھا۔۔

کیسے کر و گئے تم، کنجوس تو تم صدا کے ہی ہو ہمیں کونسا تمہارے گفٹ کی کوئی توقع تھی۔

شزرا اسکی بہن اس پر شاید پہلے ہی تپی بیٹھی تھی ناک سے مکھی اوڑائی تھی اسنے اسکی بات پر۔

شاہ میر نے سر کھجایا۔

خیر اب اتنا بھی کنجوس نہیں ہوں۔

وہ خفگی سے بولتا انکے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مطلب تھوڑے بہت تو کنجوس ہونا۔

اسکے بڑی بہن سفینہ اب کی دفعہ بولی۔

شرم کرو تم تینوں کا اکلوتا بھائی ہوں چلو تیاری کرو آج میں تم چاروں کو شاپنگ کرواوں گا اپنی اپنی پسند کا لے لینا کچھ بھی اتنا سخی بھائی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔

وہ چاروں حیران ہوئیں۔

سچی۔

مہدیہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

مچی یار اب اٹھ جاو پوستیوں کی شکل والیوں ایسا نا ہو میں مکر جاوں اپنی بات سے۔

شاہ میر نے انہیں گھور کر وارننگ دینی ضروری سمجھی۔

جبکہ وہ چاروں چیختی ہوئی اپنے اپنے کمروں میں بھاگیں تھی۔

وہ مسکرایا،

تب ہی نوشین بڑے چاو سے بیٹے کے لیے چکن بریانی کی پلیٹ لے آئی۔

واوا موم مجھے اسی کی طلب تھی۔

وہ بریانی کو دیکھتا خوش ہوا تھا جبکہ نوشین سو بار صدقے گئی اپنے کلوتے اور لاڈلے بیٹے پر۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بس تمہارے لیے بنائی ہے اور خوب سارے مصالحے ڈالے ہیں وہاں کہاں تمہیں ماں کے ہاتھ کا کھانا کھانا نصیب ہوتا تھا۔

ں و شین اسکے بال پیشانی سے ہٹاتی ہوئی ممتا سے چور لہجے میں بولی۔

وہ بریانی کھاتا ہوا تائید میں زور و شور سے سر بھی ہلا گیا۔

ہیر بھابھی چلیں شاپنگ پر چلتے ہیں جلدی کریں بس چادر وغیرہ لے لیں کپڑے ٹھیک ہی ہیں۔

وہ اچانک سے آتی اسکے ہاتھ سے کتاب چھین کر عجلت میں بولی۔

مہد یہ آپ اتنی عجلت میں کیوں ہیں۔

وہ حیران ہوتی ہوئی بولی۔

بس ایک کنجوس ہمیں آج شاپنگ کروائے گا جلدی کریں دیکھیں ہارن پر ہارن دے رہا ہے گرمیاں آگی ہیں آپکے پاس بھی تو گرمیوں والے کپڑے نہیں ہیں۔

وہ اسے لیلن کے پلین سوٹ میں دیکھ کر فکر مند ہوئی جو گرین تھا اور اس پر پیلے کلر کے پھول بنے ہوئے تھے۔

او کے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی بنا سر اپے پر دھیان دیئے بڑی براون سی چادر کو سر اپے کے ارد گرد اچھے سے لیتی بیگ پکڑ کر اسکے ساتھ ہو لی لیکن موبائل پر تیزی سے کچھ ٹائپ بھی کرنے لگی تھی۔

اسکے پاس سردار غاذان کا دیا ہوا کریڈٹ کارڈ تھا وہ کبھی استعمال ہی نہیں کر سکی تھی لیکن آج وہ کرنا چاہ رہی تھی پتا نہیں کیوں۔

وہ دونوں جب نیچے آئیں تو باقی سب گاڑی میں بیٹھ چکیں تھیں شزرا آگے تھی گاڑی بڑی تھی تو وہ دونوں پچھلی سیٹ کی طرف بڑھیں ان سے آگے والی سیٹوں پر سفینہ اور صفا تھیں۔

شاہ میر نے حیرت سے اس نوکرانی کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا۔

وہ چشمہ اتارتا حیرت سے اسے بڑے اعتماد سے ڈور کھول کر بیٹھتے دیکھا۔

پاکستان بڑا ایڈوانس کنٹری ہو چکا ہے نوکروں کو بھی گھر کے فرد جیسی اہمیت حاصل ہے یہاں واوا بھئی واوا۔

وہ حیرت کا خود سے اظہار کرتا اپنی سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی کو سٹارٹ کرتا محل سے باہر لے آیا۔

اسے راستوں کا نہیں پتا تھا اسلیے شزرا اسے گائیڈ کرتی جا رہی تھی وہ چار سال سے ملک سے باہر تھا اپنے ماموں کے پاس سٹڈی کے لیے چار دن پہلے ہی تو وہ لوٹا تھا۔

گاڑی بہت بڑے شاپنگ پلازے کے سامنے رکی تھی۔

وہ سب ہنستی مسکراتی گاڑی سے اتریں مہدیہ نے مضبوطی سے ہیر کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

وہ پہلی بار اتنے بڑے شاپنگ پلازے پر آئی تھی وہ پر جوش بھی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

لمبی اسٹریپ والے بیگ پر ایک ہاتھ سے پکڑ مضبوط رکھے وہ سب اسکلیٹر سٹیئر کی طرف بڑھیں تھیں۔

ہیر کو ان سیڑیوں سے بہت ڈر لگتا تھا۔

وہ ڈرے ہوئے چہرے سے مہدیہ کو دیکھنے لگی۔

کچھ نہیں ہو گا بس اپنا پاوں رکھ دو پھر ہم یوں اوپر۔

وہ سادہ سے لہجے میں اسے گائیڈ کرتی زبردستی اسے سیڑیوں پر کھینچ بھی چکی تھی۔

خوف سے وہ کپکپا کر رہ گئی۔

جبکہ شاہ میر نے اسے گھورا۔

عجیب ہی کوئی شے ہے یہ تو۔

وہ منہ بناتا سوچ کر رہ گیا۔

وہ سب مختلف شاپس میں گھس گئیں تھیں۔

ہیر تم نے جو لینا ہے اس شاپ پر چلی جاو اور جب لے لو مجھے کال کرنا او کے۔

وہ اس سے بولی جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے سب کچھ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گئی میں اگر کھو گئی تو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پریشان ہوتی ہوئی بولی۔

میں اگر کھو گئی تو کیا ہم نے تمہارا ٹھیکا لے رکھا ہے کام کے تو تم کسی کے نہیں نخرہ دیکھو زرا جیسے ہمارے محل کی سردار بی بی یہی ہوں۔

وہ اچانک ہی پیچھے سے آتا پھنکارا تھا۔

ہیر نے سنجیدگی سے اسے دیکھ جبکہ مہدیہ نے اسے گھورا۔

زرا تمیز سے رہو انکے ساتھ ورنہ کہی کے نہیں رہو گے۔

مہدیہ شرارت سے بولی۔

کیوں یہ یہاں کی مالکن ہے جلدی کرو ورنہ چھوڑ کر بھاگ جانا ہے میں نے۔

غصے سے کہہ کر وہ جینٹس شاپ میں گھس گیا۔

ہیر اسے دماغ پر مت سوار کرنا اسکا دماغ تھوڑا کھسکا ہی رہتا ہے۔

وہ ہیر کے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر بولی۔

جانتی ہوں میں آپ پریشان نا ہوں۔

وہ اچانک ہی مسکراتے ہوئے بولی۔

وہ سب ریڈی میڈ کپڑے لیتی جا رہیں تھیں بلکہ جو جو سمجھ آ رہا تھا بس اٹھاتی جا رہیں تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیرانکو پاگلوں کی طرح شاپنگ کرتے دیکھ کر حیران پر حیران ہو رہی تھی۔

وہ سر جھٹکتی ہوئی اپنے لیے کپڑے پسند کرنی لگی کہ واقعے اسکے پاس گرمیوں والا کوئی سوٹ نہیں تھا۔

شاہ میر نے حیرت سے انہیں دھڑ دھڑ شاپنگ کرتے دیکھا وہ پریشان ہوا وہ تو انہیں لے آیا تھا کہ چلو ایک ایک سوٹ وغیرہ لے لیں گئی اور پھر وہ انہیں کھانا کھلا دے گا لیکن یہاں کی صورت حال دیکھ وہ حد درجہ پریشان ہوا۔

سنو لڑکیوں تم لوگ کاونٹر پر چلو میں زرا ضروری فون سن کر آتا ہوں۔

وہ کہتا ہوا تیزی سے پلٹ گیا جبکہ وہ سر ہلاتی ڈھیروں ڈھیر بیگ پکڑے کاونٹر پر آ گئیں تھیں۔



وہ گھر آ کر فریش ہوتا سوئمنگ پول کے قریب بیٹھا فریش جوس پی رہا تھا جب نک سک سے تیار تیمور صاحب چلے آئے۔

ہائے ڈیڈ۔

وہ خوش اخلاقی سے انہیں ہاتھ ہلا گیا۔

ہائے کیسا رہا ہسپتال میں دورا۔

وہ بیٹھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

not good dad

وہ سنجیدگی سے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیوں۔

وہ بھی سنجیدگی سے بولے۔

وہاں ہم اچانک ہی گئے تھے اور اس ہسپٹل میں کچھ بھی ہینچ نہیں تھا مریض بے چارے ڈاکٹروں کے انتظار میں بے حال پڑے ہوئے تھے، اور ڈاکٹر صاحب مرضی کے مالک اور تو اور دوائیں بھی پیسوں میں وہاں فروخت کی جارہیں ہیں میں نے سب ڈاکٹر کو لاسٹ وارننگ دی ہے دو کو تو نکال آیا ہوں کچھ دنوں بعد پھر سے اچانک ہی چکر لگاوں گا۔

وہ بے انتہا سنجیدہ تھا۔

ۃ ممم۔

وہ ہنکار بھرتے بیٹے کو غور سے دیکھتے رہے۔

کیا بات ہے ڈیڈ۔

وہ انکی نظروں کے ارتکاز پر بولا۔

وہ لڑکی کہاں ہے آج۔

وہ اچانک ہی بولے اور وہ مسکرایا۔

ڈیڈ اسکا نام ہیر ہے آپ اگر اسے اسکے نام سے پکاریں گئے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔

وہ سنجیدگی سے انہیں ٹوک گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر ہلاتے جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہے تھے۔

کیا بہت محبت کرتے ہو اس سے۔

وہ بے ساختہ بیٹے کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

وہ جواباً مدھم سا مسکرایا جو س کا سپ لیتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

کیا رخصتی نہیں کروا ؤ گئے۔

وہ اچانک ہی بولتے سردار غاذان کو ساکت کر گئے تھے۔

رخصتی؟

وہ حیران ہوا تھا اور بے انتہا ہوا تھا۔

تو کیا اسے ہمیشہ منکوحہ ہی رکھو گئے۔

وہ بیٹے کی حیرانی پر حیران ہوئے۔

جواباً اسکے باریک ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

ڈیڈ پہلی بار میرا خیال آپ نے اس طرف کروایا ہے،

بہت اپنی سی لگتی ہے ڈیڈ دوسروں سے الگ ڈری سہمی پریشان وہ کھل کر ہنستی نہیں پتا نہیں اس نے کتنے دکھ دیکھے ہیں پہلے پہل وہ میری زمے داری تھی جو اللہ نے مجھے سونپی تھی آہستہ آہستہ وہ پتا نہیں کیسے اتنی اہم ہو گئی محبت میں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں جانتا ڈیڈ بس اتنا پتا ہے میں اس لڑکی کو پریشان نہیں دیکھ سکتا اسے کسی تکلیف میں دیکھنا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا،

اسکے چہرے پر جو زخموں کے نشان ہیں ناڈیڈ مجھے لگتا ہے اسکے چہرے پر نہیں میرے دل پر ثبت ہیں وہ، میں چاہتا ہوں وہ بہت آگے جائے کسی سے ناڈرے خوش رہے کھاتی پیتی کھیلتی رہے محبت نہیں جانتا لیکن اس لڑکی کو میں نظروں سے دور نہیں ہونے دے سکتا ڈیڈ

وہ سامنے پانی میں تیرتی بطخوں کو دیکھتا کسی فسوں میں بے بسی سے بول رہا تھا اور تیمور خانم سانس روکے بیٹے کے جذبات سے چور لہجے کو سن رہے تھے۔

وہ اس لڑکی کو تسلیم کر چکے تھے انہیں بیٹے سے بھر کر کچھ نہیں تھا اگر بیٹے کی خوشی اسی میں تھی تو ہاں پھر وہ انہیں منظور تھی وہ ہر بات باپ سے شیئر کرنے کا عادی تھا ہیر کی ہر بات سے وہ انہیں آگاہ کرتا پہلے بھی اور اب بھی پھر کیسے وہ اسکی شدت محسوس نا کر پاتے۔

وہ چپ ہوا تو تیمور خانم کافی دیر خاموش نظروں سے اسے دیکھتے مسکرائے۔

پھر تم کہتے ہو محبت کو نہیں جانتے کہاں ہے وہ آج۔

وہ سنجیدگی سے بولے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پتا نہیں آدھا گھنٹہ ہوا ہے مجھے آئے اور وہ مجھے دیکھی نہیں کہی ابھی نوراں سے پوچھتا ہوں کارڈلیس اٹھاتا جیسے وہ خود سے بولا تھا۔۔

نوراں ہیر کو میرے پاس بھیجو۔

وہ تحکم سے بولا۔

سردار جی وہ تو مہدیہ بی بی وغیرہ کے ساتھ شاپنگ پر گئیں ہیں اب تک تو وہ آنے والیں ہو گئی۔

نوراں نے تفصیل لیکن ادب سے جواب دیا۔

واٹ۔

وہ حیران ہوتا کارڈلیس ٹیبل پر رکھ گیا پھر جلدی سے موبائل نکالا جس پر اسکے دو میسج دو گھنٹہ پہلے کے آئے ہوئے تھے لیکن وہ دھیان نہیں دے سکا کہ وہ دوسرا فون زیادہ یوز کرتا تھا اس موبائل کا نمبر اسکے بس خاص لوگوں کے پاس تھا۔

میں شاپنگ پر چلی جاوں مہدیہ کے ساتھ؟

نیچے دو منت بعد پھر سے میسج تھا۔

میں چلی جاتی ہوں پھر آپکی اجازت ہی ہو گئی۔

یہ میسج شاید جلدی میں ٹائپ کیا گیا تھا کہ کچھ سپیلنگ جلدی میں غلط ٹائپ کر گئی تھی وہ۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرایا۔

تیمور صاحب نوراں کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے بیٹے کو بغور دیکھ رہے تھے۔

تمہاری بیوی اچھی چائے بناتی ہے۔

وہ نوراں کے ہاتھ کی چائے کا سپ لیتے ناک چڑھا کر بولے تھے۔

وہ مسکرایا۔

ڈیڈ بتایا تو تھا نمک بھی خوب استعمال کرتی ہے وہ۔

وہ ہنسا تھا جیسے اسکی حرکت پر۔

اور پھر بھی تم ساری پی گئے تھے حلانکہ تمہیں نمک سوٹ نہیں کرتا!

وہ سنجیدگی سے بولے_

اسنے محنت سے بنائی تھی میں کیسے ناپیتا۔

وہ خالی گلاس ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔

خیر میری چائے تو اسنے بہت زبردست بنائی تھی مجھے بہت پسند آئی تھی اور مزے کی بات سنو بیٹا وہ نمک کا تڑکا لگانا پھر بھی نہیں بولی تھی ہلکا سا ٹچ تھا نمک کا لیکن وہ بہت بھلا لگ رہا تھا۔

وہ بھی اس بار مسکراتے ہوئے بولے اور سردار غاذان کا زندگی سے بھرپور قہقہ پورے لان میں گونجا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کام کرتے ملازم حیرت سے اپنے سردار کو دیکھنے لگے تھے۔

تب ہی اسکے فون پر لگتار دو بپ بجیں تھیں اسکے بینک اکاونٹ سے میسج آیا تھا اسکے کریڈٹ کارڈ سے دس پانچ لاکھ روپے استعمال ہوئے تھے۔

وہ حیران پریشان ہوا بھلا ہیر نے اتنے پیسوں کی شاپنگ کی تھی۔

اسے پیسوں کی ٹنشن نہیں تھی وہ حیران تھا شاید وہ اسے اچھے سے جانتا تھا۔۔



وہ سب شاپنگ بیگ سے لدی پھندی گاڑی سے اتریں تھیں۔

اوپر بالکنی پر کھڑا وہ غور سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

وہ سب خوش تھیں سوائے اسکی ہیر کے جس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

وہ اسے پریشان دیکھ کر چونکا تھا۔

پھر بالکنی سے ہوتا ہوا وہ دوسرے نمبر والے کوریڈور میں آیا۔

وہ اسے آتی دیکھائی دی تھی ہاتھ میں ٹوٹل تین بیگز تھے۔

کیا ہوا پریشان کیوں ہو۔

اسکے کہنے کی دیر تھی اور وہ بی بی ہونٹوں پر ہاتھ رکھے رونے لگی تھی۔

کیا ہوا ہے کیا کسی نے کچھ کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بے انتہا سنجیدگی سے بولا۔

آپکا کارڈ۔

وہ سر نفی میں ہلاتی بیگ سے کارڈ نکال کر اسکی طرف بڑھا گئی۔

اسنے کارڈ کو دیکھا ضرور لیکن پکڑا نہیں۔

بات کیا ہوئی ہے مجھے وہ جاننی ہے ہیر۔

وہ سخت لہجے میں بولتا ہیر کو پریشان کر گیا۔

جب ہم شاپنگ کرنے گئے تھے تو ساتھ ہمارے شاہ میر تھے وہی سب کو شاپنگ پر لے کر گئے تھے۔

ان سب نے اتنی شاپنگ کی کہ وہ یہ کہتے غائب ہو گئے کہ تم سب کاونٹر پر چلو میں ضروری فون سن کر آتا ہوں وہ ضرروری فون کے بہانے بھاگ گئے تھے صرف میرے پاس ہی بیگ تھا اور کسی کے پاس نہیں تھا۔

انہوں نے شرمندگی سے بچنے کے لیے آپکے کارڈ سے سارے پیسے خرچ کر دیئے کارڈز بردستی لے لیا میں تو دے بھی نہیں رہی تھی۔

وہ بہت پریشان تھی۔

وہ مسکرایا۔

لیکن ہونٹ بھینچ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ابھی سب کی خبر لیتا ہوں کیا ضرورت تھی انہیں میری ہیر کے پیسے خرچ کرنے کی تم ٹھہرو زرا میں ابھی انکی وہ کہتے ہی مصنوعی غصہ ظاہر کرتا آگے بڑھا ہی تھا جب وہ اسکی کلائی بے ساختہ ہاتھ میں جھکڑ گئی۔

نہیں پلیز وہ سوچیں گئی ہیر کا دل کتنا کنجوس ہے اور مجھے چغل خور بھی کہیں گئی آپ مت پوچھیں پلیز_

اسکے روہانسے لہجے پر وہ بے ساختہ اسکے گال تھام گیا تھا۔

کتنی پاگل ہو تم ہیر یہ پیسے تمہارے ہیں اور ایسی دس شاپنگ تم اور بھی کر سکتی ہو ڈونٹ وری اس میں رونے کی کیا بات تھی بھلا۔

وہ اسے خفگی سے ٹوک گیا۔

ہیر اسکے نرم گرم لمس پر حیران سی تھیں لیکن اسکی بات پر وہ ساکت ہوئی تھی۔

میرے پیسے۔

اسکے ہونٹ نرمی سے ہلے۔

ہمم اب اس کارڈ کو اندر رکھو اور مجھے شاپنگ دیکھاو اپنی۔

اسکی بھیگی پلکیں انگوٹھوں سے صاف کرتا وہ حد درجہ نرمی لیے ہوئے تھا۔

وہ حیران سی اسکے ساتھ چلنے لگی جو اسکی کلائی پکڑے اسے اسکے کمرے میں لے جانے لگا تھا۔

ساری شاپنگ انہوں نے ہی کی تھی بلکہ اپنی فرینڈ کے لیے بھی سوٹ لے لیے اب انہوں نے تو بھاگنا ہی تھا نا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شاپنگ بیگ سے چند ریڈی میڈ سوٹ نکال کر بولی تھی۔

وہ کھڑا ہی اسکی شاپنگ کو دیکھ رہا تھا

بس اتنی سی شاپنگ۔

وہ مایوس ہوا تھا۔

جی_

وہ حیران ہوتی بس یہی کہہ سکی۔

اچھا کچھ کھایا۔

وہ اب پوچھ رہا تھا۔

وہ انگلیاں مڑوڑتی ہوئی اٹھی۔

وہ ناگاڑی ہمیں پک کرنے آچکی تھی شاید شاہ میر جی نے کہا تھا انہیں راستے میں بھوک بھی لگ گئی تھی تو پھر سے انکی نظریں میرے کارڈ پر تھیں میں اب انکار تو نہیں کر سکتی نا_

وہ پھر سے اسکے چہرے کو دیکھتی پریشانی سے بولی۔

تم نے کچھ کھایا تھا۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھ سے تو ٹینشن کی وجہ سے کچھ کھایا ہی نہیں گیا مجھے لگا آپ ڈانٹیں گئے آپ ناراض تو نہیں نا۔

وہ سچ ہی بولی۔

سلی گرل اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نہیں ڈانٹا اور نا ناراض ہوتا ہوں اب جاو فریش ہو جاو میں نوراں کے ہاتھ تمہارے لیے کچھ بھیجواتا ہوا۔

وہ کہتا ہی پلٹ گیا تھا۔

جبکہ وہ تیزی سے دروازے کے بیچ آئی وہ موبائل نکال کر دیکھتا تیزی سے چل رہا تھا۔

ہیر کی دھڑکنیں منتشر کر کے وہ کیسے سکون میں تھا.

وہ نچلا ہونٹ دانت سے پکڑ کر مسکرائی پھر زور سے ہنسی کے تیز تیز ڈگ بڑھتے قدم رکے تھے۔

وہ حیرانی سے پلٹا تھا جبکہ وہ سرعت سے خود کو کوستی اندر ہوئی جبکہ وہ اسکے نیلے دوپٹے کی ہلکی سی جھلک دیکھ چکا تھا۔

پاگل۔

وہ مسکراتا ہوا بڑبڑایا تھا۔



واٹ آ سپرائز آپ ابھی ایئرپورٹ پر ہیں نا۔

وہ عجلت سے سیڑیاں اترتا ہوا بولا لہجے میں خوشی سی جھلک رہی تھی باہر سے آتے تیمور صاحب رکے تھے۔

میں بس پہنچ رہا ہوں آپ وہی ویٹنگ ایریا میں ویٹ کریں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بک ہاتھ میں لیے ہیر بھی پیچھے آتی تھمی تھی۔

کیا ہوا بہت خوش لگ رہے ہو کون آرہا ہے۔

وہ شاید جان گئے تھے لیکن پوچھنا تو تھا ہی نادل کی تسلی کے لیے۔

موم آرہی ہیں وہ ایئر ہورٹ پر ہیں مجھے نکلنا ہو گا۔

وہ انکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا نکلنے لگا تھا جب وہ اسے پکار گئے۔

وہ ٹھیک ہے۔

وہ بولے۔

جی۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ آگے بڑھا تھا جب انکی بات پر رکا۔

ہیر کو بھی ساتھ لے جاو وہ خوش ہو جائے گئی۔

سردار غاذان سے زیادہ حیران ہیر ہوئی تھی کیا انہوں نے جو کہا تھا وہ اسکے کانوں نے صحیح سے سنا تھا نا وہ اسکا نام نرمی سے لے رہے تھے اور پہلی بار انہوں نے اسکا نام لیا تھا وہ حیران سے زیادہ شاک میں تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسنے سیڑیوں پر کھڑی ہیر کو دیکھا جو انکے دیکھنے پر سرعت سے سر جھکاتی وہ وہاں سے چلی جاتی اگر اسنے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنے ساتھ نا لے لیا ہوتا۔

بک پکڑے وہ حیران سی چلتی بے ساختہ پیچھے مڑی تھی وہ وہی کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

ہیر انکے بدلے رویے پر حیران پریشان تھی بہت۔

میں نے کپڑے بھی نہیں بدلے وہ کیا سوچیں گئیں ہیر کتنی لیزی ہے اسے باہر جاتے وقت کپڑے چینج کرنے کا بھی دھیان نہیں رہتا۔

وہ پریشانی سے ساتھ چلتی ہوئی بول رہی تھی۔

اٹس اوکے وہ اگر سوچیں گئی تو میں کہہ دوں گا ہیر بہت سینس ایبل لڑکی ہے اس کپڑوں کا بہت سینس ہے یہ تو بس سو رہی تھی تو میں زبردستی ساتھ لے آیا کپڑے بھی چینج نہیں کرنے دیئے اب ٹھیک ہے۔

اسے گاڑی میں بٹھا کر وہ اسے تسلی دلا گیا۔

ہاں آپ انہیں ایسا کہہ دیجیے گا۔

وہ جیسے مطمئن سی ہوئی تھی۔

وہ مسکراتا ہوا بس سر نفی میں ہلا گیا کہ اس لڑکی کی سنگت نے اسے بار بار مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

کیا وہ یہاں آئیں گئیّ۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پوچھ رہی تھی۔

نہیں میرے اپارٹمنٹ میں رہیں گئی یہاں نہیں آئیں گئی وہ۔

وہ سنجیدگی سے بولا خادم ساتھ ہی تھا وہ اپنے سردار کے لہجے میں درد محسوس کر سکتا تھا۔

وہ چونک کر سر اٹھائے انہیں دیکھتی رہی۔

وہ گلابی کڑھائی والے سوٹ پر سفید چکن کا دوپٹہ لیے ہوِئے تھی چھوٹے بالوں کو چھوٹی چھوٹی ہیر پن میں قید کیے وہ ٹین ایجر ہی لگتی تھی۔

وہ اسے دیکھ کر سنبھل کر مسکرایا۔

جواباً وہ بھی مسکرائی تھی۔

ناشتے میں سڑے ہوئے ٹوس ہی لیے رہ گئے ہیں میرے۔

وہ ٹھیک ٹھاک ٹوس پلیٹ میں پھینک کر کل والا غصہ نکالنے لگی تھی۔

خیام نے بھنویں سکیڑیں پھر سر ہلا گیا۔

تو آپ خود اپنے لیے کیوں نہیں بنا لیتی میری بنائی ہر چیز میں نقص تو آپ نے لازمی نکالنا ہوتا ہے شکر کیا کریں اللہ نے کتنا اچھا شوہر دیا ہے آپکو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چائے کا آخری گھونٹ خلق سے اتارتا ہوا بولا۔

میں کیوں بناوں میں تو اپنے محل میں بیڈ سے اٹھ کر خود پانی تک نہیں پیتی تھی اور شوہر تو دیکھو زرا ہننن۔۔

وہ غرور سے کہتی آخر میں منہ بنا کر رہ گئی تھی۔

اسنے مصنوعی حیرانگی سے اسے دیکھا۔

مہرینہ آپکے گھر میں کافی عرصہ جاب کی ہے دو وقت کی چائے اور مہمانوں کی خاطر تواضع بھی آپکے زمے ہی تھی۔

وہ بڑے آرام سے بولا تھا۔

تو تم کیا وہاں تانکا جھانکا کرنے جاتے تھے میں پہلے ہی جانتی تھی کوئی کام وغیرہ نہیں کرتے تھے تم۔

وہ چائے کپ میں انڈھلیتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا۔

مہرینہ آپ مجھ سے لڑنا چاہتی ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

میں کوئی لڑاکی ہوں جو لڑنا چاہوں گئی مجھے تو لڑنا ہی نہیں آتا خیر چھوڑو آج مجھے محل چھوڑتے جانا۔

وہ ناشتے سے بھرپور انصاف کرتی ہوئی بولی۔

وہ ہاں میں سر ہلاتا اسکے تیکھے نقوش کو دیکھے گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نظر ہٹالو تم نظر نالگادینا کہی مجھے۔

وہ اسکی نظروں کی ارتکاز پر خفا ہوئی۔

وہ کھل کر مسکراتا ہوا اٹھا تھا۔

مہرینہ نے تیکھی نظروں سے اسکی مسکراہٹ دیکھی۔

گاڑیاں ایئرپورٹ کی شاندار پارکنگ میں ایک قطار میں رکیں تھیں۔

وہ گارڈز کے ڈور کھولنے سے پہلی ہی باہر آچکا تھا۔

بلیک کوٹ کا بٹن بند کرتا وہ عجلت میں عمارت کے اندر کی طرف بڑھنے لگا تھا عجلت میں بھی وہ ہیر کا ہاتھ پکڑنا نہیں بھولا تھا۔

وہ تقریباً بھاگ کر اسکے تیز رفتار قدموں کا ساتھ دے رہی تھی۔

گارڈز باہر ہی رک چکے تھے جبکہ خادم ساتھ ہی تھا دو تین قدم پیچھے۔

سامنے ہی ویٹنگ ایریا میں وہ بلیک نفیس سوٹ پر بلیک بڑا سا سرخ کڑھائی والا دوپٹہ لیے کالا ہینڈ بیگ کالی ہی فلیٹ چپل کلائیوں میں نفیس سے دو سنہری کنگن ایک انگھوٹی سادہ سی وہ عورت بہت نفیس اور کہی سے بھی ایک جوان بیٹے کی ماں نہیں لگتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موم۔

وہ شدتِ جذبات سے انہیں پکارتا تیزی سے انکی طرف بڑھا تھا۔

وہ بھی اٹھ کر بے ساختہ اسکے سینے سے لگتیں نم آنکھوں سے اسکا سینہ پھر اسکا ماتھا سر چوم رہیں تھیں انکا قد درمیانہ تھا تو وہ جھکا ہوا تھا,

اب وہ ماں کے ہاتھ اور پیشانی چومتا دھیمے دھیمے مسکرا رہا تھا۔

کیسیں ہیں آپ۔

وہ محبت واحترام سے پوچھ رہا تھا۔

کیسی ہو سکتی ہوں تمہارے بنا۔

وہ بھیگے سے لہجے میں سوالیہ سے انداز میں پوچھ رہیں تھیں۔

وہ جواباً پھر سے انکے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا گیا۔

آپ روح ہیں غاذان تیمور کی آپ خود یہاں آنا نہیں چاہتیں تھیں میں بھی بہت مس کرتا ہوں آپکو یار۔

وہ خوشی میں انہیں ہمشہ یار ہی کہتا تھا۔

رائنہ کی نگاہیں دو قدم پیچھے کھڑے وجود پر بے ساختہ پڑیں تھیں۔

وہ مسکرا دیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نیلے سے ملگجے سوٹ میں نروس سی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

ارے ہیر بیٹا آپ غاذان آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔

وہ بے ساختہ کہتیں ٹھیک جیسے غاذان کو سینے سے لگایا تھا ویسے ہی اسے بھی لگا گئیں۔

ہیر کو ان سے ممتا کی خوشبو آئی تھی۔

آپ کیسیں ہیں انٹی۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ تھوڑی مجھے کمزور لگ رہیں ہیں۔

وہ فکر مندی سے اسکے گال چھوتیں ہوِیں گویا ہوئی۔

وہ یونی سے سکول جاتی ہوں نا پھر پڑھنا لکھنا تو اس لیے کمزور ہو گئیں ہوں پہلے سے۔

وہ جو دونوں ہاتھ پاکٹس میں گھسائے دھیمی مسکان سے ساس بہو کو دیکھ رہا تھا زور سے ہنسا۔

رائنہ بھی اسکی معصومیت پر ہنس دیں۔

ہیر پزل سی ہوئی دونوں کی شرارتی مسکان پر۔

موم چلیں آپ تھک گئی ہوں گئی۔

وہ انکے کندھے تھامے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تینوں باہر کے خارجی ڈور کی طرف بڑھے تھے سامان پیچھے خادم لے کر آرہا تھا۔

گاڑی سے اترتی وہ کچھ دیر سپاٹ نظروں سے طویل قامت عمارت کو دیکھتی رہی پھر ہونٹ بھینچ کر اندر کی طرف آئی۔

سامنے ہی نوشین شرمین بیٹھی کوئی شو دیکھ رہیں تھی جبکہ لڑکیاں نیچے کارپٹ پر بیٹھیں خریدے ہوئے کپڑوں پر تبصرہ کر رہیں تھیں۔

اسلام علیکم مامی جی۔

وہ مصنوعی مسکان ہونٹوں پر سجاتی ہوئی اندر آئی تھی۔

سب نے چونک کر شائنہ کو دیکھا جو فیروزی اور نیلے کمبینشن نفیس سوٹ پر ہاف وائٹ سلک کی بھاری کام والی چادر لیے ہوئے تھی۔

وعلیکم اسلام بیٹا آو آو آج اتنے دنوں بعد چکر لگایا۔

دنوں مامیاں کھڑی ہوتی ہوئیں مسکرا کر بولیں۔

بس بزی تھی سٹڈی میں۔

وہ شانے اچکا کر کہتی ہوئی مہرون صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر مغرور تاثرات چہرے پر سجائے ہوئے بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہائے شائنی۔

وہ سب باری باری مسکراتے ہوئے بولیں۔

ہائے کیا کر رہی ہو تم لوگ۔

وہ ڈھیر سارے شاپنگ بیگز دیکھ کر ایسے ہی پوچھنے لگی تھی۔

بس کل شاپنگ کی تھی تو وہی دیکھ رہیں تھیں۔

سفینہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

اس کزن کی شروع سے ہی اس گھر میں بہت عزت اور رعب تھا جو کہ انکے والدین کے بل بوتے پر تھا.

ہمم مامی کچھ پلائیں ہی دیں کیا مجھے اب کہہ کر کھانا پینا مانگنا ہو گا۔

وہ سرد سی مسکان سے پوچھنے لگی تھی۔

نوشین اور شرمین ہڑبڑا گیں تھیں۔

ارے بیٹا کیوں مانگ کر سب کچھ ملے گا بس تم اتنے دنوں بعد آئی ہو تو بیٹھ گئی تمہارے پاس اور خیال نہیں رہا ہم ابھی کچھ کھانے پینے کا ابندوبست کرتیں ہیں چلو شرمین۔

نوشین کہہ کر جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی پیچھے شرمین بھی چلی گئی۔

ویسے شاپنگ اتنی جلدی اور اس بار مجھے بتایا بھی نہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ملازمہ سے پانی کا گلاس پکڑتی ہوئی بولی۔

ارے مت پوچھیں شاپنگ کا کل ہمارے ساتھ کیا ہوا۔۔۔۔

صدا کی بے وقوف باتونی صفا نے منٹوں میں اسے شاہ میر اور جو جو کل ہوا وہ بتا دیا تھا۔

شائنہ سے پانی خلق میں اتارنا مشکل ہوا تھا۔

مہدیہ نے صفا کو تگڑی گھوری سے نوازا بھلا کیا ضرورت تھی اس جیلسی ککڑی کو بتانے کی۔

او تو وہ نوکرانی اب تم لوگوں کے ساتھ شاپنگ پر جاتی ہے اور اسکے پاس اتنے پیسے تھے کہ اسنے تم لوگوں کی شاپنگ کی پے بھی کر دی واوا بھئی واوا وہ بھکارن اسی لیے تو یہاں ٹکی ہوئی ہے۔

وہ زہر خند لہجے میں پھنکاری تھی۔

ویسے وہ اب بھکارن نہیں اس محل کی مالکن ہے شائنہ بی بی جلا تھوڑا کم کرو ورنہ رنگ تو تمہارا پہلے ہی کملانے لگا ہے ایسا نا ہو جل جل کر کالی بوتنی بن جاو اپنا خیال رکھا کرو نا شائنہ۔

اس سے پہلے مہدیہ کچھ کہتی داخلی دروازے سے اندر آتی مہرینہ استہزایہ بولی تھی۔

شائنہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ ہمیشہ کی طرح بالوں کی پونی بنائے بلیو جینز پر لمبا سکن کرتا پہنے چادر کو کندھوں کے گرد لپیٹے پہلے والی ہی مہرینہ لگ رہی تھی مسکراہٹ جل جلانے والی ہونٹوں پر ہنوز رقم تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہیں اس گھر میں آنے کی اجازت کس نے دی ہے۔

وہ کھڑی ہوتی نفرت سے بولی۔

میرا گھر ہے شائنہ کیا بھول گئی ہو۔

وہ سب لڑکیوں سے ہاتھ ملاتی ہوئی مسکرا کر بولی۔

شائنہ نے ہونٹ بھینچے۔

پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر سر ہلاتی ہوئی مسکرائی۔

ذ لگتا ہے تمہاری یاداشت کمزور ہو گئی ہے اس کمزور انسان کے ساتھ رہتے ہوئے اس محل سے تمہیں ہمشہ کے لیے نکال دیا گیا تھا لگتا ہے کچھ کھانے پہنے کے لیے نہیں ملتا تمہیں۔۔

وہ بھی استہزایہ بولی تھی۔

سب لڑکیاں کھڑی ہوتیں پریشانی سے ان دونوں کو دیکھ رہیں تھی۔

ارے میرا شوہر کمزور نہیں ہے اب تمہیں کیسے بتاوں مائے ڈیئر خیر میرا شوہر تو زبردستی مجھے اپنے ہاتھوں سے نوالے کھلاتا ہے بہت ہی محبت کرتا ہے مجھ سے اب تمہیں اور کیا کیا بتاوں یو نو تمہاری ابھی شادی جو نہیں ہوئی میں کہتی ہوں کروالو ورنہ عمر نکل گئی تو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔

اسکے کان کے پاس ہونٹ کرتی وہ شرارت سے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ شائنہ کا چہرہ ضبط و غصے سے لال پڑا۔

شٹ اپ ایڈیٹ تمہیں تو دیکھ لوں گئی میں یاد رکھنا تم۔

غصے سے کہتی وہ محل میں موجود اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ لڑکیاں اب اسے اپنی اپنی شاپنگ دیکھانے لگیں تھی۔

شاہ میر کل رات کو دیر سے گھر آیا تھا اور آتے ہی اپنے کمرے میں گھس کر لاک لگا گیا تھا جو ابھی تک کھلا نہیں تھا جبکہ وہ سب انتظار میں تھیں اسکی درگت بنانے کو۔

وہ اپنے شاندار اپارٹمنٹ میں انہیں لے آیا تھا۔

رائنہ صوفے پر ریلکس سی بیٹھی بیٹے سے محو گفتگو تھیں جبکہ کچن میں چاے بناتی وہ بڑی سی ونڈو جو لاونج میں کھلتی تھی چاے بناتی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ دونوں ماں بیٹا ساتھ بیٹھے بہت اچھے لگ رہے تھے جیسے دو گہرے دوست ہوں۔

وہ انکے قدموں میں بیٹھتا اپنا سر انکی گود میں رکھ گیا تھا۔

رائنہ شفقت سے مسکراتی اسکے گھنے سنورے بالوں کو خراب کرنے لگیں تھی ان میں انگلیاں پھیر کر۔

تب ہی وہ چائے کے تین کپ بڑی سی ٹرے میں رکھے لے آئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ٹرے میں دو پلیٹیں تھیں۔

ایک میں مختلف سائز کے بسکٹ تھے تو دوسرے میں نمکو تھی کبڈ میں چائے پتی ڈھونڈتے ہوئے اسے مل گئی تھی تو وہ لے آئی۔

انٹی چائے۔

ٹرے انکے سامنے کرتی وہ دھیمے سے بولی۔

جیتی رہیں۔

چائے کا کپ اٹھاتی وہ بولیں۔

غاذان صوفے پر بیٹھتا چائے لے کر ٹیبل پر رکھ گیا۔

ہیر بیٹا پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔

انہوں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہیر نے بے ساختہ انہیں دیکھا۔

موم اسکی پڑھائی بہت اچھی جا رہی ہے، پہلے سمسٹر میں سوینٹی فائیو پرسنڈ مارکس آئے ہیں اسکے۔

ہیر نے انکے جواب میں اچھی کہا تھا تو وہ جواباً اسکی تعریف ماں کے سامنے کر گیا۔

رائنہ بیٹے کو دیکھتی معنی خیزی سے سر ہلا گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور دوسری بات اسکے کپڑوں پر بلکل مت توجہ دیئجے گا یہ سو رہی تھی تو میں ہیر کو زبردستی اٹھا کر لے آیا خلانکہ ہیر نے کہا چینج کا لیکن مجھے جلدی تھی سو اسی طرح سے لے آیا۔۔۔

وہ اس بار کہتا بھرے پور لہجے میں مسکرایا تھا جبکہ رائنہ قہقہ لگا گئیں۔

اور وہ شرمندہ ہوتی خفا سی نظروں سے سردار غاذان کو دیکھنے لگی۔

پھوپھی،

پھوپھی،

ویئر از مائے سویٹ پھوپھی۔

وہ اونچا اونچا بولتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔

ہیر نے دہل کر اسے دیکھا وہ بھاگ کر انکی طرف ہی آرہا تھا اور آتے ہی انکی گود میں گھسنے کی پوری کوشش کی لیکن اتنا بڑا بچہ بھلا کہاں گود میں آسکتا تھا۔

ہیر ڈر کر کھڑی ہوتی تھوڑا دور ہوئی اس سے۔

آپ نے مجھے آج دیکھا دیا کہ آپ کو آپکا بیٹا زیادہ پیارا ہے بھتیجا نظر نا آیا اطلاح دینے کے لیے۔

وہ تھک ہار کر انسے جڑ کر بیٹھتا شکوہ کر رہا تھا۔

غاذان تیمور ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا لیکن نگاہوں میں نرمی تھی اپنے کزن کے لیے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ کو ہو سکتا ہے میں نے نا بتایا ہو آپکا فون جب کر و تب ہی بزی ملتا ہے اس میں قصور آپکا ہے بچے جی۔۔

وہ اسے گلے سے لگاتی ہوئیں بولیں۔

اسنے پریشانی سے اپنے سردار کزن کو دیکھ کر کان کھجائے۔

وہ اصل میں بینک والوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

وہ منمنایا تھا۔

کیوں تم بینک والوں کے رشتے دار لگتے ہو جو تجھ سے سارا دن وہ باتیں کرتے رہتے ہیں شہنام سدھر جاو ورنہ مار کھاو گئے مجھ سے اور زرا لحاظ نہیں کروں گا تمہارا اگر اس بار تمہارے نمبر کم آئے تو کچھ ہیر سے سیکھو کتنی پریشانی رہیں اسے پھر بھی اسنے اچھے نمبر لیے۔

وہ سنجیدگی سے اسے ڈانٹ رہا تھا۔

جبکہ شہنام نے فخر سے خود کو دیکھتی ہیر کو گھورا۔

وہ تھوڑی سی مسکان ہونٹوں میں لیے اسے چڑا بھی رہی تھی۔

چڑیل پتا نہیں کونسا جادو کر دیا ہے ہمارے سردار بھائی پر۔

وہ بھنبھنایا تھا دل ہی دل میں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور تم کوئی چیز اسے دیئے بنا کیسے کھا سکتے ہو آئندہ ایسا کیا تو گردن توڑ دوں گا اسے سارا دن کچھ نا کچھ لے کر دیتے رہا کرو اور ہاں اسے پریشان بھی مت کرنا اب۔

وہ اسکا ز کر ایسے کر رہا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔

کیوں اسے میں نے گود میں لیا ہوا ہے یا پھر یہ میرے ابو کے گھر پیدا ہوئی تھی۔

شہنام خوب تپا تھا رائنہ مسکرائے جا رہی تھی۔

جبکہ وہ گردن اکڑائے اسکی درگت کو انجوائے کر رہی تھی لیکن جیسے ہی سردار نے اسے دیکھا تو جھٹ سے گردن سر جھکایا اور مسکراہٹ بھی جلدی سے ہونٹوں سے خارج کی۔

غاذان آئندہ شہنام تمہیں شکایت کا موقع نہیں دے گا بھروسہ رکھو اس پر۔

رائنہ اسکے بال سنورتی ہوئیں بولیں اور جواباً اسنے انکے کندھے سے سر ٹکائے سردار غاذان کو ہنن کر کے چڑایا تھا۔

اسنے سر جھٹک کر واچ پر ٹائم دیکھا۔

موم میں چلتا ہوں رات کو چکر لگاوں گا ابھی امپورٹنٹ میٹنگ ہے ڈیڈ اور چاچو سے اکیلے نہیں ہو گئی تو ہیر کو شام کو میں پک کر لوں گا اور شہنام اب آپکے ساتھ ہی رہے گا ابھی اجازت دیں اللہ خافظ۔

وہ کہتے ہی انکے آگے سر جھکا گیا۔

اللہ کی مان میں بیٹا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولیں جاو ہیر غاذان کو دروازے تک چھوڑ کر آو۔

وہ سردار کو دیکھتی ہیر سے مخاطب ہوئیں اور وہ جلدی سے سر ہلاتی انکے پیچھے ہولی۔

شہنام نے اسکی پشت کو خشمگیں نظروں سے گھورا۔

ہیر موم کا دھیان رکھنا اوکے۔

وہ دروازے میں پلٹ کر اس سے مخاطب تھا۔

اسنے زور زور سے سر ہاں میں ہلایا۔

اللہ حافظ۔

بڑے بے ساختہ پن سے اسکی مانگ پر ہونٹ رکھ کر کہتا وہ رکا نہیں تھا تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لفٹ میں بند ہو گیا۔

وہ فق ہوتے چہرے سے مانگ پر ہاتھ رکھے ساکت و جامد تھی۔

ہونٹ تھوڑے سے نیم وا تھے انکی دلفریب حرکت پر دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز ہونے لگی تھی۔

اللہ اللہ یہ کیا تھا شاید خواب تھا۔

وہ لرزتے ہونٹوں سے بڑبڑائی۔

جب پیچھے سے زور سے دھکا پڑا تھا۔

وہ ایک دو قدم آگے ہوئی دھکا لگنے سے پھر حیرت سے پیچھے مڑی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شہنام کو دیکھ کر وہ غصہ ہوئی۔

کون سا جادو منتر کرتی ہو مجھے بھی تعویز کر کے دو تاکہ میں بھی ایک لڑکی کو پھانس لوں اور ہاں آئندہ اگر میری شکایت لگائی تو آنکھیں پھوڑ دوں گا۔

وہ دانت پیس کر بولا۔

لگاوں گئی تم ایک نمبر کے لڑاکے ہو کوئی لڑکی نہیں سیٹ ہو گئی تم سے سمجھے بس صبر کرو تم وہ بھی ساری زندگی کے لیے۔

وہ بھی غصے سے دانت پیس کر بولتی اندر کی طرف بڑی ہاں یہ بات الگ تھی چہرہ ابھی بھی سردار کی حرکت پر گلنار سا تھا۔۔۔۔۔

مہرینہ کھانا کھا کر خود ہی اس بڑے گھر سے چھوٹے گھر میں آچکی تھی آکر اپنے دھونے والے کپڑے دھوئے تو واش روم میں اسکی بھی دو شرٹ اور ایک جینز لٹک رہی تھی۔

وہ ہونٹ بھینچے کچھ دیر اسکے کپڑوں کو دیکھتی رہی پھر انہیں بھی واشنگ مشین میں ڈال لیا۔۔

کپڑے دھو کر انہیں سکھانے کے لیے باہر باندھی رسی پر ڈالتی وہ چونکی۔

وہ ہیلمٹ اتارے سامنے کھڑی لڑکی سے کچھ بات چیت کر رہا تھا۔

وہ نرمی سے سر ہلاتا اس لڑکی کی کوئی بات سن رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ کو جی بھر کر اس معصوم شکل والے پر غصہ آیا۔

وہ الوداعی مسکان سے اس لڑکی کو نوازتا ہوا چھوٹا سا دروازہ دھکیلا تا لان میں آیا تھا۔۔

لیکن پھر ٹھٹھکا۔

وہ خالصاً گھریلو روپ دھارے ایک ہاتھ کمر پر رکھے اسے کینہ توز نظروں سے گھور رہی تھی ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

اسلام علیکم یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے۔۔

اسکے آدھے کپڑے پانی سے شرابور تھے جبکہ بالوں کا اونچا جوڑا بنا رکھا تھا اسنے۔

مجھے چھوڑو پہلے یہ بتاو کون تھی وہ سڑی ہوئی شکل والی۔

وہ مسکرایا۔

یار آپکا شوہر ایسا نہیں ہے اسکے کندھوں پر بہت سی زمے داریاں ہیں ایسے کاموں کے لیے میرے پاس فضول وقت نہیں ہے اور دوسرا وہ ہماری پروسن ہے ہمیں کھانے پر انوائٹ کر رہیں تھیں میں نے کہا تم سے پوچھ کر بتاوں گا کیا آپ جیلس ہو رہیں تھیں۔

وہ اسکا بھیگا ہاتھ تھام کر شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

جی نہیں ایسی نہیں ہوں میں سمجھے میں بس پوچھ رہی تھی۔

وہ ہاتھ کھینچتی ہوئی بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام کی مظریں اچانک ہی اپنی دھلی ہوئی شرٹ پر نظر پڑی وہ مسکرایا۔

کیا ضرورت تھی دھونے کی۔

وہ اسکی مسکراہٹ کو دیکھ خود کو کوس کر رہ گئی۔

زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں سرف زیادہ گھول دی تھی تو میں نے سوچا غریب بندہ ہے ضائع نہیں کرنی چاہئیے کیا یاد کرئے گا۔

وہ تپ کر کہتی اندر کی طرف بڑھی۔

وہ بھی پیچھے پیچھے تھا اسکے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔

کیا ہے کیوں مسکرائے جا رہے ہو۔

وہ پتی تھی اسکی ہنوز چڑاتی مسکراہٹ پر۔

وہ جواباً اسکا بھیگا ہاتھ تھام کر چومتا اندر کی طرف بھاگا تھا۔

وہ دم بخود ہوتی اسکے پیچھے چلاتی ہوئی دوڑی تھی لیکن وہ چوکنا تھا واش روم کا دروازہ وہ ٹھک سے بند کر گیا۔

وہ شام کی بجائے رات کو آیا تھا ہاتھوں میں ڈھیر وڈھیر بیگ تھامے خادم بھی پیچھے تھا۔

وہ لاونج میں آتا ٹھٹھکا تھا کچن کا منظر بڑا واضع تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ رائنہ شاید کمرے میں تھی کہ لاونج خالی تھا۔

ٹھٹھکنے کی وجہ شہنام اور ہیر تھے۔

ہیر کے ہاتھ میں کفگیر تھی تو شہنام کے ہاتھ میں سلور کی بڑی سی پرات۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔

وہ کچن میں آتا ہوا حیرت سے ہیر کو دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

ہیر کے ہاتھ سے کفگیر چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔

شہنام اسے دیکھتا دل جلی مسکان سے مسکرایا تھا۔

پہل اسنے کی میں سالن بنا رہی تھی تو اسنے مجھے کو جی اور چڑیل کہا اور یہ بھی کہا کہ میں کالی چڑیل ہوں۔

وہ روہانسی ہوتی جلدی سے بولتی ہوئی کفگیر دیگچی پر رکھ گئی تھی۔

ہیر کا ڈوب کر مرنے کو دل کر رہا تھا وہ بھلا کیا سوچیں گئے ہیر کتنی لڑاکی ہے بد تمیز ہے اففف مر جا ہیر کہی ڈوب کر لیکن اسنے مجھے تنگ کیا تھا میرا کوئی قصور نہیں تھا۔

سر پر چادر درست کرتی وہ لب بھینچے روہانسے لہجے میں سوچ رہی تھی۔

شہنام تمہیں تمیز کب آئے گئی کیوں تنگ کیا ہے تم نے اسے اور تم اسے چڑیل کہنے سے پہلے خود کو دیکھ لیا کرو جن سے بھی زیادہ ڈروانے تمہارے دانت ہیں آخر کیوں پریشان کرتے ہو تم اس معصوم کو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اچانک ہی معصوم شکل بنائے شہنام کی گردن دبوچے اسے ڈانٹ رہا تھا لیکن آخر میں اسکے ٹیڑے میڑے دانتوں پر طنز بھی کر گیا تھا۔

تو آپ اسکے بھی پہلے دیکھ لیں اسکے دائیں طرف ایک دانت پر ایک اور دانت ہے اسے تو آپ نے نہیں ڈانٹا بس مجھ معصوم پر ہی سب کا زور چلتا ہے۔

مصنوعی دکھی لہجے میں کہتا وہ زبردستی گردن چھڑاتا رائنہ کے کمرے میں دوڑا تھا۔

جبکہ ہیر نے اپنے دو دانت والی بات پر ہونٹ بھینچے۔

اسنے میرے دانت کب دیکھے بھلا۔

وہ پریشان سی ہوتی سوچ رہی تھی جب وہ حیران ہوئی نہیں بلکہ ساکت ہوئی تھی۔

وہ رومال سے اسکی پیشانی کو خشک کر رہا تھا جو سردار غاذان کو دیکھ کر شرمندگی سے پھوٹا تھا۔

وہ سر اٹھائے انہیں دیکھے گئی۔

کیا بنایا ہے۔

وہ سارا چہرہ ہی اسکا تھپتھپاتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھے گئی بنا پلکوں کو حرکت دیئے وہ بس ساکت تھی چہرہ دھواں چھوڑنے لگا تھا۔

ہیر کیا بنایا ہے تم نے بتایا نہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رومال جیسے پاکٹ سے نکالا تھا ویسے ہی پاکٹ میں رکھتا وہ نرمی و محبت سے پوچھ رہا تھا۔

چکن قورمہ ساتھ سادے ابلے چاول۔

وہ سر جھکا گئی آخر کب تک وہ ان نگاہوں میں دیکھ سکتی تھی جن میں عجیب سی چمک اور کشش تھی جو اگلے بندے کو بس میں کر لیتی تھی۔

اور میٹھے میں۔

وہ اسکی ناک پر ٹھہرا پسینے کا قطرہ انگلی پر لیتا ہوا دھیمے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

ہیر اسکی قربت سے پریشان ہوتی دو تین قدم پیچھے ہوتی سر اور زیادہ جھکا گئی۔

کچھ بھی نہیں کیا بناوں۔

وہ اختترام و محبت سے پوچھ رہی تھی۔

تمہیں کیا ضرورت تھی کھانا بنانے کی میں لے کر آیا ہوں سب کچھ باہر سے۔

وہ اسکے تھکے سے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔

میرا دل کر رہا تھا کو کنگ کا۔

وہ سنک میں پڑے برتن دھونے والی تھی جب غاذان تیمور نے سختی سے اسکے ہاتھ تھامے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر خبردار اگر تم نے برتن دھوئے مجھے نہیں پسند ہیر کام وغیرہ کرے اور برتن تو بالکل بھی نہیں یہ لو اس پیکٹ میں تمہارے لیے ڈریس لیا ہے لاونج والے چینجنگ روم میں چینج کر کے آجاو میں موم کے روم میں جا رہا ہوں میں زرا شہنام کو توسیدھ کروں۔

وہ کہتے ہی پلٹا تھا جبکہ وہ مسمرائز ہوتی پریوں کے دیس میں جاتی اگر اسنے جاتے وقت بنا پلٹے اسے ہری اپ نا کہا ہوتا تو

۔

"وہ دھیمی مسکان بھرے بھرے ہونٹوں میں لیے شاپنگ میں جھانکنے لنگی تھی۔

چہرے پر چار سو واٹ کی مسکان آئی تھی۔

پھر بھاگ کر لاونج میں بنے چینجنگ روم کی طرف دوڑی۔

اسنے بیگ کو ایک کارپٹ پر الٹ دیا۔

ایک سیاہ رنگ کا سوٹ میچنگ چپل ہیئر پنز وہ مسکرائی تو وہ جانتے تھے ہیر کو ہیئر پیز بہت پسند تھیں۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب وہ گیلری میں آیا۔

تیمور صاحب کو باہر بیٹھا دیکھ وہ تشویش سے تیز قدموں سے انکی طرف بڑھا تھا۔

ڈیڈ کیا ہوا ایوری تھنگ از فائن۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ انکے سامنے آتا فکر مندی سے بولا۔

وہ جواباً ہاں میں سر ہلاتے آدھے ادھورے چاند کو دیکھنے لگے۔

وہ لب بھینچے انکے سامنے بیٹھا تھا۔

ڈیڈ سب ٹھیک ہو جائے گا وہ یہاں آگئی ہیں نا بس آپ نے اب ہمت نہیں ہارنی۔

وہ سمجھ چکا تھا باپ کی پریشانی۔

وہ تلخی سے مسکرائے۔

وہ بہت انا پرست ہے کبھی نہیں مانے گئی۔

آپ میں بھی تو انا بہت تھی ڈیڈ اگر آپ اس وقت انا سے نہیں دل سے کام لیتے تو آج مما آپکے ساتھ ہوتیں لیکن ابھی بھی کچھ نہیں گزرا آپ انہیں منانے کی تگ و دو جاری رکھیں وہ یقیناً مان جائیں گئیں۔

وہ انکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا۔

جوانی میں غلطیاں ہو جاتیں ہیں غاذان مجھ سے بھی ہو گئی اور میں نے اسے چھوڑ بھی دیا لیکن رائنہ کا دل نرم نہیں پڑا وہ آج بھی مجھ سے نفرت کرتی ہے۔

وہ سنجیدگی سے دور خلا میں دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

کس نے کہا وہ نفرت کرتیں ہیں، ڈیڈ وہ نفرت نہیں کرتیں آپ سے،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلکہ آج بھی آپ سے ہی محبت ہے انہیں آپ جانتے ہیں انکی کبڈ میں آج بھی زیادہ بلیک کلرز کے سوٹ ہوتے ہیں کیونکہ آپکو بلیک کلر ان پر پسند تھا نا آپ کے دیئے کنگن آج تک انہوں نے اپنی کلائی سے اتارے نہیں دعا میں ہمشہ آپکا ذکر وہ کرتیں ہیں آپ جانتے ہیں انہیں اونچی دعا مانگنا پسند ہے اور میں اکثر سن لیا کرتا تھا اور آپ کہتے ہیں انہیں آپ سے محبت نہیں، ہاں وہ اس بارے میں بات کرنا پسند نہیں کرتِ ِیں تھی میں نے کتنی دفعہ ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ سختی سے مجھے ڈانٹ چکیں ہیں۔

وہ بھی چاند کو دیکھتا ہوا ان سے بات کر رہا تھا آج پہلی بار وہ کھل کر ان دونوں کے ریلیشن پر بول رہا تھا۔

وہ مسکرائے۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔

وہ بولے۔

آپ جانتے ہیں غازان تیمور جھوٹ نہیں بولتا۔

وہ جواباً دھیمی مسکان سے بولا تھا۔

کیسی لگ رہی تھیں وہ۔

وہ اب بے تابی سے بولے۔

ڈیڈ یو نو یار وہ ہمیشہ ہی اچھی لگتی ہیں۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں صبح جاوں گا تمہاری موم سے ملنے۔

وہ بھی کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔

وہ بنا پلٹے پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا مسکرایا۔

آپکے ساتھ جو ہو گا اس میں میری کوئی زمے داری نہیں ہو گئی آپ جانتے ہیں وہ بہت سخت بھی ہیں۔

وہ جاتے جاتے کندھے اچکا کر کہتا وہاں سے نکل گیا۔

تیمور صاحب سنجیدگی سے اسکی پشت جو گھورتے اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔

پلڑ کے پیچھے چھپے وجود نے سینے پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لی تھی۔

دروازہ آہستہ سے نوک ہوا تھا پھر دوسری بار زرا تیز دستک ہوئی تھی۔

لیکن اندر سے جواب ندارد رہا۔

ہیر۔

اسنے مدھم سا پکارا تھا دروازے کو نوک کرتے ہوئے۔

اور یہ کیسے ہو سکتا تھا ہیر اسکی پکار نا سن پاتی۔

۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چونک کر اٹھی تھی پھر نیند میں جھولتے ہی اسنے دروازہ کھول دیا۔

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھنے لگا کہ اسکی آنکھیں بند تھیں وہ نیند میں ہی تھی شاید۔

ہیر!

اسنے سنجیدگی سے اسکا کندھا ہلایا تھا۔

جواباً وہ اسکے کندھے سے جھول گئی تھی وہ اسکے سینے پر سر رکھے شاید سو گئی تھی۔

غاذان نے دھڑک اٹھے دل پر بنا توجہ دیئے اسکے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔

دراز پلکیں گال کو چھو رہیں تھی جبکہ ہونٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے تھے وہ حیران تھا اگر وہ نیند میں تھی تو اسنے دروازہ کیسے کھولا تھا۔

ہیر،،

اسنے سنجیدگی سے اسے اسکے پاؤں پر کھڑا کرتے ہوئے پکارا تھا۔

ہاں۔

وہ آنکھیں ایک دم سے کھولتی ہوئی بولی پھر بدحواسی میں دوپٹہ سر پر لیا اور کھلے ہوئے منہ کو بند کیا اور تھوڑا دور کھڑا ہوئی کچھ دیر پہلے کی حرکت وہ بھول چکی تھی۔۔۔

مائی گڈنیس ہیر تم نے نیند میں دروازہ کھول دیا اگر تم گر جاتی تو! کیا ساری رات سوئی نہیں ہو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تشویش سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں!

وہ شرمندگی سے بولی۔

کیوں۔

وہ تیکھی نظروں سے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتا ہوا بولا۔

نیند آ ہی نہیں رہی تھی۔

وہ لاچاری سے بولتی سر جھکا گئی۔

غلط بات ہے ٹائم ہر سویا کرو اور ٹائم پر اٹھا کرو اب جاو جا کر فریش ہو کر لان میں آو جاگنگ پر جانا ہے ہری اپ۔

وہ بنا اسکے شاک میں ڈوبے نقوش پر دھیان دیئے پلٹ گیا۔

جبکہ وہ نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولے رکھے واش روم میں آ گئی۔

لگتار تین چار چھپاکے منہ آنکھوں پر مارے پھر جا کر کہیں آنکھیں ٹھیک سے کھیلیں تھیں۔

اب مجھ سے ورزش بھی کروائیں گئے کوئی کام چھوڑیئے گا مت۔

وہ چینج کرتی جھنجھلاتی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

وہ ہاتھ باندھے گرونڈ میں اسکے پیچھے سست قدموں سے چل رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر بھاگو۔

وہ تیز تیز چلتا اس سے بولا تھا۔

مجھ سے نہیں بھاگا جائے گا میری ٹانگوں میں درد ہے میں وہاں بیٹھ جاوں پلیز کل دوڑوں گئی پکا۔

وہ بے چارہ سا منہ بنائے سامنے پڑے بینچ کی طرف اشارا کرتی ہوئی نہایت معصوم لگی تھی اسے۔

اوکے جاو لیکن کل سے نو ایکسیوزز۔

وہ سنجیدگی سے کہتا دوڑنے لگا تھا۔

پارک میں ابھی اتنا رش نہیں تھا اکا دکا ہی لوگ تھے۔

وہ بینچ پر بیٹھ کر دور سردار غاذان کو بھاگتا ہوا دیکھتی رہی۔

وہ مکمل سیاہ ٹریک سوٹ میں تھا خادم پانی اور جوس کی بوتل پکڑے آسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ بھی شاید صبح کی روٹین کی ورزش کر رہا تھا۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔

ایک ٹین ایجر لڑکا اس سے بولا تھا۔

ہیر نے دوپٹہ سر پر ٹھیک سے جماتے ہوئے بنا اسکو کوئی جواب دیئے سامنے دیکھنے لگی۔

وہ سبز سوٹ پر کالا دوپٹہ لیے ہوئے تھی اونچی پونی بنائے وہ اپنی عمر سے کم ہی لگتی تھی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں بیٹھ جاتا ہوں اصل میں میں یہاں روز آتا ہوں آپکو پہلی بار دیکھا ہے یہاں۔

وہ لڑکا کچھ زیادہ ہی باتوں کا شوقین تھا یا پھر شاید فلرٹی تھا۔

تو میں کیا کروں اور پلیز کہی اور چلے جاو مجھے یہاں اکیلے بیٹھنا ہے۔

وہ بے زاری سے بولی ایک تو نیند نہیں جان چھوڑ رہی تھی اوپر سے اس لڑکے کی باتیں۔

غاذان تیمور نے پانی پیتے ہوئے چونک کر ہیر کو کسی سے بات کرتے دیکھا تھا۔

پانی کی بوتل پکڑے ہی وہ ہیر کی طرف تیز قدموں سے بڑھا تھا۔

کون ہو تم کیوں بات کر رہے ہو اس سے۔

وہ اچانک ہی انکے سامنے آتا اس چھچھوڑے سے لڑکے سے بولا تھا۔

وہ لڑکا اور ہیر کھڑے ہوئے تھے۔

سردار غاذان صاحب آپ سردار ہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ بندا کسی سے بات بھی آپ سے پوچھ کر کرے میں جس سے چاہوں بات کروں آپکو کیا۔

وہ لڑکا کچھ زیادہ ہی بد تمیز تھا اور نظر باز بھی۔

وہ ہیر کو دیکھ کر بولا جو ٹکر ٹکر غاذان تیمور کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

غاذان تیمور نے ایک جھٹکے سے اسکا گریبان ایک ہاتھ میں دبوچ کر اسے ہلا دیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر دو قدم شاک سے پیچھے ہوئی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر انہیں غصہ کس بات کا تھا۔

آئندہ اگر مجھے اس پارک میں دیکھے تو آنکھیں پھوڑ دوں گا خبردار اگر اب تم نے اپنی ان گندی نظروں سے میری بیوی کو دیکھا تو روز آتا ہوں میں یہاں جانتا ہوں تمہارے کرتوت سمجھے دفع ہو جا و اب یہاں سے۔

وہ لڑکا پریشانی سے الٹے قدم پیچھے ہوتا بھاگ نکلا تھا وہاں سے۔

جس چہرے پر تھوڑی دیر پہلے حیرانی تھی اب وہاں دنگ تاثرات تھے۔

کیا انہوں نے مجھے میری بیوی کہا یا میں خواب میں ہوں۔

انکے چہرے کو تکتی وہ حد درجہ حیران تھی۔

غصے سے ہونٹ بھینچے سردار کو خادم نے جوس آفر کیا تھا۔

جو کہ اسنے لینے سے انکار کرتے ہوئے ہیر کو دیکھا۔

پہلی بار وہ انکے دیکھنے پر بھی پلکیں جھکا نہیں سکی تھی اور ناڈری تھی۔

چلو اور ہر کسی سے بات مت کیا کرو تمہیں بھی لاسٹ وارننگ ہے میری انڈرسٹینڈ۔

وہ اسے بھی سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

اسنے ڈرتے ہوئے بس سر ہلا دیا۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑے پارک کے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر انکے سفید ہاتھ میں اپنے قید ہاتھ کو دیکھتی مسحور سی چل رہی تھی دل کی دھڑکن شور مچانے لگی تھی چہرے پر الگ سے رنگ بکھرنے لگے تھے۔

خادم نے حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھ تھا جسکے ہونٹ بلاوجہ ہی کسی خوشنما مسکان میں ڈھلے ہوئے تھے۔

ہائے بروآپ تو کل سے دیکھے ہی نہیں مجھے۔۔

شاہ میر نے ایک دم سے سامنے آتے سردار غاذان سے پوچھا تھا۔

سردار غاذان نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے ان سے مخاطب تھا۔

ابھی اٹھے ہو۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

جی۔

وہ پریشان ہوا انکے سنجیدگی بھرے تاثرات پر۔۔

کل سے تم چھ بجے مجھے اٹھے ہوئے ملو واک پر جایا کرو گئے تم سمجھے۔

وہ سنجیدہ تھا۔

پیچھے کھڑی ہیر محبت سے انکی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی۔۔

وہ منہ بسورتا ہوا بولا۔۔

پرسوں تم لڑکیوں کو کہاں لے کر گئے تھے۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹس میں گھسائے اب فرصت سے کھڑا اسکے جواب کے انتظار میں تھا۔

شاشاپنگ پ پر۔

وہ پریشان ہوا اٹھا تھا لیکن جواب دے ہی دیا نظریں پیچھے کھڑی ہیر پر گئیں وہ بھی دنگ نظروں سے سردار کو دیکھ رہی تھی۔

تو پھر خوب شاپنگ کروائی ہو گئی تم نے ہے نا۔

وہ سنجیدگی سے سوال وجواب کر رہا تھا۔

جی،

وہ بولا۔

ہمم۔

اسنے سمجھ کر سر ہلایا آنکھیں اسی پر تھیں۔

کتنے کی شاپنگ کروائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہونٹ بھینچے اب غصے سے پوچھ رہا تھا۔

سوری سردار بھائی وہ میرے ایک دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا تو مجھے ارجنٹ وہاں سے نکلنا پڑا اور نہ شاپنگ تو کر واہی چکا تھا بس پے نا کر سکا اسکا افسوس مجھے صدا رہے گا۔

وہ انتہائی افسوس بھرے لہجے میں بولا۔

ہیر نے بھی افسوس محسوس کیا۔

اب کیسا ہے تمہارا دوست۔۔

سردار غاذان لگتا تھا آج سوال وجواب کے موڈ میں تھا۔

ٹھیک ہے اب تو پہلے سے۔

ابھی پانچ دن تمہیں آئے کو ہوئے ہیں اور تم نے دوست بھی بنالیا واوا بہت کو ئیک سروس ہے تمہاری تو، خیر نمبر دو اسکا میں اسکی عیادت تو کروں۔

وہ طنز سے بولتا آخر میں موبائیل نکال کر اسکا خون خشک کر گیا تھا۔

اسنے دل ہی دل میں انکے سامنے آنے پر خود کو ملامت سے نوازا پھر کچھ سوچتا دل میں مسکرایا۔

وہ اس بے چارے کا ایکسیڈینٹ میں فون بھی ٹوٹ گیا تھا۔

وہ انتہائی غمگیں تاثرات سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

او چیچ تمہارا بے چارا دوست چلو وہ کس ہسپٹل میں ہے وہ بتا دو اب تمہارے دوست کی عیادت کرنا تو بنتا ہے نا۔

وہ بھی آخر کو سردار تھا اسے اسکے داو پیچ میں ہرانا جانتا تھا۔

اسے تو کل چھٹی ہو گئی ہے وہ گھر چلا گیا ہے اور اسکے گھر کا ایڈرس مجھے بھول گیا ہے جب وہ نیا موبائیل لے گا تو میں آپکو لے جاوں گا اسکے گھر ابھی مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھالوں جا کر۔

وہ ماں باپ سے تو نہیں ڈرتا تھا لیکن اپنے اسے سردار کزن سے وہ شروع سے ہی بہت ڈرتا تھا وہ اگلے بندے کو بھگو بھگو کر مارنا جانتا تھا۔

بلکل کھاو۔

اسکی شرٹ سے نادیدہ شکن دور کرتا وہ بڑے نرم لہجے میں بولا۔

شاہ میر کو فخر ہوا تھا اپنی جھوٹی سٹوری پر۔

کھانا بعد میں کھانا پہلے ہیر کے اکاونٹ میں پانچ لاکھ جمع کروا دینا ایک منٹ یہ اسکے اکاونٹ کا نمبر اور پن ہے دوپہر تک مجھے تصدیقی میسج آجانا چاہیئے اس نے تمہاری جگہ پیسے دیئے تھے تو اب تم اسکے اکاونٹ میں پیسے کروا دو اور اگر آج نا کروائے تو پھر یاد رکھنا اور ہاں دس ہزار تو پہلے کروانا الگ سے۔۔

READERS CHOICE

وووہ ک کس لیے؟

وہ شاک سے بڑی مشکل سے بول پایا چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔

وہ مسکرایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لڑکیوں نے راستے میں کھانا بھی تو کھایا تھا نا۔

بہت ہی سنجیدگی سے کہتا اسکے فق ہوتے چہرے کو مسکراتی نظروں سے دیکھتا وہ اپنے کمرے کو جاتی سیڑیاں چڑ گیا تھا

۔

جبکہ وہ پریشان تھی سردار کی بات پر اسکا کاونٹ کب بنا بھلا اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔

اور دوسری بات پیسے واپس لینے ضروری تو نہیں تھے نا لیکن وہ سردار غاذان کو کہاں اتنا جانتی تھی ابھی بھلا۔

وہ شاہ میر کو دیکھتی سیڑیاں چڑ گئی۔

اس کا کوئی اکاونٹ بھی ہے کیا یہ نوکرانی نہیں ہے تو کون ہے یہ، میر یہ چھوڑو اس بات کو سوچو پانچ لاکھ دس ہزار،

میں نہیں دوں گا اپنے پیسے کسی کو بھی،

آئندہ میرے فرشتوں کی بھی توبہ جو کسی کو شاپنگ پر لے جاوں تو۔۔

تین چار ہزار ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی نا۔

وہ رونے والا ہو گیا تھا؛ وہ شروع سے ہی کنجوس تھا بہت_

رائنہ نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ حیرت سے دوچار ہوئیں تھیں۔

جی سردار غاذان اس وقت یہاں نہیں ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بمشکل بول پائیں تھیں۔

تیمور صاحب نے چشمہ اتار کر رائنہ کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

میں جانتا ہوں رائنہ، لیکن میں یہاں آپ سے ملنے آیا ہوں رائنہ پلیز مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے سر درا اور ہیر کے متعلق۔

وہ کہی سی بھی پہلے والے تیمور خانم نہیں لگ رہے تھے جو غصے اور غرور سے تنی گردن لیے اپنے آگے کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں تھے۔

رائنہ نے کچھ دیر انہیں دیکھا پھر دروازے سے ہٹ گئیں۔

وہ خوبصورت سے لاونج میں آئے بروان ویلوٹ کے صوفے پر بیٹھتے رائنہ کو بھی بیٹھنے کا اشارا کیا تھا۔

ہیر جو باتھ روم میں تھی باہر آتی وہی تھم گئی۔

وہ یونی سے سیدھا یہی آگئی تھی یہی سے وہ سکول جاتی پھر وہاں سے محل۔۔

آخر کب تک ہم دونوں انا کی جنگ لڑتے رہیں گئے رائنہ۔

وہ تھکے تھکے سے پوچھ رہے تھے۔

رائنہ نے جواباً ہونٹ بھینچے۔

یہ جنگ آپ نے ہی شروع کی تھی تیمور خانم۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ طنز سے بولی۔

ہاں میری وجہ سے تم مجھے سے دور ہو گئی لیکن کیا اب ہم ایک نہیں ہو سکتے۔

وہ اس سے آس سے پوچھ رہے تھے۔

آپ شاید غاذان اور ہیر کے متعلق کچھ بات چیت کرنے آئے تھے۔

وہ تیکھی نظروں سے انہیں دیکھتی ہوئی پوچھ رہی تھیں۔

انہوں نے لب بھینچے۔

ادھر ہیر نے بھی۔۔

رائنہ پلیز غاذان کے لیے اب یہ ساری رنجشیں دور کرتے ہیں آخر کو ہمیں اب ان دونوں کی شادی کرنی ہے دھوم دھام سے کیا تم چاہتی ہو ہمارا بیٹا اب بھی کچھ ادھورا سا محسوس کرے وہ ساری زندگی ہم دونوں کی خاموش جنگ میں پھنسا رہا ہے تم خود ہی تو کہتی ہو وہ تمہیں تمہاری جان سے زیادہ عزیز ہے تو اسکے لیے مجھے معاف کر دو رائنہ۔

وہ ایک دم سے انکے قدموں میں آتے ہوئے درزیدہ لہجے میں بولتے رائنہ کو ساکت کر گئے تھے۔

یہ وہی شخص تھا نا جنہوں نے اسے جاتے وقت روکا بھی نہیں تھا اور اب کیسے اسکے ترلے منتیں کر رہے تھے۔

تیمور پلیز مجھے گنہگار مت کریں ویسے بھی اب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا ایک عورت کی وفا اور محبت پر آپ نے کسی دوسری عورت کو ترجیح دی تھی میں وہ اذیت بھرے پل نہیں بھول سکتی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک دم سے اٹھتی ہوئی بولیں۔

تیمور خانم نے خاموش نظروں سے انکی پشت کو دیکھا۔

رائنہ میں انتظار کروں گا تمہارے لوٹ آنے کا۔

وہ انکی پشت کو سنجیدگی سے دیکھتے وہاں سے جا چکے تھے۔

رائنہ نے خالی دل سے خالی لاونج کو دیکھا تھا۔

ہیر پریشانی سے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

نیوز دیکھی آپ نے۔

سہیر خانم عجلت میں اندر آتے ہوئے تیمور سے بولے۔

نہیں کیوں ایسا کیا ہے نیوز میں؟

تیمور خانم نے حیرانگی سے پوچھا۔

آپ خود دیکھ لیں۔

سہیر خانم نے سامنے لگی ایل ڈی کو ریموٹ سے چلایا اور مطلوب چینل لگا دیا۔

جہاں صاف بڑے بڑے نمایا الفاظ میں سردار غاذان کے خلاف بریکنگ نیوز چل رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دو دن قبل سردار غاذان نے ایک غریب آدمی کا قتل کر دیا وجہ کوئی نہیں بس غصہ تھا جو اس بے چارے انسان پر نکل گیا ناظرین ہم آپکو بتاتے چلیں یہ سردار غاذان خان کی پرانی حویلی کی ویڈیو ہے جہاں انہوں نے دو دن قبل ایک آدمی کا قتل کر دیا جیسے کہ آپکو ویڈیو میں دیکھایا جا رہا ہے۔۔

ویڈیو واقعے انکی پرانی حویلی کی تھی جہاں وہ نیچے بیٹھے شخص کے سر پر ہسٹل تانے کھڑا تھا اور خادم اس آدمی کو گردن سے تھامے ہوئے تھا ارد گرد کوئی اور انسان نہیں تھا۔

تیمور خانم پریشان ہو اٹھے تھے۔

یہ کیا ہے سہیر۔

وہ فون پر کوئی نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولے تھے۔

جبکہ سہیر خود بہت پریشان تھے ہر نیوز میں یہی ایک نیوز چل رہی تھی اور سردار غاذان کو سرداری سے ہٹانے کی درخواست بھی ساتھ ہی درج تھی ہر جگہ۔۔

وہ سوئمنگ پول کے قریب بیٹھا پانی میں تیری بطخوں کو لب بھینچے دیکھ رہا تھا جب اسکا فون بجا تھا۔

اسنے نمبر دیکھ کر فون پک کر لیا تھا۔

غاذان یہ کیسی ویڈیو ہے جو نیوز میں دیکھائی جا رہی ہے کیا یہ سچ ہے تم نے دیکھی کیا۔

وہ بے انتہا پریشانی سے پوچھ رہے تھے۔

yes dad i have seen

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

کیا یہ ویڈیو سچ ہے غاذان۔

وہ کھڑکی میں آتے پوچھ رہے تھے۔

وہ بھی دو قدم چلتا سوئمنگ پول کے قریب آچکا تھا۔

سچ تو ہے لیکن ایسے نہیں جیسے دیکھایا جارہا ہے آپ فکر مت کریں میں ہوں سب سنبھال لوں گا۔

وہ ایک کان سے فون دوسرے پر منتقل کرتا ہوا بولا۔

کیا کہوں میں تمہیں غاذان لوگ شدید غصے میں ہیں وہ تمہارے لیے ایکشن کے لیے زور دے رہے ہیں۔

تیمور صاحب غصے سے بولے۔

ایک سرد سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر آکر معدوم ہوگئی۔

میں سب ہینڈل کرلوں گا آپ کو فکر کی کوئی ضرورت نہیں ابھی فون رکھتا ہوں لنچ کے لیے مجھے دیری ہورہی ہے۔

اسنے آرام سے کہتے ہی فون بند کردیا نگاہیں اچانک ہی اوپر اٹھی تھیں ہیر کو پردہ تھامے دیکھے وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

جبکہ وہ بدحواس ہوئی لیکن اب واپس بھی پلٹ نہیں سکتی تھی۔

میں پوچھنے آئی تھی چائے بنالاوں آپکے لیے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جلدی سے بولی۔

ہاہاہا۔

ہیر کیااب یہاں سے چائے کا پوچھا کروگئی سلی گرل بہانہ کوئی ڈھنگ کا بنایا کرو۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر آگے بڑھ گیا،

جبکہ وہ شرمندہ سی ہوگئی تھی۔

افففف کیاضرورت تھی انہیں دیکھنے کی۔

وہ شرم سے سرخ پڑ چکی تھی۔

تب ہی خیام کالنگ اسکے موبائیل پر لکھا چلا آیا تھا۔

گہری سانس لے کر اسنے مسکراتے ہوئے فون پک کیا تھا۔

خادم کب سے اسے ٹرینگ کرواتی علینہ کو دیکھ رہا تھاعلینہ اسکی نظروں کے ارتکاز پر حیران ہوتی اسکی طرف دیکھنے لگی تھی۔

وہ جواباً دوسری طرف چہرہ موڑ گیا تھا۔

وہ ہیر کو ٹریڈ مل پر دوڑنے کی پریکٹس کروا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دوڑ دوڑ کر ہانپنے لگی تھی تب جا کر اسکی جان چھوٹی تھی۔

خادم پریشان تھا سردار غاذان کو لے کر وہ کل سے گھر نہیں آیا تھا اور اسے بھی ساتھ نہیں لے کر گیا تھا وہ اس بندے کی تلاش میں تھا جس نے چھپے ہوئے اس پر وار کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسنے کل رات کو پریس کانفرنس رکھوائی تھی یہ بھی اطلاع اسے فون میں ملی تھی لیکن علینہ کو دیکھ اسکا دل پتا نہیں کیوں پر سکون ہونے لگا تھا۔

چلیں بھائی۔

وہ تھکے تھکے چہرے سے کندھے پر بیگ رکھے اس سے پوچھ رہی تھی۔

جی!

وہ اسے آگے بڑھنے کا کہتا ہوا اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا۔

خادم بھائی سردار کہاں ہیں کل سے۔

کافی دیر ہمت متجمع کر کے اسنے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا.

وہ کل سے آوٹ آف سٹی ہیں ایک دو دن میں آجائیں گئے۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہیر نے لب کچلے انکے بغیر اسے کچھ اچھا ہی نہیں لگتا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گاڑی سردار غاذان کے اپارٹمنٹ کے آگے آرکی تھی۔

وہ بیگ پکڑے پراعتماد چال سے اندر چلی آئی۔

کچھ دیر بعد وہ پریشان بیٹھی رائنہ کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔

آنٹی آپ کیوں پریشان ہیں آج۔

وہ آخر کار پوچھ بیٹھی تھی۔

رائنہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر نفی میں مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

کیا نیوز نہیں دیکھتی ہو۔

وہ اسے پاس بلاتی ہوئیں پوچھ رہی تھی۔

اسنے جواباً نفی میں سر ہلایا۔

جاو فریش ہو جاو پھر ڈینر کرتے ہیں۔

اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی ہوئیں وہ بولیں۔

شہنام ڈینر نہیں کرے گا کیا۔

وہ اسکی غیر موجودگی محسوس کرتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

نہیں وہ کسی کام سے باہر گیا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اٹھ کر کہتی کچن میں چلیں گئیں۔

پتا نہیں فضا میں اتنی اداسی کیوں ہے دل بھی تو پریشان ہے انکے بغیر۔۔

غاذان کی کانفرس اچھی رہی۔

سہر خانم چاے پیتے سنجیدگی سے تیمور سے بولے۔

ہاں وہ کر سکتا ہے سب کچھ۔

وہ بھی چائے کا گھونٹ لیتے فخر سے بولے۔

کچھ پتا چلا یہ کس نے دشمنی نکالی ہے۔

وہ فکر مندی سے بولے۔

وہ پرسوں سے اسی کی تلاش میں تھا لیکن چال کھیلنے والے نے کمال کا دماغ لڑایا ہے۔

سہیر خانم نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

اسنے وہ نمبر ڈھونڈ لیا تھا جس سے سب نیوز چینل والوں کو وہ ویڈیو بھیجوائی گئی تھی لیکن وہ تو بہت غریب آدمی تھا جسکا نمبر تھا اور تھا بھی بیمار اسنے کہا کہ اسکا فون کافی دنوں پہلے گھم ہو گیا تھا، کسی نے اس کے نمبر سے سارا کھیل کھیلا تھا خیر میرا بیٹا لگا لے گا پتا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اصلی ویڈیو بھی تو اسنے ڈھونڈلی ہے ورنہ مجھے ڈر تھا کہ کہی کچھ غلط نا ہو جائے۔

تیمور صاحب کے لہجے میں بیٹے کے لیے فخر بھی تھا اور فکر بھی۔

ہمم غاذان کر سکتا ہے سب کچھ اور اس لڑکی کو کب اسکی زندگی سے نکالو گے وہ آخر کب تک ہمارے بیچ رہے گئی۔

سہیر خانم اس بار رعونت بھرے لہجے میں بھائی سے مخاطب تھے۔

اس لڑکی کا نام غاذان کو بہت پسند ہے سہیر اسے اسکے نام سے بلایا کرو۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

جبکہ سہیر شدید حیران ہوئے۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

وہ آگے کو ہوتے ہوئے بولے۔

مطلب یہ کہ غاذان اسے خود سے الگ کر ہی نہیں سکتا پتا ہے سہیر میں انہی دنوں سمجھ گیا تھا جب وہ غائب ہوئی تھی کیسی دیوانوں جیسی حالت تھی اسکی دو دن تک اسنے کپڑے نہیں بدلے تھے گھر نہیں آیا تھا کچھ کھایا پیا نہیں تھا اور جب وہ مل گئی تو غاذان پھر سے پہلے جیسے ٹپ ٹاپ ملا،

اسکی آنکھوں کی بجھی چمک اس لڑکی کے ملنے سے پھر سے چمک اٹھیں تھیں اسکا خیال رکھنا اسکی چھوٹی بڑی ہر چیز کا دھیان بہت اچھے سے رکھنا اسے دیکھ کر جب وہ ہولے سے مسکراتا تھا تو مجھے شدید حیرانگی ہوتی تھی وہ اتنا ہینڈسم تھا کالج اور یونی میں آپکو پتا ہے اسکے ارد گرد لڑکیوں کے بھیڑ رہتی تھی سب اسکی خواہش مند تھیں اور وہ ہالے جو اسکی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیسٹ فرینڈ تھی کیسے غاذان کے انکار پر اسنے اپنی نس کاٹ لی تھی لیکن غاذان نے اسے سمجھا یا اپنا نہیں بنایا لیکن اگر بات ہیر کی آئے تو وہ کسی کی نہیں سنتا مجھے وہ اپنی شرع سے لے کر ہر بات بتاتا ہے آپ جانتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو کر بھی دور نہیں تھا وہ اپنی ہر ایکٹیویٹی شیئر مجھ سے ہی کرتا تھا پھر اس لڑکی کی عادات کیسے ناشی ؔر کرتا میں جان گیا ہوں ہم اس لڑکی کو اسکی زندگی سے نکال ہی نہیں سکتے ہر گز نہیں ویسے بھی مجھے اسکی خوشی ہر شے سے زیادہ عزیز ہے پہلے میں کرنا چاہتا تھا اسے اسکی زندگی سے خارج لیکن اب نہیں جب وہ اس سے عشق کرنے لگ گیا ہے بلکہ میں نے سوچ لیا ہے اسی ہفتے انکی شادی کی ڈیٹ اناونس کروں گا سردار کی شادی دھوم دھام سے کرنی چاہیئے ہمیں سہیر مان جاو آخر کو تمہارے لاڈلے بھتیجے کی بات ہے۔

وہ تفصیل سے بات کرتے آخر میں شرارت سے بولتے زیرے لب ہنسے بھی بیٹے کی طرح۔

سہیر توشاک سے تیمور کو دیکھ رہے تھے۔

شادی۔

وہ سنبھل کر بولے۔

ہاں شادی وہ بھی ویسی جیسی ایک سردار کی ہوتی ہے۔

وہ بولے۔

سپیر خانم سنجیدگی سے تیمور کو دیکھتے آخر میں گہرا سانس لیتے سر ہلا گئے تھے۔

داور نے باپ کو غصے سے دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہیں ہمیشہ وہی تو نظر آیا ہے مجھ پر ہمیشہ اپنے بھتیجے کو فوقیت دی ہے آپ نے مگر میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا یاد رکھیئے گا آپ۔

وہ نفرت سے سوچتا واپس پلٹ گیا تھا۔

وہ کب سے کمرے میں بے چین روح کی طرح اِدھر سے اُدھر چکر لگاتی تھک گئی تھی آنکھیں کسی کی دید کی طلب میں تھیں نیند جو تھی وہ آنکھوں سے کوسوں دور تھی حلانکہ وہ آج خاصی تھکی ہوئی تھی۔

آخر کار وہ کبڈ کھول کر بیٹھ گئی تھی۔

سارے کپڑے نکال کر انہیں ترتیب سے رکھ کر وہ اپنی جیولری نکال کر بیڈ پر لے آئی تھی۔

اسے جیولری کا بچپن سے شوق تھا وہ ڈارک فیروزی کلر کے موتیوں والے جھمکے نکال کر پہننے لگی تھی۔

عجیب کمبینشن تھا ہیر کا،

سرخ ڈارک مہرون کلر پر فیروزی جھمکے۔

وہ جلدی سے شیشے کے آگے آ کھڑی ہوئی دو تین بار سر ہلایا جھمکوں کے زور سے ہلنے پر وہ ہنسی تھی۔

بال اب کندھوں سے نیچے آنے لگے تھے سٹپ کٹنگ بال اسے سوٹ بھی تو بہت کرتے تھے ایک دم سے سیدھے کالے بال تھے اسکے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جیولری والا ڈبہ پھر سے کبڈ کے خانے میں رکھتی وہ خاکی کلر کا ڈبہ دیکھ کر چونکی پھر محبت سے اسے چھو کر نکال لیا۔

نکال کر وہ قیمتی خریدی ہوئی شرٹ نکال کر اپنے ساتھ لگا کر دیکھتی وہ اداس ہوئی اسنے کتنی حسرت سے یہ شرٹ خریدی تھی اپنی کتابیں واپس کر کے لیکن حوصلہ ہی نہیں تھا انہیں دینے کا وہ جانتی تھی انکی شرٹس کافی قیمتی ہوتی تھیں یہ شرٹ تو انکے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔

کچھ دیر شرٹ کو دیکھ کر وہ شرٹ کا پیکٹ اٹھا کر دبے قدموں باہر نکل گئی تھی۔

رات کا پہر تھا ظاہر ہے کوریڈور سنسان ہی تھے۔

ڈم سی روشنی ہر طرف پھیلی بہت بھلی لگ رہی تھی لیکن ہیر کو ڈر لگا رہا تھا قدم بے ساختہ اس بڑے سے منقش دروازے کے آگے روکے تھے جو مضبوطی سے بند تھا بغیر لاک کے۔۔

پہلے اِدھر اُدھر چوکنی نظروں سے دیکھا پھر دروازہ آہستہ سے دھکیلا۔۔

دروازے نے چوں چراخ کا احتجاج کیا تھا۔

ہیر کا دل ڈوبا۔۔

بے ساختہ پیچھے دیکھا کوئی نہیں تھا۔

لب بھینچے اندر آ کر دروازہ آہستہ سے بند کیا اور پھر لائٹ بھی جلا دی تھی۔۔

کمرے کو محبت سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کمرہ صاف ستھرا تھا کوئی شے بے ترتیب نہیں تھی ہر چیز اپنی جگہ پر پڑی اسے محبت سے تک رہی تھی۔

چادر کے پلو سے آہستہ سے صاف تصویر کو دوبارہ سے صاف کیا۔

مسکراتی نظروں سے تصویر کو دیکھ کر اسکو اسکی جگہ پر رکھ دیا۔۔

دراز قامت مرر کے اگے آتی وہ مختلف برینڈز کی پرفیومز کو کھول کھول کر دیکھتی بے انتہا خوش تھی ہلکی سی سپرے بھی خود پر کر دی تھی۔

وہ ایسے سارے کمرے میں گھوم رہی تھی جیسے وہ اسکی ملکیت میں ہو۔

وہ چونک کر گول اوپر کو جاتی سیڑیوں کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ اشتیاق سے دھیرے دھیرے سیڑیاں چڑھتی اوپر جانے لگی تھی سراپے میں اشتیاق سا تھا۔۔

وہ اوپر آتی ٹھٹھکی تھی۔

بہت ہی کھلا سا گول ٹیرس تھا سٹیل کی باونڈری کے چاروں طرف مختلف قسم کے پھول گملوں میں اگے عجیب سا ہی ماحول بنا رہے تھے،اوپر کالا ستاروں بھرا آسمان ٹھنڈی میٹھی ہوا۔

افففف میں پہلے کبھی نہیں آئی یہاں انہوں نے بھی ایک بار نہیں کہا ہیر ٹیرس ہی دیکھ لو۔

وہ ٹھٹکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج بالوں کو چوٹی میں گوندھا ہوا تھا، چھوٹے چھوٹے بال چہرے پر ہوا سے اڑ اڑ کر چہرے کے نقوش کو چھو رہے تھے

۔۔

وہ گلابی رنگ کا پھول بے ساختہ توڑ بیٹھی تھی۔

پھر پریشان بھی ہوئی کہ کہی ان کو پتا لگ گیا تو وہ ڈانٹیں نا۔

لب کاٹتی وہ اچانک ہی گھبرائی تھی خاموش فضا میں گاڑیوں کے شور سے۔

یہ گاڑیاں۔

وہ باونڈری پر آئی لیکن کچھ نظر نا آیا۔

ہیر نکل یہاں سے اگر کسی نے دیکھ لیا تو خوامخوہ شرمندگی ہو گئی۔

وہ پریشانی سے سوچتی جلدی سے سیڑیوں کی طرف دوڑی تھی۔

اس سے پہلے وہ بھاگتی کمرے کے دروازے کے ناب گھمانے پر وہ ساکت ہوتی جلدی سے واش روم بھاگ گئی تھی،

دروازہ کھول کر وہ اندر آتا چھوٹا سا بیگ صوفے پر رکھتا وہ شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا۔۔

شرٹ کھول کر کبڈ سے صاف ستھرا ٹاول پکڑتا وہ واش روم کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔

کارپٹ پر گرا گلابی پھول اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔

اسنے بے ساختہ جھک کر وہ تازہ توڑا پھول پکڑ کر غور سے دیکھا پھر سیڑیوں کی طرف نگاہیں کیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کمرے میں پھیلی اسکی خود کی مہک اسنے پر سوچ نظروں سے کمرے کو دیکھا تھ

وہ پھول ڈریسنگ مرر کے اوپر رکھتا واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا،

دروازہ کھول کر وہ ساکت ہوا تھا۔

وہ دروازے سے چپکے ہونے کی وجہ سے دروازہ کھولنے سے وہ دھڑم سے نیچے گرتی چیخی تھی۔

اومائی گاڈ ہیر تم اس وقت روم میں اٹھو نیچے سے چوٹ تو نہیں لگی۔

وہ حیران ہوتا ہوا بولا لیکن اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ وہ تشویش کا اظہار کر گیا تھا۔

ہیر سے نظریں نہیں اٹھائی گئیں۔

وہ شرٹ تو پہنے ہوئے تھا لیکن شرٹ کے سارے بٹن کھلے ہوئے تھے جو ہیر کو سر اٹھانے کی اجازت نہیں دے سکے تھے۔

اٹھو نیچے سے۔

وہ اسکی کلائی پکڑ تا نرمی سے کہتا اسے کھڑا کر گیا تھا۔

وہ کھڑی ہوتی بھاگنے لگی تھی جب وہ اسکی کلائی پکڑ کر اسے خود سے قریب کر گیا۔

ہیر کا چہرہ زرد ہوا۔

مجھے میرے روم میں جانا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھیں سختی سے میچتی خوف سے بولی۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ بتانا پسند کریں گئی کہ آپ میرے روم کیسے آئیں۔

وہ مسکراتے نقوش سے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی صرف چہرہ سرخ ہوا تھا۔

جواب دو ہیر۔۔۔

وہ اسکی دونوں کہنیوں سے پکڑے ہوئے تھا جبکہ وہ ایسے تھی جیسے ابھی چھوڑا تو ہیر مر جائے گئی۔

میں بھول کر آ گئی تھی۔

وہ لرزتے لہجے میں بمشکل بول پائی۔

وہ مسکراتا ہوا اسے نرمی سے لے کر اسے بیڈ پر بٹھا گیا۔

اور پھر شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا مسکرایا۔

ہیر آنکھیں کھولو میں نے بٹن بند کر لیں ہیں۔

وہ شاید اسکی شرم سمجھ چکا تھا۔

ہیر نے آہستہ سے پلکیں اٹھائیں۔ گہری مسکان ہونٹوں پر سجائے سردار غازان کو دیکھ کر وہ جھٹ سے کھڑی ہوتی لب کچلنے لگی انگلیاں مڑوڑتی وہ سخت پریشان تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہارا پھول۔

پھول ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کر اسے دیتا وہ بولا تھا.

ہیر نے حیرت سے پھول کو دیکھا پھر اسے کہ کہی وہ پھول توڑنے پر ناراض تو نہیں ہیں نا۔

لیکن اسکے چہرے کے نارمل تاثرات ہیر کے دل سے ڈر نکال گیا تھا۔

لرزتی انگلیوں سے پھول تھامنے کی کوشش کی لیکن بیکار کوشش رہی تھی۔

وہ دھیمی سی مسکان ہونٹوں پر لیے پھول واپس اپنی طرف کھینچ گیا تھا۔

ہیر نے حیرت و شاک سے اسے دیکھا۔

وہ اسکے بے حد قریب ہوا تھا اور اسکے کندھے تھام کر وہ اسکی پشت اپنی طرف کر گیا تھا۔

ہیر کی ٹانگوں سے جان جیسے ختم ہونے کو تھی۔

اسکی انگلیوں نے نرمی سے ایک پن اسکے بالوں سے اتار کر اس گلابی بڑے سے پھول کو اسکی چوٹی کی شروعات میں سجانا شروع کیا تھا۔

ہیر کے ہونٹ شاک سے کھلے جسم تنکے کی طرح کانپا تھا پلکیں شرم سے لرزنے لگیں تھیں۔

ایسا تو وہ خواب میں بھی سوچ نہیں سکتی تھی جو حقیقت کا روپ دھارے اسکے سامنے تھا۔

پھول لگا کر اسنے اسکے بالوں کو نرم نگاہوں سے دیکھا اور انگلیوں سے محبت سے چھوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ادھر بیٹھو کیا مجھے مس کیا۔

اسے زبردستی سنگل صوفے پر بیٹھا کر خود اسکے عین سامنے میز پر بیٹھتا وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

سر جھکائے بیٹھی لڑکی نے اسے حیرت سے دیکھا۔

تو مجھے مس نہیں کیا آپ نے۔

وہ مسکراتی نگاہوں سے سرخ چہرے والی لڑکی سے مخاطب تھا۔

مس کیا میں نے آپکو۔

وہ بے ساختہ بولی تھی۔

وہ سر پیچھے گراتا ہنسا تھا اسکے اظہار پر۔

اور یہ شرٹ کون لایا ہے۔

وہ اٹھ کر سیڑیوں کے پاس ٹیبل کے پاس جا کر وہ شرٹ لاتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ پریشانی سے شرٹ کو دیکھتی سر نفی میں ہلا گئی۔

مجھے نہیں پتا میں تو نہیں لائی۔

وہ یقین سے بولی لیکن نظریں جھکا گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اومیں بھی سوچوں ہیر کہاں مجھے کوئی پرائز دیتی ہے یہ ضرور شائنہ لائی ہو گئی مجھے پتا چلا ہے وہ آئی ہوئی ہے اسے بڑا شوق ہوتا ہے میرے لیے گفٹ لینے کا۔

اسے جلاتا وہ مرر کے آگے آتا شرٹ لگا کر ناقدانہ نظروں سے خود کو دیکھنے لگا۔

ہیر کا دل رکا تو کیا وہ انکے لیے گفت لاتی تھیں۔

وہ اٹھی۔

لیکن یہ شرٹ تو مہنگی نہیں نا تو یہ کوئی اور لایا ہو گا۔۔

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔

ہیر کو کیسے پتا یہ شرٹ سستی ہے مجھے تو بہت مہنگی لگ رہی ہے۔

وہ کہتا ہوا اسکے قریب آنے لگا تھا۔

سستی ہی ہے کیا کوئی شرٹ ہے آپکی پندراں سو کی نہیں نا۔

وہ بے ساختہ بولتی ہونٹوں پر تین انگلیاں رکھ گئی تھی۔

وہ دل شکن انداز میں مسکرایا تھا۔

اسکا دل لرزا۔

میں جاوں مجھے نیند آئی ہے میں یہاں صفائی کرنے آئی تھی لیکن کمرہ صاف تھا اب مجھے نیند آرہی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بولی تھی۔۔

مائی گڈ نیس ہیر کتنے جھوٹ بولتی ہو تم۔

اسے تھام کر وہ اسے شرمندہ کر گیا تھا۔

اسکا کا دل رکا تھا۔۔

وہ اسے آہستہ سے سینے سے لگاتا اسکے گرد بانہوں کا حصار نرمی سے کھینچ گیا تھا۔

ہیر لرزی۔

وہ اسکی نرم گرفت سے نکلنے کی ہمت خود میں نہیں پاتی تھی۔

ہمس یو الاٹ یار۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا شاید اسکی جان لینے کے درپے تھا۔

وہ اسکی گرفت میں کسمسائی۔

وہ مسکرایا۔

ہیر جھمکوں اور سوٹ کا کمبینشن اچھا ہے آئی لائیک اٹ۔

وہ اسکا سر چوم کر بولتا اسے گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔

وہ بے ساختہ پیچھے ہوتی اچانک ہی پلٹ کر تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پیچھے چلتا دروازے کے بیچ میں آیا تھا وہ سنسنان کوریڈور میں بھاگ رہی تھی۔

ہیر آہستہ گر جاو گئی۔

اسکے مسکراتے لہجے پر وہ جھپاک سے اپنے کمرے میں آتی دروازہ بند کر کے اس سے پشت لگاتی گہرے گہرے سانس لیتی وہ گالوں پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

وہ ساکت سی انہی پلوں میں تھی جب وہ اسکے سامنے آئے تھے وہ شرمندہ تھی اور بے انتہا شرمندہ تھی شرم سے گال الگ سے تپ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کمر کے گرد ابھی بھی انکی نرم گرفت موجود ہو۔

وہ پریشانی سے ہلتے پردے کو دیکھنے لگی تھی۔۔

تمہارے ڈیڈ آئے تھے فرائیڈے کو۔

وہ اسکے لیے چائے نکالتی ہوئیں بولیں۔

اسنے چونکنے کی زبردست ایکٹنگ کی تھی۔

رئیلی مجھے تو نہیں بتایا انہوں نے۔

وہ مصنوعی حیرت کا اظہار کرتا رائنہ کی گھوری کا حقدار ٹھہرا تھا۔

غاذان میں جانتی ہوں وہ تمہاری اجازت سے آئے تھے جھوٹ بھی بولو گئے اب۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے بولیں۔

وہ آج ناشتہ ان کے ساتھ کر رہا تھا۔

موم وہ شرمندہ ہیں پلیز اب پچھلی باتوں کو بھول کر آگے بڑھیں اور انہیں معاف کر دیں میں انہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا اور نا ہی آپکو اکیلا دیکھ سکتا ہوں" سنجیدگی سے فورک سے ہاف فرائے ایگ کھاتا ہوا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

رائنہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

تب ہی ڈور بیل بجی تھی۔

میں دیکھتا ہوں۔

وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا رائنہ کو بیٹھنے کا اشارا کرتا ڈور کی طرف بڑھا تھا۔

پانی شڑاپ کی آواز نکالتا سوئے ہوئے خیام کا چہرہ شرٹ اور آدھا بیڈ گیلا کر گیا تھا۔

وہ حیرت بھرے تاثرات سے سامنے کھڑی تھانیدارنی کو دیکھ رہا تھا۔

کیا حرکت تھی یہ مہرینہ۔

وہ شاک سے بولتا ایک دم سے بیڈ سے اترا۔

میرے بیڈ پر سوئے تھے تم، مجھے پتا بھی نہیں لگا تم میری نیند کا فائدہ اٹھانا چاہ رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھڑکی تھی۔

اسنے حیرت سے اسے دیکھا۔

اگر فائدہ اٹھانا ہوتا تو آپکے جاگنے کی اور اس حرکت کا انتظار نا کرتا مہرینہ کچھ تو عقل کا استعمال کیا کریں۔

وہ غصے سے بولا۔

تو کیوں آئے اندر پھر۔

وہ دانت پیس کر بولی۔

میری مرضی اس گھر کا رینٹ میری جیب سے جاتا ہے اور دوسرا باہر مجھے لگا جیسے کوئی بھوت میرے پاس بیٹھا ہو تو مجھے ڈر لگا تو آپکے پاس آ گیا۔

وہ کبڈ سے شرٹ نکال کر مہرینہ کے خون کی روانی روک گیا تھا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو میں کوئی بچی نہیں ہوں۔

وہ گھبرا کر بولی تھی۔

مانے نا مانے آپکی مرضی پلیز ایک کپ چائے بنا دیں مجھے جلدی نکلنا ہے۔

وہ کہتا ہوا لاونج میں بنے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

مہرینہ کا دل سوکھے پتے کی طرح لرزا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ فریش ہو کر آتا بال سنوارنے لگا پھر پرفیومز چھڑک کر اسکی طرف پلٹا جو ابھی بھی وہی کھڑی تھی جہاں وہ چ ھوڑ کر گیا تھا۔

مہرینہ چاے ملے گئی۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

خود بنالو سمجھے مجھ سے بات مت کرنا تم نے مجھے کیوں بتایا کہ رات کو جن تھا یہاں اگر وہ تمہاری غیر موجودگی میں مجھے مار گیا تو

وہ اسکے پیچھے آتی ہوئی خوف سے چیخی۔۔

وہ جواباً مسکراتا ہوا کیتلی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھ گیا ساتھ ہی ٹوس نکال کر ان پر جیم لگانے لگا۔

تم جواب کیوں نہیں دے رہے۔

وہ خفا ہوئی اس پر۔

وہ جواباً اسکی طرف پلٹا۔

جھوٹ بول رہا تھا یار بس جو تم نے پہلے بات کہی تھی اسکی نیت سے آیا تھا۔

وہ ہاتھ پشت پر باندھتا فرصت سے اسکے سراپے کو دیکھتا شرارت سے بولا.

مہرینہ نے شاک سے اسے دیکھے پھر ایک جھٹکے سے اسکے بال پکڑے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنی عمر دیکھو پہلے زرا چھچھوڑے کہی کے اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو کچا چبا جاوں گی مہرینہ بھوت کے علاوہ کسی شے سے نہیں ڈرتی سمجھے۔

وہ بھڑکی۔

وہ جواباً اسکے ہاتھوں سے بال نرمی سے آزاد کروا گیا تھا۔

مسکراتی نظروں سے غور سے اسکا چہرہ دیکھتا وہ شانے چکا کر ہنستا کیتلی میں دودھ ڈال گیا تھا۔۔

مہرینہ آپ اتنی لڑاکی کیوں ہیں باقی محل کی لڑکیاں کتنی سویٹ ہیں اور آپ اللہ معاف کرِے آپ سے تو۔

اسکے شرارت سے کہنے پر وہ تپی۔

خبردار اگر میرے سامنے دوسری لڑکیوں کے نام لیے تو۔

وہ خوب جلی تھی۔

اپنا نام بھی تو نہیں لینے دیتی آپ۔

چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتا وہ ہلکی مسکان سے بولتا وہ مہرینہ کو ساکت کر گیا تھا۔

اپنا کپ اور ٹوس والی پلیٹ اٹھا کر وہ میز کی طرف بڑھا تھا۔

جبکہ وہ اسکی پشت کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتی رہ گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں کچھ نہیں جانتا رانا بس مجھے اسکی موت چاہیئے۔

وہ بھڑکا تھا ریلکس بیٹھے رانا پر۔

پہلے کتنی بار میں نے اس پر حملہ کروایا ہے لیکن ہر بار بچ جاتا ہے وہ خبیث لیکن خیر تم بتا رہے تھے اسکی شادی کی تیاریاں شروع ہونے والی ہیں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہاں کل بات کرتے سنا تھا میں نے انہیں،

بابا کو تو ہمیشہ وہی نظر آتا ہے غاذان کی طرح بنو غاذان یہ پڑھتا ہے تم بھی پڑھو غاذن جیسے کوئی نہیں مجھے تو لگتا ہے انکا سگا وہی ہے بس ہر رشتے سے نفرت ہونے لگی ہے مجھے۔

وہ حسد کی آگ میں گیلی لڑکی کی طرح سلگنے لگا تھا۔

تم ٹینشن نا لو غاذان کی بارات والے دن کریں گئے دھماکا بس اس دن کا مجھے شدت سے انتظار ہے۔

وہ خلاء میں دیکھتا عجیب سی مسکراہٹ سے بولتا داور کو چونکا گیا تھا۔

غاذان نے حیرت سے تیمور صاحب اور انکے پیچھے نروس سی کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔

کون ہے غاذان۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رائنہ اٹھ کر پیچھے ہی چلی آئی تھی اور اب وہ بھی حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

ہیر آج یہاں ناشتہ کرنا چاہتی تھی تو میں لے آیا اسے غاذان تو اسے بنا لیے ہی آگیا تھا۔

وہ ماں بیٹے کو دیکھ کر بولے جبکہ ہیر نے حیرت سے تیمور صاحب کو دیکھا۔

آئیں اندر آئیں۔

وہ مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا بولا ہیر کے ایکسپریشن اسے بتا گئے تھے پلین کس کا تھا۔

رائنہ بھی ایک سائیڈ ہوئیں۔

شہنام فریش ساڈائننگ ٹیبل پر آتا وہاں سب کو دیکھ کر مسکرایا۔

گڈ مارننگ انکل!

تیمور صاحب کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا وہ بولا۔

گڈ مارننگ بچے۔

وہ بھی جواباً خوش اخلاقی سے بولے۔

ہیر کی طرف اسنے ناک چڑھا کر دیکھا جس پر اسنے شکایتی نظروں سے غاذان کو دیکھا۔

آرام سے ناشتہ کرو سمجھے خبردار اگر ہیر کو آنکھیں نکال کر ڈرایا تو۔

وہ مسکراتے لہجے میں اسے ڈانٹ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے خفگی سے انہیں دیکھا تھا۔

ڈیڈ کیا لیں گئے۔

وہ اب باپ سے مخاطب تھا جو ایک آدھ نظر لاتعلق بیٹھی بیوی کو بھی دیکھ لیتے تھے۔

بس چائے اور ساتھ میں روٹی۔

وہ بولے تھے اور ارئنہ خاموشی سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھی۔

غاذان نے اسے دیکھا۔

جوٹی پنک سوٹ پر نیلا پنک کڑھائی والا دوپٹہ لیے بہت پاکیزہ لگی تھی اسے۔

وہ ٹوس کی پلیٹ اٹھانے لگی تھی جب سرعت سے وہ پلیٹ شہنام اٹھالے گیا۔

اسے گھور کر وہ جوس کا جگ اس سے پہلی اٹھاتی وہ جگ بھی اٹھا گیا تھا۔

ہیر شرمندہ سی ہوئی۔۔

شہنام ٹوس پر مکھن اور گلاس میں جوس ڈال کر دو مجھے ہری اپ۔

وہ اچانک ہی بولا تھا۔

شہنام نے برا سا منہ بنا کر ٹوس پر مکھن لگایا اور جوس گلاس میں ڈال کر لارڈ صاحب کے سامنے رکھ دیا۔

ہیر یہ لو ناشتہ کرو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پلیٹ اور جوس اسکے آگے رکھتا باپ کو مسکرانے جبکہ شہنام کو غصے سے لال پیلا کر گیا تھا۔

ہیر نے ڈبڈبائی نظروں سے اسکے نرم نقوش کو دیکھا پھر شہنام کو۔

تب ہی رائنہ نرم سوکھی روٹی ساتھ آم اور مرچ کا اچار گرم کپ چائے کا لیے چلیں آئیں پلیٹ انہوں نے خاموشی سے تیمور صاحب کے آگے رکھی اور اپنی جگہ بیٹھتی اپنا چھوڑا ہوا ناشتہ دوبارہ کرنے لگیں۔

تیمور صاحب نے غاذان کو دیکھا جسکی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔۔

اور ہیر بھی غور سے رائنہ اور تیمور کو دیکھتی غاذان کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔

جواباً وہ بھی آنکھیں میچ کر ہنسا تھا۔

وہ بلیک گلاسز لگائے کان میں بلیو توتھ سیٹ کرتا کسی سے بات کرتا ہوا اق اندر آرہا تھا جب وہ شاہ میر کو دیکھ کر رکا تھا۔

شاہ میر کا چہرہ فق ہوا تھا اسے سامنے دیکھ کر۔

وہ جواباً گرمی سے مسکرایا مروتاً اسے بھی مسکرانا پڑا تھا۔

شاہ میر ابھی تک کوئی میسج نہیں آیا یا پھر آیا ہو اور مجھے پتا نا لگا ہو کیا ایسا ہی ہے۔

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلتا وہ بڑے دوستانہ انداز اپنائے ہوئے تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاہ میر تھوک نگلتا سر جھکا گیا۔

تمہارا وہ دوست اب کیسا ہے کیا اس سے بات ہوئی۔

وہ پوچھ رہا تھا۔

شاہ میر نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

اوچچچ!

اچھا پیسے کیوں نہیں بھیجے جب میں نے کہا تھا کہ ٹرانسفر ہو جانے چاہئیے۔

وہ اس بار سنجیدگی سے اسکے چہرے کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

وہ سردار بروا صل میں میرے اکاونٹ میں کچھ مسلہ ہے تو اس وجہ سے نہیں کرا سکا ورنہ آپکا حکم کون ٹال سکتا ہے بھلا۔

وہ جلدی سے بولتا اس سے تھوڑا دور ہوا تھا۔

بچے اگر آج ٹرانسفر نہیں ہوئے نا تو تمہارے سارے اکاونٹ سیل کروانے کا وعدہ میں کرتا ہوں،

اچھا ابھی چلتا ہوں شام کو ملیں گئے کہی باہر مت جانا ساتھ میں ڈینر کرنے چلیں گئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرد سی مسکان سے کہتا وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا جبکہ شاہ میر رونے والا ہوتا جلدی سے فون نکال کر پیسے اسکے اکاونٹ میں ٹرانسفر کرانے لگا تھا کہ وہ جانتا تھا سردار بر و صرف دھمکی نہیں دیتے عمل بھی کرتے ہیں سو وہ رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

اسکی بڑی فکر ہے لگتا ہے اسے پسند کرتے ہیں پتا کرنا پڑے گا۔

وہ موبائل پر انگلیاں چلاتا ہوا کچھ سوچ کر بولا تھا۔

یہ پیسے رکھ لو تمہارے کام آئیں گئے مہر۔

نوشین نے مہر کی طرف کچھ پیسے بڑھاتے ہوئے کہا۔

مہرینہ نے ہونٹ بھینچ کر ماں کو دیکھا۔

"آپکو کیا لگتا ہے میں یہاں پیسے لینے آتی ہوں جو آپ ہر بار پیسوں کی آفر کرتیں ہیں مجھے میں یہاں اپنا حق سمجھ کر اس لیے آتی ہوں کہ آپ لوگوں کو بتا سکوں کہ مہرینہ کتنی خوش ہے،

میرا شوہر کم پیسوں میں میری ساری ضرورتیں پوری کرتا ہے اور بہت آزاد زندگی جی رہی ہوں آپکو ایک بات بتاوں یہ محل بہت بڑا ہے لیکن مجھے کسی قید جیسا ہی لگتا تھا مہر یہ پہنو مہر وہ کھاو یہ لڑکیاں نہیں کھاتی مہر باہر جا رہی ہو تو وہ پہنو زیادہ ہنسو مت باباڈانٹیں گئے مہر چائے بناو فلاں آیا ہے مہر تم بڑی ہو سو تمیز سے رہا کرو تاکہ دوسری لڑکیاں بھی تم سے کچھ سیکھیں مہر ٹائم پر سویا کرو ٹائم پر کھایا کرو بے وقت مت کھایا کرو سسرال میں جا کر کیا کرو گئی سچ پوچھیں تو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ لوگوں نے ڈپریشن کی مریضہ بنادیا تھا مجھے لیکن حقیقت بتاؤں وہ چھوٹا سا گھر ہے جہاں ہم رہتے ہیں لیکن میں آزادی سی رہتی ہوں اپنی مرضی سے اٹھتی ہوں جو دل کرتا ہے کھاتی ہوں جہاں دل کرتا ہے جاتی ہوں کوئی روک ٹوک نہیں بلکہ شوہر میرا تو خود کھانا بناتا ہے کبھی کسی کام کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا دیکھیں مجھے کیا آپ کو لگتا ہے مجھے پیسوں کی یا کسی چیز کی ضرورت ہو گئی۔

وہ کھڑی ہوتی ہوئی عجیب سی مسکراہٹ سے پوچھ رہی تھی،

نوشین بیگم ساکت و جامد بیٹھی بس بیٹی کو تکے جا رہی تھیں۔

واقعے سوٹ چاہے اسکا سادہ اور سستا تھا لیکن مہرینہ کو اسے پہن کر کوئی شرم نہیں تھی وہ تراشے ہوئے بالوں کو ایک کندھے پر ڈالے پر اعتماد نظروں سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔

خیر میں ہی ــــــ اور دوسری لڑکیوں سے مل لوں پھر خیام آجائے گا۔

وہ کہتے ہی نیلے کارپٹ والی سیڑیوں کی طرف بڑھی تھی۔

بیٹھک کی کھڑکی میں کھڑے سمیر خانم کی بھی ساکت نظریں بیٹی کی پشت پر تھیں۔

شہنام اور وہ بالکنی میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔

بات سنو تم موٹی ہوتی جا رہی ہو۔

وہ چاٹ کھاتی ہیر سے سنجیدگی سے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے اسے دیکھا پھر خود کو۔

تم اصل میں خود موٹے ہو رہے ہو اس لیے تمہیں ایسا لگتا ہے۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

شہنام نے اسے گھورا۔

بات سنو تم پہلے تو بڑی معصوم ہوتی تھی۔

"وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

تم خود بہت چالاک ہو اس لیے تم میری معصومیت سے جلتے ہو۔

وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔

کیا جادو کیا ہے تم نے ہمارے سردار کزن پر جو انہیں صرف تم ہی نظر آتی ہو۔

وہ حیرت سے پوچھتا دنگ ہوا کہ ہی ـــــ رکے ہونٹوں پر دھنک سی مسکان اچانک سے ہی آئی تھی۔

تم مسکرا کیوں رہی ہو۔

وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا کیا تم نے واقعے ان پر کوئی جادو کیا ہے۔

وہ آگے ہوتا حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

اسنے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا دیا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کس سے کروایا ہے بتاو مجھے۔

وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا چلایا۔

میں خود کرتی ہوں اور بات سنو مجھ سے زرا تمیز سے رہا کرو تم پر بھی کر سکتی ہوں۔

وہ تیکھی نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

میں تو کبھی تمہارے ہاتھ نا آوں جادو گرنی کہی کی۔

وہ غصہ ہوا۔

ارے جاو میں تمہیں خود ہی ہاتھ میں نہیں لینا چاہتی میرا دماغ ابھی اتنا بھی خراب نہیں ہوا۔ بلکہ میں تو تم پر کوئی ایسا جادو کروں گئی جس سے تمہاری کبھی شادی نہیں ہو گی۔

وہ کھڑی ہوتی شرارت سے بولتی ایک دم سے چپ ہوئی تھی بلکہ چہرہ فق ہوا تھا کچھ دیر پہلے جو چہرے پر شرارت تھی اب وہاں بس خوف تھا۔

وہ دیوار سے کندھا ٹکائے گلاسز گریبان میں لٹکائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بڑی فرصت سے کھڑا تھا۔

شہنام نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر مسکراتا ایک دم سے کھڑا ہوا۔

دیکھا میں نا کہتا تھا یہ چڑیل ہے بس آپکو ہی یقین نہیں تھا مجھ معصوم پر۔۔۔

وہ ہی ــــــــر کو منہ چڑاتا سردار کے پیچھے کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نی م می تو مزاق۔۔

وہ ہراساں ہوتی ہوئی ٹوٹے پھوٹے فقرے بولی۔

کوئی مزاق نہیں تھا سردار غاذان یہ سچ تھا آج آپ نے اپنے کانوں سے سن لیانا۔

وہ جوش سے بولتا کمینگی سے ہنسا۔

سردار غاذان دو قدم چلتا اسکے قریب آیا جو اباً وہ تین چار قدم پیچھے ہوئی تھی۔

مہرون سوٹ پر شفون کا سکن دوپٹہ لیے وہ معصوم ہی لگتی تھی۔

وہ زرد چہرے سے سر جھکائے پریشان تھی۔

وہ ایک دم سے اسکا بازو کہنی سے تھام کر اسے قریب کھینچ گیا۔

روز مجھے ڈانٹ پڑتی ہے آج ان صاحبہ کو پڑے گئی مزہ آئے گا۔

وہ خوش ہوا۔

لیکن پھر وہ دنگ ہوا شاک سے اسکی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

وہ ہی ــــــــــر کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے اسکے چہرے کو دھیمی مسکان سے دیکھ رہا تھا۔

شہنام میری ہی ــر کو تنگ مت کیا کرو ورنہ اسنے تم پر واقعے کوئی جادو کر کے تمہیں کوہ قاف پہنچا دینا ہے کہ اصل جگہ تو وہی ہے تمہاری۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی ـــــر کے حیران وپریشان چہرے کو دیکھ وہ مسکراتے لہجے میں شہنام کو سنا رہا تھا۔

یہ مجھے روز تنگ کرتا ہے آپ یقین کریں مجھے جادو نہیں آتا میں نے آپ پر کوئی جادو نہیں کیا یہ جھوٹ بولتا ہے مجھے کوہ قاف بھیجنا نہیں آتا۔

وہ روہانسے لہجے میں اپنی صفائی پیش کرتی سردار غاذان کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔

اومائی گاڈ کتنی معصوم ہے میری ہیر اور تم اسے چڑیل کہتے ہو اصل میں تم ہیر سے جلتے ہو ہے نا۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے شاک سے کھلے منہ والے سے مخاطب تھا ایسا روپ تو اسنے پہلی بار دیکھا تھا سردار غاذان کا کیا وہ اس سے محبت کرتے تھے۔۔۔

ہیر شرم وحیا سے جھجک کر پیچھے ہوتی وہاں سے بھاگی تھی کہ اسے گملے سے ٹھوکر لگی تھی پر وہ رکی نہیں تھی

تمہاری وجہ سے وہ اگر گرتی تو تم بہت مار کھاتے مجھ سے۔

وہ اس پر خفا ہوئے۔

بات سنیں اگر آپ اسے پسند کرتے ہیں پھر بھی زرا پیچھے رہ کر بات ہو سکتی تھی ہمیں تو بڑا ہدایت نامہ جاری کرتے تھے لڑکیوں سے فاصلے سے بات کرنی ہے ان سے دوستی نہیں کرنی خلانکہ جتنی آپکی فرینڈز ہیں شاید کسی اور کی ہوں چلو ان سے آپکی ایسی بے تکلفی نہیں تھی لیکن اس سے آپکو میرے سامنے ایسے رومینس جھاڑنا افف کیا دیکھ لیا ہے میں نے میں پھپھو کو بتاوں گا۔

وہ تیز تیز بولتا رکا کہ اسکی ہونٹوں پر پھر سے مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم نے اگر اسے چڑیل کہا یا اسکے آگے سے کھانا اٹھایا یا اسے زچ کیا تو میں تمہیں سیدھا مصر روانہ کروں گا سمجھے۔

وہ اسکے پاس آتا پاکٹس میں ہاتھ گھسائے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے اسے دھمکی سے نواز رہا تھا۔

میں آپکا پھپھو کو بتاوں گا۔

وہ بھی شیر ہوا۔

شوق سے بتاو مجھے تو وہ بہت پسند ہے دراصل میں آج اسے رومینٹک ڈیٹ پر لے کر جاوں گا۔

وہ شاید آج اچھے موڈ میں تھا۔

شہنام آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتا رہا۔

تو اب آپکو کسی کا لحاظ نہیں رہا۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا وہ تو سمجھا تھا وہ ہی ــــــــ رسے ہمدردی رکھتا ہے لیکن یہاں تو معاملہ کچھ اور ہی تھا۔

بلکل بھی نہیں جاو جسے بتانا ہے بتاو ہاں پھر اپنا بیگ پیک کر لینا کہ پھر میں تمہیں یہاں ٹکنے نہیں دوں گا اور اس سے دور رہنا تمہیں اسکی خفاظت پر معمور کیا ہوا ہے نا کہ اسے پریشان کرنے کے لیے۔

آخر میں سرد لہجے میں کہتا وہ جا چکا تھا لیکن کوریڈور میں آتا وہ مسکرانا نہیں بھولا تھا۔

شہنام سر تھامتا وہی بیٹھ گیا۔

او تو معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ شاک سے بڑبڑایا تھا۔

ارے تم کہاں تھی یار کتنی پیاری ہو گئی ہو پہلے سے،

مجھے لگا تھا اس گھر میں بے رونقی اسی کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

شاہ میر اسکے سامنے آتا ہوا اشتیاق سے بولتا مہر کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا تھا۔

بائیک پر بیٹھتا وہ چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگا تھا۔

ہیرے کی قیمت ایک جوہری ہی لگا سکتا ہے شاہ میر میں نے بھی تمہیں مس کیا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

خیام نے چبتی نظرّوں سے اسے دیکھا۔

ہاں تو ہم دونوں ایک جیسے جو ہوئے مجھے تو تمہارے بنا مزہ ہی نہیں آرہا، خ رہنے کے لیے آجاونا کچھ دن۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

مہرینہ چلیں۔

وہ آگے سے اس سے پہلے کچھ کہتی خیام اونچا بولا تھا۔

ان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اچھا پھر ملاقات ہو گئی اللہ خافظ۔

مہر نے مسکرا کر کہا،

شاہ میر نے جواباً ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

مہرینہ ہاتھ ملا کر الوداعی کلمات کہتی جلدی سے بائیک کی طرف بڑھی تھی۔

تم جیلس تھے اس سے۔

رات کو کھانا کھاتی اسکی خاموشی نوٹ کرتی ہوئی وہ بولی تھی۔

وہ جواباً اسے دیکھتا پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

مہرینہ نے اسے گھورا۔

بات سنو وہ میرا کزن ہے تم کیوں اس وقت سے منہ سوجائے بیٹھے ہو۔

وہ تنک کر بولی۔

میں کیوں جیلس ہوں گا۔

وہ سر جھٹکتا ہوا بولا۔

مہر نے اسے تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔

پھر بات کیوں نہیں کر رہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بولی۔

آپ چاہتیں ہیں میں آپ سے بات کروں۔

وہ پانی کا گلاس ہونٹوں کو لگاتا اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا وہ پوچھ رہا تھا.

مہرینہ نے ہونٹ بھینچے۔

جاونا بولو اور ہاں میں آج ہیر سے بھی ملی وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

روٹی کا ٹکڑا منہ میں رکھتی ہوئی وہ بولی۔

وہ مسکرایا۔

مہرینہ نے اسکی مسکان گہری نگاہوں سے دیکھی۔

وہ ہیں ہی اچھی یہ پوچھیں وہ کب اچھی نہیں لگتی۔

وہ محبت سے بولا تھا۔

کیا تم روز اس سے ملتے ہو۔

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں میں روز انکے یونی جاتا ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھے بغیر کہاں رہ سکتے ہیں، آپی میں بہت چینج آگیا ہے اور انکا چینج مجھے بہت پسند آیا ہے میں انہیں ایسا ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بہن کے زکر پر شفقت سی لو چہرے پر سے پھوٹنے لگی تھی۔

مہرینہ نے حسرت سے اسے دیکھا۔

کتنا پیار کرتا تھا وہ اپنی بہن سے ایک اسکا بھائی تھا جسنے کبھی انہیں محبت بھری نظروں سے دیکھنا تو دور انکو بلانا اپنی توہین سمجھتا تھا۔

مہرینہ آپ کہاں چلی گئیں۔

اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہوا وہ بولا تھا۔

تم تو ناراض تھے مجھ سے۔

وہ جواباً خفگی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔

اب نہیں ہوں۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولتا اسے بھوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

تم ناراض ہی اچھے ہو۔

وہ غصے سے بولتی کچن میں چلی گئی۔

جواباً وہ بے ساختہ ہنسا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج سب لڑکیاں لان میں گھنی چھاوں میں بیٹھی فروٹ کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہی تھیں۔

وہ بھی ان سے تھوڑا سا دور بیٹھی ہوئی تھی گود میں نوٹ بک رکھے وہ کچھ لکھ رہی تھی جب پھیری والے کی آواز پر وہ سب پرجوش سی ہوئیں تھیں۔

میں تو دوبارہ کان چھیدواوں گئی۔

صفا ایکسائٹمنٹ سے کہتے ہی بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔

میں بھی اور ساتھ ناک بھی۔

سفینہ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

صفا بھائی کو اندر ہی لے آو۔

سفینہ نے اسے آواز لگائی۔

ماوں سے تو پوچھ لو۔

شزرا نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

ارے مائیں نہیں ڈانٹیں گئیں ہمارے پاس کونسا جیولری کی کمی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہدیہ نے کہتے ہی ہیر کا ہاتھ تھاما وہ جوانکی باتیں سر جھکائے سن رہی تھی مہدیہ کے بازو کھینچ پر وہ حیرت سے اسے دیکھتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔

اٹھو تم بھی کان یا ناک چھید والو۔

مہدیہ نے پچاس پچپن سال کے آدمی کو اندر آتے دیکھ کر کہا۔

اس آدمی کے ہاتھ میں اور کندھے پر بیگ لٹک رہے تھے۔

جاو سفو چیئر لے آو۔

شزرا نے سفینہ کو کہا سفینہ اسے گھورتی دور پڑی چیئر لینے بھاگی تھی۔

نہیں مجھے نہیں چھید وانے درد ہوتا ہے اور وہ بھی تو گھر پر نہیں ہیں۔

وہ دھیمے سے بولتی شزرا اور مہدیہ کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

ارے تو پہلے بھی چھید وائے تھے نا اور گھر پر نہیں۔

شزرا نے شرارت سے پوچھا۔

وہ تو بچپن میں نا اب تو مجھے درد ہو گا تم لوگ چھید کر لو میں بس دیکھوں گی۔۔

وہ نرمی سے بولی۔

واوا جی واوا ہم یہاں درد برداشت کریں اور تم ہمیں دیکھو بھائی جی پہلے ہماری اس کڑی دا ناک چھید و۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شنزرا نے جلدی سے اسکی کلائی تھام کر کہا ہیر کا رنگ اڑا تھا۔

مجھے درد ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا بھی نہیں۔

وہ بازو کھینچتی ہوئی ہراساں سے لہجے میں بولتی مسلسل کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

کن سے پوچھنا ہے تمہیں۔

سفینہ نے پوچھا تھا۔

ہیر کا چہرہ سرخ ہوا۔

ارے سردارنی نے اپنے سردار جی سے پوچھنا ہے پاگلو لیکن وہ تو گھر پر نہیں ہیں نا میں جانتی ہوں وہ تمہیں ڈانٹے گئے نہیں۔

مہدیہ نے کہتے ہی اسے زبردستی انتظار میں بیٹھے آدمی کے پاس بٹھایا۔

اسنے جیسے ہی چھیدنی نکالی ہی ـــــــ رکا نپی۔

بیٹی کہاں کروانا ہے چھید۔

وہ آدمی ہاتھ میں دوائی کی شیشی پکڑے بولا۔

ناک میں کروادیں اور ہمیں کو کے بھی دیکھائیں۔

مہدیہ نے اسکے خالی ناک کو دیکھ کر جلدی سے کہا باقی سب بھی بیٹھ چکیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پہلے تم لوگ کرواو۔

وہ خوف سے بولی۔

تاکہ آپ بھاگ جائیں۔

صفا نے ہوشیاری سے پوچھا۔

کونسا کوکا پہنو گئی۔

شزرا نے رنگ برنگے کوکے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار سرخ نکالو ہیر کی چادر کے ساتھ کا۔

مہدیہ نے کہتے ہی باریک نگ والا چھوٹا سا چمکتا سرخ کوکا باکس سے نکال لیا تھا۔

ہیر نے آنکھیں زور سے میچیں۔

اور پھر اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

بس بیٹی ہو گیا ہے

وہ آدمی بولتا اب دوسری لڑکی کا منتظر تھا۔۔۔

وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر اٹھتی اندر کی طرف دوڑی تھی۔۔

ان سب نے حیرت سے اسے بھاگتے دیکھا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سوئمنگ پول کے قریب کھڑا باپ کے ساتھ ٹہلتا ہوا کوئی بات کر رہا تھا۔

وہ ان دونوں کو وال گلاس سے دیکھتی کچن کی طرف دوڑی تھی۔

نوشین نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

وہ جھجھکتی ہوئی کیتلی پکڑ کر اس میں ایک کپ پانی ڈال کر چولہے پر رکھتی اسکے ابلنے کے انتظار میں تھی۔

شرمین نے سبزی کاٹتے رشک و حسد سے اس لڑکی کی قسمت دیکھی تھی۔

کیا تھا اگر سردار انکی کسی لڑکی کا نصیب ٹھہرتا واللہ تیری قدرت۔

وہ بڑبڑائی۔۔

وہ اب دودھ ڈال کر پتی تیز رکھ کر چائے کو خوب پکاتی سفید کپ جن پر سنہری پھول بنے ہوئے تھے چائے چھان رہی تھی۔

دوسرا کپ کس کے لیے ہے۔

نوشین نے پوچھا انہوں نے سوچا شاید وہ اپنے لیے بنا رہی ہو۔

انکل جی اور سردار جی کے لیے۔

آہستہ سے کہہ کر وہ ٹرے اٹھا کر باہر چلی گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھ لو قسمت انسان کو کہاں سے کہاں لے آتی ہے ورنہ اس گھر میں سردار بیگم بننے کے خواب کس کس نے نا دیکھے تھے۔

نوشین بریانی پر دم لگاتی ہوئیں ٹھنڈی آہ بھر کر بولیں۔

شرمین نے بھی سر ہلا دیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

انکل کہاں گئے میں انکے لیے چائے لائی تھی۔

وہ اسے اکیلے دیکھ بے ساختگی سے بولتی چپ ہوئی پھر ٹھٹھکی۔۔

وہ بلیک پینٹ جس پر باریک سفید لائنیں بنی ہوئیں تھیں اسکے اوپر اسکی دی ہوئی بلیک پلین شرٹ پہنے ہوئے تھا جسکی سلیوز ہاف تھیں دودھیا مضبوط بازوں کسرتی جسم پر وہ شرٹ بے انتہا جچ رہی تھی۔

وہ دھیمی مسکان سے اسے دیکھتا چونکا تھا۔

سوجے ہوئے ناک پر دھوپ میں چمکتا وہ لال موتی خوب نمایا تھا۔

ہیر واٹ از دس۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

ہیر کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔

آج لڑکیوں نے زبردستی میرا ناک چھید وادیا مجھے اس وقت اتنا درد نہیں ہوا تھا لیکن جب سے دوا کا اثر ختم ہوا ہے ناک میں درد ہے جسکی وجہ سے سوجن ہو گئی ہے کیا اچھا نہیں لگ رہا۔

وہ منہ بچوں جیسا بنا کر کہتی آخر میں بے ساختہ پوچھ بیٹھی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نا اچھا لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہ ــــــــ یر لیکن تمہیں درد کتنا ہوا ہے یار کیا ضرورت تھی میں ابھی ان لڑکیوں کی خبر لیتا ہوں۔

وہ غصے سے کہتا دو قدم ہی چلا تھا جب وہ ٹرے ٹیبل پر رکھے اسکی کلائی دونوں ہاتھوں میں جھکڑ چکی تھی۔

ان سے کچھ مت کہیں پلیز میرا ہی قصور تھا مجھے بھی شوق تھا نا کل تک تو ٹھیک ہو ہی جانا ہے نا۔

وہ اسکے سامنے کھڑی آہستہ سے اسے سمجھا رہی تھی۔

جسکی نظریں اسکے ناک پر تھیں۔

کچھ لگا یا اس پر۔

وہ اسے چیئر پر بٹھاتا ہوا پوچھ رہا تھا ہاں مہدیہ نے کوئی کریم دی تھی وہ لگائی تھی اب درد نہیں ہے۔

وہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتی ہوئی بولی۔

وہ مسکراتا ہوا نیچے بیٹھا۔

ہی ــــــــ ر پریشان ہوتی کرسی سے اٹھنے لگی تھی۔

ہیر بیٹھی رہو۔

وہ اسے دیکھتا ہوا ٹوک گیا تھا۔

وہ بیٹھی رہ گئی نظریں اپنے ہاتھ پر تھیں جو وہ پکڑے آہستہ سے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکا ننھا دل لرزنے لگا تھا پلکوں کا رقص بڑا ہی دل موہ لینے والا تھا

ہی ـــــــر۔

اسنے جھکے سر والی لڑکی کو شدت سے پکارا تھا۔

جی!

وہ سر اٹھائے جواب کی منتظر تھی۔

کیا سچ میں جادو کرتی ہو۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں وہ جھوٹ بولتا ہے میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔

وہ پریشانی سے بولی۔

پھر کیسی لڑکی ہو۔

وہ نظریں اسکے نقوش پر گاڑھے گھمبیر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

اچھی لڑکی ہوں جادو کرنے والے تو اچھے نہیں ہوتے وہ تو جہنم جائیں گئے نا۔

وہ غاذان کو دیکھتی بڑی سنجیدگی سے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔

مائی گڈنیس کتنا کچھ پتا ہے ہیر کو اچھا آج موڈ میرا اچھا ہے میں چاہتا ہوں تم مجھ سے کوئی فرمائش کرو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہنوز اسکے پاس دوزانوں بیٹھا ہوا پوچھ رہا تھا۔

اوپر کھڑی شائنہ جلن وحسد سے پاگل ہونے کو تھی۔

جی!

وہ حیران ہوئی۔

ہمم مانگو کچھ۔

وہ کھڑا ہوتا اسے بھی ساتھ میں کھڑا کرتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ حیران ہوتی اسے دیکھے گئی۔

ہیر سوچا مت کرو بس فٹ سے بولا کرو میرا دل کرتا ہے تم مجھ سے فرمائشیں کیا کرو روٹھا کرو اور۔۔۔

وہ کہتا چپ ہوا۔۔

اور؟

وہ مسمرائز سی ہوتی جواباً پوچھ رہی تھی۔

اور کچھ نہیں۔

وہ زیرے لب مسکان سجائے بولا تھا۔

مجھے یہ چاہیئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بولی تھی۔

وہ اسکے اشارے پر نظریں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی کی درمیانی انگلی میں پہنی رنگ کو دیکھتا چونکا پھر حیران ہوتا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

آر یو سیریس مس ہیر۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

ہاں آپ نے کہا نا جو مانگوں وہ آپ دیں گئے تو پھر دیں رنگ۔۔

وہ کہتے ہی ہتھیلی بھی پھیلا گئی تھی اسکے سامنے۔

ہاہاہا!

مائی گاڈ ہیر تمہاری نظریں صرف میری چیزوں پر ہی کیوں ہوتیں ہیں یہ تو سونے کی نہیں ہے میں تمہیں ڈائمنڈ کی لا دوں گا یہ تو ویسے بھی تمہیں کھلی ہے کافی۔

وہ سرخ چہرے سے خفگی والی لڑکی سے بولا۔

آپ نے کہا میں فرمائش کیا کروں۔

وہ خفگی سے بولی تھی بلکہ بچوں کی طرح دائیاں پاوں بھی پٹخ چکی تھی.

وہ جواباً ہاتھ اسکی طرف بڑھا گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس لڑکی کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرتا تھا شہنام ٹھیک ہی کہتا تھا وہ کوئی جادو گرنی ہی تھی شاید۔۔

ہیر نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ تھام کر وہ رنگ آہستہ سے نکال کر کسی متاع حیات کی طرح ہاتھ میں بھینچی تھی۔

مجھے لگتا ہے کسی دن تم میری شرٹ یا پھر کسی دن میری ٹائی پھر کسی دن میرا بریسلیٹ پھر کسی دن تم میرے شوز بھی مانگ لو گئی۔

وہ اسے تھام کر دل کے عین سامنے لاتا ہوا شرارت سے بولا تھا۔

وہ شرمندگی سے سرخ چہرہ لیے سر جھکا گئی۔

غاذان تیمور نے دل کے کہنے پر دھیرے سے اسکے ناک پر ہونٹ رکھے تھے۔

اسنے گہری نظروں سے اسکا شفق کے رنگوں سے سجا چہرہ دیکھنے لگا تھا

وہ جا چکا تھا لیکن اس پیچھے پتھر کا بنا گیا تھا۔

وہ ساکت سی کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی۔

آج تم مجھ سے بچ کر دیکھاو چلی جاوں گئی میں آج یہاں سے لیکن تمہیں سبق سکھا کر جاوں گی یاد رکھو گئی تم مجھے۔

شائنہ نے آنسو صاف کر کے نفرت سے سوچا تھا۔

وہ اب ہتھیلی میں پڑی قیمتی رنگ کو دیکھ کر ہنسی تھی خوشنما سی مسکراہٹ تھی جو اسکے نقوش نقوش میں سے پھوٹنے لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چہرہ سارا سرخ پڑ چکا تھا اور ہونٹ بہت ہی خوبصورتی سی مسکان میں ڈھلے ہوئے تھے۔

ڈیڈ شادی کی تاریخ کے لیے آج سب کو بلالیں آئی ایم ریڈی ناو۔۔۔

"وہ کوریڈور میں آیا تھا جب سامنے سے آتے تیمور خانم سے بول کر وہ آگے بڑھ گیا تھا رکا نہیں تھا۔

پر وقار چال چلتا وہ آگے بڑھنے لگا تھا۔

جبکہ وہ حیرت سے پلٹ کر مسکرائے تھے۔

پھر موبائل نکالتے وہ اس پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگے۔

رائنہ نے سپاٹ نظروں سے تیمور خانم کو دیکھا۔

آخر کب تک تم ایسے ہی مجھ سے منہ موڑے رکھو گئی میں تم سے اپنے اس گناہ کے لیے معافی مانگتا ہوں رائنہ پلیز

شادی کی ڈیٹ فکس کرنی ہے ہم نے آج تمہارے بنا کیا وہ خوش ہو گا آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔

تیمور گرے شرٹ بلیک پینٹ بلیک ہی کوٹ میں بہت ہی سوبر اور ہینڈسم لگ رہے تھے وہ لگتے ہی نہیں تھے ایک

جوان تیس سال بیٹے کے باپ۔

اپنے بیٹے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں میں شام کو آجاوں گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چائے کا کپ اٹھاتی ہوئیں بولیں۔

تیمور خانم نے غور سے انکے چہرے کو دیکھا جو بے تاثر تھا۔

تمہاری مہربانی ہو گئی رائنہ اور ہو سکے تو شادی تک وہی رکنا اسے میری اور میرے بیٹے کی التجا سمجھ لینا۔

تیمور نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دھیمے سے التجا کی تھی۔

رائنہ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ کھینچا اور کھڑی ہوتی لاونج سے نکل گئی۔

ہیر نے منہ بسورا وہ جانتی نہیں تھی کیا بات ہو رہی ہے لیکن اتنا سمجھ چکی تھی کہ آج بھی ناراضگی برقرار تھی۔

کیا انٹی آپ سے بہت ناراض ہیں۔

انکے سامنے والے چھوٹے سے ٹیبل پر بیٹھتی وہ جھجھکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

ہاں،۔

وہ تاسف سے بولے۔

وہ بھی پریشانی سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔

چلیں اب تمہیں سکول بھی تو جانا ہے۔

وہ بے چارہ سا منہ بنائے بیٹھی اپنی بہو سے بولے تھے۔

وہ ہاں میں سر ہلاتی ایک منٹ کا کہتی اندر کسی کمرے میں بھاگ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ پیچھے سے آہستہ سے ہنسے تھے بلکل بیٹے کی طرح۔

وہ جب سے سکول سے آئی تھی کافی حیران تھی،

محل کو آج خوب چمکایا شکایا جا رہا تھا ملازم کاموں میں طرح متحرک تھے پھولوں کی سجاوٹ ہر جگہ کی جا رہی تھی۔۔

وہ بور سی ہوتی کھڑکی میں چلی آئی۔

پھر ٹھٹھکی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے خادم کی کوئی بات سن رہا تھا نظریں بس فون پر تھیں۔

اسکے ٹھٹھکنے کی وجہ سردار غاذان کا حلیہ تھا اسنے بہت کم انہیں شلوار قمیض میں دیکھا تھا وہ آج نیوی بلیو سوٹ پر بلیک واسکٹ پہنے اپنے شاندار پرسنلٹی سے ہیر کے چہرے پر کئی رنگ بکھیر گئے تھے۔

وہ کھڑکی میں کہنی جماتی انہیں بس دیر تک دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ سرخ سوٹ پر سرخ ہی دوپٹہ لیے ہوئے تھی ناک میں پڑا سرخ نگ والا کوکا چہرے کو عجیب سی چمک بخش رہا تھا۔

بالوں کی چوٹی بنا کر دائیں کندھے پر ڈالے ہوئے تھی سردار کی گھڑی کافی تنگ کر کے کلائی میں پہنی ہوئی تھی انکی انگوٹھی پر کافی سارا دھاگہ باندھ کر بمشکل بڑی انگلی پر فٹ کی ہوئی تھی بھلا کوئی تھی اس جیسی دیوانی۔

یہ کتنے اچھے لگ رہے ہیں شاید مہمان آنے ہوں آج۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کچھ سوچ کر بولتی سامنے دیکھنے لگی تھی جہاں بڑے سے داخلی گیٹ سے سفید کرولا اندر داخل ہو رہی تھی۔

وہ حیران ہوئی تھی۔

گاڑی سے پہلے تو رائنہ نفیس سے ٹی پنک کلر کے سوٹ پر بلیک بڑی سی چادر اوڑھے باہر نکلیں تھیں۔

لیکن پھر وہ حیران ہوتی سیدھی ہوئی تھی۔۔

بہت پیاری سی ایک متناسب سراپے والی لڑکی باہر آئی تھی۔

وہ بلیک تنگ جینز پر بلیو کلر کی بہت شارٹ فراک پہنے ہوئے تھی کھلے کندھوں تک آتے ریشمی بال اونچی کالی سینڈل والی وہ لڑکی ہیر کو چونکا گئی تھی۔

سردار غاذان نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جو اباً وہ لڑکی اسکا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لیتی کافی پر جوش سی تھی اس کی نظریں صرف غاذان تیمور کے چہرے پر تھیں۔

یہ کون ہے؟

ہیر ایک دم سے پلٹی۔

تو اسکے لیے اتنی تیاریں ہو رہیں تھیں۔

وہ سوچتی ہوئی باہر بھاگی تھی راستے میں ہی مہد یہ ہاتھ میں ایک سوٹ پکڑے اس سے ٹکرائی تھی۔

اچھا ہوا آپ مل گئی بتائیں یہ سوٹ کیسا ہے میں نے انلائن منگوایا ہے آج کے لیے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سوٹ کو سامنے کرتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

اچھا ہے۔

کہتے ہی وہ آگے بڑھی تھی جب مہدیہ نے خفگی سے اسکی کلائی پکڑی۔

صرف اچھا ہے بیس ہزار کا لیا ہے میں نے۔

مہدیہ نے خفگی سے سوٹ کو دیکھ کر کہا۔

ہیر کا وجود بیتابی میں ڈھلا۔

بہت بہت اچھا ہے پلیز اب جانیں دیں نا۔

بنا سوٹ کو دیکھے جلدی سے کہتی وہ بھاگ کھڑی ہوئی تھی جبکہ مہدیہ نے حیرانگی سے اسکی عجلت اور بے تابی نوٹ کی تھی۔

پھر وہ سفینہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

وہ جلدی سے مین دروازہ جو لاونج میں کھلتا تھا اسکے پیچھے ہوئی کہ وہ تینوں اندر ہی آرہے تھے۔

واوا بہت پیارا گھر ہے۔

وہ لڑکی خوبصورت انگلش لہجے میں بولی تھی۔

ٹھینکس ہالے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اچانک ہی چلتا رکا تھا۔

وہ واپس پلٹا۔۔

ہیر یک دم سے دروازے کے پیچھے ہوئی۔

سردار نے ارد گرد جیسے کسی اپنے کی موجودگی محسوس کی تھی لیکن جب کوئی نظر نہیں آیا تو وہ واپس پلٹ گیا۔

لاونج میں سب لڑکیاں عورتیں کھڑی تھیں جیسے رائنہ کا استقبال پر معمور ہوں۔۔

رائنہ سب سے رسمی سا ملتی غاذان کو کمرے کا چلنے کا کہتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

ہالے آو تمہیں تمہارا کمرہ میں خود دیکھاتا ہوں۔

وہ مسکراتے ہوِے کہتا اسے لیے دائیں کوریڈور جسکی سیڑیاں تھرڈ فلور کو جاتیں تھیں لے کر بڑھا تھا۔

وہ ہنستی مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ ہولی تھی۔

ہیر کا دل دکھا۔

جب میں پہلی بار آئی تھی تو مجھے نوراں کے ساتھ کمرے میں بھیجا تھا اور اسے خود چھوڑنے گئے ہیں۔

وہ پریشانی سے سوچتی ہوئی سیڑیاں چڑ گئی۔

سامنے سے ہی وہ دوبارہ اسے نظر آیا تھا۔

ہیر نے خفگی لیے نظروں سے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیسی ہو صبح سے نظر کیوں نہیں آئی مجھے۔

وہ اسکے چہرے کو آنکھوں میں جذب کرتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

میں تو یہی تھی آپ ہی آج فارغ نہیں ہیں۔

لہجہ ہنوز خفگی لیے ہوئے تھا۔

وہ دھیمے سے ہنستا سر ہلا گیا۔

یہ تیاریاں کس لیے ہیں۔

اسکے پیچھے چلتی ہوئی وہ پوچھ رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔

شادی کے لیے۔

وہ بس اتنا بولا۔

کس کی شادی کے لیے۔

وہ حیران ہوتی پوچھ رہی تھی۔

میری شادی کے لیے۔

وہ جواباً گولتا واپس پلٹا جبکہ عین اسکے پیچھے چلتی وہ زور سے اس سے ٹکرائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا ناک اسکے کندھے سے مس ہوا تھا وہ ناک کو تھامتی پیچھے ہوئی۔

آپکی شادی؟

وہ ساکت سی ناک تھامے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

ہمم۔

وہ اسکے ناک سے ہاتھ ہٹا کر دیکھتا کہ کہی زیادہ زور سے تو نہیں لگا بولا تھا۔

کس سے۔

وہ پریشان ہوئی۔

ایک لڑکی سے سوچا کر ہی لوں شادی ڈیڈ کہتے ہیں میری عمر کے لڑکے دو دو بچوں کے باپ بن چکے ہیں تو سوچا چلو کر لیتا ہوں شادی تم کیا کہتی ہو اس بارے میں۔

وہ ہونٹ کا کونا دانت میں دبائے شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

وہ شدید پریشان ہوئی۔

مت کریں ابھی آپکی عمر ہی کیا ہے نا کریں انکل کو سمجھا لیں پلیز۔

وہ خلق میں پھنسے گولے کو بمشکل اندر اتارتی ہوئی بولی تھی۔

ہاہاہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مائی گڈ نیس ہیر تم کتنی کیوٹ ہو لیکن سوری یار میں تمہاری یہ بات نہیں مانوں گا آج شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ریاست کے سارے بڑے بڑے لوگ دعوت پر مدعو ہیں اچھے سے تیار ہو جانا مجھے ابھی کچھ کام ہے بعد میں ملاقات ہوتی ہے۔

وہ آخر میں سنجیدگی سے اسکا گال تھپکتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

ہیر کی آنکھیں جھلملائیں۔

کیا یہ واقعی اس لڑکی سے شادی کر لیں گئے پھر میں کہاں جاوں گئی میں تو انکے بغیر نہیں رہ سکتی۔

وہ کمرے میں آتی بے دھیانی میں خود سے اعتراف کر رہی تھی۔

اچانک بیڈ پر پڑے بلیک شاپنگ بیگ پر اسکی نظر پڑی تھی وہ بیگ کی طرف بڑھی۔

بیگ کو بے دلی سے تھام کر اندر سے کپڑے نکالے جو ایک باکس میں پیک تھے۔

گرے کلر کی لمبی فراک جس کے کناروں پر سلور بھاری گوٹا لگا ہوا تھا لمبی سلیوز جو ساری موتیوں کے کام سے مزین تھیں گلا سادہ تھا لمبے سے بہت ہی باریک دوپٹے کے کناروں پر سلور گوٹا لگا ہوا تھا کہی کہی موتی بھی لگے ہوئے تھے نیچے گرے سلک کا چوڑی دار پجامہ ساتھ سلور کی بیڈ ہیل تھی۔

وہ ریڈی میڈ ڈریس بلاشبہ بہت ہی پیارا تھا لیکن اسے زرا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

کوئی پیارا نہیں۔

وہ سوٹ پراں کرتی بے دلی سے بولی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم میں شہنام صدیقی سردار غاذان کا ماموں زاد بھائی اور آپ؟

سامنے سے آتی وہ کومل سی لڑکی سے ایک دم سے بولا تھا۔

اسنے حیرانی سے اسکے تعارف کو سنا تھا۔

چہرے پر بیزای آئی کہ میں کیا کروں بھئی مجھے کیوں بتا رہے ہو اور تمہیں کیوں بتاوں میں کون ہوں

۔وہ بس سوچ کر رہ گئی۔

جی کیا حدمت کر سکتی ہوں میں آپکی۔

وہ زبردستی سی مسکان سے بولی جواباً وہ مسکرایا۔

آپ بھی بدلے میں تعارف کروائیں۔

وہ ہاتھ پشت پر باندھتا ہوا بولا۔

مہدیہ کو غصہ تو آیا لیکن کنڑول کر گئی آخر وہ سردار کا کزن تھا۔

نائیس نیم مسٹر۔

مصنوعی بڑی سی مسکان سے کہہ کر وہ اسکے پاس سے گزر گئی تھی۔

نام اچھا لگا پھر بھی نام سے نہیں بلایا عجیب لڑکی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے بولتا اپنا بیگ پکڑے اندر آیا تھا۔

شائنہ نے خود پر بے حسی کا حول چڑھا رکھا تھا وہ بھی تیار تھی آج سکن کڑھائی والا سوٹ پہنے کندھے پر سرخ چادر رکھے وہ کوفت زدہ چہرے سے ہیر کو دیکھ رہی تھی۔

جو کھانا کھا نہیں رہی تھی بس اس سے کھیل رہی تھی سب کڑکیاں لمبے کوریڈور والے لاونج میں نرم کارپٹ پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں۔

ہیر بی بی آپکو سردار غاذان نے یاد کیا ہے۔

دینہ (ملازمہ) نے سر جھکا کر اسے تعظیم سے بتایا تھا۔

لڑکیوں نے اسے معنی خیزی سے دیکھا تھا۔

وہ سر ہلاتی جلدی سے باہر پڑی چپل پہن کر ملازمہ کے پیچھے گئی تھی۔

قسمت والی ہے ہیر۔

سفینہ نے رشک سے کہا۔

ہاں سچ کہہ رہی ہو۔

مہدیہ بھی بولی جبکہ شائنہ نے قہر سے ان کو دیکھ کر کھانے کو آگے سرکایا پھر اٹھ کر باہر کو چلی گئی۔

اسے کیا ہوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سفینہ نے حیرت سے کہا۔

بے چاری کے دل کو لگا ہو گا۔

مہد یہ نے تاسف سے کہا۔

ہاں بچپن سے خواب بھی تو سردار غاذان کے دیکھیں ہیں ہمیں تو انکے پاس نہیں پھٹکنے دیتی تھی۔

شنزرا نے کھانے سے بھرپور انصاف کرتے لاپرواہی سے کہا تھا۔

سب پھر سے سر جھٹکتی باتوں اور کھانے میں مصروف ہو چکیں تھیں اور آپس رات کے فنکشن میں پہنے جانے والے کپڑے ڈسکس کرنے لگیں۔

جی!

وہ انکے روم میں آتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

ڈریس پسند آیا آج کے لیے۔

وہ اسے دیکھ کر صوفے پر بیٹھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

جی ٹھیک ہے۔

وہ بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسنے اچنبے سے اسکے بیزار چہرے کو دیکھا۔

کیا طبیعت ٹھیک ہے۔

وہ فکر مند ہوا.

جی۔

لٹھمار انداز تھا آج۔

وہ مسکرایا۔

آج سکول تو نہیں جاو گئی نا۔

وہ مسکراتی نگاہوں سے اسکا صاف شفاف چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔

کیوں نہیں جاوں گئی میں جاوں گئی۔

وہ اسکے اشارا کرنے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

آج چھٹی کر لو کیا یاد کرے گئی ہیر۔۔

وہ کافی کا مگ اٹھاتا ہوا فیاضی سے بولا۔

مجھے نہیں کرنی میں جاوں گئی ورنہ ٹریز ڈانٹتی ہے۔

وہ خفا سے لب و لہجے میں بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں ڈانٹے گئی میں اسے فون کر دوں گا۔

وہ نرم انداز میں بولا۔

مجھے پھر بھی جانا ہے۔

وہ خفا تھی اور سردار غاذان جان چکا تھا۔

پھر اسکی مسکراتی نظریں اپنی واچ اور رنگ پر گئیں تھی جنہیں وہ بہت محبت سے پہنے ہوئے تھی۔

ہیر کیا ناراض ہو مجھ سے کیا میری دوست اچھی نہیں لگی۔

وہ کچھ سمجھتا ہوا پوچھتا ہیر کا دل دھڑکا گیا تھا۔

ک وکونسی دوست میں تو آپکی کسی دوست کو نہیں جانتی۔

وہ جھوٹ بول لیتی تھی لیکن اتنے اچھے سے نہیں سردار غاذان پھر بھی اسکے جھوٹ سے متاثر ہوا تھا۔

پہلے کھڑکی سے پھر دروازہ کے پیچھے چھپ کر بھی وہ نظر نہیں آئی اچھا خیر میں ملوادوں گا۔

وہ اٹھ کر اسکے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔

ہیر کا چہرہ شرم سے لال ہوا پھر خفت زدہ تاثارت چہرے پر آئے۔

وہ شرمندہ سی ہوئی۔

کیا آپ شادی کر کے مجھے یہاں سے نکال دیں گئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھرائی نظروں سے انکے دلکش چہرے کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔

وہ دھیمے سے مسکرایا۔

کیا تمہیں صرف اس گھر سے لگاو ہے مجھ سے نہیں۔

وہ اسے واپس بٹھا کر نیچے دوزانو بیٹھ کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

اسنے ٹھٹھک کر سردار کا چہرہ دیکھا۔

پھر سر جھکا گئی۔

وہ گہرا سانس لیتا اسکے پاس سے اٹھ کر اسے بھی کھڑا کر چکا تھا۔

تیار ہو جاو پھر ایک سپرائز میری ہیر کا منتظر ہے۔

اسکا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگاتا ہوا وہ بولا۔

کیا سپرائز ہے۔

وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔

ہے ایک سپرائز اب جلدی سے تیار ہو جاو نیچے مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں۔۔

وہ کہتا اسے فرصت سے دیکھنے لگا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے سر ہلایا اور ہاتھ چھوڑنے کی منتظر تھی۔

میرا ہاتھ۔

وہ سرخ چہرے سے کہہ رہی تھی۔

کونسا ہاتھ یہ تو سردار غاذان کا ہاتھ ہے ہیر۔

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

وہ بے انتہا حیران ہوئی لیکن تب ہی اسکا فون بجا تھا۔

وہ اسکا ہاتھ چھوڑ گیا اور اسے بھاگنے کا موقع مل گیا۔۔

تم اتنا تیار ایسے ہو رہے ہو جیسے سردار نے تمہیں لڑکی دیکھانا لے جانا ہو۔

مہرینہ اسے کافی دیر سے مرر کے آگے کھڑا دیکھ غصے سے ٹوک گئی۔

یہی سمجھ لیں آپ۔

وہ بال جیل سے جماتا ہوا بولا۔

مہرینہ نے دانت پیسے۔

شکل دیکھی ہے اپنی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بالوں کو پن سے سیٹ کرتی بھڑکی۔

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

مہرینہ نے ناک چڑھایا۔

چلیں دیر ہو رہی ہے۔

وہ اب پوچھ رہا تھا جو صوفے پر دونوں پاوں اوپر کو چڑھائے ایسے بیٹھی تھی جیسے یہاں سے اٹھنے کا موڈ ہی نا ہو۔

وہ اٹھ ہی گئی۔

سنو وہاں میری کزنوں سے فری مت ہونا۔

اسکے ساتھ بائیک پر بیٹھتی وہ اسے وارن کر رہی تھی۔

وہ دل سے مسکرایا۔

کیوں آپ جیلس ہوں گئی۔

بائیک کو دھیمی رفتار پر رکھے وہ پوچھ رہا تھا۔

بہت خوش فہمی ہے تمہیں میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میری کزنیں کسی لڑکے سے بات نہیں کرتیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نا کریں آپ کیوں اپنا خون جلا رہیں ہیں اب اتنا بھی ہینڈسم نہیں لگ رہا میں آپ خوا مخواہ ہی پریشان ہیں اور کوئی بات نہیں۔

وہ شرارت سے بولا۔

مہر نے جواباً غصے سے زور سے پنچ اسکی پشت پر رکھ کر مارا تھا۔

اور وہ زور سے ہنسا تھا

اسکی جلن پر۔۔

انہیں سردار غاذان نے شام کو بلایا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ کیوں بلایا ہے۔۔

مہدیہ اور شزراز بردستی اسے تیار کر رہیں تھی۔

لمبے قد پر وہ باریک خوبصورت فراک بہت جچ رہی تھی۔

مہدیہ نے اسکی سیدھی مانگ نکال کر آگے دونوں طرف سے فرنچ نوٹ بنائے تھے بھاری سونے کے جھمکے ساتھ سونے کا خوبصورت نفیس سا ہار تھا،

تین چار انگوٹھیاں دو کنگن گلابی ہلکی لپ سٹک آنکھوں میں صرف کاجل تھا اور پلکیں بڑی کی گئی تھیں۔

وہ حیران پریشان تھی آخر یہ سب کیا تھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سمجھنے سے قاصر تھی اسے کوئی کچھ بتا بھی تو نہیں رہا تھا۔۔

نقلی کو کا نکال کر اسکی جگہ سفید نگینے والا سونے کا نازک سا کوکا پہنا دیا گیا تھا۔۔

بال کندھوں پر دونوں طرف سے آگے کو ڈال رکھے تھے،

باریک نرم دوپٹے کو سر پر بہت اچھے سے پنز سے سیٹ کیا تھا ان دونوں نے۔

انہوں نے واقعی بہت دل سے ہیر رضا کو تیار کیا تھا۔

آپ تیار ہیں۔

ہیر نے حیرانگی سے مہدیہ کو دیکھ کر خود کو دیکھا۔

وہ خود کو پہچاننے سے قاصر تھی۔

آخر مجھے کیوں اتنا تیار کیا گیا ہے کیا آج کوئی اسپیشل موقع ہے۔

وہ کھڑی ہوتی ہوئی پوچھ رہی تھی اس کا قد ان دونوں سے لمبا تھا۔

وہ مسکرائیں۔

بالکل اب نیچے چلیں ریاست کی مہمان عورتیں آپکو دیکھنے کو بے تاب ہیں سردار بیگم جی۔

شنزرا نے جھک کر احترام سے کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیران کھڑی ہیر کو تھامے باہر لیں آئیں تھیں لاونج میں دس پندراں نئے چہرے والی عورتوں کو دیکھ کر وہ حیران اور پھر نروس سی ہوتی مہدیہ کی کلائی سختی سے پکڑ گئی۔

سب عورتیں اسکے استقبال میں کھڑیں ہوئیں تھیں۔

ماشاءاللہ۔

اسکے اسلام کرنے پر سب بولیں تھی۔

رائنہ نے محبت سے اسے تھام کر مہرون رنگ کے سجے ہوئے صوفے پر بٹھایا تھا۔

وہ حیرانگی سے بیٹھ گئی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

کچھ خواتیں کی نگاہوں میں اس لڑکی کے لیے رشک تو کچھ کی نگاہوں میں اسکے لیے حسد تھا آخر وہ سردار بیگم جو ٹھہری تھی۔

باہر والے لاونج میں بیس پچیس مردوں کے درمیان وہ پراعتماد انداز لیے بیٹھا گفتگو میں حصے دار تھا اسکا اخترام چھوٹے بڑے پر لازم تھا۔

مولوی جی نے اسکی شادی کی تاریخ اس سے پوچھ کر ہی رکھی تھی۔

تیمور صاحب نے اسے اٹھ کر گلے سے لگایا پھر سہیر نے خشام نے شہنام نے داور نے تو برے دل سے اسے گلے لگایا تھا باقی سب نے بہت اخترام سے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔

اسکے چہرے پر دھیمی سی مسکان بہت بھلی لگ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے حیرت سے پیشانی چومتے بھائی کو دیکھا تھا۔

وہ اسے دیکھ کر حیرانگی سے مسکرائی تھی۔

ماشاءاللہ۔

وہ جھکا ہوا بولا تھا۔

ہیر نمی بھری آنکھوں سے مسکراتی جواباً اسکے جھکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر گئی تھی یہ اسکی محبت تھی جو خیام کو بہت پسند تھی۔

پھر وہ چونکی تھی۔

گھر کے مردوں کے بیچ شان سے چلتا کوئی اور نہیں سردار غازان تیمور تھا۔

بلیک سوٹ پر گرے کوٹ پہنے وہ اپنی دلکش پرسنلٹی سے ہیر کا دل ساکت کر گیا تھا۔

وہ کھڑی ہو گئی تھی اسے دیکھ یہ حرکت بے ساختہ تھی اسکی۔

عورتیں بھی کھڑیں ہوتیں ایک سائیڈ کو ہوئیں۔

گڈ لکنگ ہینڈسم۔۔

ہالے بولڈ انداز میں بولی تھی اسے دیکھ وہ جواباً مسکرایا تھا۔

لیکن نظریں ساکت کھڑی اپنی ہیر پر تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج سے دس دن بعد ہماری شادی ہے کیا آپ مجھ سے دوبارہ شادی کریں گئی ہیر غاذان تیمور۔

وہ اچانک ہی ساکت کھڑی لڑکی کا ہاتھ تھامے بولا تھا لڑکیوں نے خوشی سے گالوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے اور شاہ میر حیران سا تھا۔

تب ہی کہوں انہیں بڑا خیال تھا اسکا اسنے مسکراتے ہوئے سوچا پھر زور سے شوخ سی سٹی ماری تھی۔

ہیر ساکت تھی وہ نظریں جھکا ہی نہیں سکی کیا یہ خواب ہے۔

وہ پریشانی و حیرت سے سوچ رہی تھی۔

رائنہ نے کئی نوٹ ان دونوں پر سے وار کر وہی

کھڑے ملازموں میں بانٹے تھے۔

تیمور خانم نے گہری نگاہوں سے نیلے سوٹ والی عورت کو دیکھا تھا جنکی خوشی آج سنبھالے نہیں جا رہی تھی جبکہ نوشین شرمین بس نارمل ہی تھی۔

مہرینہ تو سردار غاذان کے پاس کھڑی خوشی سے ہیر کے جواب کی منتظر تھی۔

جبکہ خیام محبت سے بہن کو دیکھ رہا تھا آنکھیں بھر آئیں تھیں جنہیں اسنے مسکراتے ہوئے صاف کیا تھا۔

سردار بیگم جواب کے منتظر ہیں ہمارے سردار صاحب۔

مہرینہ نے اسکا کندھ ہلایا اور وہ ہوش میں آتی سر جھکا گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موم لگتا ہے ہیر راضی نہیں ہے تو آپ کسی اور سے کر دیں میری شادی اب شادی تو کرنی ہے نا۔۔۔

میں راضی ہوں۔۔

اسکی شرارت وہ کہاں بھانپ سکتی تھی بھلا۔

وہ ایک دم سے جلدی لیکن نرم لہجے میں بولتی وہاں کھڑے سبھی لوگوں کے چہروں پر مسکان لے آئی تھی۔

سردار غاذان کی مسکان پر تو صدقے دینے بنتے تھے کتنی دلکش مسکان سے وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے بہت کچھ سہا تھا پھر اللہ نے اسے اتنا نواز تھا کہ اسکا دامن تنگ پڑنے لگا تھا

(بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے بس صبر کرنا چاہیئے)

ان دونوں کو ساتھ بٹھا کر لوگ پھر سے بیٹھ چکے تھے۔

سردار غاذان نے ماں کا ہاتھ چوما تھا جس سے وہ اسکا منہ میٹھ کروا رہیں تھیں۔

سب خواتین نے ہیر کو چھوٹے چھوٹے لیکن قیمتی تحفے دینے شروع کیے تھے۔

ہالے نے اسے جھمکے گفٹ کیے تھے۔

شاہ میر نے اس لڑکی کو حیرانی سے دِیکھا کہ وہ اسے پہلی بار دیکھ رہا تھا اور وہ بہت خوبصورت اور ہنس مکھ تھی۔

READERS CHOICE

_____ ‘‘‘‘‘ _____ ‘‘‘‘‘ _____

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ رات کی تاریکی میں کوریڈور کی سیڑیوں پر کھڑی کالی چکتی رات کو ہونٹ دانتوں میں دیئے بے یقین سی دیکھ رہی تھی چہرے سے لال سی شفق پھوٹ رہی تھی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے۔

وہ سادی سے کالی قمیض شلوار پہنے ہوئے تھی سر پر مہرون دوپٹہ وہ اچھے سے لیے جیسے زمین پر نہیں تھی۔

بہت خوش ہو۔

ہاں۔

وہ باریک چاند کو دیکھ کر بے ساختہ بولی۔

تمہیں پتا ہے تم میری قسمت جی رہی ہو میرے حصے کی خوشیوں پر قابضہ کیے ہوئے ہو۔

مسکراہٹ معدوم ہوئی تھی شائنہ کی زہر بھری آواز پر۔

وہ پلٹ کر شائنہ کو حیرت سے دیکھنے لگی تھی۔

تم اگر نا ہوتی تو آج میں غاذان کی بیوی ہوتی اس ریاست کی سردار بیگم کہلاتی کیا تمہاری خیثیت تھی سردار بیگم بننے کی۔

وہ اس سے دو سیڑیوں کے فاصلے پر رکتی درشتگی سے پوچھ رہی تھی۔

آپ کو ان سے محبت ہے کیا۔

وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

محبت وخبت نہیں کرتی تھی میں اس سے شروع سے اس گھر میں حکمرانی کے خواب دیکھائے گئے مجھے ریاست کی سردار بیگم بننے کے خواب دیکھے لیکن تم کھا گئی میرے خواب۔

وہ زہر خند لہجے میں چلا رہی تھی۔

ہیر کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے چلتی ہوں اللہ خافظ۔

وہ کہتے ہی اسکے قریب سے گزرتی اگر وہ گزرنے دیتی تب نا۔

وہ اسکا بازو پکڑ کر اسے سامنے کر چکی تھی۔

تم جانتی ہوں میں جانتی ہوں تمہیں مار کر مجھے کچھ نہیں ملے گا وہ نہیں ملے گا مجھے لیکن خیر ہے تم بھی تو نہیں رہوں گئی اسکی زندگی میں، میں اگر اسکے ساتھ نہیں رہوں گئی تو تم بھی نہیں رہو گ ۔ی۔

وہ عجیب سی مسکان سے کہہ رہی تھی۔

ہیر پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن رات کے گیارہ بجے کون اسکی مدد کو آسکتا تھا بھلا وہ آواز لگاتی تب بھی کوئی نا آتا کیونکہ دیواریں ساونڈ پروف تھیں۔

تمہیں ڈر لگ رہا ہے نا مجھ سے اور حقیقتاً تمہیں ڈرنا بھی چاہیئے تم باہر نا آتی تو بھی اج تمہارا کام میں تمام کر کے ہی رہتی ہیر پتا ہے کیا جو چیز میری نہں ہو سکتی میں وہ کسی کی بھی نہیں ہونے دیتی۔

وہ نفرت سے کہتی چادر میں چھپا ہاتھ باہر لے آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا رنگ فق ہوا تھا,

جدید چھوٹا سا پسٹل وہ ہیر پر تھامے طنز سے ہنسی تھی۔

سردار،،

وہ پیچھے ہوتی شاک سے چیخی تھی۔۔

جسکو مرضی بلا لو لیکن تمہیں اس دنیا سے بھیجے بغیر میں یہاں سے ٹلوں گئی نہیں۔

بہت زہریلا لہجہ تھا اسکا۔

وہ اس سے پہلے بھاگتی وہ اسکا بازو پکڑ کر پسٹل اسکے ماتھے پر ٹکا گئی۔

ہیر کا رنگ زرد ہوا وہ کانپنے لگی تھی۔

شائنہ !

اوپر کھڑا وہ چیخا تھا۔

وہ پہلے توڈری تھی پھر سنبھل کر مسکرائی۔

ہیر بازو چھڑانا بھول کر انہیں دیکھتی روئی تھی۔۔

خبردار اگر تم نے میری ہیر کو ایک کھڑوچ بھی لگائی تو تمہیں زمین کے اندر گاڑھ دوں گا پنچ لڑکی۔

وہ درشتگی سے چیختا نیچے دوڑا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہی رک جاو سردار صاحب بس انگلی کا دباو ہلکا سا بڑھے گا اور تمہاری ہیر اوپر پہنچ جائے گئی تو وہی رک جاو تم مجھے روک نہیں سکتے۔

وہ چیختی اور زور سے مچلتی ہیر کا بازو دبوچ چکی تھی۔

سردار۔

وہ خوف سے روئی۔۔

ہیر رونا نہیں میں ہوں نا میرے ہوتے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

وہ غصے سے چلاتا شائنی سے کچھ فاصلے پر آرکا تھا۔۔

شائنہ تلخی سے مسکراتی غاذان کو غور سے دیکھتی رہی۔

میں نے پلین چینج کر لیا ہے ہیر تمہیں مار کر مجھے وہ مزہ نہیں آئے گا جو تمہیں ٹرپتے دیکھنے میں آئے گا سو پلین ول بی چینج۔

وہ بول تو ہیر سے رہی تھی لیکن نظریں غاذان تیمور کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر تھیں۔

وہ دو قدم آگے بڑھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم مزہ دیکھنے کے لیے زندہ بچو گئی تو لوگئی نا تمہیں شوٹ نا کر دوں میں۔

وہ درشتگی سے بولتا دو قدم اور نزدیک آیا تھا اب وہ شائنہ سے سات آٹھ قدم کے فاصلے پر تھا۔

شائنہ نے مسکراتے ہوِے پسٹل کا رخ غاذان کی طرف موڑا تھا۔

اور وہ آئی بروا چکاتا طنز سے مسکرایا تھا۔

ہیر نے وحشت سے پسٹل کا رخ غاذان کی طرف ہوتے دیکھا تھا۔

جسم میں جان نکلنے کو تھی پسٹل کا رخ دیکھ کر۔۔

تم مجھے مار دو شائنہ ورنہ غاذان تیمور تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا اور ہاں مجھے مارنے والے بڑے آئے لیکن نامراد ہی رہے تم بھی کوشش کر لو۔

وہ اب تھوڑا ریلکس تھا ہیر سے پسٹل کو ہٹتے دیکھ کر وہ چاہتا تو ایک جھٹکے سے پسٹل چھین لیتا مگر وہ جلد بازی میں کسی کی زندگی داو پر نہیں لگا سکتا تھا۔

لیکن یہ تو کوئی ہیر سے پوچھتا نا جان تب نہیں نکلتی جب ہم خود مصیبت میں ہوں جان تب نکلتی ہے درد تب ہوتا ہے جب آپ کے جان سے پیارے کی جان نکلتی ہے وہ مشکل و تکلیف میں ہو۔۔

گڈ بائے سردار غاذان اگر میں نہیں تو سردار بیگم یہ بھی نہیں۔۔

کہتے ہی اسنے ٹریگر پر انگلی دبائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں پلیز انہیں مت مارنا تمہیں مجھ سے تکلیف ہے نا تم مجھ سے نفرت کرتی ہو نا تو مجھے مار دو مگر انہیں کچھ مت کرنا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز۔

وہ تڑپ کر کہتی ہاتھ جوڑ چکی تھی۔

شائنہ تمسخر سے مسکرائی لیکن نظریں صرف غاذان پر تھیں۔

شٹ اپ ہیر خبردار اگر میرے ہوتے کسی کے آگے ہاتھ جوڑے یا منت کی تو جان لے لوں گا میں تمہاری۔

وہ غصے سے چلایا وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا اسے گڑگڑاتے دیکھ۔

تم دونوں کی کوئی بات مجھے نہیں سننی سو آخری بار دیکھ لو ہیر اپنے سو کالڈ سردار غاذان کو۔

کہتے ہی وہ فائر کر چکی تھی۔

لیکن اسکا ہاتھ اوپر کو تھا۔

ہیر اسکا ہاتھ اوپر کو کیے سرخ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسکرایا تھا اسے مارنا آسان تھا کیا!

چٹاخ۔۔

پسٹل چھین کر دور پھینکتی وہ تھپڑ بھی مار چکی تھی اسے، شائنہ لڑکھڑاتی ہوئی ریلنگ پر گری۔

وہ کہاں امید کر سکتی کمزور سی ہیر سے اس لیے وہ اپنی نظریں صرف غاذان کی حرکات پر جمائے ہوئے تھی اسکی طرف سے تو وہ بالکل غافل تھی لیکن اس میں ہمت آچکی تھی عشق کو مصیبت میں دیکھ کر۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے ریکنگ کو پکڑے اسکی طرف پلٹی تھی۔

افسوس ہوتا ہے مجھے آپکو انکی کزن کہتے ہوئے آپ نفرت میں اتنی اندھی ہو چکی ہیں کہ آپکو کوئی اپنا بھی نظر نہیں آرہا شرم کریں زرا، چلو میری خیر تھی آپ کا حق چھینا تھا میں نے لیکن یہ نصیبوں کے کھیل ہوتے ہیں اگر آپ کے نصیب میں وہ ہوتے تو میری جیسی دس ہیر بھی انہیں آپ سے چھین نہیں سکتی تھیں لیکن جب وہ آپکے تھے ہی نہیں تو پھر یہ نفرت بلاوجہ ہے آپ ان پر کیسے گولی چلا سکتی ہیں کیسے کر سکتی ہیں آپ ایسا دل کر رہا جان سے مار دوں آپ کو۔

وہ اسکا بازو دبوچے غم و غصے سے پوچھ نہیں رہتی تھی چیخ رہی تھی۔

ہیر تم اوپر جاو اس سے میں نمٹ لیتا ہوں پرانے حساب بھی آج اسنے چکانے ہیں۔

وہ سیڑیوں پر آتا سپاٹ انداز میں کہہ رہا تھا وہ ہیر کے سامنے کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نہیں جاوں گئی۔

وہ ضد بھرے لہجے میں بولتی پہلے والی ہیر تو نہیں لگی تھی انہیں۔

شائنہ نے غصے سے اسے ایک دم سے دھکا دیا اور وہ چیختی ہوئی نیچے گری۔

ہیر!

غاذان تین چار سیڑیاں پھلانگتا اس تک پہنچ جاتا اگر شائنہ نے اسکی شرٹ کو پیچھے سے ایک جھٹکے سے کھینچا نا ہوتا تو گردن پر گریبان بہت زور سے پھرتا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان۔

وہ نیچے گری پہلی بار انہیں نام لے کر پکار رہی تھی۔

غاذان تیمور پلٹا تھا اور رکھ کر دو تھپڑ اسکے دونوں گالوں پر مارے۔

وّہ بھی سیڑیوں پر گری تھی۔

ہیر ماتھے پر ہاتھ رکھے اٹھ کر بیٹھی تھی کمر پر درد کی ٹھیسیں سی اٹھی تھیں اور ماتھا پھٹ گیا تھا وہ تو شکر تھا وہ پانچ سیڑیوں پر سے ہی گری تھی ورنہ زیادہ چوٹیں آتیں۔

وہ بنا ہیر کو دیکھے اسکی پرواہ کیے اسے بازو سے گھسیٹ کر نیچے لے آیا اور پھر سے اسے غصے سے تھپڑ مار چکا تھا وہ کہی سے بھی عورت کی عزت کرنے والا غاذان تیمور نہیں لگ رہا تھا۔

وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی درد کی شدت سے۔

ہیر اپنی تکلیف بھلائے پریشانی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

پلیز مت ماریں اسے۔

وہ شائنہ کی ابتر حالت دیکھ چلائی تھی۔

نوشین جو پانی لینے آئی تھی صورت حال دیکھ وہ سہیر کو بدحواسی سے بلانے بھاگی تھی۔

سہیر نے بھوکھلاتے ہوئے ساتھ ہی تیمور کو بھی بلا لیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غاذان ہوش میں او۔

تیمور صاحب غصے سے بولے تھے۔

چھوڑیں ڈیڈ یہ رحم کھانے کے قابل نہیں پوچھیں اس سے اسنے کہاں کہاں ہیر کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی کیا کوئی کرتا ہے ایسا۔

وہ نفرت سے بھڑکا تھا۔۔

سار یا کا بتاو پھر پکنک میں جو ہوا وہ بتاو مجھے آج ہی پتا چلا ہیں مجھے اسکے کرتوتوں کا خادم مجھے اسکے بارے میں سب بتا چکا ہے کتنی گھٹیا لڑکی ہے یہ ڈیڈ اور آپ اس سے میری شادی کروانا چاہتے تھے۔

وہ تو کسی کی پکڑ میں ہی نہیں آرہا تھا۔

شائنہ نے لرزتے ہونٹوں سے خون صاف کیا پھر کھڑی ہوئی۔

اسے مروانے کی بہت کوشش کی لیکن ہر بار بچ جاتی تھی اسکی قسمت بہت اچھی ہے غاذان لیکن میں تم دونوں کو ساتھ نہیں دیکھ سکتی یہ میری مجبوری ہے۔

وہ ہاری نہیں تھی پھر سے چلائی۔

تم ہاتھ لگا کر دیکھاوا گر تمہیں کھڑے کھڑے ہی جہنم وصل نا کر دیا تو غاذان تیمور نام نہیں میرا۔

اسکی گردن کو جھٹکے سے پکڑتا وہ سرد لہجے میں پھنکارا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ کی ریڑ کی ہڈی تک خوف کی لہر دوڑی تھی۔

ہیر کی انگلیوں سے خون نکل کر ناک اور گال پر آنے لگا تھا۔

وہ بس انہیں خوف سے دیکھے جا رہی تھی وہ پہلی بار اسے اتنے غصے میں دیکھ رہی تھی وہ خود ڈر گئی تھی اسکے مشتعل ہوتے روپ سے۔

غاذان چھوڑ واسے اسکے باپ کو فون کر دیا ہے آتا ہو گا وہ۔

تیمور صاحب فون جیب میں رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگے تھے۔

غاذان پلیز اسے چھوڑ دیں خدا کا واسطہ ہے آپکو۔

وہ وہی بیٹھی بمشکل بولی تھی۔

اسکی نظریں شائنہ سے ہٹتی دور بیٹھی اپنی متاع حیات پر گئیں تھیں۔

وہ ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کی طرف دھکا دے گیا تھا۔

سہیر اور تیمور نے سکھ کا سانس لیا ورنہ وہ چھڑائے نہیں چھوڑ رہا تھا۔

افسوس ہے مجھے شائنہ تم پر ہمیشہ اپنے بچوں پر تمہیں فوقیت دی تمہاری مثالیں دیا کرتا تھا میں اپنی بیٹیوں کو لیکن تم کیا نکلی ہو تمہاری وجہ سے میں نے مہرینہ پر کتنی دفعہ ہاتھ اٹھایا تم بھی آخر باپ کا ہی پرتو نکلی۔

سہیر خانم غصے سے بولے کہ وہ نیچے گرا پسٹل دیکھ چکے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شائنہ نے پہلی دفع شرمندگی سے سر جھکایا تھا۔

ڈیڈ میں اسے معاف نہیں کر سکتا اسنے اس لڑکی پر بہت بار ظلم کیا ہے تو میں کیسے اس بخش دوں میں پولیس کو فون کرنے لگا ہوں۔

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا پولیس کا نمبر ڈائل کر چکا تھا۔

شائنہ نے خوف سے اسے دیکھا۔

تیمور صاحب کچھ نہیں بولے وہ خود صدمے میں تھے۔۔

وہ پولیس کو فون کر کے تیز قدموں سے ہیر کی طرف بڑھا تھا۔

جیب سے رومال نکال کر وہ اسکے چہرے سے خون صاف کرنے لگا تھا۔

وہ بھینچے ہوئے ہونٹ چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے اسکے چہرے کو صاف کر رہا تھا۔۔

وہ کانپتے ہونٹوں سے بس انکو ہی دیکھے جا رہی تھی شائنہ کی نظریں زمین پر تھیں اور وہ دونوں بھائی صوفے پر پریشان بیٹھے ہوئے تھے۔

غاذان ہیر کو کمرے میں لے جاو۔

نوشین کے ہاتھ وہ پانی لے کر ہیر کے ہونٹوں سے لگا چکا تھا جب تیمور صاحب نے کہا۔

پہلے میں ریاض خانم سے دو ٹوک بات کر لوں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ریاض کو اندر اتا دیکھ سرد لہجے میں بولتا اٹھ کر کھڑا ہوتا انکی طرف بڑھا تھا جو بھاگ کر بیٹی کو تھام کر سینے سے لگا چکے تھے اور اب غصے سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

یہ کیا حالت کر دی ہے تم لوگوں نے میری بیٹی کی اسے میری نہیں اپنی مری ہوئی بہن کی بیٹی سمجھ کر خیال رکھ لیتے تف ہے تم سب پر۔

ریاض خانم غصے سے چلایا۔

تف تو آپ پر ہے جنہوں نے بیٹی کی تربیت خوب کی ہے اور آج تک اسے اپنی پھپھو کی بیٹی سمجھ کر رعیت دیتے رہے ہیں۔

وہ بھی غصے سے بولا۔

اسکے ہاتھ میں خون آلود رومال تھا جو اسنے پھینکا نہیں تھا پکڑے ہوئے تھا وہ۔

پولیس آرہی ہے شاید اب تو پہنچ بھی چکی ہو آپکی بیٹی کو گرفتار کرنے۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

جس پر ریاض نے پریشانی و غم سے تیمور اور سہیر کو دیکھا جو باوہ دونوں منہ موڑ گئے تھے۔

تم ایسا نہیں کر سکتے غاذان۔

وہ غم سے چلائے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پہلے تو تمیز سے بات کریں دوسرا سردار کہیں اور آپ کہہ کر مخاطب کریں ورنہ اس غلطی کی سزا ابھی آپکو بھگتنی پڑ سکتی ہے تیسرا بیٹی کو سمجھاتے نا ایسے اگر اسے چھوڑ دیا تو یہ خطرہ ثابت ہو سکتی ہے میں اب کوئی رسک نہیں لوں گا۔

تب ہی پولیس اجازت لیتی اندر آئی تھی تین آفسر اور دو لیڈی پولیس آفسر تھیں۔

بابا مجھے بچالیں مجھے نہیں جانا جیل۔

وہ باپ کے سینے میں چھپتی وحشت سے چلائی۔۔

ہیر نے آنسو بھری آنکھوں سے اس سے التجا کی جو اباً وہ ہونٹ بھینچ گیا تھا۔

سردار غاذان میں تمہارے پاوں پکڑتا ہوں میری بیٹی کو چھوڑ دو میں وعدہ کرتا ہوں اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے چلا جاوں گا یہ اب تمہیں پریشان نہیں کرے گئی پلیز اپنی پھپھو کے صدقے اس پر رحم کھاو۔

وہ ہاتھ جوڑ گئے تھے۔

غاذان نے گہرا سانس لیتے باپ اور چاچا کو دیکھا پھر ہیر کو جو اسے ہی پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔

یہ میری نہیں میری بیوی کی مجرم ہے اسے کہیں یہ میری بیوی سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں اگر وہ اسے معاف کرتی ہے تو میری طرف سے یہ بھاڑ میں جائے۔

وہ بے لچک لہجے میں بولا تھا۔۔

شائنہ نے اسے دیکھ کر ہیر کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر ہونٹ کاٹتی کچھ بولنے لگی تھی جب وہ ہاتھ اٹھا گیا۔

اسے معافی مانگنے دو ہیر۔

وہ سرد لہجے میں اسے تنبیہ کر رہا تھا۔

وہ سر جھکا گئی جبکہ شائنہ نے باپ کو دیکھا جو معافی مانگنے کا کہہ رہے تھے۔

وہ اگر پولیس کے ساتھ جاتی تو انکی عزت کہی کی نا رہتی بہت بدنامی ہوتی انکی۔۔

ہیر میں تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو میں آئندہ تمہیں پریشان نہیں کروں گئی کوئی نقصان نہیں پہنچاوں گئی۔

وہ ہاتھ جوڑ کر لرزتے لہجے میں بولی تھی۔

میں نے معاف کیا آپکو۔

وہ بہت جلدی بول گئی جس پر غاذان نے اسے تگڑی گھوری سے نوازا اور وہ سر جھکا گئی تھی۔

ریلنگ تھامے پوری فوج اوپر سے ساری صورتحال دیکھ رہی تھی نیچے آتے تو بے عزتی ہوتی اس لیے اوپر سے ہی جھانک رہے تھے۔۔

شہنام، شاہ میر، شنزرا، مہدیہ سفینہ وہ پانچوں ایک ساتھ کھڑے نیچے نظریں جمائے ہوئے تھے۔

جا سکتے ہیں آپ دونوں لیکن اب میری نظریں آپ دونوں پر رہیں گئی سوبی کی ئرفل۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرد لہجے میں کہتا وہ ہیر کی طرف بڑھا۔

ہیر کو ڈر لگ کہ کہی وہ اسے ڈانٹے نا لیکن وہ تو اسے سنجیدگی سے گود میں اٹھا چکا تھا۔

ہیر کا منہ کھلا شرم سے زرد پڑا چہرہ سرخ ہوا اور پھر بے بسی سے سر جھکا گئی۔

ریاض تیمور اور سہیر کو دیکھتی بیٹی کا بازو کھینچ کر وہاں سے ہمیشہ کے لیے لے گے۔

شائنہ نے پلٹ کر آخری بار سردار کو دیکھا تھا آنکھوں سے آنسو گر کر گال پر لڑھک آئے۔

"آپ سے معذرت چاہتے ہیں بلاوجہ تکلیف دینے پر۔

تیمور صاحب پولیس سے بولے۔

وہ سر کو خم دیتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

شائنہ ایسی ہو گئی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

تیمور صاحب غم سے بولے۔

جس پر سہیر خانم بھی نے غم و غصے سے ہونٹ بھینچے وہ دونوں شاک میں وہی لاونج میں بیٹھے رہ گئے جبکہ نوشین آنکھیں مسلتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

"پوری ینگ جنریشن نے خاموشی سے پلٹ کر ان دونوں کو اپنے پاس سے گزرتے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب سے زیادہ شہنام کا منہ کھلا ہوا تھا اسکا شام سے ہی حیرت کے مارے منہ کھلا ہوا تھا جو ابھی تک بند نہیں ہو سکا تھا

۔۔

وہ خاموشی سے نظریں اسکے زخم پر جمائے روئی کی مدد سے اس پر پائیوڈین لگا رہا تھا۔

سیبی۔۔

ہیر کو ہلکی سی جلن ہوئی ہوتی۔۔

ماتھا سیڑیوں پر رگڑنے پر خون بہا تھا جو کہ اب تھم چکا تھا ناک کے نتھوں میں بھی خون جما ہوا تھا شاید ناک سے بھی خون آیا تھا۔

اور کہاں درد ہے۔۔

وہ زخم پر بینڈ ایج لگاتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔

کمر پر۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا گیا۔

تب ہی مہد یہ نوک کر کے ٹرے میں گرم دودھ کا گلاس رکھ کر لے آئی غاذان نے اسے کہا تھا گرم دودھ لانے کو۔

وہ ہیر کی طبیعت پوچھ کر دودھ رکھ کر چلی گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ میڈیسن لو گرم دودھ سے درد میں افاقہ ہو گا۔

وہ گولی اسکے منہ میں رکھتا سنجیدگی سے بولتا دودھ اسے پکڑا گیا۔۔

وہ دودھ کا سارا گلاس ڈرتے ڈرتے خالی کر گئی تھی۔۔

آرام کرو اب۔۔

وہ کہتے ہی اٹھا تھا جب اسنے اسکی کلائی کو نرمی سے چھوا تھا۔

وہ رکا ضرور لیکن پلٹا نہیں تھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے کیوں ناراض ہیں میں نے کیا کیا ہے۔

وہ روہانسے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

تم رات کو کمرے سے باہر کیوں نکلی اگر مجھے خادم نے اسکے متعلق نا بتایا ہوتا تو میں اسکے کمرے میں جا رہا تھا وہ تو قسمت اچھی تھی میری جو وقت پر روم سے باہر نکل آیا ورنہ جانتی ہو وہ پاگل تم پر فائر کر دیتی۔

وہ غصے سے بولا۔

مجھے نیند نہیں آ رہی تھی پانی پی کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئی تھی مجھے کیا پتا تھا وہ ایسا کریں گئیں شکر ہے آپ ٹھیک ہیں ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا۔۔

وہ جھرجھری لیتی ہوئی خوف سے بولی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نرم پڑا۔

ہیر مجھے بچانے کے لیے خود کو کبھی مصیبت میں مت ڈالنا ورنہ تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

جواباً دائیں بائیں سر سعادت مندی سے ہلایا گیا۔

ہیر سینے سے لگو یار بہت پریشان ہو چکا تھا میں۔

وہ بولا تھا جبکہ وہ ہونق ہوئی پھر شرم سے سرخ ہوئی۔

سو جاوں اب میں۔

وہ اچانک ہی اسکی بات کا اثر زائل کرنے کے لیے پوچھ رہی تھی۔

سو جانا لیکن پہلے میرے سینے کو ٹھنڈک کو تو پہنچنے دو یار۔

وہ کہتے ہی اسے خود میں شدتِ جذبات سے بھینچنے کی حد کر چکا تھا۔

ہیر ساکت و جامد اسکے سینے میں چھپی رہ گئی جبکہ وہ اسکی ٹیڑی میڑی مانگ چوم کر بینڈ تج لگا زخم چومتا اٹھا۔

اللہ خافظ۔

اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہ چلا گیا۔

جبکہ وہ بے حس و حرکت ویسے ہی رہی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ملنے میں سکت کہاں بچی تھی اس میں۔

شرم سے چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا تھا۔۔

اسنے جلدی سے کانپتے ہاتھوں سے دوپٹہ سر پر جمایا اور تکیے میں منہ دیا۔۔

آنکھیں بند کیں تو کچھ دیر پہلے والا منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا پٹ سے آنکھیں کھولتی وہ جھنجھلاتی تکیہ دور پھینک گئی۔

انہیں زرا لحاظ نہیں کسی کا۔

وہ خفگی سے بولتی پھر سے آنکھیں میچ گئی اب انکا چہرہ آنکھوں میں گھومنے لگا تھا انکا چلنا مسکرانا کھانا کھانا چاے پینا اسے سنجیدگی سے دیکھنا نرمی سے دیکھنا اسے سینے سے لگانا۔

انکا ہر پوز اسکی آنکھوں میں صاف صاف گھومنے لگا تھا۔

لیکن ابکے آنکھیں نہیں کھولیں بلکہ ہونٹ نرم سی خوشنما مسکان میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔

وہ فروٹ کی پلیٹ گود میں رکھے بیٹھی کھا رہی تھی جب وہ بے دھڑک کمرے میں آیا۔

وہ سر پر چادر ٹھیک سے لیتی اسے گھورنے لگی تھی۔

کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے اجازت لی جاتی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ تیکھے لہجے میں بولی۔

سردار بیگم مجھے یہ جاننا ہے آپ نے یہ کیسے کیا۔

کمر پر ہاتھ رکھے وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔

کیا؟

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

سردار غاذان کو کیسے قابو میں کیا مجھے جاننا ہے کیونکہ مجھے بھی کسی کو قابو میں کرنا ہے جلدی بتائیں ورنہ سارے فروٹ کھا جاوں گا۔

وہ اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

اسکے انداز پر وہ تھوڑا سا ہنسی۔

میں نے قابو تو نہیں کیا بس اللہ نے ایک مضبوط رشتے میں باندھا تھا ہمیں ویسے تم بیکار کوشش کرو گئے کوئی تمہارے قابو میں کیوں آئے گا بھلا۔

وہ حیرت کا مصنوعی اظہار کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

شہنام نے اسے گھورا۔

مصر کا خوبصورت شہری ہوں صاحب جائیداد بھی ہوں پڑھا لکھا ہوں اور کیا چاہیئے تمہاری نند کو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ خفا ہوا تھا جیسے۔

ہیں میری کونسی نند کی بات ہو رہی ہے۔

وہ فروٹ کی پلیٹ کو پراں کرتی ہوئی شدید حیران ہوئی۔

وہ جسکے براون سلکی بال ہیں قد درمیانہ ہے ناک چھوٹی سی ہے غصے والی بھی ہے تھوڑی سی۔

وہ اسکے نام سے واقف نہیں تھا اسلیے اسکا حلیہ ہی بتا پایا۔

ہیر نے سیب کی فاش کو بمشکل نگلا۔

تم مہدیہ کی بات کر رہے ہو کیوں سردار جی سے مار کھانی ہے دیکھو وہ لڑکی کافی سلجھی سی ہے تم زرا دور رہو اس سے۔

وہ آہستہ آواز میں بولی تھی۔

یار تم پلیز مجھے اسکے ساتھ سیٹ کروا دو تم جو کہو گئی وہ کروں گا پکا وہ لڑکی مجھے بہت اچھی لگی ہے پھر امی کو لے آوں گا۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا منت ترلے سے بولا۔

تم نا آپ کہا کرو دوسرا ہاتھ میرا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو اسکا اور یہ کیسے اسکے پاس گھس کر بیٹھے ہوئے ہو کوئی تمیز ہے یا نہیں۔

وہ اچانک ہی کہی سے نمودار ہوتا غصے سے بولا تھا ہیر کا فقرہ منہ میں ہی رہ گیا تھا۔

جبکہ وہ ہاتھ چھوڑتا ایک دم سے اسکے پاس سے اٹھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ میں تو عیادت کو آیا تھا۔

وہ ہینڈ سم سے سردار غاذان سے بولا تھا۔

تمہاری عیادت مجھے مطلوب ہے ہاتھ کیوں تھاما اسکا دور سے بھی عیادت ہو سکتی تھی۔۔

ِ وہ اسکی گردن کو دبوچے غصے سے بولتا ہیر اور اسے حیران کر گیا تھا۔

کیا بات کرتے ہیں آپ سردار صاحب جی آپ نے تو اس سے نکاح کر رکھا تھا ورنہ میں نے تو سرخ پھول رنگ لے رکھی تھی سردار بیگم کو پرپوز کرنے کے لیے۔۔

وہ تھوڑا دور ہوتا خاصے تیکھے لہجے میں بولتا سردار غاذان کے غضب کو آواز لگا گیا تھا۔۔

تمہاری یہ جرات کمینے انسان۔۔

وہ درشتگی سے بولتا اسکے پیچھے بھاگا تھا آگے آگے وہ تھا اور پیچھے وہ اسے ڈانٹا ہوا بھاگ رہا تھا سب لوگ حیرانی سے سردار غاذان کا پہلی دفعہ ایسا روپ دیکھ رہے تھے۔

، پیچھے وہ حیرت سے دنگ بیٹھی رہ گئی تھی۔

پھپھو بچائیں مجھے اپنے بیٹے سے۔

وہ پھپھو کے کمرے کی طرف بھاگتا چلایا تھا۔

تمہیں آج مجھ سے تمہاری پھپھو بھی نہیں بچا سکتیں سمجھے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چاکلیٹ کلر کی فٹنگ والی شرٹ میں ملبوس وہ غصے سے پھنکارتا ہوا بھاگ رہا تھا۔۔

غاذان تمہاری پسند بہت اچھی ہے وہ لڑکی کافی انوسنٹ ہے اور پیاری ہے

۔۔

وہ شام کے وقت سوئمنگ پول کے قریب بیٹھے چائے پی رہے تھے جب کھڑکی سے نظر آتے وجود کو دیکھ کر ہالے نے کہا۔

غاذان سر ہلاتا مسکرایا۔

ہم پسند نہیں ہے وہ میری۔

وہ مبہم سا بولا۔

ہالے نے اسے الجھ کر دیکھا۔

تو!

عشق ہے وہ میرا اور تم جانتی ہو اسکا عشق کس نے میرے دل میں ڈالا ہے۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کس نے؟

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

اللہ نے،

اللہ نے اسے مجھ سے ملوایا اسے میرا نصیب بنایا پھر میرے دل میں اسکے لیے پرواہ ڈالی پھر اپنا پن پھر پسندیدگی پھر محبت اور اب آخری پراوّ عشق بھی،

وہ لڑکی اچانک سے ہی میرے دل میں نہیں آئی آہستہ آہستہ وہ مجھ میں گھر کرتی رہی اور میں بس خاموشی سے دیکھتا رہا مجھے بہت عزیز ہے ہالے وہ، روح کی تسکین ہے جیسے میری۔۔

وہ کپ رکھتا بے پناہ سنجیدہ تھا۔

ہالے ساکت نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔۔

وہ بہت خوش قسمت ہے جسے تم ملے ہو۔

ہالے نے دور کھڑکی میں کھڑے وجود کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

جواباً وہ مسکرایا۔۔

ہیر نے پردے ایک دم سے برابر کیے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مجھ سے کبھی اتنی لمبی بات نہیں کی اپنی فرینڈ کو کبھی شاپنگ کرواتے ہیں کبھی لنچ پر لے جاتے ہیں اور مجھے زبردستی یونی سکول بھیج دیتے ہیں۔

وہ منہ بسور کر کہتی بیڈ پر بیٹھی۔

ناخن دانتوں میں چبائے وہ سخت جیلسی محسوس کر رہی تھی اس خوبصورت لڑکی سے۔۔

پھر وہ کچھ سوچ کر جلدی سے بھاری بک اٹھائی،

سبز دوپٹے کو ٹھیک سے سر پر جمایا چپل دوسری پہنی آئینے میں خود کو دیکھا کہ ابھی ابھی اسنے کپڑے بدلے تھے بال بنائے تھے اور کریم وغیرہ بھی لگائی تھی سو وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

کہاں جا رہی ہیں۔۔

وہ ساتھ چلتا ہوا پوچھ رہا تھا.

باہر۔

وہ چلتے ہوئے بولی۔

کیوں!

وہ اسکے ساتھ ہی سیڑیاں اترتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

پڑھنے اور کیا آم لینے تم میرے پیچھے مت آو مجھے سکون سے پڑھنا ہے کل ٹیسٹ ہے میرا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غصے سے بولی۔

شہنام نے معصوم شکل والی لڑکی کو گھورا۔

تو کیا میں باہر ناجاوں مجھے نہانا ہے۔

وہ غصے سے بولا۔

تو اپنے کمرے میں نہاو کیا باہر نہاو گئے۔۔

وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

میں سوئمنگ کروں گا کپڑوں سمیت ڈونٹ وری۔

وہ خفا سے لہجے میں بولا،

وہ پچھلی طرف چھاوں میں بنے سوئمنگ پول کے قریب پہنچ چکے تھے سوئمنگ کے چاروں طرف خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے جو ہلکی پھلکی چلتی ہوا سے جھوم رہے تھے۔

دور لگے جھولے پر مہدیہ بیٹھی ہوئی تھی ساتھ شزرا تھی تھی۔

سردار نے سنجیدگی سے ان دونوں کو ساتھ چلتے اور باتیں کرتے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

وہ پاس آتی مدھم لہجے میں اسلام پیش کر رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہالے اسے دیکھ مسکرائی لیکن وہ انہیں دیکھ رہی تھی جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے بلیو ٹروزر پر ہاف سلوز والی بلیو ہی شرٹ پہنے اپنی دلکش پرسنلٹی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

کیوں لڑ رہے ہو۔

اسنے شہنام کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

آپکی غلط فہمی ہے کہ ہم لڑتے ہیں بلکہ ہم تو بہت پیار۔۔۔

شٹ اپ ایڈیٹ مین لگتا ہے کل کی درگت تم بھول چکے ہو۔

وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتا ایک دم سے چلایا تھا۔

شہنام مصنوعی سیریس ہوا جبکہ ہیر نے کھا جانے والی نظروں سے شہنام کو دیکھا۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے کوئی پیار نہیں ہے میں نے تو اسے ڈانٹا کہ میرے ساتھ کیوں آرہے ہو لیکن یہ بہت ڈھیٹ ہے۔

وہ اپنی صفائی میں جلدی سے بولی تھی۔

ہیر یار بہت جھوٹ بولتی ہو تم ابھی تو تم نے کہا تھا باہر پڑھنے چلتے ہیں اور سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھ کر مزے کریں گئے۔

READERS CHOICE

وہ تھوڑا دور ہوتا غصے سے چلایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے شاک سے اسے دیکھا۔۔

ٹھہر جا بچے تمہیں مزے صرف میں ہی کروا سکتا ہوں رکو زرا۔

وہ ایک جھٹکے میں اسے پکڑتا تپا تھا۔

شہنام بری طرح بھوکھلایا،

جبکہ ہالے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے صرف ہنستی جا رہی تھی غاذان کا ایسا روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

مزاق کر رہا تھا میں، پلیز چھوڑ دیں اور سردار بیگم سوری آپ ہی مجھے اپنے خونخوار سردار سے بچائیں پلیز زززز۔

وہ گردن چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہوتا ہیر سے مخاطب تھا۔

جواباً اسنے ناک چڑھا کر اسے دیکھا تھا۔

دفع ہو جاو نظر مت آنا مجھے رات تک۔

وہ اسے چھوڑتے خفا سے لہجے میں بولا۔

شکریہ سردار صاحب جی اور ہاں سردار بیگم رات کو چھت پر بیٹھ کر چائے پئیں گئے میں محو انتظار ہوں گا آپ کا۔

کہتے ہی وہ جتنی تیزی سے بھاگ سکتا تھا بھاگا تھا جواباً وہ انگلش میں اسے کوس کر رہ گیا۔

غاذان مزاق کر رہا تھا وہ۔

ہالے مسکراتے ہوئے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا واپس بیٹھا تھا۔۔

بیٹھو ہیر، یہ ہالے ہے میری بیسٹ فرینڈ مصر میں ہوتی ہے،

یہ برائیڈل ڈریس ڈیزائن کرتی ہے میں چاہتا ہوں تم اپنا ڈریس خود بنواو جس طرح کا تم بنوانا چاہو ہالے بنائے گئی یہ ایوارڈ بھی لے چکی ہے اپنی بیسٹ کار گرد کی کا۔

وہ ہالے کی تعریف میں بولتا ہیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ بس سر ہلا گئی تھی۔

اندر کہی شدید جیلس ہوئی تھی، اسکے منہ سے ہالے کی تعریف سن کر۔۔۔

تم دونوں بیٹھو میں زرا آرام کر لوں پھر میری اور ہیر کی ملاقات ہو گئی کہ دن کم ہیں اور کام کل سے ہی شروع کرنا ہو گا اور دن رات کرنا ہو گا۔

وہ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔

ہیر کونسا رنگ زیادہ پسند ہے تمہیں۔

وہ پنسل کو دائیں بائیں ہاتھ میں منتقل کرتا اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"وہ لب بھینچے سوچے گی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور وہ دھیمی مسکان سے اسے دیکھتا رہا کہ صبح سے اب اسنے اسے دیکھا تھا کہ آج وہ سارا دن بزی رہا تھا ایک دورے پر رہا، پھر لنچ، میٹنگ اور اب جا کر واپسی ہوئی تھی۔

لائٹ پنک۔۔

وہ بہت سوچ کر بولی اور وہ ہنسا۔۔

جواباً وہ تھوڑا شرمندہ ہوئی تھی۔

کیا پڑھنا ہے۔

وہ میتھ کی بک دیکھ کر بولا۔

میتھ سمجھنا ہے آپ سے۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

اور وہ سنجیدگی سے آئی برو اچکا گیا۔

لاؤ ادھر اور ادھر بیٹھو۔

وہ ساتھ والی چیئر کی طرف اشارا کرتا ہوا بک اسکے ہاتھ سے لے گیا۔

وہ بک پکڑاتی اسکے پاس بیٹھی تھی۔

گرین سوٹ والی لڑکی کے نقوش میں مسکراہٹ ڈھلی تھی انہیں دھیمے سے سمجھاتے دیکھ۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نوٹ بک پر لکھتا ساتھ ساتھ اسے سمجھا بھی رہا تھا۔

وہ اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر مسکرائی پھر نظریں تھوڑی اٹھیں اور انکے بولتے ہونٹوں پر گئیں۔

وہ بہت ماہر انداز میں اسے پڑھا رہا تھا۔

ہیر کی نظریں ہوا سے ہلتے اسکے براون شیڈ بالوں پر جمیں تھیں۔

اسکی نظریں اچانک ہی ہیر پر اٹھیں تھیں۔

وہ بھوکھلاتے ہوئے جلدی سے نظریں بک پر جماتی سر ہلانے لگی۔

سمجھ آیا۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

جی۔

وہ خود پر غصہ ہوتی ہوئی بولی۔

کیا سمجھ آیا زرا بتاو جو میں نے ابھی تمہیں سمجھایا ہے۔

وہ سنجیدگی سے پیچھے ہوتا پوچھ رہا تھا۔

وہ پریشان ہوئی۔

وہ مشکل ہے دو تین بار سمجھانے پر آئے گا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پریشانی سے بولتی اٹھی کہ اسی طرف تیمور خانم اور خشام صاحب آرہے تھے۔

انکل چاے بنالاوں۔

وہ جلدی سے پوچھتی بک بھی اٹھا گئی تھی۔

غاذان نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

بنالاو بچے۔

تیمور خانم شفقت سے بولتے غاذان کے سامنے والی چیئر پر بیٹھے تھے۔

جی۔۔

وہ سر ہلاتی بھاگی تھی۔۔

غاذان کل سے پورے محل میں ڈیکوریشن کا کام شروع ہو جائے گا اور پورے دس دن غریب لوگوں کی دعوت ہمارے محل میں ہو گئی تو تم کچھ اسپیشل کرنا چاہتے ہو تو بتادو وہ بھی ایڈ کر لیتے ہیں۔

وہ بیٹے سے بولے۔

ڈیڈ میں چاہتا ہوں آپ سب کچھ اپنی مرضی سے کریں جو آپکو اچھا لگتا ہے وہ کریں۔۔

وہ انہیں دیکھتا محبت سے بولا تھا۔۔

تیمور صاحب نے فخر سے خشام کو دیکھا تھا جو اباً وہ بھی مسکرائے کہ انہیں کونسا بھتیجا پیارا نہیں تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم بہت خوش ہو پرسوں سے ہے نا۔

مہرینہ نے چائے کا سپ لیتے ہوِئے اس سے پوچھا۔۔

وہ شام کے ہلکے سرمئی اندھیرے میں چھوٹے سے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

خیام پانی والی موٹر کھولے مختلف ہتھیاروں سے اسے کھول کر ٹھیک کر رہا تھا وہ موٹر ٹھیک کرتا گنگنا بھی رہا تھا جب

مہرینہ نے پوچھا۔

ہاں۔

وہ اسے دیکھتا دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا۔

مہرینہ نے سر ہلایا۔

اور اسکی وجہ ہیر کی رخصتی ہے، ہے نا۔

وہ جواباً پوچھ رہی تھی۔

ہاں!

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پتا ہے کیا مہرینہ ہم انکے برابر کے نہیں تھے مجھے امید نہیں تھی کبھی سردار میری بہن کو بیوی کا درجہ دیں گئے یا اگر وہ دینا چاہئیں گئے تو انہیں ایسا کرنے دیا جائے مگر اللہ کا شکر ہے اب سب ٹھیک ہو گیا ہے، مجھے بھی ایک اچھی کمپنی میں ایک سے پانچ بجے تک نوکری مل گئی ہے اور سیلری بھی اچھی ہے تو خوش تو ہوں گا نا میں۔

وہ سیاہی لگے ہاتھوں سے بال پیشانی سے پیچھے کرتا ہوئے بولا۔

مہرینہ نے غور سے اسے دیکھا۔

ہلکے گھنگھڑیالے بالوں والا وہ لڑکا کافی خوش شکل تھا اوپر سے قدکاٹھ نے اسے بڑا ہینڈسم بنا دیا تھا وہ تھا بھی بہت زہین جو کام دیکھتا وہ کر لیتا تھا وہ دو دو نوکریاں اور کچھ بچوں کو ٹیوشن پڑھاتا تھا مہرینہ لڑتی تھی آخر اتنا پیسہ وہ کہاں خرچ کرتا ہے جواباً وہ میسنی سی مسکان سے ہنس دیتا جس پر وہ اور تپ اٹھتی تھی۔

وہ اب پانی کی موٹر سیٹ کر رہا تھا اور وہ اندر کپ رکھنے چلی گئی۔

اسلام علیکم۔

وہ کام میں مصروف تھا جب ایک پتلی سی نسوانی آواز پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا یہ ایک کم سن لڑکی تھی لمبے سے قد والی کافی پیاری تھی اور وہ جانتا تھا ساتھ والا انکا گھر تھا۔

READERS CHOICE

جی!

وہ کھڑا ہوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

امی نے بریانی بھیجی ہے آپکے لیے ہم نے نیاز دلوائی تھی اور یہ آپکا حصہ ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لڑکی شرماتی ہوئی بولی اندر سے بھاگ کر وہ باہر آتی بریانی کی پلیٹ تھام گئی تھی۔

اور میرا حصہ۔

وہ تیکھے چتونوں سے اس لڑکی کو گھورتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

آپ بھی اس میں سے کھا لیجئے گا۔

وہ لڑکی احسان کرتے ہوئے بولی۔

دیکھو بی بی یہ شادی شدہ ہے اور میں اسکے گھر والی سو آئندہ میرا حصہ الگ سے لانا اور دوسرا مجھے دینا کہ ایسے کام تو خواتین کے ہوتے ہیں ہے نا سو برتن میں صبح دھو کر بھیجوا دوں گئی اللہ خافظ۔

وہ اس لڑکی کو کافی دیر سے خیام کو دیکھتا دیکھ رہی تھی جب برداشت سے باہر ہوا تو بھاگ آئی باہر اسے سبق سکھانے۔

آپ انکی بیوی ہیں۔

وہ موٹر کے ساتھ اب پائپ فٹ کر رہا تھا لیکن ہونٹوں پر ایک دھیمی سے مسکان ٹھہری ہوئی تھی۔

وہ لڑکی پیر پٹخ کر چلی گئی۔

تم کیوں ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے اس چڑیل سے۔

وہ اب اسکی طرف ہوئی تھی۔

خدا کو مانے مہر میں تو ایک بار بھی نہیں ہنسا تھا ہاں بات سن رہا تھا ویسے لڑکی پیاری تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہاتھ صابن سے دھوتا ہوا شرارت سے بولا جب مہر نے اسے پیچھے سے کھینچا وہ پیچھے گرا تھا مہر نے جھٹ سے اسکی شرٹ کو چھوڑا۔

لیکن وہ تب اسکی کلائی تھام اسے بھی ساتھ گرا چکا تھا۔

سیدھا جہنم میں جائیں گئی آپ۔

وہ مہرینہ کے سرخ چہرے کو دیکھ

کر بولا۔

شرم تو نہیں آئی شوہر کو دھکا دیتے ہوئے۔

وہ مصنوعی تاسف سے بولا۔

تم بھی جہنم میں ہی جاو گئے میری تعریف تو کبھی کی نہیں اس چھوئی موئی کو کیسے خوبصورت کہہ دیا خلانکہ میں اس سے زیادہ پیاری ہوں

۔

وہ تپ کر بولتی اپنے کپڑے جھاڑنے لگی۔

آپ کہاں مجھ غریب کو تعریف کا موقع دیتیں ہیں ادھر میں کچھ بولوں تو ادھر آپکا خونخوار لیکچر شروع ہو جاتا ہے۔

وہ بھی کھڑا ہوتا اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔

وہ تپ کر کہتی اندر چلی گئی

میرے سامنے والی کھڑکی میں ایک چاند کا ٹکڑا رہتا ہے۔۔

پیچھے وہ بھی گنگنا تا بلکہ اسے جلاتا ہوا بڑھا تھا۔۔

اسنے زور سے کشن اسکے مبہ پر دے مارا تھا اور وہ ہنستے ہوئے جواباً کیچ بھی کر گیا تھا۔۔

زندگی آسان ہونے لگی تھی خیام اور مہرینہ کی، خوشیوں پیسوں کی محتاج نہیں ہوتیں دل کا سکون ہی اصل خوشی کیا سبب ہوتا خ ہے۔

ایک سال کم عرصہ نہیں ہوتا۔

وہ آج ایک سال بعد انہی ٹوٹی پھوٹی گلیوں میں تھی۔

فیروزی سوٹ پر گلابی موتیوں والی بڑی سی چادر لیے وہ بس چل رہی تھی۔

نظریں اِدھر اُدھر تھیں،

چہرے پر گہرے غم کے تاثرات تھے۔

لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکا حلیہ ہی لوگوں کو چونکا رہا تھا مہنگا برینڈڈ سوٹ موتیوں سے سجا بڑا سا باریک دوپٹہ ہاف بالوں کو باندھے گلابی نرم چپل میں پاوں گھسائے وہ کسی کی بھی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی بس اپنے اُس گھر پہنچ جانا چاہتی تھی جہاں اس نے اور خیام نے بہت تکلیف بھرا وقت گزرا تھا،

آخر وہ گھر کے سامنے آرکی تھی،

نیلا لوہے کا دروازہ جیسے ہیر کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

وہ بھی جواباً مسکرائی آہستہ سے ہاتھ بڑے پیارے سے دروازے پر پھیرا تھا۔

ہیر بیٹا کیسی ہو تم۔

اوپر انکی پروسن رقیہ خالہ حیرت سے پوچھ رہیں تھیں۔

ٹھیک ہوں خالہ۔

آہستہ سے کہہ کر وہ بھاری تالہ چابی سے کھولنے لگی تھی۔

گلہ بھاری ہونے لگا تھا اندر قدم رکھتے ہوئے۔۔

چھوٹا سا صحن دھول مٹی سوکھے پتوں سے گندا پڑا تھا باہر پڑی چارپائی ٹوٹ چکی تھی اسکے اوپر ویسے ہی بستر رکھا ہوا تھا لیکن چادر کا رنگ اڑ چکا تھا بستر بھی خراب ہو چکا تھا،

آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھڑ آئے تھے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چلتی ہوئی برامدے میں آئی۔

پھر خستہ حال کمرے میں آتی وہ سسکیاں روکنے کے لیے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جماگ ۔ی تھی۔

اندر کلی پر نائلہ کی قمیض ٹنگی ہوئی تھی ساتھ انکی بڑی سی سفید چکن کی چادر ٹنگی ہوئی تھی جو وہ باہر جاتے وقت اوڑھا کرتیں تھیں۔

اسنے چادر کو آہستہ سے تھاما تھا۔

پھر ہونٹوں سے چھوا۔

امی آپ دیکھ رہی ہیں ہم کتنے خوش ہیں شاید آپ کو ہی ہماری خوشیاں دیکھنا نصیب نا تھیں خیام بہت بہادر بن چکا ہے اور بہت سمجھدار بھی،

مجھے ایک تشنگی ہمیشہ رہے گئی کہ ہماری امی نے بہت بھوک افلاس میں دم توڑا تھا اب بھی جب میں نوالہ توڑتی ہوں نا تو آپکے سوکھے ہونٹ خالی پیٹ یاد آجاتا ہے وہ دن یاد آجاتا ہے جب سکول ٹیچر ہم دونوں کو کلاس سے باہر نکال کر دھوپ میں سارا دن کھڑا کر دیتیں تھیں صرف کاپی پنسل نا ہونے کی وجہ سے اتنی جلدی کچھ بھولا نہیں جاتا لیکن میں خوش بھی ہوں کہ آپ ہمیں دیکھ رہیں ہوں گئی تو خوش ہوں گئی ہے نا۔۔

بچوں کی طرح انکی چادر سے باتیں کرتی وہ سمجھدار ہیر نہیں لگتی تھی۔

وہاں سے وہ تنگ سے کچن میں آئی۔

سوکھا پڑا چولہا خالی ڈبے زنگ لگیں پتیلیاں کچھ بھی تو نہیں بدلہ تھا یہاں،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہاں کھڑے ہو کر امی ہم دونوں کے لیے پراٹھا بنایا کرتی تھیں۔

وہ اس جگہ پر کھڑی ہوتی بڑبڑائی۔

پھر وہاں سے نکلتی وہ برامدے میں سیڑیوں کے پاس آئی لیکن ٹھٹھکی تھی۔

دروازے سے کوئی بہت ہی شاندار سا شخص اندر آیا تھا۔

سکن بلیک بٹن والی تنگ شرٹ بلیک تنگ جینز والا کوئی اور نہیں تیز قدموں سے اسکی طرف آتا سردار غاذان تیمور تھا

۔

اور اوپر چھت پر کھڑے لوگ اس سے زیادہ حیران پریشان تھے کچھ لوگ تو دروازے سے لگے کھڑے تھے۔

کس سے پوچھ کر یہاں آئی ہو اور خادم کو ساتھ کیوں نہیں لیا، آگر آنے کا دل تھا تو کسی کو لے آتی ساتھ۔۔۔

وہ غصے سے بولتا چپ ہوا کہ اسکی سرخ سوجی آنکھیں گالوں پر نمی۔

وہ لب بھینچ گیا۔

تم یہاں رونے کے لیے آئی تھی۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

اسنے جواباً سر نفی میں ہلایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میرا دل کر رہا تھا ایک بار گھر کو دیکھوں آپ تو گھر پر نہیں تھے نا خادم بھائی بھی آپکے ساتھ تھے تو میں چلی آئی میرا دل کر رہا تھا بس دل اداس تھا میرا۔

وہ انکا ہاتھ تھامتی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

سردار غاذان نے اسکے گال پر ہتھیلی جمائی۔۔

ہیرا اگر اب تم روئی تو میں ڈانٹوں گا۔

وہ اسے سنجیدگی سے تنبیہ کر رہا تھا۔

فرمانبردار بیوی نے جلدی سے آنکھیں اور گال صاف کیے۔

اب نہیں روں گئی۔

وہ شوں شوں کرتی ہوئی بولی۔

کیا مجھے نہیں دیکھاو گئی اپنا گھر۔

وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ پریشان ہوئی بھلا یہ گھر تھا اس شاندار شخص کے کھڑے ہونے کا دیکھانا تو دور کی بات تھا۔

چلیں اب۔

"واپس چلیں اب وہ گھبرا کر جلدی سے بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرایا۔

لیکن مجھے تو اپنی ہیر کا گھر دیکھنا ہے جہاں اسنے بچپن گزارا تھا جہاں وہ روتی تھی ہنستی کھیلتی تھی سوتی تھی پھرتی تھی۔

وہ اسے خود سے قریب تر کیے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

ہیر کی آنکھ سے ایک آنسو نکلتا اگر غاذان تیمور اس آنسو کو شہادت کی انگلی میں جذب نا کر لیتے۔

لوگ سانس روکے انہیں دیکھ رہے تھے بھلا ہیر اور سردار غاذان کیسے۔۔

وہ حیران پریشان تھے۔

لیکن گھر گندا ہے اور چھوٹا بھی۔

وہ پریشانی اور شرم سے کہہ رہی تھی نظریں آج سردار غاذان کی نظروں میں الجھی ہوئیں تھیں۔

یہ گھر میری ہیر کا ہے یہ گندا بھی مجھے صاف لگے گا اور چھوٹا بھی کسی محل سے کم نہیں لگے گا مجھے وہ کمرہ دیکھا و جہاں تم رہتی تھی۔

وہ تیکھے ہونٹوں پر دھیمی مسکان سجائے دبلی پتلی لڑکی سے مخاطب تھا۔

وہ ہونٹ بھینچے انہیں دیکھتی رہی محبت و عشق سے دل کا سکون وہی تو تھے اب۔۔

ہمارے تو دو ہی کمرے تھے اور ایک کچن امی اور خیام اس کمرے میں ہوتے تھے اور میں کبھی کبھی اس کمرے میں سو جاتی تھی ورنہ ہم تینوں ایک کمرے میں ہی سوتے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آئی جہاں ایک چھوٹی سی کھڑکی مقفل تھی جو شاید گلی میں کھلتی تھی۔۔

ایک چارپائی تھی جس پر نیلی چادر بچھی ہوئی تھی اس پر سبز بڑے بڑے پھول بنے ہوئے تھے ایک خستہ حال کرسی

ایک دیوار میں بنی دو پٹوں والی کھڑکی جس میں شاید پرانی کتابیں اور کپ گلاس پڑے ہوئے تھے۔۔

فرش جگہ جگہ سے اکھڑ چکا تھا۔

ہیر کو شرمندگی تو ہو رہی تھی جبکہ وہ بنا کوئی تاثر چہرے پر سجائے بڑے غور سے کمرے کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہا تھا

۔

پھر اسکی نظر کل پر ٹنگے براون بیگ پر پڑی۔

چارپائی کے نیچے ہیر کی سکول سینڈل چھوٹا سا شیشہ کل پر ٹنگا ہوا تھا ساتھ پیلے رنگ کی کنگھی بھی ٹنگی ہوئی تھی ایک

طرف پیٹیاں پڑی ہوئیں تھیں۔

اب چلیں۔

وہ پھر سے پریشانی سے بولی۔

ہیر تم سے ریلیٹڈ کوئی بھی چیز میرے لیے بُری نہیں ہو سکتی مجھے تمہاری چیزیں بھی عزیز ہیں، سو ریلکس رہو۔

"وہ کھڑکی کھولتا ہوا بولا۔

ہیر کے چہرے پر دھیمی مسکان آ ٹھہری۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

(بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے)

کبھی پڑی آیات کا مفہوم آج ٹھیک سے سمجھ آیا تھا۔

اللہ کا شکر گزار اسکا روم روم ہوا تھا۔

چھت پر چلیں۔

وہ پوچھ رہی تھی۔

چلو۔

وہ کہتا ہوا پلٹا تھا جبکہ وہ آگے بڑھی اور غاذان تیمور نے اسکے سرہانے برسوں پڑا سفید چھوٹا سا کیچر اٹھایا تھا اور جیب میں ڈال لیا تھا۔

وہ کھلی چھت پر آئی وہاں بھی ایک چارپائی دیوار کے ساتھ کھڑی تھی۔

اسنے جلدی سے چارپائی بچھائی پھر اپنے دوپٹے سے چارپائی کو جھاڑا۔

وہ مسکراتا ہوا ادھر ادھر دیکھتا رہا اور لوگ ہاتھ ہلا کر اسے متوجہ کرتے رہے۔

یہ لوگ تمہارا خیال رکھتے تھے ہیر۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

جواباً تھوڑے سے وقفے کے بعد اسنے سر ہاں میں ہلا دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور وہ ہیر کی رگ رگ سے واقف تھا پھر کیسے نا سمجھتا۔

نیچے چلیں۔

وہ پوچھ رہی تھی۔

ہمم۔

وہ سر ہلاتا اسکا ہاتھ تھام کر نیچے چلا آیا۔

ہیر تم چائے بنالاو گئی۔

وہ اسکے ہونٹوں کو دیکھتا ہوا بولا کہ اسنے آج نیچرل کلر کی لپ سٹک جو لگائی ہوئی تھی جو بھرے بھرے ہونٹوں پر

عجیب سی شب دکھلا رہی تھی۔۔

لیکن کیسے گیس ختم ہے دودھ پتی کچھ بھی نہیں ہے۔

وہ اسکی نظروں سے پزل ہوتی بے بسی سے بولی۔

وہ جواباً مسکراتا فون کان سے لگا گیا۔

ہیر اسے الجھن سے دیکھتی رہی۔

صحن میں اب چھاوں آنے لگی تھی۔

اور وہ چارپائی پر بیٹھا لوگوں کو بھی دیکھ لیتا جو بنیڑوں سے جھانک لیتے جب وہ دیکھتا تو بھاگ جاتے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی رونق تھی ہیر کے محلے میں۔۔

پندراں منٹ بعد دروازہ کھٹکا۔

اور وہ اٹھتا دروازے کی طرف چلا گیا کرسی پر بیٹھی وہ حیران ہوتی کھڑی ہوئی تھی۔

خادم کے ہاتھ میں گیس والا چولہا تھا جبکہ پیچھے آتے دو گارڈز کے پاس بڑے بڑے تھیلے تھے۔

گارڈز اور خادم یہی تھے باہر کھلی سڑک پر کھڑے تھے کہ سردار نے

انہیں ادھر آنے سے جو منع کیا تھا۔

خادم چولہا سیٹ کر کے باہر چلا گیا پیچھے گارڈز بھی تھے۔

خادم خود اور گارڈز کو کھانا کھلا دینا دوپہر کا۔

وہ جاتے خادم سے بولا ادم نے جواباً سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیتا باہر نکل گیا۔

اب بن سکتی ہے چائے۔

وہ اسکے بالکل پاس کھڑا حیرت بھرے چہرے کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

وہ ٹرانس سی کیفیت میں بنا سر ہلائے انہیں دیکھے گئی۔

اور پھر ہیر کو نظریں جھکانی پڑی کہ سردار غاذان کے ہونٹوں کا نرم گرم لمس اسے بائیں آئی برو پر محسوس ہوا۔

وہ جھٹ سے پیچھے ہٹتی سر ہلاتی کچن کی طرف بھاگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہاتھ پشت پر باندھے ہیر کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

وہ غور سے کمرے کو دیکھ رہا تھا۔

کمرے کی ایک ایک چیز چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ اس گھر نے بہت غربت بھرے دن دیکھے ہیں بہت مشکل وقت سہا ہے۔

وہ چلتا ہوا اسکے کالج بیگ کے پاس آیا پکڑ کر اتارا اندر جھانکا۔

تین خستہ حال بکس ایک کاپی ایک نیلی سیاہی والی پنسل جو ختم ہو چکی تھی۔۔

پچاس روپے والی کاپی نکال کر کھولی۔

پہلی صفحے پر پیاری سی ہینڈ رائٹنگ میں ہیر رضا لکھا ہوا تھا باقی سارے صفحے نیلی سیاہی سے بھرے ہوئے تھے۔۔

وہ ایک صفحے پر آ کر رکا۔

وہ صفحہ اکڑ گیا تھا آنسوں کے نشان اسے محسوس ہو گئے تھے۔

وہ لب اذیت سے کاٹ گیا۔

اف کتنا برا وقت سہا تھا اسکی ننھی سی جان نے۔

وہ اذیت سے سوچتا کھڑکی میں آیا۔

غاذان تیمور کا دل خالی ہوا تھا اسے وہ وقت یاد آیا جب وہ ٹوٹی جوتی والی لڑکی اسکی گاڑی کے سامنے آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر جب وہ دوبارہ اسکے سامنے ائی تھی تو اسے یاد پڑتا تھا اس لڑکی کی آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں ہونٹ پپڑی زدہ تھے۔

مٹھیاں بھینچے وہ دیوار پر مکہ مار گیا۔

ادھر وہ سامان کھولتی حیران پریشان تھی۔

اتنی ساری چیزوں کی کیا ضرورت تھی بھلا ہم نے تو صرف چائے ہی تو پینی تھی۔

وہ مختلف قسم کا سامان دیکھتی جھنجھلائی تھی۔

بہت فضول خرچ ہیں یہ۔

وہ غصہ ہوئی۔

ایک کپ پانی ابالے کھا کھا کر جب سوکھنے لگا تو اس میں دودھ ڈال کر وہ پکانے لگی۔

چائے جب گہرا رنگ چھوڑتی خوشبو اڑانے لگی تو۔

وہ بھاگ کر امی نائلہ کے کمرے میں آئی دیوار میں نصب الماری سے دو کپ نکالے۔

ٹرے نکالا دو پرچیں نکالیں یہ امی نائلہ کے جہیز کے برتن تھے جو سوچی چینی کے تھے۔

کپ پرچ کو اچھے سے باہر لگے نلکے میں دھویا۔۔

چائے چھان کر کپس میں ڈالی انہیں پرچ پر رکھا،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساتھ بیکری بسکٹ نکالے سوفٹ کیکس نکال کر پلیٹوں میں رکھتی بڑے سے ٹرے میں رکھ کر وہ سارا سامان اس کمرے میں لے جہاں وہ گئے تھے۔

وہ کھڑکی میں کھڑے نظر آئے،

وہ اِدھر اُدھر ٹرے رکھنے کی جگہ تلاش کرتی مایوس ہوئی کہ کوئی ٹیبل نہیں تھا وہ تو کارپٹ پر بیٹھ کر کھاتے پیتے تھے نا ۔

وہ پلٹ کر اسکی طرف آتا اسکی الجھن سمجھ چکا تھا۔

ٹرے لے کر وہ باہر کی طرف بڑھا۔

وہ بھی حیرانی سے پیچھے پیچھے تھی۔

صحن میں پڑے تخت پر وہ ٹرے رکھ گیا۔

پھر اندر گیا اور اب ایک ہاتھ میں کرسی تھی جو وہ تخت کے ساتھ رکھ کر اس پر ٹرے رکھ گیا تھا۔

ہیر کی آنکھیں نم ہوئیں۔

ہیر چائے ٹھنڈی ہو جائے گئی۔

نرمی سے اسے پاس بلا کر کہا گیا۔

وہ بیٹھ گئی تھی ذرا فاصلے پر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چائے کا کپ اٹھا کر اسے پکڑا گیا تھا۔

اب خود چائے میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھانے لگا۔

ہیر نے چمکتی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

چہرے پر دھنک رنگ مسکان ہر نقوش سے پھوٹنے لگی تھی انہیں اپنے گھر میں بنا کوئی تکلف برتتے دیکھ کر۔

وہ اپنی چائے میں بسکٹ ڈبو کر ہیر کے ہونٹوں کے قریب کر گیا۔

اسنے سرخ چہرے سے سر نفی میں ہلایا۔

ہیر۔۔

وہ تنبیہ بولا اور ہیر نے ہونٹ وا کر دیئے۔

وہ پورا بسکٹ اسکے منہ میں ڈال چکا تھا۔

وہ اب چائے ختم کر کے کیک سے انصاف کر رہا تھا۔

کیا آپکو بھوک لگی تھی۔

وہ پشیمانی سے بولی۔

ہاں صبح سے صرف دو کپ کافی کے ہی پیئیں ہیں لنچ کرنے لگا تھا کہ پتا چلا میری ہیر سیر پر نکلی ہوئی ہے تو میں بھی چلا آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا بولا جبکہ وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

آئی ایم سوری آپکو میری وجہ سے تکلیف ہوئی آپ کھانا بھی نہیں کھا سکے۔

وہ فکر مندی سے بولی۔

وہ جواباً سر جھکاتا مسکرایا۔۔۔

ہیر تمہیں پتا ہے آج مجھے کتنا مزہ آیا ہے یہاں تمہارے گھر میں تمہارے ہاتھوں کا لنچ کر کے۔"

وہ نیپکن سے منہ ہاتھ صاف کرتا بولا تھا۔

اور وہ مسکرا دی۔

اور وہ اسے دیکھ کر مسکراتی آنکھوں سے خود پر ضبط کرنے لگا۔

ورنہ شرماتی وہ اسے بہت پیاری لگتی تھی اور جب سر جھکا کر ہنستی تھی تو غازان تیمور کی جان جاتی تھی اُس عام لڑکی پر، اور جب وہ اسے دیکھتی تھی وہ اس پر اپنا آپ قربان کرتا تھا اور پھر وہ پاگل لڑکی کہتی تھی انہیں تو میری کوئی فکر ہی نہیں۔

بات سنیں آپ منگنی شدہ ہیں۔

وہ پاس سے گزرتی مہدیہ سے کافی سنجیدگی سے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جی نہیں۔

وہ اسے گھور کر بولی۔

تو شادی شدہ ہوں گئی؟

وہ اس بار کافی سنجیدہ تھا۔

جی نہیں میں کہاں سے شادی شدہ لگی ہوں آپکو۔

وہ بہت غصے سے بولی۔

تو پھر آپکی نظر کمزور ہو گئی۔

وہ اس بار یقین سے بولتا مہدیہ کو اور غصہ دلا گیا۔

نظر کمزور ہو میرے دشمنوں کی میری تو الحمداللہ پرفیکٹ ہے۔

وہ شدید غصے میں آچکی تھی۔

میں مان ہی نہیں سکتا، ان تینوں وجوہات میں ایک تو لازمی ہے آپکے ساتھ ورنہ اتنا خوبصورت لڑکا ہر وقت سامنے ہو اور بندہ دیکھے بھی نا۔

وہ پاکٹس میں ہاتھ گھسائے کافی پر یقین تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شٹ اپ سردار کے کزن ہیں اس لیے لحاظ کر گئی ہوں اور دوسرا آپ سے زیادہ پیارے لڑکے الحمداللہ ہمارے گھر میں موجود ہیں، آپ تو انکے آگے کچھ بھی نہیں ہیں۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی تیکھے لہجے میں بولی۔

کوئی نہیں، مجھے تو اپنے سے پیارا یہاں پر کوئی لڑکا نظر نہیں آیا۔

وہ تاسف سے جیسے بولا تھا۔

میرے سردار بھائی کے سامنے تو آپ پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔

وہ فخر سے بولی

ارے انکی چھوڑیں وہ تو مرد ہیں۔

اسنے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

میرے خیام جیجو بھی اپ سے زیادہ ہینڈسم ہیں۔"

وہ بولی۔

ارے کوئی غیر شادی شدہ میرے مقابل لائیں تو مانوں۔

دوسری بار ناک سے مکھی اڑائی گئی۔

مہدیہ نے لب بھینچے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شاہ میر۔۔

اسکا نام مت لیجئے گا وہ تو مجھے ایک آنکھ سے کانا لگا ہے پلیز ڈونٹ مائنڈ لیکن میں زرا صاف صاف بات کہنے کا قائل ہوں۔۔

وہ گردن زرا اونچی کرتا اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ گیا تھا۔

جبکہ پیچھے سے گزرتے شاہ میر ے نے پریشانی سے دیوار پر لگے آئنے میں اپنی آنکھ کو غور سے دیکھا تھا۔

آپ دراصل خود کانے ہیں اور ہینڈسم بھی نہیں ہیں دوسرا آج سے زرا اپنی شکل غور سے مرر میں دیکھ لیا کرنا تو لگ پتا جائے گا بڑے خوبصورت بنے پھرتے ہیں دماغ کی دہی کر دی ہے میری۔

وہ غصے سے کہتی پیر پٹخ کر سیڑیاں چڑ گئی۔

جواباً اسنے اسکی پشت کو گھور کر وہ پیچھے مڑا پھر ٹھٹھا کہ شاہ میر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ بھوکھلایا۔

ارے کیسے ہیں آپ ہینڈسم انسان۔

وہ خفت سے بولتا اسکے قریب آیا۔

جبکہ شاہ میر نے اسے گھورا۔

غالباً ابھی تم نے مجھے کانا کہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کافی غصے سے بولا۔

غلط فہمی ہوئی ہے آپکو میں نے تو داور بھائی کو کانا کہا تھا۔۔

وہ جھوٹ بولتا گھبرا گیا کہ داور اسی طرف آرہا تھا۔۔

میں آتا ہوں مجھے بھوک لگ رہی ہے شدید۔

وہ بھوکھلا کر کہتے وہاں سے بھاگ نکلا تھا جبکہ شاہ میر نے اسکی پشت کو گھورا تھا۔۔

_____ ''''' _____ ''''' _____

افففف۔۔۔۔۔۔۔

پورے کمرے میں جھومتی وہ بے انتہا خوش تھی اسے وہ منظر بھول ہی نہیں رہا تھا اپنے کچے صحن میں چائے پیتے سردار

۔۔

ہیر۔۔

وہ ساکت و جامد ہوئی کہ تیمور صاحب دروازہ کھولے اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

جی وہ میں ناچ نہیں رہی تھی میرے پیر کا درد ختم ہو گیا ہے تو میں ہلا ہلا کر دیکھ رہی تھی کہ اب درد تو نہیں ہوتا نا۔

چور کی داڑھی میں تنکے کے مصداق ہیر صاحبہ بھی اپنی صفائی میں الٹا سیدھا بول گئی تھی۔

تیمور خانم نے پہلے تو حیرانی سے اپنی بہو کو دیکھا اور پھر وہ ہوا جو اس ٹھٹھکا گیا تھا.

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاہاہا۔۔

وہ پہلی بار اونچا قہقہ لگا رہے تھے جبکہ اسکے کمرے میں آتی رائنہ اور ہیر حیران پریشان ہوئیں تھیں۔

وہ بہت زیادہ شرمندہ ہوئی۔

تو درد ہوا پاوں میں۔

وہ اسکے کمرے میں آتے پوچھ رہے تھے۔

وہ پریشانی سے سر نفی میں ہلا گئی اور وہ اسکی ہونق شکل دیکھ پر سے ہنسے تھے.

شہنام بھی آ کھڑا ہوا تھا رائنہ کے پیچھے۔

مائی گاڈ آپ درد ایسا محسوس کرتی ہیں تو جب ٹھیک ہوتی ہوں گئ پھر کیا کرتی ہوں گئ۔

وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

ہیر نے خود کو کوسا۔

کیا میں آپکے لیے چائے اور سینڈوچ بنا لاوں۔۔

وہ خفت سے سرخ رنگت لیے پوچھ رہی تھی۔

فرار کی راہ بہت پیاری چنی گئ تھی۔

ضرور بلکہ میں چاے کی تو فرمئش کرنے آیا تھا زندگی میں پہلی دفعہ تو مجھے کسی کے ہاتھ کی چائے پسند آئی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ یقیناً رائنہ کو دیکھ چکے تھے۔

رائنہ سر جھٹکتی اندر آئی۔

ہیر فارغ ہو کر میرے روم میں آ کر بات سننا

۔

وہ وہی سے ہیر سے کہہ رہیں تھیں۔

تیمور صاحب نے گہری نظروں سے سبز ریشمی سوٹ پہنے صدیوں سے ناراض بیوی کو دیکھا تھا۔

وہ کہہ کر چلیں گئیں۔

اور ہیر بھی جلدی سے راہ فرار پاتی کچن میں چائے بنانے دوڑی تھی۔

پورا محل، سفید قمقموں رنگی برنگی فینسی لائٹوں سے سجا بہت ہی پیارا اور قابل دید تھا،

اندر ہال اور کوریڈور کو سفید اور لال پھولوں سے سجا دیا گیا تھا،

انٹی اور انکل کیوں ناراض ہیں ایک دوسرے سے بات تک نہیں کرتے انٹی اب ناراضگی بھلا دیں نا آپ پلیز انہیں کہیں نا وہ آپکی بات مان جائیں گئی۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

صبح کی ٹھنڈی میٹھی ہوا میں ہلکے چھٹے اندھیرے میں وہ دونوں واک پر نکلے ہوئے تھے وہ تو دوڑ رہا تھا جبکہ بیوی صاحبہ اب باقاعدہ ہانپ رہ تھی اسلیے رفتار دھیمی کر گئی تھی۔

وہ دوڑتا دھیمی رفتار کرتا اسکے ساتھ ہو لیا۔

اور پھر اسے دیکھتا مسکرایا۔

کیا تمہیں جاننا ہے وہ کیوں ناراض ہیں۔

وہ اب آہستہ چلتا ٹروزر کی پاکٹس میں ہاتھ گھسائے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے سامنے دیکھتے ہوئے زور سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

وہ اسکی ادا پر دل و جان سے مسکرایا۔

میں دو سال کا تھا جب ڈیڈ نے اپنی سیکرٹری سے اچانک ہی شادی کر لی تھی خلانکہ موم ڈیڈ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے ڈیڈ تو جان وارتے تھے موم پر،

لیکن پتا نہیں ڈیڈ پر اس سیکرٹری نے کیا جادو کیا کہ ڈیڈ نے بنا کسی کی سوچے اس سے نکاح کر لیا اور صبح انکی شادی کی تصویر اخبار کی زینت بن گئی۔

موم بہت ہرٹ ہوئیں دو دن تک وہ روتی اور صدمے میں رہیں، ڈیڈ کو اور موم سے بہت محبت تھی لیکن شاید تقدیر میں بچھڑنا لکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موم نے اسے چھوڑ دینے کو کہا لیکن ڈیڈ نے صاف منع کر دیا موم نے گھر چھوڑنے کی دھمکی دی لیکن ڈیڈ پر شاید کسی چیز کا اثر بیکار تھا۔

موم نے آخری وارننگ دی لیکن وہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور اسطرح موم ہمیشہ کے لیے یہ محل چھوڑ گئیں اور پھر ڈیڈ کو احساس ہوا لیکن اب کوئی فائدہ نا تھا،

انہوں نے سیکرٹری کو چھوڑ دیا لیکن موم کو راضی نا کر سکے۔۔

وہ مجھ سے ملتے تھے پیسے وافر میرے اکاونٹ میں ٹرانسفر کرواتے لیکن موم نے مجھے خود پڑھایا جابز کیں خلانکہ ماموں میرے کافی ریچ تھے لیکن میری موم کو کسی کے پیسوں سے بیٹے کو نہیں پڑھانا تھا وہ بہت خوددار ہیں کبھی کسی سے میری زات کے لیے پیسہ نہیں لیا جو کیا خود کیا انہوں نے بہت سفر کیا ہے اپنی زندگی میں لیکن پیچھے نہیں پلٹیں میرا پہلا عشق میری موم ہیں۔

وہ کہتے ہوئے مسکرایا تھا۔

ہیرا انہیں دیکھے گئی وہ سفید اینڈ بلیو ٹروزر شرٹ میں تھے۔

اور دوسرا۔۔

وہ اب تجسس سے پوچھ رہی تھی آنکھوں میں دیپ سے جلنے لگے تھے۔۔۔

پھر کبھی بتاوں گا فرصت سے۔۔

وہ کندھے اچکا کر کہتا چلنے لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور ہیر منہ بسورے اسکی پشت کو دیکھتی چلنے لگی۔۔

لیکن وہ کیسے مانیں گئی اب۔"

وہ پھر سے بولی۔

یہ تم ان پر چھوڑ دو دو دن تک سب ٹھیک ہو جائے گا میں جانتا ہوں ڈیڈ انہیں راضی کر لیں گئے موم کو کسی تیسرے کی مداخلت پسند نہیں اس لیے کوئی بات مت کرنا ان سے۔

وہ سوئمنگ پول کے قریب آتا ہوا بولا۔

وہ سر ہلا گئی۔۔

کیا میں اپکے لیے ناشتہ بنالاوں۔

وہ چادر کو کھینچ کر درست کرتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

ایزیو وش مائے ڈیئر وائف۔۔۔۔۔

اسکے سامنے آکر رکتا وہ دھیرے سے اسکا گال کھینچ کر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔۔

ہیر نے ٹرانس سی کیفیت میں گال پر ہات رکھ انکے ٹھنڈے لمس کو محسوس کرنا چاہا تھا،

وہ چلتا ہوا اچانک ہی پیچھے پلٹا تھا، پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔۔

وہ ابھی بھی گال پر ہاتھ رکھے ساکت سی کھڑی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہالے اور ہیر پچھلی سمت کو جاتے کوریڈور میں بیٹھیں ہوئیں تھیں ہالے ہیر کی پسند کا لہنگا ڈیزائن کر رہی تھی۔

ہالے کی گود میں لیپ ٹاپ تھا جس پر وہ تیزی سے انگلیاں چلاتی ہیر کو کچھ دکھاتی ہیر سر ہلاتی اور وہ پھر سے انگلیاں چلانے لگتی۔۔

وہ برائیڈل ڈریس والا میگ پکڑے ہوئے تھی۔

تب ہی شاہ میر ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے سنگل صوفے پر آ بیٹھا تھا۔

میر کی نظریں ہالے کے سفید چہرے پر تھیں۔۔

آپ کب سے اس فیلڈ میں ہیں۔

وہ بات کرنے کے لیے پوچھنے لگا۔

ہیر نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر سے میگ پر نظریں جما دیں۔

چار سال سے۔۔

ہالے نے چونک کر اسے دیکھا پھر لاپرواہی سے بتا دیا۔۔

واوا آگے فیوچر میں کیا پلین ہے آپکا۔

وہ پھر سے بولا ہالے نے اکتائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا جو ایویں ہی کمبل ہو رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شادی کا۔۔

وہ بولی تھی۔

سردار بھابھی آپکو سردار بروبلا رہے ہیں۔

وہ میگ میں گھم ہوئی ہیر سے بولا۔

ہیر نے اسے حیرت سے دیکھا۔

وہ محل میں نہیں ہیں رات کو آئیں گئے وہ آوٹ آف سٹی ہیں۔

وہ اسے جتاتے ہوِے بولی۔

میرا مطلب تھا رائنہ چاچی نے بلایا ہے میں بھی پاکستان آکر بھلکڑ ہوتا جارہا ہوں۔

وہ جیسے تاسف سے بولا تھا۔

ہیر اسے سنجیدگی سے دیکھتی ہوئی اٹھ کر چلی گئی۔

کس سال شادی کریں گئیں آپ۔

وہ ہیر کے چھوڑے ہوئے صوفے پر بیٹھتا ہوا عجلت بھرے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

ہالے نے اس بار اسے غصے سے دیکھا۔

اسی سال کے آخر میں کیوں آپکو میرا انٹرویو چھاپنا ہے کہی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لیپ ٹاپ بند کرتی ہوئی بولی۔

وہ کھسیا۔

نہیں تو میں اپنے بارے میں آپکی رائے جاننا چاہ رہا تھا لیکن کیا ہم شادی اس سے اگلے سال میں کر سکتے ہیں؟ آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا نا۔

وہ گلاس نیچے رکھتا سنجیدگی سے پوچھتا ہالے کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔

ایکسیوزمی بڑی خوش فہمی ہے آپکو اپنے بارے میں۔

وہ کھڑی ہوتی غصے سے بولتی چپل ہیل پہننے لگی۔

وہ بھی کھڑا ہوا۔

آپکو میرے جیسا ہینڈسم شوہر نہیں ملے گا سوچ لیں ایک دو دن تک مجھے کوئی جلدی نہیں۔۔۔

وہ ڈھیٹ تھا ہالے جان چکی تھی۔

میری انگیجمنٹ ہو گئی ہے وہ بھی میرے کزن سے ڈیڈھ سال پہلے سو آپ کہی اور جا کر اپنا لک ازمائیں۔۔

سنجیدگی سے اسے دن میں تارے دیکھاتی وہ ٹک ٹک کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔

شاہ میر نے زور سے پیر پٹخا۔

ہاہاہا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جاندار قہقہے پر وہ پیچھے مڑا جہاں شہنمام پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا ہوا قریب آ رہا تھا۔۔

شاہ میر نے غصے سے اسے دیکھا۔

پرپوز کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ لیتے تو شرمندگی سے بچ جاتے یہ ہمارے پڑوس میں رہتی ہے بڑی غصے والی ہے اور منگنی شدہ بھی اسکا منگیتر پولس میں ہے سو اب اسے مت چھیڑنا دوسرا یار کہی اور ٹرائے کرو وہ تو ویسے بھی تم سے عمر میں بڑی ہے سردار بروکی کلاس فیلو تھی وہ۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتا صوفے پر گرا سا تھا۔

شاہ میر نے غصے سے اسے گھورا۔

پھر بیٹھ گیا۔

پھر تو بس مہدیہ ہی۔۔۔

ائے کانے میرا مطلب ہے وہ تمہاری بہن ہے بہن کے بارے میں کونا ایسے سوچتا ہے بھلا۔۔

وہ اسکی بات بیچ میں اچکتا بھوکھلا کر بولتا سیدھا ہوا تھا۔

سگی نہیں ہے میرے چاچو کی بیٹی ہے وہ۔

شاہ میر نے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو پھر کیا ہوا اب اپنے گھر کی لڑکی کو ایسی ویسی نظر سے دیکھو گئے تو گناہ ہو گا دوسرا ابھی صبح ہی تمہاری امی نوشین انٹی سے کہہ رہیں تھی مہدیہ اور شاہ میر بلکل بہن بھائی جیسے لگتے ہیں شکلیں بھی ایک دوسرے سے ملتی ہیں میں تو شاہ میر کی شادی اپنے میکے میں کروں گئی سب سے خوبصورت لڑکی سے۔

وہ جلدی سے بولتا شاہ میر کو حیران

کر گیا۔

بکواس نا کرو تم۔

شاہ میر تپ کر کہتا وہاں سے نکل گیا۔

بڑا آیا میری جانو پر نظر رکھنے والا کانا کہی کا۔۔

جبکہ وہ اسے جی بھر کر کوستا ہوا وہاں سے ٹلا تھا۔

''''''

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

آپ غالباً کمرے میں آچکے ہیں۔

سینے پر ہاتھ باندھتی وہ طنز سے بولیں تھیں۔

وہ ہلکا سا مسکرائے۔

یہ آپ کے لیے۔

گلابی رنگ کا پھول اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولے تھے،

جواباً رائنہ نے ناک سکوڑا۔

تیمور صاحب میں بچی نہیں ہوں جو پھول وغیرہ سے بہل جائے۔

وہ غصے سے بولتی کبڈ کا ڈور بند کرنے لگیں۔

رائنہ آپ جانتیں ہیں نا آپکو پھول بہت پسند تھے اور میں روز رات کو آپکے لیے پھول لایا کرتا تھا آپ کہتیں تھیں سونے چاندی کی چاہ نہیں مجھے، مجھے صرف آپکے ہاتھ سے روز پھول چاہیئے، رائنہ غلطی آخر انسانوں سے ہی ہوتی ہے۔

وہ کہتے ہوئے نزدیک چلے آئے۔۔

رائنہ کی آنکھیں جھلملائیں لیکن وہ خود پر قابو پا گئیں۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غلطی نہیں گناہ کہیں تیمور صاحب میری محبت ووفا سے دغا کیا تھا آپ نے وہ اذیت بھرے پل مجھے بھولتے نہیں ہیں۔

وہ سنجیدگی سے کہتی بیڈ کی چادر درست کرنے لگیں۔

ہاں گناہ ہی ہوا تھا لیکن گناہ کی بھی معافی ہوتی ہے رائنہ کیا جب میں مر جاوں گا تمہارا دل تب نرم پڑے گا۔

وہ سنجیدگی سے پوچھتے رائنہ کا دل دہلا گئے تھے۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

وہ شدید غصہ ہوئیں۔

وہ پرپل کلر کے ایمبرائیڈری والے نفیس سے سوٹ میں تھیں جو انکے سراپے پر بہت جچ رہا تھا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے جواباً رائنہ کو سینے سے لگاتے اسے خود میں سمو گئے تھے۔

رائنہ نے حصار توڑنے کی بہت کوشش کی لیکن پھر تھک ہار کر انکے سینے پر سر رکھتیں وہ گھٹ گھٹ کر رو دئیں تھیں۔

ناراضگی پل میں رفو چکر ہوئی تھی بس وہ اسی پہل کی منتظر تھیں جسے تیمور خانم نے انا کی جنگ میں لڑتے دیر کر دی تھی۔۔

کسی کی پرائیوسی میں دخل دینا بیڈ مینرز ہیں ہیر۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پل میں ساکت ہوئی۔

وہ سرخ چہرہ لیے بمشکل پلٹی تھی۔۔

وہ سیاہ پینٹ شرٹ زیب تن کیے مسکراتی نظروں سے ہیر کی متغیر ہوتی رنگت کو دیکھ رہا تھا۔

وہ میں انہیں دیکھ تو نہیں رہی تھی میں تو کھڑکی سے یہ دھول صاف کر رہی تھی اندر کیا ہو رہا ہے کیا نہیں مجھے کچھ نہیں پتا۔۔

کترا کر کہتی وہ جھت سے انکے قریب سے گزر گئی۔

ہیر کو بہانے بنانے آتے تھے لیکن اسکے نہانے کتنے کچے ہوتے تھے اگلا بندہ جان جاتا تھا۔۔

وہ جانتی تھی وہ اسکے پیچھے ہی چلتے ہوئے آرہے ہیں اسلیے وہ اپنی رفتار تیز کر گئی تھی۔

:::::::''''''

جارجٹ کا ہلکے پیلے رنگ کا سوٹ اوپر جارٹ کا ہی سلور پٹی والا دوپٹہ لیے وہ چونکی تھی۔۔

محصوص دلفریب مہک ناک کے نتھوں میں جیسے گھسی تھی۔

وہ گھبرا کر دوپٹہ پیشانی تک کھینچ گئی اور پلو سے ناک تک چہرہ چھپا گئی۔۔

کیا ہو رہا ہے۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھتا ہوا پوچھ رہا تھا جبکہ وہ گھبرا کر اٹھتی وہاں سے بھاگ نکلتی اگر وہ ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا نا چکا ہوتا تو۔۔

وہ حیرت سے دنگ کمر کے گرد نرم گرفت کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھتی رہی۔

میں دیکھ رہا ہوں میری ہیر کل سے مسلسل مجھے اگنور کر رہی ہے چہرہ تک نہیں دیکھا یا اپنا کیا ناراض ہو مجھ سے۔۔

وہ ہنوز اسے گود میں لیے گھمبیر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

وہ اٹھنے کی کوشش میں تھی۔

جبکہ وہ اسکی کوشش کو ناکام بنائے ہوئے تھا۔

دوپٹہ ہنوز چہرے پر دو انگلیوں کی مدد سے پکڑا ہوا تھا۔

ہیر چہرہ نہیں دیکھاو گی مجھے۔

پیشانی اسکی ناک سے لگائے وہ دلفریب لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

قربت بے پناہ تھی جو ہیر کی جان پر بننے لگی تھی۔

پہلے چ چھ چھوڑیں پھر دیک دیکھاوں گ گی۔۔۔

وہ گھبرا کر ٹوٹے پھوٹے فقرے بمشکل بول پائی تھی۔۔

اوکے دیکھاو پھر۔۔

وہ اسے کھڑا کرتا ساتھ خود بھی کھڑا ہوا تھا ہیر کا چہرہ دھواں چھوڑنے لگا تھا جسم و جان میں کرنٹ سا دوڑنے لگا تھا

انکے خمار آلود لہجے پر۔

وہ تین چار قدم پیچھے ہوئی۔

مما نے کہا ہے پانچ دن تک آپکو چہرہ نا دیکھاوں اگر آپ کہیں پھر بھی نا دیکھاوں اس سے مجھے نظر لگ سکتی ہے اور روپ بھی نہیں آئے گا آپ نے دیکھ کر کیا کرنا ہے میں نے تو چہرہ بھی نہیں دھویا اور پیشانی بھی تیل سے تر ہے آپ یقیناً ڈر جائیں گئے۔

وہ بہت اعتماد سے بولتی انہیں دیکھنے لگی تھی۔

جبکہ وہ کھل کر مسکراتا گردن مخصوص انداز میں پیچھے گرا گیا تھا۔

مائی گڈ نیس ہیر کہاں سے اتنی معصوم باتیں لاتی ہو یار اور دوسری بات تم کیسی بھی لگو غازان تیمور کو کسی شہزادی سے کم نہیں لگتی ہو۔۔

وہ اسکے چہرے سے دوپٹہ ہٹاتا ہوا مسکراتے لیکن نرم لہجے میں بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گہری نظروں سے ہیر کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہیر انہیں چمکتی آنکھوں سے دیکھے گئی۔

کیا کوئی تھا ہیر کے غاذان تیمور جیسا۔۔

بہت خوب سچ ہی کہا تھا پھپھی نے کہ ان پر نظر رکھنا سردار صاحب اس گھر میں کنورائے بھی رہتے ہیں کچھ تو انکا ہی لحاظ کر لیا کریں انکے دل جلتے ہیں ایسے رومینٹک سین پر۔۔

وہ تپ کر کہتا انکے قریب اچکا تھا جبکہ ہیر شرم سے کرنٹ کھاتی چار پانچ قدم پیچھے ہوئی چہرہ پھر سے دوپٹے سے ڈھک لیا۔

بکواس بند کرو اور چلو میرے ساتھ۔

اسکا بازو کھینچ کر وہ بولا تھا۔

میں پھپھو کو پھر بھی بتاوں گا۔

وہ دھمکی اب ہیر کو دے رہا تھا۔

ہیر نے سردار غاذان کو پریشانی سے دیکھا۔

ڈونٹ وری ہیر اسکی جرات نہیں ہمارے خلاف شکایت لگانے کی۔

وہ مسکراتے ہوئے بولتا اس کھینچ کھانچ کر زبردستی لے گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انکے جاتے ہی دوپٹہ چہرے سے ہٹاتی وہ سیاہ آسمان کو دیکھنی لگی چہرہ شفق کی لالی پکڑنے لگا تھا ہونٹ بھینچے وہ ہل کر رہ گئی تھی۔۔

وہ حیرت سے پیچھے پلٹی جہاں سے عجیب ہی آواز آئی تھی۔

وہ دانت نکالے ہیر کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا طریقہ تھا اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو۔

وہ اسکی عجیب سی آواز پر ڈر گئی تھی۔

وہ جواباً بنا کچھ بولے اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔

ہیر نے اسے گھورا اور زرا فاصلے پر ہوئی۔۔

یار کمال کرتی ہو چڑیلوں کے کونسا دل ہوتے ہیں ویسے تمہاری اُس نند کی قریب کی نظر کمزور ہے اسے میرے بارے میں بتاو میری تعریفیں کرو اسکے سامنے پلیز زچڑیل میں تمہیں بدلے میں کسی انسان کا خون لادوں گا۔

وہ بنا اسکے خونخوار چہرے کو دیکھے بس اپنی ہی ہانپے جا رہا تھا۔

لیکن پھر وہ کراہا تھا۔

پشت پر ہتھوڑا پڑا تھا جیسے۔

اس نے حیرت سے دبلی پتلی سی لڑکی کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہارا ہاتھ ہے یا ہتھوڑا کیا وہ تمہیں ہمیں مارنے کے لیے ٹرین کروا رہے ہیں حد ہے ویسے اب دیکھنا کیا کرتا ہوں میں تمہاری ساس سے چغلیاں کیا کروں گا تمہاری۔

وہ غصے سے بولا۔

میری بلا سے جس سے چاہے کرو لیکن مجھ سے دور رہنا سر درد کر دیا ہے تم نے میرا۔

وہ غصے سے لیکن آہستہ آواز میں چیخی تھی۔

ہیر!

حیرت بھری آواز پر وہ دونوں ہی پلٹے تھے۔

وہ پریشان ہوئی۔

یہ تنگ کرتا ہے مجھے اس لیے چیخی تھی میں۔

وہ روہانسے لہجے میں اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔

غاذان نے غصے بھری نظروں سے اسے دیکھا اور وہ پل میں وہاں سے بھاگتا رفو چکر ہوا تھا۔

ہیر سو جاو جا کر اب۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر پلٹ گیا۔

شرمندگی سے سرخ چہرہ لیے وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ تھی۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہندی تھی آج ہیر کی۔

مہرینہ کل سے محل آچکی تھی وہ ہر رسم میں پیش پیش تھی۔۔

ہالے نے اسکا برائیڈل ڈریس تیار کروالیا تھا جو کل ملنا تھا اسے۔۔

خوبصورت مہندی کے نقش و نگار ہاتھوں پر سجائے وہ کب سے خاموش بیٹھی تھی جب وہ سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر دھیما سا مسکائی۔

کیسیں ہیں آپ۔

وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا محبت سے پوچھتا اسکی پیشانی بھی چوم گیا تھا۔

ہیر کی آنکھیں بھر آئیں۔

آپی پلیز رونا نہیں آپ نے آپ پہلے ہی کافی رو چکیں ہیں اب بس آپکو مسکرانا ہے۔

وہ اسکی آنسو بھری آنکھیں دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

وہ سفید قمیض شلوار میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

وہ اسے دیکھتی مسکرائی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم بہت بڑے ہو چکے ہو خیام تمہیں یاد ہے جب ہم پہلی روٹی کھانے کے لیے لڑا کرتے تھے امی پہلی روٹی ہمیشہ مجھے دیا کرتی تھیں اور تم منہ بسور لیا کرتے تھے تو کتنا کیوٹ لگتے تھے نا۔

وہ ان دنوں میں چلی گئی تھی جب وہ خوشحال وقت جیتے تھے۔

وہ دھیمے سے مسکراتا سر ہلا گیا۔

آپی کیا سردار غاذان کو دکانوں کا آپ نے کہا تھا جو عامر دھوکے سے ہتھیا چکا تھا۔

وہ کچھ یاد آنے پر پوچھنے لگا تھا۔۔

ہیر نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے حیرانی سے سر نفی میں ہلا دیا۔

عامر خود ہماری دکانیں خالی کر گیا ہے اور معافی بھی مانگنے آیا تھا اللہ کا شکر ہے بہت بڑا مسلہ سولو ہو گیا ہے اب میں کسی بھروسے مند آدمی کو دوکانیں کرائے پر دوں گا۔

وہ ریلکس بھرے لہجے میں بولا۔

یہ تو حیرت کی بات ہے خیام میں نے تو کبھی ان سے زکر نہیں کیا۔

وہ حیرت سے کہہ رہی تھی۔

آپی جنہیں دل میں بسایا جائے انکی ہر بات معلوم ہو جاتی ہے سو انکے لیے جاننا تو مشکل ہی نہیں تھا آپی مہر کہاں ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولتا آخر میں بیقراری سے بولا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر مسکائی۔

تم اسے مس کر رہے تھے کیا۔

وہ مہر کو اندر آتا دیکھ اس سے بولی جسکی پشت دروازے کی جانب تھی۔

وہ جواباً مسکرایا۔

بلکل۔

وہ بولا جبکہ وہ مسکراتی ہوئی اسلام کر بیٹھی تھی۔

وہ چونک کر سیدھا ہوتا اسے دیکھنے لگا۔

کیسے ہو۔۔

وہ پرسوں سے یہاں تھی اسلیے اسکی خیریت معلوم کر لینا چاہتی تھی۔

الحمدللہ وائف۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

کھانا لائی ہو کھالو۔

وہ ٹرے کی طرف اشارا کر رہی تھی۔

ہیر ان دونوں کو محبت سے دیکھ رہی تھی وہ دونوں اسے بہت عزیز تھے۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں مہرینہ سہیر خانم میرے لیے کھانا لائیں ہیں واوا۔۔

وہ جیسے امپریس ہوا تھا۔۔

جبکہ وہ شرمندہ سی ہوئی۔

وہ بلیک سوٹ پر سرخ دوپٹہ کندھے پر رکھے بالوں کا جدید ہیئر سٹائل بنائے بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن خیام کے کہنے پر شرمندہ سی ہوتی ہیر سے نظریں چڑا گئی۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے گھر پر بھی اسے کھانا پکا کر دیتیں ہوں چائے بھی اور اسکی شرٹ بھی دھوتی ہوں اسے تو قدر ہی نہیں میری۔

وہ ناک سکوڑ کر احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا جی گن کر آپی ایک بار آپکی نند نے کھانا دیا ہو گا اور ایک بار شرٹ دھوئی اور ایک ہی بار چائے مجھے بنا کر پلائی ہے

۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتا شرارت سے بولا تھا جبکہ مہرینہ نے اسے گھورا تھا۔۔

اور وہ ان دونوں کو محبت سے لڑتا جھگڑتا دیکھ رہی تھی آنکھوں میں شفقت تھی چھوتے بھائی اور بھابھی کے لیے زندگی اتنی حسین ہو گئی ہیر رضا کو خبر نا تھی۔۔

.....''''''''''.....''''''''''.....''''''''''''''

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دنگ نظروں سے پردہ تھامے مہندی کے لیے سجاوٹ کرواتے سردار غاذان کو دیکھ رہی تھی وہ سفید سوٹ پر بلیک واسکٹ پہنے بلیک ہی کھوسہ پاوں میں ڈالے، وہ وجاہت کا خوبصورت شہکار لگا تھا ہیر کو۔

دونوں ہاتھوں پر مہندی کا خوب گہرا رنگ آیا تھا عجیب ہی شب دکھلا رہے تھے ہاتھ کہ پہلی بار انہیں مہندی کے رنگ سے رنگا گیا تھا۔۔

وہ سلک کا بھاری فیروزی لہنگا پہنے فیروزی ہی ہاف بازو والی کرتی جسکے صرف بازوں پر کام تھا ڈھیروں پیلی چوڑیاں پہنے ہلکا نازک سا سونے کا سیٹ پہن رکھا تھا، گھنے بالوں کے آگے سے رول بنا کر باقی بالوں کی چوٹی بنائی ہوئی تھی، پیلا دوپٹہ جس پر فیروزی موتی اور فیروزی ہی چوڑا پھیتا لگا ہوا تھا خوب جچ رہا تھا،

اسے مشہور پارلر سے لڑکی تیار کرنے آئی تھی میک اپ کے نام پر صرف اسے پنک کلر کی لپسٹک لگائی گئی تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اب وہ دوسری لڑکیوں کو تیار کر رہی تھی مہندی کا فنکشن گرینڈ پیمانے پر ہونا تھا۔۔

غاذان تیمور کی بالوں کو سنوارتے اچانک ہی نظر بنی سنواری ہیر پڑی تھی۔۔

ہیر دھک سے رہ گئی لیکن پھر وہ ساکت ہوئی تھی۔۔

اسنے ادھر ادھر دیکھتے اچانک ہی ہتھیلی کو چوم کر اسکی طرف پھونک ماری تھی۔

ہیر نے جھٹ سے پرداہ برابر کیا اور دھڑکتے دل پر پریشانی سے ہاتھ رکھا۔

پیچھے کھڑے خادم نے مسکرا کر اپنے سردار غاذان کو دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی ایک اہم بات کرنا چاہتا تھا آج سردار غاذان سے اپنے متعلق۔

''''''

راستہ دیں۔

سنجیدگی سے کہتی وہ اسکے قریب سے گزر گئی تھی۔۔

شہنام نے محبت سے اسکی پشت دیکھی اور پھر پریشان ہوا۔

شاہ میر سیڑیوں پر کھڑا کافی سنجیدگی سے اسے گھور رہا تھا۔

وہ دراصل انہیں انکی امی کا پیغام دے رہا تھا وہ باہر انہیں بلا رہیں تھیں نا۔

وہ جلدی سے بھوکھلاتے ہوئے بولا۔

تمہیں کیا پیغام پہنچانے کے پیسے ملتے ہیں سب جانتا ہوں میں پاگل سمجھ رکھا ہے کیا الو کے شکل والے۔

غصے سے کہتا شاہ میر کمرے میں جانے کے لیے پلٹ گیا کہ ابھی اسکی تھوڑی تیاری رہتی تھی۔۔

الو کی شکل والا کسے کہہ گیا یہ، میری تو اتنی پیاری شکل ہے جیلس پیپل ہیں یہاں میری خوبصورتی سے۔۔

وہ غصے سے بولتا باہر جانے کے لیے بھاگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رائنہ بہت خوش تھی آج،

وہ نوشین اور شرمین سے بات کر لیتیں تھیں اب۔

خوبصورت گرین سوٹ پہنے سر پر سرخ کا مدار دوپٹہ لیے وہ ہاتھوں میں سفید گجرے پہنے تھیں،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سونے کا نازک سا سیٹ پہنے وہ یقیناً بہت خوبصورت لگ رہیں تھی عورتوں سے ملتی ملاتی وہ دور کھڑے تیمور صاحب کا دل دھڑکا رہیں تھیں۔

آئی لو یو موم۔

وہ پیچھے سے آتا انکے کندھے پر سر رکھتا ہوا بولا تھا۔

وہ شفقت سے مسکرائیں،

آئی لو یو ٹو غاذان،

وہ اسے سامنے کرتی نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئیں بولیں تھیں۔

آپکی آنکھیں نم کیوں ہیں موم، آپ جانتی ہیں نا مجھے آپ روتی بلکل اچھی نہیں لگتیں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

خوشی کے آنسو ہیں غاذان اس دن کے لیے میں نے بہت سی دعائیں مانگی تھیں کہ اللہ یہ دن میری زندگی میں جلد لے آئے میں اپنے بیٹے کو دلہا بنے دیکھوں تو بس تشکر سے آنکھیں نم ہو گئیں،۔

وہ نمی چنتی آخر میں بولتی مسکرائیں تھیں۔۔

غاذان نے پہلے تو انکی پیشانی چومی پر انہیں اپنے کشادہ سینے سے لگا لیا۔

غاذان لوگ تمہیں مبارکباد دینا چاہتے ہیں چلو میرے ساتھ.

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بولتے ہوئے آرے تھے۔؛

وہ سر ہلاتا سامنے بڑے سے بنے سٹیج کی طرف پر وقار چال سے چلتا سیڑیاں چڑ گیا تھا۔

خادم اور دو گارڈز ہمہ وقت پیچھے تھے وہ اتنی بڑی تقریب میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

کیا خیال ہے دوبارہ نکاح کر لیں ہم دونوں۔

وہ ہاتھ پشت پر باندھے دھیمی مسکان ہونٹوں پر لیے اپنی خوبصورت بیوی سے بولے۔

رائنہ کا چہرہ پل میں سرخ ہوا۔

آپ کو حیا آنی چاہیئے۔

وہ جواباً بس یہی بول سکیں تھیں۔

حیاء تو عورتوں کا گہنا ہے رائنی میں نے اپنی نادانی میں زندگی کے بہت سے سال ضائع کر دیئے ہیں لیکن جو بچے ہیں انہیں میں ضائع نہیں کرنا چاہتا اب زندگی کا ہر پل میں آپکے ساتھ خوشیوں اور محبت سے کشیدہ کرنا چاہتا ہوں مائے لو۔۔

دھیرے سے انکے ہاتھ تھامے وہ محبت سے چور لہجے میں بولتے رائنہ کا دل دھڑکا گئے۔

سب دیکھ رہیں آپ جائیں غاذان انتظار کر رہا ہو گا۔

وہ ہاتھ کھینچتی سرخ چہرے سے بولتی وہاں سے کسکی گئیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکراتے ہوئے بیٹے کے پاس جانے کے لیے پلٹے۔

اس عمر میں بھی انہیں کوئی شرم لحاظ نہیں۔

شرمین نے حسد سے کہا تھا۔

نوشین جواباً کچھ نہیں بولیں وہ اٹھ کر اپنے بھائی بھاوج کے استقبال کے لیے اٹھ گئیں تھیں۔۔

ہیر بھابھی یہ آپ ہیں۔

مہدیہ نے واضع حیرت کا اظہار کیا تھا۔

وہ واقعی پہچانی ہی نہیں جا رہی تھی۔

ہیر سر جھکاتی مسکرادی سب لڑکیاں اسکے کمرے میں برجمان تھیں۔

وہ سب بہت خوبصورت لگ رہیں تھی وہ سب پیلے لہنگے پہنے گرین دوپٹے

کندھوں پر ڈالے انکی تیاری بھی دیکھنے لائیک تھی۔

مہرینہ پیلا کا مدار لہنگا پہنے گرین کرتی گرین ہی دوپٹہ ایک کندھے پر سیٹ کیے اسنے بالوں کی چوٹی بنا کر آگے کو ڈال رکھی تھی بڑے بڑے بالے پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

باہر چلیں اب سب لوگ مہندی کی دلہن کا انتظار کر رہے ہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

ہیر پریشان ہوئی۔

باہر سب ہوں گئے مجھے شرم آئے گئی۔

وہ بے بسی سے بولی۔

تو آپ ایسا کرنا امیجن کریں وہاں سردار صاحب کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو آپکو دیکھنے والا ہو اب ٹھیک ہے۔

شزرا کے مزاق سے کہنے پر اسنے بے بسی سے مہرینہ کو دیکھا۔

کچھ نہیں ہو گا آپ بس نظریں جھکائے رکھنا اور چلتے جانا اور پُراعتمادی سے قدم اٹھایئے گا جیسے سردار غاذان چلتے ہیں۔

بیڈ پر پڑا سرخ ریشمی دوپٹہ اٹھاتی وہ بولی تھی،

دوپٹہ بہت پیارا تھا جو چاروں نے ایک ایک کونے سے پکڑا تھا۔

وہ دھیمی مسکان سے سر جھکا گئی چہرہ اچانک ہی دھنک رنگ اوڑھنے لگا تھا کسی کے دلکش تصور سے،،

وہ جب مین اینٹرس میں آئیں تو اوپر سے دھڑم سے پھولوں سے بڑی بالٹی ان پر برسائی نہیں جیسے گرائی گئی تھی۔۔

ان سب نے حیرت سے سر اٹھایا تھا.

وہ جواباً ان سب کو دیکھتا ڈھیٹ پن سے مسکرایا تھا۔

یہ کیا حرکت تھی کیا ایسے پھول برسائے جاتے ہیں۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مہرینہ نے غصے سے سر اٹھا کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔

آپ سب کو تو خود پر رشک آنا چاہیئے کہ دی گریٹ شہنام صدیقی نے آپ سب پر پھول برسائے ہیں ورنہ مصر میں تو لڑکیاں ترستی تھیں میری ایک ہلکی سی مسکان کے لیے۔

فخر سے کہتا وہ دوسری پھولوں سے بڑی بالٹی ایک دم سے مہدیہ پر پھینکتا مسکرایا تھا۔۔

مہدیہ نے حیرت سے پھولوں سے بڑے اپنے کپڑے بال دیکھے تھے پھر غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

سب لڑکیوں کے گھورنے پر وہ مسکرایا تھا۔

جواباً وہ دانت نکوستا سامنے سے آتے سردار کو غاذان کو دیکھ کر سر لیس ہوا وہ سٹیج اترتا خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتا ہوا چلا آرہا تھا۔

وہ پل میں بالکنی سے غائب ہوا تھا۔

ہیر کی نظریں اپنی طرف آتے مرد پر تھیں وہ سفید سوٹ والا مرد آنکھوں میں بے پناہ محبت کے جگنو لیے چلتا ہوا اسکے پاس آرکا تھا۔

وہ سانس روکے انہیں دیکھتی رہی تھی جو اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیے بنا لوگوں کی شوق نظروں کی پرواکیے اسے لیے ہوئے آگے بڑھا تھا۔

ہیر انہیں دنگ نظروں سے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی,

کیمرہ مین نے بہت سے خوبصورت پل کمرے میں کیپچر زکیے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے احتیاط سے سٹیج پر لاتا وہ اسے بہت نرمی سے بٹھا بھی چکا تھا۔

لڑکے لڑکیاں سٹیج پر چڑھ چکے تھے۔

اور پھر رشک سے لوگوں نے ساکت بیٹھی لڑکی کو دیکھا تھا جسکا شوہر اسکے سر سے بہت سے پیسے وار کر ملازموں کو پکڑا چکا تھا ایسا انوکھا شوہر پہلی بار لوگوں کو دیکھنے کو ملا تھا۔۔

ہیر کی آنکھیں ڈبڈبائیں، ٹھوڑی ہلکی سی کانپی،

تشکر کا ایک آنسو پلکوں کی بار پھلانگتا ہوا باہر نکل آیا تھا۔۔

وہ اب تھوڑا دور کھڑا شہنام کی گردن دبوچے کھڑا تھا۔۔

تم سے میں نے ایسے پھول برسانے کو کہا تھا۔

وہ درشتگی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ وہ میں بھول گیا تھا اور جب بھابھی اینٹرس میں آئیں تو یاد آیا اور میں پھر پھولوں کی بالٹی لیے ہی بھاگا تھا میرا کیا قصور ہے ایک مرد ہوں اور کام آپ نے ہزاروں مجھ معصوم پر چھوڑے ہوئے ہیں۔

وہ سر جھکاتا منمنایا تھا۔

"مرد کے بچے اب اگر کسی کو تنگ کیا تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری، اپنی مہندی کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ ابھی الٹا لٹکا دیتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غصہ ہوا تھا اسکی نالائق حرکتوں پر۔۔

سردار غاذان ادھر آئیں زرا۔۔

تیمور صاحب نے اسے اشارا کیا اور وہ باپ کی طرف بڑھا گیا شہنام نے شکر کا کلمہ پڑھا اور سٹیج پر بڑی شان سے چڑھا تھا۔

اسنے شرمائی سی لڑکی کو گھور کر دیکھا۔

آپ اپنے شوہر کو سمجھالیں جہاں دل کرتا ہے بے عزتی کر دیتے ہیں میں اب انکی سردری کا لحاظ نہیں کروں گا۔

وہ ہیر کے کان میں غرایا تھا۔

ہیر نے چونک کر اسے دیکھا پھر بے ساختہ نظریں دور کھڑے مرد پر گئیں وہ مسکراتے ہوئے کسی سے بات کرتا اچانک ہی نظریں ہیر پر ڈال گیا تھا نظروں کا تصادم بڑا پیارا تھا،

وہ سر جھکا گئی اور وہ دلکشی سے مسکرا دیا۔۔

جبکہ شہنام نے دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔۔۔۔

؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛**********؛؛؛؛؛؛؛؛؛**********؛؛؛؛؛؛؛؛؛**********

رائنہ نے ہیر پر پیلی چادر اوڑھی اور چھ سونے کی چوڑیاں پہنائیں تھیں ماتھا چوم کر وہ اٹھ گئیں باری باری سب اسے کچھ نا کچھ دیتے اور منہ میٹھا کرواتے سردار غاذان تو کب سے اسے نظر ہی نہیں آیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تب ہی لان میں چار پولیس اہلکار اچانک ہی آئے تھے ساتھ سفید قمیض شلوار میں ملبوس رانا تھا۔۔

وہ مسکراتا ہوا تیمور صاحب اور سمیر صاحب سے ملتا ان سے کچھ کہنے لگا تھا وہ بات سنجیدگی سے کر رہا تھا تیمور صاحب اور سمیر صاحب پریشانی سے فق ہوتے چہرے سے وہ پیپرز دیکھ رہے تھے جو اسنے انہیں پکڑائے تھے۔

رانا کے چہرے پر شاطر سی مسکان چمکی داور کو دیکھ کر داور بھی جواباً انگوٹھے کا اوکے کر گیا۔۔

یہ شادی نہیں ہو سکتی تیمور خانم صاحب مجھے کیا پتا تھا یہ لڑکی اب آپ کے گھر میں گھس آئی ہے مجھے لگا میرا سارا کچھ لے کر کہی اور بھاگ گئی ہو گئی میں نے بہت تلاشا اسے لیکن مجھے یہ کہی نہیں ملی، اسے میں نے اریسٹ بھی کیا تھا چوری کے جرم میں میرے پاس اُسکی جیل کی تصویر بھی ہے آپ خود دیکھ لیں۔

اسنے کہتے ہی تصویر تیمور صاحب کی طرف بڑھائی تھی۔

تیمور صاحب نے لرزتے ہاتھ سے تصویر تھامی۔۔

سلاخوں کے پیچھے بیٹھی گھٹنوں پر سر رکھے وہ کمزور سی ہیر ہی تھی کالی چادر سر پر مضبوطی سے جمائے وہ سامنے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ بہت اونچا اونچا بول رہا تھا جسکی بنا پر بہت سے لوگ اسکی بات سنتے اسکے آس پاس جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو میری بہن ایسی نہیں ہے گھٹیا انسان تمہیں جان سے مار دوں گا میں۔۔

خیام جو کب سے اسے ساکت نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ہوش آنے پر اسکا گریبان پکڑتا غصے سے چلایا تھا۔

رانا نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک پولیس والے کا گریبان پکڑنے کا جرم جانتے ہو تم اور تم اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو اپنی بہن کے جرم میں تو اسکے ساتھ تھے ہاں اگر اسنے تمہیں نکاح کا نہیں بتایا تھا تو اس سے جا کر پوچھو اور نکاح نامہ غور سے پڑھ لو سمجھے۔

رانا گریبان ٹھیک کرتا غصے سے چلایا۔

خبردار اگر میری بہن کا نام بھی لیا تو جان سے مار دوں گا تمہیں کمینے انسان۔

وہ درشتگی سے چلاتا اسکی طرف بڑھا تھا جب پولیس والوں نے اسے پکڑا تھا۔

ہیر جو سب لڑکیوں کے مزاق مستی کو دھیمی مسکان سے انجوائے کر رہی تھی خیام کی اونچی غصے سے بھری آواز پر وہ چونک کر سامنے دیکھنے لگی تھی،

مہرینہ حیرانگی سے سامنے دیکھتی سرعت سے نیچے کی طرف بڑھی تھی،

لڑکیاں بھی حیرانگی سے سامنے دیکھنے لگی تھیں جہاں رانا اور خیام آپس میں گتھم گتھا تھے لیکن پھر پولیس والوں نے غصے سے خیام کو قابو کیا تھا۔۔

وہ اٹھتی ہوئی بنا کچھ سوچے نیچے بھاگی تھی۔۔

رائنہ نوشین شرمین بھی سب اسکے پیچھے اتریں۔۔

کیا ہوا ہے خیام۔

مہرینہ نے پریشانی سے پوچھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جواباً قہر بھری نظروں سے شاطر چہرے والے کو دیکھنے لگا پولیس والوں نے اسے ہتھکڑی لگادی تھی۔

تیمور صاحب اور باقی صاحب پریشانی سے ساکت کھڑے تھے جو ہو رہا تھا انکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا وہ حیران زدہ تھے،

گارڈز بھی ایک طرف کھڑے تیمور صاحب کے اشارے منتظر تھے۔

خیام تمہیں ہتھکڑی کیوں لگائی ہے کیا ہوا میرے بھائی۔

وہ خیام کے پاس آکر رکتی پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

خیام نے لب بھینچے۔

یہ تصویر تمہاری ہے۔

سہیر صاحب نے ایک تصویر اسکی طرف بڑھائی تھی۔

وہ حیرانگی سے فق ہوتے چہرے سے تصویر تھام گئی پھر نظریں ساکت ہو گئ۔

وہ سفید سوٹ پہنے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ساتھ رانا تھا کالی قمیض شلوار میں وہ خوش تھی ہنس رہی تھی کیمرے کو دیکھ کر۔

نہیں۔

اسنے میکانکی انداز میں سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ میں نہیں ہوں۔

وہ تصویر پھینکتی پست آواز میں بولی تھی۔

میں جانتا ہوں آپی یہ آپ نہیں ہیں ریلکس رہیں اس شخص کو میں دیکھ کوں گا۔

ہیر کی آنکھیں برستی دیکھ وہ غصے سے چیخا تھا۔

ہیر نے سب کو حیرت سے دیکھا جو سفید کاغذ کا ٹکڑا باری باری دیکھ رہے تھے۔

اسکی نگاہیں متلاشی اِدھر اُدھر بھٹکیں تھیں لیکن مطلوب چہرہ کہی نہیں دیکھا تھا نگاہوں کو شدید مایوسی ہوئی تھی

بات یہ ہے کہ یہ نکاح پہلے ہوا تھا اسلیے سردار غاذان سے مس ہیر سیعد رانا کا نکاح باطل ہے انہیں آپ رانا کے ساتھ جانے سے روک نہیں سکتے اگر آپ لوگ زبردستی روکتے ہیں تو آپ پر کاروائی کی جائے گئی۔

اسکے ساتھ کھڑے وکیل نے مضبوط دلائل دیا تھا۔

نکاح۔۔

وہ حیرت سے رانا کی طرف پلٹی وہ اسے دیکھ کر ریشان ہوئی تھی،

جبکہ وہ مسکرایا تھا اسکی حیرت پر،

ہیر کو اسے دیکھ کر خوف آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لڑکیاں پریشانی سے کبھی ہیر کو تو کبھی رانا کو دیکھتیں۔

لوگ اب دلچسپی سے سارا واقعہ دیکھ رہے تھے۔۔

میرا کوئی نکاح اس سے نہیں ہوا یہ جھوٹ بول رہا ہے سردار کہاں ہیں میں جھوٹ نہیں بول رہی یہ جھوٹ بول رہا ہے۔

وہ ایک دم سے لرزتی آواز میں وحشت سے چلائی تھی۔

مس ہیر یہ سائن آپکے ہیں کیا۔

وکیل نے پیپرز اسکی طرف بڑھاتے ہوئے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

ہیر نے غور سے سائن دیکھے،

سائن میرے ہیں لیکن میں نے اس سے نکاح نہیں کیا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔

رائنہ نے بے بسی سے اسکا رونا بکھڑنا دیکھا تھا انہیں تکلیف ہوئی تھی اسکے یوں رونے سے۔۔

جبکہ تیمور خانم موبائیل کان سے لگائے کھڑے تھے،

تو کیا رانا سعید کی تم سے کوئی دشمنی تھی یا آپ کوئی حور پری تھی جسکے لیے وہ سازش کرئے گا مان جائیں مس بھابھی کہ یہ نکاح آپ نے کیا ہے اور اب پیسوں کے لیے ہمارے سردار پر جال بچھا رکھا ہے اپنی معصومیت کا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

داور کہی سے آتا غصے سے بولتا سب کو حیران پریشان کر گیا۔

تم چپ رہو داور۔۔

تیمور صاحب غصے سے بولے۔

کیوں کیا آپ ایک نکاح شدہ لڑکی کو اپنے بیٹے سے رخصت کریں گئے یہ گناہ آپ کمائیں گئے چاچو سوری ہم تو آپکے اس جرم میں آپکے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے۔۔

داور نے بے لچک لہجے میں کہا۔

خیام نے وحشت سے ہتکھڑی والا ہاتھ جھٹکا لیکن ناکام رہا۔

وہ بھاگ کر رائنہ کے پاس آئی۔

امی یہ جھوٹ بولتا ہے میں نہیں جانتی اس نکاح کو میں تو ایک دو بار ان سے ملیں ہوں میں تو زیادہ جانتی ہی نہیں انہیں۔

رائنہ کے ہاتھ تھامے وہ لرزتے لہجے میں ان سے کہہ رہی تھی رائنہ نے بے ساختہ اسے سینے سے لگایا انکا دل مان ہی نہیں رہا تھا جو یہ آدمی کہہ رہا تھا وہ معصوم بنتی ہی نہیں وہ تھی ہی معصوم پھر وہ کیسے یقین کر لیتیں وہ بہت پریشان تھیں،

بیٹا بھی تو کہی نظر نہیں آرہا تھا انہیں۔

تیمور صاحب نے رائنہ کو دیکھ کر رانا کو دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھو ابھی تم جاو بعد میں بات ہو گئی اس بارے میں ابھی تم جا سکتے ہو۔

تیمور صاحب سنجیدگی سے بولے۔

معذرت تیمور خانم لیکن میں اپنی بیوی کو لیے بغیر یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلوں گا اور اگر مجھے کسی نے روکا تو اسکے خلاف کیس کروں گا میں کچھ غلط تو نہیں کر رہا سارے ثبوت آپکو دیکھا چکا ہوں بلکہ آپ لوگوں کو تو میرا شکر گزار ہونا چاہئیے جو میں نے بروقت ایک دھوکے باز لڑکی سے آپ لوگوں کو بچا لیا ہے۔

وہ سنجیدگی سے کہتے،

لرزتی کانپتی ہیر کی طرف بڑھا تھا۔

دور رہنا میری بہن سے ورنہ تمہیں قتل کر کے میں پھانسی پر چڑھنا پسند کروں گا سمجھے۔

خیام غصے سے کہتا اسکی طرف دوڑا تھا جب راستے میں ہی دو اہلکاروں نے اسے جھکڑ لیا تھا رانا تمسخرانہ انداز میں مسکرایا تھا۔

ہے دور رہو اس سے،

مہرینہ ہونٹ بھینچتی غصے سے اس پولیس والے کے ہاتھ جھٹکتی بولی تھی۔

ڈونٹ ٹچ ہم۔۔

خیام کا ہاتھ پکڑ کر انہیں پراں کرتی وہ چیخی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سہیر صاحب نے حیرت سے بیٹی کو دیکھا تو کیا وہ اسے شوہر تسلیم کر چکی تھی۔

وہ سوچنے لگے تھے۔

خیام نے بے بسی سے بہن کو دیکھا۔

ہیر کا چہرہ آنسوں سے تر ہو چکا تھا۔

کچھ دیر جو چہری دھنک کے تمام رنگ اوڑھ چکا تھا اب وہاں زردی کھنڈ چکی تھی کاجل لگی آنکھیں جن میں کچھ دیر پہلے تمام جہاں کی خوشیاں رقص کر رہیں تھیں وہ اب ویران دیکھنے لگیں تھیں۔۔۔

شہنام بھی یہاں نہیں تھا کیونکہ وہ بھی کہی نظر نہیں آرہا تھا۔۔

تیمور صاحب بیٹے کو مسلسل فون ملا رہے تھے کہ پریس والے بھی پہلے ہی سے موجود تھے اور اب وہ دھڑ دھڑ فوٹو کھینچ رہے تھے اور سوال پر سوال کر رہے تھے۔

چلیں مائی ڈیئر وائف۔

اسکا ہاتھ پکڑتا وہ خباثت سے بولتا ہیر کے خون کی رفتار روک چکا تھا۔

وہ درشتگی سے قسکا ہاتھ جھٹک گی لیکن اسکی پکڑ مضبوط تھی وہ پکڑ اور مضبوط کر گیا تھا،

ہاتھ مت لگانا مجھے۔

وہ چیختی ہاتھ دوبارہ جھٹک گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رائنہ نے بھی اسکا ہاتھ اسکی کلائی سے پیچھے کیا تھا۔

تم جو کوئی بھی ہو واٹ ایور میری بہو کو ہاتھ لگانا مہنگا پڑ سکتا ہے تمہیں۔

وہ اسے سینے سے لگاتی سرد لہجے میں بولیں۔

وہ ڈھیٹ پن سے مسکرایا۔

آپکی بہو یہ تب ہوتی جب یہ میرے نکاح میں نا ہوتی میری بیوی ہے اس لیے اس پر صرف میرا حق ہے اور کسی کا نہیں۔

وہ دوبارہ اسے اپنی طرف کھینچ کر غصے سے کہتا آگے بڑھا تھا۔

خیام راستے میں آیا تھا پر رانا نے اسے زور سے دھکا دیا تھا اور وہ ہتھکڑی پہنے سمیت ٹیبل پر زور سے جا گرا تھا پیشانی شیشے کے میز سے بڑے زور سے لگی تھی،

مہرینہ بھاگ کر اسکے پاس آئی تھی،

باقی سب ہیر کے پیچھے لپکے تھے سوائے داور کے۔۔

۔

پولیس والے ان سب کو پیچھے پیچھے کرتے رانا کا راستہ ہموار کر رہے تھے۔

چھوڑو مجھے ڈیڈ یہ اچھا انسان نہیں ہے اسنے مجھے بہت تنگ کیا ہے یہ اچھا انسان نہیں ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پیچھے پلٹتی ہاتھ چھوڑاتی فون پر بات کرتے تیمور صاحب سے چیخ کر بولی تھی اسنے پہلی دفعہ انہیں ڈیڈ کہا تھا۔۔

تیمور خانم غصے سے اسکے پیچھے لپکے تھے۔

رانا نے مسکراتے ہوئے کھلے ڈور سے اسے اندر بٹھانا چاہا تھا جب چار گاڑیاں سرعت سے وہاں رکتی اسے چونکا گئیں تھیں۔۔

گاڑی سے تیزی سے نکلتا کوئی اور نہیں سردار غاذان تیمور تھا پیچھے شہنام صدیقی بھی تھا۔

گلاسز ہاتھ میں پکڑے وہ آتے ہی ہونق بنے رانا کے ہاتھ سے ہیر کی کلائی چھوڑا کر اسے اپنے پیچھے کر گیا تھا۔

رانا نے دور کھڑے دورا کو پریشانی سے دیکھا تھا۔

باقی سب گھر والے بھی پاس پہنچ چکے تھے،

تیمور اور رائنہ کے چہرے پر اب اطمینان جھلکنے لگا تھا۔

ہیر نے بے ساختہ ہاتھ انکی پشت پر رکھا تھا وہ جانتی تھی وہ آجائیں گئے وہ اسے کبھی یہاں سے جانے نہیں دیں گئے۔

سردار غاذان میری بات۔۔۔۔۔

اسکے فقرے منہ میں ہی رہ گئے تھے کہ سردار غاذان کا زناٹے دار تھپڑ رانا کا چہرہ گھما گیا تھا۔

چٹاخ۔۔

دوسرا تھپڑ اسے زمین بوس کر گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رانا سمیت سب پریشانی سے سردار غاذان کے غیض وغضب سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی نیچ انسان کہ تم میری بیوی کو ہاتھ لگاو ہاتھ نا توڑ دوں میں تمہارے۔

اسے زمین سے اٹھاتا وہ غصے سے غرایا۔

ہیر خیام کے کندھے سے بے ساختہ لگتی انہیں دیکھنے لگی تھی خیام ہونٹ بھینچے رانا کو دیکھ رہا تھا جسکے ناک میں پڑتا مکہ اسکے ناک سے خون باہر لے آیا تھا۔

بس سردار غاذان بس آپ کو کیا لگتا ہے آ کے تھپڑ اور مکے مجھے میری بیوی۔۔

خبردار منہ توڑ دوں گا میں تمہارا۔

وہ مشتعل ہوتے رانا کے ہونٹوں پر قہر سے مکہ مار گیا تھا۔

رانا نے غصے سردار غاذان کا گریبان پکڑا ہی تھا جب اسکے گارڈز رانا پر لپکنے لگے تھے لیکن اسنے روک دیا۔

کوئی اسے ہاتھ نا لگائے یہ میری بیوی کا مجرم ہے اسے میں خود دیکھوں گا۔

وہ سرد لہجے میں نیچے گرے رانا سے بولا تھا گارڈز وہی رک گئے۔

داور نے پیشانی سے پسینہ جلدی سے صاف کیا بازی ایک بار پھر سے سردار غاذان کے ہاتھوں میں چلی گئی تھی۔

یہ بیوی میری ہے سردار غاذان تم سردار ہو تو کیا کسی کی بھی بیوی پر قبضہ کر لو گئے۔

وہ میڈیا کے سامنے چلایا تھا جو دھڑ دھڑ تصویریں بنا رہے تھے۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر سے بیوی کہا۔

وہ مشتعل ہوتا چلاتا پسٹل گارڈز کے ہاتھ سے چھین کر اسکی طرف بڑھا تھا جب سہیر اور تیمور صاحب نے بمشکل اسے قابو کیا۔

چھوڑیں ڈیڈ اسے سبق سکھاتا ہوں میں آج اچھے سے اگر آپ مجھے فون نا کرتے تو میں وہی فیکٹری میں الجھا کھڑا ہوتا میں سمجھ چکا ہوں ڈیڈ آگ اسی نے ہماری فیکٹری میں لگوائی تھی ورنہ ہماری فیکٹری میں آگ لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وہ غصے سے بولتا اس تک پہنچ چکا تھا جواباً ہلکی مسکان سے جیب میں اڑسا اسنے بھی اپنا پسٹل نکال سردار غاذان پر تانا تھا۔

خادم نے بے ساختہ بندوق کا رخ رانا کی طرف موڑا وہ سردار کے آگے کھڑا تھا۔

خادم پیچھے ہٹ جاو اسکی اتنی جرات نہیں کہ مجھ پر گولی چلائے سردار غاذان پر گولی چلانا آسان ہوتا تو اب تک بہت سے لوگ مجھے گولی مار چکے ہوتے۔

وہ خادم کو زبردستی پیچھے کرتا کہتا رانا کی طرف آیا۔

ہیر نے خوف و پریشانی سے سب کو ساکت کھڑے دیکھ جلدی سے خیام سے پیچھے ہوتی سردار غاذان کے پیچھے بھاگی تھی،

وہ ان کا دوسرا بازو تھام چکی تھی۔ سردار غاذان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

یہ جھ جھوٹ بولتا ہے میں نے کوئی نکاح اس سے نہیں کیا یہ جھوٹ ہے اسنے مجھے ایک بار جیل میں بھی بند کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اپنی طرف سنجیدگی سے دیکھتے سردار غاذان سے لرزتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

سردار غاذان نے اس پر سے نگاہ ہٹا کر رانا کو دیکھا جسے اب گارڈز پکڑے ہوئے تھے جبکہ پولیس والے اور اسکا وکیل ایک دوسرے سے جھڑپ کر رہے تھے۔

یہ رہا نکاح کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں اس پر تاریخ اور سائن دیکھ لیں آپ لوگ پھر مجھے جھوٹا کہیئے گا اور دوسرا سردار غاذان کے نکاح کی ڈیٹ دو ماہ بعد کی ہے تو آپ سب لوگ خود بتائیں کیا یہ میری بیوی ہو گئی یا سردار غاذان کی یہ سردار ہیں تو کچھ بھی کریں گئے کیا،

میرا کیا قصور تھا مجھے تو خود آج پتا چلا ہے کہ میری بیوی بنا مجھ سے خلع لیے سردار سے شادی کر رہی ہے تو میں دوڑا چلا آیا میں ایک ماہ سے آوٹ آف کنٹری تھا کیا غریب بندے کی کوئی ویلیو نہیں اس امیروں کی ریاست میں۔۔

وہ گارڈز سے بمشکل خود کو چھڑاتا میڈیا والاوں کے سامنے نکاح نامہ کرتا مصنوعی بے بسی سے چلایا تھا۔

ہیر نے وحشت سے اس جھوٹے مکار انسان کو دیکھا پھر سردار غاذان کی بھینچی مٹھیوں کو۔

،

وہ لرزتے وجود سے اپنے خدا سے دعا گو تھی،

سہیر اور خشام سب مہمانوں کو معذرت کے ساتھ رخصت کرنے لگے تھے جب سردار غاذان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں جانے سے منع کرتے ہوئے قدم رانا کی طرف بڑھائے تھے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان تیمور آپ انہیں دھمکا ڈرا نہیں سکتے یہ نکاح نامہ سچ ہے آپ کا نکاح باطل ہے سو مس ہیر رضا کو انکے ساتھ جانا ہو گا آپ قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتے بلکہ نس ہءر ہر تو کیس کرنا چاہئیے یہ نکاح پر نکاح کرنے کے جرم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک رپورٹر سنجیدگی سے بولا پیچھے سب اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے تھے۔

ہیر نے خوف سے کس کر اسکا بازو پکڑا تھا۔

اسنے غور سے اسکے ہاتھ کو دیکھا جس میں اسکی رنگ خوب چمک رہی تھی پھر نظر کلائی پر بندھی بروان واچ پر پڑی تھی۔۔

پھر نظریں ہیر کے لرزتے کانپتے ہونٹوں پر پڑیں تھیں اسنے ضبط سے ہونٹ بھینچے تھے۔

شومی نکاح نامہ۔

وہ نکاح نامے کے لیے ہاتھ بڑھاتا سرد لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

رانا کے زخموں سے چور چہرے پر کمینگی سی مسکان چمکی جبکہ وہ اسکے چہرے کو دیکھتی اسکے بازو پر پکڑ مضبوط کر گئی تھی۔۔

رانا نے نکاح نامہ بڑھا دیا۔

وہ جھپٹ کر تھامتا نکاح نامے پر نظریں دوڑانے لگا تھا۔

وہ جیسے جیسے پڑھ رہا تھا ویسے ویسے ہیر کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آخر میں مسکرایا،

جھوٹا ہے۔

وہ بولا تھا جبکہ رانا نے حیرانگی سے اسے دیکھا باقی سب خاموشی سے ہیر، رانا اور سردار کو دیکھ رہے تھے۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں نکاح نامہ جھوٹا ہے۔

رانا کے وکیل نے جلدی سے پوچھا۔

بس میں کہہ رہا ہوں تو جھوٹا ہے مجھے اور کچھ نہیں کہنا مجھے خود سے زیادہ اپنی بیوی پر بھروسہ ہے وہ معصوم ہے ایسی غلطی وہ کبھی نہیں کر سکتی اور اگر اب تم نے میری بیوی کو اپنی بیوی کہا تو زمین کے اندر گاڑھ دوں گ تمہیں سمجھے

۔۔

وہ نکاح نامے کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا اسکے چہرے پر پھینکتا ہوا بولا نہیں غرایا تھا۔

سردار صاحب نکاح نامہ پھاڑنے سے کچھ نہیں ہو گا میرے پاس اور بھی ثبوت ہیں پکچرز ہیں گواہ ہیں اور نکاح نامے کی فوٹو کاپیز بھی ہیں۔

وہ سنجیدگی سے بولتا پکچرز بھی سردار کی طرف بڑھا گیا۔

اسنے ایک نظر بھی ان پکچرز پر نہیں ڈالی۔

چٹاخ چٹاخ چٹاخ۔۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لگتارا سے تھپڑ مارتا وہ اسے ٹیبل پر گرا چکا تھا رانا کے منہ ناک سے خون چھوٹ گیا تھا لیکن وہ ہار نہیں مانا پغر سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

نیوز چینل والے لگتارا سکی ویڈیو اور تصویریں بنا رہے تھے جنکی اسے مطلق پرواہ نہیں تھی۔

ماردیں مجھے لیکن حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتے آپ،

وہ ہونٹوں سے خون صاف کرتا ہوا عجیب ڈھیٹ پن سے بولا تھا۔

اسنے اسے قہر بھری نظروں سے دیکھ کر خود کو ٹکڑ ٹکڑ تکتی بیوی کو بازو سے پکڑ کر درمیان میں کیا تھا۔۔

ہیر نے خوف سے سردار غاذان کو دیکھا سب کی نگاہیں اب ہیر پر تھیں۔

ہیر بتاو یہ کیسے تمہیں جانتا ہے اور یہ سائن اسنے کیسے لیے

تمہارے۔۔۔

زرد رنگت والی لڑکی سے وہ سنجیدگی سے مخاطب تھا سردار کا چہرہ بے غصے سے انتہا سرخ تھا۔۔

وہ خود پر بہت مشکل سے کنڑول رکھے ہوئے تھا ورنہ رانا جیسے لوگوں کو تو وہ چٹکی میں مسل دیتا تھا۔

ہیر کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر رخساروں پر بکھرنے لگے تھے۔۔

دھندلائی نظروں سے وہ اس روشن سفید چہرے والے غمسار کو دیکھتی ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی روتی سر جھکا گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے ہونٹ بھینچ کر بہن کے آنسوں سے نظریں چڑائیں تھیں شہنام کو بھی دوست کا رونا برداشت نہیں ہوا تھا

۔۔

ہیر میں کہہ رہا ہوں بتاو مجھے ان پیپر زپر تمہارے سگنیچر زکیسے آئے بتاو سب کو۔۔

وہ اسک بازو پکڑے درشتگی سے اسکے آنسوں کو دیکھتا بولا تھا۔

وہ ڈر کر اسے دیکھتی رہی۔

بولو۔

وہ پھر سے بولا تھا،

میں اسے صرف اتنا ہی جانتی ہوں کہ اسنے مجھے گرفتار کیا تھا اسنے مجھے چھوڑنے کے لیے پیپر زپر سائن لیے تھے لیکن تھے۔

وہ دھیمے سے لہجے میں سر جھکاتی ہوئی بولی تھی۔

رانا تمسخر سے مسکرایا تھا۔۔

کس جرم میں پکڑا تھا یہ بتائیں میم صاحبہ۔

رانا طنز سے بولا تھا جبکہ ہیر کا خون خشک ہوا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان نے غور سے اسکی ویران آنکھیں دیکھیں ہیر نے بھی اسی وقت ان جھانکتی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

کس جرم میں پکڑا تھا یہ بتائیں میم۔

ایک رپورٹر بڑی بیتابی سے بولا تھا۔

تب ہی سردار غاذان نے قہر بھری نگاہوں سے اس پھرتیلے نوجوان کو دیکھا وہ انکی نظروں سے خوف کھاتا تھوڑا پیچھے کھڑا ہوا اور پھر سر جھکا گیا تھا۔

میں چور نہیں ہوں۔

وہ اپنے بالکل پاس آکر رکتے سردار غاذان سے بڑے دھیمے لہجے میں بولی تھی اتنے دھیمے لہجے میں کہ اسکی دھیمی لرزتی آواز صرف سردار غاذان ہی سن پایا تھا۔

وہ چور کے لفظ پر چونکا تھا۔

پھر اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھاما۔

ہیر کے ساتھ سب ہی چونک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔

کیا دشمنی ہے تمہاری میری ہیر سے۔

وہ ہنوز اسکا چہرہ تھاما اسکے لرزتے ہونٹوں کو دیکھتا بڑے سپاٹ لہجے میں رانا سے پوچھ رہا تھا بنا اسے دیکھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میری کوئی دشمنی نہیں ہے میں جھوٹ بولتا ہی نہیں ہمیشہ سچ بولا ہے اور آج بھی جو سچ ہے وہی کہا ہے۔

وہ خون منہ سے تھوکتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے نفی میں سر ہلایا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

سردار غاذان مسکرایا۔

اپنے نکاح کے تینوں گواہ پیش کرو ابھی کہ ابھی۔

وہ اسکی آنکھ سے ٹپک آنے والے آنسوں پوروں سے چنتا سرد لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

رانا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

سردار نے ہیر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

گواہ پیش کرو ہمارا حکم ہے یہ۔

وہ عجیب ٹھنڈے لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔

دو تو آوٹ آف کنٹری ہیں لیکن ایک یہی ہے آپ سب کے بیچ۔

رانا کے کہنے پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ سردار نے دور کھڑے فق ہوتی رنگت والے داور کو دیکھا تھا۔

داور نے بے ساختہ پسینے کے قطرے صاف کیے تھے۔

کہی تیسرا گواہ ہمارا داور تو نہیں،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ہیر کا ہاتھ ہنوز تھامے داور کی طرف قدم بڑھاتا ہوا بولتا سبکو چونکا گیا تھا۔

رانا نے حیرت سے سردار کو دیکھا کہ اسے بھلا کیسے پتا چلا تھا۔

سردار غاذان کیا کہہ رہے ہیں آپ داور ایسا کیوں کرے گا رانا سے اسکا کیا تعلق بھلا۔

سہیر خانم سنجیدگی و حیرت سے پوچھ رہے تھے۔

خیام نے چونک کر مہرینہ کو دیکھا جو بنا کسی کو دیکھے ٹشو سے اسکی پیشانی سے لگی رگڑ سے خون صاف کر رہی تھی۔

کیونکہ ہمارا داور اور رانا سعید پرانے دوست جو ہیں آئی ایم شور تیسرا گواہ داور ہی ہوگا۔

وہ عجیب سے سرد لہجے میں بولا تھا کہ داور کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی۔

وہ دونوں اسے جتنا بے خبر سمجھتے تھے اتنا وہ تھا نہیں۔

ہاں تیسرا گواہ آپکے گھر کا فرد ہی ہے یعنی داور سہیر خانم پتا نہیں اسنے کیوں نہیں بتایا آپ لوگوں کو مجھے تو اسی نے بتایا تھا کہ تمہاری بیوی دوسری۔۔

وہ پھر سے ہوشیاری سے بولتا چپ ہوا تھا کہ سردار ایک دم سے ہیر کو پیچھے کرتا پسٹل کی نوک اسکی ہونٹوں پر کھبا گیا تھا

۔

گٹیا انسان میں ایک دو بار وارننگ دیتا ہوں تیسری بار سیدھا ٹیک کتنی بار بولنا پڑے گا کہ ہیر کو بیوی مت بولنا لیکن تم باز نہیں آرہے،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خادم ،شہزاد اسے جتنا مر سکتے ہو مارو اور دو چار داور کو بھی لگاو۔

وہ رانا کو پیچھے کی طرف دھکا دیتا بولتا رانا اور داور کو ساکت کر گیا تھا وہ تو سمجھا تھا سردار اتنے لوگوں میں اسکا کچھ نہیں بیگاڑ سکتا تھا لیکن یہاں تو بازی الٹ پڑ چکی تھی۔

خادم اور ٹرینڈ باڈی بلڈر شہزاد ایک دم سے رانا کی طرف بڑھے تھے داور کو دو گارڈ پکڑ چکے تھے اسکے بھاگنے کی چال ناکام ہوئی تھی۔

وہ سسکتی ہیر کو ایک دم سے سب کے سامنے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا۔

تمہارا نکاح نامہ جھوٹا ہے رانا جاو اپنے ماں باپ کو لے آو تمہاری بات مان لوں گا میں، یا پھر میں فون کر دیتا ہوں جان گیا ہوں تم اپنے بھائی کا بدلہ مجھ سے لینا چاہ رہے تھے، لیکن تم اپنے بھائی کی طرح چالباز ہی نکلے نا، میں آرڈر دیتا ہوں رانا سعید کو آج کی تاریخ میں پولیس کی وردی سے برترف کر دیا جائے اور سات سال کی سزا اسے دی جائے تاکہ اسے پتا چلے چالبازی کی کیا سزا ہوتی ہے کسی پر جھوٹا بہتان باندھنے کی کیا سزا ملتی ہے سات سال جیل میں سڑو پھر تم سے میں پوچھوں گا کہ اب کوئی اور چال باقی ہے یا سب بھول چکے ہو خود کے ساتھ تمہاری کیں ساری چالیں میں بھول سکتا ہوں لیکن اپنی بیوی پر جھوٹا لزام لگانے والے کو سردار غاذان معاف نہیں کرتا چاہے وہ میرا سگا ہی کیوں نا ہو.

آخری آلفاظ وہ ساکت کھڑے داور کو دیکھ کر بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سہیر صاحب نے درشتگی سے بیٹے کو دیکھا پھر غصے سے اسکا گریبان پکڑ دو تین تھپڑ اسے جڑ چکے تھے کہ نوشین بیگم نے بے ساختہ سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

بابا میری بات سنیں یہ رانا جھوٹ بول رہا ہے میرا اس سب میں کوئی ہاتھ نہیں یہ صرف ہم سے دشمنی نکال رہا ہے۔ داور دو تھپڑ کھا کر بھوکھلاتے ہوئے بولا تھا۔

مار کھاتا رانا غصے سے مشتعل ہوا تھا اس میں دم خم نہیں رہا تھا اتنی مار کھا چکا تھا وہ ڈھیٹ کہ اسکا سارا چہرہ اور وجود زخموں سے بھر چکا تھا لیکن داور کی بات اسے آگ لگا گئی۔

سردار غاذان جھوٹ بولتا ہے تمہارا یہ کزن تمہاری سرداری سے جلتا تھا یہ تم پر ہم نے کتنی بار حملے کروائے لیکن تم بچ گئے تمہاری بیوی بھی چھین لینا چاہتے تھے تاکہ تم تاعمر ٹرپو تمہاری ویڈیو بھی ہم دونوں نے جاری کی تھی یعنی دا گریٹ داور اینڈ رانا نے میں اکیلا سزاوار نہیں ہوں اسے بھی برابر کی سزا ملنی چاہیئے اور ہاں نکاح نامہ جھوٹا تھا مجھے معاف کر دیں مجھے چھوڑ دیں سردار میرے ماں باپ دوسرے بیٹے کی جدائی سہہ نہیں سکے گئے۔

وہ نیچے پڑا کانپتے ہاتھ جوڑتا ہوا بولا تھا۔

سردار سمیت تیمور خانم نے بھی قہر بھری نظروں سے بھیگی بلی بنے داور کو دیکھا۔

ہیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ چیئر پر اسے بٹھاتا ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر اسکے سفید ہونٹوں سے لگا گیا تھا لپ سٹک تو اسکی سفید قمیض پر لگ چکی تھی بھیچنے سے،

اسکے ہونٹ خوف سے سفید پڑ چکے تھے وجود الگ بخار میں تپنے لگا تھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر پانی پیو سب ٹھیک ہے۔

اسے پانی پینے پر امادہ کرتا وہ نرمی سے بولا تھا۔

ہیر نے بمشکل چار پانچ گھونٹ خلق سے اتارے تھے۔

تمہیں میں اپنا بیٹا سمجھتا تھا اپنے بھائی کی پیاری اولاد لیکن تم کیا کرتے پھر رہے تھے میرے بیٹے پر حملے کروا رہے تھے اپنی بھائی کے دشمن بن بیٹھے تھے صرف ایک پگڑی کے لیے تف ہے داور تم پر۔۔

تیمور خانم کے تھپڑ نے اسکے حواس گھم کر دیئے تھے۔۔

مجھے شرمندگی ہے بھائی صاحب کہ یہ میرا بیٹا ہے جو چاہے اسے سزا دیں ہمیشہ بیٹیوں پر اسے فوقیت دی لیکن اسنے ہمیشہ میرا سر نیچا ہی کیا ہے۔

وہ غم سے چور لہجے میں بولے تھے۔

کیوں شرمندگی ہے آپکو مجھے اپنا بیٹا کہنے پر آپ نے ہمیشہ غاذان کو مجھ پر فوقیت دی ہے ہمیشہ اسے سراہا ہے مجھے کیا ملا ہمشیہ سڑے ہوئے طعنے اور اسے ہر چیز مجھ سے بہتر ملی سرداری بھی اسے دے دی میرے باپ نے بلکہ مجھے شرمندگی ہوتی ہے آپکو اپنا باپ کہتے ہوئے،

زندگی کے ہر میدان میں مجھے آپ نے مایوس کیا ہے سردار غاذان کی مثالیں دیں ہیں کیا کبھی سراہا مجھے اسکے نمبر اچھے آئے ہیں وہ اتنا اچھا ہے وہ کتنا خوبصورت ہے وہ کیسے چلتا ہے وہ کیا کیا کرتا ہے آپ نے ہمیشہ میرے سامنے اسکی ہی تعریفیں کیں ہیں حقیقتاً آپکو اسکے سامنے آپنا بیٹا کبھی نظر ہی نہیں آیا ہے بلکہ میں تو کہی دیکھا ہی نہیں آپ سبکو وہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہاں ہو یا نا ہو لیکن بات ہمیشہ غاذان تیمور کی ہو گئی آپ نے اپنے بیٹے کی پرسنلٹی ہمیشہ ڈون کی ہے تو کیوں کروں میں کسی کا لحاظ ہاں مروانے کی بہت بار کوشش کی ہے لیکن یہ اپنی اچھی قسمت کے بل بوتے پر بچ گیا۔

وہ نفرت سے باپ سے مخاطب تھا باقی سب شاک سے اسے دیکھ رہے تھے گارڈز نے سب مہمان اور رپورٹرز کو زبردستی نکال باہر کیا تھا اور رانا کو پولیس پکڑ کر لے جا چکی تھی,

سہیر نے بے ساختہ کرسی تھامی تھی کہ کہی گر ہی نا جائیں دل دہلا دینے والے انکشاف سے۔

نوشین بھی زار و قطار رو رہی تھیں۔

باقی سب شاک میں تھے مہرینہ اور مہدیہ بھی ماں باپ کا دکھ برداشت نہیں کر سکیں تھیں انکی آنکھیں بھی بھیگنے لگیں تھیں۔۔

خیام نے ہونٹ بھینچ کر بیوی کو دیکھا جسکی آنکھیں اچانک ہی برسنے لگیں تھیں۔

سردار اٹھا تھا اور اسکے سامنے آیا،

داور نے بنا خوف کے اسے دیکھا۔

تمہیں ہمیشہ اپنا بھائی ہی مانا تھا اور تمہاری نفرت سے آگاہ تھا میں اور رانا سے دوستی سے بھی آگاہ تھا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ میرا بھائی اپنی اندھی نفرت میں مجھے مارنے کی کوشش کر سکتا ہے میں ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا اور دوسرا چاچو کو بلیم مت کرو تم خود مجرم ہو اپنے اور اپنے پیاروں کے ہاں چاچو غلط کرتے تھے تمہیں میری مثالیں دے کر لیکن ایک باپ اپنے بیٹے کو بلندی پر ہی دیکھنا چاہتا ہے وہ بھی تمہیں میرے برابر لانا چاہتے تھے تو اس میں انکا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا جرم ہے جرم تو تمہارا نکلتا ہے داور کے تم کم ظرف تھے سیاہی مائل دل تمہارا تھا اگر چیزوں کو پازیٹیو دیکھتے تو آج تم نیچے نہیں میرے برابر ہوتے مجرم نہیں سرخرو ہوتے چاچو کو مت الزام دو خود کو دو،

انصاف تو یہی کہتا ہے تمہیں بھی رانا کے برابر کی سزا دی جائے چاچو آپ کیا کہتے ہیں کیا اسے چھوڑ کر میں اللہ کا مجرم بن جاوں کیا یہ سزا کا حقدار نہیں اسنے مجھے پر حملے کروائے میری ہیر کے خلاف چالیں چلیں تو کیا یہ رانا کے برابر میں مجرم نہیں میں اسے اگر چھوڑ دیتا ہوں تو میں سردار بننے کے لائیک نہیں۔

وہ داور سے تین چار قدم پیچھے ہوتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

غاذان پولیس کو بلاو اسے سزا ملنی چاہیئے لیکن داور میری بات ہمیشہ یاد رکھنا ایک باپ اپنی اولاد کا کبھی برا نہیں سوچتا وہ خود سے زیادہ اپنی اولاد کو ترقی کرتا دیکھنا چاہتا ہے شاید میری ہی غلطی ہے جو تمہاری تربیت پر میں دھیان نہیں دے سکا۔

سہیر خانم تھکے تھکے سے لہجے میں کہتے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے اور نوشین مہرینہ مہدیہ بھی باپ کے پیچھے بے ساختہ بڑھیں تھیں۔

داور کو پہلی بار اپنے رشتوں کے سامنے شرمندگی ہوئی تھی۔۔

سردار نے فون نکال کر پولیس والوں کو بلایا تھا وہ اسے اپنا سمجھ کر چھوڑ نہیں سکتا تھا اگر اسے بہتر بنانا تھا تو اسکی غلطیوں پر پکڑ ضروری تھی اگر آج وہ چھوڑ دیتا تو خود سے نظریں چڑاتا اور بھی کبھی نا سدھرتا۔۔

خیام آہستہ سے ہیر کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے اسے دیکھا۔

وہ آج ان سب سے بہت شرمندہ تھی کہ اسکی وجہ سے وہ سب پریشان ہوئے تھے انہیں بدنامی کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ خود سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔

خیام نے اسکا مہندی سے سجا ہاتھ چوما تھا۔

وہ بمشکل اسے دیکھ کر مسکرائی۔

آپ کیوں پریشان ہیں جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے ہر کام میں خدا کی مصلحت ہوتی ہے اچھا ہو گیا نا حقیقت سب کے سامنے آگئی تو پھر یوں خود کو بلیم مت دیں آپ۔

وہ اسکی ویران آنکھوں کی ادسی سمجھ چکا تھا۔

خیام مجھے لگتا ہے زندگی صرف مجھے ہمشیہ آزمائے ہی چلی جائے گئی کبھی مجھے پوری خوشی نصیب ہونے نہیں دے گئی آج ہم سب کتنے خوش تھے نا اور دیکھو پھر کیا ہو گیا اتنا کچھ ہو گیا صرف میری وجہ سے۔

وہ دور کھڑے غاذان کو دیکھ کر بول رہی تھی جو تیمور اور رائنہ سے پتا نہیں کیا بات کر رہا تھا اور کو پولیس پکڑ کر لے جانے لگی تھی،

سردار غاذان نے سبکو کمرے میں جانے کا کہا تھا۔

وہ سب سر ہلاتے اندر ہال کی جانب بڑھے تھے تاسف بڑھی نظر ہیر پر ڈالنا نہیں بھولے تھے۔۔

سردار غاذان بالوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں درست کرتا آنکھیں بند کرتا خود کو ریلکس کرنے لگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام جاو آرام کرو میں ہوں تمہاری آپی کے پاس۔

وہ پاس آتا سنجیدگی سے خیام سے بولا تھا۔

وہ سر ہلاتا اٹھتا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

لان میں اب ملازم سب کچھ سمیٹ رہے تھے۔

وہ چیئر کھینچ کر اسکے ساتھ بیٹھے تھے۔

ہیر سر جھکائے ساکت بیٹھی رہی۔

ہیر تمہیں مجھ پر کتنا یقین ہے۔

وہ سامنے کام میں متحرک ملازموں کو دیکھتا ہوا بھاری آواز میں پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے جھکا سر اٹھایا اور انہیں بے ساختگی میں دیکھے گئی ہلکی بڑھی ہوئی شیو ٹین شین سے رہنے والے سردار غاذان میں ہیر کی جان بستی تھی انہیں دیکھ کر اسے اپنے جینے کا احساس ہوتا تھا اور وہ پوچھ رہے تھے اسے ان پر کتنا یقین ہے۔

جواب نہیں دیا ہیر۔

وہ سامنے سے نظریں ہٹاتے اسکے کملائے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے دوبارہ سے بولے۔

اللہ نبی کے بعد صرف آپ پر ہی تو یقین ہے سردار جی۔

وہ اب انکے ہاتھوں کو دیکھتی بھیگے سے لہجے میں بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھر کیوں پریشان ہو روئی کیوں تھی، ہیر کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا میرے ہوتے ہوئے تمہاری آنکھوں سے آنسو نہیں آنے چاہیئے۔

وہ اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیتے سنجیدگی سے اسے ٹوک رہے تھے۔

ہیر کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔

بس آگیا رونا میں ڈر گئی تھی مجھے لگا وہ آدمی مجھے آپ سب سے دور کر دے گا اسنے تین چار بار مجھے تنگ کیا تھا۔۔۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا کہ وہ تمہیں تنگ کرتا ہے۔

وہ اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتا ہوا سنجیدگی سے بولتا ہیر کو پریشان کر گیا۔۔

ہیر نے لب کاٹے پھر انکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ سے پکڑ مضبوط کی اب دونوں کی نظریں ایک دوسرے کے ہاتھوں پر تھیں۔

آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی میں۔

وہ بولی۔

اور وہ عجیب سا مسکرایا۔

کیا اب میں پریشان نہیں ہوا تھا اگر تم پہلے بتا دیتی تو آج اسکی جرات نہیں ہوتی تمہارا ہاتھ پکڑنے کی تمہیں اپنی بیوی کہنے کی خیر اسکی سزا تو وہ تاعمر بھگتے گا اسے بھی تو پتا چلے سردار غاذان کے راستے میں آنے والے کا کیا خشر ہوتا ہے ہیر میں اتنا اچھا نہیں ہوں میں صرف اچھوں کے ساتھ اچھا ہوں بروں کے ساتھ میں ان سے زیادہ برا ہوں میں نہیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چاہتا میری بیوی مجھ سے کوئی بھی بات چھپائے مجھے خود پر غصہ آیا ایک دل کیا خود کو ہی گولی سے اوڑا دوں وہ میری بیوی کو تنگ کرتا رہا اور میں بے خبر رہا کیسا سردار ہوں میں تف ہے غاذان تمہارے سردار ہونے پر۔۔

بے انتہا سرد لہجے میں کہتا وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر وہاں رکا نہیں تھا چلا گیا تھا اسے اکیلا چھوڑ کر۔

اسنے پہلی بار انہیں اتنے غصے میں دیکھا تھا اسے مہدیہ کی بات یاد آئی کہ انہیں غصہ کبھی کبھی آتا ہے لیکن جب آتا ہے تو شدید آتا ہے۔۔

وہ بے ساختہ انکے پیچھے دوڑی تھی بھاری کامدار لہنگے میں دوڑنا آسان نہیں تھا لیکن وہ دوڑی اور جب تک وہ ہال میں آئی وہ اسے کہی نہیں دیکھے تھے۔

آنسو آنکھ سے گرتا گال پر بہہ آیا۔

شوں شوں کرتی وہ قدم گھسیٹ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی چال میں عجیب سی تھکاوٹ تھی آج۔

خیام نے کھڑکی میں کھڑی مہرینہ کو دیکھا اسکے قریب چلا آیا وہ دور نظر آتے باریک چاند پر نظریں جمائے کھڑی تھی،

مہر سو جائیں اب صبح شادی ہے جلدی اٹھنا ہو گا نا۔

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ فکر مندی سے بولا تھا۔

وہ اسکی طرف پلٹتی بے ساختہ اسکے سینے پر سر رکھتی بازوں اسکے ارد گرد لپیٹ گئی تھی،

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے حیرت سے اسے دیکھا وہ پہلی بار اسکے قریب خود ہوئی تھی شاید اسے کوئی کندھا چاہیئے تھا۔

خیام نے دلگرفتی سے سوچتے ایک بازو کو اسکے کندھے کے گرد باندھا تھا۔

خیام ہم بیٹیاں بھی عجیب ہی کوئی شے ہوتیں ہیں ہمارے ماں باپ ہم سے جیسا مرضی سلوک کر لیں ہم ان سے ناراض ہو جائیں لیکن جب باپ کی آنکھ سے

آنسو گرے نا تو ایک بیٹی کے لیے اس سے بڑا دکھ کا مقام کوئی ہو ہی نہیں سکتا، ابو نے ہمیشہ مجھے ڈانٹا برا بھلا کہا میں بھی ان سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی آخر مجھے برا لگتا تھا انکا بلاوجہ ڈانٹنا لیکن آج جب انکی آنکھیں نم ہوئی نا تو ایسے لگا جیسے کسی نے دل پر ہاتھ مارا ہو دل پر بہت درد ہوا اور پھر مجھے پتا لگا میں ان سے کتنی محبت کرتی ہوں۔

وہ بڑے دھیمے لہجے میں اپنے دل کا دکھ اس سے بیان کر رہی تھی۔

خیام نے اسے سینے سے الگ کر کے اپنے روبرو کیا۔

کیونکہ بیٹیوں کے دل نرم ہوتے ہیں آپ پریشان نا ہوں سب ٹھیک

کر دیں گے سردار، اور اب آپ نے رونا نہیں ٹھیک ہے۔

وہ اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا مہر نے بغور اسے دیکھا اور پھر زبردستی اپنا سر اسکے سینے پر رکھ دیا کہ یہاں اسکے دل کو عجیب سا سکون میسر آیا تھا۔

جبکہ وہ شدید حیران ہوا تھا اسکے دوسری بار گلے لگنے سے۔۔۔۔

اور پھر سر جھکا کر اسکے چہرے کو دیکھا لیکن وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

*** *** ***

رات کا ہی کوئی پہر تھا جب وہ جھجھکتی ہوئی اسکے جم روم میں آئی تھی کیونکہ جم کی لائٹ جو جل رہی تھی تو وہ چلی آئی

،

پنچنگ بوکس پر لگتار مکے برساتا وہ اسے دیکھ کر ساکت ہوا تھا۔

وہ بلیک پینٹ پر بلیک ہی بنیان پہنے ہوئے پسینے سے تر تھا۔

وہ بھی کپڑے چینج کر چکی تھی۔ سادہ سی فیروزی قمیض نیچے وائٹ ٹنگ لیس والا ٹروزر پہن رکھا تھا فیروزی دوپٹہ آج سر پر نہیں کندھے پر تھا اونچی پونی میں بال جھکڑ رکھے تھے۔

وہ اسے بے تاثر چہرے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکی طرف بڑھانے لگی تھی جب وہ شرٹ پکڑتا باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھتا اسکے قریب سے گزرا تھا۔

ہیر نے پاس سے گزرتے شخص کا ہاتھ بے ساختہ پکڑا تھا۔

وہ لب بھینچے رک گیا۔

آپ میری بات سن لیں پلیز۔

وہ اسکے خاموش چہرے کو دیکھتی درزیدہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیاسنانا چاہتیں آپ۔

وہ جب ناراض ہوتا تو اگلے کو آپ ہی کہتا تھا جو اسکی واضع ناراضگی کا اظہار ہوا کرتا تھا۔۔

ہیر اسکے سرد بے لچک لہجے پر پریشان ہوئی تھی۔

وہ اپنا ہاتھ اس سے چھڑا گیا تھا,

اسنے لب بھینچے۔

آخر آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے کل شادی ہے نا تو کیا آپ اسی طرح مجھ سے بات نہیں کریں گئے ہاں باتیں کافی چھپائی میں نے آپ سے لیکن میں نے سوچا شاید اب انہیں بتانے کا فائدہ نہیں ہے تو اس لیے نہیں بتایا آپ پلیز بات کرلیں مجھ سے ورنہ میں بھی پھر آپ سے بات نہیں کروں گئی اور روں گ ی بھی کیا آپ چاہتے ہیں ہیر روئے۔

وہ اسکے سامنے کھڑی اسکے چہرے پر نظریں جمائے سنجیدگی سے بولتی غاذان تیمور کو ٹھٹھکا گئی تھی۔

اسنے دونوں ہاتھ پاکٹ میں اڑسے اور اسے فرصت سے دیکھا۔

تم جان ہی نہیں سکتی کہ مجھے کتنی اذیت ہوئی تھی اس وقت جب تم زارو قطار رو رہی تھی اور لوگ تمیاری باتیں منہ ہی منہ میں کر رہے تھے وہ تمہیں بیوی کہہ رہا تھا مجھ پر اس وقت کیا بیت رہی تھی تم جان ہی نہیں سکتی مائی ڈیئر وائف۔

وہ بول کر جم میں رکا نہیں تھا نکل گیا تھا۔

اور وہ ساکت سی ہونٹ بھینچے کھڑی رہ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسے اسکے چہرے پر بکھڑی اذیت نظر آگئی تھی۔

وہ ساری رات جاگتی سوتی کیفیت میں رہی تھی۔

صبح اسکی آنکھ مہدیہ کے ہلانے پر کھلی تھی۔

وہ آنکھیں کھولے مہدیہ کو خالی دماغ لیے دیکھنے لگی جیسے اس سے جگانے کی وجہ پوچھ رہی ہو۔

ہم آپکے لیے ناشتہ لائیں ہیں کر لیں جلدی سے پھر دور سے مہمان آنا شروع ہو جائیں گئے سردار کی ہدایت ہے ہیر کو پراپر کھانا کھلانا ہے۔

مہدیہ نے تفصیل سے بتایا اور وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی کھلے سلکی بال کندھوں پر ادھر ادھر بکھڑ گے۔

کیا انہوں نے کھانا بھیجا ہے۔

وہ منہ سے بال پیچھے کرتی ہوئی حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں انہی نے کہا آپکو دھیان سے ناشتہ کرواوں پھر مہمان آنا شروع ہو گئے نا تو کسی کو وقت نا ملتا دلہن کو کھانا کھلانے کا

۔

وہ مسکرادی۔

مہدیہ نے اسکی مسکراہٹ کو حیرت سے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چادر سر پر لیتی وہ پراٹھے کی پلیٹ تھام گئی تب ہی دروازہ نوک کرتا شہنام اندر آیا تھا۔

مہدیہ نے اسے دیکھ کر بیزاری سے ناک سکوڑا۔

جبکہ وہ ہاتھ پشت پر باندھتا سجی سنوری مہدیہ کو دیکھتا کھل کر مسکرایا۔

ہیر اسے دیکھ مسکرائی پھر ایک نظر مہدیہ کے سرخ چہرے کو دیکھا۔

کیسیں ہیں بھابھی صاحبہ آپ، سوچا خیریت معلوم کر لوں بعد میں تو موقع ہی نہیں ملے گا، سنئیے آپ تھوڑا مسکرا لیا کریں اس سے چہرے پر شادابی آتی ہے بندا خوش طبیعت معلوم ہوتا ہے میری امی جان کو سڑے ہوئے لوگ کچھ خاص پسند نہیں تو طبیعت میں کچھ بہتری لائیں پلیز زز۔۔

وہ ہیر سے بولتا اچانک ہی اپنی توپوں کا رخ غصے سے لال پیلی ہوتی مہدیہ کی طرف موڑ گیا تھا۔

مہدیہ نے دانت پیسے جبکہ پراٹھا کھاتی لڑکی کھل کر ہنسی تھی۔۔

بات سنو اپنی حد میں رہو ورنہ سردار سے بول کر درگت بنوا دوں گئی تمہاری مجھے خوش اخلاق ہونے کا کوئی شوق نہیں سمجھے اب پیچھے ہٹو راستہ دو تمہاری طرح فارغ تو ہوں نہیں۔

غصے سے بولتی وہ خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ہاں تم ملک کی وزیر اعلیٰ جو ہوئی۔

وہ طنز سے بولتا ہیر کے پاس بیٹھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتی اب چائے پی رہی تھی۔

کیا لڑکی ہے ایسا لگتا ہے اسے گھٹی ہی کریلے کے جوس سے دی گئی تھی۔

وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔

تم اسے تنگ مت کیا کرو نا پھر وہ بھی سیٹ رہے گی تم مامی جان سے کہو نا ابھی تو وہ آئی بھی ہوئیں ہیں کیا پتا بات بن جائے۔

وہ چادر درست کرتی ہوئی سنجیدگی سے بولی۔

ان سے بات کروں تاکہ وہ میری چھترول کر دیں نہیں پھپھو سے بات کروں گا وہ سردار سے کریں گی اور سردار کی بات میری امی جان ٹال ہی نہیں سکتی انکے نزدیک ابھی میں کل کا بچہ ہوں۔

وہ سر جھٹکتا تاسف سے بولتا پھر سے ہیر کے چہرے پر مسکان لے آیا۔

کھڑکی میں کھڑے وجود کے دل میں اچانک ہی ٹھنڈ سی پڑی تھی۔

وہ دوبارہ سے فون کان سے لگاتا کھڑکی سے دور ہوتا چلا گیا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔

مہرینہ اچانک ہی اسکے سامنے آتی اٹھلا کر پوچھتی اسے حیران کر گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ڈارک مہرون فراک جس پر سلور رنگ کا ہیوی کام تھا پہنے ہوئے مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

خیام کف لنکس لگانا بھول کر اسے دیکھتا چلا گیا تھا۔

بالوں میں ہلکے کرل ڈالے نارمل میک میں بھاری جیولری پہنے وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی وہ بھی تو سفید سوٹ پر مہرون واسکٹ پہنے ہوئے تھا کہ یہ شاپنگ اسکی بیوی نے جو کی تھی۔

شوہر کی خیثیت سے بتاوں یا پھر ویسے ہی کوئی عام پرسن سمجھ کر بتادوں۔

وہ اسکے قریب آتا بازوں پشت پر باندھتا گھمبیر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

اسکی مسکان اڑن چھو ہوئی تھی چہرہ تھوڑا سرخ پڑا۔۔

تمہارا دل کس طرح کی تعریف کرنا چاہ رہا ہے وہ کرو۔

وہ بھی بنا پیچھے ہٹے بازو سینے پر باندھ کر بولی تھی۔

پھر میں تو یہی کہوں گا آپ بالکل میری بیوی جیسی لگ رہی ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولتا مہرینہ کو حیرت میں ڈال گیا۔

کیا مطلب بیوی جیسی میں بیوی ہی ہوں تمہاری سمجھے اور مجھ جیسی لڑکی تو تم چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے نا تو نا ملتی وہ تو تمہیں سردار غاذان کا شکر ادا کرنا چاہیئے جنہوں نے انمول ہیرا تمہاری گود میں ڈال دیا۔

وہ نخوت سے بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گود میں کب ڈالا تھا ایویں ہی اور ہاں آپ جیسی واقعی نا ملتی تو کیا میں سمجھوں میری بیوی اب اپنے شوہر کا خیال رکھے گئی اسے کپڑے دھو کر دے گئی پھر پریس کرے گئی رات کا کھانا بنا کر کھلائے گئی صبح ناشتہ بھی بنائے گئی اور گھر کی صفائی بھی کر لیا کرے گی اور۔۔۔

بس بس ان میں سے کوئی کام نہیں کروں گئی میں، ہاں تمہارا تھوڑا سا خیال رکھ سکتی ہوں اس سے زیادہ کی توقع مت کرنا مجھ سے۔

تھوڑا پیچھے ہو کر کہتی وہ بھاگ نکلی تھی۔

ہاں جانتا ہوں آپ تھوڑی نہیں بہت زیادہ کام چور ہیں۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

جبکہ وہ چہرہ زرا سا اسکی موڑ کر اسے گھورتی باہر نکلتی چلی گئی۔

لیکن راہدری میں آتے ہی چہرے پر مسکان بکھڑ گئی کہ اسے خیام دل و جان سے اپنے شوہر کے روپ میں منظور تھا، وہ تھا ہی اتنا اچھا لونگ کیئر نگ کے کوئی بھی اسے پسند کرنے لگ جائے وہ تو پھر اسکی بیوی تھی کیسے نا اسے پسند کرتی۔

عجیب خوشیاں بھرا سماں تھا آج سردار محل میں ہر کسی نے تیار ہونے کا شور مچا رکھا تھا کسی کو برش نہیں مل رہا تھا تو کسی کو دوپہر کا لنچ نہیں ملا تھا ہر کوئی اپنی اپنی بولیاں بول رہا تھا کھڑکی میں کھڑی وہ کب سے نیچے ہال میں دیکھ رہی تھی ہاتھ سینے پر باندھے وہ ہلکی مسکان لبوں پر سجائے ہوئے تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگر وہ ناراض تھے تو کیا ہوا وہ اسکے تھے اور وہ جانتی تھی وہ کبھی اس سے زیادہ دیر ناراض رہ ہی نہیں سکتے تھے۔

وہ اچانک ہی باندھے ہاتھ کھول گئی اور کھڑکی کے اور نزدیک آئی چہرے کے سارے نقوش میں مسکان سے جھلکنے لگی تھی کہ سامنے ہی تو وہ بہار سا شخص کھڑا تھا۔

وہ رف سے حلیے میں تھے وہ براون شرٹ بلیک پینٹ پہنے ہوئے تھے ہاتھ میں کافی کا بڑا سا مخصوص سائز کا مگ تھا

۔۔

وہ خادم اور شہزاد سے کچھ بات چیت کر رہے تھا انکے ساتھ خیام بھی کھڑا تھا جو اپنی آپی کو دیکھ چکا تھا انہیں محویت سے دیکھتے دیکھ اور اب سر جھکا کر مسکرا رہا تھا۔

اگر آج مجھے کوئی شکایت کا موقع ملا تو اپنے دلہے ہونے کا لحاظ نہیں کروں گا وہی تم دونوں کو دھو کر رکھ دوں گا ناو گو آویے۔

وہ سختی سے انہیں ہدایت دے رہا تھا چہرے پر سنجیدگی سی رقم تھی۔

وہ دونوں سر ہلاتے باہر کی طرف تیز قدموں سے بڑھے تھے۔

خیام ایوری تھنگ از اوکے۔

وہ اسکی مسکان دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

جی نہیں۔

وہ سر جھکائے بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ اسنے اسکی پشت کو مشکوک نظروں سے دیکھ کر اچانک ہی سر اٹھایا اور یہ دل دھڑک بے چاری ہیر کا۔

وہ دھک دھک کرتے دل کی پرواہ نا کرتے ہوئے انہیں دیکھتی چلی گئی۔

سردار کے سنجیدگی میں زرا فرق نہیں آیا۔

سوری پلیز آخری بار معاف کر دیں۔

آہستہ سے کان پکڑ کر دل میں کہا گیا تھا۔

کافی کا گھونٹ بھرتا وہ اسے ایک گہری نظر دیکھ آگے بڑھ گیا۔

ہائے یہ مجھے اگنور بھی کر رہے ہیں میں بھی اب نہیں بات کروں گئی دو تین بار منانے کی کوشش کی ہے لیکن مان ہی نہیں رہے تو کیا کروں، میں بھی اب بات نہیں کروں گئی۔

وہ غصے سے بولی تھی تب ہی بیوٹی پارلر والی مہرینہ کے ساتھ اندر آئی تھی انکے ساتھ ہالے بھی تھی جو بھاری سوٹ پیک ہینگر پکڑے ہوئے تھی۔

ہیر یہ آپ اکیلی پہن نہیں سکیں گی سو اگر آپ کو اعتراض نا ہو تو میں کچھ ہیلپ کر دوں۔

وہ پیکنگ کھولتی ہیر سے مخاطب تھیں ہیر نے جھجھکتے ہوئے سر ہلا دیا۔

READERS CHOICE

آپکو پہلے کہی دیکھا ہے میں نے کہاں دیکھا ہے یاد نہیں آرہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سرخ لہنگے میں ملبوس وہ لگ ہی اتنی خوبصورت تھی کہ شہنام صدیقی بے ساختہ اسکا راستہ روکے سنجیدگی سے بولا تھا

۔

مہدیہ نے اسے گھورا۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ اتنی اتنی خوبصورت لڑکیاں آئی ہوئیں ہیں جاوان پر ٹرائے کرو میری جان چھوڑو چھچھوڑے کہی کہ۔

وہ جھنجھلایا ہوا انداز لیے ہوئے تھی۔

میں دھوکے باز نہیں ہوں سمجھی آپ بس اب ساری زندگی آپ پر ہی ختم ہو گئی۔

وہ تیکھے لہجے میں بولتا اسے حیران کر گیا۔

شہنام ادھر آو زرا بات سنو میری۔

وہ سیڑیوں پر کھڑا تیکھے لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

مہدیہ تو جلدی سے آگے بڑھ گئی جبکہ وہ پریشان ہوا۔

مجھے باہر کام ہے سردار جی اور لگتا ہے انکل بھی بلا رہے ہیں۔

وہ پیچھے ہٹتے پریشانی سے بولا تھا۔

اوپر آو کام ہے تم سے اور اگر تم نا آئے نا تو یاد رکھنا شادی اٹینڈ نہیں کر سکو گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سنجیدگی سے کہتا وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا خادم بھی ساتھ ہی تھا۔

ایک تو معصخنوم بچے کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے ان لوگوں نے، جب دیکھو حکم میں بھی حکم چلاوں گا لیکن صرف اپنی بیوی ہر۔

وہ غصے سے بولتا سیڑیاں چڑھنے لگا تھا۔۔

پانچ بجے کا سماں تھا جب شور مچاتے محول میں ایک بینڈ بجوں کے شور نے باقی سب کچھ خاموش کروادیا تھا۔

تیار ہوتی ہیر کا دل اتنے زور سے دھڑکا کہ وہ بے ساختہ سینے پر ہاتھ رکھ گئی لال بلش سے سجے گال اور لال ہوئے تھے

،

کیونکہ شادی محل کے پچھلے لان میں منعقد کی گئی تھی تو سب بڑے،، لڑکے اور سردار صاحب سجی سجائی گاڑیاں لے کر بڑوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے چلے گئے تھے۔۔۔

راستے میں بینڈ باجوں والوں نے انہیں جوائن کرنا تھا تو پوری ریاست میں بینڈ باجے بجتے آخر محل کے آگے سب آ پہنچے تھے۔

افففف کتنی قسمت والی ہے ہیر کتنے اچھے لگ رہے ہیں سردار صاحب۔

سب لڑکیاں ہیر کے کمرے میں آتیں ہوئیں بولیں تھیں جبکہ وہ بے ساختہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

بیوٹیشن نے مہارت دیکھادی تھی دلہن بنی ہیر پہچانی نہیں جارہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب لڑکیاں پھول پھینک کر اندر آتی اب آپس میں محو گفتگو تھیں۔

ہیر نکاح خواہ آرہے ہیں دوبارہ نکاح ہو گا تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا نا۔

رائنہ اندر آتی عجلت میں بولی تھی وہ ڈارک مہرون کلر کی قمیض پہنے ہوِے تھی جو ساری کام سے مزین تھی مہرون ہی کا مدار دوپٹہ سر پر جمایا ہوا تھا نیچے سکن کلر کا سلک کا ٹروزر تھا بھاری زیوارت پہنے وہ سردار کی ماں نہیں بڑی بہن ہی لگ رہیں تھیں۔

ہیر کے دل کی رفتار مدھم ہوئی پھر وہ بہت تیز رفتار سے بھاگنے لگی تھی آنکھیں ہلکی نمی سے بھرنے لگیں تھیں۔

رائنہ نے اسکے سر پر دوپٹہ جس پر بڑے بڑے سنہری خروف میں #غاذان_کی_دلہن

لکھا ہوا تھا اسے اوڑھایا تھا چہرہ اسی دوپٹہ سے کور کر دیا گیا تھا اب اسکے صرف لپ سٹک سے سجے ہونٹ نظر آرہے تھے۔

تب ہی بڑی ضیعف عمر کے مولوی اسلام علیکم کہتے روم میں آئے تھے ساتھ خیام تھا تیمور تھے خشام تھے اور شہنام بھی زبردستی چلا آیا تھا باوجود ماں کی ڈانٹ ڈپٹ کے۔

سہیر باہر تھے مہمانوں کے پاس۔

خیام ہیر کے پاس آرکا تھا، وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ باقی سب صوفوں پر بیٹھے تھے۔

""ہیر رضا آپکا نکاح غاذان تیمور ولد تیمور شبیر خانم سے سکہ رائج الوقت ایک کڑوڑ حق مہر میں کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے""

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مولوی صاحب پاک کلمات پڑھ کر نکاح کے کلامت دوہرانے لگے تھے کمرے میں جامد خاموشی چھائی تھی۔

سب کی سماعتیں اسکی ہاں کی منتظر تھیں۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی مہندی رچی پشت پر گرا تھا۔

خیام نے لب بھینچے تھے۔

جبکہ تیمور صاحب نے اٹھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا باپ کی حیثیت سے۔

انکے ہاتھ رکھنے کی دیر تھی اور پھر ایک نرم سی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے۔

اسکے کہنے پر سب اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دینے لگے تھے جبکہ خیام نے نکاح نامے پر اسکے سائن لیے اور پھر سب باہر چلے گے۔

کچھ دیر بعد ہی تین چار ہوائی فائر فضا میں خوشی کے اظہار کے طور پھینکے گئے تھے۔

بینڈ باجوں کی پر شوق آواز پھر سے فضا میں گونجنے لگی تھی لڑکیاں سب کھڑکی میں کھڑیں باہر کا ماحول دیکھنا چاہ رہیں تھیں لیکن ناکام ہوئیں کہ کچھ بھی صاف نظر نہیں آرہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چلو ہیر کو باہر لے آو لڑکیوں۔

رائنہ دروازے میں آکر کہتی واپس عجلت میں پلٹ گئیں انکے ساتھ انکی بھاوج (شہنام کی والدہ) بھی تھیں،

اسنے آنکھیں بند کیں اندر تک سانس کھینچی پھر دھیرے سے آنکھیں کھول کر اٹھتی انکے سہارے چلنے لگی تھی۔

وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اتنی خوش قسمت ہو سکتی تھی بے یقینی میں قدم اٹھ رہے تھے نگاہوں میں بچپن کا زمانہ گھومنے لگا لڑکپن پھر جوانی کا اذیت ناک دور شروع ہوا بہت سے پیاروں کے چہرے نگاہوں میں واضع نظر آنے لگے تھے آنکھیں خشک نہیں ہو پا رہیں تھیں۔

سہج سہج کر قدم اٹھاتی وہ خاموش تھی کسی کی کوئی آواز کان میں نہیں پڑ رہی تھی وہ پرانے دور کو دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

پھر آنکھ خشک ہوئی کسی کا دلکش مسکراتا چہرہ آنکھوں کے پردوں میں لہرانے لگا۔

کوئی اسکا ہاتھ تھامے ہوئے چل رہا تھا پھر کبھی وہ مرد اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسکے جھکے سر کو محبت سے دیکھ رہا تھا تو کبھی وہ وجود اسے کھانا کھلا رہا تھا،، کبھی وہ وجود اسکے قدموں میں بیٹھا اسے فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔

انکا ہر روپ اسکے نگاہوں میں گھومنے تھا۔

تب ہی پھولوں سے سجی راہداری قدموں میں آئی تھی نیچے گلابی کارپٹ بچھا ہوا تھا چاروں طرف تازہ رنگ برنگے پھول سجے ہوئے تھے۔

اسکا چہرہ لال باریک دوپٹہ سے کور تھا وہ بمشکل بھاری لہنگے میں قدم آگے کو اٹھا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جب راہداری کے درمیان میں آئی تو گلابی اور سفید پھولوں کی بارش کر دی گئی تھی اس پر لڑکیاں سب مبہوت رہ گئی تھیں اور جب وہ سجے سجائے واسیع لان میں آئیں جس کے چاروں طرف گلابی اور سفید ریشمی پردے لگے ہوئے تھے تو اچانک ہی ڈھولک کی تیز تھاپ آئی تھی۔

اور سب لڑکیوں نے حیرت سے ڈھول والے کے آگے ناچتے شہنام اور شاہ میر کو دیکھا تھا۔

بالکل روایتی ڈانس کرتے وہ سب لوگوں کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر گئے تھے شاید ان دونوں نے پریکٹس کی تھی کہ وہ دونوں ایک جیسا ڈانس کر رہے تھے شہنام نے خیام کو بھی ساتھ کھینچ لیا تھا خیام کو ڈانس وغیرہ نہیں آتا تھا لیکن وہ ان دونوں کو دیکھ کر ہاتھ پیر ہلانے لگا تھا کہ خوشی تو اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

ہیر کو وہ تینوں ناچتے ہوئے ہوئے دیکھ رہے تھے شہنام بھنگڑے ڈالتا ان کے قریب آچکا تھا۔

مہدیہ نے اسے دیکھ کر دانت پیسے تھے کہ وہ اسکے سامنے ہی تو ناچ رہا تھا اور نظریں بھی اسی کی طرف تھیں۔

ان تینوں پر کئی نوٹ وار کر تیمور خانم نے ہوا میں اچھالے تھے۔

سرخ دوپٹے سے جھانکتی نگاہیں اب کسی اور کی دید کی طلب میں تھیں۔

لیکن ابھی تک وہ اسے نظر کہی نہیں آیا تھا۔

ہیر کا دل اداس ہوا۔

لیکن پھر اچانک ہی ڈی جے نے گانا تبدیل کیا تھا۔

*وہ چاند سی لڑکی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دل کی بھولی ہے،

محبت کے دیس سے آئی ہے *

گانے کے بول پر لڑکوں نے میدان میں آکر سٹیاں بجائیں تھیں۔

اور پھر تیز روشنی کا سپاٹ کہی اور جا کر رکا تھا،،

اور پھر اسکی سانس تھمیں تھیں۔

وہ شیر اونی نہیں پہنے ہوئے تھا بلیک شرٹ بلیک پینٹ کوٹ سرخ ٹائی براون بالوں کو جیل سے جمائے بروان چمکتی واچ بلیک ہی چمچماتے شوز وہ پر وقار چال سے چلتا ہوا رہا تھا۔

اسکے پیچھے سات آٹھ باڈی گارڈز تھے جو سفید شلوار سوٹ میں جدید پسٹل پکڑے اسکے پیچھے ہی چل رہے تھے۔

مووی میکر نے جلدی سے سب کیمروں کا رخ انکی طرف کیا تھا۔

وہ سانس روکنے کی حد تک دلکش اور خوبصورت لگ رہا تھا۔

دھیمی مسکان کٹاودار ہونٹوں پر سجائے وہ سب سے ملتا ملاتا بیوی کے سامنے آرکا تھا اور پھر ان دونوں پر پھولوں کی بے پناہ بارش ہوئی تھی وہ بھی ملے جلے پھولوں کی پیلے سفید سرخ گلابی سب پھولوں کو مکس کر کے ان پر برسائے گئے تھے۔

READERS CHOICE

ہیر کی نظریں جھک نہیں سکی تھیں اسکے چہرے کے آگے پڑے دوپٹہ پر لکھے سنہری خروف غاذان کو بہت بھائے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اٹھادیں گھونگھٹ بھابھی انتظار میں ہیں سردار صاحب۔

شہنام کی پرشوق آواز پر وہ بے ساختہ نظریں اور سر دونوں جھکا گئی دل کی دھڑکن نے الگ ہی دھن میں ساز بکھیڑے تھے۔

وہ دو قدم چلتا اور اسکے نزدیک آتا اسکا پلو چہرے سے سرکا گیا اسنے جب اسکے دوپٹے کو چھوا تو ہیر نے آنکھیں میچیں تھیں۔

ڈارک میک اپ میں وہ پہچانی ہی نہیں جارہی تھی۔

گلابی لہنگا تھا جس پر بھاری سنہری تارکشی اور مہرون موتیوں کا کام تھا کہ لہنگے کا گلابی رنگ چھپ سا گیا تھا گلابی شارٹ کرتی جو ساری سادی تھی سوائے سلیوز کے بازو کی سلیوز پر بھی سنہری ڈبے بنے ہوئے تھے جن میں بڑے بڑے مہرون رنگ کے نگ تھے دوپٹہ سارا نیٹ کا تھا جس پر سیم سلیوز کی طرح کا کام تھا ڈوپٹے میں بنے ڈبے بڑے بڑے تھے جن کے بیچ میں چمکتے مہرون نگ بہت دلکش لگ رہے تھے۔

مہرون لپ سٹک سنہری زیوارت سے سجی کیا وہ غریب سی پھٹی چادر والی ہیر لگتی تھی، نہیں،

بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے

ایسے ہی تو وہ قسمتیں بدلتا ہے ہم انسان ہی جلد باز ہوتے ہیں اس پر توکل ہی نہیں کرتے اگر ہم اس پر سب کچھ چھوڑ دیں تو وہ وہ کرئے گا جو ہمارے لیے بہتر ہو گا،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر نے بھی سب کچھ چھوڑا تھا خدا پر اور اللہ نے کیسے پیار انصیب لکھ دیا تھا اسکا اگر سب کچھ لیا تھا تو ایک رشتے میں سب کچھ اسے لوٹا بھی تو دیا تھا۔

۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷۸۷

اسنے ستاروں سی چمکتی نگاہیں ہیر کی بڑی سی نتھ پر جمائیں تھیں نتھلی میں لگا بڑا سا مہرون نگ ہیر کے ہونٹوں کو بار بار چھو رہا تھا۔

اسنے ہاتھ بڑھایا تھا اپنی بیوی کی طرف۔

ہیر نے ہاتھ کو محبت سے دیکھا اور کافی دیر تک دیکھا چہرے پر شرمیلی سی مسکان تھی چہرہ الگ سے تپنے لگا تھا اتنے لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ نروس سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

خیام نے دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے بہن کا ہاتھ تھام کر سردار غاذان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔

مہندی سے سجا ہاتھ نرالی ہی چھب لیے ہوئے تھا، کیا کوئی اتنی پیاری دلہن ہو گئی اس روئے زمین پر جیسی میری ہیر لگ رہی ہے۔

غاذان نے مسکراتے ہوئے سوچا تھا حسن انسان کے اندر ہو نا تو اسے کوئی چیز بد صورت نہیں لگتی ہیر بھی سردر غاذان کے آگے بہت معمولی تھی لیکن سردار غاذان چہروں کی نہیں کردار کی خوبصورتی پر بھروسہ رکھتا تھا، اسے ہیر کی ہر عادت سے محبت تھی اسکا اسے دیکھنا، شرمانا، غاذان کی چیزوں سے عشق کرنا اسے بہت بھاتی تھی ہیر کی یہ عادت،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر کا چوری چھپے اسے دیکھنا یہ عادت تو غاذان کو سب سے زیادہ پسند تھی۔

وہ دونوں چل رہے تھے سامنے پڑے مخملی سرخ صوفوں کی طرف، لڑکیاں لڑکے پھولوں کی پتیاں دل کھول کر اس خوبصورت جوڑے پر نچھاوڑ کر رہے تھے،

سردار غاذان اور اسکی دلہن کو دیکھ کر سب چھوٹے بڑے تالیاں بجا رہے تھے یہ خوشی کا ایک اظہار تھا ان سب کا اپنے سردار سے۔

رائنہ کی آنکھیں آج بار بار نم ہو رہیں تھیں۔

بیٹے کو دلہا بنا دیکھ کر یہ دن ماوں کے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے یہ صرف مائیں ہی سمجھ سکتیں ہیں۔

تیمور صاحب نے آہستہ سے ہاتھ انکے کندھے پر رکھا وہ خوبخو بیٹے جیسے ڈریسنگ کی ہوئے تھے بس ریڈ ٹائی کی گلے میں کمی تھی، وہ بھی بیٹے کی طرح ہی وجیہہ لگ رہے تھے۔

رائنہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں صاف کیں تھیں۔

ان دونوں کے بیٹھتے ہی سب لڑکیوں نے باری باری انہیں گفٹ دیئے تھے شزرا نے اسے پھولوں کا بڑا سا گلدستہ دیا تھا،

خیام اسکے قدموں میں دوزانو بیٹھا تھا۔

ہی ـــــــ رنے سر اٹھا کر بھائی کو شفقت سے دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیام نے مسکراتے ہوئے جیب سے مخملی کیس نکال کر اسکے اندر سے سونے کی نفیس سی رنگ نکال کر ہیر کی انگلی میں ڈالی تھی۔

ہیر نے مسکراتے ہوئے انگلی کو دیکھا پھر اسے جو کھڑا ہوتا اسکا سر چومتا پیچھے ہو گیا تھا۔

مووی میکر سب کی پکس اور تصاویر بنا رہا تھا۔

ہیر نے جھکے سر کو تھوڑا سا اٹھایا کہ اب آس پاس رش کم تھا کہ کھانا لگا دیا گیا تھا پوری بیس ڈشز تھیں مینیو میں بوفے لگا ہوا تھا امیر غریب سب انوائٹ تھے اپنے سردار کی شادی پر پر کوئی اپنی مرضی کی ڈش منتخب کر رہا تھا۔

وہ پانی پی رہا تھا جب وہ چونکا۔

ہیر کی انگلی نے اسکی انگلی کو دھیرے سے چھوا تھا۔

اسنے اسکی طرف چہرہ موڑا۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ہیر کی مسکرا لگیں آنکھیں اسکے دیکھنے پر مسکرائیں۔

سردار غاذان نے سرعت سے چہرہ اسکی طرف سے موڑ لیا۔

ہیر کے گلے میں پھندا سا لگا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیا وہ اس سے اتنے ناراض تھے کہ آج کہ اہم دن میں بھی وہ اسکی طرف دیکھ نہیں رہے تھے مسکرا نہیں رہے تھے تو کیا وہ اس سے بہت زیادہ ناراض ہیں۔

ہیر نے انہیں دیکھ کر ہونٹ بھینچے۔

انکے آگے ملازموں نے کھانا چن دیا تھا لیکن ہیر نے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

سردار غاذان نے بڑی سے سفید پلیٹ پکڑی اس میں تھوڑے سے چاول ریشین سیلڈ ایک طرف بھنا ہوا گوشت ڈال کر اسکی طرف بڑھایا تھا۔

مجھے نہیں بھوک۔

ناراضگی بھرا لہجہ گونجا تھا اسکے آس پاس۔

اسنے چونک کر اسکے خفگی سے سجے چہرے کو دیکھا تھا۔

ہیر کھانا کھالو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے۔

وہ سنجیدہ تھا بہت۔

اور اگر نا کھایا تو!

وہ اسکی طرف چہرے موڑے پوچھ رہی تھی لہجے میں ضد سی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان نے ہونٹ بھینچے اور اپنی پلیٹ بھی پیچھے کھسکا دی تب ہی شاہ میر اور شہنام انکے پاس چلے آئے ہاتھوں میں کولڈ رنکس پکڑے ہوئے۔

شاہ میر تم نے بھابھی کو کیا تحفہ دیا ہے۔

شہنام نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں تو الریڈی اپنا اکاوّنٹ سردار بھابھی کے نام کر چکا ہوں۔

وہ مسکین سا منہ بنا کر پوچھ رہا تھا۔

واٹ پورا اکاونٹ۔

شہنام حیرت سے بولا تھا۔

ہاں۔

وہ ہنوز چہرہ مسیکن ہی بنائے ہوئے تھا۔

جبکہ ہیر نے حیرت سے اسے دیکھا اسنے کب بھلا اسکے نام اکاونٹ کیا تھا اسنے سردار غاذان کی طرف دیکھا تھا جو دونوں کو گھور رہا تھا اور فون بھی کان سے لگا رکھا تھا۔

تم نے کیا گفٹ دیا سردار بھابھی کو۔

شاہ میر نے تجسس سے پوچھا جبکہ وہ شرارت سے مسکرایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں تو الڑیڈی سب کچھ انکے نام کر چکا ہوں اب بس میرے پاس یہ سرخ گلاب بچا ہے جو میں انکی نذر کرنے لگا ہوں بھابھی جان قبول شبول کریں۔

ایک گھٹنے پر بیٹھ کر وہ خالصاً کسی عاشق کی طرح بولا تھا۔

اس سے پہلے ہیر اسے گھورتی اسنے پھول اسکے ہاتھ سے چھین کر اسکے منہ پر پھینکا تھا۔

جان مت بولا کرو خبیث انسان سردار بھابھی کہا کرو اور آئندہ ایسی فضول حرکت کی تو الٹا لٹکا دوں گا لوفر انسان بھاگو اب یہاں سے۔

اسکے غصے بھرے لہجے پر شاہ میر اور شہنام الٹے قدموں وہاں سے بھاگے تھے۔

جبکہ وہ سر جھکاتی مسکرائی تھی۔

مہمانوں کو کھانا کھلا کر عزت سے رخصت کر دیا گیا تھا پھر دلہن کی رخصتی کا مرحلہ آیا تھا خیام اور مہرینہ نے محبت سے اسکی رخصتی کی تھی,

خیام کیسے ہو بچے کام کیس جا رہا ہے تمہارا۔

خیام جو جانے کے لیے مہرینہ کو اشارا کر رہا تھا سہیر صاحب کے چانک ہی سامنے آکر پوچھنے پر وہ حیرت زدہ ہوا تھا کہ پہلی بار انہوں نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جی الحمد للہ کام بھی اچھا جا رہا ہے اور میں بھی اللہ کا شکر ہے فٹ فاٹ ہوں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی بہت ادب سے بولا تھا۔

اندر سے بیگ لے کر آتی مہرینہ وہی سیڑیوں پر ہی رک چکی تھی۔

وہ اس وقت بروان کلر کی سادی سی فراک میں ملبوس تھی بالوں کو چھوٹے سے کیچر میں جھکڑے سر پر سفید چادر لیے وہ پہلی والی مہرینہ سے زرا مختلف ہی لگتی تھی۔

بیٹا میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط رویہ رکھا تھا اسکے لیے میں تم سے معافی کی درخواست خواہ ہوں۔

وہ شرمساری سے بولتے سامنے دیکھنے لگے جہاں انکی بیٹی انہیں ہی دیکھ رہی تھی وہ اس بیٹی سے بھی تو بہت شرمندہ تھے اس بیٹی کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ برا سلوک ہی کیا تھا پتا نہیں کیوں شاید انہیں بیٹیاں کچھ خاص پسند نا تھیں لیکن اب انکی سوچ ٹوٹلی تبدیل ہو چکی تھی وہ بیٹا جس پر انہیں بہت مان تھا سارے جگ کے سامنے اسنے انہیں رسوا کر کے رکھ دیا تھا جبکہ بیٹیوں نے انہیں کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دیا تھا۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں انکل آپ، آپ میرے ابو جیسے ہیں مہرینہ کے بابا ہیں آپ کیوں معافی مانگے گے جو ہوا وہ اس وقت حالات کی ڈیمانڈ تھا اور ہر باپ اپنی بیٹی کے لیے اچھا ہی تو سوچتا ہے اُس وقت واقعی میرے پاس کچھ نہیں تھا آپ غلط نا تھے۔

وہ انکے جڑے ہوئے ہاتھ تھام کر بہت ادب و احترام سے بولتا انہیں بہت اچھا لگا تھا۔

مہرینہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھڑا تھا۔

مہرینہ!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

انہوں نے بیٹی کی طرف بانہیں پھیلائیں تھیں,

نوشین بھی چہرے پر بے پناہ حیرت لیے لان میں انکے پاس ہی آ کھڑی ہوئیں تھیں۔

مہرینہ سامان وہیں چھوڑے بھاگتی ہوئی انکے سینے سے لگتی رو دی تھی۔

بس بچے اپنے باپ کو معاف کر دو آئندہ تم دونوں بہنوں کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی یہ وعدہ ہے تمہارے بابا کا تم دونوں سے۔

اسکا سر ماتھا چومتے وہ شفقت سے بولے تھے۔

بابا آئی مس یو الاٹ۔

وہ سر اٹھا کر ان سے بولی تھی اور وہ ایک بار پھر سے شرمندہ ہوتے اسکا سر چوم گئے۔

خیام اور نوشین لبوں پر مسکراہٹ لیے باپ بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔

پرسوں کا ڈینر میں تم دونوں کی طرف کرنا چاہتا ہوں خیام تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا نا۔

وہ بیٹی کو بانہوں کے حلقے میں لیے ہوئے خیام سے مخاطب تھے۔

انکل یہ ہم دونوں کے لیے اعزاز ہو گا اعتراض کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وہ ہلکی مسکان سے کہتا مہرینہ کو بہت پیارا لگ دل کے اندر گھستا محسوس ہوا کتنے ادب سے مخاطب تھا نا وہ اسکے باپ سے۔حقیقتاً لڑکیوں کو وہی لڑکے پسند آتے ہیں جو انکے ماں باپ کو عزت دیں مان دیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب اجازت دیں ہمیں لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔

وہ واچ پر ٹائم دیکھتا ہوا اجازت چاہ رہا تھا۔

اللہ حافظ بچے۔

سہیر خانم اب اسکی طرف بانہیں پھیلا رہے تھے اور مہرینہ اور وہ حیران ہوئے تھے،

خیام چہرے پر جھینپی سے مسکان لیے انکے بازو سے لگا تھا اور سہیر خانم نے شفقت سے اسکی پیٹھ تھپکی تھی۔

وہ جازت لیتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے کہ وہ ایک دوست کی گاڑی لے آیا تھا کل سے۔

آج تو آپ کو دوست کی گاڑی میں بٹھا رہا ہوں ایک ماہ تک اِنشاءاللہ آپ اپنی گاڑی میں سفر کریں گئی جو صرف آپکی ہو گئی آپکو گاری ڈرائیو کرنے کا شوق ہے نا۔

وہ سیٹ بیلٹ باندھتا محبت سے مہرینہ سے مخاطب تھا جسکے چہرے پر برسوں بعد مطمئن اور پیور مسکان جھلک رہی تھی۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔

وہ حیران ہوئی۔

ہنڈرڈ پرسنٹ مسز خیام۔

وہ گاڑی کو ریورس کرتا ہوا بولا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور وہ خوشی سے نہال ہوتی بے ساختہ اسکا ماتھا چوم گئی جبکہ خیام سے بہت مشکل سے گاڑی سنبھلی تھی۔

وہ بنا شرمائے اسے دیکھتی ہنسی تھی کہ خیام کا چہرہ سرخ ہوا تھا اسکے اس بے ساختہ عمل سے۔

خیام نے بھی مسکراتے ہوئے اسکے چادر سے چھپے کندھے پر محبت کا اظہار لازمی کیا تھا اب جھینپنے کی باری مہرینہ بی بی کی تھی۔

اور پھر گاڑی میں خیام کا جاندار قہقہ گونجا تھا۔

—

وہ بیڈ پر بیٹھی بے تحاشا نروس تھی وہ بھی اب ان سے ناراض تھی،

جوس کا گلاس ہنوز سائیڈ ٹیبل پڑا ہوا تھا۔

سارے کمرے کو سفید فینسی لائٹ سے سجایا گیا تھا جبکہ بیڈ کے ارد گرد سفید ریشمی پردے تھے جن کے ساتھ سرخ پھولوں کی خوبصورت لڑیاں لٹک رہیں تھیں،

پورے روم میں انکی دلفریب مہک رچی ہوئی تھی۔

بیڈ کے کراؤن سے سر اٹکاتی وہ کمرے کو بہت محبت سی دیکھنے لگی تھی پھر نظریں انکی واچ پر گئیں تھیں جو آج بھی کلائی میں سجی ہوئی تھی اسنے وہ واچ اتاری نہیں تھی چوڑیوں میں سے جھانکتی وہ واچ جیسے ہیر کی محویت کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی دیر انکا انتظار کرتے نجانے کب اسکی آنکھ لگی تھی وہ جان نہیں سکی تھی۔

جبکہ وہ بمشکل سب کاموں سے جان چھڑاتا ہوا روم میں بارہ بجے آیا تھا۔

کمرہ صبح کی روشنی کی طرح منور تھا روم بے انتہا خوبصورت ڈیکوریٹ کروایا تھا اسنے۔

اسکی نگاہ اپنے گول بیڈ پر لیٹی عزیز جان ہستی پر گئی تھی۔

وہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے بڑے بے آرام سی لیٹی سو رہی تھی دونوں ٹانگیں خود میں سمیٹے وہ اسکی ہیر ہی تھی۔

پشت پر ہاتھ باندھ کر اسنے فرصت سے اسکے سجے سجائے دلکش روپ کو دیکھا تھا۔

قدم اسکی طرف بے خودی میں اٹھنے لگے تھے۔

وہ اب صرف شرٹ ہی پہنے ہوئے تھا کورٹ وہ شاید بیٹھک میں اتار کر رکھ آیا تھا جبکہ ٹائی ڈھیلی کر رکھ تھی۔

بڑی دھیمی سی مسکان غاذان کے ہونٹوں پر رقصاں تھی۔

ہیر!

اسکے اوپر جھکتے اسنے مدھم سے لہجے میں اسے پکارا تھا۔

ہیر جو گہری نیند میں تھی اسے ایسے لگا جیسے کوئی بہت محبت سے اسے پکار رہا ہو۔

وہ نیند میں ہی مسکائی تھی اور وہ ٹھٹھکا تھا مہرون رنگ سے سجے ہونٹوں پر پیاری سی مسکان آتے دیکھ کر۔

ہیر!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے جھمکے کو بڑی محبت سے دیکھتے اسنے اس دفعہ زرا اونچا پکارا تھا۔

ہیر نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں پھر اِدھر اُدھر بے خیالی میں دیکھا لیکن پھر نظر اس وجود پر ساکت ہوئی جو کمر پر ہاتھ رکھے ہیر کو چمکتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ہونٹوں پر بڑی ہی دھیمی سی مسکان تھی جیسے کسی اپنے بڑے پیارے رشتے کو دیکھ کر آتی ہے۔

وہ جھٹ سے اٹھ کر بیٹھی سونے کی چوڑیاں بج اٹھیں تھیں ماتھا پٹی بھی ٹیڑی میڑی ہو چکی تھی جو اسنے جلدی سے درست کی دوپٹہ ٹھیک کیا لہنگے کو درست کر کے وہ دلہن کی طرح دوبارہ بیٹھ چکی تھی۔

ہاہاہا،

اور اسکی حرکتیں دیکھ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

ہیر نے اچنبے سے اسے دیکھا۔

مائی گدنیس ہیر تم یہ سب کرتی بہت پیاری لگی ہو مجھے۔

وہ ہنوز کھڑا مسکراہٹ سے مزین ہونٹوں سے گھمبیر لہجے میں بولا۔

ہیر نے ہونٹ بھینچے۔

آپ میرا مزاق بنا رہے ہیں۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سلی گرل ایسا سوچنا بھی مت کہ کبھی سردار غاذان تمہارا مزاق بنا سکتا ہے۔

وہ اس بار سنجیدگی سے بولتا اسکے لہنگے کو تھوڑا پیچھے کرتا اسکے سامنے بیٹھا تھا۔

ہیر سر جھکا گئی۔

لیکن آپ مجھ سے ناراض ہیں۔

وہ اس بار غمگیں لہجے میں بولی۔

ہاں ناراض تھا لیکن اتنا نہیں جتنا میں پوز کر رہا تھا۔

ہیر کی مہندی کو دیکھتا وہ دلکش لہجے میں بولا۔

پوز؟

وہ حیرت سے سر اٹھا کر پوچھ رہی تھی

۔

ہمم تاکہ تم میرے غصے کو سریس لو اور آئندہ چھوٹی سی چھوٹی بات بھی مجھ سے نا چھپاو ہیر میرے بہت سے دشمن ہیں اور میرے آس پاس ہیں میں نہیں چاہتا کوئی تمہیں زرا سا بھی نقصان پہنچائے یا تم کوئی ایسی بات مجھ سے چھپاو جس سے تمہیں نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس لیے ناراض تھا ورنہ جب تم جم میں رات کو تیار ہو کر آئی تھی سارا غصہ اسی وقت کہی دور جا سویا تھا لیکن میں نے سوچا تھوڑا سا اپنی ہیر کو تنگ کروں تاکہ وہ نصیحت پکڑے۔

اسکا ہاتھ تھام کر وہ بہت گھمبیر لہجے میں اس سے کہہ رہا تھا جبکہ ہیر کی سانسیں مدھم پڑی اسکے بھاری لہجے پر انگلیں کے گرم لمس پر۔

میں تیار ہو کر نہیں آئی تھی وہ کپڑے تو میں نے رات کو پہنے تھے۔

وہ سر جھکاتی ہوئی دھیمے سے لہجے میں خفگی سموئے ہوئے بولی تھی۔

اور وہ اسکی بڑی سی نتھ کو دیکھ کر مسکرایا تھا جب وہ بات کرتی ہونٹ حرکت میں آتے تو وہ مہرون بڑا سا موتی اسکے ہونٹوں کو دھیرے سے چھوتا تھا۔

ہیر یہ اتار دو سب کچھ آئی تھنک تم کمفرٹیبل نہیں ہو گئی اس ڈریس میں ہے نا۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا اور ہیر نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

لیکن میرا دل نہیں کر رہا اسے اتارنے کو بڑا پسند ہے برائیڈل ڈریس مجھے۔

وہ منہ بسورے کہہ رہی تھی اور وہ مسکرایا۔

تو کیا اس ڈریس میں ہی سو گئی۔

وہ حیرت کا اظہار کر رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاں سو جاوں گئی کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔

وہ انکے ہاتھ میں پہنے سلور کلر کے بریسلیٹ کو دیکھتے ہوۓ بولی تھی کہ بریسلیٹ میں بہت سے بلیک ایچ(H) جڑے ہوئے تھے۔

وہ مسکراتے ہوئے سر ہلاتا ہوا اٹھا تھا اور کبڈ کھول کر اپنے کپڑے نکالنے لگا تھا۔

ہیر نے انہیں غور سے دیکھا۔

سنیں آپ بھی مت چینج کریں نا۔

وہ جھجھکتے ہوئے بولتی اسے حیرت میں ڈال گئی تھی۔

اور کیوں نا کروں۔

وہ اسکے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا دھیمی مسکان سے پوچھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں بھی چینج کر لیتی ہوں۔

وہ اٹھتی ہوئی بولی۔

ہیر چینج کا اس لیے بولا ہے تمہیں کہ یہ کافی ہیوی ہے تم سکون سے سو نہیں پاو گئی اور ابھی تو تمہیں کہی لے کر جانا بھی ہے میں نے۔

وہ شرٹ بازو پر رکھے اس سے مخاطب تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہاں۔

وہ بمشکل چلتی ہوئی انکے قریب آتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

بس کہی دور جہاں میں اور صرف میری ہیر ہو۔

وہ دو قدم اسکے قریب آتا ہوا بولا تھا۔

ہیر نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا۔

نگاہیں نگاہوں سے ملیں تھیں اور دل کی دھڑکنیں ایک ہی ساز پر تھرکنے لگیں تھیں۔

سردرغاذان نے بے ساختہ اسے تھاما تھا اور بنا ہیر کے شاک والے چہرے کو دیکھے اسے سینے میں بھینچ گیا۔

ہیر مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا آئی لو یو الالٹ مما ئے لائف کیسے آئی ڈونٹ نو بس تم اب مجھے ضروری ہو میرے خون کی روانی تم سے ہے ہیر اس لیے کبھی اکیلے باہر مت جانا اگر کبھی کوئی خطرہ محسوس کرو تو فوراً مجھے یا خادم کو بتاو یونی میں کبھی کسی ٹھرڈ پرسن پر یقین مت کرنا،

اسے خود میں پیوسٹ کیے وہ بہت ہی بھاری لہجے میں ہیر سے مخاطب تھا یا شاید خود سے کہ وہ بہت مدھم سا بول رہا تھا اسکے دل کی دھڑکنیں وہ واضع سن سکتی تھی اسکی جیولری اسکے سینے میں چب رہی تھی لیکن اسے پرواہ کب تھی ہیر کے آگے اسے ہر چیز ہیچ لگتی تھی ہیر کے لیے عشق اسکے خدا نے اسکے وجود میں ڈالا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر ساکت تھی لیکن وجود میں لرزش بھی تھی کیا وہ اس سے اتنی محبت کرتے تھے وہ جب جب انہیں دیکھتی تھی بے یقین ہو جاتی تھی کہ کہاں وہ مصری خوبصورت شہزادہ کہاں وہ عام سی غریب لڑکی لیکن جوڑ شکر ہے اللہ بناتا ہے ورنہ دنیا کب کسی غریب کا کسی امیر سے جوڑ بننے دیتی یقیناً اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہی ہوتی ہے۔

جیولری اتار لو گئی۔

اسے سامنے کرتا وہ بڑے نرم لہجے میں اپنی بیوی سے پوچھ رہا تھا۔

اسنے اثبات میں زور زور سے سر ہلایا۔

مائی گڈنیس ہیر جب تم ایسے یوں سر ہلاتی ہو تو بہت کیوٹ لگتی ہو یار۔

وہ کہتے ہی اسکی ماتھا پٹی سے سجی پیشانی پر بڑی نرمی سے ہونٹ رکھ گیا۔

ہیر کو انکا عکس دھندلا سا نظر آیا تھا شاید اسکی آنکھیں نمی پکڑنے لگیں تھی وہ کہاں اتنی محبت وکیئر کے قابل تھی۔

رونا نہیں بالکل ورنہ میں ماروں گا اب۔

وہ سنجیدگی سے اسے تنبیہ کر رہا تھا۔

رو تو نہیں رہی تھی بس آنکھوں میں شاید مچھر چلا گیا ہے تو اس لیے پانی آ گیا میں بھلا کیوں روں گئی۔

وہ آنکھیں ہتھیلیوں سے صاف کرتی ہوئی معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

گڈ لیکن ہیر میرے روم میں مچھر نہیں آ سکتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اس بار پھر سے سنجیدگی سے بولا۔

اور وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

ہیر جاو چینج کر لو واش روم میں تمہارے کپڑے لٹک رہیں ہیں ان بھاری کپڑوں میں تمہیں دیکھ کر مجھے گرمی لگنے لگ گئی ہے یار جاو پہلے چینج کر لو۔

وہ تھوڑا پیچھے کی طرف قدم اٹھاتا ہوا کہہ رہا تھا.

ہیر سر ہلاتی بھاری لہنگے کو بمشکل اپنے ساتھ کھینچتی واش روم کی طرف جانی لگی تھی اور وہ بازو پر شرٹ رکھے اسے جاتے دیکھتا رہا نگاہوں میں بے پناہ اس وجود کے لیے نرمی تھی۔

نیلی اور سفید ٹائلز سے سجا واش روم بہت صاف ستھرا اور پیارا تھا۔

وہ اشتیاق سے سب کچھ دیکھتی رہی۔

ہیر ہری اپ۔

باہر سے آواز آئی تھی اور وہ عجلت سے قدم کپڑوں کی طرف اٹھانے لگی تھی ہیر کا ایک دو بار پیر پھسلا لیکن وہ سنبھل گئی تھی۔

پورے بیس منٹ بعد وہ باہر آئی تھی۔

آپ ٹھیک کہہ رہے تھے اب لگ رہا ہے جیسے میں سکون میں ہوں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی تھی۔

کہی دور چلیں۔

وہ اسکی طرف پلٹتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

وہ بلیک سفید لائنیوں والے تنگ ٹروزر پر بلیک ہی شرٹ پہنے بڑا آرام دہ لگ رہا تھا۔

کہاں۔

وہ حیران ہوئی کہ رات کے اس وقت وہ کہاں جا سکتے تھے بھلا۔

وہاں جہاں رات کی تاریکی ہو تم ہو میں ہوں اور گہری خاموشی ہو۔

وہ نرم نگاہوں سے اسکا سادہ روپ دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

ٹھیک ہے چلتے ہیں۔

وہ انہیں انکار کر سکتی تھی بھلا۔

وہ نیلی اوپن بٹنوں والی قمیض کے نیچے بلیک کیپری پہنے ہوئے تھی سر پر نیلا ہی دوپٹہ تھا وہ بلکل سادہ حلیے میں تھی لیکن غاذان کو وہ ہر روپ میں دل و جان سے بھاتی تھی۔

باہر ٹہلتا خادم انہیں دیکھتے ہوئے رکا تھا۔

کہاں جانا ہے سردار میں چلوں ساتھ۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پریشانی سے بولا۔

نو تم گھر کا خیال رکھو میرے پاس دو پسٹل ہیں اپنی سیفٹی کے لیے سو یو ڈونٹ وری۔

وہ کہتے ہی بلیک پجارو میں بیٹھا تھا ہیر کو وہ پہلے ہی بٹھا چکا تھا۔

خادم نے بے بسی سے سر ہلا دیا۔

لیکن انکی گاڑی کے محل سے نکلتے ہی وہ دوسری گاڑی میں بیٹھتا اسے باہر لے آیا تھا رات کے خاموش سناٹے میں گاڑی کا شور واضع تھا لیکن وہ ایک فیصلے پر انہیں فالو کر رہا تھا۔

جبکہ سردار منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا تھا۔

**********!!!!!!!!!!!!!!!!**********!!!!!!!!!!!!!!!!**********

ہیر آنکھیں بند کرو۔

گاڑی روکتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔

ہیر نے ارد گرد نہیں دیکھا تھا وہ پورے راستے سوتی جاگتی کیفیت میں رہی تھی۔

کیوں!

وہ حیران ہوتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

بس ایسے ہی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا تھا۔

کیا میرے لیے کوئی سپرائز ہے۔

وہ ایکسائٹمنٹ کہی اندر ہی چھپاتی ہوئی نارمل سا ریکشن دیتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

نو، بس بند کرو کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔

اسکے نو کہنے پر ہیر خفا سی ہوئی لیکن پھر آنکھیں موند گئی کہ انکا حکم وہ کہاں بھلا ٹال سکتی تھی۔

دوسری گاڑی بھی ان سے بہت پیچھے رک چکی تھی۔

ہیر کی میچیں آنکھیں دیکھ وہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے اترا تھا۔

اسکے سائیڈ کا ڈور جیسے اسنے کھولا ہیر نے کانی نظر سے اسے دیکھا لیکن جیسے ہی اسنے گھورا وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔

ہیر تمہیں میری قسم اگر اب آنکھیں کھولیں تو۔

اسے باہر نکالتا وہ سنجیدگی سے بولتا ہیر کی جان لے گیا تھا۔

لیکن پھر وہ لرزی کے اسے وہ گود میں بڑی احتیاط سے اٹھا چکا تھا۔

ہیر کی پلیکیں واضع لرزنے لگیں تھیں چہرہ تیزی سے سرخی پکڑنے لگا تھا وہ اسے دیکھ دھیمے سے مسکرایا پیچھے کوئی بڑی احتیاط سے چل رہا تھا اور سردار جان گیا تھا وہ کون ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ مختلف جگہوں سے ہوتا اسے اختیاط سے نیچے کھڑا کرتا کوئی دروازہ کھولنے لگا تھا۔

دروازہ کھول کر وہ اسے اختیاط سے چلاتا اندر لے آیا،

سوئچ آن کرنے کی آواز آئی تھی اسے لیکن اسنے آنکھیں نہیں کھولی وہ ساری زندگی آنکھیں بند کر کے گزار سکتی تھی کہ قسم جو انہوں نے اتنی بڑی دے دی تھی۔

ہیر دھیرے سے آنکھیں کھولو۔

وہ سامنے کھڑا ہوتا بڑی نرمی سی اپنی سہمی ہوئی بیوی سے بولا کہ اسکے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے زرات وہ دیکھ سکتا تھا۔

ہیر کی پلکیں لرزیں لیکن اسنے آہستہ سے پلکیں اٹھائیں اب وہ آنکھوں کو پوری طرح وا کر گئی تھی۔

اسنے انہیں دیکھا۔

مجھے نہیں گھر کو دیکھو۔

وہ مسکراتے ہوئے بولتا دونوں ہاتھ ٹروزر میں اڑس گیا تھا۔

ہیر نے ارد گرد بے دھیانی میں دیکھا پھر گھوم پھر کر دیکھا نظریں عام تھیں۔

لیکن پھر وہ ٹھٹھکی کہ یہ جگہ اسے جانی پہچانی لگی تھی جیسے وہ یہاں بہت بار آچکی ہو۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

اسنے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر نئے سیمنٹ ورنگ سے سجی دیواریں دیکھیں جدید نقش و نگار کے دروازے دیکھے اکھڑا ہوا سرخ اینٹوں والا فرش تبدیل ہو کر سفید پتھروں سے سجا ہوا تھا ہر چیز تبدیل تھی۔

وہ بے یقینی سے قدم اٹھاتی اندر چلی آئی۔

کیا یہ وہی کمرہ تھا جسکی دیواریں اتنی خستہ حال تھیں کہ کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ یہ صرف اللہ کے کرم فرمائی سے ہی قائم تھیں سفید پینٹ سارے کمرے میں ہو چکا تھا سفید ہی جدید دور کا لکڑی کا دروازہ تھا کھڑکی جو لکری کی دو پٹوں پر مشتعمل ہوتی تھی اب وہ جالی دار کھڑکی میں تبدیل ہو چکی تھی چارپائی کی جگہ سنگل بیڈ تھا دیواروں پر ایک لڑکی کی بہت سی تصویریں سجی ہوئیں تھیں۔

کہی وہ ہنس رہی تھی، کہی وہ پریشان تھی، کہی وہ سنجیدہ چہرے سے کھتی تھی تو کہی وہ شرارت سے کسی کو دیکھ رہی تھی

۔

کبڈ بھی چینج کرا دیا گیا تھا۔

سارا ساز و سامان ہی نیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں برسنے لگیں تھیں گھٹی گھٹی رونے کی آواز پر وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

ہیر کیا پاگل پن ہے کیا تمہیں یہاں میں رونے کے لیے لایا تھا۔

وہ سنجیدگی سے اسکا کندھا تھامے پوچھ رہا تھا۔

ہیر نے لب بھینچ کر انہیں دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آخر ایسی کونسی نیکی کی تھی جس کا بدل وہ شخص تھا آخر اللہ کو کونسی اسکی ادا پسند آئی تھی جو اسکی قسمت میں سردار غاذان تیمور لکھا تھا،

جو رتبے، قد ہر چیز میں اس سے اونچا تھا اسکا دل ہیرے جیسے تھا جو وہ ہیر سے اتنی محبت کرتا تھا اسکا خیال رکھتا اس سے جڑی ہر چیز کا وہ ویسا ہی خیال رکھتا تھا جیسے اسکا رکھتا تھا اب اسکے لیے اسکا گھر تک ٹھیک کروادیا تھا آخر وہ کیسے نا اسکے عشق میں ڈوبتی۔

وہ بے ساختہ اسکے قدموں میں بیٹھنے لگی تھی جب سردار غاذان تیمور نے درشتگی سے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا

۔

ہیر آخری بار تمہاری اس حرکت کو معاف کر رہا ہوں اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو سزا کی زمے دار تم خود ہو گئی۔

وہ اسے سینے سے لگائے بہت سختی لیے لہجے میں بولا تھا۔

آپ کسی دن ایسے ہی میری جان لے لیں گئے۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

جان جائے ہیر کے دشمنوں کی گھر کیسا لگا ہے میری ہیر کو۔

وہ اب اسے سامنے کرتا اسکے گال اپنی ہتھیلیوں سے صاف کرتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

آپ نے کب کیا یہ اور کیوں اتنی فضول خرچی کی۔

وہ انکے ہاتھ تھامے محبت کی شدت لہجے میں سموئے انکے تیکھے ناک پر نظریں جمائے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ماگڈنیس فضول خرچی واوا۔

وہ ہنسا تھا سر پیچھے گرتا اپنی محصوص سٹائل میں۔

وہ بھی مسکرائی چہرہ روشن ہوا انہیں اتنے دنوں بعد ایسے مسکراتے دیکھ کر۔

کوئی فضول خرچی نہیں ہے ہیر تمہارے لیے اس سردار کی جان بھی حاضر ہے دوسرا اس گھر پر اسی دن کام شروع ہو چکا تھا جب ہم یہاں سے گئے تھے تیسرا میں کبھی اپنی ہیر کے چہرے پر اپنے گھر کی خستہ حالت کو لے کر شرمندگی نہیں دیکھنا چاہتا۔

وہ بڑے ہی نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔

وہ مبہوت سی دیکھتی رہی انہیں بنا پلکیں جھپکائے۔

چوتھا یہ تمہاری رونمائی کا گفٹ ہے اس لیے تمہیں اسی وقت دیا جس وقت تمہیں تحفہ دینا مجھ پر فرض تھا۔

وہ اسکی ناک ہلکے سے کھینچتا ہوا بتا رہا تھا۔

وہ بے ساختہ انکے ہاتھ تھامے محبت و عشق سے چومتی سردار کو دیوانی لگی تھی۔

انکے ہاتھ چوم کر اب وہ انکی ہتھیلیوں پر ہونٹ رکھتی ان پر چہرہ اٹکا گی جبکہ وہ دنگ ہوتا ہیر کے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔

READERS CHOICE

نمی بھری آنکھوں سے وہ اب انہیں دیکھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سردار غاذان اس کا سر محبت سے چومتا اسے سینے لگا گیا تھا۔

ہیر بھوک لگی ہے۔

وہ جانتا تھا اسکی ہیر کو ضرور بھوک لگی ہو گئی۔

جی!

وہ حیرت سے انہیں تکتی سر ہاں میں ہلا گئی۔

اپنے کچن میں جاو وہاں سب کچھ رکھا ہے اپنے اور میرے لیے فٹافٹ کچھ بنالاو۔

وہ تھوڑا دور ہوتا ہوا کہہ رہا تھا۔

وہ پھر سے حیران ہوئی۔

کیا کچن بھی نئے سٹائل کا ہے۔

وہ پوچھ رہی تھی اور اسنے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا دیا۔

لیکن نئی دلہن کام نہیں کرتی ایک دو ماہ تک۔

وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی اور وہ پھر سے قہقہ لگا گیا تھا۔

ہیر نے حیرت سے انکا قہقہ سنا تھا۔

مائی گڈنیس تو کیا میری ہیر تھوڑی سی کام چور بھی ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ نگاہوں میں بے پناہ محبت کے جگنو لیے پوچھ رہا تھا۔

جبکہ اسنے خفگی سے نفی میں سر ہلایا۔

میں کام چور نہیں ہوں میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھی ابھی بنا کر لاتی ہوں میں، میں بہت اچھا کھانا بناتی ہوں۔

وہ فخر سے گردن اکڑاتی کہہ رہی تھی۔

جبکہ اسنے بنا کچھ کہے سر ہاں میں ہلا کر اسکی تائید کی تھی۔

بٹ ہیر نمک کھانے میں تھوڑا کم رکھنا میں جان گیا ہوں میری ہیر کو نمک سے زرا زیادہ ہی محبت ہے۔

وہ پلٹتی ہیر سے بولا تھا جبکہ وہ خفگی سے انہیں دیکھتی ہوئی منہ بسور کر چلی گئی۔

پیچھے دونوں ہاتھ دوبارہ پاکٹ میں اڑسے وہ کھل کر ہنسا اسکا پلین ہر سنڈے کو یہاں ہیر کے ساتھ آنے کا ارادہ تھا وہ ہر پل سنڈے کو یہاں اسکے ساتھ گزرانا چاہتا تھا۔

اب اسکی نظر ہیر کی مسکراتی تصویر پر تھی تصویر میں اسنے پیلی قمیض پہنی ہوئی تھی سر پر سفید لیس والا پیلا ہی دوپٹہ تھا وہ شاید شہنام کو دیکھ کر شرارت سے ہنس رہی تھی کہ پک یونی کی تھی تو کیا وہ اپنی ہیر پر ہر پل نظر رکھے ہوئے تھا۔۔

''''''

وہ لڑکی سفید شفون کا ڈریس پہنے ہوئے تھی سراپا کچھ بھاری سا تھا۔

بالوں کو کھولے وہ معصوم ہی دیکھتی تھی۔

مائے لائف مائے زندگی گڈ مارننگ ڈیئر۔

کوئی کوٹ بازو پر لٹکائے دھیمے لہجے میں اس پر جھک کر بولا اور اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں کہ بھلا یہ ہو سکتا ہے سردار پکاریں اور ہیر سوتی رہ جائے ناممکن۔

وہ جھٹ سے اٹھی تھی۔

لمبے کمر تک آتے بال پشت اور کندھے پر بکھرے تھے ناک میں پڑا مہرون نگ والا کوکا بھی جیسے اتنے دنوں بعد سردار کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

آپ کب آئے۔

وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

ابھی جب آپ نے آنکھیں کھولیں۔

کوٹ بیڈ پر رکھتا وہ دھیمے سے کہہ کر اسکی شفاف پیشانی چوم گیا کافی دیر ہونٹ پیشانی پر رکھ کر اسکی خوشبو کو اسنے محسوس کیا تھا۔

اب کیسی طبیعت ہے میری بیوی کی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اسکے سراپے کو دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا جواباً معصوم لڑکی کی آنکھیں بھر آئیں۔

آپ نے کتنے لگا دیئے مصر میں آپ دس دن کہہ کر گئے تھے پورے پندراں دنوں بعد لوٹے ہیں ہیر کی طبیعت کیا ٹھیک رہ سکتی تھی بھلا۔

وہ انکے چوڑے سینے پر سر رکھے خفگی سے بول رہی تھی جواباً خوبرو سے سردار نے اسے سینے میں نرمی سے لیا تھا۔

بس کام کا لوڈ ہو گیا تھا ورنہ ایسا ہو سکتا ہے آپکو اتنے دن ویٹ کرواو کیوں طبیعت خراب کی تھی موم کہہ رہی تھی تم کھانے پر خاص توجہ نہیں دیتی ہیر بیڈ ہیبٹ یو نو تم جانتی ہو نا تمہیں کتنی ضرورت ہے کھانے پینے کی پہلے ہی تم اتنی ویک ہو چکی ہو سارا وقت میں تمہارے لیے پریشان رہتا ہوں اگر تم خود کی اچھے سے دیکھ بھال کرو تو میں پریشان تو نا ہوں نا۔

اسے سامنے کرتا وہ خفگی سے کہہ رہا تھا۔

آئی ایم سوری اب میں پر اپر دھیان رکھوں گی خود کا آپ اب سے پریشان نہیں ہوں گئے ہیر آپ کو کبھی پریشان نہیں دیکھ سکتی۔

وہ انکے ہاتھ تھامے محبت سے کہہ رہی تھی۔

سردار جواباً عزیز جان کو سینے سے لگاتا اسکا ہاتھ چوم گیا تھا۔

کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔

دروازے پر زور سے نوک ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیر ایک دم سے پیچھے ہٹتی بیڈ پر پڑی بھاری شال اٹھا کر اپنے ارد گرد بہت اچھے سے لپیٹ چکی تھی۔

آجاو۔

وہ غصے سے بولا۔

اور منہ بسورے کوئی اندر آیا تھا۔

آخر آپکی کیا دشمنی ہے مجھ سے آپ شروع سے ہی میری پرسنلٹی سے جیلس ہیں کتنا خیال رکھتا ہوں آپکی سڑی طبیعت والی بیوی میرا مطلب ہے خوش طبیعت والی بیوی کا آخر مسلہ کیا ہے اچھا کماتا ہوں پڑھا لکھا ہوں میرے جتنا تو کوئی اس گھر میں پڑھا ہی نہیں آپ کو چھوڑ کر کہہ رہا ہوں کیوں آخر منع کیا میری ماں کو شادی کی ڈیٹ فکس کرنے سے کیا آپ کسی کو گھوری چڑتا نہیں دیکھ سکتے میں بھی اب بدلہ لوں گا آپکی بیوی کو چڑیل بولوں گا سمجھے آپ، حد ہو گئی ہے اب میں معصوم نا بولوں تو کیا آپ لوگ میری شادی نہیں کریں گئے کہہ کہہ کر اس سڑی طبیعت والی لڑکی سے مگنی کروائی تھی کیا شادی بھی کہہ کہہ کر کرواں آپ لوگوں کو خود میرا سوچنا چاہیئے آخر کب تک میں شرمندگی کی ساری حدیں توڑتا پھروں گا۔

وہ بے پناہ غصے سے جو بولنا شروع ہوا تھا تو رکا نہیں تھا۔

ہیر لبوں پر ہاتھ رکھے مسکراہٹ ضبط کرنے کی تگ و دو میں تھی۔

جبکہ وہ پاکٹس میں ہاتھ گھسائے اسے خشمگیں نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

ہو گیا تمہارا یا ابھی بھی کوئی بکواس کرنی ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

شہنام نے جواباً خفگی سے پیر پٹخا تھا۔

تم جس دن میری ہیر کو چڑیل کہنا بند کر دو گئے سمجھو اسی دن تمہاری شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی سمجھے۔

کف لنکس کھولتا وہ سنجیدگی سے اس سے بولا۔

ہیر نے محبت سے انکی پشت دیکھی جبکہ شہنام کا حیرت سے منہ کھلا تھا۔

چڑیل میں اس لفظ سے انجان ہوں سردار غاذان اور یہ پری کون ہے۔

وہ حیرت کا مصنوعی اظہار کرتا ہیر کو کھلکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

سردار نے چونک کر ہیر کے سرخ کھلکھلاتے چہرے کو دیکھا اور پھر شہنام کو۔

سمجھو کل رات ہی تمہاری شادی کی ڈیٹ فکس ہو جائے گئی کیونکہ آج مجھے علینہ کے پرینٹس سے ملنا ہے خادم کے لیے۔

وہ جانتا تھا وہ کہے گا آج کیوں نہیں اس لیے اسے تفصیل سے جواب دیا۔

وہ گھنا میسنا کہی کا میں جانتا تھا وہ ہماری پری کی ٹرینر پر نظریں جمائے بیٹھا ہے بڑا گھنا ہے کیا اب یہی رہ گیا تھا میری راہ میں روڑے اٹکانے والا میری تو لائف ہی برباد ہو چکی ہے۔

وہ کھولتا ہو باہر چلا گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ہیر رانجھن یار دی فائزہ احمد

وہ ایک بار پھر سے کھلکھلائی تھی۔

اور سردار نے چمکتی نظروں سے اسکے روشن چہرے کو دیکھا پریگنسی سے اسکے چہرے پر الگ سا ہی نور آیا تھا تین ماہ رہ گئے تھے اسکی ڈیلیوری کو رائنہ اور تیمور اپنی جان سے زیادہ اسکا خیال رکھتے تھے۔

خیام اور مہرینہ اپنی لائف میں کافی سیٹ ہو گئے تھے انہوں نے نیا گھر لے لیا تھا خیام نے جاب کے ساتھ کپڑے کی دکانیں بھی کھول لیں تھیں جس میں کافی ترقی ہو رہی تھی اسے،

ہیر تین چار دن ان دونوں کے ساتھ رہ کر آئی تھی وہ ان دونوں کی لڑائی بہت انجوائے کرتی تھی وہ ایک دوسرے کا خیال بھی بہت رکھتے تھے اور بچوں کی طرح لڑتے بھی تھے۔۔

ہیر نے چونک کر اس دلربا سے شخص کو دیکھا۔

پاکٹ سے ہزاروں کی گدی نکال کر وہ ہیر کے سر سے وارتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

بس ایسے ہی کھلکھلاتی رہا کرو تمہارا مسکرانا میری ساری تھکن دور کر دیتا ہے میرے خون کی روانی تیز کر دیتا ہے اس لیے مسکراتی رہا کرو اپنے سردار کے لیے۔

وہ دھیمے سے چمکتے چہرے والی لڑکی سے مخاطب تھا۔

ہیر نے ہونٹ اندر کو کھینچے اور شرارت سے انکے گال کھینچے جیسے وہ اسکا ناک کھینچتے تھے۔

پھر آپکو اپنی ہیر مسکراتی ہی نظر آئے گی وعدہ ہے یہ ہیر غاذان کا آپ سے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ انکی بازوں پر ہاتھ رکھے بہت شدت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی اور سردار غاذان نے خوشنما مسکان ہونٹوں پر سجاتے اسے خود میں لیا تھا۔

♥♥♥

تیز رفتار سے بھاگتی گاڑی ہسپتال کی پارکنگ میں رکی تھی کوئی گاڑی سے عجلت میں سے نکلتا ہسپٹل کی راہدری میں بھاگ رہا تھا پیچھے سات آٹھ گارڈز بھی تھے گارڈز سے آگے خادم تھا جو سردار کی طرح ہی پریشان تھا۔

سامنے ہی گھر کے بہت سے افراد کھڑے تھے۔

جن میں تیمور خانم، سمیر خانم، رائنہ، خیام، مہرینہ، اور نوشین تھیں شہنام بھی وہی تھا جو ضروری دوائیں لینے ہسپٹل کی فارمیسی میں گیا ہوا تھا۔

کیسی ہے میری ہیر یہ دروازہ کیوں بند ہے۔

وہ شیشے کا بناڈور کھولنے کی کوشش کرتا باپ سے بیتابی سے پوچھ رہا تھا۔

ریلکس غاذان وہ ٹھیک ہو گئی۔

وہ بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہہ رہے تھے۔

جبکہ اسنے غصے سے شیشے کے ڈور پر لات ماری ہی تھی جب لیڈی ڈاکٹر اور ایک میل ڈاکٹر باہر آئے تھے۔

کیسی ہے ڈاکٹر میری بیوی وہ ٹھیک تو ہے نا اگر نا ٹھیک ہوئی تو تمیں چھوڑوں گا نہیں میں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غصے سے بولا تھا۔

ریلکس سردار صاحب وہ ٹھیک ہیں کچھ پیچیدگی کی وجہ سے ہمیں انکا میجر اپریٹ کرنا پڑا تھا ابھی ہم انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیں گئے ایک دو گھنٹے میں وہ ہوش میں آجائیں گئی اوسوری مبارک دینا میں بھول گیا سردار صاحب آپکے ہاں ماشاءاللہ صحت مند بیٹا پیدا ہوا کانگریچولیشن سردار صاحب۔

ڈاکٹر اختر ام سے کہتے آگے بڑھ گئے جبکہ پیچھے کھڑی نرس کے ہاتھ میں اسکی نظر بے ساختہ پڑی تھی۔

رائنہ بھاگ کر نرس کے پاس آئی تھی بسم اللہ کہہ کر بچے کو پکڑا تھا جو تاول میں لپٹا آنکھیں موندے ہوئے تھا۔

خیام کی آنکھیں نم تھیں اللہ کا شکر کر کے وہ بے ساختہ ساکت کھڑے سردار کے گلے لگا تھا۔

مبارک ہم سبکو سردار بھائی۔

وہ ان سے الگ ہوتا ہوا خوشی سے لبریز لہجے میں کہہ رہا تھا جبکہ مہرینہ اور نوشین باری باری بچے کو پکڑ رہیں تھیں۔

غاذان بیٹے کو پکڑو گ ۓ نہیں۔

رائنہ نے اسکے بیٹے کو اسکے سامنے کرتے ہوئے چمکتی نظروں سے بیٹے سے پوچھا تھا۔

اسکی نظریں بچے پر پڑیں پھر وہ مسکرایا۔

موم کیسے پکڑوں چھوٹا ہے یہ بہت دوسرا ہیر پتا نہیں کتنی تکلیف میں ہو گئی میں ٹینس ہوں بہت،

موم وہ جلد ٹھیک ہو جائے گئی نا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا اور رائنہ مسکرائی بچہ اب تیمور خانم کے ہاتھوں میں تھا۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی غاذان بس دو تین گھنٹے صبر کر لو پھر اس سے پوچھ لینا اب ریلکس رہو تمہارے ڈیڈ نے تمہارے آنے سے پہلے ہیر کا صدقہ دے دیا ہے اللہ نے فضل کر دیا ہے بچے بس اللہ کا شکر کرو۔

انہوں نے اسکا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔

جبکہ وہ سنجیدگی سے شیشے کے پار لیٹے وجود پر نظریں جمائے ہوئے سر ہلا گیا۔

وہ مسکرا رہی تھی جبکہ وہ اسکا ہاتھ تھامے پریشان تھا۔

ہیر میں نے سوچ لیا ہے ہمیں ایک بچہ کافی ہو گا اب میں تمہیں اس اذیت ناک لمحے سے دوبارہ کبھی گزرنے نہیں دے سکتا۔

وہ پرسوں والی ڈریسنگ میں ہی تھا بال جو ہمیشہ جیل سے ترتیب میں پڑے رہتے تھے وہ پرسوں سے ماتھے پر بے ترتیب پڑے ہوئے تھے۔

ہیر کو انہیں بکھڑی حالت میں دیکھ کر تکلیف ہوئی۔

میں ٹھیک ہوں نا اب۔

وہ محبت سے انکے بال ماتھے سے پیچھے کرتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ غازان نے وہی ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگایا تھا۔

آپکو اپنا بیٹا کیسا لگا۔

وہ گود میں پڑے صحت مند بچے کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔

وہ سوئے ہوئے بیٹے کو دیکھ کر شفقت سے مسکرایا۔

بلکل اپنی ہیر جیسا۔

وہ ہنوز پیر کے زرد چہرے کو دیکھ کر کہہ رہا تھا جواباً وہ خفگی سے انہیں دیکھنے لگی۔

پتا ہے کیا مہد یہ مہرینہ وغیرہ کہہ رہیں تھیں یہ بلکل آپکی کاپی ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوئی میں اللہ سے یہی دعا کرتی تھی کہ اللہ مجھے چاہے بیٹی دے یا بیٹا تیری مرضی لیکن وہ بلکل اپنے بابا کی طرح ہو اللہ نے میری سن لی دیکھیں یہ بلکل خوبخو آپ جیسا ہے۔

وہ سوئے ہوئے بیٹے کی پیشانی چومتی مسکرا کر کہہ رہی تھی اسکا آئی پی روم سارا سفید سرخ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔

اسنے وہاں سے بیٹے کو چوما جہاں ہیر نے چوما تھا۔

لیکن میری اللہ نے نہیں سنی میں نے بھی بہت دعا کی تھی میری اولاد بلکل میری ہیر کی طرح کی ہو معصوم تھوڑی شرارتی سی ویسے ہی نین نقش۔

وہ بھی دھیمے سے کہہ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جبکہ وہ بیٹے کو سینے سے لگاتی کھل کر مسکرائی تھی۔

جبکہ سردار غاذان نے اسکا سر چوما تھا اور پھر بیٹے کو دیکھا جو اب آنکھیں کھولے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا۔

غاذان نے مسکرا کر اپنی جنت کو دیکھا جبکہ ہیر نے انہیں دھیمی مسکان سے تکا تھا۔

ختم شد،

♥♥♥

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com